Provincial Assembly of West Pakistan

Debates

2nd October, 1967
27th Jamadi-us-Sani, 1387 A.H.

Vol. VI—No. 6

OFFICIAL REPORT

CONTENTS

Monday, the 2nd October, 1967

	Page
Recitation from the Holy Qur'an	789
Starred Questions and Answers	790
Answers to Starred Questions laid on the Table	819
Unstarred Questions and Answers	823
Question of Privilege—	
re : incorrect information supplied in connection with the answer to Starred Question No. 8965 concerning collection of House Tax bills by the United Bank Ltd.	824
Adjournment Motions—	
Smuggling of foreign cloth in Landi Kotal (Speaker's ruling) ...	826
Failure of the Govt. to proscribe the weekly 'Time' of America containing objectionable remarks against the Holy Prophet. ...	828

Printed by Western Printers, Lahore.

Theft of equipment worth three thousand from railway bogies every month. ... 831

Failure of WAPDA to recover arrears of electricity bills from tribal agencies of Khyber and North Waziristan ... 834

Failure of the Govt. to proscribe the book entitled "Allama Iqbal and his first wife" ... 836

Arrest of Saleh Muhammad Niazi, President Road Transport Workers' Federation. ... 837

Murder of Amir Bakhsh Gopalak of Qambar, Distt. Larkana. ... 838

Shooting of a richshaw driver near Mana Dhora Police Post in Hyderabad City. ... 841

Breach in the Pat Feeder Canal in Distt. Jacobabad. ... 842

Auction of na-qabuli land in Union Council Jharak, Tehsil & Distt. Thatta. ... 848

Leave of Absence of M.P.As. ... 850

Bills—

The West Pakistan Land Revenue Bill, 1965, (resumption of consideration clause by clause) ... 862

SIXTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Monday, the 2nd October, 1967.

دو شنبہ - ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi, (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ
اٰيٰتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝
هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ
بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَاۗءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَاۗءَهُمُ الْمَوْجُ
مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ
لَىِٕنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ
يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ ۙ
مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

(پ ۱۱ - س ۱۰ - ع ۸ - آیات ۲۱ تا ۲۳)

اور جب ہم لوگوں کو تکلیف کے پہونچنے کے بعد اپنی رحمت سے آسائش کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری آیتوں میں حیلہ کرنے لگتے ہیں۔ کہدو کہ اللہ بہت جلد حیلہ کرنیوالا ہے اور جو حیلے تم کرتے ہو وہ ہمارے فرشتے انکو لکھتے جاتے ہیں۔ اور وہی تو ہے جو تم کو جنگل اور دریا میں چلنے پھرنے اور سیر کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ تم کشتیوں میں سوار ہوتے ہو۔ اور کشتیاں پاکیزہ ہوا کے نرم جھونکوں سے سواروں کو لے کر چلنے لگتی ہیں۔ اور وہ اُن سے خوش ہوتے ہیں تو ناگہاں تیز و تند ہوا چل پڑتی ہے۔ اور لہریں ہر طرف سے اُن پر جوش مارتی ہوئی آ دوڑتی ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ اب تو لہروں میں گھر گئے۔ تو اس وقت خالص اللہ ہی کی عبادت کرتے اور اس سے دعائیں مانگنے لگتے ہیں کہ (اے اللہ) اگر تو ہم کو اس سے نجات بخشے تو ہم تیرے بہت ہی شکر گذار ہوں گے۔ لیکن جب وہ ان کو نجات دیدیتا ہے۔ تو ملک میں ناحق شرارت کرنے لگتے ہیں۔ لوگو! تمہاری شرارت کا وبال تم ہی پر ہوگا تم دنیا کی زندگی کے فائدے اٹھا لو پھر تم کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے اس وقت ہم تم کو بتائیں گے جو کچھ بھی تم کیا کرتے تھے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Chaudhri Manzur Hussain.

REDUCING LAND REVENUE FOR THE SCARP AREA OF SHEIKHUPURA DISTRICT

*8257. **Chaudhri Manzur Hussain** : Will the Parliamentary Secretary Land and Water Development be pleased to state :—

(a) the area in Sheikhupura District included in SCARP;

(b) the rates of land revenue per acre leviable on the crops of sugarcane, rice, wheat, maize, cotton and *chara* in the said area before its inclusion in SCARP alongwith the rates for the same at present;

(c) the outstanding amount of land revenue in the SCARP area of Sheikhupura District ;

(d) whether it is a fact that the rates of land revenue in the said area are exorbitant with the result that the financial position of the agriculturists of this area is deteriorating ;

(e) if answer to (d) above be in the affirmative, whether Government intend to reduce the rates of land revenue for the SCARP area of Sheikhupura District ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (a) Area of Sheikhupura District included in SCARP—I

(i) Cross area	... 630,927 acres.
(ii) Culturable area	. 592,226 acres.

(b) It is the water rate and not the Land Revenue that is assessed on crop basis. The water-rate for these crops before and after inclusion in SCARP-I is as follows :—

Serial No.	Name of Crop	Water Rate Per Acre	
		Before inclusion in SCARP—I	After inclusion in SCARP—I
		Rs.	Rs.
1	Sugarcane	24.00	48.00
2	Sugarcane (Yak Fasla)	22.40	44.80
3	Rice . ..	11.20	22.40
4	Maize . ..	6.40	12.80

5	Wheat	7.20	14.40
6	Cotton	11.20	22.40
7	Chara	4.80	9.60

(c) The enhanced water-rate has been levied retrospectively with effect from Kharif, 1962. The arrears due to this enhancement for the period from Kharif 1962 to Kharif, 1965 are recoverable in easy instalments alongwith the current demand. The assessment of this arrear is not yet finalized and therefore, the actual amount outstanding is not known. However an amount of Rs. 19,64,547.57 is outstanding from the current demand.

(d) No. Actually the condition of agriculturists has improved due to increased irrigation supplies, elimination of waterlogging and reclamation of saline lands.

(e) In view of (d) the question does not arise.

مسٹر حمزہ ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری نے حصہ (ج) کے جواب میں کہا ہے ۔

> (c) The enhanced water-rate has been levied retrospectively with effect from Kharif, 1962. The arrears due to this enhancement for the period from Kharif 1962 to Kharif, 1965 are recoverable in easy instalments alongwith the current demand. The assessment of this arrear is not yet finalized and therefore, the actual amount outstanding is not known. However an amount of Rs. 19,64,547.57 is outstanding from the current demand.

تو کیا آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ ۱۹۶۲ء سے آپ یہ رقومات وصول کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ابھی تک آپ کو پتہ نہیں چلا کہ بقایا جات کتنے ہیں اس کی کیا وجہ ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ان بقایا جات کے متعلق ریونیو ریکارڈ سے فہرستیں مرتب کی جا رہی ہیں ۔ پانچ چھ سال کے پرانے بقایا جات ہیں تو ظاہر ہے کہ وقت لگے گا اسی لئے یہ کام ابھی تک فائنلائیز نہیں ہو سکا ۔

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ جواب کے حصہ (اے) میں اور مد ۶ میں آپ نے جو کل رقبہ بتایا ہے وہ ۶ لاکھ ۳۰ ہزار اور ۹۲۷ ایکڑ ہے اور قابل کاشت ۵ لاکھ ۹۲ ہزار ۲۲۶ ایکڑ ہے ۔ تو باقیماندہ رقبہ جو ہے اس کے متعلق بتایا جا سکتا ہے کہ وہ قابل کاشت ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیا اس کو قابل کاشت بنانے کے لئے کوئی انتظام کیا جائے گا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جو سوال ہے جناب اس کی تو تفاصیل لیجے دی ہوئی ہیں کہ ۵ لاکھ ۹۲ ہزار ایکڑ زمین قابل کاشت ہو چکی ہے ۔ باقی کے لئے کوشش کی جا رہی ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ جب انہیں بقایا جات کا علم نہیں تو یہ ڈیمانڈ کیا کر رہے ہوں گے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ابھی تو وصولی شروع ہی نہیں ہوئی ۔ ابھی لسٹیں تیار ہو رہی ہیں ۔ اس کے بعد وصولی بالاقساط ہوگی ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا انہیں علم ہے کہ اس علاقہ کے کاشت کار اس واٹر ریٹ کے باعث جو محکمہ کی طرف سے تجویز کیا گیا ہے ۔ بہت عرصہ سے پریشان ہیں اور اس سلسلہ میں احتجاج کرتے رہے ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود محکمہ نے اتنا عرصہ سے بقایا جات کی رقوم کا تعین نہیں کیا ۔ کیا انہیں احساس ہے کہ ان لوگوں کو کس قدر مصیبت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس کا فیصلہ ۱۹۶۶ء میں ہوا تھا ۔ اس سے پہلے ان معاملات کے بارہ میں ان لوگوں نے ہائی کورٹ میں رٹیں کی ہوئی تھیں ۔ اور چونکہ معاملہ عدالت میں تھا ۔ اس لئے اس سے پہلے اس بارہ میں ایکشن نہ ہو سکا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے یہ

جو انہوں نے جواب میں فرمایا ہے ۔ کہ زمینداروں کی حالت بہتر ہو گئی ہے ۔ کیا اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ مالیہ ادا کرنے کے قابل بھی نہیں رہے ۔

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Salinity has been removed and, therefore, the condition of the land had become good and consequently the Zamindars have profited thereby.

مسٹر حمزہ ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ۱۹۶۶ء میں ھائی کورٹ میں فیصلہ ھوا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں نے یہ نہیں کہا ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا انہیں علم ہے کہ حکومت کا سابقہ فیصلہ ۱۹۶۲ء میں کیا گیا تھا ۔ اور ۱۹۶۶ء تک اس میں کوئی ترمیم نہیں کی گئی تھی ۔ اگر صورت حال یہی ہے تو آپ کا یہ فرمانا کس حد تک بجا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ۱۹۶۶ء میں یہ نوٹیفیکیشن جاری ہوا تھا ۔ اس میں ھائی کورٹ کا سوال ھی نہیں ۔

SCHEMES PENDING FOR APPROVAL WITH PLANNING AND DEVELOPMENT DEPARTMENT

*8383. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Planning and Development be pleased to state the number of various schemes pending consideration and approval with Planning and Development Department on 15th May, 1967 alongwith :—

(i) the details of each scheme and estimated cost thereof ;

(ii) the date of preparation of the scheme by the Department concerned and the date of its receipt in the Department ;

(iii) reasons of delay in approval ;

(iv) approximate period during which each scheme is likely to be approvad or disapproved ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The information is given in the enclosed Annexure.*

Khan Ajoon Khan Jadoon : May I invite the attention of the Parliamentary Secretary to item 11-Development of College of Agriculture, Peshawar. Under column 6 it says that it was approved on 6th June 1967. May I know the approximate period during which each scheme is likely to be approved or disapproved. Could he tell me the approximate time by which the work will be taken in hand.

Parliamentary Secretary : The scheme was submitted in January 1965 and it has been very recently approved i.e. 6th June 1967. If funds are provided within this year i.e. 1967-68 work will start immediately. Approval however, does not necessarily mean that it will be included in the Annual Development Programme for this year.

Khan Ajoon Khan Jadoon : If funds are not provided this year will it be included in the next A.D.P. ?

Parliamentary Secretary : Certainly Sir.

SCHEMES APPROVED BY PLANNING AND DEVELOPMENT DEPARTMENT

*8384. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Planning and Development be pleased to state :—

(a) the number of various schemes approved by the Planning and Development Department in the years (i) 1965 (ii) 1966 and (ii) 1967 alongwith (i) the details and estimated cost of each scheme and (ii) the date of receipts and approval of each scheme ;

(b) the number of schemes disapproved by the Department in the years referred to in (a) above alongwith (i) name, details and estimated cost of each such scheme, (ii) the date of receipt of the scheme and (ii) date of disapproval of the scheme and reasons for disapproval ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The information is given in the enclosed Annexure I.* The number of approved schemes during the years 1965, 1966, and 1967 comes to 166, 259 and 51 respectively.

(b) The information is given in the enclosed Annexure II.* The number of unapproved schemes during the years 1965, 1966 and 1967 comes to 14, 19 and 4 respectively.

چودھری محمد نواز ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے

**Please see Appendix* 1 *at the end.*

**Please see Appendix II at the end.*

کہ یہ جو لسٹ انہوں نے دی ہے اس میں لکھا ہے کہ آپ ایبٹ آباد میں ویسٹ پاکستان ہاؤس بنا رہے ہیں۔ وہ آپ کن افراد کے لئے بنا رہے ہیں ؟

Parliamentary Secretary : Obviously the West Pakistan House is the West Pakistan House on the terms and conditions on which the remaining West Pakistan Houses exist. As in Pindi, Murree and elsewhere this is the Rest House of the Provincial Government and all high officers of the Provincial Government can stay there.

چودھری محمد ادریس ۔ شیڈول کے نمبر ۴ پر آئٹم نمبر ۴ میں آیا ہے ۔

4 Field Assistants for the Union Committees/Urban Centres.

کیا آپ اس کی وضاحت کریں گے کہ یہ کیا سکیم ہے ؟

Parliamentary Secretary : This is a new question. If the Member wants the details of a particular item he may give a fresh question. This is a long list. It should not be expected of me to know each and every one of the several hundred schemes. If he is interested in a particular scheme he should give a fresh notice and I will supply the information.

چودھری محمد نواز ۔ میرے پہلے سوال کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ ویسٹ پاکستان ہاؤس راولپنڈی اور مری میں ہے تو کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ پھر ایبٹ آباد میں بنانے کی کیا ضرورت تھی ؟

Parliamentary Secretary ; Abbottabad is also an important place. It is a hill station. It is getting importance day by day and it was felt necessary to have a good rest house on the lines of West Pakistan Houses there. So this was done.

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ اربن سنٹرز کی بہت لمبی فہرست ہے ۔ معزز ممبر نے یہ سوال کیا ہے کہ اربن سنٹر ہے کیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ شاید میرے دوست کو یہ معلوم نہیں کہ پلیننگ اور ڈویلپمنٹ کا محکمہ ان سکیموں کے متعلق ہے جو ایسے دوسرے

محکمہ جات سے موصول ہوئی ہیں اگر اس کے باوجود وہ اصل سکیموں کی تفصیلات چاہتے ہیں تو نیا نوٹس دے دیں ۔ میں متعلقہ محکمہ سے معلومات فراہم کر دوں گا ۔

Mr. Speaker : I think the scheme is forwarded by each Administrative Department to the Department of Planning and Development and that scheme is complete in itself.

Parliamentary Secretary : That is true Sir. But the details of a general nature of the schemes which have been approved during the last three years and the schemes which have not been approved during the last three years were asked by the Member and that list giving all these details has been provided.

Mr. Speaker : He wants to know the nature of the scheme.

Parliamentary Secretary : It is a long list - it is a big annexure. If the Member wants to know the details of each scheme then obviously I will require fresh notice.

Chaudhri Muhammad Sarwar : He wants to know the nature of one scheme.

چودھری محمد ادریس ۔ میں نے سوال کے حصہ (اے) میں پوچھا ہے ۔

> (a) the number of various schemes approved by the Planning and Development Department ..... along with the details and estimated cost of each scheme.

اب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو سکیم ہے ۔

Field Assistants for the Union Committees/Urban Centres.

وہ کیا ہے ۔ کیا ان کی تقرری کرنی ہے ۔ یا انہیں تعمیر کرنا ہے ۔ انہیں یہ معلوم ہونا چاہئے ۔

Mr. Speaker : So far as the answer is concerned the Member should be satisfied with the labour that the Department has put in for answering the question. They have given the details. I think it is very much difficult for them to give a detailed answer in respect of each and every scheme. Any how the Member can ask for the nature of the scheme alright.

چودھری محمد ادریس ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو یہ تو پتہ ہونا

چاہئے ۔ کہ سکیم کی نوعیت کیا ہے ۔ وہ ہے کیا ؟

Parliamentary Secretary : As far as this item of Field Assistants for the Union Committees/Urban Centres is concerned I may tell him that the Field Assistants are obviously appointed under the Agriculture Department scheme to give assistance and advice to the Union Committees and Union Councils for the improvement of agriculture.

The estimated cost of each scheme, date of receipt and also the date of the approval is given in the annexure.

چودھری محمد ادریس ۔ آپ نے فرمایا ہے ۔

Field Assistants for the Union Committees/Urban Centres.

میں کہتا ہوں ۔

It is only for Union Committees ; do you deny it ?

Minister of Law : Sir that would be really for the Basic Democracies Department. So far as the details and the cost are concerned, we have tried to give 40 pages of these schemes to give you dates when they were passed, the date of the receipt and the date of approval of the estimated cost. Any technical question with regard to individual scheme can be addressed to the individual departments concerned.

چودھری محمد نواز ۔ جب پہلے اس کو include کر لیا گیا تھا تو پھر اسے کیوں exclude کر دیا گیا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں تفصیلات پیش کر چکا ہوں ۔ یہی سوال کسی اور موقع پر ایوان کے سامنے آ رہا ہے میں اس کی وضاحت وہاں کر دوں گا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ یوگو سلاویہ کے قرضے سے ایک Slaughter House لاہور میں قائم کیا جائے گا تو کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ اس میں وہ کسے ذبح کریں گے ؟

ملک محمد اختر ۔ ہم لاہور والے جو موجود ہیں ۔ (شور)

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں سوائے ذبح کرنے کے لفظ کی بجائے کچھ نہیں سن سکا ۔ لیکن جہاں تک ذبح کرنے کا تعلق ہے کہ کسے

ذبح کیا جائے گا تو میں یہ واضح کرتا ہوں کہ کم از کم ان کو ذبح نہیں کیا جائے گا۔ (قہقہہ)

حاجی سردار عطا محمد ۔ ذبح کرنے کے لئے تو آپ نے سارے صوبہ میں پولیس کو متعین کیا ہوا ہے ۔ تو یہاں آپ کس کو کریں گے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ یہ میں نے پہلے ہی عرض کر دیا ہے کہ حکومت کسی کو ذبح کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا آپ شیڈول نمبر ۲ کی آئٹم نمبر ۱ ملاحظہ فرمائیں جو صفحہ ۵۶ پر ہے ۔ آپ نے کہا ہے کہ یہ سکیم تیسرے پانچ سالہ منصوبہ میں شامل نہیں تھی اس لئے یہ نامنظور ہو گئی ۔ اگر ایسا تھا تو پھر آپ نے یہ سکیم prepare کیوں کی تھی ؟

I have already stated that the schemes are not prepared by the Planning and Development Department. The schemes are sponsored by the concerned departments, and if the schemes cost more than Rs. ten lakhs, they are sent to the Planning and Development Department for processing. The Planning and Development Department scrutinizes the schemes and then examines whether this scheme is in line to achieve the objectives of the Plan period ; then scheme is approved. The second item for consideration is whether the Finance Department will be in a position to finance the scheme for the current financial year. On examination of these factors, a scheme is approved or disapproved.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ شیڈول کے صفحہ ۶۱ پر مد نمبر ۲۹ میں درج ہے کہ پتوکی میں ایک شوگر مل قائم کی جائے گی ۔ کیا میں پارلیمنٹری سیکرٹری پلیننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے دریافت کر سکتا ہوں کہ حکومت نے اس تجویز کو منصوبے سے کیوں حذف کر دیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ کوآپریٹو شوگر مل محکمہ کوآپریشن کی طرف سے تجویز کی گئی تھی لیکن چونکہ کوئی کوآپریٹو سوسائٹی قائم نہ کی جا سکی اور پرائیویٹ سیکٹر ہی اس کام کو کر سکتا تھا اس لئے اسے drop کر دیا گیا ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے ابھی پرائیویٹ

سیکٹر کا ذکر کیا ہے تو کیا میں ان سے دریافت کر سکتا ہوں کہ کیا انہوں نے اس شوگر مل کی تجویز کی پیشکش پرائیویٹ سیکٹر کو کی تھی جسے پرائیویٹ سیکٹر نے قبول نہیں کیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ مسٹر حمزہ صاحب نے جو سوال کیا ہے میں اس کے جواب میں اس سکیم کو drop کرنے کی وجہ بیان کر چکا ہوں کہ یہ کوآپریٹو محکمہ کی سکیم تھی جس نے اس کو خود ہی نا منظور کر دیا ۔

مسٹر حمزہ ۔ وہ کون سی ٹھوس وجوہات تھیں جن کی بنا پر اس محکمہ نے اس سکیم کو نا منظور کیا تاکہ ہم بھی ان سے استفادہ کر سکیں اور سمجھ سکیں کہ یہ علاقہ کیوں نظر انداز کر دیا گیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ یہ سارا کام پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ یا کوآپریشن محکمہ کا ہی نہیں ہمیں محکمہ صنعت و حرفت سے پوچھنا پڑتا ہے ۔ چونکہ اب یہ سوال آئندہ turn میں پوچھا جائے گا اس لئے میں ہر turn پر باری باری سے اس کی وضاحت کرتا چلا جاؤں گا آپ اطمینان رکھیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب کیا آپ کے خیالات اور معلومات کے مطابق پتوکی میں شوگر مل لگانے کے سلسلے میں یہ معقول وجہ جواز نہیں کہ اس علاقے میں گنے کی پیداوار سب علاقوں سے زیادہ ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ مجھے پھر دوہرانا پڑے گا کہ کسی ایک وجہ کی بنا پر کوئی منصوبہ منظور نہیں کیا جاتا ہمیں محکمہ صنعت و حرفت کی رائے بھی لینی پڑتی ہے ۔

چودھری غلام سرور ۔ کیا آپ نے محکمہ صنعت و حرفت سے اس منصوبہ کو examine کرایا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ہمیں رانا پھول محمد صاحب سے پوری ہمدردی ہے اس لئے جہاں تک ہو سکا ہم محکمہ صنعت و حرفت سے examine کرا دیں گے ۔

Chaudhri Muhammad Nawaz : On page 55, item No. 4, ragarding Soan Valley, it is written : "It was a non-Plan Scheme and was also not found feasible."

اس کو کیوں drop کر دیا گیا ہے اس کی feasibility کو کس سے examine کرایا گیا تھا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں اس سے پیشتر واضح کر چکا ہوں کہ منصوبہ جات کا سارا کام پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کا محکمہ ہی نہیں کرتا بلکہ مختلف محکمے اپنی طرف سے وہ منصوبے جن کی مالیت دس لاکھ روپے تک ہو یا اس سے کم ہو پیش کر دیتے ہیں ان کو دوسرے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ بھی examine کرتے ہیں اور محکمہ فنانس سے پاس کرا کر آخر میں ہم ان کو اپنے پلان میں شامل کرتے یا رد کرتے ہیں ۔ چنانچہ مختلف زاویوں اور points of views سے ہر منصوبہ examine ہوتا ہے اور اس کی feasibility کو جانچا جاتا ہے ۔ چنانچہ یہ دس لاکھ روپے کا منصوبہ مالی لحاظ سے بھی زیر غور تھا ۔ آئندہ اگر اس کے لئے رقم مل گئی تو یہ پھر شامل پلان ہو جائے گا تھرڈ پلان میں آخری منظوری تک ہر منصوبہ کو کئی مراحل طے کرنے پڑتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب از راہ کرم فہرست سوالات کے صفحہ ۶۱ کے نمبر شمار ۲۸ کی طرف توجہ دیں ۔ وہاں Bannu Sugar Mills and Distillery لکھا ہے ۔ گوشوارہ کے آخری کالم reasons of disapproval کے تحت لکھا گیا ہے ۔ یہ سکیم اس لئے نا منظور ہوئی ہے کہ یہ موزوں اور منفعت بخش نہیں تھی ۔ مجھے اس کے متعلق علم ہے اور ان کو بھی علم ہو گا کہ یہ مل پچھلے دو تین سال سے چل رہی ہے اور ہمارے ایک سابقہ بزرگ وزیر کو وہاں کنا سہیا

کرنے کا ٹھیکہ دیا گیا تھا ۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ یہ نامنظور کر دی ہے اب تو ہمارے سابقہ ساتھی خان منور خان صاحب بھی سرکاری پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں پھر آپ نے اس سکیم کو کیسے نامنظور کر دیا ۔ یہ مل تو پہلے ہی سے موجود ہے ۔ کیا اس کو جنات وہاں سے اٹھا کر کہیں اور لے جائیں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ جناب حمزہ صاحب کسی چیز کا جائزہ لئے بغیر ہی ضمنی سوالات پر زور دینا شروع کر دیتے ہیں ۔

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order.

I regret to interrupt the Parliamentary Secretary but he should have been on our side because he speaks too much.

Mr. Speaker : That is not a point of order.

Parliamentary Secretary : I will never speak on the supplementaries or point of orders of Malik Muhammad Akhtar.

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ یہ چیز ایوان کے استحقاق کے خلاف ہے ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب ہم سے اس کام کے لئے معاوضہ لیتے ہیں ۔ ملک محمد اختر صاحب اس ایوان کے ممبر ہیں ۔ کیا وہ ان کے سوال کا جواب نہیں دیں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں سوالات کا جواب ضرور دوں گا لیکن جتنا وقت ملک اختر صاحب لیتے ہیں شاید اتنا وقت میں نہ لے سکوں ۔

جناب والا ۔ جہاں تک اس سکیم کا تعلق ہے یہ ۲۷ جنوری ۱۹۶۶ء کو محکمہ کے پاس آئی اور اس کا فیصلہ ۱۲ جولائی ۱۹۶۶ء کو کیا گیا یہ مل دو سال سے نہیں چل رہی ہے ۔ اگر جناب حمزہ صاحب اس شیڈول کو بغور دیکھیں تو ان کی غلط فہمی جاتی رہے گی ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کو بھی علم ہے کہ یہ مل پچھلے دو

سال سے چل رہی ہے - اور اس ایوان میں اس سے متعلق کئی سوالات کئے گئے ان کو بھی یاد ہو گا کہ خان منور خان صاحب کی طرف سے خان حبیب اللہ خان صاحب کو گنا مہیا کرنے کا ٹھیکہ پر اعتراض تھا اور یہ بتایا گیا تھا کہ اس مل کو اتنا نقصان ہوا ہے - مجھے خیال پڑتا ہے کہ اگر جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اپنے حافظے پر ذرا زور دیں تو ان کو پتہ چلے گا کہ یہ ڈسٹلری کا مسئلہ ہے - ڈسٹلری کے لگانے کے لئے شاید پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے پاس کیس گیا ہو - اس کے متعلق میں نہیں جانتا کہ یہ چیز مل میں پہلے ہے یا نہیں - میری ان معروضات کے پیش نظر آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - میں اس کے متعلق دوبارہ عرض کروں گا کہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے پاس وہی سکیمیں ہیں جو پبلک سیکٹر میں ہیں - یہ چیز گورنمنٹ سیکٹر کرتی ہے -

There could be a mill already existing in the public sector or in the private sector.

یہ سکیم گورنمنٹ سیکٹر میں شامل ہونی ہے - میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ اگر کسی سکیم کے متعلق فاضل ممبر صاحب کوئی تفصیل حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ان معلومات کے لئے محکمہ متعلقہ سے سوال کریں وہاں سے تمام تفصیلات مہیا کی جا سکتی ہیں - اگر وہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے ہی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ specific سوال کریں - ان کو تمام تفصیلات مہیا کر دی جائیں گی -

---

*۸۷۸۰- **بابو محمد رفیق** - کیا جناب وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا جیسا کہ صوبائی اسمبلی نے اپنے ریزولیوشن مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۶۷ء میں سفارش کی تھی ، مرکزی حکومت نے بیرون ممالک بھیجے جانے والے پارلیمانی اور دیگر وفود میں

صوبائی اسمبلی کے ارکان کو نمائندگی دینے کے لئے اپنے فیصلہ سے صوبائی حکومت کو آگاہ کر دیا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب نفی میں ہو تو آیا مرکزی حکومت کو اس سلسلہ میں یاد دھانی کرائی گئی تھی ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر پارلیمانی امور (مسٹر اللہ بچائیو غلام علی اخوند) : (الف) مرکزی وزرات قانون و پارلیمانی امور (پارلیمانی امور ڈویژن) نے مطلع کیا ہے کہ مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کی ۲۸-۲-۱۹۶۴ء کو منظور کردہ قرار داد کی طرف مرکزی حکومت کے تمام ڈویژنوں کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے ۔ اور ان سے درخواست کی گئی ہے کہ باہر جانے والے غیر پارلیمانی وفود کے ارکان کا انتخاب کرتے وقت مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کی خواہشات کو ملحوظ خاطر رکھا کریں ۔

جہاں تک پارلیمانی وفود کا تعلق ہے مرکزی وزارت قانون و پارلیمانی امور نے مطلع کیا ہے کہ ایسے وفود فی‌الوقت قومی اسمبلی کے سیکریٹریٹ کی طرف سے مرتب کئے جاتے ہیں ۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ سوال کے حصہ (الف) میں درج ہے کہ مغربی پاکستان اسمبلی نے وفود باہر بھیجنے کے لئے ایک قرار داد پاس کی تھی جو مرکزی حکومت کو بھیجی گئی اور ان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی اس کے بعد مرکزی حکومت نے اس کے متعلق فیصلہ کیا لیکن آج تک دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ جتنے وفد باہر جاتے ہیں ان میں ایک یا دو ارکان مغربی پاکستان کے ہوتے ہیں اور باقی سب مرکز کے ہوتے ہیں اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے ؟

Minister of Parliamentary Affairs : Sir, there are two types of delegations-parliamentary and non-parliamentary. So far as Parliamentary Delegations are concerned it is the concern of the National Assembly Secretariat. So far as non-parliamentary delegations are concerned, a letter has been circulated in all the divisions and they have been requested to keep in view the terms of the resolutions passed by this august House and, therefore, I think, some representation has been given to Members of the Provincial Assembly. My information is that in May 1966 a Parliamentary Delegation went to Turkey which included the Speaker of the Provincial Assembly. The expenses of the Speaker were borne by the Central Government. In about August 1966, a Parliamentary Delegation went to China which included Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka.

Mr. Speaker : What about the expenses ?

Minister for Parliamentary Affairs : In his case, the travelling expenses were borne by the Member himself. Anyway, all the information is before the House. In about August 1967, a Parliamentary Delegation went to USSR which, again, consisted of the Honourable Speaker of the Provincial Assembly and three other M.P.As. The expenditure of the delegation was borne by the Provincial Government. So, these are the details.

Mr. Speaker : The Parliamentary Delegation which went to USSR was not actually sent by the Provincial Government. That was an independent invitation to this Legislature and the expenses were borne by the Provincial Government.

Minister for Parliamentary Affairs : That is true. In 1964, Mr. Muhammad Hanif Siddiqui, MPA, was sent abroad to attend a Conference. In 1965, Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill, MPA, was. .....

Mr. Speaker : I think both of them went as Delegates of the Commonwealth Parliamentary Association. They were not included in any Central Parliamentary Delegation.

Minister for Parliamentary Affairs : Sir, these are the details which have been furnished but they are regarding Commonwealth Parliamentary Association and the expenses were borne by the Association. In any case, some representation has been given and the Government have intimated that it has been circulated in the various Divisions of the Central Government.

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر پارلیمانی امور نے جو جواب دیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرکزی حکومت کو درخواست کر دی گئی ہے لیکن اس درخواست کے نتائج کے بارے میں جناب وزیر موصوف کا جواب بالکل خاموش ہے اور انہوں نے اس پر روشنی نہیں ڈالی ۔ کیا وہ مجھے یہ بتا سکیں گے کہ ۲۸ فروری ۱۹۶۳ء کی منظور شدہ قرار داد جو کہ حکومت

مغربی پاکستان نے مرکزی حکومت کو ارسال کی تھی اور مرکزی حکومت نے متعلقہ محکموں کو بھیج دی تھی - ۱۹۶۴ء سے لے کر آج تک اس بارے میں مرکزی حکومت نے کیا فیصلہ کیا ہے یا ان محکموں کی طرف سے یا قومی اسمبلی کے سیکرٹریٹ کی طرف سے کیا کوئی مراسلہ موصول ہوا ہے کہ جس کے ذریعے آپ کے مطالبہ پر آئندہ عمل کرنے کے متعلق آپ کو آگاہ کیا گیا ہو -

وزیر پارلیمانی امور - جناب والا - اس کے متعلق معلوم کرنا یا نہ کرنا حکومت مغربی پاکستان کا کام نہیں تھا - ان کا کام اس قرار داد کو آگے بھجوانا تھا - البتہ آپ کو اس بات کا علم ہے کہ وفود دو قسم کے ہوتے ہیں ایک پارلیمانی اور دوسرا غیر پارلیمانی - اور ان وفود کے متعلق مرکزی حکومت کی جو تجویز ہے وہ بھی میں نے آپ کے سامنے پیش کر دی ہے اب اس کے بعد کی معلومات مجھے نہیں ہیں - ہاں اگر آپ کو اس سے زیادہ معلومات چاہئیں ، تو میں اس کے متعلق معلومات حاصل کرکے ایوان میں پیش کر دونگا -

بیگم اشرف بزنی - کیا جناب وزیر موصوف کو اس بات کا علم ہے کہ حال ہی میں ایک کانفرنس جس کا نام "Women and Politics" تھا - منعقد ہوئی تھی جس میں مغربی پاکستان کی نمائندگی ایڈمرل چودہری کی بیوی بیگم رضیہ چودہری نے کی تھی - تو کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ ایسی کانفرنسوں میں ایسی خواتین کو ہی بھیجا جائے جو کہ سیاست میں حصہ لیتی ہوں -

وزیر پارلیمانی امور - میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ ان کو ہم نے نہیں بھیجا تھا - لیکن یہاں پر تو یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ اس قرار داد پر کیا عمل ہوا ہے جو فیصلہ مرکزی حکومت نے اس کے متعلق کیا ہے وہ میں نے عرض کر دیا ہے اور جو جو نمائندگی مغربی پاکستان کو ملی ہے - وہ بھی میں نے عرض کر دی ہے اور اگر اس کے بعد بھی

آپ مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں ، تو میں مرکزی حکومت کو لکھ کر پوچھ لوں گا اور ان کا جواب ایوان کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ جہاں تک معزز خاتون ممبر کے سوال کا تعلق ہے۔ ان کی اس تجویز کو بھی مرکزی حکومت کے پاس بھیج دیں گے اور ان سے یہ بھی کہیں گے کہ ایسی کانفرنسوں میں خواتین ممبروں میں سے ہی کسی کو بھیجا جایا کرے۔

مسٹر سپیکر ۔ میں بھی اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں چونکہ مجھے بھی اس سلسلے میں کچھ معلومات ہیں ۔ اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس مذکورہ قرار داد کے پاس ہونے کے بعد آج تک اس پر جو کچھ بھی عملدرآمد ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ترکی کے پارلیمانی وفد میں مجھے شامل کیا گیا تھا اور جو پارلیمانی وفد چین کے دورے پر گیا تھا ۔ اس میں میاں غلام احمد مانیکا صاحب کو شامل کیا گیا تھا ۔ میرے اخراجات تو قومی اسمبلی نے برداشت کئے تھے لیکن میاں صاحب نے اپنے آنے جانے کے اخراجات خود برداشت کئے تھے ۔ اس کے علاوہ اور کسی قسم کی نمائندگی صوبائی اسمبلی کو نہیں ملی ۔ اور جہاں تک سی ۔ پی ۔ اے کے وفود کا تعلق ہے ۔ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے کہ مغربی پاکستان اسمبلی بھی سی ۔ پی ۔ اے کی ایک شاخ ہے اور ان کی طرف سے جب کبھی کوئی دعوت موصول ہوتی ہے ۔ تو یہاں سے ایک نمائندہ بھیجا جاتا ہے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ لیکن آپ کو تو اس قرار داد کے پاس ہونے سے پہلے بھیجا گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔ اس سے پہلے نہیں بھیجا گیا تھا ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جیسا کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ جو وفد چین کو گیا تھا اور جس میں کہ میاں غلام احمد مانیکا صاحب کو شامل کیا

گیا تھا ۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ ان کو شامل تو نہیں کیا گیا تھا بلکہ انہوں نے خود ہی یہ پیشکش کی تھی کہ وہ اپنے اخراجات خود برداشت کر لیں گے اگر انہیں شامل کر لیا جائے اور اس کے بعد ہی انہیں اس وفد میں شامل کیا گیا تھا تو کیا یہ زیادتی نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : That is not the proposition. The proposition is this that I had recommended him as a Member of the Provincial Assembly of West Pakistan and he was included as a delegate in the Parliamentary Delegation.

بیگم اشرف برنی ۔ کیا وزیر موصوف اس ایوان کو یہ یقین دلائینگے ۔ کہ وہ مرکزی حکومت سے سفارش کرینگے کہ جس مقصد کے لئے کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں ۔ ان کانفرنسوں میں متعلقہ خواتین ہی آئندہ بھیجی جائیں گی ۔

Minister of Parliamentary Affairs : Certainly, we will recommend.

چودھری محمد ادریس ۔ جو کچھ وزیر پارلیمانی امور نے ارشاد فرمایا ہے ۔ اس کے پیش نظر کیا جناب وزیر موصوف یہ سمجھتے ہیں کہ اس اسمبلی کو جو نمائندگی ملتی رہی ہے وہ نہایت ناکافی تھی بلکہ نہ ہونے کے برابر تھی ۔ تو کیا وہ اس معاملہ کو مرکزی حکومت کے ساتھ take up کرکے ہمارے حقوق کے تحفظ کا یقین دلائیں گے ۔

Minister of Parliamentary Affairs : We will take up this issue.

رانا پھول محمد خان ۔ کیا جناب وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ آیا وہ اس بات کے لئے تیار ہیں کہ وہ مرکزی حکومت کو سفارش کریں کہ ہر وفد میں مرکزی حکومت اور صوبائی اسمبلی کو برابر برابر نمائندگی دی جائے ۔ یعنی ہمیں برابر کے حقوق ملنے چاہئیں ۔

وزیر پارلیمانی امور ۔ اس کے معنی تو یہ ہوں گے کہ مشرقی پاکستان کو کوئی نمائندگی نہ دی جائے ۔ لیکن ہم یہ کوشش ضرور کریں گے کہ ہمیں ضروری طور پر adequate نمائندگی ملے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب کا مطلب یہ تھا کہ ان وفود میں نمائندگی اس طرح سے دی جائے کہ پچاس فیصد اراکین وفد قومی اسمبلی سے چنے جائیں اور باقی پچاس فیصد اراکین دونوں صوبائی اسمبلیوں میں سے مساوی طور پر چنے جائیں ۔

وزیر پارلیمانی امور ۔ ہم یہ کوشش ضرور کریں گے ۔

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ میاں غلام احمد مانیکا کا نام آپ نے تجویز کیا تھا ۔ تو آپ کو علم ہے کہ میاں صاحب کے علاوہ ایک نمائندہ مشرقی پاکستان سے بھی وفد میں شامل کیا گیا تھا جس کے اخراجات صوبائی حکومت نے برداشت کئے تھے ۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کی سفارش پر میاں صاحب کو وفد میں شامل کرنے کے باوجود میاں صاحب نے چین جانے اور واپس آنے کے کل اخراجات خود برداشت کئے ۔ کیا یہ زیادتی نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے اس کے متعلق ذرا تشریح کرنی ہوگی ۔ اس کی صورت یہ تھی کہ قومی اسمبلی نے یہ پابندی لگائی تھی کہ اگر صوبائی حکومت کی طرف سے کوئی نمائندہ وفد میں شامل کیا جائے گا تو اس کے اخراجات بھی صوبائی حکومت ہی برداشت کرے گی ۔ چونکہ صوبائی حکومت نے اپنے نمائندے کے اخراجات برداشت کرنے سے انکار کر دیا تھا ۔ اس لئے میاں صاحب کو اپنے اخراجات خود برداشت کرنے پڑے تھے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر پارلیمانی امور نے یہ فرمایا ہے کہ مرکزی حکومت کو آئندہ یہ سفارش کی جائے گی کہ جو پارلیمانی وفود بیرونی ممالک کو بھیجے جاتے ہیں ، ان میں مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کے اراکین کو مناسب نمائندگی دی جائے ۔ کیا انہوں نے صوبائی اسمبلی کی متفقہ قرار داد کا جو انجام دیکھ لیا ہے ، اس انجام کے بعد وہ یہ سفارش اپنے طور پر کریں گے اور کیا انہیں اس سفارش سے کوئی مفید مطلب نتائج برآمد ہونے کی توقع ہے ۔

وزیر پارلیمانی امور ۔ ہمیں امید ہے کہ اس کے مفید نتائج برآمد ہوں گے ۔

خان اچون خان جدون ۔ جناب والا ۔ اس تمام بحث سے ایک بات واضح ہو گئی ہے کہ اصل مسئلہ اخراجات برداشت کرنے کا ہے ۔ کیونکہ جواب میں یہ لکھا ہے کہ "جہاں تک پارلیمانی وفود کا تعلق ہے مرکزی وزارت قانون و پارلیمانی امور نے مطلع کیا ہے کہ ایسے وفود فی‌الوقت قومی اسمبلی کے سیکریٹریٹ کی طرف سے مرتب کئے جاتے ہیں " اور یہی اصل پالیسی matter ہے کہ قومی اسمبلی کا سیکریٹریٹ وفود مرتب کرکے اخراجات خود برداشت کرتا ہے ۔ اسی لئے صوبائی اسمبلی کے اراکین کو وفود میں شامل نہیں کرتا اور جب شامل کر لیتا ہے ، تو مسئلہ اخراجات پر پہنچ جاتا ہے ، کہ اخراجات کون برداشت کرے ۔ لہذا کیا میں یہ درخواست کر سکتا ہوں کہ اس مسئلے کو کسی مناسب حل تک پہنچایا جائے اور اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد کیا جائے ۔

وزیر پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کر دیا ہے کہ اس معزز ایوان کی خواہشات اور مطالبات پر سنجیدگی سے غور کیا جائے گا اور مرکزی حکومت کو عرض کی جائے گی کہ جہاں تک ممکن ہو سکے ۔ اس معزز ایوان کی خواہشات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے اور مجھے امید ہے کہ اس کے بہت ہی اچھے نتائج برآمد ہوں گے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ یہاں پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب میاں غلام احمد مانیکا صاحب کو چین جانے والے وفد میں شامل کیا گیا تھا تو ان کے اخراجات حکومت نے برداشت نہیں کئے تھے اور جو نمائندہ مشرقی پاکستان اسمبلی کی طرف سے اس وفد میں شامل کیا گیا تھا ، اس کے اخراجات مشرقی پاکستان کی حکومت نے برداشت کئے تھے ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ مغربی پاکستان کی حکومت نے میاں صاحب کے اخراجات برداشت کرنے مناسب کیوں خیال نہیں کئے اور کیا یہ بات اس امر پر

دلالت نہیں کرتی کہ حکومت خود ہی مغربی پاکستان کو discourage کرتی ہے -

Minister for Parliamentary Affairs : I don't think the Government is discouraging ; I am not aware of the details nor am I in a position to enlighten the House with regard to the expenses of Mr. Maneka.

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ حکومت نے اس بات کے لئے کوئی معیار مقرر کر رکھا ہے کہ اگر فلاں فلاں ممبر اس قسم کے وفود میں شامل ہوں ، تو ان کے اخراجات حکومت برداشت کرے گی اور اگر فلاں فلاں ممبر شامل ہوں ، تو حکومت اخراجات برداشت نہیں کرے گی -

Minister for Parliamentary Affairs : No Sir, there is no such thing.

رانا پھول محمد خان - کیا جناب وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ آیا وہ کوشش کریں گے کہ آئندہ وفود میں شامل کئے جانے والے ممبران اسمبلی کے لئے کوئی رقم مختص کرائی جائے ؟

وزیر پارلیمانی امور - میں نہیں سمجھ سکا کہ یہ سوال وزیر خزانہ سے کیا گیا ہے یا مجھ سے -

ملک محمد اختر - جس سے کچھ توقع ہو -

وزیر پارلیمانی امور - فنانس منسٹر صاحب تو اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ جو points اس وقت raise کئے گئے ہیں ان پر سنجیدگی سے غور کیا جائے گا - اور جہاں تک ممکن ہو سکے گا اس معزز ایوان کے ممبران کو باہر بھیجنے کی کوشش کی جائے گی -

چودھری محمد سرور خان - جناب وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ تمام معاملات پر سنجیدگی سے غور کیا جائے گا کیا ان معاملات میں یہ معاملہ بھی شامل ہو گا کہ مسٹر غلام محمد مانیکا صاحب نے جو اخراجات کئے ہیں وہ

انہیں refund کئے جائیں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا ایسے اخراجات صوبائی حکومت برداشت کرتی ہے ؟

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے سوال کا تو یہ جواب ہے کہ اس کے متعلق جب representation کی گئی تو صوبائی حکومت نے اسے reject کر دیا ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر پارلیمانی امور نے فرمایا ہے کہ ایوان کے معزز ممبران کے جذبات اور ان کے مطالبات پر سنجیدگی سے غور کیا جائے گا ۔ کیا میں یہ بات پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ ۱۹۶۴ء میں سنجیدگی سے غور کیا گیا تھا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ وزیر خزانہ اس وقت چین تشریف لے گئے ہیں وہ مرکزی حکومت کی طرف سے گئے ہیں یا صوبائی حکومت کی طرف سے گئے ہیں ۔ جس طرح مانیکا صاحب نے اپنی جیب سے تمام اخراجات برداشت کئے ہیں کیا جناب وزیر خزانہ بھی اپنی جیب سے اخراجات برداشت کریں گے ؟

وزیر پارلیمانی امور ۔ مجھے وزیر خزانہ کے متعلق پتہ نہیں اگر معزز ممبر چاہتے ہیں تو میں معلوم کرکے انفارمیشن دے سکوں گا ۔

خان اجون خان جدون ۔ مسٹر غلام محمد مانیکا کے اخراجات کے لئے جو سفارش کی گئی تھی وہ حکومت نے نا منظور کر دی ۔ میں جناب وزیر پارلیمانی امور کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ کیا یہ بہتر نہیں تھا کہ جو قرار داد اس ایوان نے پاس کی تھی صوبائی حکومت اسے منظور کر دیتی اور صوبائی حکومت نے جو ایسا سلوک کیا ہے کیا یہ درست ہے ؟

چودھری محمد نواز - ہر محکمہ کے کچھ اپنے miscellaneous funds ہوتے ہیں اسی طرح اسمبلی کے بھی ہوں گے جو آپ کے زیر اثر ہیں - کیا ان میں سے یہ اخراجات برداشت نہیں ہو سکتے تھے -

مسٹر سپیکر - وزیر پارلیمانی امور ہی بتا سکیں گے -

وزیر پارلیمانی امور - اگر ہو سکتے تو ضرور کئے جاتے - اب تو یہ ہے کہ

"گذشتہ را صلواۃ آئندہ را احتیاط"

---

*۸۸۳۹ - **بابو محمد رفیق** - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری برائے ترقی اراضی و آب از راہ کرم ۲۲-۵-۱۹۶۷ء کو ایوان میں دیئے گئے میرے نشان زدہ سوال نمبر ۳۶۲۶ کے جواب کے حوالہ سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ٹیوب ویل نمبر ۹۹ ، ۱۰۰ اور ۱۰۲ الف کو شروع سے ہی چالو نہ کرنے کی وجوہ کیا تھیں -

(ب) ہر ٹیوب ویل پر کتنی لاگت آئی -

(ج) آیا حکومت مذکورہ ٹیوب ویل کے نقائص دور کرنے کے لئے کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) - (الف) ٹیوب ویل نمبر ۹۹ - ۱۰۰ ، ۱۰۲ اے بیرانوالہ سکیم کے تحت ۱۹۶۱ء میں لگائے گئے تھے - اس وقت یہ ٹیوب ویل دو ماہ کے عرصے کے لئے آزمائشی طور پر چلائے گئے تھے - متعلقہ زمینداروں کی درخواست پر یہ ٹیوب ویل بند کر دیئے گئے کیونکہ ان کا پانی ناقص تھا -

(ب) ایک ٹیوب ویل کی اوسط لاگت -/۵۱،۷۰۰ روپیہ ہے -

(ج) مذکورہ ٹیوب ویلوں کے نقائص دور کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ انہیں اس وجہ سے ترک کیا گیا ہے کہ ان کا پانی ناقص ہے ۔

رانا پھول محمد خان۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ جب ٹیوب ویل لگائے گئے تھے تو کیا لیبارٹری میں ان کا پانی ٹیسٹ کرایا گیا تھا اگر کرایا گیا تھا تو اس کا result کیا تھا اور اگر پانی خراب تھا تو آپ بتائیں کہ ٹیوب ویلوں کے لگانے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ پانی ٹیسٹ نہیں کرایا گیا کیوں کہ تجربہ کے طور پر یہ ٹیوب ویل لگائے گئے تھے اور تجربہ میں بھی کچھ اخراجات ہو جایا کرتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا ان کا پانی ٹیسٹ نہیں کیا گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے بتا دیا ہے کہ پانی ٹیسٹ نہیں کیا گیا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پانی کے ٹیسٹ کرانے پر تو بہت کم خرچ آتا ہے آپ بتائیں کہ پانی پہلے ٹیسٹ کیوں نہیں کرایا گیا ۔ یہ جو تجربہ پر اتنا خرچ کیا گیا ہے یہ بہت زیادہ ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اگر ٹیوب ویل bore کریں اس پر بھی تو کافی خرچ ہو جاتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے جواب کے پیش نظر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیوب ویل لگانے سے پہلے پانی ٹیسٹ نہیں کرایا گیا تھا اور ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہیں کہ یہ رقومات افسران کی نا اہلی اور عدم احتیاط کی وجہ سے ضائع ہو گئی ہیں اور جیسا کہ ایک معزز ممبر پارلیمانی وفد میں شریک ہو کر باہر تشریف لے گئے تو انہوں نے تمام اخراجات خود برداشت کئے اسی طرح جن افسران کی نااہلی کی وجہ سے یہ نقصان ہوا ہے کیا یہ تمام رقومات وہ افسر برداشت کریں گے ؟

پارلیمنٹری سیکریٹری ۔ وہ مسئلہ اور یہ مسئلہ بالکل علیحدہ علیحدہ ہیں ۔ آپ انہیں mix-up نہ کریں ۔

ملک محمد اختر ۔ اگر رانا پھول خان صاحب کبھی باہر تشریف لے جائیں تو وہ کار ضرور خرید لائیں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں باہر نہیں جاؤں گا اور نہ ہی مجھے کار کی ضرورت ہے ۔

جناب والا ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب از راہ کرم فرمائیں گے کہ جب ٹیوب ویل لگانے کی ضرورت ہوتی ہے تو کیا پانی ٹیسٹ کرانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر ان کو علم نہیں تو کیا وزیر زراعت بتا سکیں گے کہ لیبارٹری میں پانی ٹیسٹ کرانے کی ضرورت ہوتی ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) ۔ ضرور ہوتی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جیسا کہ جواب میں دیا گیا ہے یہ تین ٹیوب ویل تھے جن کا پانی ٹیسٹ نہیں کرایا گیا ۔ پہلے ان کا پانی ٹھیک تھا بعد میں معلوم ہوا کہ خراب ہے ۔ یہ ٹیوب ویل نمبر ۹۹-۱۰۰ ۔ اے ۱۰۲ - ۱۹۶۱ء میں نصب کئے گئے ۔ دو ماہ چلانے کے بعد ان کو بند کر دیا گیا کیونکہ پانی خراب تھا ۔ دو ماہ میں پانی خراب تو نہیں ہو جاتا ۔ اگر پہلے ٹیسٹ کرا لیا جاتا تو اتنا روپیہ ضائع نہ ہوتا ۔ اب جو ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے اس نقصان کی ذمہ داری کس پر ہے ؟

رانا پھول محمد خان ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ پانی ٹیسٹ نہیں کرایا گیا اور ملک صاحب فرماتے ہیں کہ اس کی ضرورت ہوتی ہے تو کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ کیوں ٹیسٹ نہیں کرایا گیا ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ آپ نے زمینداروں کے نقطہ نظر سے سوال کیا تھا اور میں نے اس کا جواب دے دیا ہے ۔ جب کوئی زمیندار ٹیوب ویل لگاتا ہے تو پانی ٹیسٹ کرایا جاتا ہے ۔

چودھری محمد نواز۔ جب وزیر صاحب نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ پرائیویٹ ٹیوب ویل لگانے سے پہلے پانی ٹیسٹ کرایا جاتا ہے تو اس معاملہ میں کیوں ٹیسٹ نہیں کرایا گیا ۔

مسٹر حمزہ ۔ خواجہ محمد صفدر صاحب بہت کم ضمنی سوالات کیا کرتے ہیں ۔ اس وقت انہوں نے جو سوال کیا ہے میں اس کے جواب کا منتظر ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ عام طور پر پانی ٹیسٹ کرا لیا جاتا ہے لیکن اس معاملہ میں ٹیوب ویل لگانے سے پیشتر پانی ٹیسٹ نہیں کرایا گیا ۔ کیوں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی ذمہ داری کس پر ہے تو میں عرض کرتا ہوں کہ دو ہزار ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں کسی موقع پر اگر دو تین خراب ہو گئے ہیں کیونکہ پانی خراب تھا اس لحاظ سے سارے ٹیوب ویلوں کی ذمہ داری تو اس کی نہیں ہو سکتی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں کہ کئی سو ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں اگر دو تین خراب ہو جائیں تو کوئی بات نہیں ۔ ہم جانتے ہیں کہ پانی تو وہی ہوتا ہے جو تہ میں ہوتا ہے ۔ اسی لئے بورنگ سے پہلے ٹیسٹ کرا لیا جاتا ہے اور اگر ٹیسٹ کرایا تھا تو اس کا کیا نتیجہ نکلا ۔ آیا اس میں نمک زیادہ ہے یا یہ پانی اس قابل ہے کہ زمینوں کو دیا جائے جس سے فصلیں سر سبز ہو سکیں اور اگر ایسا نہیں ہوا اور نصب کر دیا گیا تو اس کی جو لاگت آئی اور وہ ضائع ہوئی اس کی ذمہ داری کس پر ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ مانیکا صاحب اس کا جواب دیجئے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ان کا سوال کیا ہے ؟ (قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب کا یہ سوال تھا جو کہ پہلے خواجہ صاحب

نے بھی کیا تھا کہ اس کا جب ٹسٹ کرایا گیا تھا اور اس میں خرابی تھی تو پھر اس کو کیوں نصب کرایا گیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں نے اس کے متعلق پہلے عرض کر دیا ہے کہ مجموعی طور پر سارے علاقہ کا معائنہ کرایا گیا تھا اور پانی درست ثابت ہوا تھا اور یہ پانی drainage کے لئے تھا لیکن جب یہ پانی استعمال ہوا تو اس میں خرابی معلوم ہوئی اور اس سے نمک پیدا ہونے کا امکان معلوم ہوا ۔ لوگوں نے اعتراض کیا تو اس کو بند کر دیا گیا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ نکاس آب یا drainage کے لئے لگایا تھا اگر یہ drainage کے لئے لگایا گیا تھا تو اس کو چلایا جانا چاہئے تھا کیوں کہ اس کا پانی سوائے اس کے کسی اور کام میں نہیں آ سکتا اور اگر drainage-cum irrigation purposes کے لئے لگایا گیا تھا تو پھر ٹسٹ کیوں نہیں کرایا گیا اور اگر ٹسٹ نہیں کرایا گیا تو اس ڈیڑھ لاکھ روپے کی ذمہ داری وزیر صاحب پر ہے ، پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب پر یا کسی انجینئر کی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ان ٹیوب ویلوں کو جب چلانا ضروری نہیں سمجھا گیا تو ان کو بند کر دیا گیا ۔

Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill (Parliamentary Secretary): Sir would you allow me to assist my friend ; I will like to explain the position.

Khawaja Muhammad Safdar : Let all the Government join and give an answer.

اگر ساری گورنمنٹ مل کر اس کا جواب دے تب بھی اس کا جواب نہیں دے سکتی ۔

چودھری امتیاز احمد گل (پارلیمنٹری سیکرٹری) ۔ جناب سپیکر ۔ گزارش یہ ہے کہ یہ بات کافی دیر سے چل رہی تھی میں نے مناسب سمجھا ہے کہ

تھوڑا بہت جو علم اس بارے میں مجھے ہے اس کے مطابق میں کچھ عرض کر سکوں اور ہو سکتا ہے کہ معزز ممبران کی اس سے تسلی ہو جائے جناب والا ۔ جب ٹیوب ویل bore کئے جاتے ہیں تو ان کا پانی ضرور ٹسٹ کرایا جاتا ہے اور اس case میں بھی یقیناً کیا گیا ہوگا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ ہوگا کیا معنی ؟ جناب والا ۔ ایک پارلیمنٹری سیکرٹری نے کہا کہ ٹسٹ نہیں کرایا گیا دوسرا کہتا ہے کہ ٹسٹ کرایا گیا ہوگا یہ کیا مذاق بنایا ہے اس اسمبلی کا ؟ (قطع کلامیاں) (شور)

Mr. Speaker : Order please, order.

Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill (Parliamentary Secretary) : Sir I need your protection. Shouting can't help much ; it is a technical question.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ اگر پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے پاس کوئی اطلاع definite ہے تو وہ دیں ورنہ ایوان کا وقت ضائع نہ کریں ۔

چودھری امتیاز احمد گل (پارلیمنٹری سیکرٹری) ۔ جناب والا ۔ میں ٹیکنیکل پوائنٹ عرض کر رہا ہوں ۔ آپ مناسب سمجھیں تو مان لیں ورنہ آپ کی مرضی ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ جس وقت ٹیوب ویل لگایا جاتا ہے تو پانی ٹسٹ کرایا جاتا ہے لیکن یہ ضروری شرط نہیں ہے کہ جب ٹیوب ویل لگایا جائے تو جو پانی زیر سطح ہو وہ زراعتی اغراض کے لئے ہمیشہ صحیح ہو اس کی کوئی ضمانت ہے کہ وہ پانی ہمیشہ میٹھا رہے گا ۔ کیونکہ پانی زیر سطح چلتا رہتا ہے ۔ میرے فاضل دوست جو زمیندار ہیں انہوں نے دیکھا ہوگا کہ دریاؤں کے کنارے پر اکثر جو ٹیوب ویل لگائے جاتے ہیں تو ان کا پانی ۹۵ ۔ فیصدی میٹھا نکلتا ہے لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وہ جو میٹھا پانی ہے capillary movement بند ہو جانے کی وجہ سے brackish water آنے لگتا ہے اور اس سے saline ہو جاتا ہے ۔ and that is not fit for cultivation afterwards.

تو میں عرض کروں گا کہ خواجہ صاحب نے جس اضطراب کا اظہار کیا ہے

کہ اگر ایک مرتبہ پانی میٹھا نکل آئے تو وہ تمام عمر کے لئے میٹھا رہے گا ایسا نہیں ہے بلکہ ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ پانی خراب ہو جائے ۔

چودھری غلام سرور ۔ جناب غیر متعلقہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو فرمایا تھا کہ ان کو جو کچھ زراعت سے متعلق علم ہے اس کی بنا پر وہ اس ایوان کو مستفیض کرنا چاہتے ہیں تو ان کی تقریر کے بعد مجھے بہت افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ان کو زراعت سے متعلق قطعی کوئی علم نہیں ہے اور انہوں نے زیر زمین پانی کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہ غلط اندازے پر مبنی ہے ۔

چودھری عبدالغنی ۔ عرض یہ ہے کہ جب کہیں پانی ٹسٹ کروایا جاتا ہے تو اگر انہوں نے پانی ٹسٹ کروایا ہے تو اس کا ریکارڈ ضرور ہوگا تو ہمیں اس کا ریکارڈ دکھا دیں ۔

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, at some later date, this information can be given to the House.

Mr. Speaker : So this question would be repeated on the next turn.

چودھری محمد نواز ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ حضور والا ۔ میں آپ کی توجہ اس سوال کے پارٹ (اے) میں جو جواب درج ہے اور پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو غلط بیانی اس ہاؤس میں کی ہے اور جو ہمارے حقوق کو مجروح کیا ہے اس کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ اس وقت دو مہینے کے لئے آزمائش کے طور پر یہ ٹیوب ویل چلائے گئے تھے کیونکہ ان کا پانی ناقص تھا لہذا متعلقہ زمینداروں کی درخواست پر انہیں بند کر دیا گیا ۔ اور جب انہوں نے ابھی جواب دیا ہے تو اس میں یہ فرمایا ہے کہ یہ ٹیوب ویل drainage کے لئے لگائے گئے تھے اس جواب میں اور اس جواب میں تضاد ہے اور اس طرح انہوں نے ہمارے حقوق کو پامال کیا ہے ۔

Mr. Speaker : The whole matter is still open and the answer is not complete. The Member is entitled to put supplementaries on the next turn. Therefore, no question of any breach of privilege arises.

چودھری غلام سرور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب جھوٹ بول رہے ہیں تو پھر اس کے متعلق کیا ہوگا ۔

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ہاؤس کے سامنے ٹسٹ رپورٹ کے پیش کرنے کے متعلق جو سوال کیا گیا ہے اس کا جواب نہیں دیا گیا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب یہ ڈیڑھ لاکھ روپے جو ان ٹیوب ویلوں پر لگائے گئے ہیں ان کو کہاں لگایا جائے گا یا لگایا گیا تھا ؟

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب یہ سوال اگلی مرتبہ پھر پوچھا جائے گا اور آپ کو اس پر ضمنی سوال پوچھنے کا حق ہوگا تو یہ ضمنی سوال اس وقت کیجئے گا ۔

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

REPLACEMENT OF BUILDINGS DAMAGED BY EARTHQUAKE IN LORALAI DISTRICT

***8840. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary Planning and Development be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Revenue Department submitted a Scheme for the replacement of buildings damaged by earthquake in Loralai District sometime ago for approval ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the tehsil-wise name of each building with estimated cost of the same and (ii) dates on which approval was given by the Planning and Development Department?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) (i) Tehsilwise names of buildings and estimated cost is given below :—

Hosri Tehsil—Rest House, Quarters and garrage at Hosri.	Rs. 0.86 lacs

Gambaz Tehsil—Rest House, Quarters etc. at Gambaz.	...	Rs. 2·07 lacs.
Sinjawi Tehsil—Rest House at Sinjawi	...	Rs. 0.56 lacs.
Duki Tehsil—Residential accommadation	...	Rs. 8.08 lacs.
Barkhan Tehsil—Residential accommodation and overhead reservoir at Barkhan.	..	Rs. 8.25 lacs.
Total	...	Rs. 19 81 lacs.

(ii) The scheme has been returned to the sponsors for splitting up the same into two independent schemes, for residential and non-residential buildings.

SCHEME FOR LAND AND WATER DEVELOPMENT IN QUETTA/KALAT DIVISION

*8841. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Land and Water Development be pleased to state whether any scheme for Land and Water Development for Quetta/Kalat Division has been prepared; if so, when it is likely to be implemented ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmad Khan Maneka): The Land and Water Development Department is responsible for tubewells and other water utilization schemes, water-logging and land reclamation schemes and field drains only in areas specifically assigned to it by declaring them as 'local areas' under the Soil Reclamation Act, 1952. Presently the Department is confining its activities to the irrigated areas of Indus Plain.

In Quetta/Kalat Divisions, this Department has not yet prepared any scheme. However, other nation-building departments, such as, Irrigation and Agriculture Departments, have their independent schemes for the area in fields of land utilization and water resources development.

ECONOMIC PROBLEMS

*8859. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Planning and Development be pleased to state whether it is a fact that the Board of Economic Inquiry, Lahore has been conducting inquiries and surveys about various Economic Problems ; if so, (i) the number of inquiries and surveys conducted by the said Board during the years 1962, 1963, 1964, 1965 and 1966, separately (ii) copies of these reports of the said inquiries and surveys may be placed on the Table of the House (iii) action taken on these reports and results achieved (iv) the names of the Officers and staff who served on the Board during the said years and the total expenditure incurred on the Board during each of the said years ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes.

(i) The Board conducted four inquiries and surveys each year during 1962, 1963, 1964, 1965 and 1966.

(ii) The reports are priced publications and they can be purchased from the Office of the Board. One set of publications is placed on the Table of the House. Two reports are still in the process of publication.

(iii) The Board of Economic Inquiry is a research organization. It is not an executing agency and, therefore, the question of taking action by the Board does not arise.

(iv) The names of the Officers and staff who served on the Board as well as the expenditure incurred from 1962-63 to 1965-66 are given in the statement attached herewith.

THE BOARD OF ECONOMIC INQUIRY, WEST PAKISTAN
LAHORE

Statement I—Officers & Staff

Sr. No.	Name	Designation	Remarks
1	Prof. M. Hassan	Hony. Director	Upto 24th May 1965
2	Dr. S. M. Akhtar	...	From 25th May 1965.
3	H. A. Syed	Deputy Director	
4	Ghulam Yasin	Research Officer	
5	A. A. Anwar	...	
6	S. Bokhari	Economic Investigator	
7	A. A Naqvi	...	
8	Mohd. Salim Zia	...	Upto 8th August 1962.
9	Sardar Mohd.	Supervisor	
10	Ijaz Hussain Malik	Assistant Statistician	
11	Mohammad Said	Office Superintendent	
12	Abdul Karim	Head Assistant	
13	Shamshad Haider	Senior Clerk	
14	Mohammad Tufail	Junior Clerk	Upto 12th September 1962.
15	Ghulam Rasul	..	From 13th September 1962.
16	Mohammad Akram	...	From 10th February 1965 to 10th March 1965 (leave arrangement).

17	K. M. Safdar	Recorder	Upto 9th February 1967.
18	Mohd. Akram	—	
19	M. A. Cheema	...	
20	Imtiaz Ghani	...	
21	Mohd. Ramzan	...	Upto 4th September 1963
22	R. H. Hashmi	..	
23	Aziz-ur-Rehman	...	From 16th September 1963
24	Mohd. Ayyub Khan	..	From 16th July 1965
25	Fayyazul Hassan	...	From 16th July 1965
26	Minhajuddin	..	From 2nd August 1965 to 20th January 1967
27	Abdul Rehman	...	From 13th March 1967
28	Shan Mohammad	..	From 13th March 1967
29	Abdul Latif	Muqaddam Recorder	Upto 30th June 1964
30	Mohammad Munir	Muqaddam Recorder	Upto 30th June 1964
31	Sadiq Ali	...	...
32	Mohd. Rafiq Khan	...	...
33	Munawar Hussain	..	...
34	Liaqat Hayat Khan	...	...
35	Mohammad Nazir	...	.
36	Abdul Rashid	...	..
37	Mohd. Arif Qureshi	...	...
38	Mohammad Eis	...	...
39	Maqbul Hussain	...	...
40	Shabbir Hussain	...	...
41	Manzoor Ahmad	...	..
42	Bashir Hussain	...	...
43	Abdul Ghafoor	—	...
44	Mohammad Rafiq	...	..
45	Mohammad Rashid	—	...
46	Abdul Ghafoor	...	...
47	Khushi Mohammad	...	..
48	Fazal Qadir	...	...
49	Abdul Khaliq	...	...
50	Mukhtar Ali Gill	...	...
51	Yusuf Ali	...	...

52	Abdul Hamid	Price Recorder (Part-time)
53	Abdul Majid	Daftri
54	Ghulam Sabir	Jamadar
55	Zahoor Khan	Peon-cum-Chowkidar
56	Mohammad Din	Peon
57	Mohammad Hanif	Peon
58	Sweeper	(Part-time)

THE BOARD OF ECONOMIC INQUIRY, WEST PAKISTAN LAHORE

Statement II—Annual Expenditure Since 1962-63

	Rs.
1962-63	— 1,20,136·66
1963-64	— 1,22,824·43
1964-65	— 1,24,353.07
1965-66	— 1,38,850·90

UNSTARRED QUESTION AND ANSWER

LAND RESUMED UNDER LAND REFORMS

355 **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Land Reforms be pleased to state :—

(a) the Division, District and Tehsil-wise land resumed under Reforms in the Province ;

(b) land out of that mentioned in (a) above (i) auctioned in (ii) otherwise disposed of by the Department up to 30th June, 1967, tehsil-wise ;

(c) tehsil-wise total amount paid as compensation of land resumed under Land Reforms and the amount that remains payable ?

Minister for Food, Agriculture and Co-operation (Malik Khuda Bakhsh) : The requiste information in respect of all districts except Dadu and Jacobabad has been incorported in a statement, a copy of which is laid on the table.* The information in respect of these two districts will also be supplied immediately on its receipt.

**Please see Appendix III at the end.*

QUESTIONS OF PRIVILEGE

RE: INCORRECT INFORMATION SUPPLIED IN CONNECTION WITH THE ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 8965 CONCERNING COLLECTION OF HOUSE TAX BILL BY THE UNITED BANK LTD.

Mr. Speaker : We will now take up the Privilege Motions, and the first privilege motion is from Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg leave of the House to raise a question of privilege of the Assembly on the ground that a breach of the privilege of the Assembly has occurred due to incorrect information supplied by the Minister of Basic Democracies and Local Government, to my Starred Question No. 8965. In answer to part (b) of the question, it has been stated that the copy of the advice of the Legal Advisor of Lahore Municipal Corporation, dated 29th June, 1967, is placed on the Table of the House, whereas the document actually supplied to me at 9-30 a.m. in the House was a copy of the opinion of the Legal Advisor of Lahore Municipal Corporation dated 30th May 1967, 2nd June 1967 and 5th July 1967, relating to different topics. In this way another document has been supplied instead of the required document by the Chairman, Lahore Municipal Corporation, with an intention to conceal the legal advice dated 29.6.67, in which the Legal Advisor, Lahore Municipal Corporation has given his opinion that the collection of house-tax cannot be handed over to the bank. The incorrect information supplied to the House has caused a breach of privilege of the Members of the House.

Malik Muhammad Akhtar : May I have my say ?

Minister of Basic Democracies & Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Sir, I have received the Privilege Motion just now and I could not examine the pros and cons of the afore-said motion. Therefore, I request you kindly to postpone the motion to some other date.

جناب والا ۔ اس وقت مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اس سلسلے میں ملک صاحب کے تین اور بھی privilege motions ہیں جو کہ مجھے آج ہی ملے ہیں ۔ اس لئے اگر جناب سپیکر صاحب مجھ سے اتفاق کریں تو یہ چاروں privilege motions کو اکٹھا لے لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ Privilege Motion No. 1 کے متعلق فرمائیے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ اس privilege motion کو اس وقت take up کیا جائے جب کہ یہ Legal Advisor کے یہاں سے واپس آ جائے ۔ کیونکہ یہ privilege motion مجھے Legal Advisor کے پاس پہنچانا ہے تاکہ اسے وہاں اچھی طرح سے

examine کیا جا سکے ۔ تاکہ وہاں کوئی قانونی سقم نہ رہ جائے ۔ اس کے علاوہ اس سلسلے میں ایک سوال کا جواب دوسرے سوال میں دے دیا گیا ہے اس لئے میں آپ سے یہ استدعا کروں گا کہ یہ privilege motion پرسوں لے لیا جائے ۔

Mr. Speaker : We will take up this privilege motion day after tomorrow.

Malik Muhammad Akhtar has given notice of three other privilege motions. Rule 174 (i) says ;

> "not more than one question shall be raised by the same Member at the same sitting ;"

Therefore, all the three motions are out of order and, as such, cannot be moved.

Malik Muhammad Akhtar : May I have an opportunity to explain myself. Of course, I agree with your ruling but my motions relate to one specific matter.

Mr. Speaker : But the Member cannot raise more than one question at the same sitting under rule 174 (i).

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I would like to know for my future guidance that supposing there is an incorrect answer to Parts (a), (b), (c), (d) and (e) of my question then, do you mean to say, there should be five privilege motions in that case ?

Mr. Speaker : The Member says that there are five incorrect answers to various parts of one question. In that case he can give notice of a single privilege motion alleging that wrong answers have been supplied to various parts of that question.

Malik Muhammad Akhtar : I have done the same for different parts. The topic is the same

Mr. Speaker : So far as one question is concerned the Member can give one privilege motion.

Malik Muhammad Akhtar : I have given notice of one privilege motion for one question.

Mr. Speaker : That was one privilege motion. But there are other privilege motions for which separate notices have been given by the Member.

Malik Muhammad Akhtar : Of course, for a single question.

Mr. Speaker : I have already said that for a single question the Member can give notice of a single privilege motion alleging that wrong answers had been supplied.

Malik Muhammad Akhtar : That is what I have done.

Mr. Speaker : But the Member has given three other notices.

Malik Muhammad Akhtar : For separate parts.

Mr. Speaker : Will the Member please refer to rule 174 (1) which says -

> "The right to raise a question of privilege shall be governed by the following conditions :—
>
> (i) not more than one question shall be raised by the same Member at the same sitting ;"

Malik Muhammad Akhtar : Formerly, I moved five privilege motions at the same time on the same day and you were kind enough to allow.

Mr. Speaker : That was not pointed out to me and that escaped my notice also.

Malik Muhammad Akhtar : In future, a Member is entitled to raise only one privilege motion.

Mr. Speaker : Yes, for one specific matter and at one sitting, under rule 174 (i).

ADJOURNMENT MOTIONS

SMUGGLING OF FOREIGN CLOTH IN LANDI KOTAL

(Speaker's ruling)

Mr. Speaker : Now, we will take adjournment motions. First, I will give my ruling on the adjournment motion given notice of by Mr. Hamza about which I had reserved my ruling.

Mr. Hamza has given notice of a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the news of large scale smuggling of foreign cloth in Landi Kotal worth about three lakhs daily has perturbed the minds of the general public all over the Province.

The Home Minister has opposed this motion on the ground that checking of smuggling being a Central subject, the responsibility of the Provincial Government is not involved. Morever, a motion on the same subject was held to be out of order during the last session. We, therefore, contended that this motion should also be ruled out of order.

Mr. Hamza had controverted the contentions of Home Minister by alleging that the Government of West Pakistan was maintaining the Rangers Force for checking of smuggling and this Force was paid from the Provincial exchequer. Therefore, the Provincial Government was responsible for checking smuggling in Landi Kotal. But the Home Minist r was of the view that the Rangers had been posted there only to keep a watch and if the Government got tough with the smugglers at Landi Kotal. they would spread throughout the tribal belt making it all the more difficut for the Government to control their activities.

The first question for determination is : whether it is the responsibility of the Central Government or the Provincial Government to check smuggling into the Tribal Areas. The Sea Customs Act and the Land Customs Act are Central statutes giving powers to the Central Government and its officials to check smuggling and the Provincial Government has not been made responsible for checking smuggling under both these Acts. Mr. Hamza had contended that the West Pakistan Government was maintaining the Rangers Force and one of their duties is to check smuggling. According to Section 6 (d) of the West Pakistan Rangers Ordinance of 1959, it is the duty of the Rangers Force to prevent smuggling. It is admitted by the Home Minister that the Provincial Government finances the establishment of Rangers but he has contended that they are posted there only to keep a watch. I have consulted the West Pakistan Rangers Ordinance, 1959. According to Section 1 sub-section (2), this Ordinance extends to the whole of the Province of West Pakistan except the Federal Capital and the Special Areas i.e. Tribal Areas. This Ordinance is, therefore, not apolicable to Landi Kotal and therefore, the Rangers Force is not posted in the Northern Regions anywhere or in the Tribal Areas of Khyber Agency. In the Khyber Agency a similar Force by the name of "Khyber Rifles" has been kept under the Frontier Corps Ordinance, 1959. Under Section 3 of this Ordinance, this Corps is maintained by the Central Government and is primarily responsible for the better protection and administration of the external frontiers of Pakistan within the limits of or adjoining the Tribal Areas of West Pakistan.

The Sea Customs Act and the Land Csutoms Act both being the Central statutes, their contraventions and offences under both these laws are to be checked by the Central Government. Morever, according to item No. 5 (a) read with item No. 47 of the Third Schedule of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan the offences against laws in respect of importation of goods across Custom barriers of Pakistan is also a Central subject. Therefore, the responsibility of the Provincial Government is not involved.

The motion , as worded, seeks to discuss large scale smuggling of foreign cloth in Landi Kotal. No date of his knowing the fact of smuggling has been given by Mr. Hamza in spite of my enquiries. It has been rightly pointed out by Mr. Ahmedmian Soomro that the motion, as worded, discloses a continuing grievance and does not disclose that something has happened very recently. The motion, therefore, relates to a continuing grievence and not to a single specific matter of recent occurrence.

The learned Home Minister has contended that on a previous occasion a motion on similar subject was held to be palpably out of order and its consent was withheld by me under Rule 47 of the Rules of Procedure. I have seen that ruling of mine which was given during the last

Budget Session and the motion was held to be out of order on the ground that the matter could very well be discussed during the General Discussion on the General Budget. Therefore, on that ground only the present motion cannot be ruled out of order as the present session not being a Budget Session there is no occasion for having a general discussion.

In view of the above discussion I, therefore, hold that prevention of smuggling at Landi Kotal is the resposibility of the Central Government and this motion relates to a continuing grievance and does not pertain to a single specific matter of recent occurrence. I, therefore, hold the motion out of order.

مسٹر حمزہ ۔ smuggling کے بارے میں بڑی خوشی کا اظہار ہو رہا ہے smuggling ہو رہی ہے اور آپ اسے روک نہیں سکتے ہیں ۔

FAILURE OF THE GOVERNMENT TO PROSCRIBE THE WEEKLY 'TIME' OF AMERICA CONTAINING OBJECTIONABLE REMARKS AGAINST THE HOLY PROPHET.

Mr. Speaker : We will now take up adjournment motion No. 27 by Malik Muhammad Akhtar ; it was deferred for today.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I would like to have my say on this motion as this is quite an important motion.

Mr. Speaker : This adjournment motion relates to an article which was published in the Weekly 'Times' and Home Minister wanted to see that issue.

Malik Muhammad Akhtar : I showed him Sir and now I would say ...

Mr. Speaker : Let me hear him first. Yes, Minister for Home.

Minister for Home (Qazi Fazlullah Obaidullah) : Sir, my presumption was that my friend was referring to the weekly issue of London Times but actually it is weekly Time of America which is dated 14th July I have seen that issue and read the article to which my friend has referred. This article is rather an essay on Arabs and self-delusion and the debacle in the last war against Israel. There is no doubt about it that this issue contains a couple of lines which can be considered as disparaging in respect of Holy Prophet to which one can rightly take objection. So my submission, which I again repeat, is that this is entirely the function of the Central Government to impose a ban on the import of foreign publications etc. and we cannot even forfeit or proscribe the issue of certain papers or books which have come through the Customs Department to West Pakistan because the international relationship is involved as also the freedom of expression. Therefore, it is not within our competence to proscribe this issue. All that we can do is that we can approach the Central Government in this matter. And since my friend has shown me that article, I have written to the Central

Government to proscribe it. Unfortunately, the un-wanted publicity he has given to this article is sad ; had he brought this to my notice I would have written to the Central Government earlier. It is an old matter and the issue is dated 14th July ; mischief has been done and now my friend is unfortunately giving it un-wanted publicity.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I would like to answer three of the points raised by my learned friend the Home Minister who is an experienced stalwart politician. First of all, I would refer to a ruling in which a similar proscription was done. I am referring to Ruling No. 366 on adjournment motion 'Ban on religious books imposed by Provincial Government, matter of public importance, motion in order'. It reads :

> "Bhai Parma Nand sought to move an adjournment motion to discuss the Sind Government's ban on Chapter XIV of the Satyarth Parkash, when the Government Member pointed out that ban might have been imposed if the local situation made it necessary and that it was a question on which it was not possible for the Assembly to pass judgment ...."

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب میں آپ کو عرض کروں گا کہ آپ صورت یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ختمی طور پر اپنی تحریک التوا پر بول سکتے ہیں یا جواب دے سکتے ہیں ۔

As a matter of right, that is not the position ; the Member has to satisfy myself so far as the admissibility of the motion is concerned. The Member does not have to satisfy the House or the Minister. He has to satisfy myself and answer my queries.

Malik Muhammad Akhtar : So far as the procedure has been adopted other side may also be allowed. My friend had an opportunity to condemn Mr. G.M. Syed the other day, and we have not been given an opportunity to say any word as personal explanation. And now the Minister has stated that I had given undue publicity to this matter, so I may be allowed to make a personal explanation at least, if at all I am not allowed to touch the legal aspect of the motion.

Mr. Speaker : The Member can convince me on this contention of the learned Home Minister that the Provincial Government is not competent to proscribe the book. Moreover, the Minister has stated that he has referred the case to the Central Government for proscription of the book. Now the Member will have to prove that that is the responsibility of the Provincial Government or the Provincial Government is competent to proscribe the book.

Malik Muhammad Akhtar : Certainly Sir, I know that I have to satisfy you, a very intelligent person, of course, and I have got to be guided by certain rules of procedure. So Sir, I was saying that the

President while admitting the motion observed that was alleged that the ban imposed on that sacred book was a matter of public importance. This was admitted.

Now Sir, I come to Press and Publications Ordinance and if you kindly refer to Section 24 of this ordinance, you will observe that they have given a very long list of powers to close down a Press and forfeit the security. So they are referring to obsence and defamatory literature.

Mr. Speaker : Does this relate to foreign publications also ?

Malik Muhammad Akhtar : Then Sir, I come to part (d) of it ; it says:

> ". . . . . or likely to create or excite feeling of enmity, illwill or hatred between the population of the Province or any region or part of Pakistan or between different communities, sex, class . . . ."

Now Sir, it has been stated that instead of moving this motion I should have approached the Home Minister. Of course, I have approached my learned friend the Home Minister and I have got many expectations from him and he is a man who can deliver the goods. I would say that this was for the first time published on July 16, and probably it was 14th July when the Assembly was not in session. Now Sir, I quote another ruling which is at page 6 of this Book ; regarding recent occurrence.

Mr. Speaker : The Member need not worry about that.

Malik Muhammad Akhtar : Alright Sir ; I will not bother you. But Sir, was it not the duty of the Provincial Government to see to it ?

Mr. Speaker : That is also admitted that it contains some objectionable material.

Malik Muhammad Akhtar : Yes Sir, and it also says that he permitted Muslims to have four wives while he had dozens of wives.

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ جو جناب وزیر داخلہ نے فرمایا ہے کہ اس سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی توہین نہیں بلکہ اس سے توہین کے معنی پہنائے جا سکتے ہیں ۔

Minister for Home : I never said that Sir.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے خاص طور پر یہ نوٹ کیا ہے ۔ آپ ریکارڈ بجا کر دیکھئے ۔

مسٹر حمزہ - مجھے انتہائی افسوس ہے کہ انہوں نے واضح الفاظ میں یہ کہا ہے - اس سے زیادہ توہین کیا ہو سکتی ہے -

دوسری عرض یہ ہے کہ ۱۹۶۶ء کے آخری حصہ میں ماہ نومبر یا دسمبر میں رسالہ لائف نے ہمارے محبوب اور پیارے پریذیڈنٹ کی ذات کے بارہ میں ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے تھے اس شمارہ کو بحق سرکار ضبط کر لیا گیا تھا - مگر یہ رسالہ جو پچھلی جولائی سے پاکستان میں پہنچ چکا ہوا ہے اس کے لئے یہ لازم تھا کہ ملک اختر صاحب ان کی خدمت میں تحریک التوا کے ذریعہ یہ معاملہ لاتے - ان سے ملا تو جا نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ اکثر دورے پر رہتے تھے - اسمبلی کے اجلاس سے پہلے میں نے کئی بار کوشش کی مگر ان کا چہرہ مبارک نہ دیکھ سکا -

Mr. Speaker : The Member may please resume his seat.

بیگم اشرف بولی - پوائنٹ آف آرڈر - کیا میں حمزہ صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کر سکتی ہوں کہ وہ حضور کے نام کے ساتھ "توہین" کے لفظ کی بجائے "بے ادبی" کا لفظ استعمال کریں -

Mr. Speaker : This is not a point of order.

Malik Muhammd Akhtar : Am I allowed to conclude my speech?

Mr. Speaker : As has been stated by the Home Minister Government has already taken action in the matter and it has recommended to the Central Government for the proscription of this periodical. Moreover, the responsibility of the Provincial Government, as has been stated by the Home Minister is not involved. It is for the Central Government to proscribe a foreign publication. The motion, as worded, is therefore ruled out of order.

THEFT OF EQUIPMENT WORTH THREE THOUSAND FOOM RAILWAY BOGIES EVERY MONTH

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance namely the statement of Divisional Superintendent, P.W.R. Lahore Divison on 9th September, 1967 to the effect that equipment from the bogies

amounting to the value of Rs. three thousand is stolen every month. The negligence of the Watch & Ward Department to control these thefts has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : I oppose it, Sir. The facts are that the Railway had observed a carriage week from 4th September to 10th September, 1967. During this period the Divisional Superintendent, P.W R. Lahore met press representatives on the 9th of September, 1967. This week is an annual exercise and it is conducted with the object of creating consciousness among the staff and the importance of the proper maintenance of passenger carriages with special reference to comfort and safety.

In the course of his talk with the press representatives he mentioned that the evil of carriages being stripped off and equipment being pilferred was prevalent. Fittings worth three thousand rupees were stolen every month. Now, Sir, this is a statement of facts. This was made in the context of the difficulty which was faced in the maintenance of carriages upto the requisite standard and assistance of the press was sought in building up public opinion against the anti-social elements committing such offences whereby a financial loss to the railway and discomfort to the travelling public was being caused.

Mr. Speaker, Sir, thefts can take place at three different places. Firstly when the railway carriages are in the railway shed. Secondly when they are at the stations and thirdly when they are running. There has been no theft either at the stations proper or in the sheds. The reference is to the thefts which take place while the train is running. Unfortunately these thefts are such that the Watch and Ward staff cannot do anything in this matter nor the police can be employed in every compartment of the railway so that there should be no theft.

Mr. Speaker : Is it not the duty of the Watch and Ward staff...?

Minister of Law : As soon as the train stops and immediately after the passengers quit the compartment the Watch & Ward is there to look after. The compartments are locked and sealed and everything is checked. But what happens in the running trains is something which cannot be checked.

Mr. Speaker : The Minister means to say that thefts take place when the trains are running.

Minister of Law : Yes Sir. This is something which cannot be controlled by the Watch and Ward staff. This was the object of the reference of the Officer when he made this press statement. In this particular case and all negligence on the part of the Watch and Ward Staff is not involved at all possible precautions are taken when the trains are at the stations, and at the railway yards to see that there is no pilferage.

Mr. Speaker : Is the Railway Department not responsible for this ?

Minister of Law : What can be done in this behalf. Can a policeman be posted in every compartment ? How is it possible ? This is something beyond the control of the organisation. Unfortunately this

state of affairs is prevalent. In certain quarters certain anti-social elements have been doing these things. If policemen were to be posted it will create more problems then it will solve. Posting somebody in the trains for the purpose of checking will create more problems and the travelling public may not like it. There may be harassment and such a thing may not be possible.

Mr. Speaker, Sir, in fact he was appealing to the public through the press to see that morale is built up in the society and anti-social elements who may be doing such things may be checked by the other travelling public. So far as the statement is concerned neither there is negligence on the part of the Watch and Ward Staff nor the railway is responsible for this thing and this cannot disturb the peace of mind of the people or create any sort of resentment.

On these grounds I oppose the motion.

Mr. Speaker : I think there is no legal or technical objection.

Minister of Law : The negligence of the Watch and Ward is not involved. On the factual aspects I have denied the contents of the whole adjournment motion that there is no such thing as negligence on the part of the Watch & Ward Staff and the Railway organisation is not responsible.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, I very attentively heard my senior colleague and I have been utterly disappointed. First of all I would refer to some four or five lines from the press cutting :

"مغربی پاکستان ریلوے کے لاہور ڈویژن میں
چلنے والی گاڑیوں میں سے ہر ماہ تین ہزار روپے
کا سامان چوری ہوتا ہے۔"

اس امر کا اظہار ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور ڈویژن
مسٹر صلاح الدین مسعود نے کیا ہے۔ جو ہفتہ
کی صبح محکمہ ریلوے کی طرف سے منائے جانے
والے گاڑیوں کے ہفتہ مرمت کے سلسلہ میں ایک
پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

You would see, Sir, that he has nowhere mentioned that the thefts occurred when the trains were running. He has said, as it has been alleged that in the press statement the Divisional Superintendent has said that thefts worth three thousand were occurring every month. The Minister of Law has said that these thefts occurred when the trains were running. This is not the point. The Divisional Superintendent has nowhere said that. Secondly I have many times been travelling in third class bogies. I would admit that, and even in 1st class... .....

Mr. Speaker : In this press statement there is no reference to the running trains.

Minister of Law : There is no reference but the object of the Divisional Superintendent is regarding theft in running trains.

Mr. Speaker : That may be in his mind but that is not in the press statement.

Minister of Law : Sir, as soon as the train stops the Watch and Ward is on duty. If anybody is found pilferring something he is caught and handed over to the police and if there is any connivance found on the part of any member of the railway, then he is also dealt with departmentally as well as criminally. What the officer had in mind was the anti-social elements. And factually, I would again submit, it is denied.

Mr. Speaker : Malik Akhtar does not want to discuss the mind or the motive of the Officer, but he wants to discuss the press statement.

Minister of Law : Then the statement does not disclose anything which may be in the nature of negligence on the part of the railway organization.

Malik Muhammad Akhtar : Sir one could easily presume that thefts do not occur while the trains are on road, because the trains are overcrowded. How can thefts take place in over-crowded trains ?

Mr. Speaker : I do not agree with the learned Law Minister, and hold the motion in order. Malik Muhammad Akhtar asks for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the statement of the Divisional Superintendent, Pakistan Western Railway, Lahore, Division on 9th September, 1967, to the effect that equipment from the bogies amounting to the value of Rs. 3,000 is stolen every month. The negligence of the Watch and Ward Department to control these thefts has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Those Members who are in favour of leave being granted, may please rise in their places.

As less than twenty five Members rose in their places, leave to move the motion was refused.

FAILURE OF WAPDA TO RECOVER ARRPARS OF ELECTRICITY BILLS FROM TRIBAL AGENCIES OF KHYBER AND NORTH WAZIRISTAN.

Mr. Speaker : Next motion No. 53.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I ask for leave to make a motion for

the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, no less than 80 percent of electricity bills turn bad debt in tribal areas and a balance of approximately Rs. 16 lakhs is outstanding against the various parties in tribal agencies of Khyber and North Waziristan. As a result the writing off of such bills has become necessary. The failure of the WAPDA to recover the arrears, particularly when the annual expenditure of Rs. 46,000 is being incurred as against a billing of Rs. 24,000 a month, has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

Minister of Irrigation & Power (Makhdum Hameed-ud-Din) : I oppose it Sir.

جناب والا ۔ یہ کہنا نا درست ہے کہ ٹرائبل ایجنسی میں بجلی کے بلوں کی ۶۰ لاکھ روپے کی رقم واجب‌الادا ہے ۔

Mr. Speaker : It is Rs. 16 lakhs I think.

Minister of Irrigation & Power : Somewhere it is 16 lakhs and somewhere it is 60 lakhs.

Malik Muhammad Akhtar : It is 16 lakhs.

وزیر آب پاشی و برقیات ۔ جناب ۱۶ لاکھ بھی درست نہیں ۔ اصل میں یہ واجب‌الادا رقم صرف پانچ لاکھ روپے کی ہے ۔ اور یہ کہنا بھی غلط ہے کہ گورنمنٹ نے اس رقم کی وصولی کے لئے کافی کوشش نہیں کی مگر دقت یہ ہے کہ ٹرائبل ایجنسی کے علاقے میں ہمارا لینڈ ریونیو کا قانون اور سول کورٹ کا پروسیجر رائج نہیں ہے ۔ لہذا ان رقوم کی recovery کے لئے ہم سول کورٹ کے سمن جاری نہیں کر سکتے اس کے باوجود ہم نے یقیناً وصولی کی کوشش کی ہے اور اب بھی کر رہے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ یہ وصولی کی کوشش کب سے یعنی کتنے سالوں سے جاری ہے ؟

وزیر آب پاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ دو تین سال سے ہم اس واجب‌الادا رقم کی وصولی کی کوشش کر رہے ہیں ۔ مگر ٹرائبل ایجنسی میں وصولی کا طریقہ قدرے مختلف ہے وہاں ہم زیادہ سے زیادہ پولیٹیکل ایجنٹ یا کمشنر کے ذریعے وصولی کر سکتے ہیں اور ہم نے P.A. صاحب یعنی کمشنر صاحب کو

لکھا ہوا ہے کہ یہ واجب الادا رقوم جلد از جلد وصول کی جائیں ۔ وہ بھی کوشش کر رہے ہیں حال ہی میں کمشنر صاحب نے وہاں ایک میٹنگ منعقد کی تھی جس کے لئے ہم نے ایک لسٹ رقوم کی بھیجی تھی بہر حال اس میٹنگ میں فیصلہ ہوا تھا کہ آئندہ ٹرائبل ایجنسی میں بجلی کا کوئی connection کمشنر صاحب یا پولیٹیکل ایجنٹ کی منظوری کے بغیر نہیں دیا جائے گا اس طرح صرف انہی افراد کو بجلی کا connection ملا کرے گا جن کی ذمہ داری پولیٹیکل ایجنٹ کے ذریعے دی جائے گی باقی غیر ذمہ دار لوگوں کے connections سب کے سب کاٹ دیئے جائیں گے ۔

اب جناب سپیکر صاحب ۔ اس میٹنگ کے بعد بھی وصولی رقوم کا معاملہ خط و کتابت کے ذریعہ زیر غور اور زیر عمل ہے اور نہ صرف میں خود اس کو persue کر رہا ہوں بلکہ بذریعہ خط و کتابت کمشنر صاحب اور پولیٹیکل ایجنٹ بھی اس کو persue کر رہے ہیں اس کے علاوہ جناب والا ۔ یہ معاملہ technical طور پر recent occurrence بھی نہیں ہے کیونکہ یہ دو تین سال سے continue کر رہا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ بہر حال وزیر صاحب اس occurrence کو deny نہیں کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : The facts have been denied. Moreover, the matter is not of recent occurrence. The motion is ruled out of order.

FAILURE OF THE GOVT. TO PROSCRIBE THE BOOK ENTITLED "ALLAMA IQBAL AND HIS FIRST WIFE"

Mr. Speaker : Next motion No. 56.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government to proscribe the publication of the book under the Press and Publication Ordinance, styled as 'Allama Iqbal and his first wife," published by Makhdoom Syed Masood Ahmed Jalali recently containing defamatory statements, incorrect references to the character of the great oriental poet and patriot, Allama Iqbal. The contents of the book

have injured the feelings and perturbed the mind of the public of West Pakistan.

Minister of Home (Kazi Fazullah Ubaidullah) : Mr. Speaker, Sir, I have not seen that book and I respectfully request you to adjourn the consideration of this adjournment motion.

Mr. Speaker : How much time would the Minister require ?

Minister of Home : About a week Sir, because I would like to get hold of that book and then I would like to have it examined. In fairness, I think, the heirs and descendents of Allama Iqbal should prosecute the author of the book if any defamation has been caused.

Mr. Speaker : I think we should take up this motion on Friday.

ARREST OF SALEH MUHAMMAD NIAZI, PRESIDENT ROAD TRANSPORT WORKERS FEDERATION.

Mr. Speaker : Next motion No. 57. Yes Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the arrest of Saleh Muhammad Niazi, President, Road Transport Worker's Federation, under the Defence of Pakistan Rules, has caused great resentment among the labour class all over the province.

Mr. Speaker: There is another motion No. 79 of Khawaja Muhammad Safdar.

Malik Muhammad Akhtar : What about No. 77 Sir, regarding the arrest of 43 workers arrested at Rawalpindi ? Is that connected or that would be taken up separately ?

Mr. Speaker : That is not about Saleh Muhammad Niazi.

Khawaja Muhammad Safdar : I have not got a copy.

Mr. Speaker : I think, there is no need of moving the motion. Both these motions would be disposed of together.

Minister for Home (Kazi Fazullah Ubaidullah) : I oppose it. I am actually happy that action has been taken against this fellow under section 32 of the Defence of Pakistan Rules, 1965 and he has been detained in jail for a couple of months. With your permission, I would like to read the order of the Deputy Commissioner and the District Magistrate which says—

> "After having satisfied myself by various reasons and from various reports that as a result of the road transport workers' strike a very serious situation

has arisen in the District of Lahore which is spreading in the entire Province of West Pakistan and is likely to aggravate further and also coming to know that peaceful lorry workers are being manhandled . . ."

Mr. Speaker : The Minister means to say that the action was justified but, I think, the proper occasion for that would be when the motion is held in order and admitted by the Assembly. Then the Minister can gives justification. At this stage we have to decide the admissibility. Is there any technical objection to this motion ?

Minister for Home : That is true, I was justifying the order. I respectfully submit that this action against Mr. Salah Muhammad Niazi is justified.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - جناب وزیر موصوف نے کوئی قانونی یا واقعاتی اعتراض نہیں کیا ہے اس لئے اس تحریک التوا کو باضابطہ قرار دیا جائے -

Mr. Speaker : I hold the motion in order.

Mr. Hamza asks for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the arrest of Salah Muhammad Niazi, President, Road Transport Workers Federation, under Defence of Pakistan Rules has caused great resentment among the labour class all over the Province.

Those Members who are in favour of leave being granted, may please rise in their places.

As less than twenty five Members rose in their places, leave to move the motion was refused.

Mr. Speaker : Adjournment motion 79 also stands disposed of.

مسٹر حمزہ - جناب والا - کیا ان کے خلاف بھی کوئی کارروائی ہوگی جنہوں نے ان کو بلا وجہ جیل بھیج دیا ہے - (قہقہہ)

MURDER OF AMIR BAKHSH GOWALAK OF QAMBAR, DISTT. LARKANA.

مسٹر سپیکر - اب حاجی سردار عطا محمد اپنی تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کریں -

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ قمبر ضلع لاڑکانہ میں مسمیٰ امیر بخش گوپالک کو نامعلوم ڈاکو ۲۴ - ۷ - ۱۹۶۷ء کو گھر سے باہر بلا کر قتل کرکے فرار ہو گئے ۔ اس واردات سے لوگوں میں بے چینی و ہیجان پایا جاتا ہے ۔ اور قاتلوں کی گرفتاری کے متعلق ابھی تک خبر شائع نہیں ہوئی ہے ۔ یہ خبر روزنامہ عبرت ۲۵ - ۷ - ۱۹۶۷ء میں شائع ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ قاضی صاحب اس کے متعلق کیس رجسٹرڈ کیا گیا ہے ۔

Minister for Home: Yes, Sir. A case has been registered and is being investigated. I am trying to know the result of the investigation.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب اس کے متعلق مقدمہ درج رجسٹر ہو چکا ہے اور تفتیش جاری ہے ۔ حکومت اس کے متعلق پورا ایکشن لے رہی ہے اور ملزمان کی تلاش بھی جاری ہے ۔ جو کارروائی قانون کے تحت کی جا سکتی ہے وہ کارروائی عمل میں لائی گئی ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ مجھے خطرہ لاحق تھا کہ مجھے تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی لیکن مجھے خوشی ہوئی کہ آپ نے مجھے تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت دے دی ۔ وزیر داخلہ کے آنے کے بعد وہاں لوگوں کو بہت خوشی ہوئی کہ یہاں بد نظمی ۔ بد انتظامی اور لا قانونیت کا دور دورہ ختم ہو جائے گا لیکن میں جناب وزیر داخلہ صاحب کو واضح کرنے کے لئے یہ تحریک التوا لایا ہوں کہ ان کے آنے کے بعد وہاں زیادہ حادثات بڑھ گئے ہیں ۔ اس واقعہ کو دو تین مہینے گزر گئے ہیں ان کے متعلق کوئی خبر نہیں ہے کہ آیا وہ گرفتار بھی ہوئے ہیں یا نہیں ۔ صرف کیس رجسٹر کرنے سے لوگ مطمئن نہیں ہو جاتے ہیں ۔ پولیس بھی اس

کے متعلق کارروائی نہیں کرتی - پولیس بھی لاقانونیت پر تلی ہوئی ہے - جب تک وزیر داخلہ یقین نہیں دلائیں گے اس وقت تک میں یہی گزارش کروں گا کہ آپ مجھے تحریک التوا ہاؤس میں پیش کرنے کی اجازت دیں اور اس پر بحث ہونی چاہئے تاکہ پورے صوبہ میں جو لاقانونیت ہے اس پر بحث میں تمام معزز ممبر حصہ لیں اور وزیر داخلہ صاحب کو زیادہ اچھی طرح پوزیشن معلوم ہو جائے گی اور وہ اس کے بعد اچھے طریقے سے اس کے متعلق قدم اٹھائیں گے -

Minister for Home: I would submit that an offence has been committed and the first report has been lodged. No names have been given in the F.I.R.

مسٹر سپیکر - قاضی صاحب آپ اردو میں فرمائیں تاکہ حاجی صاحب سمجھ سکیں -

وزیر داخلہ - جناب والا - میں یہی سمجھتا تھا کہ حاجی صاحب انگریزی میں بات سمجھ سکتے ہیں - میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس روز قتل کا واقعہ ہوا first information report درج کی گئی - اس کیس میں کسی ملزم کا نام نہیں دیا گیا اور نہ ہی ابتدائی رپورٹ میں یہ کہا گیا ہے کہ ہمیں کسی پر شبہ ہے اس کے ساتھ کسی کی دشمنی ہے - ایسے حالات میں آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ پولیس کے لئے بہت بڑا مشکل ہو جاتا ہے - پولیس کوشش کر رہی ہے اور مجھے امید ہے کہ ملزمان کے نام معلوم کرکے ان کو گرفتار کر لیں گے -

مسٹر سپیکر - جس واقعہ کے متعلق حاجی عطا محمد صاحب نے تحریک التوا پیش کی ہے اس کے متعلق پولیس میں مقدمہ رجسٹر ہو چکا ہے اور تفتیش جاری ہے - پولیس اور حکومت اس اہم معاملہ میں قدم اٹھا رہی ہے لہذا یہ تحریک التوا خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہے -

———

SHOOTING OF A RICKSHAW DRIVER NEAR MANA DHORO POLICE POST IN HYDERABAD CITY.

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب اگلی تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کریں -

حاجی سردار عطا محمد - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ حیدرآباد شہر کے ٹھنڈی سڑک پر ون بونٹ بلڈنگ کے سامنے مانہ ڈھورو پولیس کی چوکی کے قریب دو ڈاکو جو ریوالور سے مسلح تھے رکشا ڈرائیور کی چھاتی میں گولی لگا کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے - ابھی تک ان کے گرفتار ہونے کی خبر شائع نہیں ہوئی اور دن دھاڑے ایسی واردات سے لوگوں میں ہیجان پایا جاتا ہے - یہ خبر روز نامہ عبرت مورخہ ۳ - ۸ - ۱۹٦۷ء کو شائع ہوئی ہے -

وزیر داخلہ (قاضی فضل اللہ عبید اللہ) - جناب سپیکر - اس تحریک التوا کے متعلق بھی میں یہ گزارش کروں گا کہ اس معاملہ میں بھی ابتدائی رپورٹ داخل کی گئی ہے لیکن ملزمان کا نام وہاں بھی نہیں ہے - ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کن لوگوں نے قتل کیا ہے یا کروایا ہے - تفتیش جاری ہے - آپ خود ہی اندازہ فرمائیں کہ حیدرآباد شہر کی آبادی ۷ لاکھ ہے - ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں بلکہ ہر جگہ ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں - معلوم نہیں میرے دوست کے دل میں ہیجان کیوں پیدا ہو گیا ہے - میں اس تحریک التوا کی مخالفت کرتا ہوں -

حاجی سردار عطا محمد - جناب والا - اس واقعہ سے ہیجان کیوں پیدا نہ ہو - وزیر داخلہ ہی بتائیں کہ جب کہ کمشنر صاحب کا دفتر سامنے ہے - ڈپٹی کمشنر کا دفتر سامنے ہے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کا دفتر سامنے ہے - پولیس کا دفتر سامنے ہے - دن دھاڑے یہ واردات ہوئی ہے پھر اس سے ہیجان کیوں نہ پیدا

ہو۔ پہلے نجم پٹرول پمپ پر واقعہ ہوا اس کے متعلق بھی کوئی معلومات نہیں ہیں کہ اس کیس کا کیا ہوا ۔ وزیر داخلہ کے الفاظ سے یہ معنی نکلتے ہیں کہ اس سے پولیس کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے ۔ وزیر داخلہ کو ایسے الفاظ کہنے سے گریز کرنا چاہئے ۔ جس رپورٹ میں کوئی نام نہ ہو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس کا پتہ نہ کیا جائے ۔ نا معلوم پولیس نے قتل کروایا ہے ۔ خود پولیس والے بھی ایسا کام کرتے ہیں یا کرواتے ہیں ۔ میں نے وزیر داخلہ کو وضاحت کرنے اور انہیں سمجھانے اور آگاہ کرنے کے لئے یہ معاملہ ہاؤس میں پیش کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چونکہ معاملہ زیر بحث کے متعلق مقدمہ درج رجسٹر ہو چکا ہے اور تفتیش جاری ہے اس لئے اس تحریک التوا کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے ۔

BREACH IN THE PAT FEADER CANAL IN DISTT. JACOBABAD

مسٹر سپیکر ۔ حاجی سردار عطا محمد ۔ تحریک التوا نمبر ٦٨ ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک واضح اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ پٹ فیڈر ضلع جیکب آباد کو بیس اگست ١٩٦٧ء آر ۔ ڈی نمبر ١٦٠ ، ١٦٢ کے درمیان وہاں کے باغیوں نے شگاف ڈالا جس کی وجہ سے لاکھوں ایکڑ زمین جو زیر کاشت تھی تباہ ہو گئی ۔ سولہ ستمبر کو شگاف بند کرلے کے بعد بھی نیچے والی نہروں میں اب تک پانی فصلات تک نہیں پہنچایا گیا اور یہ میں نے سب کچھ الیس ستمبر کو موقع پر جا کر خود دیکھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسی مسئلے کے متعلق خواجہ محمد صفدر اور ملک محمد اختر کی تحاریک التوا بھی ہیں یعنی اس مسئلے پر تین تحاریک ہیں ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے

اس معزز ایوان کے سامنے اس واقعہ کی کچھ تفصیل بیان کرنا چاہتا ہوں ۔ اکیس اور بائیس اگست کی درمیانی رات کو ایک قبیلے کے چند لوگوں نے دوسرے قبیلے کے لوگوں کو پانی سے محروم کرنے کے لئے پٹ فیڈر میں زبردستی ایک شگاف ڈالا اور وہاں پر حالات کچھ اس قسم کے ہو گئے اس شگاف کو پر کرنے کی کوئی صورت نہ ہو سکی کیونکہ کوئی مزدور وہاں جانے کے لئے تیار نہیں تھا ۔ بہر حال محکمہ انہار اور اے ۔ ڈی ۔ سی کی باہمی کوششوں سے اس شگاف کو سولہ ستمبر ۱۹۶۷ء کو بند کر دیا گیا ۔ جب محترم حاجی صاحب وہاں تشریف لے گئے یعنی انیس ستمبر کو، تو یہ درست ہے کہ وہاں پانی نہیں پہنچا تھا کیونکہ پانی چھ سات میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جاتا ہے اور جہاں حاجی صاحب تشریف لے گئے تھے، وہاں تک خاصا فاصلہ ہے ۔ حاجی صاحب نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اس شگاف کی وجہ سے لاکھوں ایکڑ زمین تباہ و برباد ہو گئی ہے لیکن میری اطلاع کے مطابق نقصان نا قابل لحاظ ہے ۔ ایک دوسری تحریک التوا میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یکم اکتوبر کو یہ نہر بند ہو جائے گی ۔ تو میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ نہر غیر مستقل ہے اور دراصل اسے تیس ستمبر کو بند ہو جانا چاہئے تھا لیکن چونکہ مذکورہ شگاف کی وجہ سے فصلات پر برا اثر پڑنے کا احتمال تھا ۔ لہذا حکومت نے یہ حکم دے دیا کہ یہ نہر اب پندرہ اکتوبر تک جاری رہے گی ۔ بعض جگہوں میں نہر بند کرنے کی تاریخ پندرہ اکتوبر ہے ۔ اور ہر علاقے کے رواج کے مطابق تواریخ مقرر ہیں ۔ لہذا میری معروضات تین بنیادوں پر مشتمل ہیں ۔ ایک تو یہ کہ یہ شگاف محکمہ انہار کی غفلت کی وجہ سے نہیں پڑا ۔ دوسرا یہ کہ ایک فریق نے دوسرے فریق کو پانی سے محروم کرنے کے لئے نہر میں شگاف ڈالا جس میں محکمہ انہار یا حکومت کی کوئی کوتاہی یا تساہل وابستہ نہیں ہے ۔ بلکہ اس علاقے میں جھگڑے کی وجہ سے حالات کچھ اس قسم کے ہو گئے تھے کہ مزدور وہاں پر نہیں جانا چاہتے تھے ۔ بہر حال ہم نے اس شگاف کو اپنی اولین فرصت میں بند کر دیا ہے ۔ اس شگاف کی وجہ سے نقصان اس لئے نہیں ہوا کہ نہر کو ہیڈ

سے بند کر دیا گیا تھا ۔ اور میری تیسری اور آخری گزارش یہ ہے کہ یہ نہر یکم اکتوبر سے بند نہیں کی جا رہی بلکہ جیسا کہ میں نے عرض کر دیا ہے ، اسے پندرہ اکتوبر کو بند کیا جائے گا تاکہ جن فصلوں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے ، وہ پک سکیں ۔ علاوہ ازیں جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کر دیا ہے کہ چونکہ یہ نہر غیر مستقل ہے اس لحاظ سے بھی یہ تحریک التوا قابل پذیرائی نہیں ہے ۔ لہذا میں محترم حاجی صاحب ، واجب الاحترام خواجہ صاحب اور اپنے دوست ملک اختر صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اپنی اپنی تحریک التوا کو واپس لینے کے متعلق غور فرمائیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ گزارش یہ ہے کہ میں ملک صاحب کے احترام کی خاطر اپنی تحریک التوا کو واپس لینے میں تامل نہیں کروں گا ۔ لیکن چند گزارشات ہیں جو کہ میں نے موقع پر جا کر خود دیکھی ہیں ، لہذا میں پوچھتا ہوں کہ جناب وزیر متعلقہ اور جناب وزیر داخلہ کو ان واقعات سے آگاہ کروں ۔ اور وہ یہ ہے کہ سولہ اگست کو جب شگاف پڑا تو اس سے ایک مہینہ پہلے ڈپٹی کمشنر جیکب آباد اور ایس ۔ پی ۔ جیکب آباد کو بتایا گیا تھا کہ وہاں پر حالات کچھ اس طرح سے بگڑ گئے ہیں کہ اس نہر پر ہمارا کوئی کنٹرول نہیں ہو سکتا اور اندیشہ ہے کہ خطرہ بڑھ جائے اور اس طرح یہ شگاف پڑ جائے ۔ لیکن ایس ۔ پی ۔ اور ڈپٹی کمشنر نے اس کی کوئی پروا نہیں کی ۔ جس کی وجہ سے لاکھوں ایکڑ اراضی کو نقصان پہنچا ہے ۔ مجھے افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے ۔ کہ جناب وزیر زراعت کی یہ کوشش ہے اور وہ بار بار اس کا اعلان بھی کرتے رہتے ہیں کہ غلہ زیادہ سے زیادہ اگایا جائے لیکن وزیر موصوف چونکہ موقع پر خود تشریف نہیں لے گئے اور اگر وہ خود وہاں پر تشریف لے جائیں تو وہ بچشم خود ملاحظہ فرمائیں گے کہ واقعی لاکھوں ایکڑ زمین خراب ہو چکی ہے اور جوار اور تل کی فصلات تباہ ہو گئی ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ وہاں پر کسی قسم کی کوئی فصل خراب

نہیں ہوئی ۔ آپ اس رپورٹ پر اکتفا نہ کریں جو کہ محکمہ کی طرف سے آپ کو ارسال کی گئی ہے ۔ آپ خود جا کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ لاکھوں من غلہ تباہ ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ان بیچارے زمینداروں نے اپنی کاشت کی ہوئی فصلات پر مالیہ اور دوسرے ٹیکس بھی ادا کرنے ہوں گے جو کہ ان پر مزید بوجھ کا باعث ہوگا ۔ اس کے علاوہ ایک مہینے تک وہاں پانی نہیں پہنچا جس کی وجہ سے بہت سے لوگ اس علاقے سے دوسرے علاقوں میں منتقل ہو گئے ہیں ۔ اس لئے اب آپ یہ کوشش بھی کریں کہ وہ لوگ واپس اپنے گھروں کو جائیں اور اپنی زمینوں کو آباد کریں ۔ اسی طرح جھٹ پٹ سٹیشن پر حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں ہے اس لئے میں حکومت پر یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ان لاکھوں ایکڑ اراضی کی آبادی کے علاوہ اس مذکورہ سٹیشن پر بھی کنٹرول کرنے کے متعلق اقدامات کریں ورنہ یہ حالات ایسے ہی رہیں گے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سے یہ استدعا کروں گا کہ آپ اس تحریک التوا پر بحث کرنے کی اجازت دیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ ہمارے صوبے کے ایک حصہ میں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ جن کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ محکمہ انہار بے بس ہے ۔ (یہ درست ہے کہ اس محکمہ کے پاس کوئی پولیس نہیں ہے ۔) اس ضلع میں تمام تر نظم و نسق معطل ہو چکا ہے اور اس بات کو خود جناب قائد ایوان نے بھی تسلیم کیا ہے کہ نظم و نسق کی اس خرابی کی وجہ سے (جو کہ اس حکومت کی نااہلی پر دلالت کرتی ہے) وہ نہر ایک مہینے تک بند رکھنی پڑی ہے اور اس کی مرمت بھی نہ ہو سکی ۔ جناب والا ۔ یہاں تک ہی نہیں ہے بلکہ ان حالات کی وجہ سے وہاں پر خاصا نقصان بھی ہوا ہے ۔ محترم قائد ایوان نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ اس نہر کو ہیڈ سے بند کر دیا گیا تھا اس لئے کوئی نقصان نہیں ہوا ۔ میں ان کی اطلاع میں مزید کوئی اضافہ تو نہ کر سکوں گا اور یقیناً ان کو علم بھی ہوگا کہ ایک قبیلہ نے محکمے سے یہ

مطالبہ کیا ہے کہ ہم اس وقت تک نہر کو مرمت کرنے کی اجازت نہیں دیں گے جب تک کہ ہمارے نقصان کا معاوضہ ہمیں نہ دیا جائے ۔ وہاں پر نہ صرف یہ کہ فصلیں بہہ گئی ہیں بلکہ چند ایک گاؤں بھی اس نہر کے پانی سے بہہ گئے ہیں اور ان لوگوں کو واقعی نقصان پہنچا ہے ۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ان کو ان کے نقصان کا معاوضہ دیا جائے ۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ اس حکومت کو یہ غور کرنا چاہئے کہ آیا وہ اس صوبے میں نظم و نسق کو برقرار رکھنے کی اہل ہے یا نہیں ۔ اگر یہ اہل ہیں تو ٹھیک ہے اور وہ اپنے عہدوں سے چمٹے رہیں لیکن کچھ شرافت اور دیانت بھی ہوتی ہے ان کے ضمیر کی آواز آپ کو اپنا کام صحیح طور پر انجام دینے پر مجبور نہیں کر سکتی تو پھر آپ کیوں اپنے عہدوں سے چمٹے ہوتے ہیں ۔

Minister of Home : For his information I may submit that as soon as I came to know of the situation I ordered the transfer of 150 rangers from the border of Mirpurkhas to be posted in this area for restoring law and order.

Khawaja Muhammad Safdar : After three weeks.

Minister of Home : No, immediately.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, my adjournment motion relates to the appeal of the culivators of the Jacobabad district to the Governor of West Pakistan that the canal may not be closed till the 30th November, 1967. Sir, in the Daily Kohistan it has been alleged that unless and until a fresh order is passed two and a half lakh acres of agricultural land would be devoid of its produce and there will be a loss of seven and a half crores of rupees and fifty thousand maunds of the Jowar crop would be affected.

Sir, I don't want to take a long time. I have got a map of the Pat Feeder Canal with me to show that this canal is discharging four thousand cusecs and one cusec is feeding three hundred acres. That means that in all, it is feeding about twelve lakh acres of land. Sir, this is one of the canals of Guddu Barrage which feeds many canals and those canals are irrigating a huge tract of land and the arbitrary decision of the Irrigation Department or the Government to close the canal before the scheduled period would damage the crop and harm the population of that area. Sir, we had formerly laws to give protection in case of natural calamities and devastation but now they are closing the canals before the scheduled time.

Mr. Speaker : As the Leader of the House has explained the Canal

is going to be closed on the 15th of October and not the first of October as stated in your motion.

Malik Muhammad Akhtar : My motion says, "the decision of Irrigation Department to stop water supply to Pat Feeder Canal in Jacobabad District ..." I will give you the date which is in the paper.

"ضلع جیکب آباد کے کاشت کاروں نے گورنر صاحب
سے اپیل کی ہے کہ ۳۰ نومبر ۱۹۶۷ء تک
Pat Feeder Canal کو بند نہ کیا جائے۔"

Mr. Speaker : The Member need not read the news item. He may please come to the motion which says :

> "It has been published in Daily Kohistan dated 27th September, 1967, the Irrigation Department has decided to close Pat Feeder Canal in Jacobabad District from Ist October, 1967."

They have not decided to close it from the Ist of October.

Malik Muhammad Akhtar : They subsequently changed their decision.

Mr. Speaker : The motion is not factually correct. It is ruled out of order. Haji Sardar Atta Muhammad's motion is not pressed. What about Khawaja Sahib's motion. Is be pressing it ?

Khawaja Muhammed Safdar : Yes Sir.

Mr. Speaker : Your motion says, "the failure of the Government to keep the Pat Feeder Canal in good repair." As revealed by the Leader of the House the canal was in good condition. But there is a definite case of the cut.

Khawaja Muhammad Safdar : Keep in good repairs.

کٹ تو ہو گیا اور یہ بحث نہیں کہ کس نے کیا یا کیسے ہوا اس
وقت تو جو معاملہ زیر بحث ہے وہ یہ ہے کہ ایک ماہ سے اس کو مرمت
نہیں کر سکے۔

"the failure of the Government to keep the Pat Feeder Canal in good repairs.

Mr. Speaker : Then is should have been, "they have not repaired the Pat Feeder" and not kept the Pat Feeder in good repairs.

خواجہ محمد صفدر ۔ میری انگریزی خراب ہو تو اور بات ہے ۔

Mr. Speaker : It is better than mine.

وزیر زراعت و خوراک ۔ آپ کی انگریزی تو خراب نہیں البتہ اب آپ کا ارادہ بدل رہا ہے ۔

Mr. Speaker : The motion as worded does not disclose that the Government has been negligent in repairing the Pat Feeder Canal and therefore the motion as worded is not in order. It is ruled out of order. We'll now take up leave applications.

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر صاحب ۔ میری گزارش یہ ہے کہ میری ایک تحریک تحصیل ٹھٹہ ضلع ٹھٹہ یونین کونسل جھرک میں ریہہ جونا نمبر ۲ کور ریہہ لکھی ، ریہہ نئیں بارک اور ریہہ راجو نظامانی کے متعلق ہے اسے آج پیش کرنے کی اجازت دی جائے کیونکہ آج نیلام ہو رہا ہے اور اگر آج اسے زیر بحث نہ لایا گیا تو اس کی اہمیت ختم ہو جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنی تحریک التوا پیش کریں ۔

AUCTION OF NA-QABULI LAND IN UNION COUNCIL JHARAK, TEHSIL & DISTT. THATTA

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک واضح اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی کو ملتوی کیا جائے مسئلہ یہ کہ تحصیل ٹھٹہ ضلع ٹھٹہ یونین کونسل جھرک کے ریہہ جونا نمبر ۲ کور لکھی اور نئیں بارک راجو نظامانی میں نا قبولی اراضی کے نیلام کرنے کے لئے جو ۲ - ۱۰ - ۱۹۶۷ء تاریخ مقرر کی گئی ہے اور وہاں کے مقامی آبادکاروں کو جو پچاس برس سے آباد ہیں ان کو نہیں دی جاتی ۔ اس لئے بڑی مایوسی اور ہراس پیدا ہوا ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں کیونکہ مجھے اس کا آج ہی پتہ چلا ہے حالانکہ نیلام کی تاریخ بہت پہلے مقرر کی جا چکی ہے نیز سیشن بھی کافی عرصہ سے ہو رہا ہے اس لئے یہ قابل پذیرائی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو کارروائی کی جاتی ہے وہ قانون کے تحت کی جاتی ہے جیسا کہ فاضل قائد ایوان نے فرمایا ہے کہ نیلام کی تاریخ بہت پہلے مقرر کی گئی تھی اس لئے یہ معاملہ فوری اور زیادہ اہمیت کا حامل نہیں اور ایسا نہیں کہ اسے فی‌الفور زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی کو ملتوی کیا جائے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ چونکہ یہ غریب آدمیوں کا معاملہ ہے اس لئے زیر بحث نہیں آ سکتا اگر بڑے آدمیوں کا معاملہ ہوتا تو ضرور لے لیا جاتا ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ یہ تو نیلام کا معاملہ ہے چھوٹے یا بڑے آدمیوں کا تعلق نہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ یہ خبر سید بشیر احمد شاہ ایم ۔ پی ۔ اے نے بڑے تعجب سے سنائی ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ زمین بڑے لوگوں کو دی جا رہی ہے اور جو لوگ ۵۰ برس سے آباد ہیں ان کو نہیں دی جا رہی ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ ان لوگوں کے حقوق کی حفاظت کریں اور یہ زمین نیلام نہ کریں ورنہ لوگوں میں بہت زیادہ مایوسی پیدا ہو گی ۔

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یہ شکایت پہنچی ہے کہ وہاں لوگوں کی حالت اچھی نہیں ہے اور ان کو سیلابوں اور ژالہ باری سے نقصان پہنچا ہے تو میں نے حکم جاری کر دیا ہے کہ اس کو ملتوی کر دیا جائے تاکہ ہم اس کو discuss کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب کیا اس کے بعد آپ اس کو press کرتے ہیں ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ ایسی حالت میں میں اس کو press نہیں کرتا ہوں ۔ خدا کرے کہ ریونیو منسٹر صاحب اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں ۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

LEAVE OF ABSENCE OF M.P.As.

Mr. Speaker : We will now take up the leave applications of Members.

MIR WALI MUHAMMAD KHAN TALPUR

Secretary : The following telegram has been received from Mir Wali Muhammad Khan Talpur, M.P.A:—

> "Request leave from 29th June 1967 till to 6th July, 1967, due unavoidable circumtances."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA MUHAMMAD SHAH NASIR KHAN

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Muhammad Shah Nasir Khan, M.P.A:—

> " I was under treatment for Sciatic pain and could not attend the Session from 29th June to 6th July, 1967. I, therefore, request for leave for the said days."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

RANA CHANDER SINGH

Secretary : The following application has been received from Rana Chander Singh, M.P.A:—

> "I was absent on 5th July 1967 and could not attend the Assembly Session."
>
> Therefore, I request the leave be granted to me for the same."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. ABDUL KHALIQ ALLAHWALA

Secretary : The following application has been received from Mr. Abdul Khaliq Allahwala, M.P.A:—

> "I beg to apply for leave of absence from the meetings of the Assembly from 3rd July 1967 to 6th July, 1967, both days inclusive, due to indisposition."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MAHR MUHAMMAD IQBAL KHAN HIRAJ SIAL

Secretary : The following application has been received from Mahr Mohd. Iqbal Khan Hiraj Sial, M.P.A:—

> گذارش ہے ۔ کہ بندہ بوجہ بخار سٹینڈنگ کمیٹی
> لوکل گورنمنٹ کی میٹنگ منعقدہ ۳۱-۸-۶۵ میں
> شرکت نہیں کر سکا ۔ براہ مہربانی مجھے
> رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for by Mehr Muhammad Iqbal Khan Hiraj be granted.

Mr. Hamza : No Sir.

جناب والا - ۱۹۶۵ء کی کمیٹی کے لئے کیا ہم اب اجازت دے سکتے ہیں -

Mr. Speaker : Why not ; this is upto you to accept it or reject it.

مسٹر حمزہ - بہت جلد انہوں نے درخواست دی ہے -

Malik Muhammad Akhtar : It is upto you Sir.

Mr. Speaker : This is exclusively your right ; not mine.

The question is :

That the leave asked for by Mehr Muhammad Iqbal Khan Hiraj be granted.

Mr. Hamza ; do you claim division ?

Mr. Hamza : No Sir.

Mr. Speaker : The leave is granted.

MALIK MIRAJ KHALID

Secretary : The following application has been received from Malik Miraj Khalid, M.P.A:—

جناب عالی - میں کمیٹی برائے امور پارلیمانی کے اجلاس منعقدہ بتاریخ ۲۱-۷-۶۷ کو حاضر نہ ہو سکا - براہ مہربانی میری درخواست ایوان برائے منظوری رخصت یوم مذکورہ پیش کرکے شکر گذار فرمائیں -

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR MANZOOR AHMED KHAN QAISRANI

Secretary : The following application has been received from Sardar Manzoor Ahmed Khan Qaisrani, M.P.A:—

التماس ہے ۔ کہ میں نے ۲۱ جولائی ۱۹۶۷ء
کو Law and Parliamentary Affairs کی
سٹینڈنگ کمیٹی میں آنا تھا ۔ چونکہ میں اس
تاریخ سے قبل سوات جا چکا تھا ۔ مجھے ڈاک
تاریخ میٹنگ کے بعد موصول ہوئی ۔ میں حاضری
سے قاصر رہا ۔ اس لئے مجھے تاریخ بالا کی
رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR MANZOOR AHMED KHAN QAISRANI

Secretary : The following application has been received from Sardar Manzur Ahmed Khan Qaisrani, M.P.A:—

التماس ہے۔ کہ میں نے ۱۸ جولائی ۱۹۶۷ء کو
Standing Committee on Home Affairs
میں حاضر ہونا تھا ۔ چونکہ تاریخ مذکورہ سے
قبل میں سوات چلا گیا ۔ اور ڈاک دیر سے ملی
اس لئے تاریخ میٹنگ پر بوجہ لا علمی نہ آسکا
اسمبلی سے درخواست ہے کہ میری رخصت تاریخ
بالا کی منظور کی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. ABDUL KHALIQ ALLAHWALA

Secretary : The following application has been received from Mr. Abdul Khaliq Allahwala, M.P.A:—

> "I beg to apply for the grant of leave of absence for attending the meeting of the Standing Committee on Local Government to be held on the 17th August, 1967, due to indisposition."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

PIR MUHAMMAD ZAMAN CHISHTI

Secretary : The following application has been received from Pir Muhammad Zaman Chishti, M.P.A:—

> سٹینڈنگ کمیٹی آف ریونیو منعقدہ مورخہ ۲۱-۸-۶۷
> ۲۲-۸-۶۷ میں بوجہ بیماری حاضر نہیں ہو سکتا
> مہربانی فرما کر میری رخصت منظور فرمائی
> جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MAKHDUMZADA SYED REHMAT HUSSAIN SHAH GILANI

Secretary : The following letter has been received from Makhdumzada Syed Muhammad Rehmat Hussain Shah Gilani, M.P.A:—

> "I could not attend the meeting of the Revenue Committee fixed for 21st and 22nd of August, 1967, as I was at Murree since the 1st of August. Leave may kindly be granted."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SYED SHER ALI SHAH

Secretary : The following telegram has been received from Syed Sher Ali Shah, M P A:—

> "Indisposed unable attend special meeting of Rules Committee from 31st August to 2nd September, 1967 kindly grant leave."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MALIK MUHAMMAD ASLAM KHAN

Secretary : The following letter has been received from Malik Muhammad Aslam Khan, M.P.A:—

> "I have been selected as a delegate to U. N. for 22nd Session of the General Assembly. Therefore, I would not be able to attend the Assembly Session and any meeting of any Committee till the end of January, 1968. I may be granted leave for 25th September, 1967 till the end of the Session."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MAHR MUHAMMAD IQBAL KHAN HIRAJ SIAL

Secretary : The following application has been received from Mahr Muhammad Iqbal Khan Hiraj Sial, M.P.A:—

> گذارش ہے - میں لوکل گورنمنٹ کمیٹی کی
> میٹنگ منعقدہ ۱۷-۸-۶۷ میں بوجہ کسی خاص
> کام کے حاضر نہیں ہو سکا - برائے مہربانی رخصت
> عطا فرمائی جاوے - مہربانی ہو گی -

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR MUHAMMAD ISHAQ KHAN

Secretary : The following telegram has been received from Sardar Muhammad Ishaq Khan, M.P.A:—

> "Due to Governors visit my presence essential here (.) kindly excuse my absence from 25th September to 1st October.

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN SAIFULLAH KHAN

Secretary : The following application has been received from Mian Saifullah Khan, M.P.A: —

> "Due to personal reasons I could not attend the meetings of the Assembly held from 28-11-66 to 6-12-66, from 15-12-66 to 19-12-66 and from 26-6-67 to 6-7-67.
>
> I shall be grateful if the absence mentioned above is condoned by the Assembly."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

BEGUM MUMTAZ SAFDAR

Secretary : The following telegram has been received from Begum Mumtaz Safdar, M.P.A:—

> "Request leave 25th and 26th September."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR AHMED SULTAN KHAN CHANDIO

Secretary : The following telegram has been received from Sardar Ahmed Sultan Khan Chandio, M. P.A:—

> "Due to unavoidable circumstances unable to attend session from 25th September to 4th October 1967 request grant leave."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

BABU MUHAMMAD RAFIQ

The following telegram has been received from Babu Muhammad Rafiq, M.P.A:—

> "Admitted in Hospital due to Jeep Accident request leave upto 10th October, 1967."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MAHMOOD AZAM FAROOQI

Secretary : The following application has been received from Mr. Mahmood Azam Farooqi, M.P.A:—

> "I request to say that I have to return to Karachi this evening to attend to some important personal business. I shall be grateful, therefore, if you will kindly place before the Assembly my application for leave for a period of 15 days from 27-9-67 to 11-10-67 (inclusive)."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MAKHDUM SULAN AHMED

Secretary ; The following application has been received from Makhdoom Sultan Ahmed, M.P.A:—

جناب عالی - گذارش ہے - کہ میں ۱۶-۹-۶۷
کی سٹنیڈنگ کمیٹی انفرمیشن میں بوجہ بیماری
شامل نہیں ہو سکا - تاریخ مذکورہ کی رخصت
منظور فرمائی جاوے -

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. FIDA HUSSAIN HAKRO

Secretary : The following telegram has been received from Mr. Fida Hussain Hakro, M.P.A:—

"Unable attend Assembly Session kindly grant leave 25th to 30th September, 1967."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

HAJI GUL HASSAN MANGI

Secretary : The following telegram has been received from Haji Gul Hassan Mangi, M.P.A:—

"Suffering from Urine trouble and high blood pressure under treatment kindly grant ten days leave from 25th September 1967."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA SADIQ HUSSAIN QURESHI

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Sadiq Hussain Qureshi, M.P.A:—

> "Due to an urgent business at my native place I could not attend the Assembly Session from 8th December, 1966, to the end of the Session. Leave may kindly be granted to me."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA SADIQ HUSSAIN QURESHI

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Sadiq Hussain Qureshi, M.P.A:—

> "I was not well on 22nd, 23rd, 28th and 29th Nov. 1966, so, I could not attend the meetings of the Assembly Session on the above-mentioned dates. Leave may kindly be granted to me."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA SADIQ HUSSAIN QURESHI

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Sadiq Hussain Qureshi, M.P.A:—

> "I could not attend the Assembly Session from 4th July, 1967 to 6th July, 1967, due to an urgent domestic affairs at my native place. Leave may kindly be granted to me."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD HASHIM LASSI

Secretary : The following application has been received from Mr. Muhammad Hashim Lassi, M.P.A:—

جناب عالی ۔ گذارش ہے ۔ کہ میں ضروری کام
کی وجہ سے مورخہ ۲۵-۹-۶۷ سے ۵-۱۰-۶۷ تک
اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکوں
گا ۔ استدعا ہے کہ میری چھٹی منظور فرماکر
مشکور فرمائیں ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA SADIQ HUSSAIN QURESHI

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Sadiq Hussain Qureshi, M.P.A:—

"I have to go to Multan to attend meetings of the Sub-Committee, and District Council Multan. I would be grateful if leave for 3 days from 27th to 29th September, 1967, is sanctioned in my favour."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA SADIQ HUSSAIN QURESHI

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Sadiq Hussain Qureshi, M P.A:—

"Due to bad health I could not attend the Assembly Meetings on 7th, 12th and 13th June, 1967. Leave may kindly be granted to me."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MALIK QADIR BAKHSH

Secretary : The following application has been received from Malik Qadir Bakhsh, M.P.A:—

> "Owing to important and urgent engagements at Muzaffargarh I could not attend the meeting of Committee on "Rules of Procedure" held on 17th September, 1967. Leave may kindly be granted."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SYED SHER ALI SHAH

Secretary : The following application has been received from Syed Sher Ali Shah, M.P.A:—

> "After a prolonged illness, I have been advised by my doctors to take complete rest. I shall, therefore, not be able to attend the Session of the Provincial Assembly from 25th September to 29th September, 1967. You would kindly move the Assembly to grant me leave from 25th September, 1967 to 29th September, 1967."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN SAIFOOR KHAN

Secretary : The following application has been received from Khan Saifoor Khan, M.P.A:—

> مجھ کو ایک ضروری کام سے گھر جانا ہے -
> جسکی وجہ سے میں ۶۷-۱۰-۲ تا ۶۷-۱۰-۶ تک
> اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا - مہربانی
> فرما کر رخصت منظور فرمائی جاوے -

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA GHULAM QASIM KHAN KHAKWANI

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani, M.P.A:—

> "I could not attend the Assembly Session on 28th September, 1967, due to an emergent meeting at Multan. Kindly excuse my absence on the said date."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

بیگم ڈاکٹر اشرف عباسی ۔ جناب والا ۔ میرا نام نہیں لیا گیا ۔ حالانکہ میں نے بھی ٹیلیگرام بھیجا تھا کہ میں نہیں آ سکتی ہوں ۔ اس کا کیا ہوا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے صرف یہ intimate کیا تھا کہ میں نہیں آ سکتی ہوں ۔ مگر آپ نے اسمبلی کو درخواست کوئی نہیں بھیجی تھی آپ اسمبلی سیکریٹریٹ سے دریافت کرا لیجئے ۔ اگر یہی صورت ہے تو آپ ایک نئی درخواست دے دیجئے گا ۔

BILLS

THE WEST PAKISTAN LAND REVENUE BILL, 1965.

CLAUSE 48 (*contd.*)

Mr. Speaker : The House will now resume consideration clause by clause, of the West Pakistan Land Revenue Bill, 1965. Clause 48 was under consideration and Mr. Hamza was speaking on his own amendment to this clause when the House rose for the day on Friday last. Yes, Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ انتقالات آراضی مالکانہ حقوق ۔ یا حقوق ملکیت ۔ مثل حقیت کے تیار کرنے میں موجودہ مسودہ قانون کی دفعہ ۴۲ بہت ہی اہمیت کی حامل ہے ۔

اور مغربی پاکستان کے کاشتکار آراضیات کے مالکان کو پچھلے تقریباً ۸۰ سال میں متواتر یہ شکایت رہی ہے کہ مالیہ کے قانون کے تحت انتقالات کے اندراج کے بارے میں محکمہ مال کے افسروں کو یا ماتحت عملے کو جو اختیارات حاصل رہے ہیں یا ذمہ داریاں ان کے اوپر عائد رہی ہیں ان پر وہ پورے طور سے عمل پیرا نہیں ہیں ۔ یا وہ ذمہ داریوں کو پورے طور سے نباہ نہیں رہے ہیں بلکہ پچھلے چند سالوں سے اس قسم کی شکایات عام طور پر سننے میں آ رہی ہیں کہ انتقالات کرتے وقت جعل سازی سے کام لیا گیا ہے اور بعض سادہ لوح کاشتکاروں کو ان کی ملکیت سے محروم کر دیا گیا ہے ۔ جس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ رجسٹریشن آفیسر یا Revenue Officer اور پٹواری کسی پارٹی کے ساتھ مل کر سازش میں شریک ہو گئے اور سادہ لوح کاشتکار یا ایک سے زیادہ سادہ لوح کاشتکار ان کی اس زیادتی کا شکار ہو گئے ۔ اسی لئے دفعہ ۴۲ کو اسمبلی کے دونوں جانب سے بہت ہی اہمیت دی گئی اور یہ جو انتقال اندراج کرانے کا طریق کار ہے میرے نزدیک ان تمام شبہات کو رفع کرنے کی بہت زیادہ کوشش کی گئی ہے لیکن وہ اس قدر لمبا اور طویل طریق کار ہے کہ مجھے اس امر کا خدشہ ہے کہ ہماری حکومت کے عمال اور اہلکاران پر دفعہ ۴۲ کے ماتحت جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کو وہ پورے طور پر نباہ نہیں سکیں گے ۔ جناب سپیکر ۔ میرے نزدیک کوئی قانون بنانا کافی نہیں بلکہ اس سے پہلے کے جو قوانین موجود ہیں ان سے بڑی شکایت عام افراد یا عام آبادی کو یہی ہے کہ قوانین کے تحت جو حقوق ان کو حاصل ہیں اور جو ذمہ داریاں اہلکاران پر عائد ہوتی ہیں ان پر ذرہ بھر بھی عمل نہیں کیا جاتا بلکہ میں کہوں گا کہ ان کو نظر انداز کیا جاتا ہے ۔ دفعہ ۴۲ میں پٹواری کو پابند کیا گیا ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔

Malik Muhammad Akhtar : Point of order ; there is no quorum in the House.

Mr. Speaker : Let there be a count ; (*count was taken*).

The House is not in quorum, let the bells be rung. (*bells were rung*). The House is now in quorum. Yes, Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ دفعہ ۴۲ میں جہاں وہ افراد یا وہ اشخاص جن کو کہ اراضی ورثہ میں آئی ہو یا انہوں نے زمین کو خریدا ہو یا زمین رہن لی ہو یا کسی شخص نے ہبہ کیا ہو یا کسی اور طریقہ سے کسی زمین میں اس کو حقوق حاصل ہوئے ہوں بلکہ یہاں تو وہ شخص جو زمین کو بطور مزارعہ کاشت کرتا ہو اور وہ مزارعہ محض ایک سال نہیں بلکہ ایک سال سے زیادہ عرصہ کے لئے ہو اس کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ تین ماہ کے اندر اندر حلقہ پٹواری کو اس کی اطلاع دے اور پٹواری کو بھی پابند کیا گیا ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order Sir. I may be excused Sir, but I have to point out that there is no Minister in the House and that shows their lack of interest in the proceedings of the Assembly.

Mr. Speaker : Yes, the proceedings stand interrupted ; at least there should be somebody in the House.

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : We are Sir, noting down all the points.

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary may be noting down the points but I require the presence of at least one Minister in the House.

(At this stage Mr. Ghulam Sarwar Khan, Minister for Revenue, entered the Chamber).

Mr. Speaker : Yes, Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ ۔ پٹواری کی ذمہ داری ہے یا اس کا فرض ہے کہ اس کو روزنامچہ میں درج کرے اور جو رپورٹ اس نے درج کی ہے اس کی ایک نقل بلا کسی معاوضے کے رپورٹ دہندہ کو دے اور اس کی ایک نقل یونین کونسل کے دفتر میں بھی ارسال کرے ۔ یہ لمبا طریقہ کار محض اس لئے تجویز کیا گیا ہے کہ دفعہ ۴۲ کے تحت اراضی کے انتقال کا کام صحیح طریقہ سے سرانجام پائے اور اس میں کوئی ہیرا پھیری نہ ہو سکے ۔ میرے نزدیک کسی ایسے شخص کو جس کو زمین میں کوئی ملکیت ملی ہو یا اس کو کوئی حقوق منتقل ہوئے ہوں اس کو بھی ذمہ دار ٹھہرایا جانا ضروری ہے اور دفعہ ۴۸ میں اس کے لئے سزا تجویز کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص جس

کو زمین میں یہ حقوق حاصل ہوئے ہوں جنکا دفعہ ۴۲ میں ذکر ہے اور وہ تین ماہ کے اندر اندر اس امر کی اطلاع پٹواری حلقہ کو نہ دے تو کلکٹر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ انتقال کی جو فیس ہے اس سے پانچ گنا تک اس پر جرمانہ عائد کر سکے اس ترمیم کا منشا یہ ہے کہ جب دفعہ ۴۸ کے ذریعے ہر اس شخص کو جس کو زمین کی ملکیت ملی ہو یا اس کے پاس رہن رکھی گئی ہو یا وہ اگر ایک مزارعہ ہی کیوں نہ ہو جب آپ اس کو پابند کرتے ہیں کہ وہ تین ماہ کے اندر اندر اطلاع دے تو آپ کا یہ بھی فرض ہے کہ آپ نے پٹواری کو جو اہم ذمہ داری سونپی ہے یہ دیکھا جائے کہ وہ کس طرح اس کو نبھاتا ہے ۔ اگر وہ عمل نہیں کرتا تو اس کو بھی ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہئے ۔ جب آپ کاشتکار پر جرمانہ عایہ کرتے ہیں تو محض اسی صورت میں جب وہ فرائض جو اس کے ذمہ لگائے گئے ہیں وہ ان کو پورا نہ کرے تو پٹواری پر بھی وہ جرمانہ عائد کیا جائے ۔ جناب سپیکر ۔ یہ بالکل سادہ ترمیم ہے اور اس کا پس منظر یہ ہے کہ مغربی پاکستان کے بیشتر کاشتکار جن کو زمین ورثہ میں آتی ہے ان میں سے ۸۵ فیصد لوگ بالکل ان پڑھ ہوتے ہیں اور ان کو اس قانون کے متعلق کوئی علم نہیں بلکہ ذمہ داریوں کا تو کیا علم ہونا ہے ان کو اپنے حقوق کا بھی علم نہیں ہے اور ان کو یہ علم نہیں ہے کہ ان کے حقوق کیا ہیں ۔ میں یہ کہوں گا کہ اگر وہ اطلاع دے اور پٹواری حلقہ اس کے کہنے کے مطابق روزنامچہ میں وہ اطلاع درج نہ کرے جس کا ثبوت اس کے پاس نہیں ہوگا اور عام طور پر لوگوں میں یعنی سادہ لوح کاشتکاروں میں یہ جرأت نہیں ہوتی کہ وہ پٹواری کے خلاف اس پٹواری کے خلاف جو حلقہ میں متعین کیا گیا ہو شکایت کسی افسر بالا کی خدمت میں ارسال کر سکیں یا عرض کر سکیں تو میرے نزدیک اس صورت میں بھی اس شخص کو یہ جرمانہ برداشت کرنا پڑے گا ۔ آپ کو علم ہے کہ تھوڑا عرصہ گزرا کہ ان پٹواریوں کی چیرہ دستیوں کی وجہ سے حکومت کی طرف سے یہ ہدایات جاری ہوئی تھیں کہ جمع بندی کی نقول یا اس کا ریکارڈ یونین کونسلوں کے دفتر میں رکھا جائے ۔ یہ

بالکل سیدھی سادی سی ہدایت تھی - لیکن میرے ذاتی علم میں ہے کہ بعض یونین کونسلوں میں تو ریکارڈ رکھ دیا گیا لیکن وہ upto-date نہ تھا - وہ قطعاً نا مکمل ہوتا ہے اور اس کی کوئی اہمیت نہیں - اس کا کوئی فائدہ نہیں - یونین کونسلوں کے ادارے وہ ادارے ہیں - جو ہمارے صدر کے ایجاد کردہ ہیں - انہیں ان سے بہت ہی زیادہ محبت ہے - جس کا اظہار وہ ہمیشہ کرتے رہتے ہیں - مگر ان کی اتنی محبت کے باوجود اور حکومت کی جاری شدہ ہدایات کے باوجود وہ پٹواری صاحبان کو یہ کام بطریق احسن تو کجا تھوڑا بہت کرنے پر بھی پابند نہ کر سکے - جب آپ کی حکومت کی کارگزاری اس قسم کی ہے تو میں یہ کیسے مان لوں کہ محض ایک قانون بنا لینے سے مغربی پاکستان کی انتظامیہ کا نقشہ بدل جائے گا اور اس میں اتنی بڑی تبدیلی آ جائے گی کہ تمام کی تمام بیماریاں از خود بھاگ جائیں گی - جناب سپیکر - وزیر مال جواباً یہ بھی فرما سکتے ہیں کہ اگر کوئی پٹواری حکومت کے ہدایات کے مطابق روزنامچہ اندراج نہیں کرتا یا اندراج کی نقل اطلاع دہندہ کو نہیں دیتا یا یونین کونسل کے دفتر کو ارسال نہیں کرتا تو حکومت نے یہ انتظام کیا ہے کہ اس کی اطلاع ریوینیو افسر کے پاس بھیجی جائے اور وہ ریوینیو افسر تمام کی تمام کارروائی کو مکمل کرے گا اور وہ اس کا پابند ہے - لیکن میں جناب وزیر مال کو آپ کی وساطت سے مطلع کرنے پر مجبور ہوں - وہ مجھے معاف فرمائیں گے کہ میں نے بیشتر اوقات دیکھا ہے کہ پٹواری نائب تحصیل دار یا تحصیل دار کے ماتحت نہیں ہوتا - بلکہ وہ پٹواریوں کے ماتحت ہوتے ہیں - اور مجھے یقین ہے کہ اس کی وجوہات کا جناب وزیر مال کو اچھی طرح سے علم ہوگا - اور وہ تمام وجوہات پہلے سے موجود ہیں - یہ قانون پاس کرنے سے کبھی رفع نہیں ہوں گی - جناب سپیکر - میں آپ کو ایک بہت ہی بڑے افسر کی مثال دیتا ہوں - چند ماہ گزرے مجھے لائل پور میں ان سے ملنے کا اتفاق ہوا - وہ بھی ہمارے عام افسران کی طرح لائل پور میں زمین حاصل کرنے کی بیماری میں مبتلا تھے - انہوں نے مجھے بتایا کہ بجائے اس کے کہ وہ ضلع لائل پور

کے کالونی افسر کے پاس جاتے اور ان سے تمام سرکاری اراضیات کی تفصیل حاصل کرتے ۔ انہوں نے یہ پسند کیا کہ مؤثر ترین ۔ مفید ترین اور کامیاب ترین طریقہ اختیار کریں ۔ انہوں نے کسی پٹواری کی خدمت میں حاضری دی ۔ اور اس کی خدمات سے استفادہ کیا ۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ پٹواری کی خدمات ان کے لئے اتنی مفید ثابت ہوئیں کہ جو کام شاید کئی مہینوں میں نہ ہو سکتا ایک دن میں سرانجام پایا ۔ تو یہ حالت ہے کہ معمولی انسان نہیں بلکہ بڑے بڑے افسر بھی حکام بالا کے پاس جانے کی بجائے پٹواری کے پاس جانا پسند کرتے ہیں ۔ جب یہ حالت ہو تو میں کیسے مان سکتا ہوں کہ یہ پٹواری یہاں دفعہ ۴۲ میں درج شدہ فرائض کو ایمانداری سے سرانجام دیں گے ۔ جب کہ وہ لوگ جن کا ان سے سابقہ پڑتا ہے ان میں سے بیشتر کاشتکار ایسے ہیں جن کے ورثہ میں دو کنال یا تین کنال زمین آتی ہے ۔ سیالکوٹ ۔ گوجرانولہ اور لاہور کے اضلاع میں بیشتر مالکان اراضی اس قسم کے ہیں جن کا یونٹ آف اولر شپ چند کنال سے زیادہ نہیں ہوتا ۔ ایک غربت ۔ دوسرے ان پڑھ ہونا ۔ تیسرے بہت تھوڑی زمین کا مالک ہونا یہ تینوں سنگین جرائم ان میں پائے جاتے ہیں ۔ اور اس ملک میں یہ تینوں خطرناک قسم کے جرائم ہیں جن کی سزا ہماری بیشتر آبادی بھگت رہی ہے ۔ ان حالات میں میں کیسے توقع رکھوں کہ پٹواری دفعہ ۴۲ پر پوری طرح عمل کرے گا ۔ چند ماہ پہلے مجھے اپنی تحصیل کے ایک غریب کاشتکار کے ساتھ اس کے کام کے سلسلہ ٹوبہ ٹیک سنگھ جانے کا اتفاق ہوا ۔ اس نے مرتہنی زمین کی قسط ادا کرنی تھی ۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اسے بیس تک گنتی نہیں آتی تھی ۔ اس کے پاس جو روپیہ تھا وہ اسے گن نہیں سکتا تھا ۔

جناب سپیکر ۔ دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ایک تو یہ کہ اہلکاروں کو اللہ تعالیٰ کا خوف ہو اور دوسرے یہ کہ ان میں اپنے عوام کی خدمت کا جذبہ ہو ۔ اگر یہ دو لوازمات موجود ہوں تو ہمارے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں ۔ یا پھر یہ ہو کہ جن لوگوں کا کام ہو ان میں اتنی سوجھ

بوجھ ہو اور ان میں اتنی جرأت ہو کہ اگر کوئی جائز طریق سے ان کے حقوق دینے کے لئے تیار نہ ہو تو وہ بھاگ دوڑ کر سکیں اور ان کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کر سکیں ۔ اس صورت میں دفعہ ۲۴ کا منشا پورا ہو سکتا ہے ۔ لیکن اس وقت یہ دونوں لوازمات مغربی پاکستان میں مفقود ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ ابھی میں نے یہ عرض کیا تھا کہ پٹواری نائب تحصیل دار کے ماتحت ہیں بلکہ اکثر بیشتر نائب تحصیل دار اس کا ماتحت ہوتا ہے ۔ پنجابی میں کہاوت ہے ۔ جناب وزیر مال کو پتہ ہوگا ۔ کہ جب منہ کھاتا ہے تو آنکھ شرماتی ہے ۔ اکثر تحصیل دار اور نائب تحصیل دار پٹواریوں کے ذریعہ رشوت قبول کرتے ہیں ۔ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے اور جناب وزیر مال کا تجربہ بھی یہی ہوگا آج آپ حکمران ہیں ۔ میری یہ دعا ہے کہ آپ کی زندگی بہت لمبی ہو اور آپ تمام عمر وزیر رہیں ۔ لیکن آپ کو علم ہے کہ ہمارے حکمران خصوصاً صدر ایوب ہر روز اکاڑ اچھاڑ کرتے رہتے ہیں ۔

Mr. Speaker : The Member is not relevant. He should be specific and should not make general allegations.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کل آپ برسر اقتدار نہ رہیں ۔ خدا کسی شریف آدمی کو پٹواری سے سابقہ نہ ڈالے ۔ ہمارے نوابزادہ صاحب کہا کرتے ہیں کہ آسمان پر خدا باری زمین پر پٹواری ۔ یہ کہنے پر کوئی مفتی کفر کا فتویٰ بھی لگا سکتا ہے ۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ پٹواری کے زخم خوردہ شخص کو کوئی ہسپتال یا معالج نہیں مل سکتا کہ اس کا علاج کر سکے ۔ جناب سپیکر ۔ جب صورت حال یہ ہے تو پھر جہاں ہم ایک مالک اراضی کو بلکہ مزارع کو بھی اس امر کا پابند کرتے ہیں کہ وہ پٹواری علاقہ کے پاس تین ماہ کے اندر اندر رپورٹ درج کرائے اور ایسا نہ کرنے کی صورت میں آپ اس کو سزا دیتے ہیں ۔ آپ کو علم ہے کہ جب کسی پر کوئی ٹیکس لگایا جاتا ہے تو پہلے یہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا اس

میں اتنی طاقت ہے کہ وہ اسے برداشت کر سکے اسی طرح آپ کو بھی یہ دیکھنا چاہئے کہ جس پر آپ جرمانہ لگا رہے ہیں اس کا قصور کتنا ہے اور کیا وہ اسے برداشت کر سکے گا یا نہیں ۔ لیکن میں نے تو یہ نہیں کہا ۔ آپ ان بیچارے کاشتکاروں کو چھوٹے چھوٹے مالکان اراضی کو جن کی بڑی اکثریت ہے ۔ آپ جانتے ہیں ۔ اور جناب بچہ صاحب بھی جانتے ہیں اور وہ بتایا بھی کرتے ہیں ۔ کیونکہ وہ عملی تجربہ بھی رکھتے ہیں کہ یہ غریب چھوٹے کاشتکار سوکھی روٹی کے ٹکڑے کو بھی ترستے رہتے ہیں مگر پھر بھی جناب بچہ صاحب ان کو مالیئے سے پانچ گنا جرمانہ کا سزاوار گردانتے ہیں ۔ حالانکہ وہ اصل مالیہ ادا کرنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتے ۔مگر بچہ صاحب پٹواری کو جن کی تنخواہ بقول ان کے سو روپیہ ماہوار ہوتی ہے جرمانہ کرنے سے ہچکچاتے ہیں پٹواریوں کو امیر ہوتے ہوئے بھی اور وسیع ذرائع و وسائل رکھتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ وہ جس طرح غریب کاشتکاروں کی جیبوں سے روپیہ نکالتے اور بٹورتے ہیں اور ان کی جائدادیں دن بدن بڑھ رہی اور پھیل رہی ہیں حکومت کو آج تک یہ ہمت نہیں ہوئی کہ یہ مجھ سے پوچھے کہ پٹواری مال کی نشان دہی کرو ۔ تو میں ان کو ضلع لائل پور میں ہی دو دو مربعے تین تین مربعے زمین پٹواریوں کی بتاتا اور دکھاتا جس کی قیمت دو تین لاکھ روپے کے برابر ہے مگر حکومت جو دیکھتی ہے کہ ایک غریب کاشتکار سوکھی روٹی لسی کے ساتھ کھاتا ہے اس پر تو جرمانہ کرنے کو تیار ہے مگر پٹواری پر جو کہ کئی گنا امیر دولت مند راشی ہے اور جو باہر جاتا ہے تو مرغ کھاتا ہے اس پر یہ حکومت جرمانہ کرنے سے ڈرتی ہے مجھے افسوس ہے کہ وزیر مال صاحب بھی جو ان حالات سے بخوبی واقف ہیں اور جو ان چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں اور بیچارے چھوٹے مالکان اراضی کے بڑے بہی خواہ ہیں اور ان پر جرمانہ کرنا چاہتے ہیں میں ان سے پوچھتا ہوں کہ انہیں پٹواریوں پر جرمانہ کرنے کے خلاف کیوں اعتراض ہے اور وہ کیوں اس سے احتراز کرتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اگر پٹواریوں کو دفعہ ۲۴ میں دی

گئی ہدایات کے مطابق جو فرائض و ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں وہ ان فرائض اور ذمہ داریوں کو پورے طور پر ادا کرنے سے قاصر رہیں اور اگر زیر دفعہ ۴۸ ان پر جرمانہ عائد کیا جائے جیسا کہ اگر میری ترمیم منظور ہو جائے تو ان کو جرمانے کا مستوجب گردانا جا سکتا ہے پھر بھی جناب والا ۔ اس ترمیم کے باوجود پٹواریوں پر قطعاً جرمانہ نہیں کیا جائے گا ۔ وزیر مال صاحب کا یہ خدشہ کہ پٹواری پر جرمانہ ہوگا قطعاً بے بنیاد ہے ان کا یہ اندازہ اور ان کا یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ مال کے افسران کے دورے پر پٹواری کو کئی ایک انتظام کرنے پڑتے ہیں ۔ کیا کچھ مہیا کرنا پڑتا ہے ۔ افسران مال خوب جانتے ہیں اس لئے انہی افسران مال سے پٹواری کو کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا ۔ کلکٹر کو اور افسر مال کو اگر یہ معلوم بھی ہو جائے کہ کسی پٹواری نے انتقالات اراضی کا اندراج وقت پر نہیں کیا یا کاشتکار کو رسید تک نہیں دی یا کوئی دیگر با ضابطہ کارروائی نہیں کی پھر بھی جناب والا ۔ وہ پٹواری جرمانہ لگانے سے پیشتر اپنے دل کو ٹٹولے گا ہزار بار سوچے گا اور پٹواری پر جرمانہ نہیں کرے گا مگر جناب سپیکر ۔ یہ ترمیم منظور ہو جائے تو پٹواری کو کم از کم یہ احساس تو ہوگا کہ اسے کچھ با ضابطہ کارروائی کرنی چاہئے مبادا کہ جرمانہ ہو جائے کم از کم یہ احساس اور یہ خوف تو ہوگا اس لئے جناب والا ۔ یہ قانون بنانا مفید رہے گا ۔ میں نے جناب سپیکر ۔ یہ نہیں کہا کہ پٹواری پر ضرور جرمانہ ہو ۔ اور میں نے ہرگز نہیں کہا کہ چیئرمین یونین کونسل جرمانہ کرے بلکہ میں نے تو کلکٹر کو اختیار دیا ہے کہ وہ خود یا ایس ۔ ڈی ۔ ایم صاحب جو ہمارے سب ڈویژن میں کلکٹر کے اختیارات رکھتا ہے اور جس کو یہ اختیار سونپا جاتا ہے یہ افسران مال یہ ایس ۔ ڈی ۔ ایم اور یہ کلکٹر پٹواری کے جرمانہ کرنے سے پہلے متعدد بار سوچے گا اس لئے جناب بچہ صاحب تسلی رکھیں ۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں اور ان کو خود بھی علم بلکہ تجربہ ہے اور وزیر مال کو بھی معلوم ہوگا کہ ان کے دوروں پر بڑے افسروں کے دوروں پر پٹواری کو خدا جانے کن کن چیزوں کا انتظام کرنا پڑتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب اپنے دلائل کو ترمیم تک ہی محدود رکھیں ۔ یہ جنرل الزام ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر میری یہ ترمیم منظور کر لی جائے تو اس سے پٹواریوں کا کوئی نقصان نہیں ہوگا بلکہ کلکٹر ان اختیارات کو ناجائز طریقہ سے استعمال نہیں کریں گے میں تو اس کی وجوہات بتا رہا تھا ۔ میری عرض یہ ہے کہ کلکٹر سے قطعاً یہ توقع نہ کی جائے کہ وہ ان اختیارات کو بغیر کسی وجہ کے خواہ مخواہ پٹواریوں کے خلاف استعمال کریں گے یا کرے گا ۔ آخر یہ پٹواری اس محکمہ مال کی انتظامیہ کے ڈھانچے کی سیڑھی کی پہلی کڑی ہیں اور کوئی افسر بھی اپنے ماتحت کو بلا وجہ پریشان کرنا پسند نہیں کرتا ۔ کلکٹر کو پتہ ہوگا کہ وہ کون سے حالات ہیں جن کی وجہ سے پٹواری دفعہ ۴۲ کے تحت کام کو سر انجام نہیں دے سکا ۔ آپ یقین کیجئے کہ یہ سادہ سادہ اور کڑوی باتیں جو میں اپنی معروضات کے ذریعہ آپ کی وساطت سے جناب وزیر مال صاحب اور اس ایوان کے معزز ارکان کی خدمت میں عرض کرتا رہا ہوں یہ پٹواریوں کی مخالفت کی بنا نہیں ہیں ۔ مجھے یہ علم ہے کہ ایک پٹواری کو زرعی معیشت میں جو اہمیت حاصل ہے اس قانون کے نافذ ہونے کے بعد اس کی اہمیت میں کمی واقع نہیں ہوگی ۔ میں اس چیز کو بھی قطعاً پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ حالات کا تاریک پہلو میں آپ کے سامنے پیش کروں ۔ میں یہ کہوں گا اور میری یہ تلخ ذمہ داری ہے اور میرا یہ فرض ہے کہ وہ حالات جو مغربی پاکستان میں دیکھنے میں آئے ہیں مغربی پاکستان کا ایک عام شہری ہونے ہونے اور بحیثیت ایک نمائندہ کے آپ کے سامنے پیش کروں ۔ مجھے یہ بھی علم ہے کہ میری اس ترمیم کا انجام کیا ہوگا کیونکہ میں یہ جانتا ہوں کہ میرے بہت سے معزز بھائی معزز ایوان میں جب تک وہ میرے بائیں ہاتھ بیٹھے ہیں ان کو بہت کم مواقع نصیب ہوتے ہیں کہ وہ ہماری طرف سے پیش کی گئیں ترامیم کے خلاف بولتے لیکن میں جناب وزیر مال صاحب کی خدمت میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ اس

ایوان پر کس چیز کا سایہ ہے ۔ میں نے ذاتی طور پر یہ دیکھا ہے کہ ارکان اسمبلی جب اس ایوان سے باہر تشریف لے جاتے ہیں تو وہ یقیناً یہ کہتے ہیں کہ حمزہ جو کچھ تو عرض کرتا ہے وہ صحیح ہے اور بالکل صحیح ہے اور عین حالات کے مطابق ہے اور تونے اپنا فرض ادا کیا ہے ۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اس ایوان پر کس چیز کا سایہ ہے یا اس ایوان پر معزز وزیر مال کا کوئی رعب ہے تاہم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی ارکان اسمبلی نا پسند کرے یا یہ کہے کہ میں نے اس ایوان کے معزز اراکین کی توہین کرنے کی جسارت کی ہے ۔ میں کبھی اس بارے میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا اور آپ یہ نتیجہ اخذ نہ کیجئے ۔ کہ وہ پٹواریوں کی کارروائیوں یا آپ کے محکمہ مال کے افسران کی کارروائیوں سے خوش ہیں ۔ میرے خیال میں بیشتر افراد جو میری بائیں طرف بیٹھے ہوئے ہیں ان کو کسی نہ کسی پٹواری نے کسی نہ کسی موقع پر ضرور ڈسا ہوگا وہ ان سے ضرور نالاں ہوگا لیکن ان کی مجبوریوں کا آپ اندازہ لگائیں کہ میری اس اہم ترمیم ۔ لازمی اور ضروری ترمیم جو دی گئی ہے کے حق میں ووٹ دینے یا میری حمایت کرنے سے قاصر ہیں ۔ میں ان کی بے زبانی کو زبان سمجھتے ہوئے آپ سے التجا کروں گا کہ آپ بھی بہت بڑے کاشتکار اور بہت بڑے زمیندار ہیں ہو سکتا ہے آپ کو بھی کسی پٹواری کے پاس موجودہ حیثیت میں نہیں بلکہ کسی اور حیثیت میں جانا پڑے تو آپ اس زمانے کا خیال رکھیں اور میری اس ترمیم کو قبول فرمائیں ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ جس طرح حمزہ صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ اس کلاز میں جو جرمانہ ہے وہ صرف مشتری کے لئے ہے ۔ کلاز ۴۲ کے تحت اگر زمین کا انتقال وغیرہ یا کاغذات کی کلاز ۴۷ کے تحت اطلاع نہیں دیتا تو آپ دیکھیں گے کہ اگر ایک آدمی زمین رجسٹری کے تحت خریدتا ہے تو اس کا پروسیجر یہ ہے کہ رجسٹرار وغیرہ رجسٹری کرنے کے بعد کاغذات تحصیل دار کو بھیجتا ہے اور تحصیل دار پٹواری کو بھیج دیتا ہے اور پٹواری کا یہ کام ہے کہ جو

انتقالات ہیں وہ اس کو درج کرے اگر پٹواری ان کو اندراج نہیں کرتا مثلاً ایک آدمی پہلی تاریخ کو بذریعہ رجسٹری زمین خرید لیتا ہے وہ اس کو فروخت کر دیتا ہے جس طرح عام طور پر شہر میں رہنے والے بذریعہ رجسٹری خرید لیتے ہیں ۔ مالک دوسرے دن پٹواری کے پاس جاتا ہے پٹواری اس کو ایک اور فرد دے دیتا ہے وہ فرد لے کر اس زمین کو فروخت کر دیتا ہے اس طرح پٹواری کے ساتھ مل کر مالک اکثر ایسا کرتے ہیں زمین ایک ایک بار نہیں سات سات بار فروخت کی جاتی ہے ۔ زمین کا مالک وہ ہوتا ہے جس کی زمین پہلے انتقال ہو جائے چاہے رجسٹری پہلے کیوں نہ کروائی گئی ہو ۔ مثال کے طور پر الف زمین کی پہلی تاریخ کو خرید لیتا ہے اور "ب" نے تین تاریخ کو زمین خرید کر لی ۔ "ب" نے پٹواری کے ساتھ مل کر زمین کا انتقال پہلے کروا لیا گو رجسٹری الف کی پہلے کی ہے لیکن زمین کا مالک "ب" تصور ہوگا نہ کہ زمین کا مالک "الف" تصور ہوگا ۔ یہ عام طور پر پٹواری کے ساتھ مل کر ہوتا ہے ۔ ان حالات میں اگر پٹواری کو اطلاع دی بھی جائے کہ وہ زمین کے انتقال کا اندراج نہ کرے تو اس کے لئے اس میں کوئی پروویژن نہیں رکھی گئی کہ پٹواری کو ایسا نہ کرنے پر سزا دی جائے ۔ کل میرے دوست نے ایک قصہ سنایا تھا میں صحیح طور پر نہیں کہہ سکتا کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں ۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ لائل پور میں ایک شخص ڈپٹی کمشنر کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ یہاں ۸ مربع زمین غائب ہو گئی ہے ۔ ڈپٹی کمشنر نے فرمایا کہ ۸ مربع زمین کیسے غائب ہو سکتی ہے ۔ قصہ یہ ہوا کہ کچھ زمین بنجر تھی حکومت نے ایک شخص کو وہ زمین دس سال کے پٹے یا lease پر دے دی اس شخص نے وہ زمین دو برس کے لئے کسی اور کو دے دی اور دو برس کے لئے کسی اور کو دے دی اور پٹواری سے مل کر ریکارڈ سے زمین غائب کرا دی ۔ زمین وہاں موجود ہے لیکن ریکارڈ میں موجود نہیں ۔ لوگ کئی برسوں سے پٹواری کے ساتھ مل کر زمین کی آمدن کو کھا رہے ہیں ۔ اس قسم کے بے انتہا واقعات موجود ہیں ۔ یہ ملاں دو پیادہ والا قصہ ہے ۔ اور ٹوڈر مل

کے قانون کو ہم پر تھونپا جا رہا ہے ۔ زمین کے متعلق کچھ نہیں کہا جاتا پٹواریوں نے اس کو قلعہ بنا رکھا ہے ۔ تمام ریکارڈ خفیہ ہے اس کا پروسیجر اس قسم کا ہے کہ عام طور پر ایک آدمی کی سمجھ میں نہیں آتا ۔ بڑے پڑھے لکھے آدمی بھی ان عندسوں کو سمجھ نہیں سکتے چہ جائیکہ ایک سیدھا سادا زمیندار ان کو سمجھ سکے ۔ پٹواریوں کے لئے کوئی بندش نہیں رکھی ہے ۔ آپ یہ دیکھیں گے کہ پٹواری جس طرح چاہے گا کرے گا ۔ جیسا کہ حمزہ صاحب نے کہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ

These are delegations.

ہمارے علاقے میں دیکھیں لوگ پٹواری کے پاس جب فرد لینے کے لئے جائیں گے اور وہ ان سے دو سو روپیہ لے گا حالانکہ اس کی قیمت ۶ آنے ہے ۔ وہ سو روپیہ یا ۸۰ روپیہ مانگتے ہیں ۔ آپ کس کے پاس جا کر رپورٹ کریں گے ۔ اگر آپ تحصیل دار کے پاس شکایت کریں گے تو تحصیل دار ایک کونے میں آپ کی درخواست پھینک دے گا ۔ اگر با رسوخ آدمی کے ساتھ یہ واقعات پیش آتے ہیں تو ایک بیچارے ان پڑھ زمیندار کے ساتھ کیا ہوتا ہوگا ۔ پھر وہ حصہ داری کر لیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ چونکہ فرد میں دیتا ہوں اس لئے اس میں میرا بھی حصہ ہے ۔ اگر پٹواری سے پوچھا جائے کہ تم اتنا روپیہ کیوں لیتے ہو اور یہ ظلم کیوں کرتے ہو تو وہ جواب میں کہتا ہے کہ اس سو روپے میں سے تو مجھے صرف ایک روپیہ ہی ملے گا ۔ باقی تو ادھر ادھر بٹ جائے گا ۔ اور یہ کہ یہ تو حصہ بقدر جثہ والی بات ہے ۔ اب یہ کہاں تک درست ہے ، اس کے متعلق تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ۔ بہر حال وہ لوگ یہی کہتے ہیں ۔ میں جناب وزیر مال سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ درست نہیں ہے اور کیا کوئی زمیندار یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ درست نہیں ہے کہ پٹواری جب دیہات میں جاتے ہیں تو متعلقہ زمینداروں سے زمانے کے حاکموں کی طرح زمین کا فصلانہ طلب کرتے ہیں ۔ اگر اچھا زمیندار ہو تو پانچ من فصلانہ تو بالکل معمولی سی بات ہے ۔ ہر شخص اس خوف سے کہ ہم پٹواری کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ پٹواری جو کچھ چاہے گا ،

وہی کچھ ہو جائے گا اور جو کچھ وہ چاہے گا ریکارڈ میں درج ہو جائے گا اور جو چیز وہ نہ چاہے گا ، وہ ریکارڈ میں درج نہ ہوگا ، جس کو وہ مالک دکھلانا چاہے ، دکھلا دے گا اور چاہے مالک آپ ہوں لیکن قبضہ وہ کسی اور کا دکھلاتا رہے گا اور پانچ برس کے بعد آپ کو جب معلوم ہوگا جب کہ ریکارڈ میں تبدیلی ہوئی ہوگی ، تو پھر آپ عدالتوں میں جا کر سالہا سال مقدمہ بازی کریں گے اور تب پٹواری کا لکھا مٹ سکے گا ۔

جناب والا ۔ اس کلاز میں آپ نوٹ فرمائیں گے کہ اس میں وہ یہ کہتے ہیں کہ

"The fine shall be liable at the discretion of the Collector."

یہ ٹھیک ہے کہ کلکٹر کو کافی discretion ہوتی ہے لیکن اس معاملہ میں کلکٹر کو جو discretionary powers دی گئی ہیں ، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی یہ بھی ثابت کر دے کہ غلطی پٹواری کی ہے اور مشتری یا وہ شخص جس سے کہ کاغذات مانگے گئے ہیں ، وہ غلطی پر نہیں ہے ، تو بھی یہ کلکٹر کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ یہ کہے کہ آپ یہ معاملہ higher authorities کے نوٹس میں کیوں نہیں لائے ۔ وغیرہ ۔ وغیرہ ۔ اس لئے میں آپ پر پانچ گنا جرمانہ کرتا ہوں ۔ یہ ایسے اختیارات ہیں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ کلکٹروں پر اعتبار نہ کریں ۔ لیکن ہم لوگوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ ہم لوگوں کے ذہن میں کچھ اس قسم کا نفسیاتی اثر پیدا ہو گیا ہے کیونکہ آپ جہاں پر بھی جائیں وہاں رشوت ستانی اور دیگر برائیاں کچھ اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ آپ ان کی شکایت بھی کریں تو کوئی شنوائی نہیں ہوتی اور شکایت کرنے کے بعد شکایت کنندہ کی پوزیشن مضحکہ خیز بن جاتی ہے ۔ اس وجہ سے لوگ گھبرا گئے ہیں اور اگر آپ کسی کو بھی اس قسم کے اختیارات دیں تو اس سے لوگوں میں یہ خوف اور خطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ خدا جانے کیا ہوگا ۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ پٹواری کو ہی خوش کر دو تو بہتر ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) - جناب سپیکر - ویسے تو یہ ترمیم بذات خود اس قابل ہے کہ اس پر کسی قسم کا غور نہیں ہونا چاہئے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایسی خطرناک ترمیم ہے کہ اگر اسے منظور کر لیا جائے تو شاید حکومت کا نظام ہی نہیں چل سکے گا - یہ ایک ایسی تجویز ہے کہ اگر یہ پٹواری کے معاملے میں لاگو ہو جائے تو پھر اسے دوسرے محکمہ جات کے سلسلے میں بھی لاگو کیا جا سکتا ہے اور پھر اگر ایک شخص کسی تھانے میں جا کر کوئی رپورٹ درج کراتا ہے اور کسی وجہ سے اس کی رپورٹ پر کوئی شنوائی نہیں ہو سکتی تو پھر یہ کہا جا سکتا ہے کہ متعلقہ تھانیدار یا جمعدار کو پھانسی پر چڑھا دیا جائے - اگر اس خطرناک ترمیم کو منظور کر لیا جائے اور یہ کہا جائے کہ اس کے لئے یہ سزا ضرور تسلیم کر لی جائے ، تو جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ شاید اس کے بعد حکومت کا کوئی نظام ہی نہ چل سکے گا - بہر حال اس کے لئے حکومت کے اپنے قواعد و ضوابط ہیں اور اگر کوئی سرکاری ملازم اپنے فرائض میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے لئے Government Servants Conduct Rules موجود ہیں جن کے تحت اس سرکاری ملازم کے خلاف تحقیقات ہوتی ہیں اور افسران مجاز اس کے متعلق باقاعدہ چھان بین کرکے اگر اس سرکاری ملازم کو قابل سزا پاتے ہیں تو ان کو قرار واقعی سزا دی جاتی ہے اس لئے ان کو مستثنیات میں شامل نہیں کرنا چاہئے اور جس طرح باقی سرکاری ملازمین کے خلاف کارروائی ہوتی ہے ، اس کے خلاف بھی کرنی چاہئے - میں نے اس ترمیم کا جواب دینا اس لئے ضروری سمجھا ہے کہ جناب حمزہ صاحب نے اپنی تقریر کے دوران ہر فقرے کے شروع اور آخر میں وزیر مال کا نام لیا ہے - میں نے ایک مرتبہ پہلے بھی عرض کیا تھا کہ سرکاری ملازمین میں اچھے لوگ بھی ہیں اور برے بھی - اس لئے میرے خیال میں کسی کلاس کو من حیث الجماعت condemn کرنا زیادتی ہے - میں زمیندار بھی ہوں اور کوئی چھوٹا سا زمیندار بھی نہیں ہوں - آپ یقین کیجئے کہ میں جو کچھ عرض کر رہا ہوں on solemn affirmation آپ سے عرض کر رہا ہوں منسٹر کی

حیثیت سے عرض نہیں کر رہا ہوں کہ مجھ سے پٹواری نے آج تک ایک کوڑی بھی نہیں لی نہ اس نے کبھی کچھ مانگا ہے اور نہ ہی میں نے اسے کبھی کچھ دیا ہے۔ آپ کو یہ سن کر ضرور تعجب ہوا ہوگا۔ لیکن میں یہ سب کچھ دیانتداری کے ساتھ عرض کر رہا ہوں کہ آج تک مجھ سے پٹواری نے نہ کچھ مانگا ہے اور نہ ہی میں نے کبھی اسے کچھ دیا ہے۔ حمزہ صاحب نے کئی مرتبہ کہا ہے کہ مجھے اس کا ذاتی تجربہ بھی ہوگا۔ تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میں بحیثیت سرکاری ملازم کے افسر مال سے لے کر کمشنر تک کے عہدے پر تعینات رہا ہوں لیکن میرے عملے نے یا میں کبھی بھی پٹواری کا کھانا نہیں کھایا۔ اگر حمزہ صاحب کے اپنے ذاتی علم میں کوئی ایسی بات ہو اور اگر انہوں نے اپنے ہاتھ سے کوئی چیز پٹواری کو دی ہو اور اگر وہ ایسا کوئی واقعہ یہاں بیان فرمائیں، تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ میں اسے درست تسلیم نہ کروں۔ لیکن جو کچھ میرا تجربہ اور مشاہدہ ہے یعنی جو کچھ میں نے بحیثیت ایک زمیندار کے اور ایک سرکاری ملازم کے دیکھا ہے، وہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیا ہے۔ اور جہاں تک اس زیر بحث ترمیم کا تعلق ہے، اس کے بارے میں میں نے عرض کر دیا ہے کہ یہ اصولاً غلط ہے اور اس کی منظوری سے حکومت کا سارا نظام درہم برہم ہو جانے کا احتمال ہے۔ اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں اور ایوان سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اس ترمیم کو قابل اخراج گردان کر اسے نا منظور فرمائے۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote. The question is :

> That in clause 48 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the figures "47" and the comma, occurring in line 7, the words, brackets and figures "or the Patwari who fails to enter in his register of mutations as laid down in sub-clause (3) of clause 42" be inserted.

The motion was lost.

Mr. Speaker: We will now take up the amendment by Mir Wali Muhammad Khan Talpur. Yes please.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur: Sir, I beg to move:

> That in clause 48 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "five times the amount of the fee which would have been payable according to the scale fixed under section 46 if the acquisition of the right had been reported immediately after its accrual" occurring in lines 8-13, the words "twenty-five rupees" be substituted.

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:

> That in clause 48 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "five times the amount of the fee which would have been payable according to the scale fixed under section 46 if the acquisition of the right had been reported immediately after its accrual" occurring in lines 8-13, the words "twenty-five rupees" be substituted.

Minister for Revenue: Not opposed.

ملک محمد اختر ۔ Opposed جناب والا ۔ میں اس ترمیم کی مخالفت کے لئے اس لئے کھڑا ہوا ہوں کہ اگر یہ ترمیم منظور کر لی گئی تو اس سلسلے میں، میری جو ترمیم ہے، وہ خود بخود کالعدم ہو جائے گی ۔ دراصل مجھے اس اصول سے ہی اختلاف ہے جو کہ لینڈ ریونیو بل کی دفعہ ۴۶ میں بیان کیا گیا ہے اور جس کے مطابق یہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص دفعہ ۴۶ میں دیئے گئے اپنے حقوق کو تین ماہ فراموش کر دے اور وہ اپنے کاغذات پیش نہ کرے تاکہ اس کا اندراج ہو سکے تو یہ کلکٹر کی discretion ہو گی کہ وہ اس فیس سے بھی پانچ گنا زیادہ جرمانہ کر دے ۔ اصل قانون میں تو پانچ گنا تھی لیکن اب اس ترمیم کے ذریعے اسے پچیس روپے کیا جانا مقصود ہے ۔ مذکورہ دفعہ میں جو طریق کار ہے ۔ وراثت، رہن، ہبہ ۔ اور کسی قسم کا جو انتقال ہو وہ اس میں شامل ہے ۔ جناب والا ۔

میں نے اس پر کافی تحقیق کی ہے ۔ اس طرح سے بہت سے اشخاص ہیں جن کے متاثر ہونے کا امکان ہے ۔ اگر یہ دفعہ اس طرح آتی کہ without reasonable excuse تو ٹھیک ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی ترمیم تو یہ ہے کہ -/۲۵ روپیہ جرمانہ نہیں ہونا چاہئے ۔

ملک محمد اختر ۔ جی ہاں میں کہتا ہوں کہ نہیں ہونا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کہتے ہیں کہ -/۱۰ روپیہ ہونا چاہئے کیا آپ اسے oppose کرنا چاہتے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ میں اسے oppose کروں گا لیکن اگر آپ کہیں تو میں clause as a whole کو oppose کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہتر یہ ہے کہ آپ ترمیم پر بولیں ۔ صحیح طریقہ تو یہی ہے ۔ آپ یہ بتائیں کہ -/۲۵ روپیہ کیوں نہیں ہونا چاہئے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب میں clause as a whole پر ہی اپنی گزارشات پیش کروں گا ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That in clause 48 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "five times the amount of the fee which would have been payable according to the scale fixed under section 46 if the acquisition of the right had been reported immediately after its accrual" occurring in lines 8-13, the words "twenty-five rupees" be substituted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next amendment is from Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I will not move it but I will speak on the clause on a whole.

Mr. Speaker : Haji Sardar Atta Muhammad's amendment has been disposed of because a similar amendment by Mr. Hamza has been discussed and voted upon by the House.

Yes, Malik Muhammad Akhtar.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - مجھے دفعہ ۴۸ میں مندرج اصولوں سے اختلاف ہے - اس پر زیادہ وضاحت کے ساتھ تحقیقات کرنے پر بہت سے خدشات آشکار ہوئے ہیں - جناب سپیکر - آپ غور فرمائیں کہ سب سے پہلے تو اس کا Heading ہے پھر اس کے بعد یہ کہتے ہیں کہ کوئی بھی شخص جو تین ماہ تک neglect کرتا ہے - آپ دیکھیں کہ اس سے بھی اچھی قانون سازی اس طرح ہو سکتی تھی اگر اس میں یہ ہوتا کہ without reasonable excuse اب neglect کو کس نے determine کرنا ہے اس کے لئے Collectors کو powers دے دی ہیں اس کے بعد یہ دیکھیں کہ وہ کس قسم کے لوگ ہیں جو اس غلط قانون سازی اور اس غلط phrase کا شکار ہو سکتے ہیں ان کی کافی تعداد ہے - ایک تو وہ لوگ ہیں جن کو غیر حاضر اور غیر قابض سمجھا جائے گا - وہ غیر حاضر اشخاص کسی زمین کو inherit کرتے ہیں اور اس کا انتقال کرانا ضروری ہو تو اس کے لئے کوئی proviso نہیں لگائی گئی - محض discretion پر منحصر ہے - حزب اختلاف اور آزاد ارکان کا بنیادی اختلاف ہی یہ ہے جیسا کہ قائد حزب اختلاف اس کے متعلق اظہار کر چکے ہیں اور وہ مزید اظہار کریں گے - اصل میں بنیادی اختلاف ہی یہی ہے کہ محکمہ مال کو لا تعداد اختیارات دیئے گئے ہیں - جناب والا - میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس penal clause کو appealable بنایا گیا ہے - اگر کوئی general provision discretion کے بعد applicable نہیں ہوتی تو پھر negligence اور penalty کے الفاظ ٹھیک نہیں ہیں - اس وقت ہم انتقال کی دفعات سے گزر رہے ہیں اور Criminal Procedure Code کی ان دفعات سے گزر رہے ہیں جن کے تحت سزا دینا ضروری ہے -

جناب سپیکر - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس دفعہ کی زد میں سب سے

پہلے تو وہ لوگ آتے ہیں جن کو کسی قسم کے حقوق حاصل ہوں اور وہ غیر حاضر ہوں ۔ پھر وہ لوگ آئیں گے جو غیر قابض ہوں ۔ میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کروں گا کہ عام قانون میں غیر حاضر شخص اگر سات سال کے بعد بھی واپس آ جائے یا اگر غیر قابض واپس آ جائے تو اس پر Limitation Act کا اطلاق نہیں ہوتا ۔

I will try to be very concise and relevant.

Mr. Speaker : The only presumption is that if a man is not heard of for seven years he will be presumed to be dead.

ملک محمد اختر ۔ لیکن اگر سال کے بعد آ جائے تو presumption اس کے حق میں جاتی ہے ۔ غیر حاضر کے لئے سات سال کو reasonable limit قرار دیا ہے ۔ اسی طرح غیر قابض اشخاص اگر abroad ہوں تو بتائیے کہ ان کی negligence کیا ہے ۔ ایسے کتنے ہی cases ہیں اگر آپ چاہیں تو میں پڑھ دوں گا لیکن پھر ایک قانونی بحث شروع ہو جائے گی ۔ آپ دیکھیں کہ Civil Courts میں ڈگری پاس ہو جائے اور وہ without jurisdiction ہو تو اس کے متعلق میں صرف دو تین سطریں پڑھ دیتا ہوں ۔

"Nawab Khan vs. Fateh Singh and others - 1933, LLT 43.

> "A decree passed without jurisdiction, however, may be ignored by the Revenue Officer. Similarly, under the terms of section 37 (b) in order to vary an entry the decree must be binding upon all the parties interested "

اب دیکھئے ۔ آپ ڈگری کو کس طرح ignore کر سکتے ہیں جب کہ وہ سب پر binding ہے ۔ پھر آپ یہ بتائیں کہ negligence کو کس طرح decide کریں گے جبکہ mutation درست نہ ہوئی ہو ۔

جناب سپیکر ۔ میں اگلی دفعہ کے موقع پر اپنے arguments دوں گا ۔ یہاں negligence کی صورت میں inheritance اور purchase سے کوئی discovery بھی ہو سکتی ہے اس لئے اس کو neglected قرار دینا قانون

میں ایک نقص ہے ۔ انہیں اس کو neglected نہیں قرار دینا چاہئے تھا
بلکہ with reasonable excuse یہ پٹواری کو discretionary powers
دے کر یہ appealable سیکشن بنا سکتے تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ
اس جنرل کلاز میں ۔ ۔ ۔ ۔

Minister of Food and Agriculture : On a point of information Sir. It is an appealable order.

Malik Muhammad Akhtar : It does not remain.

Minister of Food and Agriculture : He can refer to the particular section that has to come later. All orders passed by any Revenue Officer are appealable.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ رولا اس بات کا ہے کہ یہ appealable
نہیں رہتا ۔

It is at the discretion of the Collector.

Minister of Revenue : What is 'discreation' ?

Mr. Speaker : Will the Member please explain to the Revenue Minister ?

Malik Muhammad Akhtar : Why shouldn't I explain to him what is the land revenue ?

Minister of Food and Agriculture : I will explain on his behalf Sir, what is 'discretion'.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ discretion کا جو مسئلہ ہے ۔ میرا
اندازہ ہے ۔

If I am sitting as a judge.

میں اس آرڈر کو اپیل پر نہیں accept کروں گا ۔

Mr. Speaker : I will put the clause to the vote of the House. The question is :

> That clause 48, as amended, do stand part of the bill.

The motion was carried.

CLAUSE 56

Mr. Speaker : Clause 56.

ملک محمد اختر - وہ مجھے جناب والا - ترمیم ایجنڈا کے ساتھ مہیا نہیں کی گئی -

Mr. Speaker : Has the Member to move the amendment ?

Malik Muhammad Akhtar : Yes Sir, I want to move the amendment.

خواجہ صاحب آپ کے پاس کوئی ہے - - - - جناب والا - انہوں نے جو ہمیں مہیا کی ہے اس میں ۵۶ پر کچھ نہیں ہے - یہ کہیں چھپا ہوا نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - ملک صاحب اس میں صورت یہ تھی کہ ہم نے جب اس کلاز کو شروع کیا تھا تو اس کے متعلق آپ کی ترامیم لائی گئیں اور وہ dispose of ہو گئی تھیں - اس کے بعد اس کی consideration deferred ہو گئی تھیں اب چونکہ اس کی consideration deferred ہے اس لئے اس میں جو ایک امنڈمنٹ خواجہ صاحب نے دی ہے - اب صرف وہ آ سکے گی -

I think I will put the question to the vote of the House. The question is -

That clause 56 do stand part of the bill.

The motion was lost.

CLAUSE 57

Mr. Speaker : We now pass on to Chapter 7 — Assessment. First clause is 57, and the first amendment is from Malik Akhtar. Yes, please.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move —

> That for clause 57 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely : —
>
> "57 (1) All land, applied to agricultural purposes and wherever situate shall be liable to payment of land-revenue to Government :
>
> Provided that the following kinds of lands shall be exempted from payment of land-revenue:—
>
> (a) all lands in Military cantonment and all village and town sites of ancient standing ;

(b) Lands situated in Municipal areas put to any other purpose than agriculture ;

(c) waste and barren land not put under cultivation :

Provided further that —

(i) all holding upto five acres under whatever kind of cultivation shall be exempt from the assessment and payment of land-revenue ;

(ii) newly well or tube-well irrigated land shall be exempted for assessment and payment of land-revenue for a period of first eight years ;

(iii) water-logged, salinity effected and reclaimed lands shall not be assessed and be liable to pay land-revenue for a period of first eight years ;

(iv) waste lands brought under cultivation shall not be assessed and be liable to pay land-revenue for the first eight years ;

(v) waste lands brought under cultivation by canal-water shall not be assessed and be liable to pay land-revenue for the first eight years.

Explanation — For the purpose of para. (1) of second proviso the total holdings of the land owner wherever situated in West Pakistan shall be taken together.

(2) The land-revenue shall be assessed in cash.

(3) Notwithstanding anything contained in any law for the time being in force on enforcement of this Act all the assignment of land-revenue shall stand cancelled and no amount shall be payable to any Jagirdar in any form or as 'inams' or as 'chaharams' nor any amount shall be received as quit rent.

(4. Land-revenue may be assessed

(a) as a fixed annual charge, payable in lump sum or by instalments; or

(b) in form of prescribed rates per acre recorded as shown, matured or cultivated, during any harvest or during any year :

Provided that fluctuating assessment shall be confined to lands subject to river inundation and canal irrigated tracts and to the areas dependent on rainfall in which variations of out turn are marked and harvest conditions are uncertain :

Provided that further sliding scale system for assessment shall not be adopted except when there is sudden and great fall in prices of the crops. The land-revenue rates for each assessment circle in such circumstances shall be based on a general price level of the products during the marketing seasons of the two preceding harvests ; subject to ceiling price to be fixed by the Government so that land-revenue rates cannot go beyond a reasonable limit.

(5) Remission of land-revenue shall be allowed in cases of total or partial failure of crops.

(6) In case of famine or disaster in any area the Government shall declare such area in the Official Gazette as effected area and exempt the same from payment of land-revenue."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

That for clause 57 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"57. (1) All land, applied to agricultural purposes and wherever situate shall be liable to payment of land revenue to Government :

Provided that the following kinds of lands shall be exempted from payment of land-revenue:—

(a) all lands in Military cantonment and all village and town sites of ancient standing ;

(b) Lands situated in Municipal areas put to any other purpose than agriculture ;

(c) waste and barren land not put under cultivation :

Provided further that —

(i) all holding upto five acres under whatever kind of cultivation shall be exempted from the assessment and payment of land-revenue ;

(ii) newly well or tube-well irrigated land shall be exempted for assessment and payment of land-revenue for a period of first eight years ;

(iii) water-logged, salinity effected and reclaimed lands shall not be assessed and be liable to pay land-revenue for a period of first eight years ;

(iv) waste lands brought under cultivation shall not be assessed and be liable to pay land-revenue for the first eight years ;

(v) waste lands brought under cultivation by canal-water shall not be assessed and be liable to pay land revenue for the first eight years.

Explanation — For the purpose of para. (1) of second proviso the total holdings of the land owner wherever situated in West Pakistan shall be taken together.

(2) The land-revenue shall be assessed in cash.

(3) Notwithstanding anything contained in any law for the time being in force on enforcement of this Act all the assignment of land-revenue shall stand cancelled and no amount shall be payable to any Jagirdar in any form or as 'inams' or as 'chaharams' nor any amount shall be received as quit rent.

(4, Land-revenue may be assessed

(a) as a fixed annual charge, payable in lump sum or by instalments; or

(b) in form of prescribed rates per acre recorded as shown, matured or cultivated, during any harvest or during any year :

Provided that fluctuating assessment shall be confined to lands subject to river inundation and canal irrigated tracts and to the areas dependent on rainfall in which variations of out turn are marked and harvest conditions are uncertain :

Provided that further sliding scale system for assessment shall not be adopted except when there is sudden and great fall in prices of the crops. The land-revenue rates for each assessment circle in such circumstances shall be based on a general price level of the products during the marketing seasons of the two preceding harvests ; subject to ceiling price to be fixed by the Government so that land-revenue rates cannot go beyond a reasonable limit.

(5) Remission of land-revenue shall be allowed in cases of total or partial failure of crops.

(6) In case of famine or disaster in any area the Government shall declare such area in the Official Gazette as effected area and exempt the same from payment of land-revenue."

Minister of Revenue : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - اس اہم کلاز کی ایک نہایت ہی اہم amendment جس کو میں نے بہت ہی کوشش سے اس ایوان کے لئے قابل قبول بنا کر پیش کیا تھا جناب Revenue Minister نے اس کی مخالفت کی ہے بہر حال میں اپنی ترمیم کے حق میں اس ایوان کے سامنے اپنی معروضات پیش کرتا ہوں - جناب سپیکر - سب سے پہلے مجھے یہ عرض کرنا ہے -

I regret to say that such an important amendment is being discussed and we are not in quorum.

Mr. Speaker : Let there be count. (*count was taken*). The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*bells were rung*). The House is in quorum. Yes, Malik Sahib.

ملک محمد اختر - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حکومت نے آج تک جو کچھ بھی مالیہ کا نظام قائم کیا ہے - (قطع کلامیاں)

The House is in quorum but I am afraid it is not in order.

Mr. Speaker : Order please.

رائے منصب علی خان کھرل - کورم کا کم ہونا کوئی اچھی روائت نہیں ہے - لیکن میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ بھی کوئی اچھی روائت نہیں ہے - کہ جب کوئی معزز ممبر ایوان کے اندر تقریر کر رہا ہو تو وہ اپنی ہی تقریر کے دوران ہر منٹ کے بعد کورم کی کمی کے خلاف احتجاج کرے - مگر یہ اعزاز صرف ملک اختر صاحب ہی کو حاصل ہے کہ ملک اختر صاحب اپنی ہی تقریر کے دوران میں ہر روز کورم کے متعلق بار بار یہ مسئلہ کھڑا کر دیتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اچھی روائت نہیں ہے - ملک محمد اختر صاحب کی تقریر کے دوران اگر کوئی اور ممبر کھڑا ہو کر کورم کی کمی کو challange کرے تو یہ معقول بات ہو سکتی ہے - لیکن وہ خود ہی اپنی تقریر کے دوران کورم کی کمی کے خلاف احتجاج کرتے رہتے ہیں - میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس چیز کو ترک کر دیں کیونکہ یہ اچھی روائت نہیں ہے -

مسٹر حمزہ ۔ میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ آئندہ وہ کورم کے پورا ہونے کے سلسلے میں احتجاج نہ کریں ۔ اور خود ہی اپنی نشست پر بیٹھ جایا کریں ۔

خان غلام سرور خان ۔ کون کورم توڑتا ہے ۔ آپ ہی انصاف سے فرمائیے ۔

Malik Muhammad Akhtar : I don't agree with the contention of my learned friend on the other side. The proceedings conducted during lack of quorum in the House are ultra vires of the Constitution and merely his moral speech cannot over-ride the provisions of the Constitution. I have got every right to point out to the honourable Chair that the proceedings are not being conducted in accordance with the provisions of the Constitution.

رائے منصب علی خان کھرل ۔ پھر آپ اپنی تقریر کو اتنا موثر بنائیں تاکہ کوئی آدمی یہاں سے باہر نہ جانے پائے ۔

نواب زادہ رحم دل خان ۔ جناب والا ۔ ملک صاحب یہ مسئلہ تو اٹھا سکتے ہیں کہ ہاؤس میں کورم نہیں ہے ۔ ان کے اس اعتراض پر ہم کو یہاں بیٹھنا پڑتا ہے ۔ لیکن ان کا lack of quorum کو challange کرنے کے ساتھ ساتھ یہ کہنا کہ یہ ہاؤس in order نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ زبردستی اپنی تقریر ہمیں سنوانا چاہتے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ رائے صاحب کی اس بات کا میں پھر ان کو جواب دے دوں گا ۔ پہلے میں حضور والا ۔ کام کی بات کرنا چاہتا ہوں ۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ جب سے یہ مالیہ کے قوانین رائج ہوئے ہیں اور کم و بیش کئی صدیوں سے یہ قوانین رائج ہیں ۔ میں اس سلسلے میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں کیونکہ میرا amendment بہت ہی طویل ہے ۔ لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ دفعہ جو ہے وہ میں اس ایوان کے معزز ممبران کے notice میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ وہ دفعہ ہے جس کے لئے Punjab Land Revenue Act کو معرض عمل میں لایا جا رہا ہے ۔ یعنی میں اس کو یوں عرض کروں کہ حکومت کو دلچسپی اس

امر میں نہیں ہے یعنی وہ آپ کے record جو ہیں rights کے حقوق ملکیت ان کو preserve کریں ۔ وہ private parties کا اپنا مسئلہ ہے ۔ وہ لڑ جھگڑ کر اس کا تصفیہ کرا سکتے ہیں ۔ لیکن حکومت کا جو pivot ہے وہ دفعہ ۵۷ ہے اور وہ یہ ہے کہ حکومت کا مالیہ جو ہے وہ کس قدر لیا جائے اور اس کی وصولیابی کس طرح سے ہو اور اس کی مقدار کیا ہو یعنی یہ وہ ٹیکس ہے جس کو مالیہ کی شکل میں لینے کا خیال ہے ۔ اور حکومت نے کون سا طریقہ کار ٹیکس کی وصولیابی کے سلسلے میں اختیار کرنا ہے ۔ جناب والا ۔ اس تمہید کے بعد میں ذیلی دفعہ ایک پر آتا ہوں جس کے مطابق میں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جو اصلی Select Committee کی سفارش کردہ دفعہ ہے اسکے بجائے اس دفعہ کے تحت زمین کا مالیہ ادا کیا جائیگا ۔ لیکن جناب والا ۔ میں نے اس کے اندر exemptions دینے کی تجویز کی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں آپ کا نہایت ہی ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے اس قدر لمبی ترمیم پیش کرنے کی اجازت دی ۔ حقیقتاً یہ credit آپ کو ملنا چاہئے ۔

Mr. Speaker : Credit goes to the Member.

Nawabzada Rahim Dil Khan : This is irrelevant.

ملک محمد اختر ۔ تو پھر سپیکر کا عہدہ ہی اڑا دیا جائے ۔ اگر ان کو خراج تحسین ادا کرنا غلط ہے ۔ میں تو جناب اس پر ۱۵ دن بول سکتا ہوں لیکن میں غیر متعلقہ باتیں نہیں کرنا چاہتا ۔

وزیر خوراک و زراعت (ملک خدا بخش) ۔ کیا ایک شخص ۱۵ دن بول سکتا ہے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ وہ اس پر ۱۵ دن بول سکتے ہیں ۔ کیا وہ ۱۵ دن بول سکتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ نہیں بول سکتے ۔

I have replied to him that credit goes to him and not to me.

Nawabzada Rahim Dil Khan : Sir, this is also irrelevant ; this does not pertain to the amendment itself.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I will be relevant.

رائے منصب علی خان کھرل ۔ خدا کے لئے ان کو چیلنج نہ کریں ۔
(قہقہہ)

(اس مرحلہ پر نواب زادہ رحم دل خان (چیئرمین) کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

ملک محمد اختر ۔ میں نوابزادہ رحم دل خان سے رحم کی بھیک مانگتے ہوئے چلتا ہوں ۔

Mr. Chairman : This is also irrelevant.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I will be relevant.

Mr. Chairman : Thank you.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں کتنی اہم بات کہہ رہا ہوں ۔ یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے ۔ بلکہ ہم سب دوستوں کا اس میں مشترکہ مفاد ہے ۔ ہمارے ووٹروں کا مفاد ہے ۔ میں نے کہا ہے کہ بعض قسم کی اراضی کو لینڈ ریوینیو سے معافی دی جائے ۔ اس سے قبل جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ملٹری کینٹونمنٹ ایریا میں جو زمین ہے اور ایسی زمین جو کہ کسی گاؤں یا کسی شہر میں جو کہ پرانے گاؤں تھے اب شہر ہیں ان میں ایسی زمینیں جو کہ town site کی ہوں یعنی جناب والا ۔ میری مراد یہ ہے کہ اے اور بی میں سے ہوں اور ایسی اراضیات جو کہ میونسپل حدود میں واقع ہوں اور ان کو زیر کاشت نہ لایا جائے ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں پھر میں یہ کہوں گا یہ بات قائد ایوان پسند کریں یا نہ کریں مگر ایوان کے سابقہ قائد جو تھے یعنی خان حبیب اللہ خان وہ مجھ سے اتفاق کرتے تھے کہ وہ زمین جو زرعی مقاصد کے لئے استعمال نہیں ہو رہی اس کو مالیے سے معافی دینے پر کوئی اعتراض نہ ہو ۔ لیکن آج کیا مؤقف ہے میرے دوستوں کا میں نہیں کہہ سکتا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ آپ کے دوست کون سے ہیں ؟

ملک محمد اختر ۔ میرے سب دوست ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اور دشمن کون ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ ایک اکیلے تم ۔ (قہقہہ) جناب سپیکر ۔ گزارش یہ ہے کہ اس وقت ۱۵۶/۱۵۷ Writ Petitions ہیں ۔ میں جناب والا ۔ یہاں صرف عنوان دونگا جو کہ سول متفرقہ احکام ہائی کورٹ کے ہیں ان کے متعلق عرض کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Chairman : I hope the Member would be relevant.

Malik Muhammad Akhtar : I can be relevant ; it is my fortune and you will certainly appreciate it.

یہ دونوں کیس جس کا میں حوالہ دینا چاہتا ہوں وہ اس طرح پر ہیں ۔

Civil miscellaneous order of the High Court in the matter of Associated Hotels of India Ltd. through its Managing Agent, Oberoi Hotels Ltd. 5th May, 1958. Vs the Province of West Pakistan, through Secretary Revenue Department.

یعنی پہلی اپیل میں ہائی کورٹ کا فیصلہ ہوا ۔ دوسری اپیل پر سپریم کورٹ میں ہوا Writ Petition کا باعث یہ تھا کہ لینڈ ریوینیو بڑی مقدار میں لگایا جاتا ہے ۔ لینڈ ریوینیو لگانے والے حکام نے جو لینڈ ریوینیو میونسپل ایریا میں لگایا اس کو اس کے rental پر کر دیا موجودہ شکل میں یہ قانون کس قدر ناقص ہے ۔ جناب آپ ذرا دیکھیں کہ ایک ذرا سی ترمیم کے ساتھ اس سارے قانون کو نظر انداز کر رہے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے ان فیصلہ جات کو جن کے ذریعے عدالت عالیہ نے بہتر رہنمائی مہیا کی ہے یہ اس قانون کو لا رہے ہیں ۔ تو جناب والا ۔ یہ فیصلہ ہوا کہ مالیہ لگانے کا کوئی اور طریقہ کار کیا جائے اور rental پر نہ کیا جائے ۔ انہیں چاہئے تھا کہ اگر میونسپل ایریا میں اس کو نافذ کرنا ہے تو کوئی ایسی proviso لگا دیتے کہ زرعی اعتبار سے وہ نافذ ہو جاتا ۔ اس کے بعد مجھے یہ گزارش کرنی ہے

جناب سپیکر ۔ کہ اب جتنی اراضیات ہیں جن میں سے بعض دیہات میں بھی ہیں میری مراد یہ ہے کہ میں شہری ہونے کی حیثیت سے صرف شہروں کے متعلق نہیں عرض کر رہا تھا بلکہ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جتنی اراضیات ہیں جن پر تعمیر ہو چکی ہو اور وہ دیرینہ بھی ہو تو ان کو مالیہ سے معافی دی جائے اور اسی طرح جناب والا میں نے کہا ہے کہ میونسپل حلقہ جات میں اگر کوئی اراضی کسی اور مقصد کے لئے بجائے زرعی مقاصد کے استعمال ہو تو اس پر لینڈ ریوینیو عائد نہیں ہونا چاہئے ۔ جناب سپیکر ۔ آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے ۔ مثلاً میں لاہور کی مثال دیتا ہوں ۔ ۱۹۴۵ء میں لاہور کا جو علاقہ تھا وہ محض ۹ میل دائرہ میں تھا ۔ اس کے بعد لاہور میں ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ کا نفاذ کیا گیا اور کئی قسم کے ترقیاتی کام کئے گئے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج لاہور کی کارپوریشن میں کم و بیش ۹۰ گاؤں ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ اب جو زمین ہے اس میں ۹۰ گاؤں ہیں اور ان میں سے بیشتر گاؤں انڈسٹریل ایریا میں آ چکے ہیں اور انڈسٹریل ایریا میں آنے کے بعد اس وقت کم و بیش ۳۲ یا ۳۳ ٹرسٹ کی سکیمیں ہیں جن کا نفاذ ان تمام علاقہ جات میں ہے ۔ اب بتائیے وہ زمین acquire بھی ہو چکی ہے ۔ امپروومنٹ ٹرسٹ اسے نوٹیفیکیشن کے ذریعہ حاصل کرتا ہے اب ایک مالک کی زمین acquire ہو چکی ہے وہ اسے ترقی نہیں دے سکتا نہ وہ اسے زیر کاشت لا سکتا ہے ۔ اس سے آپ کسی شکل میں بھی لینڈ ریوینیو لینے کے کیسے مجاز ہیں ؟ جناب سپیکر ۔ مجھے گزارش یہ کرنا ہے کہ شہروں میں ایسے بھی بنگلے ہیں ۔ میں سرمایہ دار لوگوں کی نمائندگی نہیں کرنا چاہتا ۔ جن میں دس بارہ کنال زمین فالتو پڑی ہے اور وہ زراعت کے قابل نہیں اور ایسے بھی بنگلے ہیں جن میں لوگ خود کاشت کرتے ہیں ۔ لاہور میں ایک ۳۵ کنال کا بنگلہ بھی ہے ۔ وہاں بھی میں سمجھتا ہوں پلانٹیشن ہوتی ہے ۔ اس لئے میں نے یہ کہا ہے کہ جو شہری زمین ایسی ہو اور اس کا مقصد زراعت نہ ہو تو اسے مستثنیٰ کیا جانا چاہئے ۔ جناب سپیکر ۔ ایسی فیکٹریاں بھی لاہور میں موجود ہیں اگرچہ میں صنعت کاروں کی نمائندگی

نہیں کرنا چاہتا ۔ جن کا رقبہ پانچ سو کنال یا ایک ہزار یا دو ہزار کنال ہے ۔ اگرچہ ان بڑے لوگوں کو لینڈ ریوینیو کی قابل رقم کی ادائیگی میں کوئی ایسی دقت نہ ہوگی لیکن یہ انصاف ۔ مساوات اور نیک ضمیری کے منافی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں نہیں سمجھتا ۔ ۔ ۔ ۔

جناب سپیکر ۔ اس وقت ہاؤس آئین کے تحت نہیں چل رہا ۔

Mr. Chairman : The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*bells were rung*) The House is now in quorum. Yes Malik Sahib. I hope the Member will carry on with this quorum.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یہ گزارش کرنا ہے کہ جب میاں نصیر احمد سی ۔ ایس ۔ پی بورڈ آف ریوینیو کے چیئرمین یا سیکرٹری تھے تو انہوں نے ایک نوٹ ہوی لکھا تھا کہ میونسپل ایریا میں ایسی زمین جو کاشت کے لئے استعمال نہ ہوتی ہو اسے مالیہ سے مستثنیٰ ہونا چاہئے ۔ جب میں نے اس سلسلہ میں جستجو کی تو مجھے پتہ چلا کہ محض پٹواریوں کو نوازنے کے لئے اس طریق کار کو بدستور جاری رکھا گیا ۔ کیونکہ ایک تو ان کی معتبری میں کمی واقع ہوتی تھی اور دوسرے ان کی دھوکا دھی میں کمی ہوتی تھی جو وہ شہری زمینوں میں کر سکتے ہیں ۔ اور تیسرے ان کا رشوت لینے کا کام رہ جاتا تھا ۔ اس لئے پٹواریوں نے مجموعی کوشش کی کہ یہ طریق کار قائم رہے ۔ پٹواریوں کو نوازنے کے لئے یہ جو مفید سکیم تھی اسے مسترد کر دیا گیا اور یہ قرار دیا گیا کہ چونکہ شہری زمینوں کا ریکارڈ پٹواریوں نے رکھنا ہے ۔ اس لئے جو بھی مالکان اراضی ہوں ۔ خواہ وہاں پر فیکٹری ہو یا وہ تعمیر شدہ رقبہ ہو ۔ یا وہ ایسی اراضی ہو جو غیر زرعی ہو اس سے بھی لینڈ ریوینیو وصول کیا جائے گا ۔

جناب والا ۔ ایک بار یہ تجویز بھی آئی ۔ کہ یہ جو بنیادی جمہوریتوں کے ادارے ہیں وہ ایسے ریکارڈ کو رکھیں لیکن یہ تجویز بھی پروان نہ چڑھی اور دو ، اڑھائی کروڑ کی آبادی کو ناجائز طور پر لینڈ ریوینیو کی ادائیگی کا شکار بنا دیا گیا ۔ جناب سپیکر ۔ میری ترمیم کے حصہ (سی) میں یہ ہے ۔

"waste and barren land not put under cultivation ;"

آپ یقیناً مجھ سے اتفاق فرمائیں گے ۔ آپ ایک بہت بڑے زمیندار بھی ہیں اور آپ کے کاشتکاروں سے بالواسطہ اور بلاواسطہ تعلقات بھی ہیں ۔ اب آپ ہی مجھے بتائیں میں اپنی ساری ترمیم واپس لیتا ہوں ۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیا حکومت ۔ ۔ ۔ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جب ایک ممبر اپنی ترمیم واپس لے لے تو کیا وہ اس کے بعد اس پر تقریر کر سکتے ہیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ وہ مشروط طور پر واپس لیتے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ خدارا انصاف کیجئے ۔ یہ تو آپ کی اصل کلاز ہے اس کا پہلا حصہ یہ ہے ۔

"57 (1) All land, to whatever purpose applied and wherever situate, is liable to the payment of land revenue to Government,"

جناب والا ۔ اس میں بنجر زمین میں بھی آ جائے گی ۔ انصاف فرمائیے ۔ جہاں بھی پر اس شہری آبادی کے حقوق کا سوال ہوگا میں اس کے لئے زیادہ سے زیادہ آواز بلند کروں گا ۔ یہ زیادتی زیادہ تر فرنٹیئر پر ہوگی کیونکہ وہاں بنجر زمینیں زیادہ ہیں ۔ یہ اس کی زد میں آتی ہیں بلکہ سندھ میں اراضی بھی اس کی زد میں آ رہی ہے ۔ پنجاب تو پہلے سے اس کی زد میں ہے ۔ سندھ اور فرنٹیئر میں بھی irrigation کا پانی دیا جائے گا تو ۔ ۔ ۔ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ irrigation کیسے زیر بحث آ گئی جبکہ سوال Revenue Bill کا تھا irrigation کا معاملہ زیر بحث نہیں آ سکتا ۔ اس کی واجب الادا رقوم مالیہ کے ماتحت ہیں ۔ آبپاشی کے ماتحت نہیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ انہوں نے نکتہ یہ اٹھایا تھا کہ کسی جگہ غیر آباد زمین کم ہے کسی جگہ زیادہ ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میری خوش نصیبی ہے کہ اسوقت آپ کرسیٔ صدارت پر متمکن ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ یہ بھی بتا دیجئے کہ کون صاحب کرسی پر ہوں تو آپ کی بدنصیبی ہوتی ہے ؟ (قہقہہ)

ملک محمد اختر ۔ میرا مطلب صرف یہ تھا کہ جناب مسٹر چیئرمین ان مسائل سے ذاتی طور پر واقف ہیں ۔

میری گزارش یہ ہے کہ حکومت جس کے اختیارات اور وسائل وسیع ہیں کیوں غریب وفادار اور چھوٹے مالکان اراضی پر زیادہ اور ناجائز بوجھ مالیے کا ڈال رہی ہے۔ یہ حکومت اس قدر محتاج نہیں کہ وہ غریبوں پر ظلم کرکے مزید روپیہ وصول کرے جب حکومت کے وسائل آمدنی پہلے ہی وسیع ہیں اور وہ مجبور نہیں کہ غریبوں پر مزید سختیاں کرکے جبراً روپیہ وصول کرے تو اس کو waste and barren اراضی پر سے یہ ٹیکس ہٹا کر اسے exempt کر دینا چاہئے کیونکہ اس ظلم کی تلوار کی زد غربا پر پڑی ہے ۔ یہ حکومت کون سے قرض کی ادائیگی کے لئے غریبوں سے جبراً ٹیکس وصول کرنا چاہتی ہے ۔

جناب سپیکر صاحب ۔ میں ضلع شیخوپورہ کے غریب مالکان اراضی کی نمائندگی کرتے ہوئے عرض کروں کہ وہاں water logging اور salinity کے باعث زیادہ سے زیادہ زمین barren and waste ہوتی چلی جا رہی ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ آپ اس دعوتی نمائندگی کو چھوڑیں ۔

ملک محمد اختر ۔ ایک اندازے کے مطابق فرلٹیئر میں بھی سابقہ پنجاب کی طرح salinity and water logging بڑھ رہی ہے اور زمین کو waste کر رہی ہے اور barren بنا رہی ہے ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ جناب والا ۔ ملک صاحب نے اشارہ کیا تھا کہ وہ میرے ضلع کی نمائندگی کرتے ہیں لہذا میرا خیال تھا کہ وہ کوئی relevant بات کریں گے (قہقہہ) مگر وہ بات کہا ہی گئے ہیں ۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میں اپنے ضلع کی نمائندگی کرنے کی اہلیت اور صلاحیت رکھتا ہوں آپ تکلیف نہ کریں بلکہ میں عرض کروں گا ۔ کہ آپ صرف اپنی گوالمنڈی کو سنبھالیں ۔ (قہقہہ)

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ اپنے علاقے کی نمائندگی کرتے ہیں یا اپنے علاقے کے حسینوں کی ؟ (قہقہہ)

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ یہ سارے صوبے کی نمائندگی کرتے ہیں کہ صرف شیخوپورہ کی بلکہ سندھ کی بھی اور فرنٹیئر کی بھی ۔

مسٹر چیئرمین ۔ میں بھی مانتا ہوں کہ ملک صاحب ہم سب کی نمائندگی کر رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ بد نصیبی کی بات ہے کہ نہایت قیمتی زرخیز زمین شیخوپورہ کی water logging and salinity کے باعث waste and barren ہوتی جا رہی ہے ۔ زرعی زرخیز زمین سیم زدہ ہوتی جاتی ہے اور اس طرح بنجر ہو کر کوئی آمدنی زرعی لحاظ سے نہیں دے سکتی لہذا ان اراضیات کو اس ٹیکس سے exempt کر دینا چاہئے ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ جناب والا ۔ ان معزز ممبر صاحب کو معلوم نہیں کہ ٹیوب ویل لگائے جانے کی بدولت بہت سی سیم زدہ زمین بحال بھی ہوگئی ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ میں نے ایک مثال دے کر سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ بہت سی قابل کاشت اراضی سیم زدگی کے ہاتھوں ناقابل کاشت ہوتی جا رہی ہے جس کو ریوینیو ٹیکس سے exempt کر دینا چاہئے میں مانتا ہوں کہ گورنمنٹ کو نوٹیفیکیشن کے ذریعہ exempt کرنے کا اختیار

ہے مگر میں کہتا ہوں کہ ایسی بنجر اور غیر آباد زمین کو اس ٹیکس سے لازماً مستثنیٰ کر دیا جائے محض حکومت کی صوابدید کے لئے چھوڑا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ بشرطیکہ آپ یہاں سرکاری نشست پر بیٹھیں ۔

ملک محمد اختر ۔ میں انشاء اللہ یقیناً اگلی سیٹ پر بیٹھوں گا اور خواجہ محمد صفدر بھی میرے ساتھ اگلی نشست پر بیٹھیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں تو اگلی نشست پر پہلے ہی بیٹھا ہوں ۔ مگر اگلی نشست سے میرے دوست کی مراد جو ہے میں اس نشست پر بیٹھنا نہیں چاہتا ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ جناب خواجہ صاحب آپ تو پہلے ہی اگلی نشست پر بیٹھے ہیں ۔ (قہقہہ)

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ اگلی Regime میں ہم اگلی نشستوں پر بیٹھیں گے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

جناب والا ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ جو زمین زرعی مقاصد کے قابل نہ ہو بلکہ waste and barren ہو یعنی بنجر بن جائے اس کو میری مجوزہ ترمیم میں دوبارہ دفعہ ۵۷ کے باعث حکومت کی صوابدید کی بجائے لازماً ریونیو ٹیکس سے exempt کر دیا جائے بورڈ آف ریونیو کے افسروں کی مرضی پر یہ معاملہ نہ چھوڑا جائے دفعہ ۴۲ میں ترمیم پیش کرنے سے میرا یہ مقصد ہے کہ میونسپل ایریا میں بنجر اراضیات از خود ریونیو ٹیکس سے exempt قرار پائیں اور دیوانی عدالت کے ذریعہ اس کا ازالہ کیا جائے ۔

Mr. Speaker : Don't repeat section 42 please ?

Malik Muhammad Akhtar : I am not repeating Sir.

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) - جناب والا - یہ باتیں وہ پہلے بھی کر چکے ہیں - اب یہ کہیں گے کہ یہ repeat نہیں کر رہے مگر واقعی وہ یہ باتیں پہلے بھی کہہ چکے ہیں - یہ ٹیپ ریکارڈ منگا کر ثابت کرنے کو کہیں گے -

ملک محمد اختر - جناب والا - میں عرض کر رہا ہوں کہ تمام ایسی اراضیات جو پہلے قابل کاشت تھیں اور اب وہ نا قابل کاشت ہوتی چلی جا رہی ہیں - وہ Land Revenue سے اصولاً اور لازماً exempt کر دی جائیں- میری دوسری ترمیم یہ ہے کہ جو مالکان اراضی ۵ ایکڑ کے اراضی کے مالک ہوں ان کو بہر حال اس Land Revenue سے مستثنیٰ کر دیا جائے ان کو مالیہ کی ادائیگی سے مستثنیٰ کر دینا چاہئے - جناب سپیکر - یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ تمام مہذب ممالک میں انکم ٹیکس یا دیگر اقسام کے ٹیکسز لگانے والے جو ادارے ہوتے ہیں وہ ہمیشہ کسی نہ کسی طور پر ٹیکسز میں relief دیتے ہیں - آپ اس سے انکار نہیں کر سکیں گے کہ شہری آبادی کی غالباً tax limit چھ ہزار روپیہ تک ہے یعنی جن اشخاص کی آمدنی ۶۰۰۰ روپیہ سے کم ہو وہ افراد یا اشخاص ٹیکس ادا نہیں کرتے - کئی وزراء حضرات کے ٹیکس کے متعلق کہہ سکتا ہوں کہ وہ taxable نہیں ہیں - میں ان کو یاد دلا سکتا ہوں - - - -

Mr. Speaker : The Member should be relevant.

ملک محمد اختر - بہت سے افراد بلکہ بیشتر حصہ اگر میں یہ کہوں کہ ۷۰ یا ۸۰ فیصد شہری آبادی کا وہ حصہ جو زرعی پیشہ نہیں رکھتے ہیں وہ taxable limit سے نیچے رہ گئے ہیں - ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں - آج زمینداروں کی اس حکومت میں اکثریت ہے جو صنعتی انقلاب آنے کے بعد آئندہ بیس تیس برسوں میں نہیں رہے گی - آج وہ قانون سازی کر رہے ہیں - اس وقت زرعی انڈسٹری میں جو لوگ ہیں یا کاشتکاروں کے نمائندگان کی حیثیت سے ہیں میں ان سے مودبانہ اپیل کرتا ہوں اور میں ان کے دلوں کو ٹٹولنا ہوں کہ یہ تفریق کس لئے روا رکھے بیٹھے ہیں کوئی بھی شخص جس کو

زمین میں سے کسی قسم کی آمدنی ہو وہ ضرور ٹیکس دے لیکن معاوضہ کے لحاظ سے یا کسی سکیل کے مطابق - یہ کیوں نہ ضروری قرار دیا جائے تاکہ ہمارے صوبہ کے کم و بیش تین یا چار کروڑ عوام بھی اس حق سے استفادہ اٹھائیں اور ان پر جو زرعی مالیہ بھی لگایا جانا ہے - اس مالیہ کی حد کی مقدار کو بھی مقرر کیا جائے ایک خاص حد تک وہ مقدار یا مالیہ قابل معافی ہو - میں یہ سمجھتا ہوں قائد حزب اختلاف نے اس کی calculation کی تھی اور وہ فرما رہے تھے کہ غالباً تمام تر دس یا بارہ لاکھ روپیہ کا ہماری حکومت کو فرق پڑے گا - - -

خواجہ محمد صفدر - یہ میری calculation نہیں ہے -

ملک محمد اختر - پھر میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں - دس یا بیس لاکھ روپے کا فرق پڑتا ہے - شہری یا دیہاتی آبادی یا تاجر پیشہ جو دوسرے کام کرتے ہیں یا ایسے لوگ جو زرعی کاروبار میں اپنا پیشہ رکھتے ہیں اور وہ اپنے اہل و عیال کا پیٹ پالتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان سب کے مابین یہ تفاوت ہرگز جائز نہیں -

جناب سپیکر - میں اپنا دوسرا نقطہ نظر جو بہت ضروری اور نہایت ہی اہم ہے پیش کرنا چاہتا ہوں - ایک شخص جس کی پانچ ایکڑ اراضی ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے بال بچوں کا پیٹ نہیں پال سکتا - جو بڑے زمیندار ہیں انہوں نے تو اپنی زمینوں کے لئے نئی مشینری خریدی - نئے فارمز بنائے لیکن چھوٹی ملکیت رکھنے والے کاشتکار آج بھی وہیں پر ہیں جہاں پر آج سے کئی سو سال قبل تھے - جو چھوٹی ملکیت والے لوگ ہیں ان کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے کیونکہ ان کی زمینیں خاندانوں میں بٹ گئی ہیں اور وہ بٹتی ہی چلی جا رہی ہیں - ملکی صنعتی ترقی کے متعلق آپ اندازہ فرمائیں - صرف ایک لائن ہے جو پہلے بھی میں اس ہاؤس میں کئی بار کہہ چکا ہوں کہ ۱۸ سال میں تین سو ملین روپیہ کا اضافہ ہوا اور اب (یہ ۱۹۶۵ء کے اعداد و شمار ہیں) ساڑھے گیارہ سو ملین روپیہ کا آپ کی صنعت میں اضافہ ہوا -

اس کے باوجود صنعت کے میدان میں چھ ہزار سے زائد آمدن والے لوگوں کو taxable قرار دیتے ہیں ۔ کیا یہ اصول ان غریب دیہاتیوں کے لئے عمل میں نہیں لایا جا سکتا ؟ یہ دراصل بنیادی تصور کی غلطی ہے ۔ پرانے حکمران یہ تصور لے بیٹھے تھے اور وہ اس پر عمل پیرا تھے ۔ کہ یہ زمینیں تمام حکومت کی ملکیت ہیں انہوں نے پانچ ہزاری یا دس ہزاری سردار مقرر کر رکھے تھے جو ان کو فوج مہیا کرتے تھے اور فوج کے اخراجات مالیہ کی صورت میں پورا کرتے تھے ۔ انہوں نے جاگیروں کا تحفظ کر رکھا تھا لیکن آج ایسے حالات نہیں ہیں انگریزوں کو یہ بات بھاتی تھی کہ زمین کے چپے چپے سے جو بھی اس نچوڑ کر نکال سکیں نکال لیں ۔ آج ہم مغربی پاکستان میں جو ملک کا کافی ترقی یافتہ زرعی حصہ ہے ۔ قانون مالیہ کا نفاذ کر رہے ہیں ۔ تو میری یہ التجا ہے کہ اس قانون کا نفاذ کرتے ہوئے انصاف کے تقاضوں کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں ۔ یہ کہاں کا انصاف ہے اور یہ کہاں کی قانون سازی ہے کہ ۱۸۸۷ء کے قانون کو چند معمولی معمولی ترامیم کے ساتھ نافذ کیا جائے ۔ اگر میں اپنے دوستوں سے یہ کہوں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب ۔ اپنی دلیل کو اپنی ترمیم کے دائرے تک ہی محدود رکھیں ۔

ملک محمد اختر ۔ بہتر جناب والا ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ قطعاً مناسب نہیں کہ چھوٹی چھوٹی سی چند ترامیم ۱۸۸۷ء کے قانون میں کرکے وہی پرانی شرح اور وہی طریق کار کہ تمام زمیندار ایک جیسا مالیہ ادا کریں گے ہم اسی پر عمل پیرا ہو اور اس طریق کار کو ترک نہ کریں اور ایک حد مقرر نہ کریں کہ جس حد سے نیچے آمدنی والا طبقہ کسی چھوٹ کا مستحق ہو سکے ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ہم افراد کی آمدنی کے لحاظ سے ان کو چھوٹ دیتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن آپ کی ترمیم یہ تو نہیں ہے ۔ اس لئے آپ اپنی اگلی دلیل بیان فرمائیں ۔

ملک محمد اختر - بہر حال میں نے یہ گزارش کرنی ہے کہ میں نے تمام طبقات سے انصاف کرنے کی کوشش کی ہے - اور میری اس ترمیم کے مطابق اگر کوئی ایسی اراضی ہو کہ جہاں پر ٹیوب ویل نصب کئے جائیں تو پہلے آٹھ سال اس اراضی کو اس قابل نہ سمجھا جائے کہ اس سے کسی شکل میں مالیہ وصول کیا جائے - اس کے لئے میرے پاس یہ وجہ جواز ہے کہ مثال کے طور پر حکومت نے ہوٹلوں کی صنعت اور دیگر صنعتوں کو جس میں کہ لوگ دلچسپی لیتے تھے ، Tax Holiday دی ہے اور میرے دوست چودھری محمد نواز صاحب کا ایک جملہ مجھے یہاں دھرانا ہوگا کہ یہاں امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہو گئے ہیں -

چودھری محمد ادریس - انہوں نے یہ کب کہا تھا ؟

ملک محمد اختر - انہوں نے یہ کہا بھی تھا اور اگر میں غلطی نہیں کر رہا ہوں تو اخبارات میں بھی شائع ہوا تھا اور آپ نے اس پر اعتراض بھی کیا تھا -

چودھری محمد ادریس - جناب والا - چونکہ ملک اختر صاحب نے اپنی تقریر کے دوران میری طرف اشارہ کیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ چودھری محمد نواز صاحب کا وہ فقرہ صحیح طور پر یہاں بیان کر دوں - صحیح بات یہ ہے کہ چودھری محمد نواز صاحب نے یہ کہا تھا کہ یہ مناسب نہیں ہے کہ غریبوں کی زمینیں کم داموں پر لے کر مالکان کو دی جائیں -

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - مجھے یہ گزارش کرنا ہے کہ جب انہوں نے ہوٹلوں کی صنعت کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے اور میں اس کی ایک مثال بھی دیتا ہوں کہ لاہور میں انٹرنیشنل ہوٹل اور ایمبیسڈر ہوٹل کا قیام ہوا تو ان دونوں ہوٹلوں کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا تھا - تو اب یہ لوگ تو ٹیکس نہ دیں لیکن کسی کواپرٹیو بنک یا کوآپرٹیو سوسائٹی سے قرض لے کر اگر کوئی بیچارہ زمیندار اپنی زمین کی بہتری کے لئے ٹیوب ویل

نصب کرے تو اس پر یہ ٹیکس دینا لازم آتا ہے ۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ کیا ۱۹۶۲ء کے آئین کے نفاذ کے بعد یہ ضروری قرار نہیں دیا گیا کہ

"All citizens will be equal before the eyes of Law."

اور یہ کوئی قانون سازی نہیں ہے کہ جس میں آپ شہری اور دیہاتی لوگوں کے ساتھ امتیاز برت رہے ہیں ۔ اب میں اس کا منفی پہلو لیتا ہوں کہ اگر حکومت کو اپنے مالی وسائل میں کمی محسوس ہوتی ہے تو پھر ٹیکس کی جو حد شہروں میں قائم کی گئی ہے ، وہ اس پر دوبارہ غور فرما لیں ۔ (اگرچہ میں اس کا مخالف ہوں) اور شہری اور دیہاتی آبادی کی آمدنی کے اس قصے کو ایک سطح پر لے آئیں ۔ اس طرح سے حکومت کے قول و فعل میں بھی تضاد نہیں رہے گا ۔ جیسا کہ وہ اکثر و بیشتر کہا کرتے ہیں کہ انہوں نے زرعی سیکٹر کے لئے تیسرے پنجسالہ منصوبے میں قابل قدر سکیمیں رکھی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دعویٰ جھوٹا اور باطل ہو کر رہ جاتا ہے ۔ آئین کی دفعات کی رو سے آپ یہ نہیں کر سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں اپنی دوسری proviso کی تیسری شق کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ اس میں یہ دیا گیا ہے کہ جو اراضی سیم اور تھور سے متاثر ہو یا جس اراضی کی اصلاح کی گئی ہو ان تینوں اقسام کی اراضی کو آٹھ سال کے لئے مالیہ کی ادائیگی کے قابل نہیں سمجھا جائے گا ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ جب کسی مالک کی اراضی ان تینوں نقائص کا شکار ہو جائے اور اس کے بعد وہ بڑی کوشش اور کاوش سے اور حکومت کی امداد سے اسے دوبارہ قابل کاشت بنا دے ، تو اس صورت میں آپ ان اثرات کو زیر غور لائیں کہ جن سے متعلقہ خاندان اثر پذیر ہو چکے ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ جہاں آپ بڑی بڑی صنعتوں کو ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں ، درآمدی لائسنس دیتے ہیں اور طرح طرح کی سہولتیں دیتے ہیں ، ان غریب کاشتکاروں کی زمینیں جن کی قیمت دو چند نہیں سہ چند نہیں بلکہ دہ چند ہو چکی ہیں ، آپ ان کی سینکڑوں ایکڑ اراضی محکمہ صنعت

کے ذریعے حاصل کرکے فیکٹری والوں کو دیتے ہیں تاکہ اس سے چند صد افراد اپنی روزی حاصل کر سکیں ۔ دراصل یہ ایک camouflage ہوتا ہے ۔ یہ امیر کو امیر تر بناتے ہیں جو غریب کا گلا کاٹنے کے برابر ہوتا ہے ۔ تو آپ ایک آفت رسیدہ خاندان کو کہ جس کی قابل کاشت زمین اس قابل نہیں رہی کہ وہ اس پر کاشت کر سکے اور جب وہ ان تمام مراحل کو طے کرکے جو کہ بنجر زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے ضروری ہیں زمین کو دوبارہ قابل کاشت بنائے تو آپ اس کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ اس زمین کو زیر کاشت لانے کے متعلق سوچے اور وہ اس بات کا فیصلہ کرے کہ آیا مالیہ کی مقدار جو کہ assess ہو چکی ہے اس کا توازن اس کی آمدنی کے ساتھ متوازن ہو جاتا ہے یا نہیں ۔ اور اسے اس زمین کو زیرکاشت لانا چاہئے یا نہیں ۔

جناب سپیکر ۔ اس ملک میں یہ کب تک ہوگا ؟ کیا ہمارے حکمران انقلاب روس اور انقلاب چین سے بھی سبق حاصل نہیں کرتے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ طبقات میں یہ تفاوت ملک کو کمیونزم کی طرف لے جا رہا ہے ۔ اور ملک میں دو طبقات پیدا ہو رہے ہیں ۔ ابھی کل ہی کسی کا بیان چھپا تھا (حالانکہ تقسیم ملک سے قبل وہ لوگ اپنے آپ کو ہم میں سے تصور کرتے تھے) ۔ یہ ایک صنعت کار کے صاحبزادے کا بیان تھا ۔ کہ سیاست دان ہم پر بلا وجہ تنقید کرتے ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ بھی اپنے آپ کو ان ایک سو پچاس خاندانوں میں سے ہی تصور کرتے ہیں ۔ حالانکہ کل کی بات ہے کہ وہ کارپوریشن میں ہمارے ساتھ ایک کونسلر ہوتے تھے اور اپنے آپ کو ایک ورکر کہتے تھے ۔

جناب سپیکر ۔ اب میں اگلی argument پر آتا ہوں ۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے کچھ عرض کرنے کا موقع دیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس میں، ایک proviso (v) ہے کہ ایسی بنجر زمین جس کو نہر کے پانی کے ذریعہ زیر کاشت لایا جائے پہلے ۸ سال میں اس پر مالیہ نافذ نہیں ہوگا ۔ جناب سپیکر ۔ میری مراد یہ ہے کہ نئی زمین کو کاشت کرنے

کے لئے زرعی آلات (Agricultural Implements) کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک کاشتکار کو بیلوں کی جوڑی خریدنا ہو گی۔ پھر ہل بھی خریدنا ہو گا۔ اگر اس کی زمین سے محض نہر گزار دیں تو کیا اس کو کوئی bearer cheque مل جاتا ہے۔

Mr. Speaker : "Waste lands brought under cultivation shall not be assessed and be liable to pay land-revenue for the first eight years ;"

اس ترمیم سے آپ کی کیا مراد ہے۔

Waste lands brought under cultivation shall not be assessed and be liable to the payment of land revenue ?

ملک محمد اختر یہ کہ آٹھ سال تک ٹیکس نہ لگے۔

مسٹر سپیکر۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ گرامر کی رو سے درست نہیں۔

ملک محمد اختر۔ میں نے جن رولز کے مطابق یہ ترمیم بنائی ہے وہ آج سے ۹۰ سال قبل کسی انگریز نے بنائے تھے۔

Mr. Speaker : Will you please refer to those rules ? (*a short pause*)

ملک محمد اختر۔ جناب سپیکر۔ میرا اندازہ ہے کہ یہ ایسے ہی ہے۔ جیسا کہ یہاں دیا گیا ہے۔

Mr. Speaker : Waste lands brought under cultivation by canal water shall not be assessed and be liable .....

waste land کے سلسلہ میں لفظ "be" دو دفعہ استعمال کیا گیا ہے اور مفہوم confuse ہو گیا ہے۔

It is just for your information.

ملک محمد اختر۔ اس کے بعد میں اپنی ترمیم کے دوسرے حصہ کے متعلق عرض کروں گا۔

Land revenue shall be assessed in cash.

یہاں cash اور kind کا ذکر کیا گیا ہے ۔ یہ بات میں نے خواجہ صاحب سے سیکھی ہے انہوں نے ایک ترمیم دی تھی جب وہ جیل میں تھے میں نے اس پر ہی work upon کیا ہے ۔ اگر ہم محض cash کے طریق کار کو Land Revenue کے لئے رائج کریں تو زیادہ بہتر ہوگا ۔ جناب وزیر مال نے یہ فرمایا تھا کہ اگر اس ترمیم کو لایا گیا تو ان کو خدشہ تھا بلوچستان کے بعض علاقوں میں نافذ نہ کر سکیں گے ۔ وہ ایسے علاقہ جات ہیں جہاں cash میں payment نہیں کر سکتے اس لئے kind میں رکھنا ضروری ہے ۔ وہاں لوگ اس قابل نہیں کہ cash میں payment کر سکیں وہ لوگ جاہل ہیں اور ان پڑھ ہیں ۔ وہ بیچارے تمام طریقہ کار میں بد دیانتی کو روکنے کے لئے قانونی ذریعہ سے بالکل نا آشنا ہیں کہ ان سے kind کے طور پر کس قدر مالیہ وصول کیا جا سکتا ہے ۔ آپ کی جو مالیہ فراہم کرنے والی ایجنسی ہوگی ۔ وہ ان لوگوں کو کہہ سکتے ہیں کہ گندم کی دو بوری زائد دے دیں اور وہ انکار نہیں کر سکتے ۔ اس کی کوئی رسید وغیرہ نہیں ہوگی ۔ لیکن اگر فراہم کرنے والے کو اسے رسید کاٹ کر دینا ہوگی تو اس کا کہیں نہ کہیں اندراج ہوگا اور اسے بتانا پڑے گا کہ کتنی رقم وصول کی گئی ہے اگر وہ کوئی زیادہ رقم وصول کرتا ہے تو وہ قابل مواخذہ ہو سکتا ہے ۔ لیکن kind میں مالیہ وصول کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ہوگا کہ کتنا مالیہ وصول کیا گیا ہے ۔ دراصل یہ argument اس کے برعکس ہے جو جناب وزیر مال نے ارشاد فرمائی تھی لیکن ہم کو چاہئے کہ ہم ان لوگوں کی سہولت کے لئے ایسا قانون بنائیں کہ محکمہ مال کا عملہ ان پر ناجائز بار کا باعث نہ بنے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مالیہ اگر cash میں کر دیا جائے تو زیادہ بہتر اور موزوں ہوگا ۔

جناب سپیکر ۔ اب آپ اندازہ فرمائیں کہ مالیہ کی assessment in kind کرنے کا جو طریق کار ہے اس کے متعلق کوئی رولز نہیں ہیں ۔ میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں کہ ہزاروں من گندم کو کس طرح تول کر آپ کے عمال اپنے مالیہ کا حصہ نکالیں گے اور یہ assessment کس

طرح ہوگی ۔ اس کے متعلق مجھے کوئی لٹریچر نہیں مل سکا ۔ جس میں اس قسم کا کوئی ذکر ہو ۔

Minister of Food (Malik Khuda Bakhsh): He has put a question. Would you allow me to reply?

Mr. Speaker: Yes, yes, he will welcome your reply because he will have some pause.

وزیر زراعت و خوراک ۔ جناب والا ۔ میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس قسم کا کوئی منشا نہیں کہ kind میں لینڈ ریوینیو کا نفاذ سارے مغربی پاکستان میں کر دیا جائے یہ provision صرف اس لئے لگائی گئی ہے کہ چند ایسے علاقے ہیں جہاں پر ایسا رواج ہے ۔ یہ علاقے اس سطح پر نہیں کہ ان پر cash لگا دیا جائے ۔ یہ تو سوچنے والی بات ہے کہ چند علاقہ جات میں تو ہو سکتا ہے لیکن تمام علاقوں میں باٹ اور ترازو لے کر پھرتے رہیں اور غلہ تولتے رہیں ایسا کوئی منشاء نہیں ۔ صرف ان علاقوں میں ایسا کرنا پڑے گا جہاں ایسا رواج ہے اور ایسا انتظام ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ میں نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ وزیر مال پس ماندہ علاقوں میں یہ طریق کار رائج کرنا چاہتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ وہاں پر اس کے غلط استعمال کا اور بھی قوی امکان ہے ۔ انہوں نے جو argument دی ہے وہ میری ترمیم کے حق میں جاتی ہے ۔ آج سن لیجئے کہ جب بھی اس پر عمل کیا جائے گا تو آپ کو اختیار ہوگا کہ جس طرح چاہیں مالیہ وصول کریں ۔ اگر آپ اس قانون مالیہ کو سارے صوبہ پر تھوپنا چاہتے ہیں تو یہ ایک ظلم ہے ۔ وہ ایک ایسا فرسودہ نظام ہے جس کو ایک سو سال کے بعد رائج کیا جا رہا ہے جو غلامی کے ایسے دور کی یاد ہے جس میں سے ہم انگریزوں اور سکھوں کے وقت میں گزر چکے ہیں ۔

Mr. Speaker: The House is adjourned for tomorrow to meet at 8-30 a.m.

The Assembly then adjourned (at 1.30 p.m.) till 8.30 a.m. on Tuesday, the 3rd October, 1967.

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 8383)

ANNEXURE

Statement showing various schemes pending for consideration and approval with the Planning and Development Department on 15th May, 1967

(Rs. in lacs)

Sr. No.	Name of the scheme	Estimated cost	Date of preparation of scheme	Date of receipt in the Department	Reasons of delay in approval	Approximate period during which each scheme is likely to be approved or disapproved
	AGRICULTURE SECTOR					
1	Rehabilitation of denuded hills in Lahtrar Valley of Murree Hills.	32.39	October 1964	7-12-64	Preference is always given to Agricultural Development Programme schemes. This scheme is, however, not included in ADP, and therefore its consideration was kept pending.	It will be put up for consideration during second half of 1967-68 ; the first half to be devoted to the schemes included in ADP 1967-68.

2	Range Improvement scheme, Sibi, Loralai and Zhob Districts of Quetta Division.	31.40	November 1964	12-12-64	This is a non-plan scheme and inter-sector adjustments have not been received.	It will be considered when the Sponsoring Department can give savings from other schemes for its financing.
3	Seed multiplication-*cum*-garden-*cum*-nursery farm, Rakh Khanpur Shamali.	10.24	18-1-65	3-5-65	In the beginning land was not available. Land has been acquired and the scheme would be taken up in 1967-68.	Two months.
4	Scheme for establishment of 20 new artificial insemination Centres with Sub-Centres in West Pakistan.	34.59	December 1964	20-1-65	This is a non-ADP scheme.	It will be put up for consideration during second half of 1967-68 ; the first half to be devoted to schemes included in ADP 1967-68.
5	Introduction and marketing of Jute in Ghulam Muhammad and Guddu Barrages.	16.09	January 1966	19-2-66	This is a non-ADP scheme and therefore its consideartion was kept pending.	It will be put up for consideration during second half of 1967-68 the first half to be devoted to schemes included in A.D. 1967-68.

1	2	3	4	5	6	7
6	Procurement of plant protection material for the control of pests of Brassica.	319.28	March 1966	8-4-66	This is a non-plan, non-ADP scheme and therefore consideration was delayed.	—do—
7	Establishment of an Agriculture Development Estate, Lahore.	49.72	January 1967	24-2-67	This scheme was considered by the PDWP on 6th June 1967, Main principles were decided and only details are to be scrutinized by a Sub-Committee.	Two months.
8	Combined milk and milk powder project at Mandi Baha-ud-Din.	137.00	November 1966	31-12-66	This scheme has been referred to a Sub-Committee by the PDWP in the meeting held on 6th June 1967.	Three months.
9	Development of fisheries in Mekran and Sind	112.78	June 1964	8-12-66	This has not been so far included in the ADP.	One month.

Coast Mechanization Programme.				The scheme is, however ready for consideration of the PWDP.	
10 Scheme for establishment of a main workshop at Pasni and Sub-shop at Ormara, Mekran coast.	66.01	January 1965	24-3-66	The PDWP asked the Department in its meeting of 6th June 1967 to put up this scheme alongwith the scheme at Serial No. 9.	One month.
11 Development of College of Agriculture, Peshawar.	22.45	...	28-1-67	Approved on 6th June 1967.	
12 Scheme for strengthening of Agriculture Extension and training of farmers.	144.74	20th April 1967	2-5-67	The PDWP considered the scheme on 6th June 1967 and some modifications were made. Revised scheme would be considered when it is received.	
13 Import and sale of lining pipes for tubewells.	185.00	May 1967	25-5-67	These schemes were on the Agenda of PDWP on	One month.

1	2	3	4	5	6	7
					6th June 1967 and 7th June 1967, but could not be considered due to lack of time. These will be considered in the next meeting now.	
14	Construction of stores in West Pakistan.	28.38	15th December 1964	23-4-67		
15	Scheme for construction of Agricultural Workshop Resalwala.	8.23	28th July 1965	16-3-67		
16	Package demonstration block.	83.94	October 1966	27-1-67		
17	Livestock experiment station, Red Sindhi Cattle, Nabisar Road.	12.54	1st October 1966	25-4-67	The scheme is ready for consideration and would be put up in the next meeting of the PDWP.	One month.

WATER AND POWER SECTOR

(Sub-Sector Irrigation)

18 Makhi Dhandh Project Scheme in Nara Canal Track.	34.70	March 1967	March 1967	Under Examination.	Not known.
19 Construction of Canal Colony for Zonal Offices at Sargodha.	34.67	12th May 1967	16-5-67	...	...
20 Survey of Kachi Plan Mastung Area Irrigation.	15.17	24th May 1967	27-5-67	...	...
21 Construction of Supro Bund in Rice Canal Area.	29.98	10th January 1967	16th Jan. 1967	...	...
22 Feasibility Study of Mirani Dam Project on River Dasht.	10.47	3rd December 1966	8th Dec. 1966	...	...
23 Tube well Irrigation Scheme in Riverain Area of Larkana District.	31.86	6th April 1966	11th April 1966	...	...

1	2	3	4	5	6	7
24	Hingri Narg Irrigation Scheme.	24.00	9th December 1966	16th Dec. 1966	...	...
25	Plhawa Irrigation Scheme	13.00	4th December 1966	9th Dec- 1966	...	...
26	Providing divide weir in Nari River near Ghazi.	15.89	9th December 1966	20th Dec. 1966	...	...
27	Badanzi Irrigation Scheme	11.64	...	16th Dec. 1966	...	...
28	Diversion of Togha Nullah Irrigation Scheme.	13.92	...	...	...	...
	(*Sub-Sector WAPDA*)					
29	Khanpur Dam	10,72.00	January 1967	Feb. 1967	...	...
30	SCARP V	33,67.43	16th January 1967	17th Jan. 1967	—	..
31	Providing two additional Gas turbines at Kotri.	2,50.00	April 1967	April 1967	...	...

(Sub-Sector—A.D.C.)

32 Extension Bakhat Branch System with off-taking Channels.	58.59	May 1967	May 1967	...	...
33 Mohar Lift Irrigation Scheme.	49.03	...	...	...	...
34 Construction of Kibla Bandi Dam.	13.00	28th February 1967	March 1967	...	...
35 Construction of Chattri Dam.	11.41	January 1967	Jan. 1967	...	...
36 Construction of Channi Bore Dam.	11.34	...	...	...	..
37 Construction of Khal Dam	19.64	28th February 1967	3rd March 1967	...	...
38 Construction of Gurab Dam.	13.39	11th January 1967	Jan. 1967	..	...
39 Guddu Barrage Left Bank Tube-well Scheme.	91.61	March 1967	March 1967	...	...

1	2	3	4	5	6	7
	(*Industries Sector*)					
40	Dir Forest Industry Complex.	6,28.79	14th November 1966	5th Dec. 1966	Both the schemes have been considered by PDWP on 24th April 1967 and deferred. Now they will be considered on 7th June 1967 by PDWP.	It depends upon the economic importance of the particular project. Normally two to four month, are taken for processing of the scheme.
41	Kraft Paper Mill Project.	6,80.00	20th July 1966	30th July 1966		
42	Development and Utilization of Swat China Clay.	3.53.41	20th April 1967	2nd May 1967	Scheme is under examination and shall be considered on 7th June 1967 by PDWP.	
43	Chichali Iron Ore Project	15,81.24	5th February 1967	31st March 1967	Scheme is under examination.	
44	Pilot Low Temperature. Carbonization Plant, Quetta.	2,02.79	25th October 1966	1st Nov. 1966	Being considered by PDWP on 7th June 1967.	

45 Specific Investigation and preparation of schemes of selected Minerals.	20.00	6th February 1967	18th April 1967	Information awaited from sponsoring Department.	
46 Specific Investigation for development of selected Marbles.	10.00	..	...	Scheme has been examined and shall be put up to PDWP in its next meeting.	
47 Coal Briquitting Plant, Makerwal.	24.82	28th February 1967	7th March 1967	Working paper has been prepared and scheme is expected to be placed before PDWP in its next meeting.	
48 Re-organization and Expansion of Industrial Laboratory and Workshop attached to it.	24.24	11th May 1967	13th May 1967	Being considered by the PDWP on 7th June 1967.	
Tronsport and Communicatians Sectors)					
49 Tando Allahyar-Tando Ghulam Ali Road.	25.03	1957	31st Dec. 1967	It was on the agenda of PDWP meeting held on	Two schemes would again be placed before the

1	2	3	4	5	6	7
					6th July, 1966 and was postponed. Since then it is waiting consideration by PDWP.	PDWP meeting.
50	Construction of Railway sub-way Bridge in mile 2 of Rawalpindi - Murree Road.	7.93	17th April 1967	10th May 1967	The scheme is not delayed and in time processing of the scheme is being done.	The scheme would be put to the PDWP at the next meeting.
51	Providing alternate link to G.T. Road from District Courts to mile 9/5 of Lahore Bye-pass Road (Bund Road). *(Physical Planning and Housing)*	19.00	13th April 1967	13th April 1967	The scheme is not delayed but is being processed quite in time.	The scheme would be put to PDWP at its next meeting.
52	Aerial survey and topographical maps. *(Health Sector)*	29.14	28th March 1967	17th April 1967	...	In the next meeting of the PDWP.
53	Construction of 8 Nos. Junior Officers Flats and	10.93	January 1967	12th April 1967	Not much delayed.	In a month or so.

hostel for 40 students in L.W. Hospital, Lahore.					
(Social Welfare Sector)					
54 Pilot Rural Demonstration Project for the blind.	23.93	February 1967	10th Feb. 1967	P.C.I. were not available in time.	...
Frentior Regions					
55 Improving, soling, metalling, surfacing Mirali Bichi Keahkai Road.	11.00	17th February 1965	22nd Mar. 1965	The scheme was with held due to non-availability of essential information.	After two months.
56 Widening, soling, metalling, surfacing of Ogbi Shergark Darband Road (250 miles).	21.72	1st February 1965	11th Mar. 1965	Rough cost estimates have not been submitted by the Sponsoring Department.	In a month or so.
57 Merger of plant protection and extension work in Frontier Regions, States and Tribal Areas of Peshawar Division.	16.30	Not mentioned in P.C.I. Form	20th Mar. 1965	Scheme is ready for submission to the Provincial Development Working Party.	...

APPENDIX II

(Ref: Starred Question No. 8384)

ANNEXURE I

List of Schemes Approved by the Planning and Development Department during 1965, 1966 and 1967

(Rs. in lacs.)

Sr. No.	Name of the Scheme	Total estimated cost	Date of receipt of the scheme	Date of Approval of the scheme
1	2	3	4	5
1	Establishment of seed farms on 5,000 acres in Guddu Barrage for supply of pure seeds of improved varieties of crops.	59.19	27th February 1965	7th October 1965.
2	Soil and Water conservation operational project (Potwar Uplands).	8,57.25	14th January 1965	23rd December 1965.
3	Intensification of Graduate, post Graduate and advance studies at Agriculture College, Tando Jam (Phase I).	14.27	15th January 1964	2nd/3rd September 1965.

4	Field Assistants for the Union Committess/Urban Centres.	40.14	8th December 1964	9th March 1965.
5	Replacement of bullocks by Tractors at the Government Seed Farms.	23.78	8th December 1964	9th March 1965.
6	Procurement and distribution of Fertilzers during the 3rd Plan.	1,56.01.32	17th December 1964	7th October 1965.
7	Fruit Development in West Pakistan Training of Malis.	8.50	10th February 1965	2nd/3rd September 1965.
8	Coconut cultivation in West Pakistan Korangi, Karachi.	11.03	10th February 1965	4th May 1965.
9	Strengthening of Bureau of Agriculture information by providing additional staff and equipment.	23.02	5th March 1965	3rd September 1965.
10	Acquisition of locus control material (equipment and vehicles' etc).	20.05	12th December 1964	9th March 1965.
11	Augmentation of Water Supply through installation of wells and tubewells (subsidy for equipment).	1,75.00	5th December 1964	4th May 1965.
12	Scheme for manufacture of Agricultural implements required for the improvement of cotton in West Pakistan.	10.00	5th November 1964	4th May 1965.

1	2	3	4	5
13	Acquisition of Plant Protection material for ground operation.	25,10.00	5th December 1964	19th November 1965.
14	Construction of residential building for the staff of D.D.A., Dera Ismail Khan.	13.65	21st December 1964	2nd/3rd September 1965.
15	Development of land and provision of machinery for augmenting water supply in West pakistan.	29,90.00	19th August 1963	9th March 1965.
16	Tacavi Loans.	10,00.00	31st December 1964	7th/8th/9th October 1965.
17	Grant of Scholarships to the students of various integrated Units for studies at the college of Animal Husbandry.	11.77	23rd January 1966	19th November 1965
18	Scheme for extension of Poultry Rural Areas of West Pakistan.	13.00	12th January 1965	9th June 1965.
19	Setting up of Veterinary Research Institute at Harike Road, Lahore—Construction of buildings.	22.71	20th January 1965	9th June 1965.

20	Scheme for provision of medicines in 1500 Union Councils where stock Assistants have been provided.	1,12.50	20th January 1965	7th July 1965.
21	Staff for Director Colonization Office (Finance Wing).	47.50	9th June 1965	7th October 1965.
22	Extension of consolidation of Land holdings in Bahawalpur Division.	21.93	15th March 1965 ...	4th May 1965.
23	Construction of P. W. D. buildings in G. M. Barrage.	20.00	25th January 1965	7th/8th/9th October 1965.
24	Organization of Union Council Agriculture and Service Cooperatives,	6.38	13th July 1965	23rd December 1965.
25	Employment of Co-operative Staff in Guddu Barrage.	26.10	3rd March 1965 ...	7th/8th/9th October 1 65.
26	Co-operative Cheese making factory at Vehari.	54.00	16th November 1964	25th August 1965.
27	Co-operative Sheep-shearing, grading and Marketing of Wool, Khairpur Division.	10.74	16th November 1964	25th August 1965.
28	Co-operative sheep-shearing, grading and Marketing of Wool, in Tharparkar District, Hyderabad Division.	10.74	16th November 1964	25th August 1965.
29	Development of fisheries in Makran Coast.	37.04	16th June 1965 ...	23rd December 1965.
30	Afforestation of 20,000 Acres of resumed Land in Peshawar Region.	12.72	12th December 1964	7th July 1965.

1	2	3	4	5
31	Watershed management in Kaghan Forest Division over an area of 30 sq. miles from Garhi Habibullah to Malakand.	33.60	16th March 1965 ...	20th July 1965
32	Development of canal-side plantation in Lahore Forest Region.	90.00	7th January 1965 ..	5th August 1965
33	Development of canal-side plantation in Multan Forest Region.	1,16.00	6th February 1965	...
34	Planting of 5,000 miles length of canal-side land strips in Hyderabad Region.	1,52.00	24th December 1964	...
35	Planting of 600 miles of P. W. D. roadside land strips in Multan Circle (Division).	27.10	18th December 1964	...
36	Planting of P. W. D. roadside land strips in Rawalpindi Circle over 180 miles length.	13.39	7th December 1964	9th June 1965
37	Construction of 75 miles feeder Trunk Road District Hazara.	35.00	7th January 1965 ..	...

38	Planting of 230 miles Railway land strips in Peshawar Regian.	13.88	28th December 1964	...
39	Rehabilitation of land around Ghora Gali.	40.11	2nd February 1965	5th August 1965
40	Production and distribution of pure seeds improved varieties of crops.	2,384.61	12th January 1965	5th October 1966
41	Micro plot wheat varieties.	20.02	31st December 1964	12th February 1966
42	Flex cultivation and processing units.	6.00	12th November 1965	11th August 1966
43	Agricultural extension in area commanded by G. M. Barrage.	10.64	25th October 1965	27th January 1966
44	Scheme for field inspection and seed testing in West Pakistan.	10.64	8th January 1965	...
45	Intensification of research in Northern Zone, Pesha war and D. I. Khan Division (Phase I and IV).	50.00	15th January 1965	22nd/24th December 1966
46	Expansion and intensification of research and introduction of new Section at Tandojam.	1,18.00	12th January 1965	24th December 1966
47	Expansion and intensification of research and introduction of new Section at Lyallpur.	83.34	28th November 1964	...

1	2	3	4	5
48	Creation of new Sections and additional facilities for strengthening of Agriculture Research in Quetta and Kalat Division. Establishment of research Sub-Station Beghana and Loralai.	32.06	12th January 1965	...
49	Agriculture extension in Guddu Barrage.	1,19.90	13th October 1965	27th January 1966
50	Scheme for employment of 1,500 Stock Assistants in Union Councils for contagious and infectious diseases.	1,30.00	20th January 1965	12th September 1966
51	Provision of additional staff and facilities at the existing Veterinary Hospitals, etc.	35.65	17th July 1966	5th October 1966
52	Development of Taunsa Barrage Project.	95.01	20th October 1965	11th August 1966
53	Development of Kalri Lake Area.	34.81	16th February 1966	5th October 1966
54	Consolidation of holdings in Guddu Barrage Project area.	48.01	29th February 1965	27th January 1966
55	Establishment of Mandi Town at Tando Ikram.	15.39	30th June 1965	24th December 1966
56	Establishment of Mandi Town at Gharo.	11.32	30th June 1965	...

57	Scheme for sheep shearing in Bahawalpur Region (Cholistan) on co-operative basis.	16.67	17th January 1965	12th May 1966
58	Scheme for sheep shearing,wool grading and marketing ih Thal.	8.71	17th December 1964	12th September 1966
59	West Pakistan Co-operative Consumers Society.	34.60	31st December 1965	14th May 1966
60	Employment of Co-operative saff in Ghulam Muhammad Barrage.	15.50	28th January 1965	27th January 1966
61	Introduction of mechanization farming in Chaks of Multan Zone.	90.77	19th October 1965	12th May 1966
62	Co-operative milk Collecting Processing and Distribution Units at Multan.	45.70	16th November 1964	12th September 1966
63	Reconstruction of Rural Credit and Agricultural Marketing.	7,67.00	5th January 1965	5th October 1966
64	Scheme for organization of Co-operatsve Marketing Societies in Guddu Barrage.	10.65	25th January 1965	22nd/24th January 1966
65	Development of Lakes for fish production.	14.13	15th December 1964	5th October 1966
66	Modernization of fish curing yards at Jiwani, Ormara, Dumb and Jhang.	13.73	10th March 1965	14th May 1966

1	2	3	4	5
67	Water-supply Scheme Pasni.	14.52	23rd October 1965	11th August 1960
68	Range Management Operational Project Thal.	47.22	30th January 1965	11th July 1966
69	West Pakistan Range Improvement Scheme.	11.79	5th February 1965	12th September 1966
70	Kohistan Range Management Scheme.	23.70	23rd June 1966	...
71	Aerial Forest Inventery and land use running to survey the area of North West Pakistan.	1,04.84	10th May 1965	22nd/24th December 1966
72	Planting of 400 miles canal side land strips in Ghulam Muhammad Barrage.	22.77	20th May 1965	...
73	Construction of link roads in Murree Hills (49 miles).	18.57	4th December 1964	...
74	Compilation of Working Plan in West Pakistan.	37.90	10th February 1965	12th September 1966
75	Rehabilitation of reverian forests over 25,000 acres, Hyderabad Region.	30.00	24th December 1964	22nd December 1966
76	Reorganization and Development of Pakistan Forests Institute Peshawar (Revised).	62.50	23rd March 1965	...

77	Watershed management in Galis Forests Division on the pattern of Burhan Project over an area of 20 sq. miles on Kahuta-Qattar to Dhantour.	25.44	20th April 1965	...
78	Registan rangemanagement scheme.	13.36	2nd February 1965	12th September 1966
79	Planting of 297 miles length of Railway-side land strips in Lahore Forest Region.	14.50	6th February 1965	22nd/24th December 1966
80	Establishment of modern slaughter-house under Yogoslavia loan at Lahore.	1,41.80	9th July 1965	27th March 1967
81	Expanision of facilities for collection and compilation of Agricultural statistics by objective techniques.	64.40	6th February 1965	27th January 1967
82	Scheme for increased broiler production in West Pakistan.	15.10	31st December 1966	27th March 1967
	WATER AND POWER SECTOR			
83	Providing Second Circuit on Multan-Lyallpur 220 KW Transmission Lines.	2,49.30	29th June 1964	9th January 1965
84	Construction of Syphon at RD 89400 of Upper Chenab.	12.75	30th July 1964	...

1	2	3	4	5
85	Residential Accommodation for Irrigation Staff at Peshawar.	5.00	19th May 1964	...
86	Chak Bandi Drainage System.	88.42	29th May 1964	...
87	Scheme for Lining of Karezes and Channels in Kalat Circle.	10.00	7th January 1964	...
88	Training of Kabul River at Keshki Lift Irrigation.	9.21	14th December 1963	...
89	Construction of Nusrat Loope Bund in Rud Division.	7.00	29th January 1964	...
90	Construction of new Hala Loope Bund.	14.71	8th August 1964	...
91	Construction of Residential and Non-residential buildings at Quetta.	17.81	7th December 1964	...
92	Providing Mobile Generating Equipment for WAPDA Power System.	2,49.15	14th May 1965	12th June 1965
93	Remodelling of Rohri Canal RD 25 -191 according to the ex-Punjab specifications.	34.25	15th February 1965	...
94	Reconditioning of Rohri Main Canal and Branches in Nasir Division.	32.47	20th February 1965	..

95	River Survey and Discharge observations during 1964-65.	11.25	11th November 1963	...
96	Constructing New Mud Loope Bund in Sakrand and Kazi Ahmed Sub-Divisions (Nawab Shah District).	7.46	22nd February 1965	...
97	Kahal Dam Scheme (Revised)	14.64	21st December 1963	7th July 1965
98	Bango Dam.	1.30	9th May 1964	...
99	Construction of New Proposed Oderolal Delaying Action Manglies.	2.21	27th February 1965	...
100	Construction of Buildings for various Departments at Kalifo Kassim and Koashki.	3.43	18th May 1964	...
101	Construction of Matiari Loope Bund.	5.96	20th February 1964	8th October 1965
102	Remodelling and Reshaping Nara Canal from Jamroa Weir to Thar-Weir.	291.00	22nd February 1965	...
103	Construction of Spur No.3-N at R D 21800, Khairpur	5.18	23rd October 1965	...
104	Feeder West construction of Front Bund from mile 3/2 to 7/5 of S.M. Bund Closing Flow of Soda Wah.	5.69	7th October 1964	..
105	Raising and Strengthening Banks of Nasir Branch and Conversion of Non-Inspection Paths in Motorable Cond :	5.64	20th February 1965	...

1	2	3	4	5
106	Protection of Akbarpur and other villages from Floods in Baranala.	26.22	1st July 1965	...
107	Kot Najib Ullah Non-Perennial Channel from Daur River at Sarai Saleh.	16.51	13th March 1965	...
108	Installation of 60 Tupe-Wells in D.I.Khan.	32.88	25th July 1963	...
109	Construction of Dungi Dam.	9.41	3rd May 1965	...
110	Northern Zone Transmission Lines (M.D.) Transmission System.	12.40.40	25th May 1965	27th October 1965
111	Mona Reclamation Experimental Project, West Pakistan.	79.40	9th August 1965	...
112	Raising and Strengthening of S.M. Bund—Mile 118/o to 172.	74.36	23rd February 1965	..
113	Raising and Strengthening of Khairthar Branch and and its off taking channels.	9.37	15th February 1965	...
114	Scheme for future disposal of Flood Water of River Ghagra in o Cholistan.	8.95	24th September 1965	..

115	Construction of Raiwind Drainage System	1,40.44	7th January 1965	...
116	Construction of Additional Accommodation for Irrigation Staff at Peshawar.	15.00	22nd April 1965	...
117	Scheme for providing 30 Tubewells on left side of Road from Hassan Abdal to Haripur.	21.90	1st June 1965	...
118	Project Estimate for works to remove deficiencies in B.S. Link No. I for carring dischrage of 15182 cusecs.	30.40	22nd February 1965	...
119	General Investigaton for Selection of Small Dams Sites in West Pakistan (excluding Soan Valley during 1965-66 and the preparation of Scheme for 10 Dams through Consulting Engineers.	6.45	2nd June 1965	27th October 1965
120	Channel Regime Observation Programme.	9.81	10th June 1965	4th November 1965
121	Widening Banks of B. S. Link from R. D. 106250 R. D. 266000.	8.37	29th December 1964	...
122	Natural Gas Power Station, Lyallpur.	14,53.00	11th October 1965	28th January 1966
123	Providing additional Generating Mobile Generating Equipment for the WAPDA Power System.	7,55.00	20th December 1965	...
124	System Addition, Renewal and Replacement (Distribution of Power in West Pakistan).	45,00.00	23rd December 1965	--

1	2	3	4	5
125	Scheme for Rehabilitating Banks of Channels ex-Khairpur Feeder East.	15.00	16th February 1965	...
126	Reconditioning of Rohri Main Canal and Branches in Dad Division.	13.36	18th February 1965	...
127	Hala Tube-well Project.	7.72	14th December 1965	9th March 1966
128	Amrooka Tube-well Irrigation Project.	15.08	...	...
129	Niaz Heg Tube-well Project.	19.77	...	...
130	River Surveys and Discharge and Gauge Observation during 1965-66.	11.25	6th August 1965	..
131	Fadda-Shahpur Tube-well Project.	5.95	30th December 1965	...
132	Ahmadpur Tube-well Irrigation Scheme.	19.38	...	...
133	Islam Qaim Tube-well Project, Phase I.	7.16	14th December 1965	...
134	Multan Grow More Food Tube-well Scheme.	14.29	...	...
135	Mangla Hydro Electric Power Station Extension.	12,00.00	31st January 1966	13th April 1966
	Bara River Canals Scheme (Khyber Agency).	2,75.00	22nd June 1965	...

	Increasing Capacity of Main Nara Valley Drain R. D. 02345.	11.55	25th December 1965	7th July 1966
138	Remodelling of Lower Bari Doab Canal from R. D. to 353 588.	22.85	18th January 1966	...
139	Lining of the Kabul River Canal between R. D. 72000-106000 in reaches.	9.86	4th February 1966	...
140	Remodelling of Ghar Branch *ex*-rice land L.B.U.C.S.	10.63	4th May 1965	...
141	Reconditioning Rohri Main Canal and Branches Rohri Division.	15.30	18th February 1965	—
142	Widening of escapes along Rohri Canal to increase their carrying capacity.	17.42	20th November 1965	...
143	Mechanical equipment for construction of Small Dams (A. D. C.)	24.19	25th February 1966	10th August 1966
144	Providing Residential Accommodation for officers in Peshawar (Irrigation) Phase I.	11.81	29th April 1965	...
145	Construction of 2 Nos. T. Head Spur at R. D. 20) Shahdara Bund to R. D. 2100 Mahmud Booti Bund U/S Railway Bridge.	11.98	4th January 1966	...

1	2	3	4	5
146	Training of Indus River Upstream D. I. Khan City	30.61	4th February 1966	...
147	River Surveys and Discharge Observations during 1966-67.	11.00	4th December 1965	...
148	Completion of Water Distribution Works in SCARP-I.	37.35	12th September 1966	5th October 1966
149	Construction of Workshop Building at Sheikhupura for SCARP-I.	6.65	...	..
150	Providing 1,380 Non. Quarters for Operators of Tube-wells in SCARP-I.	27.60	...	...
151	Construction of Residential and Non-Residential Building for Tube-Wells Operators Sub-Division in SCARP-I.	7.14	12th September 1966	...
152	Construction of Store Buildings at Sheikhupura for SCARP-I.	2.15	..	...
153	Providing Plant and Machinery in SCARP-I.	30.00	...	...
154	Lowrin Flood Level in Dharo Naro Escape.	12.39	5th July 1966	...
155	Gomal Zam Dam (Revised Scheme).	35,75.00	22nd September 1966	24th December 1966

156	Rawal Dam (Revised).	2,11.23	25th November 1966	...
157	General Investigation.	39,67.00	24th December 1966	...
158	Constructing Radio Isopope Research Centre at Irrigation Research Institute, Lahore.	12.57	2nd March 1965	...
159	Providing Irrigation facilities in Riverian Areas from Marala Headworks to Alexandra Bridge along Left Bank of River Chenab.	18.84	21st July 1966	...
160	Construction of Short Stone Spurs in the first five miles Downstream Sukkur Barrage.	19.97	3rd September 1966	...
161	Lift Irrigation Scheme of Left Bank of Nara Canal in Khairpur District.	44.68	5th October 1966	...
162	Mangi Pumping Scheme for Augmentation of Quetta Water Supply Scheme.	3,50.00	17th December 1966	20th December 1966
163	Constructing Link Canal from Outfall Regular to P. Q. Fall Regulator at Kalari-Beghar Canal.	2,57.00	26th January 1965	27th January 1967
164	Kandar Dam Scheme.	17.96	25th November 1966	...
165	Durnal Dam Scheme.	15.95	20th December 1966	...
166	Opposite R. D. 3—143 (Bet Area Tube-well Project)	18.85	11th May 1966	...

1	2	3	4	5
167	Salinity and Grow More Food Project of 9-L Distributary of L. B. D. C.	13.88	1st April 1966	...
168	Habibia Riverian Area Tube-well Scheme.	12.40	13th April 1966	...
169	Tube-well Scheme in Riverian area of Sukkur and Khairpur.	24.03	30th July 1966	...
170	Installation of 52 Tube-wells for extending irrigation facilities for land in Sialkot Tehsil Upstream Marala Headworks.	12.25	21st July 1966	...
171	Constructing Subsidiary Regulator and to increase Bye-Pass Channel at Naulakhi Regulator R. D. 205 Rohri Main Canal.	12.53	8th September 1966	27th March 1966
172	Constructing Subsidiary Fall at Mirza Fall R. D. 588.	15.51	...	...
173	SCARP— IV.	31,09.80	7th April 1967	25th May 1967
173-A	Master Plan for Reclamation of Waterlogged Area in Peshawar (Remodelling of the Project only).	3.00	31st January 1966	13th April 1966

INDUSTRIES SECTOR

174	Small Industries Service-*cum*-Facility Centre (Light Engineering). Karachi.	16.57	15th January 1965	12th June 1965
175	Cutlery and Small Tools Industry Service Centre, Nazamabad.	9.43	25th March 1965	...
176	Karachi Shipyard and Engineering Works Phase II, Part I (Additional demand for funds).	25.55	22nd March 1965	...
177	Mineral Development for Policy decision.	24.54	20th March 1965	...
178	Survey scheme for installation of copper processing refining and fabrication plant.	4.00	27th March 1965	...
179	Integrated Iron and Steel Works Kalabagh project.	6.08	9th April 1965	...
180	Moulded particle board utility manufacturing project	3.74	23rd June 1965	9th October 1965
181	Moulded particle board, folding fruit and vegetable box manufacturing project.	3.07	—	...
182	Scheme for utilisation of forest and agriculture material and wastes proposed survey.	6.39	18th December 1963	..
183	Scheme for West Pakistan Management Development and Industrial Training.	34.40	2nd December 1965	...

1	2	3	4	5
184	Handicraft Development Centre for drugged and Carpet making at Nagarparker.	2.30	6tb July 1965	...
185	Light Engineering Service Centre, Gujranwala.	22.29	2nd June 1965	..
186	Survey of Small and Household Manufacturing Unit in Hyderabad, Sahiwal and Hazara District.	1.18	26th May 1965	...
187	Cottage Industries Development Centre for the promotion of Leather Goods Industry at Sahiwal.	15.13	29th March 1965	...
188	Institute of Ceramic and Common Facilities Centre for Pattran Gujrat.	16.77	28th September 1965	...
189	Extension of Zeal Pak Cement Factory by 5th and 6th Kiln.	9,35.00	29th September 1965	21st December 1965
190	West Pakistan Quality Control Organisation.	10.26	13th August 1965	31st January 1966
191	Industrial Utilisation of Banana fibre-proposed survey.	5.23	6th July 1965	29th March 1966
192	Balancing of Production Units of Natural Gas Fertilizer Factory, Multan.	2,73.20	7th December 1965	...

193	Development of Chichili Iron Ore Mines Proposed Survey.	3.46	18th August 1964	12th July 1966
194	Exapansion of Pak-American Fertilizer Factory, Daudkhel.	28,31.00	18th March 1966	..
195	Manufacture of Spheriodal Graphite Cast Iron.	10.35	31st December 1965	..
196	Scheme for moulded particle board pre fabricated housing project.	2,90.00	10th September 1965	13th August 1966
197	Fule Briquetting Project.	9.00	22nd October 1965	...
198	Heavy Mechanical Complex.	12,12.92	26th April 1966	22nd September 1966
199	Increase in the Printing Capacity—Estt. of Press at Sargodha.	25.00	14th March 1966	...
200	Construction of Hostels and Flats for WPIDC.	7.50	3rd May 1965	21st December 1966
201	Government Wool Spinning and Weaving-*cum* Training Centre, Jhang.	10.00	11th November 1964	...
202	Manufacture of High Pressure of Steel Pipes for Gas and other Industries.	18.41	22nd June 1966	...
203	Heavy Electrical Complex.	13,13.70	8th July 1966	27th January 1967

1	2	3	4	5
204	A. C. Rohri Plant.	3,00.00	1st December 1966	...
205	A. C. Wah Plant.	2,70.00	...	...
206	Central Foundry and Foreage.	13,55.36	13th December 1966	...
207	Mineral Development Laboratories at Peshawar and Quetta.	40.00	1st June 1965	24th April 1967
	SECTOR—TRANSPORT AND COMMUNICATIONS SUB-SECTOR RAILWAYS			
208	Rehabilitation of Track in Second Plant.	21,36.00	2nd June 1965	10th July 1965
209	Plant and Machinery for P. W.R.	3,00.00	26th January 1965	...
210	Expansion and Balancing of Central (Mechanical) Workshop. Moghalpura.	70.00	11th March 1965	..
211	Signalling and Line Capacity Works.	8,15.00	26th January 1965	...
212	Rehabilitation and Improvement of Track on P.W.R.	44,05.00	..	...
213	Rolling Stock for P.W.R. Third Plan.	71,28.00	...	...
214	Rehabilitation of Steel Shop. Moghalpura.	60.00	19th February 1965	...

215	Dera Ghazi Khan-Kashmor Link.	10,32.00	4th November 1965	12th March 1966
216	Railway Spur to Serve Federal Capital, Islamabad.	1,26.39	5th October 1965	...
217	West Pakistan Railway Second Five Year Plan Rolling Stock Programme.	4,27.59	19th November 1965	...
218	Expansion and Modernization of Printing Press.	29.00	13th October 1965	...
219	Engineering and Structural Works Public and Passengers Amenities.	2,50.00	19th September 1965	...
220	Engieering and Structural Works Electrical Project	89.00	30th September 1965	...
221	Rehabilitation and Reconstuction of bridges.	2,40.00	26th January 1965	...
222	Pakistan Western Railway Carriage Factory at Islamabad.	8,09.55	4th June 1966	17th August 1966
223	Provision of Water Supply and Tubewells on P.W.R.	42.00	26th April 1966	25th August 1966
224	Engineering and Structural Works on P. W. R- Telecommunications Projects.	46.50	15th July 1966	...
225	Expansion of Central D. E. Loco Backshop, Rawalpindi.	1,00.00	13th September 1965	24th December 1966
226	Engineering and Structural Works on P. W. R. Staff Welfare Works.	7,30.00	22nd September 1965	...

1	2	3	4	5
227	Providing of facilities for Manufacture of Spare Parts of D. E. Locos.	40.00	13th September 1965	..
228	Amruka-Wasawawala R. L.	1,12.00	13th April 1964	25th January 1966
	SUB-SECTOR ROADS AND BRIDGES			
229	Operation of Nationalised Road Transport Scheme in Islamabad.	27.00	12th January 1965	..
230	Pakistan National Highway from Karachi to Hyderabad.	10,26.61	5th July 1964	...
231	Construction of Lahore-Multan Section of Pakistan National Hsghway.	15,58.49	7th January 1965	...
232	Soling, metalling, surfacing Gulabad-Shankargarh Road.	8.85	20th November 1964	9th July 1965
233	Meterial testing and field control laboratory at Peshawar, Lahore, Bahawalpur, Hyderabad, Quetta.	12.15	4th June 1964	25th January 1965
234	Construction of metalled road from Jhang to Gujrat.	17.42	12th December 1964	...
235	Improvement of Rawalpindi Chirah Lahtrar Road from mile 5/3 to 16 in Rawalpindi District.	4.65	13th March 1965	28th October 1965

236	Reconditioning of Gujart Jalapur Tanda Road mile 6/2 to 191.	5.71	2nd October 1965	...
237	Construction of Quetta-Zirat metalled road from 32/4 to 76/0.	46.75	13th August 1965	...
238	Construction of Kasur-Raiwind Road in Lahore District.	11.88	21st October 1965	...
239	Pind Dadan Khan-Jhelum Road.	1,11.12	8th March 1965	29th January 1966
240	Feasibility study of Lyallpur-D. I. Khan Road.	5.96	30th September 1965	...
241	New Sutlej Bridge near Bahawalpur.	1,65.65	12th January 1966	...
242	Construction of lower topa Guleraha Gali-Ban Kotli Road.	40.10	25th June 1965	25th August 1966
243	Feasibility study of Lahore, Peshawar, Torkham. Highway.	6.20	24th May 1966	...
244	Transport Survey and Long Range Transport Development Plan for West Pakistan,	8.00	25th July 1966	..
245	Karachi-Quetta-Zahidan Road (RCD)—.	1,87.00	4th April 1966	...
	(*i*) Kuzdar-Kalat mile 250—350.	1,83.60	...	..
	(*ii*) Baratgzai-Qila Sufaid, 167 miles.			

1	2	3	4	5
246	Construction of a metalled road from Chakrala to Massaon in Mianwali District.	13.55	10th January 1966	...
247	Reconditioning of Okara-Satghara Road in Sahiwal District.	8.00	20th April 1966	...
248	Detailed design of Lahore-Sheikhupura-Lyallpur Highway.	37.60	20th June 1966	...
249	Detailed design of Lahore-Sargodha-Khushab Highway.	41.31	...	...
250	Preliminary and Hydraulic study and design of Bridge over Jhelum near Khushab.	1.96	14th May 1966	19th December 1966
251	Miantenance and Modest expansion of existing nationalised road transport services in West Pakistan.	9,00.00	22nd December 1964	...
252	Construction of motorable road from Kawai to Naran.	49.00	1st October 1966	...
253	Construction and repairing of Kohala Bridge road from Jhika Gali to Kohala including link road to RMK Road at Mile 61/1.	22.44	9th July 1966	..

254	Improving the road linking Icharan with Chattar Plain with bridge over Bakhas Nullah.	24.95	25th February 1966	...
255	Improvement of Sindhri Khipro-Hathungo Road.	19.93	14th September 1966	...
256	Construction of a metalled road from Sadiqabad to Tillogoth, District Rahim Yar Khan.	10.00	11th January 1966	6th July 1966
257	Metalled road from Multan to Jhang (Section Sidhnai Headworks to Jhang District Boundary).	13.20	9th November 1965	...
258	High-level bridge over Bussantar and Budhi Nullah Narowal-Jassar Road.	33.53	9th December 1965	...
259	Reconditioning of Muzaffargarh Panjnad-Reti Road	7.05	..	...
260	Nowshehra-Kathwai Road.	9.03	25th August 1965	25th August 1966
261	Survey, Investigation, feasibility study and detailed design of the proposed bridge, over Sanghar Stream near Taunsa.	1.03	27th June 1966	...
262	Widening of G. T. Road from Lahore to Gujranwala.	49.09	12th March 1966	...
263	Training in Road Research against I. D. A. loan of 0.25 million.	15.00	2nd October 1965	...
264	Purchase/manufacture of Portable bridge equipment.	8.00	7th September 1966	...

1	2	3	4	5
265	Survey, Investigation, feasibility study and detailed design of proposed bridge over river Chinab near Wazirabad.	1.67	17th August 1966	...
266	Canstruction of high level bridge on Naiwala Nullah Indus Highway in mile 15/6 of D. I. Khan-D. G. Khan Road.	12.50	19th February 1966	...
267	Black topping Tando Masti-Khora Road.	5.67	...	...
268	Black topping Sobbodera-Sami Road.	4.20	...	..
269	Black topping Kot Diji-Tando Masti Khan Road.	4.46	19th February 1966	...
270	Improvement of Art Road No. 2, Sargodha-Khushab-Mianwali, mile 168/0 to 173/4.	9.75	15th September 1966	...
271	Construction of metalled road from Multan to Jhang (Section Sindhlianwali Headworks).	24.96	9th November 1965	..
272	Conscruction of Lyallpur-Okara (Phase I via Summan-deri Topkiwala-Mari-Pattan-Chara).	63.92	16th September 1966	19th December 1966

273	Survey, investigation, feasibility, study and detailed. design of proposed bridge over River Sutlej on Bukhan on Sahiwal-Arifwala-Bahawalnagar Road.	2.06	4th October 1966	...
274	Reconditioning of 50 miles of roads in Mardan Districts.	25.00	19th October 1966	...
275	Improvement of Mirpurkhas-Umer Kot Road.	49.51	31st October 1966	...
276	Reconditioning of National Highway from Sukkur to Hyderabad.	39.73	...	...
277	Improvement of Rohri-Quetta-Chaman Road between No. 1 Jacobabad and 2 Rohri Jhatpat.	25.27	15th December 1966	...
278	Construction of bridge over River Ravi at Chichawatni.	69.22	24th May 1966	25th August 1966
279	Replacement of old super-structure of Old Ravi Bridge near Shahdara.	49.91	23rd January 1967	27th January 1967
280	Improving and widening of D. I. Khan Bannu Road.	45.20	21st October 1966	...
281	Soling, metalling and surfacing Khaki-Oghi Road.	11.08	30th December 1966	8th February 1967
282	Construction of Lawrence College, Jhika Gali by pass road in Rawalpindi District.	15.50	11th September 1965	...

1	2	3	4	5
283	Reconditioning of Renala Satghara Road in Sahiwal District.	5.96	7th May 1966	...
284	Improvement to Changa Manga Jhamber Road in Lahore District.	2.82	24th May 1965	...
285	Construction of link road from mile 15/1 of G. T. Road to village Sangori in Rawalpindi District—Village of Captain Muhammad Sarwar Shaheed Nishan-e-Hader.	1.80	4th November 1966	...
286	Metalling of Hingorja-Thari Road in Khairpur District.	10.22	29th October 1966	...
	PHYSICAL PLANNING AND HOUSING SECTOR			27th November
287	D'Type Colony, Gujranwala.	8.50	12th June 1963	1965
288	S.T. Scheme, Mirpur Khas.	28.70	18th March 1965	18th December 1965
289	Rawalpindi S.T. Scheme.	1,63.50	2nd January 1965	...
290	Gujranwala S.T. Extension, Gujranwala.	22.70	3rd February 1963	...
291	Sargodha S.T. Scheme.	46.60	15th March 1965	...

292	Ghulam Muhammad Colony Extension Scheme, Lyallpur,	20.60	18th May 1965	18th December 1965
293	Improvement of Water-supply Scheme at Pakpattan.	10.28	31st December 1965	8th June 1965
294	Urban Water-supply Scheme, Gojra.	15.36	2nd May 1964	20th July 1965
295	Rural Water-supply Scheme, Guliman, D.I.Khan.	5.93	4th May 1964	8th January 1965
296	Rural Water supply Scheme Thatti, District Kohat	12.93	11th November 1964	..
297	Rural Water supply Scheme at Tank D.I. Khan.	5.00	6th August 1964	...
298	Rural Water-supply Scheme at Lia, District Muzaffargarh.	5.00	26th May 1964	..
299	Rural Water-supply Scheme at Nushki, District Chagai.	6.00	4th September 1964	27th March 1965 ...
300	Rural Water-Supply Scheme at Kambar, District Larkana.	7.83	2nd July 1964	...
301	Construction of District and Session Court, Dadu.	2.18	10th November 1964	9th April 1950
302	Construction of residential quarters and barrade, etc.. in police S. Jamesabad.	2.13	9th September 1964	30th January 1965
303	Construction of residential accommodation for police staff Jawarian. District Sargodha.	2.12	10th September 1964	...

1	2	3	4	5
304	Construction of residential accommodation for police staff Sargodha.	1.12	10th September 1964	30th January 1965
305	Construction of multi-storey barrade in the Police Lines Lahore.	8.04	29th August 1964	...
306	Construction of new Police Station with married quarters at Kuk at a new site at Circular Road near Islamia High School, Multan.	1.52	15th October 1964	...
307	Construction of married quarters at Police Station, Gujjyal.	1.25	22nd August 1964	...
303	Construction of married quarters in Police Lines. Sahiwal.	3.41	20th August 1964	...
309	Construction of residential accommodation for D.S. P. city Reserved Inspector and Inspector, C. I. A. Lyallpur.	1.70	3rd August 1964	...
310	Construction of Police Station bulidings with married quarters at Rai, District Sialkot.	1.55	3rd December 1963	...

311	Construction of family quarters for 4 S. I. D. 2, H. Cs. and 15 F.Cs. at Chunian.	1.79	14th October 1963	...
312	Paltoon Posts of headquarters buildings at Wah Baran, Lake and Kamar.	28.50	2nd June 1965	27th/28th October 1965.
313	Construction of two additional garrages for Civil Defer ce vehicles.	4.21	7th October 1963	8th January 1965
314	Water Scheme of Guliman, Dasraki Shirali D. I. Khan District.	7.90	4th May 1964	...
315	Rural Water-Supply Scheme at Sainc District Rawalpindi.	0.77	10th August 1964	22nd March 1965
316	Rural Water Supply Scheme Mandi Baha-ud-Din, District Gujrat.	5.82	10th August 1964	27th March 1965
317	Construction of Joint check in Ganda Singhwala.	0.54	1st June 1954	17th February 1965
318	Lahore Township Scheme.	9,16.69	5th January 1961	29th August 1965
319	Gulmerg Road Sattelite Town Scheme.	23.40	4th January 1966	17th August 1966
320	Bahawalpur Sattelite Town Scheme.	44.30	9th April 1966	19th December 1966
321	Peoples Colony Extension Scheme, Lyallpur.	59.10	13th September 1966	19th December 1966
322	Urban Water Supply Scheme, Rawalpindi Phase I.	35.00	27th July 1965	7th July 1966

1	2	3	4	5
323	Urban Water Supply Scheme, Kasur.	16.55	6th May 1966	16th/17th August 1966
324	Jalalpur Pirwala Water Supply Scheme.	6.17	31st March 1965	...
325	Rural Water Supply Scheme at Kowas Sibi.	1.27	3rd May 1966	30th December 1966
326	Rural Water Supply Scheme.District Mekran.	26.70	4th February 1966	11th August 1966
327	Rural Water Supply Scheme, Sibi, District.	10.71	17th November 1965	16th/17th August 1966
328	Pattoki Water Supply Scheme.	9.73	28th August 1965	...
329	Rural Water Supply Scheme, Chamman, Quetta.	9.75	31st March 1965	..
330	Rural Water Supply Scheme Fortsandeman, Zhob.	12.43	26th May 1965	...
331	Rural Water Supply Scheme, Swabi, Mardan.	7.55	1st April 1965	...
332	Construction of residential accommodation for B. & R. Department at Mastung. Kharan, Belpart, Manghocher, Sorab, Wadh, Karak in Kalat Division	6.63	4th April 1966	19th December 1966

333	Construction of Office accommodation for B. & R. staff at Mastung, Kharan and Belpat in Kalat Division.	1.46	3rd May 1966	...
334	Development and sale of land occupied by Mental Hospital, Lahore to be known as Shadman Colony.	40.01	12th January 1966	16th/17th August 1966
335	New Secretariat Building at Lahore.	11,13.00	3rd February 1966	...
336	Construction of Setting tank at Government House at Nathia Gali.	0.17	29th December 1965	...
337	Construction of Police Station and Police staff quarters at Kharian, District Gujrat.	2.46	4th November 1965	...
338	Construction of Buildings for residential and office purposes at Divisional Headquarters, D. I. Khan.	24.88	26th February 1965	...
339	Construction of buildings for Teleprinter-Station, Sargodha.	1.68	15th February 1965	...
340	Construction of residential and non-residential buildings at Bukrani Police Station, District Lahore.	1.62	10th January 1966	..
341	Construction of three Ministers, residences at Lahore.	8.90	18th May 1966	25th August 1966
342	Rural Water Supply Scheme, Kalabagh, District Mianwali.	6.09	17th February 1966	..

1	2	3	4	5
343	Construction of West Pakistan House at Abbottabad.	30.75	26th August 1966	..
344	Construction of 10 Nos. Inspection Bungalows in Sadar Regions.	13.47	3rd March 1966	...
345	Construction of offices for B & R staff at Quetta, Sibi, Pishin, Dera Bugti, Loralai, Dalbadin.	6.63	6th January 1966	19th December 1966
346	Providing residential accommodation for the Political Agents, South Waziristan Agency staff at Tank.	2.15	22nd July 1966	20th December 1966
347	Third steal rising main from Dhebeji pumping station with capacity to convey under pressure water at the rate of 70 M.G.D.	39.07	8th February 1966	...
348	Part one of the second phase of Greater Karachi Bulk Water-Supply Scheme (to augment the water-supply by 25 M.G.D.)	3,50.00	3rd May 1966	...
349	Construction of barrack for 60 F.C., 4 H.C., City Police Station Sargodha.	1.44	18th February 1966	...

350	Police wireless station at Hub, Uthal, Umera and Bella in Karachi Division.	3.83	10th August 1965	---
351	Married quarters for Police Station Lodhran.	1.27	15th August 1966	–
352	Married quarters for staff for police, Khangah Dogran.	1.33	10th February 1966	---
353	Office for A.S.P. Lines and Lines Officers, Qilla Gujar Singh, Lahore.	1.07	26th August 1966	...
354	Construction of rifle range in Mouzia Chung. Lahore	1.05	25th July 1966	...
355	Acquisition of Land 13 Abbot Road for extension of Police Station Lahore.	1.88	14th September 1966	...
356	Rabwa Water-Supply Scheme.	3.54	12th September 1966	...
357	Rural Water-Supply Scheme, Pind Dadan Khan.	8.00	4th May 1966	...
358	Construction of buildings for Advocate- General, Peshawar.	0.83	25th May 1966	...
359	Rural Water-Supply Scheme, Narowal, District Sialkot.	5.27	1st March 1966	...
360	Water-Supply Scheme,Dadu.	7.77	21st August 1965	...
361	Construction of barrak for 100 men at Police Lines Sheikhupura.	3.05	23rd October 1965	---

1	2	3	4	5
362	Urban Water-Supply Scheme Chakwal Phase II.	6.74	22nd February 1966	...
363	Quetta Water-Supply and drainage scheme (Feasibility and engineering studies for treatment and distribution of Water-Supply and improvement of drainage facilities).	0.50	30th October 1964	...
364	Construction of residential for Government Servants at Khairpur.	35.00	1st September 1965	—
365	Disposal of Poonch House (Jammu Kashmir State Property). Lahore.	5.73	9th June 1966	...
366	Construction of residential accommodation for Government Servants at Hyderabad.	40.00	1st August 1966	...
367	Expanded consulting Engineering Services under U.S. Aid for 28 Water-Supply and Sewerage Schemes for Major cities of West Pakistan.	1,55.86	10th May 1966	9th May 1967
368	Refuse compositing plant for the city of Karachi,	84.00	11th November 1966	9th May 1966
369	Part II Second Phase of Bulk Water-Supply Scheme to augment the city of Karachi supply by 45 M.G.D.	3,50.00	20th December 1966	...

370	Development of Kaurangi Township, Karachi.	1,92.37	8th January 1967	...
371	Greater Lahore inside Sewerage and Drainage Project Phase I.			
372	Construction of additional block in the office of the West Pakistan Public Service Commission.	3.05	5th January 1967	...
373	Hyderabad Water-Supply Scheme Phase II	40.70	4th January 1967	
374	Providing accommodation residential and non-residential for circle, divisional staff at Abbottabad.	6.49	30th December 1967	...
375	Establishment of 25000 Primary Schools in Backward Areas.	5,60.00	28th February 1966	11th June 1966
376	Upgrading of 2000 Primary Schools to Middle Standard.	7,00.00	27th February 1966	...
377	Improvement of Existing Primary School.	2,00.00	28th August 1966	22th September 1966
378	Diversification of courses and improvement of 2000 Middle Schools.	2,44.00	27th August 1966	...
379	Opening of 50 (35 Double Section and 15 Single Section High Schools).	2,61.25	27th February 1966	11th June 1966

1	2	3	4	5
380	Addition of 500 class rooms in existing Government High School.	45.00	...	3rd June 1966
381	Construction of 50 Hostels in 50 Government High Schools.	1,00.00	...	11th June 1966
382	Establishment of 40 Comprehensive High Schools (Superior Type).	1,111.20	...	...
383	Upgrading of 75 Government and 25 non-Government Middle to High Schools.	50.00	27th February 1967	..
384	Additional Technical Courses in High Schools and Agriculture.	26.10	20th March 1966.	3rd June 1965.
385	Woodwork and Metal work-Electricity shop in 40 Government and 25 Non-Government High Schools.	40.62	...	...
386	Residences of Head Mistresses and quarters for Single Mistresses.	10.00	27th February 1966	..
387	Constructson of Reading-*cum*- Library Rooms in 100 Non-Government High Schools.	30.00	19th March 1966	...

388	Home Economics Rooms in 50 Government and 25 Non-Government Schools.	30.00	20th March 1966	—
389	Construction of Arts/Drawing Rooms in 100 Government High Schools.	20.00	...	...
390	Construction of Degree College, Quetta.	15.50	8th February 1965	19th March 1966
391	Introduction of Science courses in the existing degree colleges.	18.00	4th June 1966	11th June 1966
392	Additional Degree Classes in the existing five Inter Colleges.	12.50	..	..
393	Opening of New Degree Colleges Comprising 2 years and 3 years Science courses.	1,25.00	28th February 1965	...
394	Re-organization of 11 Government Institutes for Boys and 25 Voc. Institutes for Women.	75.18	26th May 1965	—
395	Grant-in-aid for development of private Technical Institutes in West Pakistan.	20.00	18th October 1966	21st December 1966
396	Expansion of 18 existing Polytechnic Institutes in West Pakistan.	2,48.65	25th June 1965	11th June 1966
397	Establishment of Poly-technic with six techniologies at Lyallpur.	50.00	...	3rd June 1966

1	2	3	4	5
398	Establishment of 5 Government Vocational Institutes for Boys.	75.00	18th May 1965	11th June 1966
399	Expansion of Government Technical Teachers College at Lyallpur.	20.00	...	3rd June 1966
400	University of Sind.	1,75.00	13th March 1966	...
401	University of Peshawar.	57.50	12th October 1965	..
402	Agriculture University, Lyallpur.	6,86.00	21st February 1966	...
403	Development and Re-organization of Karachi University.	1,79.25	20th December 1965	...
404	Engineering College at Peshawar.	12.66	25th April 1966	...
405	Scheme for award of Internal Scholarships in West Pakistan.	4,00.00	28th August 1965	11th June 1966
406	Grant-in-aid for opening 50 new Non-Government High Schools.	50.00	29th August 1966	22nd September 1966
407	Addition of 300 class rooms in existing Non-Government High Schools.	15.00	...	...

408	Extabilishment of 35 Government Inter Colleges to increase the out put of Science students.	3,00.00	16th September 1966	21st December 1966
409	Grant-in-aid for Development of 35 Non-Government Inter Colleges.	42.00	...	...
410	Grant-in-aid for development of private vocational institute in West Pakistan.	20.00	18th October 1966	..
411	Scheme for the development of College of Engineering and Technology, Lahore.	48.69	23rd August 1966	...
412	West Pakistan Educational Equipment Technical Assistance Centres, Lahore.	18.00	3rd August 1966	22nd April 1967
413	Institute of Business Administration Karachi University.	73.75	20th April 1966	11th June 1966
414	Upgrading of Government and Non-Government Middle Schools to High Schools.	52.50	...	...
	HEALTH SECTOR			
415	Construction of 56 bedded Hospital at Laralai.	11.11	5th November 1964	8th January 1965
416	Purchase of equipment for operation Theatre at Liaquat Medical College, Hyderabad.	2.00	27th November 1964	...

1	2	3	4	5
417	Provision for Central heating arrangements in Miss Fatima Jinnah T.B. Sanitorium, Quetta.	8.23	18th September	...
418	Construction of a Second Storey on the new Hospital for Women of L.E.M.C., Lahore.	1.44	13rd October 1964	1st February 1965
419	New T.B. Hospital, Kharian.	11.97*	28th December 1964	...
420	Establishment of Food Analysis Laboratory at Quetta.	2.11	4th November 1964	...
421	Construction of New Boys Hostel in K. E. M. College, Lahore.	46.40†	13th October 1964	...
422	Grant-in-Aid for UCH. Lahore.	3.00	30th January 1965	..
423	B.C.G. Campaign in West Pakistan.	75.00	26th May 1965	14th/15th December 1965
424	Opening of 75 R.B. Clinics in West Pakistan.	30.00	12th February 1965	...
425	Opening of 20 School Health Services Units in West Pakistan.	15.00	10th February 1965	...
426	Extension of Lahore General Hospital, Lahore.	2.34	28th July 1965	15th December 1965

427	Construction of District Headquarter Hospital at Bannu.	15.57	28th April 1966	2nd June 1966
428	Expansion of L.R. Hospital,Peshawar.	13.60	5th February 1966	...
429	Development Plan of the Teaching Hospital (500 bedded) for Khyber Medical College University of Peshawar.	150.00	22nd February 1966	2nd June 1966
430	Construction of building for housing of Cobalt 60 Unit at Nishtar Medical College, L. M. C, H., Jamshoro and L.R. Hospital, Peshawar.	5.76 (subjet to revision revised scheme not yet received).	14th April 1966	13th July 1966
431	Construction of Public Health School, Hyderabad.	12.24	31st May 1966	...
432	Improvement of Public Health Nursing School, Lahore.	5.96	3rd December 1966	24th December 1966
433	Scheme of 504 T.B. Beds in West Pakistan.	49.75	14th December 1966	...
434	Improvement of Blood Transfusion Services in West Pakistan.	30.00	27th November 1966	..
435	Creation of additional stipends on traning of Midwives and Dais in West Pakistan.	2.70	15th December 1966	...
436	Improvement of Civil Hospital, Karachi.	20.70	15th September 1966	...

1	2	3	4	5
437	Expansion and Improvement of Nishtar Hospital, Multan.	29.50	4th February 1967	22nd April 1967
438	Construction of Mental Hospital, Dhodial near Mansehra.	26.63	10th May 1966	...
439	Improvement and Expansion of Sandeman Civil Hospital, Quetta.	14.00	15th September 1966	...
440	Construction of residential and non-residential accommodation for the staff of M.C.H. Centrel attached to Public Health School, Quetta.	1.54	10th December 1965	...
	SOCIAL WELFARE SECTOR			
441	Creation of 78 UCD Projects in West Pakistan.	35.00	1st March 1966	12th August 1966
442	Construction of building for Homes for Destitutes and under previliged aged women at Karachi and Rawalpindi.	12.50	27th April 1966 Only building at Karachi was approved).	...
443	30 Pilot Rural Communtity Development Projects.	49.21 (Subject to revision, revised scheme not received	14th December 1966	24th December 1966

444	Continuance of 27 UCD Projects in West Pakistan.	28.66	15th March 1966	2nd June 1966
445	Continuance of Grant-in-aid to West Pakistan Social Welfare Council.	35.00	7th April 1966	...
446	Continuance of 14 UCD Projects.	17.12	15th March 1966	...
447	Establishment of 3 Welfare Homes for Training and Rehabilitation of Beggars.	12.84	16th March 1966	...
	MANPOWER SECTOR			
448	Technical Training Centre, Multan (2nd phase).	13.18	21st February 1966	12th August 1967
449	Technical Training Centre, Peshawar.	11.00	24th February 1966	...
450	Technical Training Centre, Moghulpura.	8.94 (subject to revision, revised scheme not received).	31st January 1967	18th April 1967
451	Technical Training Centre, Hyderabad.	12.57 (Subject to revision revised scheme not received).	26th January 1967	...
452	General Mines Rescue and Safety Station, Quetta.	22.00	7th February 1967	...

1	2	3	4	5
	FRONTIER REGION SCHEMES			
453	Construction of shingle Road connecting Kulangi with Loi Agra Village.	10.96	1st Augst 1964	20th October 1964
454	Award of scholarships to tribal students of D. I. Khan Division.	25.00	1st March 1965	...
455	Award of scholarships to the tribal students of Peshawar Division.	50.00	29th May 1965	...
456	Reclamation and Development of land in Frontier Region of D. I. Khan Division.	22.00	February 1965	...
457	Scheme for the extension of Veterinary Aid in Frontier Region.	4.45	19th October 1964	...
458	Construction of 100 miles Road in Chitral.	58.81	1st May 1965	...
459	Construction of Building for office and residence for Personnel in Special Areas of D. I. Khan Division.	3.00	23rd March 1965	...

460	Expansion of building in the existing Hospitals, Dispensaries in Agencies/ Frontier Region in D. I. Khan Division.	19.60	6th May 1965	...
461	Reclamation and Development of land in Frontier Region, Peshawar Division.	44.00	20th May 1965	...
462	Control of insect pest, etc. and fungal disease in Frontier Region.	14.50	29th April 1966	...
463	Continuation of Dir Forest Division.	12.00	1st February 1966	...
464	Construction and Widening of Chitral Mastung Road.	71.45	22nd February 1966	5th October 1966
465	Upgrading of 40 Primary Schools to Middle Standard and construction of additional rooms including equipment.	18.00	23rd February 1966	...
466	Opening and construction of two inter-colleges with hosteles at Dami and Chitral State and Timeragene Dir State and purchase of equipment.	10.20	22nd August 1966	22nd April 1967
467	Upgrading of 40 primary schools to middle standard and construction of additiona room and equipment.	18.00	23rd February 1966	...

1	2	3	4	5
468	Opening and construction of 100 Primary Schools buildings in the Tribal Areas of Peshawar Division.	15.00	...	..
469	Construction of Single Road from Zargari to Chilji.	13.28	10th February 1967	8th May 1967
470	Improving, soiling, metalling Tanal Gulkach Road.	36.00	22nd March 1965	...
471	Construction of Shingle Road from junction of Peshawar, Michnai, Abazai Road mile 20/3 from Pirkilla to Yousaf Khel village.	16.86	2nd January 1965	...
472	Improving, soiling, metalling and surfacing Miran Shah Boya Datta Khel Road.	25.00	22nd March 1965	..
473	Surfacing of road from Gammon bridge to village Giddara (Kurram Agency).	13.16	7th March 1967	...
474	Gandi Gar Irrigation Scheme (Dir).	21.25	January 1962	9th January 1965
475	Malana Irrigation Scheme (Kurram Agency).	12.11	..	...

ANNEXURE II

List of Schemes disapproved by the Planning and Development Department during 1965, 1966 and 1967

(Rs. in lacs.)

Sr. No.	Name of the Scheme	Total estimated cost	Date of receipt of the scheme	Date of disapproval of the scheme	Brief reasons of disapproval
1	2	3	4	5	6
	Agriculture Sector				
1	Development of land provision of machinery for augmenting water supply (Phase 11).	16,55.60	20th January 1965	9th March 1965	The scheme was not included in the 3rd Plan. It was, therefore, deferred with the observation that the 1st Phase of the scheme was already in operation and there was no need for the 2nd Phase during 3rd Plan.
2	Establishment of 2 seed farms on 4,000 acres in Muzaffargarh District for supply of pure seeds	47.36	1st March 1965	23rd December 1965	The scheme was deferred and the department was asked to prepare a comprehensive scheme of seed multiplication

1	2	3	4	5	6
	of improved varieties of crops to cultivators.				in accordance with the Seed Distribution Programme during the 3rd Plan.
3	Establishment of 3 seed farms on 6,000 acres in D. I. Khan and Peshawar Divisions for supply of pure seeds of improved varieties of crops to cultivators.	71.18	27th February 1965	16th December 1965	The scheme was deferred and the department was asked to prepare a comperhensive scheme of seed multiplication in accordance with the Seed Distribution Programme during the 3rd Plan.
4	Soil Conservation Extension Soan Valley Project.	9.87	25th February 1965	23rd December 1965	It was a non-Plan Scheme and was also not found feasible.
5	Mechanised Agriculture Farm at Dullewala Greater that over an area of 1,000 acres.	21.24	31st December 1964	—do—	The scheme was dropped because it was not considered feasible.

6	Shifting of Agriculture Research Institute from Lyallpur to Resalwala.	83.40	4th February 1963	9th March 1965	As the Department had not sent the revised scheme.
7	Improvement of breeding activities on Key Village Basis.	30.00	27th January 1965	21st October 1965	The scheme was dropped because it was considered of low priority.
8	Raising of industrial woods in Irrigated plantations of Lahore Region.	13.64	11th December 1964	—do—	Ditto.
9	Establishment of an Agriculture Implements Research Centre.	34.00	23rd February 1965	5th October 1966.	The scheme was dropped because provision for such a centre had already been made in the main mechanization scheme of the Agriculture Department.
10	Training of in service Field Assistant, Agriculture Assistants and Farmers at Hyderabad.	30.58	14th November 1966	22nd/24th December 1966.	The scheme was deferred by the Provincial Development Working Party. The department was asked to put

1	2	3	4	5	6
					up a revised and consolidated scheme for West Pakistan in which buildings should be cut to the minimum.
11	Training of in-service Field Assistants, Agriculture Assistants and Farmers at Lyallpur.	36.60	21st October 1966	—do—	Ditto.
12	Training of in-service Field Assistants, Agriculture Assistants and Farmers.	27.14	14th November 1966	—do—	Ditto.
13	Development of Kacha Land in Nashb Areas of Thal.	23.17	28th February 1965	—do—	The scheme was deferred and the A. D. C. was asked to contact Irrigation Department and put up a report whether the development of land proposed under this scheme

					was essential to utilize the tube-well water development programme already launched in this area by the Irrigation Department.
14	Co-operative Institute of management.	23.12	12th January 1966	11th August 1966	The scheme was transferred to non-development.
15	Co-operative Livestock and Feed Milk at Hyderabad.	9.93	—do—	—do—	The scheme was withdrawn by the Department.
16	Range Management Cholistan.	69.57	10th February 1966	12th May 1966	The scheme was deferred and sponsoring Department was asked to put up a revised scheme on the basis of observations made in the meeting. The revised scheme has not been received so far.
17	Range Improvement scheme, Kalat Civil Division-	20.01	10th December 1964	11th July 1966	The scheme was deferred because the land on which it was proposed to be started was not available to the Department.

1	2	3	4	5	6
18	Roadside plantation over 600 miles in Khairpur Civil Division of Hyderabad Forest Region.	24.79	23rd December 1964	—do—	The Forest Department was asked to recast the scheme in the light of the points raised in the working paper by P. and D. Department. The revised scheme has not been received so far.
19	Regeneration in State Hill Forests of Rawalpindi Circle (Lahore Region).	32 00	21st December 1964	—do—	Ditto.
20	Watershed management in Campbellpur, Murree and Kahuta Tehsils.	25.10	12th December 1964	12th September 1966	The department was asked to conduct a feasibility study before starting this scheme.
21	Additional facilities for Assistant Director, Animal Husbandry Offices.	15.21	13th February 1965	27th March 1967	The Finance Department is examining the question of providing conveyance to Government Officers. The

					scheme would be taken up after this has been examined.
	Water and Power Sector				
22	Construction of Liaqatpur Feroze Seepage Drain.	13 51	21st November 1963	9th January 1965	The Working Party noted that there was a project of one million acre in Bahawalpur Region in the Third Plan and in view of that Project the proposed scheme was not necessary, the scheme was. therefore dropped.
23	Diversion of Deg Nullah into Bassanter Nullah—proposed to drop the project.	73.26	25th September 1964	—do—	The scheme was abandoned on the suggestion of the Sponsoring Department.
24	Providing Residential Accomodation for officers for Irrigation Department at Peshawar (Phase 2)	11.81	29th September 1965	10th August 1966	Additional Chief Secretary (Dev.) pointed out that there was no need for sanctioning any further residential accommodation at Peshawar as with

1	2	3	4	5	6
					the creation of One Unit considerable accommodation had become available at Peshawar. The representative of the Irrigation Department informed that Phase I of the scheme was already under implementation and it may be allowed to be completed. The funds asked for the scheme were only for the Phase I. The Party thus decided to approve Phase I and to abandon the Phase II of the scheme.
25	Construction of Ummal Irrigation Scheme.	14.19	18th August 1966	5th October 1966	The Working Party directed the sponsoring Department to tie up this scheme with the Mangi Dam—Augmentation of Quetta Water Supply Pro-

					ject and decided to drop it from the agenda.
	Industries Sector				
26	Model furniture making Units at Peshawar, Gujrat, Sialkot, Lahore, Bahawalpur, Sukkur, Larkana, Quetta and in Karachi at Korangi, north Nizamabad and PECH.	19.23	10th April 1965	12th June 1465	It was decided that there was no need for the Public Sector to enter this field.
27	Wool Washing and Bailing Press at Harnai.	5.74	1st February 1965	2th October 1965	The scheme was sent to the Department for revision.
28	Bannu Sugar Mills and Distillery.	24.93	27th January 1966	12th July 1966	The scheme was rejected as it was not economical.
29	Establishment of Co-operative Sugar Mills at Patokee.	1,40.00	24th September 1964	22nd September 1966	The scheme was dropped as the private sector was doing well.
30	Display and Development Centre.	7.94	3rd June 1966	—do—	Dropped.

1	2	3	4	5	6
31	Establishment of Printing Press at Bahawalpur.	18.00	20th September 1966	27th January 1966	The scheme was dropped as it was not provided for in IIIrd Five-Year Plan.
	Transport and Communications Sector				
32	Reconditioning Pezu-Guliman Tank Road.	17.64	5th April 1966	19th December 1966	It was the opinion of the Party that this scheme had neither economic justification nor it had any priority, as such it was decided to reject the scheme.
	Physical Planning and Housing Sector				
33	Construction of residential quarters for lower subordinate staff at Police Training School. Hangu.	1.43	31st August 1964	30th January 1965	It was considered on 30th January 1965 but was rejected in view of the tight budgetary position with the directive that the present arrangement may continue.

34	Construction of temporary accommdation for mobile force in Kalat Division.	2.32	29th August 1964	—do—	The scheme was considered on 30th January 1965 and was rejected on the ground that in view of the Police Station at Ward Zehri and Khuzdar the scheme is not justified.
35	Urban Water Supply, Scheme, Wazirabad.	13.06	24th June 1966	20th December 1966	In view of no provision in the latest Third Plan and no priority attached to it by PHED it was rejected.
36	Establishment of Public Health Engineering and Technical Training Institute, Lahore.	35.00	10th February 1967	9th May 1967	Sponsors were advised to approach the Education Department for the necessary facilities.
37	Rural Water Supply at Nankana Sahib, District Sheikhupura.	6.15	20th January 1967	—do—	Rejected for want of undertaking from the M. C., Sheikhupura.

APPENDIX III

(Ref: Unstarred Question No. 355)

Division.	District.	Tehsil.	Total area resumed (in acres)	Disposal of resumed area (in acres)							Compensation (In rupees).	
				In auction	Under sale Scheme	Under Upgrading Tenant	Small land-owners.	Transferred to other Deptts.	For livestock/ studforms purposes	For Shikargah	Tahsil-wise paid.	Balance amount yet payable
1	2	3		4	5	6	7	8	9	10	11	12
Sargodha	Sargodha	Sargodha	3449	284	422	49	14	—	1660	—	103315 00	—
		Bhalwal	3689	1329	1353	329	85	—	—	—	424277.00	—
		Shahpur	21762	2201	6292	2131	125	—	6114	—	2434653.00	—
		Khushab	9675	1091	5117	1212	139	—	—	—	1094514.00	—
			38575	4965	13184	3721	363	—	7774	—	4056759.00	—
	Jhang	Jhang	27464	6516	15799	2845	652	—	1196	—	470000.00	1884820.00
		Chiniot	10988	1774	3594	3542	75	—	880	—	494790.89	702429.00
		Shorkot	14711	760	2713	6616	404	—	—	—	330000.00	914558.00
			53163	9050	22106	13003	1131	—	2076	—	1294790.89	3501807.00

	Mianwali	Isakhel	28183	5290	1381	504	391	12784	—	—	662496.00	100000.00
		Mianwali	50204	7331	3776	2437	332	16245	18619	—	921095.51	409018.00
		Bhakkar	34916	7405	4290	4489	1205	—	—	—	242169.00	50000.00
			113303	20026	9447	7430	1928	29029	18619	—	1825760.51	559018.00
	Lyallpur	T.T. Singh	1558	—	753	310	60	—	—	—	—	—
		Jaranwala	632	30	525	19	17	—	—	—	—	—
		Lyallpur	302	263	—	—	—	—	—	—	—	—
		Summandari	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
			2492	293	1278	329	77	—	—	—	—	—
Multan	Multan	Shujababad	2101	356	637	507	96	—	—	—	217917.00	—
		Lodhran	1242	11	906	256	—	—	—	—	45910.00	—
		Kabirwala	2219	325	828	804	36	—	—	—	86575.00	—
		Mailsi	4182	556	2325	979	303	—	—	—	109320.00	—
		Multan	7120	1300	1844	2142	1142	—	—	—	1928080.00	74785.00
		Khanewal	6831	148	562	641	82	4900	147	—	158160.00	—
		Vehari	18424	1573	15878	538	86	—	—	—	1024443.00	—
			42119	4269	22980	5867	1745	4900	147	—	3570405.00	74785.00

1	2	3		4	5		7	8	9	10	11	12
	Sahiwal	Sahiwal	1089	—	559	28	—	502	—	—	165056.00	—
		Okara	2669	3	2625	24	8	—	—	—	215679.00	—
		Pakpattan	10041	1278	1584	659	41	6363	—	—	565637.00	—
		Depalpur	787	—	376	205	—	—	—	—	—	—
			14586	1281	5144	916	49	6865	—	—	946372.00	—
	Muzaffar-garh	M. Garh	4948	4194	395	168	68	—	—	—	—	—
		Alipur	13939	8504	674	956	336	—	—	—	121350.47	-
		Kot Adu	11074	5069	769	1012	251	—	—	—	689324.31	10000.00
		Leiah	11849	3952	48	73	1059	9	—	—	69596.42	—
			41810	21719	1886	2209	1714	9	—	—	880271.20	10000.00

	D.G. Khan	Taunsa	239	—	79	26	—	—	—	—	—	—
		D.G. Khan	84840	19011	5202	4099	—	—	—	—	610672.00	1160630.00
		Jampur	7669	1400	1619	2067	228	—	—	—	108640.00	201905.00
		Rajanpur	496277	—	40427	52696	1295	177275	—	—	4626494.00	4910686.00
			589025	20411	47327	58888	3271	177275	—	—	5345806.00	6273221.00
D.I. Khan	Bannu	Bannu	409	—	69	—	309	—	—	—	—	—
		Lakhi	315	90	23	—	16	—	—	—	14340 00	—
			724	90	92	—	325	—	—	—	14340.00	—
	D.I. Khan	D.I. Khan	6129	125	178	465	66	2683	—	—	1987336.00	220000.00
		Tank	21529	5667	3101	7007	97	3473	—	—	—	—
		Kulachi	43654	6438	888	8314	5	21435	—	—	—	—
			71312	12230	4167	15786	168	27591	—	—	1987336.00	220000.00

1	2		3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
Peshawar	Peshawar	Charsada	3511	95	2346	495	11	—	500	—	150303.00	632494.00
		Lakhi	3884	1259	1406	84	54	—	—	—	332922.00	515365.00
			7395	1354	3752	579	65	—	500	—	483225.00	1147859.00
	Hazara	Mansehra	66826	703	31961	14	—	—	470	—	1467695.00	5500.00
		Haripur	37846	3862	25883	708	—	—	1348	—	2634581.55	165072.22
			104672	4565	57844	722	—	—	1818	—	4102276.55	170572.22
	Kohat	Kohat	37465	1740	2197	538	133	32118	—	—	158064.00	486295.00
	Hungu	Hungu	1479	15	35	2	22	1404	—	—	—	—
		Karak	451	3	39	—	12	397	—	—	—	—
			39395	1758	2271	540	167	33919	—	—	158064.00	486295.00

	Mardan	Maran	4470	523	3775	—	—	—	—	—	675804.45	—
		Sawabi	495	84	394	—	—	—	—	—	104516.00	—
			4965	607	4169	—	—	—	—	—	780320.45	—
Bahawalpur	Bahawal-nagar	Bahawal-nagar	14316	5314	7334	—	71	—	—	—	1308788.00	—
		Minchin-abad	11706	5093	5147	—	237	—	—	—	958198.00	—
		Chishtian	308	118	19	—	7	—	—	—	25495.00	—
		Fortabbas	100	58	50	—	—	—	—	—	31050.00	—
			26430	10583	12550	—	315	—	—	—	2323531.00	—
	Bahawalpur	Bahawalpur	—	—	—	—	—	—	1727	—	—	—
		Hasilpur	1022	—	1022	—	—	—	—	—	—	—
		Ahmadpur East	1168	—	1168	—	—	—	—	—	51500.00	51500.00
			2190	—	2190	—	—	—	1727	—	51500.00	51500.00

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
	Rahimyar-khan	Sadikabad	12187	1108	8761	394	1075	2	—	—	886511.00	1011362.00
		Rahimyar-khan	5327	468	2881	987	182	—	—	—	128455.00	172652.00
		Khanpur	660	508	132	—	—	—	—	—	63240.00	—
		Liaqatpur	419	23	374	15	—	—	—	—	20970.00	—
			18593	2107	12148	1396	1257	2	—	—	1099176.00	1184014.00
Rawalpindi	Jhelum	P.D. Khan	893	542	334	—	—	—	—	—	—	—
		Jhelum	1395	52	42	—	200	—	—	—	106824.00	106824.00
			2288	594	376	—	200	—	—	—	106824.00	106824.00
	Campbell-pur	Fatehjang	45610	518	30328	4997	2338	2834	—	—	1759529.00	817565.00
		Pindigheb	29650	7539	13000	—	—	—	—	—	784549.00	203990.00
		Attock	3319	448	2871	—	—	—	—	—	—	—
		Talagang	668	—	612	—	—	—	—	—	—	793577.00
			79247	8505	46811	4997	2338	2834	—	—	2544078.00	1100912.00

	Gujrat	Phalia	246	—	71	13	100	—	—	—	—	—
			246	—	71	13	100	—	—	—	—	—
	Rawalpindi	Rawalpindi	322	287	35	—	—	—	—	—	—	—
			322	287	35	—	—	—	—	—	—	—
Karachi	Karachi	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	Lasbela	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
		—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
Quetta	Quetta	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
		—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
Lahore	Sheikhu-pura	Sheikhu-pura	2841	1105	1081	235	296	48	—	—	—	—
		Nankana	71	1	48	12	10	—	—	—	—	—
		Ferozewala	19	5	2	—	—	—	—	—	—	—
			2931	1111	1131	247	306	48	—	—	—	—

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
Sialkot	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
		—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
Gujranwala	Hafizabad	333	291	42	—	—	—	—	—	19065.00	—
		333	291	42	—	—	—	—	—	19065.00	—
Lahore	Lahore	4940	532	4013		—	—	—	—	—	—
	Qasur	866	9	—	—	—	—	—	—	—	—
	Chunian	41	3	37	—	—	—	—	—	—	—
		5847	544	4050	—	—	—	—	—	—	—

Khairpur	Larkana	Larkana	2017	449	263	57	150	218	—	—	—	—
		Ratoder°	3564	814	233	16	120	—	150	—	41924,00	10,00,000.00
		Dokri	184	82	75	—	—	—	—	—	—	—
	(Proprietary	Kambar	564	324	3935	—	—	—	—	—	48185.00	95,750.00
	Land)	Shahdad-kot	10373	2267	3911	—	—	—	—	—	754675.00	2,86,000.00
		Mirokhan	1679	412	544	—	188	—	—	—	—	—
		Warah	34	24	9	—	—	—	—	—	—	—
			18419	4372	5171	73	458	218	150	—	844784.00	13,81,750.00
	(Jagir land)	Kambar	166952	—	16882	—	—	5663	153381	—	—	—
		Shahdad-kot	13335	—	3352	—	—	8807	—	—	—	—
		Warah	3241	—	362	—	—	27294	3334	—	—	—
			212428	—	20596	—	—	41764	156715	—	—	—
	(State kacha	Larkana	620	—	—	—	—	259	—	—	—	—
	land)	Ratodero	834	—	317	—	—	—	—	—	—	—
		Dokri	697	—	—	—	—	—	—	—	—	—
			2151	—	317	—	—	259	—	—	—	—

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
Nawabshah	Moro	1405	353	1046	—	—	—	—	—	87130.00	—
	Kandiaro	806	40	367	222	—	—	—	—	14590.00	—
	Naushahro	373	16	303	—	—	—	—	—	14395.00	30,000.00
(Proprietary	Sakrand	2364	1996	—	—	—	—	—	—	178877.00	1,40,000.00
land)	Nawabshah	3987	442	2128	—	—	—	—	—	36765.00	1,70,145.00
		8935	2847	3844	222	—	—	—	—	331757.00	3,40,145.00
(State land)	Moro	3850	—	—	—	—	—	3787	—	—	—
	Kandiaro	1936	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	Naushahro	15	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	Sakrand	1723	—	—	—	—	1723	—	—	—	—
	Nawabshah	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
		7524	—	—	—	—	1723	3787	—	—	—

(Jagir land)	Moro	303	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	Kandiaro	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	Naushahro	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	Sakrand	7692	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	Nawabshah	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
		7995	—	—	—	—	—	—	—	—	—
Sukkur	Sukkur	1105	120	267	509	—	—	—	—	126788.00	—
	Shikarpur	5247	1327	1693	1584	—	—	—	—	139555.00	—
(Proprietary	Garhiyasin	3055	1210	967	318	—	—	—	—	191847.00	—
land)	Rohri	4814	—	439	—	—	—	—	—	—	—
	Panoakil	1466	229	244	20	—	—	—	—	39065.00	—
	Ghotki	4142	282	2125	1358	—	—	—	—	180837.00	—
	Mirpur-mathelo	9105	1393	1724	782	—	—	—	—	607252.00	—
	Jbauro	4479	—	1261	729	—	—	—	—	41265.00	—
		33413	4561	8720	5300	—	—	—	—	1326609.00	—

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
(Jagir land)	Panoakil	906	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	Ghotki	779	—	—	—	—	—	—	—	—	—
		1685	—	—	—	—	—	—	—	—	—
(State land)	Sukkur	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	Shikarpur	281	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	Garhiyasin	14	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	Rohri	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	Panoakil	756	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	Ghotki	2274	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	Mirpur-mathelo	1327	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	Ubauro	207	—	—	—	—	—	—	—	—	—
		4859	—	—	—	—	—	—	—	—	—

Khairpur	Khairpur	333	—	4	7	—	—	322	—	—	—
	Gambat	1590	70	311	504	—	—	367	—	—	—
(Proprietary	Kotdiji	512	23	322	42	—	—	114	—	—	—
land)	Mirwah	779	45	676	48	—	—	—	—	—	—
	Faizganj	1033	12	495	525	—	—	—	—	—	—
	Nara	4800	—	—	—	—	—	4800	—	—	—
		9047	150	1808	1126	—	—	5603	—	—	—
(State kacha	Khairpur	2090	—	—	—	—	2090	—	—	—	—
land)	Gambat	6613	—	—	—	—	5575	—	—	—	—
		8703	—	—	—	—	7665	—	—	—	—
(Jagir land)	Khairpur	5699	—	—	—	—	—	—	—	—	—
		5699	—	—	—	—	—	—	—	—	—

1	2		3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
Hyderabad	Tharparkar	Mirpur-khas	54493	2546	14120	7800	15	121	—	—	2928143.00	800279.00
		Jamesabad	13444	208	5950	3423	1839	32	—	—	—	—
		Digri	11149	1634	4140	4786	1	—	—	—	—	—
		Samaro	26907	2187	5056	2354	13153	—	—	—	—	—
		Umerkot	8245	620	1917	1194	2448	—	—	—	—	—
		Mithi	852	55	434	210	—	31	—	—	—	—
		Diplo	6002	122	1975	2271	—	—	—	—	—	...
		Nigarpar-kar	10916	—	4927	2233	—	—	—	—	—	—
			112708	7372	38519	24271	17456	184	—	—	2928143.00	800279.00
	Thatta	Thatta	9553	177	8530	92	53	—	—	—	...	—
		Ghorabar	4705	—	95	32	7	—	—	—	...	—
		Keti Punder	13067	—	262	—	—	—	—	—	...	—
		Sajawal	7508	173	1980	98	45	—	—	—	...	—
		M. Bathoro	438	4	70	3	—	—	—	—	...	...
		Jati	6345	51	1095	126	13	—	—	—	...	.
		Shahbunder	864	—	5	—	—	—	—	—	...	—
			42480	405	12037	351	118	—	—	—	...	...

Hyderabad	Tando-allahyar	17844	320	9319	5932	36	—	—	—	...	...
	Hala	11935	228	5600	4370	536	—	—	—	...	...
	Hyderabad	12630	84	6230	3537	—	—	—	—	...	...
	Tando Md. Khan.	67937	1830	27624	25360	—	—	—	1276	...	...
	Matli	28434	333	20834	6747	60	—	—	—	...	...
	Tando Bago	17987	390	10132	3020	7	—	—	—	...	...
	Badhi	3424	79	1677	1059	16	—	—	—	...	...
		160191	3264	81416	40025	655	—	—	1276	...	...
Sanghar	Sanghar	19993	916	6651	1033	60	—	—	—	842642.00	2840726.00
	Khipro	15020	769	6585	9716	42	—	—	—	260492.00	822229.00
	Sinjhoro	16703	1814	6074	8222	78	—	—	—	337369.00	1335300.00
	Shahdadpur	5186	119	2029	2845	—	—	—	—	154306,00	476280.00
		56902	3618	21339	31116	160	—	—	—	1594809.00	5474535.33

END

Tuesday, the 3rd October, 1967.

سہ شنبہ - ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a.m. clock: Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi, (the Assembly) and its translation.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ج ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ط حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ط اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝

پ ۷ - س ۶ - ع ۱۳ و ۱۴ - آیات ۵۹ تا ۶۲)

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنکو اسکے سوا کوئی نہیں جانتا جو کچھ خشکی میں ہے اور سمندروں میں ہے وہ سب کا علم رکھتا ہے۔ درختوں سے کوئی پتا نہیں گرتا اور زمین کے اندر تاریکیوں میں کوئی دانہ نہیں پھوٹتا مگر یہ کہ وہ اسے جانتا ہے۔ کوئی خشک تر چیز نہیں گرتا مگر یہ کہ وہ واضح نوشتہ میں درج ہے۔

اور وہی ہے جو رات کے وقت تم پر موت طاری کرتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس کی خبر رکھتا ہے۔ پھر دن میں تمہیں اٹھا کھڑا کرتا ہے تاکہ زندگی کی ٹھہرائی ہوئی میعاد پوری ہو جائے پھر تم سب اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر تمہیں تمہارے عمل جو کچھ تم کرتے رہتے ہو اس کی حقیقت تمہیں بتائے گا۔

اور وہی اپنے بندوں پر زور اور غلبہ رکھنے والا ہے اور تم پر حفاظت کرنے والی قوتیں بھیجتا ہے یہانتک کہ تم میں سے جب کسی کو موت آتی ہے تو اس کے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتے پھر قیامت کے دن تمام لوگ اللہ مالک حقیقی کے پاس بلائے جائیں گے۔ یاد رکھو حکم اسی کا ہے۔ اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Hamza.

Inter se SENIORITY OF JUNIOR CLERKS OF IRRIGATION DEPARTMENT ABSORBED IN OTHER GOVERNMENT OFFICES.

*7942. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that as a result of reorganisation of the Irrigation Department in April, 1962, some Junior Clerks were rendered surplus in the said Department ;

(b) whether it is also a fact that some of the said surplus Junior Clerks were subsequently absorbed in various Government Departments in Lahore ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether the absorption of the said surplus Junior Clerks in other Departments was done according to their *inter se* seniority in the Irrigation Department ; if not, reasons therefor ;

(d) whether it is a fact that at the time of promotion of some of the said Junior Clerks their original *inter se* seniority in the Irrigation Department was completely ignored resulting in junior hands becoming senior to them thereby affecting their chances of promotion ;

(e) if answer to (d) above be in the affirmative, whether Government intend to redress the grievances of such Junior Clerks and restore to them their rightful places in the *inter se* seniority list in the new Departments keeping in view their respective *inter se* seniority in the Irrigation Department ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Regarding this question, I would submit that requisite information is being collected from the various departments concerned and will be furnished shortly.

Mr. Speaker : On the next turn ?

Mr. Hamza: I think 'shortly' means next turn ?

Parliamentary Secretary : I hope so.

SURPLUS JUNIOR CLERKS OF OFFICE OF CHIEF ENGINEER IRRIGATION AND POWER ABSORBED IN VARIOUS GOVERNMENT OFFICES

*7943. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the seniority-wise names of Junior Clerks of the office of Chief Engineer, Irrigation and Power, West Pakistan, which were declared surplus in April, 1962 ;

(b) whether it is a fact that some of the said Clerks were absorbed

in various Government Offices in Lahore ; if so, names of the clerks along with the names of the Offices where they were absorbed and the date of appointment of each said Clerks in the said Offices ;

(c) whether their *inter se* seniority in the Irrigation Department was maintained in the said Offices : if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : This question is almost identical with the previous one and the reply is the same that we have to get the requisite information from different departments. I hope I will be able to furnish the reply on the next turn.

Mr. Speaker : This question would be repeated on the next turn.

PROMOTION OF CIVIL JUDGES OF FORMER SIND

*7960. **Mr. Zain Noorani** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that after Integration, the promotions in West Pakistan were to be made in accordance with Government's circular letter, dated 25th November 1954 which fixed the seniority of preunification Officers with reference to the date of their appointment substantive or otherwise ;

(b) whether it is a fact that Civil Judges from the former Punjab area who had been recruited in 1953 and some who had been recruited in 1954, have been promoted either as District Judges or as Additional District Judges while those of the former Sind area recruited in 1952 and 1953 are still continuing as Civil Judges ;

(c) whether it is a fact that so far no rules have been made superseding the above mentioned circular and as such the promotion made so far as mentioned in (b) above are in contravention of the above said circular which is still valid :

(d) whether it is a fact that as a result of the policy of promotion followed so far in contravention of the said circular of 25th November, 1954 the judicial officers of the smaller units particulary of former Sind area have suffered and have been subjected to gross injustice ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes. But the Government circular laying down the policy was issued on 25th November, 1955 and NOT on 25th November, 1965.

(b) Yes.

(c) No. The policy laid down in the Government circular of 25th November, 1955 has since been superseded by the decision of the Council of Ministers, dated the 24th April 1965 in so far as promotion of members of P.C.S. (Judicial) to the senior C.S.P. scale is concerned.

(d) No.

Mr. Zain Noorani : Sir, in answer to part (b) of my question, the

answer is a very simple word 'Yes' and again in part (d) of my question, the answer is a lonely word 'No'. Now I would like to know how the Parliamentary Secretary intends to tie in the two, one 'yes' and one 'No' which are diametrically opposite to one another. My question was :

> "(b) whether it is a fact that Civil Judges from the former Punjab area who had been recruited in 1953 and some who had been recruited in 1954, have been promoted either as District Judges or as Additional District Judges while those of the former Sind area recruited in 1952 and 1953 are still continuing as Civil Judges ;"

the answer is, 'Yes' then again in part (d), I asked :

> "(d) whether it is a fact that as a result of the policy of promotion followed so far in contravention of the said circular of 25th November, 1954 the judicial officers of the smaller units particularly of former Sind area have suffered and have been subjected to gross injustice ?"

The answer is 'No. And what is stated in (b), is admitted to be true, then obviously there has been injustice. And there can be no greater and gross injustice than this.

Parliamentary Secretary : No Sir, the conclusion drawn from this answer, is not correct. I have got the facts to deny these allegations of the Member and I do not know whether it suits him or not. Anyhow I disclose this information that the officers from the former Sind Province are not only getting their quota but getting more than their quota, Actually in senior-CSP scale there were only 10 seats for them but they are holding 15 seats whereas in the Punjab, they have to occupy 23 seats but they are given 16 posts. That's why I say that they have not been affected but have been given more quota than they are entitled to.

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ اگر ہمارے سندھی بھائی اور وہ ممبران جو اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں ہمیشہ یہ احتجاج کرتے ہیں کہ ہمارے علاقے کے لوگوں کو کم کوٹا دیا گیا ہے ۔ تو اس ضمن میں کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ نے پنجاب کے رہنے والوں کو نظر انداز کیوں کیا اور سندھ کے رہنے والوں کو آپ نے ان کے حصے سے زیادہ کوٹا کیوں دیا ؟

Parliamentary Secretary : We will certainly consider this aspect of the matter.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ جواب سے ظاہر ہے کہ سرکولر لیٹر نمبر ۸۷۱ - ۱۹۵۵/۴۴۷۱ اور جس کے مطابق ایک قاعدہ وضع کیا گیا ہے کہ پی - سی - ایس جوڈیشل سینئر سکیل میں ترقی کیسے دی جائے گی اور پھر جناب والا ۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اس امر کی آئین میں حفاظت کی گئی ہے اور ہم سے وعدہ کیا گیا تھا کہ سروسز میں نا انصافی نہیں ہوگی - ۱۹۶۵ء میں انہوں نے ایسا ہی کیا لیکن ایک دم اس کے بعد کونسل آف منسٹرز نے یہ پاس کر دیا ہے کہ regional cadre ترقیوں کا معیار کر دیا گیا ہے بجائے اس کے ان کو ویسٹ پاکستان کے basis پر کرتے تو کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ کیا مخصوص وجوہات تھے جن کی بنا پر کونسل آف منسٹرز میں اس مسئلے کو لایا گیا اور دوبارہ اس پر غور کیا گیا ؟

Parliamentary Secretary : Sir, actually, as I have already said the promotions to Senior-CSP scale were made after the integration in accordance with the circular letter dated 25th November, 1955, according to which pre-integration posts of a particular region were filled from amongst the members of that region alone but now after the decision of the Cabinet of 24th April, 1965, the position is that the senior-CSP scale meant for PCS judiciary, is to be distributed among the members of the Provincial services in proportion to the strength of each region. That's the position and decisions are not made for the individual but for principles, and this principle is being followed and no region is being neglected. I think the Member would be satisfied now.

چودھری محمد ادریس ۔ integration کے وقت پنجاب کی سروسز میں ۴۰ فیصد کوٹا دیا گیا اور اس کی میعاد صرف ۱۰ سال تھی ۔ میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا پنجاب کو ۴۰ فیصد کے حساب سے کوٹا دیا جاتا ہے یا آبادی کے لحاظ سے ؟

Mr. Speaker : The Member means to say in services ?

Chaudhri Muhammad Idrees : Yes Sir.

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice for that.

خان اجون خان جدون ۔ انہوں نے سوال کے حصہ (بی) میں پوچھا تھا کہ سول جج جو کہ سابقہ پنجاب ایریا سے ہیں جن کی بھرتی ۱۹۵۳ء میں ہوئی اور

بعض جن کی بھرتی ۱۹۵۳ء میں ہوئی کیا ان کی ترقی بطور ڈسٹرکٹ جج یا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج ہو چکی ہے اور سندھ میں جو پہلے کے بھرتی شدہ تھے ان کی ابھی ترقی نہیں ہوئی تو میں دریافت کرتا ہوں کہ اس کے وجوہات کیا تھے ؟

Parliamentary Secretary : The Member has probably not followed my answer which I have just given that according to the policy-letter which was being followed in that region, pre-integration posts of a particular region were filled from amongst the members of that region alone. So and if when there was a post, it would have been filled by some member of the same region. But now after the decision of the Cabinet dated 24th April, 1965, the position is a bit changed. But it has not prejudiced the right of any part of the Province. We have got regard for all parts of the Province and we look towards them with the same eye and give the same respect and we want that all the regions should get their due representation. I have given the figures that actually former Province of Sind is getting more representation than its due share, and according to the policy which the Cabinet has decided, the senior-CSP scale meant for PCS judiciary, should be distributed amongst the members of the Provincial services in proportion to the strength of each region. There is no departure from the principle which is being followed.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Sir, is it a fact that the PCS is a parallel service to the CSP service in the Province ? If so, the promotion is given only on the seniority and similarly the PCS service as it was as the time of integration, was considered that way and the promotions were given according to the seniority ? I do not know what happend afterwards but in view of these factors, will the Parliamentary Secretary please place on the table of the House the Working Paper of the meeting of the Council of Ministers so that we should know the discussion that took place there and the reasons that led to this change in the policy which was at the time of integration ?

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, so far as the working paper, is concerned, it cannot be disclosed in the House but so far as the reasons for the policy are concerned, we can bring them to the House and we will be prepared to give information to the Members of this House on the next turn if it is so desired.

Haji Syed Muhammad Murad Shah : Sir, has the decision of the Cabinet of 24th April, been announced in a circular or in the form of a rule ?

Minister for Law : It is a decision ; it is not a circular. It is binding.

Haji Syed Muhammad Murad Shah : It has been given in the form of a circular in 1955. It is a Supreme Court decision that circular will be followed while the Minister is arguing for giving the decision which has not been announced as a circular or notification.

Minister for Law : The difference is immaterial as long as the decision is binding and the authority is the same. The circular as well as the decision of the Council of Ministers emanated from the same authority.

Haji Syed Muhammad Murad Shah : It has not been notified.

Minister for Law : That does not make much difference. All the same both are decisions of the same authority and both are binding on the persons who are concerned.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Parliamentary Secretary for Services and General Administration be pleased to explain how he can say that no injustice has been done to the Province of Sind and why no promotion was made in the period between the circular dated 25th November, 1954 and the decision of the Council of Ministers dated 24th April, 1965 ?

Mr. Speaker : This has already been answered. Next Supplementary.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Sir, just now the Minister has admitted that the Cabinet decision is always a secret. So if it is a secret there is a rule obtaining to govern these promotions of the Government servants. Otherwise there will be always uncertainty in the minds of these Government servants. If it is a secret at least some rule should have been framed. May I know why was not any rule framed ?

Minister of Law : If the Member desires we will put the decision in the form of a notification.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Why have they not done it so far. It is irregular.

Mr. Zain Noorani : Sir, it is an important answer which the Law Minister has given. If you permit me I will quote the Chief Secretary's circular on this matter. It is GR 55 of 1955 which embodied the original policy. With regards to that this is what the Chief Secretary said :

> "I am directed to say that the reprot of the Council of Administration of West Pakistan was submitted to the Government of Pakistan and after mutual consultation decisions were taken on the various issues involved. They related principally to the formation of service cadre in West Pakistan, the integration and absorption of the pre-unification services therein and the principles which should govern future recruitment to these services. Formal orders embodying these decisions have now to be issued."

The point is that not only the circular of 1955, which almost amounted to the rules embodying the decision of the Council of Ministers, subsequently the amendment made in 1962 as well as in 1964, each one of them were formally issued as circulars. We can sit here and pass any law but that also has got to be notified. What has happened in this case is that in 1965 the Council of Ministers have met. They have taken a decision and that decision has not been conveyed to anyone. No circular has been issued. No rules have been made. How then can that have any status in law. That is what we want to know.

Secondly, Sir, the original decision having been taken in consultation with the Government of Pakistan and the subsequent decision not having been taken in consultation with the Government of Pakistan may I know (1) is that decision valid ? and (2) steps taken under it are they valid ?

Minister of Law : We will make a statement on the next turn.

Mr. Zain Noorani : Then, Sir, will it be repeated ?

Minister of Law : It may be repeated, so far as the observations of the learned Member are concerned, to clarify the position.

Mr. Speaker : Does the Minister want to make a statement only ?

Minister of Law : I will reply to his supplementary.

Mr. Speaker : We pass on to the next question. This would be repeated on the next turn. Next question Mr. Zain Noorani.

Mr. Zain Noorani : It is again up to the Law Minister. All the four questions are inter-linked. Would he like to take them at the next turn or today. They are all inter-linked.

Minister of Law : Which are those four questions ?

Mr. Speaker : Please put the next question.

Mr. Zain Noorani : Question No. 7961.

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Yes, all these questions are inter-linked, and if the Hon'ble Speaker holds like that I don't mind if they are repeated on the next turn.

Minister of Law : All of them involve the consideration of the circular of 1955 and the decision of 1961. (*interruptions and cross talk*).

Mr. Speaker : Order, please. Questions No. 7960, 7961, 7962 and 7963 would be repeated on the next turn.

Next question, Mr. Zain Noorani.

Mr. Zain Noorani : Sir, it is 7967, but since the S.P. has been transferred I do not wish to put the question.

Mr. Speaker : Next question, Mr. Narejo.

TRANSFERRING OF P.C.S. OFFICERS SERVING IN CIVIL SECRETARIAT

*7985. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the names of P.C.S. Officers serving in the West Pakistan Civil Secretariat, Lahore for more than 4 years ;

(b) whether it is a fact that Government have issued instructions that Officers whose services are transferable and are stationed at Lahore for over four years be transferred out of Lahore ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, whether Government intend to transfer the officers mentioned in (a) above out of Lahore ; if so, when ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a)

1. Mr. Bashir Ahmed Khan, PCS.
2. Mian Muhammad Saadullah, PCS.
3. Mr. Zafar Mand Ahmad, PCS.
4. Ch. Nazir Ahmed. PCS.

(b) Yes.

(c) Under the instructions, persons who are highly specialized or for whom suitable replacements are not available, or for whom reasonably suitable posts outside Lahore are not available may not be transferred and officers due to retire in about one year are to continue. The transfers are to be effected in about one year i.e. by about the end of 1967. The transfers are made in accordance with the policy and orders on the subject and only those officers will be allowed to continue whom it is necessary to retain in the public interest.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Parliamentary Secretary for S & GAD please let me know who out of these four officers would be retained and who would be transferred and for which reasons ?

Parliamentary Secretary : It is clear from the answer to part 'c' of the question that all of them are being retained. It was thought in public interest to retain such officers.

رئیس حاجی دریا خان جلبانی - وہ کون کون سی پوسٹیں hold کر رہے ہیں -

Parliamentary Secretary : They are Deputy Secretaries.

Rais Haji Darya Khan Jalbani : Of which Department ?

Parliamentary Secretary : Of the Services and General Administration mostly. I am not very sure.

Rais Haji Darya Khan Jalbani : Do you know their names ?

Parliamentary Secretary : I can read out. They are :

Mr. Bashir Ahmed Khan	—	Deputy Secretary Regulations.
Mr. Muhammad Saadullah	—	S&GAD. (Establishment and Keeper Records)

Sheikh Zafarmand Ahmed — S.O. S&GAD

Chaudhri Nazir Ahmed — Private Secretary to Chief Secretary.

Mr. Speaker : Next Question. 8045.

Mian Saifullah Khan : Point of order. Sir, I have put question No. 8503 regarding Services and General Administration and that question has not been given in the answer book even though the number has been allotted and the question has been confirmed.

Mr. Speaker : Was that question admitted ?

Mian Saifullah Khan : It is a fresh question. It was confirmed sometimes back. I have got the confirmation note. The number has been allotted and yet it is not given in the answer book.

Mr. Speaker : When had the Member given notice of the question ?

Mian Saifullah Khan : Quite a long time ago. At the end of the last session.

Mr. Speaker : Was it admitted ? Had the Member received intimation that this was admitted ?

Mian Saifullah Khan : I have got information that it has been admitted.

Mr. Speaker : We will make enquiries about this question.

REVISION OF WEST PAKISTAN MINING CONCESSION RULES AND SCHEDULE THERETO

***8045. Mian Saifullah Khan :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce please refer to answer to my starred question No. 5200, given on 6th July, 1967 and state :—

(a) the reasons for the delay in the revision of the West Pakistan Mining Concession Rules and Schedule thereto ;

(b) whether it is a fact that Government had formed a Committee consisting of official and non-official members from Pakistan Mine Owners Association for recommending revision of the West Pakistan Mining Concession Rules, and Schedule thereto ; if so, the date on which the report alongwith the recommendations of the Committee was received by the Director, Mineral Development and the steps Government intend to take for expediting the revision of the West Pakistan Mineral Concession Rules and Schedule thereto ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Amendment in the Mining Rules is a matter of great importance and requires detailed and careful consideration in consultation with a number of Government Departments. The comments of various Departments on mining rules have been obtained and are at present being considered

in the Directorate of Mineral Development. It is hoped that a final draft of the Mining Rules will soon be prepared whereafter it will be sent to the Law Department for vetting before the promulgation of the new rules.

(b) The report of the Pakistan Mining Concession Rules Review Committee was received by the Director Mineral Development on November 6, 1965. As outlined above the report has been subjected to careful scrutiny. The revision of the Mining Concession Rules and Schedule thereto is being expedited. Meanwhile the question of royalty on coal which is of immediate interest to the mine owners is being considered separately in the Finance Department. The decision on this matter is being expedited on an urgent basis.

Mian Saifullah Khan : The Committee for the review of these rules was formed in 1960. Later on when the subject was transferred to the Province it was reformed in 1963. The report was completed in 1965. Sir, considerable time has elapsed and yet no action has been taken. After all, how long will we be required to wait till the Concession Rules are adopted. Will the Parliamentary Secretary let me know how long will it take to adopt these rules ?

Parliamentary Secretary : The amendment in these rules is of considerable importance and they have got to take their due time. Now the report is ready. The report was submitted on November 6, 1965 and it was under the scrutiny of various Departments of the Government. Now the rules are more or less ready except for a few querries of the Finance Department. I assure the Member and the House that these are being given top priority and in the very near future - say in two or three months time - the amendments will be ready.

KHANDSARI INDUSTRY

***8058. Mian Saifullah Khan** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state ;—

(a) whether it is a fact that improved Khandsari Industry was inculded in "Short Term Industrialisation Plan" of the Second Five Year Plan ;

(b) whether it is a fact that Piplan Sugar Mills and Industries Ltd., Liaquatabad (District Mianwali) was set up with the foreign assistance of PICIC under the Plan approved by the Government;

(c) the names of other Khandsari Units set up in West Pakistan under the Second Five Year Plan ;

(d) whether it is a fact that Piplan Sugar Mills and Industries Limitd had applied for the conversion of their Khandsari Unit into a Vacuum Pan Unit ; if so, the date when their application was received by the Director of Industries and the action taken thereon ;

(e) the policy of the Government in connection with the conversion of Khandsari Unit into Vacuum Pan Unit ;

(f) whether it is a fact that Khandsari Units mentioned in (b) and (c) above are not operating as the same cannot compete with big modern sugar mills ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): No Short Term Industrialization Plan of the Second Five-Year Plan was announced by the Government. Perhaps the Member is referring to the First Industrial Investment Schedules which were issued in 1960, making a monetary provision of Rs. 40 lacs (Rs. 32 lacs Internal and Rs. 8 lacs External) for developing new capacity in Industries Ltd., at Liaquatabad (district Mianwali) was sanctioned and financed by PICIC in 1960. The names of other Khandsari Units set up during the Second Five-Year Plan in West Pakistan are as follows :—

(1) Multan Sugar Mills Ltd., Multan.

(2) K.B. Industries (Pakistan) Ltd., Karachi.

(3) Pioneer Ltd., Lahore.

(4) Ahmad Industries Ltd., Lahore.

(5) Muhammadi Sugar Mills, Pattoki (Lahore).

(6) Pak Sugar Mills Ltd., Lulliani.

Piplan Sugar Mills and Industries Ltd. applied in 1963 to the Government of Pakistan for the conversion of their Khandsari unit into a Vacuum Pan Unit. Their application was received in the Provincial Directorate of Industries on 10th December 1964. The request was examined and it was found that it would involve a further investment of Rs. 36.50 lacs including a foreign exchange component of Rs. 20 lacs The party also proposed that in case they were not permitted to modernize their existing unit they may be allowed to amalgamate their unit with the new sugar mill sanctioned for Darya Khan by PICIC. Alternatively, they proposed that either a new Sugar Mill may be sanctioned in their favour or a lease of 500 acres of land for cultivation of sugarcane be granted. Pakistan Industrial Credit and Investment Corporation (PICIC), did not agree to the proposal of amalgamation or for modernizing their existing unit owing to technical and corporate reasons. The establishment of a new unit was also not considered feasible. Pakistan Industrial Credit and Investment Corporation (PICIC) however, recommended the grant of lease of 500 acres of land to them for cultivation of sugarcane. This proposal was considered but rejected by the Colonies Department, and the decision was communicated to the Director, Piplan Sugar Mills and Industries Ltd., Karachi. The advice of PICIC, who have financed most, of the Khandsari projects was sought on this issue. They feel that the conversion of the existing Khandsari Units into Vacuum Pan Sugar Mills of 1,000 to 1,500 tons daily crushing capacity was not feasible. The Khandsari Sugar Mills are small units of 70 to 100 tons daily capacity and the establishment of large sugar mills of 1,000 tons daily crushing capacity and above in their place would amount not to "conversion" but to setting up of entirely new sugar plants.

Yes, Khandsari Units mentioned in (b) & (c) above are not operating due to the limited demand for Khandsari sugar which makes their working un-economic.

میاں سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ چالیس لاکھ روپے کی رقم سے چھ عدد کھنڈ ساری یونٹ قائم کئے گئے تھے جو کہ بیکار پڑے ہیں کیا حکومت اس نقصان کی تلافی یا ان سے بہتر استفادہ کا انتظام کرے گی ؟

Parliamentary Secretary : Sir the position in this matter is that these six Khandsari Units were sanctioned in 1960. That was in the First Five Year Plan. After that a number of sugar mills have come into existence and obviously these Khandsari Units were rendered uneconomical. The position in this matter is that it is not possible for the Government to create any demand for these Khandsari Units because the cost of production is higher and the quality of sugar is inferior.

Secondly, there was no proposal on the part of the proprietors of these Khandsari Units to the Government that they should be accommodated in any way. If any proposal is submitted, certainly Government will consider that sympathetically.

میاں سیف اللہ خان ۔ کیا حکومت ان چھ یونٹوں کو Vacuum Pan Units میں convert کرنے کی سکیم منظور کرے گی ؟

Parliamentary Secretary : Sir as I was very clear in my reply, the Member would have noted that it was not possible for the Government to accede to this request. It was exactly on the basis of that one request to Government to convert handloom into textile mill. They could apply even now for the new sugar mill units, but it is not possible to convert these Khandsari Units into Vacuum Pan Units.

INDIVIDUALS OR FIRMS GRANTED PERMISSION FOR INSTALLATION OF SUGAR MILLS AND TEXTILE MILLS DURING 1966

***8071. Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the names and addresses of the individuals or firms who have been granted permission for the installation of Sugar Mills and Textile Mills in the Province during the year 1966 ;

(b) whether the Mills referred to in (a) above have been installed by the original licencees ;

(c) if answer to (b) above be in the negative, whether any of the said intividuals or firms have sold out the licenses to some other parties ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, the action taken or indended to be taken against the individuals or firms responsible for the sale of licenses ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) (i) No Sugar Mill has so far been sanctioned during the year 1966.

(ii) the names and addresses of the individuals or firms who have been sponsored to the financing agencies, during the year 1966, for loan financing for the setting up of textile units are given in the enclosed statement (Annexure I).*

(b) None of the units mentioned in the enclosed statement has yet been installed. The parties are processing their loan applications with Bank.

(c) No.

(d) Not applicable.

مسٹر حمزہ ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری از راہ کرم بتا سکتے ہیں کہ ان تمام خوش بخت افراد میں جن کو شوگر ملز ٹیکسٹائل ملز لگانے کے لائسنس دئیے گئے کتنے سابقہ ایم ۔ این ۔ اے اور سابقہ وزراء ہیں ؟

Parliamentary Secretary : Sir this is no consideration for the sanction of any industry.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں نے تو یہ عرض ہی نہیں کیا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے کیوں یہ بات کہنے کی زحمت گوارا کی ۔ لیکن مجھے پتہ ہے کہ سیاست دان لائسنسوں کے پیچھے بھاگا نہیں کرتے لیکن گورنمنٹ سیاسی رشوت کے طور پر بعض سیاستدانوں کو لائسنس عطا فرمایا کرتی ہے اگر میں خود ہی عرض کروں کہ ان خوش بخت افراد میں فلاں فلاں سابقہ ایم ۔ این ۔ اے اور سابقہ وزراء مثلاً طالب المولیٰ مخدوم صاحب ہالہ اور سابقہ سپیکر ایوان ھذا شامل ہیں تو آپ وضاحت فرمائیں گے کہ ان سابقہ ایم ۔ این ۔ اے اور سابقہ سپیکر کو کیوں ملیں لگانے کی اجازت کے لائسنس دئے گئے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں اس عجیب و غریب سوال کے جواب میں کیا عرض کروں جو کہ محض cheap popularity حاصل کرنے کی غرض سے پوچھا گیا ہے بہر حال ملک کی معیشت میں برابر کا حصہ لینے کا سابقہ ایم ۔ این ۔ اے یا سابقہ وزراء کو حق حاصل ہے ان کو ملکی

Please see Appendix I at the end.

معیشت سے اخراج کی کوئی وجہ جواز معلوم نہیں ہوتی ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ کوٹری میں گیارہ ٹیکسٹائل ملز یک جا قائم کرنے کی اجازت کیوں دی گئی ہے ؟ ان کو مختلف شہروں میں کیوں قائم نہیں کیا گیا اور کن وجوہ کی بنا پر ایک ہی شہر میں اتنی ملیں اکٹھی کر دی گئی ہیں ؟

Mr. Abdul Qayyum : (Parliamentary Secretary) Point of order Sir. Is there any bar against the MPAs or MNAs for participation in economic activity of the country?

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ اگر میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی خدمت میں عرض کروں کہ سیاسی رشوت کے طور پر ایک ہی علاقے میں اکٹھی گیارہ ملیں کھولی جا رہی ہیں تو پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کیا ارشاد فرمائیں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ معزز رکن بار بار اس قسم کے سوال کو دھرا کر سستی شہرت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ؟ I am addressing

Mr. Speaker on a point of order.

مسٹر حمزہ ۔ وقت آئے گا جب کہ آپ لوگوں کے خلاف سنگین جرائم کی بناء پر مواخذہ ہو گا ؟

Mr. Speaker : The Member may please put his next supplementary.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ وہ کون سے کوائف اور واقعات ہیں جن کا جائزہ لینے کے بعد یہ لائسنس دیئے جاتے ہیں ؟

Parliamentary Secretary : As is obviously known Sind is an underdeveloped area. Kotri is a place well connected; that is a cotton growing area, and the biggest reason is that it is well-connected with rail and road. There is no harm if the textile industry is situated at such a place. It is well linked and at the same time it is in the central part of the Sind area.

چودھری محمد ادریس ۔ کیا حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ ساری

انڈسٹری کو ایک ہی شہر میں جمع کر دیا جائے ؟

Minister of Law : Sir it is not the policy of the Government to concentrate industry in one place, but in Kotri, an industrial trading estate has been set up. It is a part of the Sind Industrial Trading Estate. Karachi, Hyderabad and other places are over crowded, and this is the place, which is centrally located; this is a place which is near the railway junction. Therefore, this was a suitable place for an industrial trading estate; wherever the space was available, the industry has been set up.

چودھری محمد نواز ۔ کیا ان لائسنسوں کی تقسیم region wise quota کے basis پر کی جاتی ہے ؟

Parliamentary Secretary : It is sanctioned to the deserving cases on merits. There is no quota.

بیگم اشرف برلی ۔ کیا حکومت کی یہ بھی پالیسی ہے کہ تمام دولت کراچی کے قریب رہے ؟

Parliamentary Secretary : This is an under developed area. It has been very elaborately explained by the Law Minister. Even otherwise, the wealth of Karachi is also welcome in Karachi and other parts of Pakistan. But the reason for Kotri has been well explained by the Law Minister.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب از راہ کرم مجھے یہ بتائیں گے کہ جب آپ لائسنسز جاری کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو وہ کون کون سے اصول ہیں جو آپ کے سامنے ہوتے ہیں ؟

Parliamentary Secretary : The party should be sound, its financial position very satisfactory, it should be experienced and it should be in a position to install the machinery within the prescribed period. Therr should be no hitch as far as experience, financial position and such other aspects are concerned.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے بتا سکتے ہیں کہ جو بہت سے ممبران نیشنل اسمبلی کو ٹیکسٹائل ملیں لگانے کی اجازت دی گئی ہے ان کو اس صنعت کا کون سا تجربہ حاصل تھا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب سپیکر ۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں جناب حمزہ صاحب سے اگر یہ معلوم کرلے میں کامیاب ہو سکوں کہ ان

میں جو اور لوگ شامل ہیں ان میں کسی کو تجربہ نہیں ہے - تب میں اس پر روشنی ڈال سکوں گا -

---

Ad hoc CIVIL JUDGES

***8121. Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) what is the number of *ad hoc* Civil Judges in the Province and when they were recruited ;

(b) whether it is a fact that some lawyers have recently been appointed as Civil Judges in the W.P.C.S. (Judicial Branch) by selection ; if so, the number thereof and reasons for their appointment in preference to *ad hoc* Civil Judges mentioned in (a) above ;

(c) whether Government have any scheme or plan to absrob the said *ad hoc* Civil Judges in the P.C.S. in the near future ; if so, the approximate time it will take ;

(d) in case the Government do not intend to absorb the said *ad hoc* Civil Judges in the P.C.S. cadre, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Seventeen. They were recruited in 1963-64.

(b) Thirty-one vacancies of P.C.S. (JB) officers have been filled by Government this year on the recommendations of the High Court/Public Service Commission from amongst the practising lawyers.

The temporary Civil Judges recruited in 1963-64 could not be considered against regular vacancies filled this year because they had been recruited for a specific assignment namely the clearance of arrear of judicial cases. They have not completed this assignment as a large number of cases are still pending.

(c) Government would consider the cases of absorption into the Public Service Commission (JB) of such temporary Civil Judges who acquit themselves creditably of the assignment given to them.

(d) Does not arise.

IRREGULARITIES COMMITTED BY KHAWAJA IFTIKHAR AHMAD WYNE, ASSISTANT WORKS MANAGER, LOCO SHED LAHORE

***8143. Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that one Abdul Hayee, son of Abdul Rashid, Journeyman, Loco Shed P.W.R., Moghalpura, Lahore brought to the notice of Director, Anti-Corruption, Lahore, certain serious irregularities on the part of Kh. Iftikhar Ahmad Wyne, Assistant Works Manager, Loco Shed through applications submitted on 26th January, 1967, 26th February 1967, 1st March 1967, 10th March 1967 and 3rd April 1967 ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the action taken thereon, and if no action has so far been taken, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (a) It is a fact that Mr. Abdul Hayee, son of Mr. Abdul Rashid, Journeyman, Loco Shed, P.W.R., Moghalpura, Lahore, made four applications to the Anti-Corruption Directorate on 27th January 1967, 1st March 1967, 10th March 1967 and 23rd April 1967 containing allegations to the fact that M/s. Ghulam Murtaza, Senior Chargeman, Muhammad Farooq, Chargeman and Azim Ullah, Chargeman, Diesel Shed, Lahore, had during the period 1st January 1966 to 31st December 1966 claimed and drawn T.A. falsely in spite of the fact that their presence for the dates mentioned in their T.A. Bills had been marked in the attendance register and that they did so in collusion with Mr. Iftikhar Ahmad, Assistant Works Manager (D), Lahore.

(b) All the four complaints were sent by the Anti-Corruption Directorate to the Superintendent of Police, Anti-Corruption Establishment, Central Region, Lahore, for necessary action. The latter took up an enquiry against M/s. Ghulam Murtaza, Senior Chargeman Muhammad Farooq, Chargeman and Azim Ullah, Chargeman. As a result of that enquiry the allegations against Mr. Ghulam ; Murtaza, Senior Chargeman and Mr. Muhammad Farooq, Chargeman, could not be substantiated. Mr Azim Ullah, Chargeman, and his Foreman Mr. S. M. Laiq Hussain were, however, found guilty—the former for claiming T.A. falsely and the latter for verifying and forwarding his false T.A. Bill. Both of them have been recommended for departmental action by the investigating agency.

No irregularity came to notice against Mr. Iftikhar Ahmad, Assistant Works Manager (D), during the course of the enquiry.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ مسٹر ایس ۔ ایم لائق حسین اور عظیم اللہ کے خلاف بعض الزامات درست ثابت ہوئے اور ان کے خلاف محکمانہ انکوائری کی سفارش کی گئی تھی ۔ کیا وہ انکوائری مکمل ہو گئی ہے یا نہیں ؟

Parliamentary Secretary : I have not followed supplementary.

Mr. Speaker : I think, the Member should ask this question from Parliamentary Secretary, Railways.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میرا خیال ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ

محکمہ انسداد رشوت ستانی کو محض سفارش نہیں کرنی چاہئے بلکہ انہیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ جو سفارش انہوں نے کی ہے اس پر عمل ہوا ہے یا نہیں ۔

Mr. Speaker : Anyhow, he is not concerned with the matter.

Parliamentary Secretary (S & GAD) : I have got a detailed list which the Member can consult after Assembly hours because I don't want to waste the time of the House.

PATRONISING PRODUCTS OF PAKISTAN

***8190. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state the progress so far made by Government in respect of the campaign launched for patronising products of Pakistan ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : No Government campaign for patronising Pakistani products is under way at the moment. A campaign to patronize Pakistani products was in fact launched in the year 1949-50. At that time the local industry was in its infancy. Foreign made consumer goods were abundantly available in the Pakistani market. The local industry was therefore faced with stiff competition from the imported goods. There was great need for such a compaign at that time. The conditions which necessitated this campaign are no longer prevalent. The local industry has made considerable progress and its products have become popular in the local market as well as in foreign countries. Import of consumer goods into local market has also been restricted. Because of this change in circumstances the need for a campaign for patronizing Pakistani products has receded and the campaign has ceased to be operative.

2. Indigenous products are also granted long term protection, after detailed investigation of their claim for protection, through import tariffs and other fiscal measures like refund of customs duty and sales tax on raw materials imported from abroad. Government as a substantial buyer of local products, allows a price preferential ranging from 10 to 20% to local products over the imported products. Besides indirect protection to local products plays a significant role. These include:

(a) Facilities for import of raw materials and spares and machinery for balancing and modernization ;

(b) Grant of bonus on exports abroad which ensures fuller utilization of capacity ;

(c) Exemption from taxation for a specified period depending on location ;

(d) Grant of additional licences on export performance for raw materials, machinery for balancing and modernization ;

(e) Refund of Custom Duty, Sales Tax, Excise duty on exports.

SHIFTING TEXTILE MILLS FROM HARAPPA

*8191. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state whether it is a fact that the parties to whom permission was given by Government to instal two Textile Mills at Harappa have requested the Government for permission to shift the said Mills to some other districts of the Province ; if so, the action taken are intended to be taken by Government in the matter ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : No such requests have been received by the Government.

چودھری محمد نواز ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ ان اشخاص یا ان پارٹیوں کے نام کیا ہیں جنہیں وہاں ٹیکسٹائل ملز لگانے کے لائسنسز دیئے گئے تھے ؟

Parliamentary Secretary : No textile mill appears to have been specifically sanctioned for Harrapa. However, two textile mills were sanctioned for Sahiwal in 1961-62 in the name of Messrs K.D. Rana & Co., and Messrs Najam Textile Mills on the condition that machinery would be arranged by the sponsors against non-repatriable capital. The parties failed to make any progress and permissions were withdrawn by the Central Government. Further, one textile mill comprising 12,500 spindles and 250 looms has recently been approved by the Provincial Government for establishment at Sahiwal by Messrs Ittefaq Foundary & Workshop Ltd., Lahore. The management has proposed to set up the mill in Chak No. 1/10-I on the Sahiwal/Multan Highway near Harrapa railway station. The acquisition proceedings are in progress. There is nothing on record to show that the party intends to change the location of the mill.

چودھری محمد نواز ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ جیسا کہ انہوں نے اپنے جواب میں فرمایا ہے جو formerly چک نمبر ۹ - ۱۰/۱ میں زمین کو acquire کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اسی چک سے ملحقہ کراؤن لینڈ زمین پڑی ہوئی ہے یہ زمین اس پارٹی کو دے دیتے بجائے اس کے کہ یہ اس قابل کاشت زمین کو acquire کریں -

Parliamentary Secretary ; I think, the acquisition proceedings are done by the Revenue Department on the request of the Industries Department and this point has been brought to the notice of the department by the Member. I assure the Member that it will certainly be scrutinized and, if possible, those measures would be adopted.

چودھری محمد نواز ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ نون شوگر مل کی طرح اس ٹیکسٹائل مل کے لئے زمین acquire کی جائے ۔ کیا یہ زمین کسی اصول کے تحت acquire کی جائے گی ؟

Parliamentary Secretary : I have already stated that this point will certainly be taken into consideration and maximum effort will be made to adopt measures suggested by the Member.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ Land Acquisition Collector اور ٹریبونل کی principal guidance کے ہوتے ہوئے گورنمنٹ ایسی direction دینے کی مجاز نہیں ہے ۔

Minister of Law : The matter will be decided in accordance with the provisions of Land Acquisition Act and various decisions of the High Court.

---

*۸۲۱۲- **چودھری محمد نواز** ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سرکاری افسروں کی کون سی قسم ایچ ۔ او ۔ آر کی سہولت حاصل کرنے کی مستحق ہے ۔

(ب) ہر ایک قسم میں متذکرہ افسروں کی تعداد کیا ہے ۔

(ج) آیا ارکان صوبائی اسمبلی بھی اس سہولت کے مستحق ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) ۔ (الف) و (ب) دوروں پر ریل کے ذریعے سفر کرتے ہوئے ریکوزیشن کے ذریعے ریل میں جگہ مخصوص کروانے کا عمومی حق حکومت مغربی پاکستان

کے چند اعلیٰ عہدیداروں ہی کو دیا گیا ہے - یعنی چیف سیکرٹری - ایڈیشنل چیف سیکرٹری بورڈ آف ریوینیو کے ممبران ، ہائی کورٹ کے جج صاحبان ، ڈویژنوں کے کمشنر اور دیگر افسران جو رتبے کے لحاظ سے ڈویژنوں کے کمشنر/مرکزی حکومت کے جائنٹ سیکرٹری کے برابر ہیں - ایسے افسران کی تعداد وقتاً فوقتاً کم و بیش ہوتی رہتی ہے -

(ج) صوبائی اسمبلی کے ارکان کو مغربی پاکستان اسمبلی (ارکان کے الاؤنسز) ایکٹ ۱۹۵۶ء یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کے تحت اس سہولت کا استحقاق نہیں ہے - ایچ - او - آر کی سہولت سینئر افسروں کو دی گئی ہے کیونکہ ڈیوٹی پر سفر کے دوران انہیں اکثر فائلیں ملاحظہ کرنی ہوتی ہیں اور سرکاری کام کرنا پڑتا ہے - صوبائی اسمبلی کے ارکان اکثر و بیشتر لاہور میں اسمبلی کے اجلاس یا کمیٹی کے اجلاسوں میں شریک ہونے کے لئے ہی ڈیوٹی پر سفر کرتے ہیں اس لئے انہیں یہ سہولت دینا ضروری نہیں سمجھا گیا ہے -

چودھری محمد ادریس - H.O.R. کا کیا مطلب ہے ؟

Parliamentary Secretary : Higher Officer's Requisition.

---

*۸۳۴۳ - **میاں نذیر احمد** - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ "الفلاح" عمارت کے افتتاح سے مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۷ء تک اس کے کرایہ کی کل کتنی رقم وصول ہوئی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل)- مبلغ ۴۴,۶۹,۴۸۵ روپے ۳۸/ پیسے -

میاں محمد شفیع - کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ huge amount

جمع ہو گئی ہے ، تو اس کو کس مد میں جمع کیا جا رہا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ حکومت کے خزانے میں جمع کیا جا رہا ہے ۔

میاں محمد شفیع ۔ یہ جو بلڈنگ تعمیر ہوئی تھی ، یہ سرکاری ملازمین کے جمع کردہ فنڈ سے تعمیر ہوئی تھی اور committment یہ کی گئی تھی کہ اس کی آمدنی سرکاری ملازمین کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جائے گی ، تو یہ چوالیس لاکھ روپیہ کس طرح خرچ کیا جائے گا اور ان سرکاری ملازمین کو کس طرح فائدہ پہنچے گا ؟

Minister for Law : It is being utilised for the purpose for which it was intended. It is true that it has been constructed for the benevolent fund and for the purpose of giving some relief to certain persons who are considered fit.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر قانون از راہ کرم مجھے یہ بتائیں گے کہ چونکہ یہ رقم ان اہلکاروں کی فلاح و بہبود پر خرچ ہونی چاہئے ، تو کیا وجہ ہے کہ آپ نے اس رقم کو جمع کرکے (میں سالپ کی طرح تو نہیں کہوں گا) کیوں رکھ چھوڑا ہے ۔

Minister of Law : I require fresh notice for it.

RENTINGS OF PRIVATE BUILDINGS FOR GOVERNMENT OFFICES

***8360. Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the total amount spent by Government during the years 1965-66 and 1966-67 as rent of those private buildings in Lahore wherein Government offices have been established, with the following details :—

(i) the name of the office and department.

(ii) total area of the compound in which each building is situated alongwith its covered area and its location ;

(iii) the yearly rent of each building ;

(iv) the name and address of the owner of each building ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): Sir, regarding this question, information is being collected and will be furnished in a consolidated form as soon as received.

Mr. Speaker: This question will be repeated on the next turn.

DETERMINING OF INTER SE SENIORITY OF LAWYER MAGISTRATES

*8367. **Chaudhri Muhammad Idrees**: Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the *Inter se* seniority of the Lawyer Magistrates has not so far been determined ; if so, reasons thereof and the period by which it is likely to be determined ;

(b) steps taken by the Government to determine the seniority of the Lawyer Magistrates vis-a-vis the P.C.S. Officers ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (a) Yes. The question of determination of *inter-se* seniority has been under active consideration throughout, but in view of the highly complicated nature of the case, it has not been possible to finalize the issue. It is not possible to specify the time by which the case will be finanlized. Every effort is, however being made to decide the matter as expeditiously as possible.

(b) The matter was considered by the Advisory Council and the Council of Ministers a number of times. The case is still under consideration but in view of the complex nature of the case it will take sometime to evolve a formula.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - اس سوال کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ

"Due to complicated nature of the case. ....."

یہ finalise نہیں ہو سکا - اور اس کو finalise کرنے کے لئے

"Every effort is being made."

میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کیا پیچیدگی ہے - اور اس کو finalise کرنے کے لئے کیا efforts کی گئی ہیں - جبکہ ان کو بھرتی ہونے کافی عرصہ ہو گیا ہے -

Parliamentary Secretary : Sir, as you know, the question of determining the inter se seniority visa-vis other PCS officers, is a complicated matter.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir, my question is regarding inter se seniority and not visa-vis.

Parliamentary Secretary : In part (b) of your question, you have asked the steps taken by the Government to determine the seniority of the Lawyer Magistrates vis-a-vis the PCS Officers. So this is for both, not for one.

Chaudhri Muhammad Idrees : In part (a) I have asked :

> "Whether it is a fact that the inter se seniority of the Lawyer Magistrates has not so far been determined, if so reasons therefor."

So I am referring to part (a) not (b).

Parliamentary Secretary : Sir, I have to answer both the parts. Anyhow, I may inform the Member that the Government is giving very serious consideration to this matter and I personally think the matter won't take long. It would be finalised within 3 or 4 months' time.

مسٹر حمزہ ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری نے بتایا ہے کہ اس معاملے پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے ۔ کیا میں آپ سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جب آپ کی حکومت کسی معاملے پر خصوصی توجہ دینے لگتی ہے تو اس میں تاخیر ناگریز ہو جاتی ہے ۔ کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں ہے کہ آپ کی نیت میں فرق ہے اور کیا آپ اس مسئلے کے حل کے لئے باہر سے مشیر بلانے کے لئے تیار ہیں ۔

Mr. Speaker : Disallowed.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir, what efforts have been made so far to determine the seniority of the Lawyer-magistrates ?

Parliamentary Secretary : I have already answered this question that best efforts are being made.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, if you allow me I would make a brief statement. Sir, a Committee consisting of certain officers in the Services and General Administration Department has been considering this question. They have considered this matter time and again but on account of its complicated nature, as has already been stated, they have not been able to arrive at a satisfactory formula which will safeguard the interests of these officers. Therefore,

the matter is still under consideration and within a short time, it will be finalised. In fact, we have not been sleeping over it but the matter is being considered over and over again and the object is to see that the interests of these officers are safeguarded. It is only after the merger of Karachi with the Province of West Pakistan that this question has cropped up. It has got to be taken into consideration along with the interests of other officers of the PCS cadre.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ صرف اڑتیس افسران ہیں کہ جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ ان کی سینیارٹی اس لئے متعین نہیں ہو سکتی کہ یہ معاملہ بڑا پیچیدہ ہے ، تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کیا پیچیدگی ہے ؟

What is the complicated nature of the work ?

Parliamentary Secretary : I have already stated that this is a complicated matter because these officers were appointed at different times, in different manners and from different regions after integration. These are the complicated things which are being looked into and I assure the House that the matter is being expedited and it will take a final shape very soon.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتائیں گے کہ چونکہ ان رجسٹریٹوں میں سے میں خود بیشتر صاحبان کو جانتا ہوں ، وہ جتنے نا تجربہ کار تو میں نہیں کہوں گا ، جتنے زیادہ نالائق ہوں ، ان کو اتنی ہی جلدی ترقی مل جاتی ہے ، لیکن اور جتنے زیادہ ذہین ہوں ، ان کی ترقی میں اتنی ہی تاخیر ہو جاتی ہے ۔

Mr. Speaker : Disallowed. Next question.

APPOINTMENT OF A. D. MS.

***8368. Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the number of Lawyer Magistrates who were posted on 30th June 1967 as (i) A. D. Ms , (ii) Section 30 Magistrates, and (iii) Magistrates Ist Class alongwith their dates of birth, joining the Government Service and enrolment as Pleaders or Advocates ;

(b) the criteria or basis of their selection for the appointment of A. D. Ms. ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) 14 Lawyer Magistrates were posted as A. D. Ms , 20 as Section 30 Magistrates and 4 as Magistrates First Class on 30.6.1967. A statement showing their dates of birth, dates of joining Government service and enrolment as pleaders is placed on the table.*

(b) The criteria for posting Magistrates as A./D. Ms. are seniority confidential record and performance as a Magistrate, and suitability for holding the post.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میرے سوال دریافت کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ان میجسٹریٹوں کو اے ۔ ڈی ۔ ایم ۔ مقرر کرتے وقت ان کی سینیارٹی کو مد نظر نہیں رکھا جاتا بلکہ حکومت جس کو چاہے اے۔ڈی۔ایم مقرر کر دیتی ہے ۔ لیکن انہوں نے سوال کے حصہ (ب) کا جواب دیتے ہوئے یہ جواب دیا ہے کہ اے ۔ ڈی ۔ ایم مقرر کرنے کا معیار یہ ہے کہ ان کی ۔

confidential report, performance as a Magistrate, seniority, suitability for holding the post

کو مد نظر رکھا جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Parliamentary Secretary : Sir, I have submitted that it is not only the seniority but there are also many other things to be looked into, and my friend Mr. Idrees knows it. Anyhow for further informatian of the Member, I may say that for the post of A.D.M., the pre-requisite for that officer is that he should be qualified to exercise the powers of A.D.M. A list is prepared by the Department in consultation with the High Court and before an officer is considered to be qualified for that purpose, the approval of the High Court is necessary and after that the post is filled. It is not actually a promotion. These are specially selected officers and their selection is made on the basis of their confidential reports, seniority, performance as magistrate, aptitude, suitability for the post, in which capacity they have to control and supervise the work of other magistrates. It does not involve promotion, and the ADM is in the same time-scale of pay.

چودھری محمد ادریس ۔ تو پھر یہ seniority کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ غلط ہے ۔

Parliamentary Secretary : Seniority is definitely taken into consideration but that is not the only factor.

مسٹر حمزہ ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ جب آپ

**Please see Appendix II at the end.*

کسی Lawyer Magistrate کو ADM بناتے ہیں تو کیا اس کی اچھی شہرت کی وجہ سے ترقی دیتے ہیں ؟

Parliamentary Secretary : Definitely.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - میں ایک نہایت ہی ضروری سوال پوچھنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ کئی Lawyer Magistrate نہ صرف efficient ہیں بلکہ senior بھی ہیں ان کو ADM کی post نہیں دی گئی کیا یہ اس لئے ہے کہ ان میں وہ خوبیاں نہیں ہیں یعنی بد دیانت نہیں یا inefficient نہیں ہیں ۔

Parliamentary Secretary : This is a question of opinion. Opinions and suggestions do differ.

مسٹر حمزہ - کسی افسر کے خلاف جتنی بھی opinion الٹ ہوگی یا جو زیادہ بد دیانت ہوگا اتنی ہی جلدی اس کو ترقی ملتی ہے ۔

LISTED POSTS

***8369. Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state names, designations and qualifications of the Officers holding listed posts in the Province on 30th June 1967 alongwith the dates of (i) their joining the Government Service, and (ii) their appointment to the listed posts ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

Serial No.	Name.	Designation	Qualification	Date of joining Government service	Date of appointment in the listed posts
1	2	3	4	5	6
1	Capt. Saleh Muhammad Khan.	Senior Instructor, NIPA, Lahore.	Matric L. S. G. D.	19-11-41	3-10-58.
2	Mr. Abdul Majid Khan Afghan.	Commissioner, Employees Social Security Institution.	M. A., LL. B.	3-4-46	30-7-53.
3	Mr. Hasan Habib ...	Member, Directing Staff, PASC, Lahore (now on deputation to Lybia).	M. A.	23-3-53	21-6-57.
4	Mr. Ahmad Raza Khan.	Commissioner, Sargodha Division, Sargodha.	B. A.	10-11-34	31-5-55.
5	Mr. Muhammad Saeed.	On L. P. R. till 9th July 1967.	B. A.	12-2-35	4-6-58.
6	Mr. Ahmad Khan Tareen.	Member, Governors Inspection Team.	B. A.	1-7-35	15-7-58.
7	Raja Muhammad Afzal.	Member, Directing Staff, PASC, Lahore.	M. A., LL. B.	10-7-35	1-7-59.

1	2	3	4	5	6
8	Sh. Riazul Haq.	Deputy Secretary, Agriculture Department.	B. A., LL. B.	17-8-35	18-8-59.
9	Mr. M. A. Rashid	Member (Admn) WAPDA, Lahore.	B. A., LL. B.	12-5-37	7-6-59.
10	Mr. Muhammad Hayat Khan Khakwani.	Secretary, BOR	B. A.	22-4-38	24-3-65.
11	Sh. Muhammad Akram.	OSD, S&GAD	M. Sc.	12-4-38	12-8-65.
12	Malik Karam Dad Khan.	D. C., Lyallpur.	M. A., LL. B.	8-11-38	29-11-65.
13	Mr. Saadullah Khan	On L. P. R. till 6th April 1968.	B. A.	7-1-41	15-10-54.
14	Mr. Mir Ajam Khan.	Commissioner, Bahawalpur Division.	M.A., LL. B.	1-7-41	15-2-66.
15	Mr. S. Farid Ullah Shah.	Chairman, West Pakistan Minimum Wages Board, Lahore.	B. A.	12-9-41	1-8-66.

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ آپ سوالات کے صفحہ ۱۷ پر ملاحظہ فرمائیں وہاں "شیخ محمد اکرم" ہیں جو OSD, S & G A.D. ہیں ان کی Date of Joining Government Service ۳۸ - ۴ - ۱۲ ہے اور Date of Appointment in the listed posts ۶۵ - ۸ - ۱۲ ہے ۔ دوسرے افسران ان سے junior ہیں لیکن ان کو ترقی پہلے دی گئی ہے ۔ اور شیخ محمد اکرم کو پہلے نہیں ملی ۔ اس کی کیا وجوہات ہیں ۔

Parliamentary Secretary : There must be some reason which I cannot state at present. If the Hon'ble Member likes I can supply the information later. I cannot give the reasons right now.

چودھری محمد نواز ۔ آپ صرف اس کی وجہ بتا دیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ جب کسی افسر کو ترقی دی جاتی ہے تو Regional quota کو خاص اہمیت اور اس کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں اب میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ جولیئر آدمیوں کو ترقی دینے کا اتفاق پنجاب سے تو نہیں ہوا لیکن صوبہ سرحد کے لوگوں کو تیزی سے ترقی دی جاتی ہے ۔ کیا وجہ ہے کہ پنجاب میں سے ایسے افسران کو ترقی نہیں دی جاتی ۔

Parliamentary Secretary : Sir, this is a very general allegation. He may quote any specific instance.

Mr. Speaker : Will the Member please quote an instance ?

مسٹر حمزہ ۔ فرید اللہ شاہ اور میرعجم خان ہیں ۔ ہم نے پنجاب میں سے تو کسی P C S. کو کمشنر بنتے نہیں دیکھا ۔ شاید اس لئے کہ وہ حکمران طبقہ کے علاقوں سے تعلق نہیں رکھتے ۔

Mr. Speaker : I think your Commissioner is P. C. S.

Parliamentary Secretary : Mr. Ahmed Raza Khan. He is a P. C. S. Officer.

مسٹر حمزہ ۔ وہ تو بہت سینئر ہیں ۔

Chaudhri Muhammad Idrees : He was appointed in 1934. They were appointed in 1941. He is ten years senior.

مسٹر حمزہ ۔ ان کی seniority کو مد نظر رکھنا چاہئے ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ سینئر بھی نہیں ہوتے اور وہ کمشنر بن جاتے ہیں شاید سرکار والا سے احکام آ جاتے ہیں اور وہ کمشنر بن جاتے ہیں ۔

Parliamentary Secretary : If you allow this supplementary question I don't want to beat about the bush. As many Members have pointed out that they want reasons why certain persons were promoted this question may be repeated on the next turn and detailed reasons would be given.

Mr. Speaker : This question would be repeated on the next turn.

TEMPORARY COURTS OF CIVIL JUDGES IN FORMER SIND

*8471. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that thirty temporary Courts of Civil Judges in former Sind are continuing for the last twenty years ; if so, the reasons for not making them permanent so far ;

(b) whether it is a fact that Civil Judges appointed in the Punjab Region in 1953-54 have been promoted to senior scale and are working as District Judges whereas the Sub-Judges appointed in former Sind from 1951 to 1953 are still working as Civil Judges ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) This is partly correct. Thirty temporary posts of Civil Judges-cum-Ist Class Magistrates were created in 1952 by the former Sind Government in lieu of the posts of Resident Magistrates. Ten posts were abolished and the remaining twenty are still continuing on temporary basis.

Confirmation of temporary Civil Judges is under active consideration of a Department Committee constituted by the Government. The confirmation will be taken up as soon as the recommendations of the committee are formulated.

(b) Yes. Eleven officers of 1953 batch and one officer of 1954 batch of the former Punjab have been promoted to the senior scale ; but only two of them are actually working as District and Sessions Judges. One officer of the former province of Sind, who joined service in 1951, has also been promoted to the senior scale. Punjab officers of 1953-54 batch were promoted in accordance with the Council of Ministers, decision laying down that promotions should be made in proportion to the strength of each regional sub-cadre. As Sind officers were fully represented as compared to the Punjab officers who were under-represented, the latter were promoted.

Sir, actually this question is similar to that which we have been discussing at length - i.e. the question of Mr. Zain Noorani. It will be discussed in detail when supplementaries are put to those questions in the House.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Do you mean to say it will be repeated ?

Parliamentary Secretary : It need not be repeated.

Dr. Mr. Ashraf Abbasi : If it is not to be repeated then I may be allowed to put a supplementary.

Do such temporary Courts exist in other parts of the Province ?

Parliamentary Secretary : That is a baby of the ex-Sind Government which we have inherited. I may tell the lady member for whom I have great respect that my answer would just be the same that out of 45 posts of CSP, which actually according to the entitlement percentage is 21.8, it comes to ten seats. (*interruptions*)

ڈاکٹر مسز اشرف عباسی - کیا یہ سوال repeat ہوگا ؟

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : We will supply information next time. The question was with regard to temporary posts in Sind and so it was not possible to gather information regarding other regions.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : It is not a fact that the policy of the Government is that if a post continues for three years or more it is made permanent.

Minister of Law : Not necessarily.

SETTING UP OF A COMMITTEE TO RECOMMEND REVISION OF MINING CONCESSION RULES AND SCHEDULES THERETO

***8500. Mian Saifullah Khan :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce please refer to answer to my starred question No. 5200, given on the floor of the House on 6th July 1967 and state whether it is a fact that the Government had appointed a Committee consisting of official and non-official members to recommend the revision of Mining Concession Rules and Schedules thereto ; if so (i) the date on which this committee was formed, (ii) the names and designations of the members of the said Committee, (iii) the date on which the report of the said Committee was completed (iv) whether the departments concerned have examined the said report (v) the steps Government intend to take for finalising the Concession Rules and Schedules thereto ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes.

(i) The Committee was formed on 24-6-1963.

(ii) The Committee consisted of :—

1.	Director Mineral Development, Government of West Pakistan.	Chairman
2.	Director Geological Survey of Pakistan.	Member
3.	Mr. A. Khalique, Director Amin Agencies Ltd., Karachi.	,,
4.	Mr. M. Saifullah Khan H.M. Habibullah & Co., Karachi.	,,
5.	Mr. Rafiq Ahmad Virk, President, Pakistan Mine Owners Association, Lahore.	,,
6.	A representative of the Finance Deptt. Govt. of West Pakistan.	,,
7.	A representative of the Planning Commission, Government of Pakistan, President's Secretariat.	,,
8.	A representative of the Planning & Development Deptt., Government of West Pakistan.	,,
9.	Director, Industries & Commerce, West Pakistan, or his representative.	,,
10.	Joint Director Mineral Development, Govt. of West Pakistan.	Member/ Secy.

(iii) The report was completed on 6-11-1965.

(iv) Comments from the concerned Departments have been received are under examination in the Directorate of Mineral Development.

(v) Changes in the Draft Rules may be necessary which will be made after due examination. The rules will then require scrutiny of the Law Deptt. These steps are being expedited. Meanwhile the question of royalty on coal which is of immediate interest to the mine owners is being considered separately in the Finance Department. The decision on this matter is being expedited on an urgent basis.

IMPORTING CARS FOR THE USE OF MINISTERS

*8534. **Chaudhri Muhammad Nawaz**: Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that air conditioned cars worth Rs. 10 lac are being imported for the use of Ministers of the Provincial Government ;

(b) the cost of cars which are being used by the Ministers at present, the date of their purchase, and the number thereof;

(c) the actual mileage covered by each of the cars mentioned in (b) above ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) It is proposed to purchase 15 airconditioned cars for the use of Ministers and Secretariat Pool. The total cost would be around Rs. 10 lakh. 5 cars will be imported in each shipping period. Cars will be imported against bonus voucher and no foreign exchange will be involved.

(b) At present the Ministers have 8 Cheverolet Biscayne airconditioned cars, 2 Mercedes Benz 200 non-airconditioned cars and 1 Dodge 170 airconditioned car. 8 Cheverolet cars were bought in September 1965 for Rs. 3,56.200/-, 2 Mercedes Benz 200 were purchased in December 1966 for Rs. 63,270/- and 1 Dodge 170 in July 1967 for Rs. 42,250/-.

Out of these 11 cars 2 are unfit and un-economical and need immediate replacement. Eight cars after major repairs will be shifted to Secretariat Pool or given to Commissioners where they will replace staff cars which have become un-economical and need replacement.

(c) The required information up to the 31st August 1967, is given in the attached statement.

MILEAGE COVERED BY THE STAFF CARS OF THE PROVINCIAL MINISTERS UPTO 31ST AUGUST 1967.

Sl. No.	Staff Car	With whom attached.	Date from which attached.	Mileage cover since date of purchase.
1.	LEB 4173	Minister for Law	11-10-1966	68,075
2.	LED 4174	Minister for Health.	25-9-1966	63,131
3.	LED 4175	Minister for Communications.	Sept., 1965	46,094
4.	LED 4176	Minister for Revenue.	11-10-1966	82,113
5.		Minister for Education.	Sept., 1965	67,135
6.	LED 4178	Minister for Food and Agri.	June, 1966	39,110
7.	LED 4179	Minister for Labour.	11-10-1966	62,915
8.	LED 4180	Minister for Finance.	11-10-1966	76,574
9.	LED 5562	Minister for BD and LG.	May, 1966	1,06,864
10.	LED 5563	Minister for Irrigation & Power.	August, 1966	56,961
11.	LED 5251	Minister for Home.	26-7-1667	3,085

چودھری محمد نواز - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ یہ جو پرانی گاڑیاں ہیں ان کو پارلیمنٹری سیکرٹری صاحبان کی تحویل میں دیا جا رہا ہے کیا یہ گورنمنٹ کے زیر غور ہے ؟

Parliamentary Secretary : No such information is with me, and it is not to my knowledge.

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

Parliamentary Secretary (S & GAD) : The rest of the answers to these questions, which have not been read out are placed on the Table of the House.

Parliamentary Secretary (Industries & Commerce) : I place on the Table of the House the remaining questions and answers of the Industries and Commerce Department.

مسٹر سپیکر - میاں سیف اللہ صاحب آپ کے سوال نمبر ۸۵۰۳ کی پوزیشن یہ ہے کہ یہ سوال سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی طرف سے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا گیا تھا ہوم ڈیپارٹمنٹ نے پھر یہ سوال سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی طرف refer کر دیا ہے اور آئندہ turn پر پھر اس سوال کا جواب سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ دے گا ۔

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order Sir. It is about question No. 8740, at page 22. Sir I don't want to embarrass the Parliamentary Secretary by raising privilege motions every day, but the answer to question No. 8740 is incomplete, and I consider that it should be repeated on the next turn. My question is "whether reply to the show cause notice served on Malik Ghulam Nabi, ex. M.L.A. on 17th February 1967 for non-installation of the Industrial Unit for fruit preservation and canning sanctioned in his favour in March, 1962, has since been examined by the Department concerned; and (b) if answer to (a) above be in the affirmative, the action Government have so far taken in the matter ?" They have given a very brief and incomplete answer that the party is being directed to install the Unit within a period of three months. They have not mentioned the date of this direction. Next time they will again come back and repeat the same answer. They repeated the same answer on 17th February that a notice has been served on him, and again it is being so given. They say that the direction has been issued or cancellaation of his Unit, but Sir they have not given the date. I think they may be directed in future to be more concise and accurate in their answers so that we may neither raise supplementary questions nor should the occasion arise that we are obliged to give notices of privilege motions, and all those things.

Mr. Speaker : I think this is not a point of order, and moreover, the answer is complete ; but the Member's object is achieved.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE.

PERSONS CONVICTED IN CASES CHALLANED BY THE ANTI-CORRUPTION ESTABLISHMENT

***8655. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state:—

(a) the class-wise and department-wise number of persons convicated in the cases challaned by the Anti-Corruption Establishment from 1st January 1958 to 31st March 1967 ;

(b) the maximum and the minimun punishment awarded in the said cases ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) The class-wise and department-wise number of persons convicted in cases challaned by the Anti-Corruption Establishment during the period from 1-1-58 to 31-3-67 is given below :—

Name of Department.	Class I	Class II	Class III	Class IV
Agriculture.	—	—	18	2
Animal Husbandary.	—	—	8	—
Education.	—	1	19	—
Excise & Taxation.	—	—	14	3
Forest.	—	—	20	5
Health.	—	1	26	3
Industries.	—	—	3	1
Police.	—	—	117	29
Judicial.	—	1	21	4
Jails.	—	—	3	2
(Basic Democracies and Local Government.)	—	—	151	9
Transport.	1	—	10	...
PWD (IB& B&R).	3	9	122	5
Railways.	—	1	20	4
Revenue.	—	—	294	8

(Settlement and Rehabilitation.)	—	—	41	2
WAPDA.	—	—	17	2
Food;	—	1	9	1
Rangers.	1	—	—	—
Electricity.	—	—	3	—
Labour Welfare.	—	—	1	—
Posts & Telegraphs.	—	—	2	—
Game.	—	—	1	—
(Anti-Corruption Establishment)	—	—	1	1
Passport.	—	—	1	—
Universities.	1	—	1	—
Improvement Trust.	—	—	1	—
Village AID.	—	1	1	—
Fishries.	—	—	1	—
District Establishment	—	—	12	2
Total	6	15	938	83

(b) The punishments awarded ranged from :—

(i) Rising of the court to 7 years R.I.

(ii) Fine from Rs. 5/- to Rs. 20,000/-.

DEPARTMENTAL INQUIRIES RECOMMENDED BY ANTI-CORRUPTION AUTHORITIES AGAINST OFFICIALS

*8656. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the year-wise, department-wise and class wise number of officials against whom departmental inquiries were instituted on the recommendation of the Anti-Corruption Establishment during the period from 1st January 1958 to 31st March 1967 ;

(b) the year-wise, department-wise and class-wise number of officials out of those mentioned in (a) above who were acquitted of the charges ;

(c) the department-wise number of cases out of those mentioned in (a) above which are pending for more than (i) six months, (ii) one year, (iii) 1½ year. (iv) 2 years, (v) 3 years, (vi) 4 years and (vi) 5 years ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) During the period from 1-1-58 to 31-3-67 departmental enquiries were instituted against 1908 officials on the recommendations of the Anti-Corruption Establishment. The year-wise, department-wise and class-wise details in respect of these officials are given in Annexure 'A'. *

(b) 379 of the officials were acquitted of the charges as per details given in Annexure 'B'. *

(c) The required information is given in Annexure 'C' *

COST OF PRODUCTION PER TON OF COAL FROM WPIDC COLLIERIES IN SOR RANGE

*8658. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that during 1962-63 and 1963-64 the cost of production per ton of coal from WPIDC Collieries in Sor Range was Rs. 57.91 and 68.95, respectively ;

(b) whether it is a fact that during the said period the sale price per ton of coal was fixed at Rs. 55 and 60 respectively ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmatiue, reasons for this loss and the action taken by Government against the officials responsible for the said loss ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The answer is in the affirmative. The cost of production at that time was high.

(b) The answer is in the affirmative. Coal was sold at the prevailing market price which was about the same.

(c) Sor Range mines incurred losses during the years 1962-63 and 1963-64 because the mines were then passing through the initial development stage and had not as yet attained their rated production capacity. During these years, long entry tunnels and ventialation connections were being driven and the coal out-put was primarily a by-product of these operations. Hence the cost of production was high. Sales, however, had to be made at the prevailing market price. Thus loss was caused due to factors beyond the control of West Pakistan Industrial Development Corporation. However the Development Programme undertaken at the time although resulted in a high cost of production but later unabled the mines to produce increased quantities of coal with the result that substantial profits was made in the subsequent years. The question of taking action against any official does not arise.

---

* *Please see Appendix III at the end.*

CASES INVESTIGATED BY ANTI-CORRUPTION ESTABLISHMENT

*8660. **Babu Muhammad Rafiq** ; Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state:—

(a) the number of cases investigated by the Anti-Corruption Establishment from 1st January 1958 to 31st March 1967 ;

(b) the department-wise and classwise number of persons involved in the cases mentioned in (a) above whose cases were dropped after investigation ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) The Anti-Corruption Establishment, West Pakistan investigated 4,838 cases, during the period from 1st January 1958 to 31st March 1967.

(b) 602 of these cases involving 914 persons were dropped after investigation. The class-wise and department-wise details of these persons are as under :—

Name of Department	*Class I*	*Class II*	*Class III*	*Class IV*	*Public-men*
PWD (IB and B & R)	22	34	118	—	9
Revenue	2	4	146	8	—
Police	1	4	134	1	5
Education	—	1	15	2	—
Basic Democracies and Local Government.	—	1	79	—	7
Settlement and Rehabilitation.	—	1	13	—	2
Labour Welfare	—	1	2	—	..
Information	—	1	8	3	—
Jails	—	1	2	—	—
Agriculture	3	7	16	—	—
Finance Corporation	—	1	—	—	—
Posts and Telegraphs	—	2	1	—	—
Health	2	4	11	—	—
Judicial	3	—	12	2	—
Transport	2	—	10	—	—
WAPDA	—	1	5	—	—
Food	—	1	4	—	—
Forests	—	—	9	3	—
Railways	2	1	28	—	—

Excise and Taxation	—	—	12	—	—
Animal Husbandary	—	—	6	—	—
Industries	13	19	65	—	3
Government Press	—	—	1	—	—
Income Tax	—	—	1	—	—
Electricity	—	—	2	—	—
Civil Secretariat	—	—	1	—	—
Anti-Corruption Establishment.	—	—	1	1	—
Universities	1	—	1	—	—
Village AID	—	2	—	—	—
District Establishment	—	—	24	2	2
Total :—	51	86	727	22	28

CASES INSTITUTED BY ANTI-CORRUPTION ESTABLISHMENT DURING TENURE OF CHAUDHRI MUHAMMAD HUSSAIN AS DIRECTOR, ANTI-CORRUPTION

*8662. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state:—

(a) the total number of cases instituted by the Anti-Corruption Establishment during the tenure of Chaudhri Muhammad Hussain as Director, Anti-Corruption ;

(b) the total number of cases out of those mentioned in (a) above—(i) which were dropped after investigation ; (ii) which were recommended for departmental action and (iii) which were sent up to courts ;

(c) the total number of cases out of those mentioned in (b) (iii) above—(i) in which the accused were acquitted by the courts and (ii) which are pending in courts;

(d) the total number of cases pending with the said Establishment at the time Chaudhri Muhammad Hussain took over as Director, Anti-Corruption and the total number of cases pending with the said Establishment for investigation at the time of handling over charge by the said Director ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) 2766 cases were instituted by the Anti-Corruption Establishment during the tenure of Chaudhri Muhammad Hussain as Director, Anti-Corruption Establishment, West Pakistan.

(b) (i) 235

(ii) 433

(iii) 1226

(c) (i) 316

(ii) 322

(d) When Chaudhri Muhammad Hussain took over as Director, Anti-Corruption Establishment, on 5-11-60, 408 cases were pending investigation with the Establishment and when he handed over on 6-11-66 the number of cases pending investigation with the Establishment was 768.

SETTING UP OF INDUSTRIAL UNDERTAKING BY MALIK GHULAM NABI *Ex.* M.L.A

*8740. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce please refer to the answer to my starred question No. 6409 given on the floor of the House on 5th June 1967 and state:—

(a) whether reply to the show cause notice served on Malik Ghulam Nabi, *Ex.* M. L. A. on 17th February 1967 for non-installation of the Industrial Unit for fruit preservation and canning sanctioned in his favour in March, 1962, has since been examined by the Department concerned;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the action Government have so far taken in the matter ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) The party is being directed to install the imported machinery within a period of three months.

SETTING UP OF A SUGAR MILL AT KHAZANA, DISTRICT PESHAWAR

*8865. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that setting up of a Sugar Mill at Khazana, District Peshawar has been approved by Government;

(b) whether it is a fact that the party who has been granted permission to set up the said mill has neither so far started its construction nor has placed an order for the purchase of machinery of Mill; if so, reasons therefor and the date by which construction of the Mill will be started;

(c) if the party has backed out, what further steps Government intend to take to set up the said sugar mill ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) The Pakistan Industrial Credit and Investment Corporation (PICIC) has since withdrawn the loan sanctioned to the party in view of the latter's inability to put up the Sugar Mill at Peshawar.

(c) Government would welcome any proposal from the private sector for setting up a Sugar Mill at Peshawar and will duly consider it on merits.

PRODUCTION OF INDIGENOUS COAL

***8889. Mian Saifullah Khan** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state the year-wise production of indigenous coal in—(i) Quetta Division, (ii) Kalat Division, (iii) Hyderabad Division and (iv) other Divisions during the period 1947 to 1966 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yearly production of coal from 1947 to 1962 is as follows. It is not possible to furnish division-wise break up for these years, as this information is not forthcoming from the Government records :—

Production of coal in West Pakistan for the period 1947 to 1962

Year	*Production*	*Year*	*Production*
1947	357744	1955	528848
1948	240777	1956	644751
1949	331964	1957	514858
1950	436750	1958	586499
1951	504703	1959	732634
1952	600026	1960	717197
1953	583727	1961	900860
1954	553743	1962	979327

The production of indigenous coal for 1963-66, Division-wise is given ad-seriatum :—

Division-wise production of coal during the years 1963-66.

Division	1963	1964	1965	1966
(i) Quetta	320892	305293	342214	406551 Tons.
(ii) Kalat	380784	357683	358794	381894 Tons.
(iii) Hyderabad.	5881	15654	86878	89478 Tons.
(iv) Other Divisions.	352479	556407	424159	392844 Tons.

P.C.S. OFFICERS ACTING AS COMMISSIONERS

*9044. **Malik Muhammad Akhtar**: Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that in 1964 and 1965 six P.C.S. Officers were acting as Divisional Commissioners in different Divisions of the Province; if so, their names ;

(b) the names of P.C.S. Officers now acting as Commissioners in the Province ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (a) No. There were only two P.C.S. Officers acting as Divisional Commissioners in the Province in 1964 and three in 1965. Their names are as follows—

(a) 1964 (*As it stood on 1st January* 1964)

(1) Mr. Abdur Rashid Khan, S Q.A., P.C.S., Commissioner D. I. Khan Division.

(2) Mr. Ghulam Sarwar Khan, S.Q.A., P.C.S., Commissioner Kalat Division.

(a) 1965 (*As it stood on 1st January* 1965)

(1) Mr. Abdur Rashid Khan, S.Q.A., P.C.S., Commissioner, D. I. Khan.

(2) Mr. S. Farid Ullah Shah, S.Q.A., P.C.S., Commissioner, Quetta Division, Quetta.

(3) Malik Ghulam Sarwar Khan, S.Q.A., P.C.S., Commissioner, Kalat Division, Kalat.

(b) *Present position* (*as it stood on 1st Sepetmber* 1967)

(1) Mr. Ahmad Raza Khan, T.Q.A., P.C.S., Commissioner, Sargodha Division.

(2) Mr. Mir Ajam Khan, P.C.S., Deputy Commissioner, Bahawalpur Division.

(3) Mr. Zafar Ali Khan, P.C.S., Commissioner, Kalat Division.

REPLACEMENT OF DEPUTY COMMISSIONERS BY C. S. P. OFFICERS

*9045. **Malik Muhammad Akhtar**: Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state:—

(a) the names of P.C.S. Officers presently working as Deputy Commissioners in the Province ;

(b) whether it is a fact that seven P.C.S. Officers, lately acting as Deputy Commissioners in the Province, have been replaced by C.S.P. Officers; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (a) (1) Mr. Sibghatullah Khan, P.C.S., Deputy Commissioner, Multan.

(2) Mr. Abdus Salam Khan, P.C.S., Deputy Commissioner Hazara.

(3) Mr. Fakhr-uz-Zaman Khan, T.Q.A., P.C S.. Deputy Commissioner, D. I. Khan.

(5) Mr. A. R. Abbasi, P.C.S., Deputy Commissioner, Bannu.

(6) Mr. S. M. Ayub, P.C.S., Political Agent, North Waziristan.

(7) Mr. Hizbullah Khan, P.C.S., Political Agent, South Waziristan.

(8) Mian Asghar Ali, P.C S., Deputy Commissioner, Sialkot.

(9) Mr. Muhammad Ashraf, T.Q.A., P.C.S., Deputy Commissioner Rawalpindi.

(10) Mr. S. Hasnat Ahmed, P.C.S., Deputy Commissioner Gujranwala.

(11) Malik Ahmed Khan, P.C.S.. Deputy Commissioner, D. G. Khan.

(12) Kh. Ghulam Mustafa, P.C.S., Deputy Commissioner Bahawalpur.

(13) Sardar Karim Nawaz Khan P.C.S, Deputy Commissioner, Rahimyar Khan.

(14) Malik Karam Dad Khan, P.C.S., Deputy Commissioner, Thatta.

(15) Wazirzada Abdul Qayyum Khan, P.C.S.. Deputy Commissioner, Loralai.

(16) Mr. Rafiq Ahmed Khan, P.C.S., Deputy Commissioner, Mekran.

(17) Mr. S. M. Zaidi, P.C.S., Deputy Commissioner, Lasbela.

(b) Yes. The transfers have been made in the public interest. Similarly, a number of C.S.P., Officers acting as Deputy Commissioners have been replaced by P.C.S. Officers in various districts.

GRANT OF EXTENSION IN SERVICE TO CLASS I OFFICERS OF THE PROVINCIAL GOVERNMENT

*9067. **Nawabzada Chaudhri Asghar Ali**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that according to present retirement policy, a number of Class I Officers of the Provincial Government have been granted extensions in service after they had attained the retirement age of 55 years;

(b) whether it is also a fact that extensions in service. after attaining the retirement age of 55 years, have not been granted to Class II Officers;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, the reasons for this disparity and whether Government intend to consider the advisability of giving extensions to Class 11 Officers also?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) No.

(c) No reply is necessary in view of (a) and (b) above.

PROMOTION OF TEHSILDARS OF FORMER N.W.F.P. TO P.C.S. CADRE

*9089. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Parliamentary Secretary. Services and General Administration please refer to the answer to my starred question No. 7846 given on the floor of the House on 3rd July 1967 and state:—

(a) the time usually required for conferring the powers of Magistrates 1st Class on P.C.S. Officers ;

(b) whether it is a fact that as a result of shortage of Magistrates, 1st Class, Judicial work is piling up in the Courts ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, whether Government intend to post more 1st Class Magistrates there for speedier disposal of Judicial work ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) At least one year.

(b) Yes.

(c) There is overall shortage of senior magistrates in the province. More magistrates cannot be sent to Peshawar and D. I. Khan Divisions. Some of the senior officers on extension cannot perform judicial functions on account of the Constitutional bar. A proposal to remove this bar has been made to the Central Government.

INDUSTRIAL ESTATE IN PESHAWAR

*9098. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that a Small Industries Estate has been established by Government on Kohat Road Peshawar ; if so, (i) the total amount spent on the said Project, (ii) the number of Industries as have been set up on the said Industrial Estate, (iii) the number of Units sanctioned for the said Industrial Estate ;

(b) whether it is a fact that many parties who have been granted permission to set up Industries in the said Industrial Estate in Peshawar are relutant to do so and have applied to the Small Industries Corporation for the transfer of their Units to other parts of the Country ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative. action taken or intended to be taken by Government against the persons who have been granted permission to set up their industries at Peshawar but are not willing to go there ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(i) Rs. 28.56 lacs upto 30th June 1967.

(ii) Two.

(iii) Sixteen.

(b) Yes.

(c) The West Pakistan Small Industries Corporation has referred the matter to Government to take suitable measures against the defaulters and necessary action is being taken by Government.

MEDIUM AND LARGE SCALE INDUSTRIES IN PESHAWAR

*9099. **Syed Yusaf Ali Shah**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to refer to the answer to my starred question No. 920 given on the floor of the House on 10th July 1965 and state whether work on the Industrial Estate at Peshawar for Medium and Large Scale Industries has since been completed according to schedule ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Work on the Industrial Estate at Peshawar for Medium and Large Scale Industries under Phase I has been completed according to schedule, excepting the Water Supply Project which is progressing satisfactorily. The delay has occurred because the Water Supply Project has been entrusted to WASID, WAPDA, who after selecting a suitable location, have completed the boring of the Tube-Well.

GOVERNMENT PRINTING PRESSES IN WEST PAKISTAN

*9101. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the amount spent by Government on the construction of building and expansion of each Government Printing Press in West Pakistan after Integration ;

(b) the total amount spent on the maintenance of each Government Printing Press in Lahore, Karachi, Bahawalpur, Khairpur, Quetta and Peshawar since Integration;

(c) details of the new machinery installed in each of the Government Printing Presses in West Pakistan after Integration ;

(d) the number of new posts sanctioned in each Government Printing Press in West Pakistan since Integration ;

(e) the number of persons sent abroad for training from Government Printing Presses ;

(f) whether it is a fact that Government Printing Press building in Peshawar is in a state of utter disrepair and no steps have so far been taken to repair it; if so, reasons therefor and the approximate time required for effecting necessary repairs;

(g) whether it is also a fact that the unification of pay scales of the clerical staff of the Government Printing Presses has not so far been done as in the case of other departments; if so, reasons therefor and whether Government intend to do so now ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

	West Pak : Govt. Press, Lahore.	Forms Press, Lahore.	Govt. Press Karachi.	Govt. Press Peshawar.	Govt. Press, Khairpur.	Govt. Press, Bahawalpur	Govt. Press Mastung.	Govt. Press Quetta.
1	2	3	4	5	6	7	8	9
(a)	11,31,073	15,00,000	2,11,990	2,04,778	63,760	95,003	...	...
(b)	70,962	15,931	1,40,000	64,547	84,000	12,944	...	...
(c)	List attached*	List attached*	List attached*	List attached*	List attached*	List attached*	List attached*	...
(d)	396	63	315	89	59	205	11	..
(e)	...	...	...	...	...	...	...	...

(f) It is not a fact that the Government Printing Press Building at Peshawar is in a state of utter disrepair. Necessary repairs are carried out whenever needed.

(g) The unification of the pay scales of the clerical staff of the Govt. Printing Presses in West Pakistan has already been done by the West Pakistan Govt. Finance Deptt. in 1960.

**Please see Appendix IV at the end.*

P. C. S. (JUDICIAL) OFFICERS DIRECTLY RECRUITED

*9108. **Khanzada Taj Muhammad Khan Bangash** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:—

(a) the number of P. C. S. (Judicial) Officers who have been recruited directly from the Bar this year ;

(b) whether it is a fact that five seats were originally allocated for Peshawar Region for this purpose but only two persons have been selected against the said five seats from Peshawar Region ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmrtive, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (a) 31.

(b) No. Under the zonal representation formula, the actual share of Peshawar and D.I. Khan Divisions in the vacancies was 2 posts only against which 2 officers belonging to the said area have already been appointed by Government as Civil Judges.

(c) Does not arise.

OFFICERS OF KHAIRRPUR DIVISION

*9114. **Agha Sadaruddin Khan Durrani** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state the number of C. S. P. and P. C. S. Officers posted in Khairpur Division as on 30th June 1967 ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

Number of C. S. P. officers posted in Khairpur Division on 30th June, 1967 11

Number of P. C. S. officers posted in Khairpur Division on 30th June, 1967 ... 26

FACTORIES IN SUKKUR INDUSTRIAL ESTATES

*9129. **Agha Sadaruddin Khan Durrani** : Will the Parliamentary Secretary, Industries be pleased to state the number of factories (i) insalled, (ii) under production, and (iii) under construction in the Sukkur Industrial Estate uptil June, 1967?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): There are two kinds of Industrial Estates at Sukkur :

(a) Large/Medium Industrial Estate Sukkur.

(b) Small Industrial Estate Sukkur.

The required information relating to these estates is given below—

	Large/Medium Industrial Estate, Sukkur.	*Small Industrial Estate, Sukkur.*
The number of factories :		
(i) installed	(i) Nil	(i) 9
(ii) under production ...	(ii) Nil	(ii) 7
(iii) under construction in the Sukkur Iudustrial Estates uptil June 1967.	(iii) 2	(iii) 1

CONVICTION OF CORRUPT OFFICERS

***9130. Agha Sadaruddin Khan Durrani** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state the number of Gazetted Officers in the Province who were convicted for corruption during the period from June, 1966 to June, 1967 ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : One Gazetted Officer was convicted during the period from June, 1966 to June, 1967. He was sentenced to pay a fine of Rs. 1,000.

MUKHTIARKARS AND DEPUTY COLLECTORS OF FORMER SIND CONFIRMED SINCE OCTOBER, 1955.

***9146. Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the number of Mukhtiarkars and Deputy Collectors of the former Sind Province who have been confirmed since October, 1955 ;

(b) the name and length of service of each Mukhtiarkar and Deputy Collector of the former Sind Province who has not so far been confirmed alongwith the reasons for not confirming them and the approximate time by which Government intend to confirm them ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Deputy Collectors. Nil.

Mukhtiarkars. 132.

(b) The names and length of service of each Deputy Collector and Mukhtiarkar of the former Sind Province who has not so far been confirmed are given in the attached statement.

The reasons for non confirmation are as follows :—

DEPUTY COLLECTORS

Confirmations are always made by Government on the basis of seniority of the officers concerned. The Deputy Collectors could not be confirmed as some of them have filed civil suits against Government about the fixation of their inter se seniority. The Courts have issued ad interim injunctions for the maintenance of status quo. Since the seniority is still subjudice, the confirmation of the officers concerned will be taken up as soon as the litigation is finalized.

MUKHTIARKARS

132 Mukhtiarkars of the former Sind Province have already been confirmed since Integration. The remaining Mukhtiarkars shall also be confirmed as soon as the requisite material is collected and the necessary formalities are completed.

LIST OF DEPUTY COLLECTORS AND MUKHTIARKARS WHO HAVE NOT BEEN CONFIRMED SO FAR.

DEPUTY COLLECTORS

Sr. No.	Name of Deputy Collector	Length of service as Deputy Collector
1.	Mr. Ghulam Muhammad Dawach	12 years.
2.	Mr. Naraindas P. Oad.	12 years.
3.	Mr. Muhammad Yaqub Almani.	12 years.
4.	Mr. Bachal Shah Syed.	8 years.
5.	Mr. Abdul Ghafoor Arain.	10 years.
6.	Mr. Dhani Bux Sahibidno Soomro	10 years.
7.	Mr. Ijaz Ali Talpur	13 years.
8.	Mr. Imdadali Shah Bukhari	12 years.
9.	Mr. J.M. Soares	10 years.
10.	Mr. Nurullah Shahdad Khan	9 years.
11.	Mr. Nek Muhammad Bhutto	8 years.
12.	Mr. Ali Akbar K. Abbasi	13 years.
13.	Mr. Karamullah Memon	10 years.
14.	Mr. Manboobali Muhammad Hashim Khoja	8 years.
15.	Mr. Muhammad Hashim Jafri	9 years.
16.	Mr. Imam Bakhsh Surahyo	13 years.

MUKHTIARKARS

1.	Mr. Muhammad Murid Dawach	18 years.

Sr. No.	Name of Mukhtiarkar	Length of service as Mukhtiarkar
2.	Mr. Shamdas Tarachand	18 years.
3.	Mr. Muradali D. Khan Baloch	18 years.
4.	Mr. Ghulam Nabi Memon	16 years.
5.	Mr. Muhammad Azam Ansari	18 years.
6.	Mr. Ilahi Bux Lashari	14 years.
7.	Mr. Abdur Rahim Qureshi	15 years.
8.	Mr. Saif-ud-Din Kazi	15 years.
9.	Mr. Mohd Usman Memon	17 years.
10.	Mr. Fakhruddin Raja	16 years.
11.	Mr. Muhammad Anwar Kazi	15 years.
12.	Mr. Motiram Uttamsingh	14 years.
13.	Mr. Muhammad Urs Baloch	14 years.
14.	Mr. Ghulam Nabi Shah	14 years.
15.	Mr. Habib Ullah M.I. Memon	14 years.
16.	Mr. Ghousali Shah	14 years.
17.	Mr. Hidayat Ullah Moghal	15 years.
18.	Mr. Ali Muhammad Dumki	14 years.
19.	Mr. Ghulam Rasool Morio	14 years.
20.	Mr. Muhammad Bux Shaikh	14 years.
21.	Mr. Ali Dino Panhwar	14 years.
22.	Mr. Inayat Ullah Qureshi	15 years.
23.	Mr. Ghulam Muhammad Abbasi	14 years.
24.	Mr. Tassaduq Hussain Mirza	14 years.
25.	Mr. Muhammad Isa Abbasi	13 years.
26.	Mr. Fakir Muhammad Siyal	13 years.
27.	Mr. Muhammad Bux Shahbazani	13 years.
28.	Mr. Sian Bux T. Kalhoro	13 years.
29.	Mr. Muhammad Murad M. Kazi	13 years.
30.	Mr. Arif Muhammad Hassan Ansari	13 years.
31.	Mr. Kadir Bux Yusifani	13 years.
32.	Mr. Hadi Bux Shaikh	13 years.
33.	Mr. Ali Muhammad Memon	13 years.
34.	Mr. Wali Mohammad Shaikh	13 years.

Sr. No.	Name of Mukhtiarkar	Length of service as Mukhtiarkar
35.	Mr. Abdul Wahab Shaikh	13 years.
36.	Mr. Chatromal Uttamchand	13 years.
37.	Mr. Ali Muhammad Jumani	12 years.
38.	Mr. Chunnilal Premjimal	11 years.
39.	Mr. Mir Muhammad Kolachi	11 years.
40.	Mr. Ferozedin S. Ujjan	13 years.
41.	Mr. Shafi Muhammad Kazi	19 years.
42.	Mr. Ghulam Mustafa Arbi	8 years.
43.	Mr. Ghulam Haider Khan Baloch	7 years.
44.	Khan Muhammad K. Agha	7 years.
45.	Mr. Shah Muhammad Shaikh	7 years.
46.	Mr. Shahab-uddin Memon	7 years.
47.	Mr. Kauro Khan Memon	7 years.
48.	Mr. Chanesar Sono Khan Wasir	7 years.
49.	Mr. Habib Ullah Memon	7 years.
50.	Ali Bux Kaka	7 years.
51.	Mr. Muhammad Bux Baloch	7 years.
52.	Pir Ali Bux Qureshi	7 years.
53.	Mr. Abdul Karim Agha	7 years.
54.	Mr. Baka Muhammad Shaikh	7 years.
55.	Mr. Mabiklal Sharda	7 years.
56.	Mr. Muhammad Hassan Baloch	7 years.
57.	Mr. Muhammad Ashraf Jakhro	7 years.
58.		
59.	Mr. Bachal Jakhro	7 years.
60.	Mr. Ali Akbar Memon	7 years.
61.	Mr. Ali Raza Shah Syed.	7 years.
62.	Mr. Allah Wasayo Mehr	7 years.
63.	Mr. Abdul Khalik Soomro	7 years.
64.	Mr. Muhammad Bachal Memon	7 years.
65.	Mr. Hamid Ali Memon	7 years.
66.	Mr. Muhammad Ismail Boghio	7 years.
67.	Mr. Mir Muhammad Solangi	7 years.

68.	Mr. Muhammad Pinyal Attar	7 years.
69.	Mr. Bagh Ali Daudpota	7 years.
70.	Mr. Sunmukhdas Gurnani	7 years.
71.	Mr. Sunmukhdas Gurnani	7 years.
72.	Mr. Ghulam Rasool Shah	7 years

MINERAL EXPLOITATION IN TRIBAL AREAS

***9147. Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that on 2nd of September, 1967, a meeting of the Officers of the Mineral Development Department was held at Karachi to discuss the problems and difficulties of mineral exploitation in Tribal Areas ;

(b) whether it is a fact that ways and means to overcome the said problems and difficulties were suggested in the said meeting ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, (i) what were those problems and difficulties, (ii) the ways and means suggested to overcome the problems and difficulties and (iii) the steps Government intend to take in the matter ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The meeting was convened by the Central Government. The Director, Mineral Development, West Pakistan also attended. The decisions taken by the Central Government have not yet been communicated to the Provincial Government.

(b) Yes.

(c) The security measures and means of transport in the mining areas were generally discussed. Policy decisions are to be taken by the Central Government has been asked to send us the minutes of the meeting, which are still awaited.

DISTRICTS UNDER THE CHARGE OF P.C.S. DEPUTY COMMISSIONERS

***9148. Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that nearly half the number of Districts of West Pakistan are under the charge of Deputy Commissioners who belong to the P.C.S. cadre ;

(b) whether it is also a fact that none of the said P.C.S. Officers belongs to former Sind Region ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to give charge of some Districts to the Officers belonging to former Sind ; if so, when ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) No. There are at present 17 P.C.S. Officers holding the posts of Deputy Commissioners/Political Agents out of 54 posts.

(b) Yes.

(c) The posts of Deputy Commissioners are in the senior scale of C.S.P. as other similar posts in the administrative set up, such as Directors, B.D. Deputy Secretaries to the Provincial Government and Additional Commissioners of Division. There is no reservation of quota for any Region against any particular class of senior scale posts. The transfers against these posts are made from time to time in the public interest.

ASSOCIATED CEMENT ENTERPRISE

***9161. Mian Saifullah Khan :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the date on which Associated Cement Enterprise was taken over by the Government ;

(b) the cost of production of cement produced by the said Enterprise in rupees per ton for 1964-65, 1965-66, and 1966-67, separately ;

(c) the tonnage of cement manufactured by the said Enterprise during 1964-65, 1965-66 and 1966-67, alongwith the net profit or loss during the said years ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The Assets and Liabilities of the Associated Cement Companies Ltd : Bombay were taken over by Government of West Pakistan on 13th March 1965.

(b) The total cost of production is as follows :—

13-3-65 to 30-6-65	...	61.27 per ton.
1965-66	...	62.01 per ton.
1966-67	...	69.98 per ton.

(c) *Period*	*Manufactured tons*	*Net profits (after appropriation).*
13-3-67 to 30-6-67.	... 116,809	11.00 lacs.
1965-66	... 393,496	11.48 lacs.
1966-67	... 374,346	Accounts under preparation not yet audited.

APPOINTMENT OF NEW MAGISTRATES

*9204. **Chaudhri Manzur Hussain** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether any proposal is under the consideration of the Government to appoint more Magistrates for the disposal of increasing number of criminal cases in the Province ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the approximate time by which more Magistrates will be appointed ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) Six persons will be recruited to the PCS (EB) within a month.

15 appointments are contemplated in the beginning of the year 1968.

CASES PENDING WITH WEST PAKISTAN HIGH COURT, LAHORE BENCH.

*9205. **Chaudhri Manzur Hussain** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the number of cases lying pending with the West Pakistan High Court, Lahore Bench, for a period of (i) one year, (ii) two years and (iii) three years and more ;

(b) whether Government intend to take steps for the appointment of more Judges for the speedy disposal of the arrears ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The question was received and accepted in General Branch on 26.9.1967 when a copy of the same was forwarded to the Registrar on the same date for supply of requisite information. Material is still being collected. Necessary answer to the Assembly Question will be furnished as soon as information has been received from the Registrar, High Court of West Pakistan, Lahore.

OFFICERS PROCEEDING ABROAD

*9226. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state the names and designations of the Officers of the Provincial Government who proceeded abroad on training, study tour and leave during the years 1966-67 and from 1st July 1967 to 15th September 1967 alongwith (i) the names of the countries where each of them went and (ii) the amount of foreign exchange given to each Officer and other expenses incurred by the Government in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The information is being collected and will be furnished in a consolidated form as soon as received.

QUESTIONS OF PRIVILEGE

RE: INCORRECT ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 8966 CONCERNING COLLECTION OF OCTROI IN LAHORE BY THE UNITED BANK LTD.

Mr. Speaker : We will now take up the privilege motion by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I ask for leave of the House to raise a question of privilege on the ground that a breach of privilege of the Assembly has occurred due to incorrect answer to my Starred Question No. 8966, laid on the Table of the House on 29th September, 1967, by the Minister of Basic Democracies and Local Government. In answer to part (a) of the question it has been stated that the Chairman, Lahore Municipal Corporation was himself competent to hand over the collection of octroi at 9 major posts of Lahore Corporation area to the United Bank Limited without the sanction of the Controlling Authority. The answer is incorrect as according to Resolution 795, passed in the Special Meeting of the Corporation on 31st January 1967, the Chairman had himself admitted that the collection of octroi was given on 29-12-66 in anticipation of the Corporation as well as that of the Controlling Authority. Similarly, answer to part (b) of the question that the bank was authorised to collect the octroi purely on temporary basis is incorrect as resolution No. 795 of the Corporation clearly shows that it was a permanent arrangement, which was of course discontinued subsequently on 20th February 1967, as the State Bank of Pakistan disallowed it. The arrangement has been re-continued in a comouflaged way on 5th July 1967 by authorizing the staff of the Corporation to collect the money from the octroi posts in United Bank and deposit it in the same account with the Bank. The incorrect answer supplied to the House has caused a breach of the privilege of the House.

Sir, this privilege motion was moved by me yesterday and of course under rule 174 (1).....

Mr. Speaker : No, it was not moved.

Malik Muhammad Akhtar : It was not allowed to be moved because it was observed by the Speaker that only one such question could be raised and a similar question had been raised earlier. Sir, what I mean to say is that in answer to my question No. 8966, it had been stated that it was purely a temporary measure to hand over the collection of nine octroi posts. Those octroi posts are major posts and collection is about two crores of rupees from those octroi posts. In this way, Sir, on 29th December 1966, the Chairman handed over the collection to this bank, and when the item was brought on the Agenda of the Special Meeting of Lahore Corporation, dated 31st January 1967, the Chairman remarked that he had made the arrangement in anticipation of the sanction of the Corporation as well as the Controlling Authority. If you, look into the proceedings of resolution No. 795, it is clearly mentioned - I haven't got the document, I had submitted it to you Sir. - in the agenda, the last line as far as I remember is -

بامید منظوری کارپوریشن/کنٹرولنگ اتھارٹی یہ
انتظام کیا گیا ہے۔

Sir, the Corporation decided : "the sanction is accorded accordingly." It was a permanent arrangement.

Mr. Speaker : What is the basis ; In the answer they have said that the Chairman, Lahore Corporation, was himself competent to do so under 2 (k) (1) of the West Pakistan Municipal Committees Business Rules 1960. Has the Member gone through the rules ?

Malik Muhammad Akhtar : Certainly Sir. May I quote if I am allowed to have one part of the documents ; you have got document in two parts.

Mr. Speaker : Does the Member want the resolution of the Committee ?

Malik Muhammad Akhtar : Yes Sir.

Mr. Speaker : I want to know the law. What is the law on the point ? If the Chairman of the Municipal Corporation had incorrectly stated that it needs the sanction of the Controlling Authority, and if the legal decision is that according to the rules he is competent to do so, then .....

Malik Muhammad Akhtar : Then I will catch hold of that man by his own note, dated the 14th January .. ..

Mr. Speaker : Read rule 2 (k) (1).

Malik Muhammad Akhtar : He has given interpretation of these rules in this note.

Mr. Speaker : I am not bound by the interpretaion of these Chairman.

Malik Muhammad Akhtar : May I quote the rule Sir. Sir in reply to my question No. 8966, he says the Chairman, Lahore Municipal Corporation, was himself competent to do so Municipal Committees Business Rules, 1960. Sir he has not correctly quoted those rules. It is a question of interpretation, so may I be given the answer, which I annexed with my privilege motion yesterday, because it is a very important issue.

Mr. Speaker : The position is that the documents which the Members attach with their privilege or adjournment motions are for the help of the Chair and if the Member wants it back .....

Malik Muhammad Akhtar : Then I should be given some time to have it from my own record.

Minister for Basic Democracies (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : I oppose this Privilege Motion on more than one ground both technical and fructuous. The position is that technically speaking the question has not been raised at the earliest possible opportunity. Again,

pleased to rule it out of order. Under the circumstances if it is presumed that if a Privilege Motion is ruled out of order on a particular day and is allowed to be brought before the House on the next day then it would mean that a person can bring forth five or six or twenty privilege motions on one day - one to be moved others to be disallowed and then on every successive day he will be coming forward with one of the privilege motions, ruled out of order, with the argument that because it was not allowed on the previous day and it was brought before the House, so, now on all successive days the question should be considered to have been brought before the House at the earliest possible opportunity, which actuallay would not be the position. My submission is that, firstly, it has not been brought before the House at the earliest possible opportunity and, therefore, it deserves being ruled out of order on that count alone. Secondly, you, Sir, yesterday remarked, I think that was not a general ruling but as an obiter dicta it has its own force, while giving ruling about a privilege motion being ruled out of order, that perhaps the Member could raise the question of breach of privilege about the material or about the answer which has been provided to the House to one answer given on the Floor of the House or laid on the Table of the House in that case perhaps the things, otherwise not related, may become a single specific matter because it is given as an answer to one question but here the Member has not only mentioned the material which has been placed on the Table of the House as the answer to his question but something in addition to all that. If you will kindly allow me, I would submit, the Member has sought to bring forward three different points for consideration, two of which are of course answers to the question and the third one is no way related to the question or the answer. The first thing he wants to discuss is -

> "In answer to part (a) of the question it has been stated that Chairman, Lahore Municipal Corporation was himself competent to hand over the collection of octroi at 9 major Octroi Posts in Lahore Municipal Area to the United Bank Ltd., without the prior sanction of the Controlling Authority."

The second thing that the Member wants to discuss is -

> "Similarly the answer to part (d) of the question that the Bank was allowed to collect the octroi income on the purely temporary basis is incorrect as the Resolution No. 795 of the Corporation clearly shows that it was a permanent arrangement . . . ."

Then there is the third point. On the first two points stand can be taken that this is an answer to a question which is the subject matter of discussion but about the third point the position is this -

> "The arrangement has been re-continued in a camouflage way on 5th July, 1967 by authorising

the staff of the Corporation to collect the money from Octrol Posts in United Bank's Van and deposit it in the some account with the Bank."

This inclusion of the third item has definitely made this privilege motion a matter which no more remains a single specific matter.

So, on these technical grounds this privilege motion should be ruled out of order. If you permit me about the facts also ....

Mr. Speaker : I would like to know one thing. In the answer the Minister had stated that the Chairman, Municipal Corporation was himself competent to do so under 2 (k) and (l) of the West Pakistan Municipal Committees Rules, 1960. I want to know whether under these rules he is the competent authority or not ?

Minister of Basic Democracies : With your permission I would like to read the relevant portion of rule 2 which says -

"Executive Powers — The following executive powers of a Municipal Committee shall vest in the Chairman."

And (k) and (l) are the powers given to the Chairman -

"(k) the assessment, collection, regulation and recoveries of all taxes, rates, fees and other dues ;

(l) the receipt of all monies on behalf of the Municipal Committee."

Malik Muhammad Akhtar : That is subject to rule 4. Please read that also.

Minister of Basic Democracies : Rule 2 is very clear.

Malik Muhammad Akhtar : No.

Mr. Speaker : No interruptions.

Minister of Basic Democracies : Sir, I simply wish that the word which was expunged on that day had not been expunged so that I could use it for the help of my friend and in his honour too.

So, the words are very clear -

"The following executive powers of the Municipal Committee shall vest in the Chairman . . . "

There is no question of these powers being subject to any other condition. If you just permit me for a while I may get the help of my friend Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill.

(After consultation).

I will read out rule 4 -

> "Delegation of executive powers—The Chairman may . . . . ."

The position is very clear -

> "The Chairman may with the previous sanction of the Controlling Authority by order in writing delegate any of the powers vested in him under rule 2 to any particular Chief Officer or other officer or servants of the Municipal Committee or any officer of Government subject to such terms and conditions as may be specified in such order and may, in the like manner, alter, modify or withdraw such delegation."

This is the question of delegating the powers vested in the Chairman.

Mr. Speaker : This is irrelevant.

Minister of Basic Democracies : Yes, this is irrelevant. Sir, the position is quite clear that according to these rules the Chairman was well within his powers to make any arrangement. If some words are inadvertantly mentioned in a resolution those words of a clerk or an officer or, as a matter of fact, of anybody cannot change the rule and cannot change the law as it stands. So, the position given in the answer by me is correct according to law.

With your permission I will contradict the second allegation of the Member too which goes to say that while, as a matter of fact, the arrangements were permanent but in the answer I have mentioned that those arrangements were temporay. Sir, in order to make the position clear I may kindly be allowed to read the wording of the resolution of the Corporation and the agreement which was arrived at between the Bank and the Chairman about the arrangements. The position is like this -

اس سلسلہ میں جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں ایک نقل قراد داد
نمبر ۷۹۵ جو مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۶۷ء کو لاہور میونسپل کارپوریشن کے
خاص اجلاس میں پاس ہوئی پیش کرتا ہوں ۔

"میونسپل کارپوریشن کی حدود سال ۱۹۳۹ء میں
بڑھیں بدیں وجہ چوکیات محصول چونگی

شہر سے بہت دور بنانی پڑیں ۔ چند چوکیات ایسی ہیں جو صرف دن کے وقت کام کرتی ہیں ۔ ان چوکیات میں ریلوے گودام ۔ بادامی باغ ۔ مال گودام ۔ ریلوے سی والٹن سکول اور شاہدرہ گودام اور Central Barrier شامل ہیں ۔ ان چوکیوں کا کیش محرر کے پاس غیر محفوظ رہتا تھا ۔ اس کے علاوہ چند بڑی چوکیات جن پر زیادہ آمدنی ہونے کی وجہ سے کافی کیش جمع ہو جاتا ہے وہ بھی غیر محفوظ رہتا تھا ۔ رات کے وقت ان چوکیوں پر ایک دو ڈاکے اور چوری کی وارداتیں بھی ہو گئیں ۔ ان واقعات کی روشنی میں دفتر نے ایک Cash Van ۱۹۶۱ء میں امپورٹ کی جس کی قیمت ۶۵۵۵/۵۰ پیسے بنتی ہے تاکہ ان چوکیوں سے بعد از دوپہر اور رات کو کیش اکٹھا کرکے ٹاؤن ہال میں محفوظ کر لیا جایا کرے مگر چند مشکلات کی بنا پر آج تک اس تجویز پر عمل نہ ہو سکا اور بالآخر یہ فیصلہ ہوا کہ اس Cash Van کو کسی بنک یا دوسرے ضرورت مند ادارے کے پاس فروخت کر دیا جائے ۔ دفتر نے انتہائی کوشش کی اور بنکوں کو بھی چٹھیاں لکھیں اور ذاتی طور پر بھی ان سے ملا گیا مگر اس Cash Van کا کوئی خریدار پیدا نہ ہو سکا ۔

حال ہی میں ملتان روڈ پر ڈاکہ پڑا ۔ گولی چلی اور ڈاکو اس چوکی سے مبلغ ۱۳۵۴۸/۲۰ پیسے لیکر بھاگ گئے ۔ اس حادثے میں ہمارے

ایک چپڑاسی کو گولی لگی اور وہ شدید زخمی ہو گیا اور کئی ایک چوکیوں پر ڈاکے سے ہم بال بال بچے ۔ ان حالات میں پھر ایک بار پوری شد و مد سے اس گڑی کو فروخت کرنے کی کوشش کی گئی اور بالآخر یونائٹیڈ بینک لاہور نے اس کیش وین کو قیمت خرید پر خرید لینے پر رضامندی ظاہر کی اور باہمی گفت و شنید کے بعد چیئرمین صاحب نے ۹ چوکیوں جن کے نام مثل کے صفحہ ۳۰۳ کی چٹھی میں درج ہیں کا کیش اکٹھا کرنے کی یونائٹیڈ بینک لمیٹیڈ کو اجازت دے دی اور شرط یہ طے پائی کہ وہ جو روپیہ اکٹھا کریں گے اس پر ۲۸ فیصد سالانہ منافع دیں گے اور ایک ہفتہ کے بعد جو کیش اکٹھا کیا جائے گا اس کو نیشنل بنک آف پاکستان کی ٹاؤن ہال برانچ میں منتقل کر دیا جائے گا ۔ اس پر ۲۹ - ۱۲ - ۱۹۶۶ء سے با امید منظوری کارپوریشن کنٹرولنگ اتھارٹی عمل ہو رہا ہے ۔ لہذا بحکم صاحب چیئرمین یہ کیس برائے غور و فیصلہ پیش ہے ۔"

تو جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ باہمی گفت و شنید کے ساتھ یہ معاملہ طے پایا ۔

Mr. Speaker : When the Chairman was competent to issue orders under Rule 2-KL, why this item was placed in the meeting of the Municipal Corporation of 31st January, 1967 ?

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ اس چیز کا حوالہ دے دیا گیا ہے جناب والا ۔

ملک محمد اختر ۔ X X X X *

چودھری محمد سرور خان ۔ جیسے تمہارے نہیں ہیں ۔

Mr. Speaker : Order; no interruptions please. The remarks made by Malik Muhammad Akhtar are expunged from the proceedings of the Assembly.

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ تو جناب والا ۔ پوزیشن یہ ہے جو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ۔ میرا خیال ہے کہ چیئرمین کے اختیارات میں یہ بات تھی کہ وہ 2. KL کا collection کے تحت انتظام کرے ۔ جناب والا ۔ ایسی چیزوں کو سامنے لے آنا رولز کو تبدیل نہیں کر دیتا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھی روایت ہے کیونکہ ہماری خواہش ہے اور کوشش یہ ہوتی ہے عوام کے نمائندوں کی رائے اس میں شامل ہو ۔

Mr. Speaker : That mis-leads Malik Muhammad Akhtar.

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ۔ اگر وہ اس کو غیر متعلقہ سمجھتے ہیں تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ۔ میرے فاضل دوست کو چاہئے کہ وہ بات کو سمجھنے کی کوشش کیا کریں ۔ اگر کوئی اچھا کام ہو تو وہ کارپوریشن کے سامنے لایا جا سکتا ہے اس پر بحث ہو سکتی ہے اعتراضات ہو سکتے ہیں اور بحث کے دوران عوام کے نمائندوں سے پتہ چل سکتا ہے کہ یہ چیز ٹھیک ہے یا غلط ۔ جناب والا ۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو چیز ہے اس پر باہمی فیصلہ ہوا ۔ چیئرمین کا جو اس ضمن میں خط ہے اس میں وہ واضح طور پر کہتے ہیں ۔

> "This is a——purely temporary arrangement for the collection of income from octroi barriers . . ."

Mr. Speaker : The Minister need not read this.

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ یہ دو تین سطریں ہیں جناب ۔

> "The Bank Square Branch of your Bank is allowed to collect the octroi income daily in the

---

*Expunged as ordered by the Speaker.

evening on a purely temporary basis from the following octroi barriers and godowns on the production of identity cards by your staff duly verified by the Bank management and Chairman, Municipal Corporation.

اور اس سے آگے جناب والا - ۹ چنگیوں کا ذکر کیا گیا ہے - تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پریولیج موشن بھی بہت سی دوسری پریولیج موشنوں کے ساتھ جو ملک صاحب نے آج تک پیش کی ہیں داخل دفتر ہونا چاہئے -

Mr. Speaker : I reserve my ruling.

ADJOURNMENT MOTIONS

DEATH OF TWO PERSONS DUE TO ELECTRIC SHOCK FROM A POLE IN KHAIRPUR CITY.

Mr. Speaker : We will now take up the adjournment motions. First motion No. 69 by Haji Sardar Atta Muhammad

حاجی سردار عطا محمد - میں یہ تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک واضح اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے -

مسئلہ یہ ہے کہ شہر خیرپور میں محلہ الہیٰ بخش پھول بوٹا کے نزدیک ایک بجلی کے کھمبے سے کرنٹ کے جھٹکے لگنے سے دو جانوں کو اپنی قیمتی زندگی سے ہاتھ دھونا پڑا یہ سب کچھ محکمہ بجلی کی لاپروائی سے ہوا ہے - یہ خبر روزنامہ "عبرت" ۹ اگست ۱۹۶۷ء میں ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین)- I oppose it یہ واقعہ واقعتاً صحیح اور اندوہناک ہے - اس واقعہ سے یقیناً ہمیں رنج و الم ہوا مگر میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں گا کہ اس سلسلے میں اس وقت دو تحقیقات ہو رہی ہیں - ایک طرف تو پولیس کی تفتیش ہے اور دوسری طرف عدالتی - اس کے علاوہ محکمانہ تحقیقات بھی ہو رہی ہے - بظاہر جناب سپیکر -

یہ ہو سکتا ہے کہ یہ حادثہ ناگہانی ہو جس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ بجلی کی تاروں میں خرابی کی وجہ سے یہ حادثہ ہوا اور غفلت کے ہونے کا امکان بھی اس میں ہے ۔ محکمانہ اور عدالتی تحقیقات ہو رہی ہے اور عنقریب جب رپورٹ گورنمنٹ کو دی جائے گی اگر کسی کی غفلت اس میں ثابت ہوئی تو فوجداری کارروائی ہو سکتی ہے ۔ اور اگر کوئی صنعتی نقص ہوا تو جو فرم اس بجلی کی تاروں یا دوسری متعلقہ چیزوں کے بنانے کی ذمہ دار ہے اس کو سزا دیجا سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ اس کے متعلق عدالتی تحقیقات ہو رہی ہے میجسٹریٹ تحقیقات کر رہے ہیں ۔ کیا آپ اس جواب کے بعد بھی اپنی تحریک پر زور دیتے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں جناب مخدوم صاحب کے تسلی بخش جواب کے بعد اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا ۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed. Next No : 76. Mr. Hamza.

FAILURE OF WAPDA TO MAKE FULL USE OF ELECTRICITY GENERATED BY MANGLA POWER HOUSE

Mr. Hamza : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the failure of the WAPDA to make full use of the electricity generated by the MANGLA Power House in the absence of proper transmission arrangements which is causing loss of crores of rupees to the Government as well as to the consumers of electricity and has caused great resentment among the public. The news to this effect was published in Daily 'Imroze' dated 25th September, 1967.

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمید الدین) ۔ I oppose it جناب والا ۔ اس تحریک التوا میں جس بات کے احتمال کا اظہار کیا گیا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ بجلی کا ضیاع ہو رہا ہے ۔ یہ صحیح نہیں ہے ۔ صورت یہ ہے کہ اگر منگلا کا ایک generator چلایا جائے تو پھر بجلی کی کمی رہتی ہے ۔ اور اگر دو چلائے جائیں تو کچھ بجلی بچ جاتی ہے ۔ یہ automatic قسم کے

جنریٹر ہیں - وہ اپنی capacity کو regulate کرتے رہتے ہیں - through their own inherent automatic بجلی ضائع نہیں ہوتی -

نمبر ۲ یہ ہے کہ کوئی تین دن پہلے ہمارے محکمہ کی total consumption کی demand ایک لاکھ ۷۰ ہزار کاوواٹ تھی - مگر اب آب و ہوا کے اثرات کے تحت وارسک بھی depress ہونا شروع ہو گیا ہے - اب یہ جو تھوڑی بجلی فاضل معلوم ہوتی ہے یہ بھی استعمال میں آ جائے گی - ضائع نہیں ہوگی - یہ کسی قسم کی generating capacity کا نقص ظاہر نہیں کرتی - ویسے میں ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ اب وارسک ، منگلا اور لاہور کو inter-connect کر دیا گیا ہے - اس لئے اب جتنی بجلی پیدا ہو رہی ہے وہ تقریباً سب کی سب استعمال میں آ رہی ہے - برقی قوت کا کوئی ضیاع نہیں ہو رہا -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - خوش قسمتی سے آپ سپیکر ہونے کے ساتھ ساتھ عملی زندگی سے بھی وابستہ ہیں - آپ کو کارخانہ داروں اور کاشتکاروں کے جو مصائب ہیں ان کا بھی پورا احساس ہوگا - کیونکہ آپ ایک علاقہ کے نمائندہ بھی ہیں اور ایسے علاقہ کے نمائندہ ہیں جہاں صنعت خاص طور سے چھوٹی صنعت عام طور پر پائی جاتی ہے - کاشتکاری کے لحاظ سے آپ کے علاقہ کو مغربی پاکستان میں بہت ہی ممتاز مقام حاصل ہے - اگرچہ جناب وزیر برقیات نے میری تحریک التوا کی مخالفت کی ہے مگر انہوں نے جو فرمایا ہے اس سے اس کی تائید ہوتی ہے - انہوں نے خود فرمایا ہے کہ منگلا کے جو دو بجلی کے جنریٹر ہیں ان کی تھوڑی سی بجلی بچ جاتی ہے جسے لے جانے کے لئے اس وقت تک پورے انتظامات نہیں کئے گئے - اور میری تحریک التوا اسی کے متعلق ہے - انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وارسک اور منگلا کو inter connect کر دیا گیا ہے - میرے خیال میں انہیں علم ہوگا کہ محض پنجاب ہی نہیں بلکہ مغربی پاکستان کے سارے کے سارے علاقے دو سال سے بجلی کی کمی سے پریشان ہیں اور مشکلات کا شکار ہیں - وہ فرماتے ہیں کہ ان کے انتظامات بہت مکمل

ہیں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے ذاتی طور پر علم ہے - محض اخبار کی اطلاع نہیں - کہ کبھی بجلی کی حالت یہ ہوتی ہے کہ voltage انتہائی کم ہوتی ہے - جس سے مشینری خراب ہو جاتی ہے اور ٹیوب ویل چل نہیں سکتے - اور بعض اوقات وولٹیج بہت زیادہ ہوتی ہے اور اس سے بھی صارفین کا نقصان ہوتا ہے -

مسٹر سپیکر - انہوں نے فرمایا ہے کہ ٹرانسمیشن لائن جو ہے وہ پورا load برداشت نہیں کرتی -

وزیر برقیات - جناب والا - یہ بات مجھ سے رہ گئی تھی - میں ان کی اطلاع کے لئے اور معزز ممبران کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ منگلا کے دو جنریٹر کی capacity کے لئے ۱۳۲ کاو وولٹ کی لائنز موجود ہیں اور وہ اتنی برقی قوت کی ترسیل کے لئے کافی ہیں - جب نمبر ۳ اور نمبر ۴ یونٹ استعمال میں آئیں گے تو پھر - - - -

مسٹر سپیکر - آپ نے شاید فرمایا تھا کہ اگر ہم دو جنریٹر چلائیں تو ہمارے پاس کچھ قوت بچ جاتی ہے -

over and above the existing demand from the public.

Minister for Irrigation and Power: Public demand as against the total generating capacity.

جناب والا - میں نے تو کہا تھا اگر ان کو full capacity پر چلایا جائے تو پھر جو ہماری existing demand اس سے بڑھے گی - - - -

مسٹر سپیکر - لیکن جو existing demand ہے اس سے ہماری کچھ برقی قوت بچ جاتی ہے ؟

وزیر برقیات - اس وقت جو کل پبلک ڈیمانڈ ہے اگر دونوں جنریٹر پوری capacity میں چلائے جائیں تو کچھ بجلی بچے گی - مگر یہ آٹومیٹک جنریٹر

اس قسم کے ہیں کہ ان کی generating capacity ریگولیٹ ہوتی رہے گی ۔ اس لحاظ سے یہ ضائع نہیں ہو رہی ۔ جہاں تک پہلے دو یونٹس کا تعلق ہے ۱۳۲ کاو وولٹ کی لائن اس کے لئے کافی ہے ۔ جب یونٹس تین اور چار چلیں گے تو اس کے لئے ۲۲۲ کی لائنز کی ضرورت پڑے گی ۔ جس کا آرڈر ہم نے دیا ہوا ہے اور وہ ۱۹۶۸ء میں install ہو جائیں گی ۔ اس کی وجہ سے برقی قوت کا کسی قسم کا ضیاع نہیں ہو رہا ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ آپ ہی فرمائیں کہ میں ان کی کس بات کا اعتبار کروں میں بہت حیران ہوں ۔ آیا انہوں نے جو پہلے بیان دیا تھا اسے درست سمجھوں یا انہوں نے بعد میں جو ارشاد فرمایا ہے اسے مبنی پر حقیقت سمجھوں ۔

جناب سپیکر ۔ اخبار سے بھی ظاہر ہے اور مجھے ذاتی طور پر بھی علم ہے واپڈا کے بعض ذمہ دار افسروں نے مجھے بتایا ہے ۔ کہ وزیر موصوف نے پہلے جو بیان دیا تھا وہ حقیقت پر مبنی تھا ۔ آپ جانتے ہیں کہ پہلی بات کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے ۔ بعد میں جو after thought ہوتے ہیں وہ کسی بات کو ٹالنے کے لئے ہوتے ہیں ۔ اس لئے میری یہ التجا ہے کہ وزیر برقیات کے پہلے بیان کو درست تسلیم کرتے ہوئے میری تحریک التوا با ضابطہ قرار دی جائے ۔

وزیر برقیات ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے جو بیان دیا تھا اسی کی تصدیق کر رہا ہوں ۔ میں نے پہلا بیان یہ دیا تھا کہ جب دونوں جنریٹر چلیں تو کچھ بجلی بچ جاتی ہے ۔ بعد میں میں نے کہا کہ ان دونوں کے لئے ہمارے پاس جو لائن ہے وہ کافی ہے ۔ اس لئے کوئی بجلی ضائع نہیں ہوتی ۔ انہیں یہ احتمال اس اطلاع سے ہوا کہ انہوں نے designed capacity دیکھی ہے ۔ اور دوسری طرف ٹوٹل ڈیمانڈ کو calculate کیا ہے اس لئے انہوں نے کہا ہے کہ یہ فاضل کیوں ہے ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ یہ ultra modern قسم کے جنریٹرز ہیں ۔ ان میں inherent device ہے کہ یہ اپنے آپ کو regulate کرتے رہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا بجلی واقعی زیادہ ہے ؟

وزیر برقیات ۔ جناب والا ۔ ہمارے پاس اتنی بجلی بچ جاتی ہے کہ

We can still meet all the demands.

مسٹر سپیکر ۔ تو پھر بہت سی درخواستیں بجلی کے connections کے لئے زیر غور کیوں پڑی ہیں ؟

وزیر برقیات ۔ بجلی کی کمی کی وجہ سے نہیں بلکہ material کی کمی کے باعث ہم زیادہ connections فوراً دینے کا انتظام نہیں کر سکتے اس لئے درخواستیں زیر غور رہتی ہیں ۔

foreign exchange component is involved .. ...

Mr. Speaker : This means transmission lines.

Minister of Irrigation & Power : Sir there are poles, transformers and other material required for transmission ; not only these conductors.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب یہ بجلی کبھی کم اور کبھی زیادہ تو ہوتی رہتی ہے اگر واقعی آپ کے پاس ultra modern ریگولیٹر ہے جو خود بخود کام کرکے بجلی کو ریگولیٹ کر سکتا ہے تو پھر ہماری بجلی کبھی دھیمی اور کبھی اتنی تیز کیوں ہوتی ہے جو بعض دفعہ بجلی کی مشینوں کو جلا دیتی ہے ۔

Mr. Speaker : I reserve my ruling.

ARREST OF FORTY THREE TRANSPORT WORKERS UNDER THE D.P.R. IN RAWALPINDI

Mr. Speaker : Next motion No. 77.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the House to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, forty-three transport workers have been arrested at Rawalpindi under Defence of Pakistan Rules as reported in daily Nawa-i-Waqt, dated 10th September, 1967. The news has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : I oppose it Sir. No arrests have been made under Defence of Pakistan Rules. This is a very misleading news in Nawa-i-Waqt.

Mr. Speaker : Under what law have the arrests been made ?

Minister for Home : Some arrests have been made under the Penal Code.

Malik Muhammad Akhtar : In that case, Sir, I don't press the motion.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

Next motion is No. 84.

Malik Muhammad Akhtar : What about other motions, Sir ?

Mr. Speaker : The Member would be receiving intimation just now. I have disposed of those adjournment motions just today and therefore, he has not been able to get the copies of my orders. He may please move adjournment motion No. 84 now.

FAILURE OF THE LYALLPUR THERMAL POWER STATION

Malik Muhammad Akhtar : Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of Lyallpur Thermal Power Station commissioned in June this year. The interruption in power supply has caused great inconvenience to the public catered by the power station and has caused a great loss to the agricultural and industrial sector due to dis-continuation of electric energy, which has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں وزیر برقیات کو موشن پڑھ کر سنا دیتا ہوں ۔

CLOSURE OF THE LYALLPUR THERMAL POWER STATION DUE TO WAPDA'S NEGLIGENCE

Mr. Speaker : Yes please, No. 85.

Mr. Hamza : Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance namely, the failure and gross negligence on the part of WAPDA in running the newly installed Lyallpur Thermal Power Station leading to its closure has stunned the public all over the province as it is apprehended that the sins of WAPDA are going to give birth to another power crisis in the northern region of West Pakistan.

The news of the closure of the thermal power station was published in the daily Pakistan Times, Lahore, on September 28, 1967.

Minister for Irrigation and Power (Makhdoom Hamid-ud-Din) : I oppose it, Sir.

جناب والا ۔ میں ان دونوں تحریکوں کے متعلق صرف یہ عرض کروں گا کہ لائل پور تھرمل پلانٹ کا generator ابھی تک مینو فیکچرنگ کمپنی کی طرف سے واپڈا کو hand over نہیں کیا گیا ہے ۔ یہ ابھی تک trial and error کی منزل میں ہے اور خود کمپنی اس کا جائزہ لے رہی ہے ۔ کامیاب ہو جانے کے بعد ہی واپڈا کو اس کا چارج ملے گا ابھی ہم ٹرائل کے طور پر اس سے کچھ کام لے رہے ہیں اور اس دوران میں جب یہ ناکام ہوتا ہے تو ہم متبادل انتظام کر دیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تو گویا یہ ابھی تک چل نہیں رہا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ ابھی یہ ٹرائل پیریڈ میں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ لائل پور تھرمل پلانٹ تو ماہ جون میں کمیشن کر لیا گیا تھا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ ہم اس سے کام لے رہے ہیں مگر یہ satisfactorily کام نہیں کر رہا ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : Sir I don't understand the term 'handing over'. I refer to the news item, which is very clear and very correct. 'Another power crisis likely ; defect at three generating points.' Of course, we are talking of the northern region of West Pakistan. 'Once again threatened with power shortage, which is likely to affect industrial . . ."

Mr. Speaker : I think this news item is based on the supposition that .....

Malik Muhammad Akhtar : Not supposition, excuse me Sir. There are the actual facts. Let me read two lines more and your honour will agree with me. "The situation has arisen due to the reported closure of Lyallpur Thermal Power Station a few days ago as the first 66,000 K.W. unit developed some trouble." If the news is incorrect, they should have contradicted it. The supply to the agricultural sector as well as public and industrial sector has been discontinued.

Mr. Speaker : Yes, Mr. Hamza now.

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) - جناب والا - وزیر برقیات فرماتے ہیں کہ یہ generator بجلی کی ترسیل میں خود کفیل ہے لیکن میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا اور مجھے ذاتی علم بھی ہے اور اخبارات میں دیکھا ہے کہ لائل پور کا تھرمل پلانٹ مینوفیکچرنگ کمپنی نے پہلے ہی اڑھائی سال کی تاخیر سے واپڈا کو دیا اور جب دو اڑھائی سال کی تاخیر کے بعد واپڈا کو جنریٹر ملا اور گذشتہ ماہ جون میں واپڈا نے اس کو commission کر لیا اور اس کو چالو کر لیا گیا تو پھر بھی یہ ابھی trial period میں کیوں کر ہو سکتا ہے ؟ یہ بات ہماری سمجھ میں تو نہیں آ سکتی جناب والا۔ پہلے دو اڑھائی سال کی تاخیر کی ذمہ داری واپڈا پر ہے یا گورنمنٹ پر پھر اس کے جاریہ trial period کی طوالت کی ذمہ داری کس پر ہو گی واپڈا کا یہ تجرباتی دور کتنا لمبا ہو گا اور واپڈا کی کوتاہیوں کی سزا عوام کو کب تک اور کتنے عرصے تک ملتی رہے گی ؟ میں مانتا ہوں کہ جب کوئی مشینری جو چلائی جاتی ہے - اس کے ٹرائل کے لئے وقت متعین ہوتا ہے لیکن ٹرائل کے لئے وقت معقول ہونا چاہئے - واپڈا کے متعلق تمام دنیا کو علم ہے کہ اس کے بہت بڑے وسائل ہیں - اس میں بہت بڑے انجنیئر ہیں - یہ تجرباتی طور پر کئی ماہ تک چلاتے رہے ہیں - خدا نہ کرے کہ ایسا ہو کہ ہماری مغربی پاکستان کی آبادی کو پھر اسی قسم کی بجلی کی قلت کا سامنا کرنا پڑے جیسا کہ پچھلے سال ان کو قلت کا سامنا کرنا پڑا تھا -

Mr. Speaker : The Lyallpur Thermal Power Station is running on trial basis. Moreover, WAPDA has already taken necessary action in the matter. The motion is ruled out of order.

Malik Muhammad Akhtar : I have not received any intimation about the earlier motion, which was a similar one, about the Multan Thermal Power Station.

مسٹر سپیکر - ملک اختر صاحب جس موشن کو میں پاس کر جاتا ہوں اس کے متعلق سمجھ لیجئے کہ اس کی consent withhold ہو چکی ہے -

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے وضاحت فرما دی ہے لیکن تحریک التوا نمبر ۸۶ میانوالی سے متعلق ہے . . .

Mr. Speaker : Next motion, 87 now.

DETERIORATION OF THE MORAL STANDARD OF THE POLICE PERSONNEL

Mr. Hamza : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the alarming deterioration of the moral standard of the Police personnel itself as revealed by one Mst. Biloke a woman arrested by the Police at Peshawar in her statement appearing in the daily 'Imroze', dated 28.9 67. This has caused deep resentment and alarm among the people of Peshawar in particular and throughout the Province in general.

Minister for Home Affairs (Kazi Fazlullah Obaidullah) : I oppose this motion. It is very vague and is based on a report which appeared in the daily 'Imroze', dated 28.9 67. My respectful submission is that no woman by the name of Biloke or Miloke or Malka has ever been arrested by the Peshawar Police and no statement has been obtained from any such woman. Therefore, this statement is incorrect.

Secondly, no Sub-Inspector has been arrested in connection with prostitution either under the Prostitution Act or under any other law connected with prostitution. Therefore, my submission is that this motion is very vague and is based on incorrect information. It should, therefore, be ruled out of order.

Mr. Speaker : Has any case been registered in this connection ?

Minister for Home : No, Sir, except that about 100 women, some pimps and some intermediaries have been arrested under the Prostitution Act. My friend's contention that one Sub-Inspector has been arrested while merry-making in a brothel is not correct and no such case has been registered.

Mr. Speaker : No Sub-Inspector has been arrested ?

Minister for Home : No, Sir. My friend has not been able to give the name of any Sub-Inspector.

مسٹر حمزہ (لائل پور - ۶) ۔ جناب سپیکر ۔ میری تحریک التوا اس سب انسپکٹر سے متعلق نہیں ہے ۔ میری تحریک التوا تو اس کے متعلق ہے کہ جو عورت گرفتار کی گئی ہے وہ یہ کہتی ہے کہ اس نے بیان پولیس کے سامنے نہیں دیا ہے ۔ بلکہ اس عورت نے روزنامہ امروز کے نامہ نگار کو

بیان دیا ہے . . .

Minister for Home : How does that concern the Government ?

مسٹر حمزہ ۔ آپ کا تو تعلق نہیں ہے لیکن مغربی پاکستان کی آبادی کو تو اس سے واسطہ ہے ۔ وہ کہتی ہے کہ:-

"یہ لوگ قانون کے خوف سے بے پروا ہو کر
قانون کے محافظوں کے سامنے جسموں کی خرید
و فروخت کرتے ہیں ۔ ایک دلالہ سے جس کا نام
بلوکے ہے جب پوچھا گیا کہ تمہیں گرفتاری کا
خوف نہیں۔ تو کہنے لگی ڈیوٹی پر متعین کانسٹیبل
اور اس کے افسر کو روزانہ حصہ دیتی ہوں اور
اس کے علاوہ اگر تھانیدار کبھی اپنے یا اپنے یار
دوستوں کے لئے عورتیں طلب کرے تو بلا معاوضہ
عورتیں پیش کرتی ہوں تو پھر کیا وجہ ہوگی
کہ وہ مجھے گرفتار کریں گے "

یہ مسئلہ عورتوں کی گرفتاری کا نہیں بلکہ ایک ایسی عورت کا ہے جو شراب پی کر سڑک پر نکل کر خرمستیاں کر رہی تھی ۔ نامہ نگار سے دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ مجھے پوچھنے والا کون ہے ۔ تھانیدار کا یہ رویہ ہے ۔ وزیر داخلہ ایک معزز ۔ معمر اور تجربہ کار سیاستدان ہیں ۔ ان کو ملکی حالات کا بھی تجربہ ہے ۔ بدچلنی کے الزام میں ایک دن میں ایک سو عورتیں اور مرد گرفتار ہوئے ۔ آپ اندازہ لگائیں ایک سو مرد اور عورتیں اس سے پہلے پشاور میں ہی تھیں اس وقت آپ کا محکمہ کہاں تھا ؟

Mr. Speaker: This motion is vague and, moreover, the facts have been denied by the Minister. The motion is therefore ruled out of order.

DROWNING OF THREE PERSONS IN A BOAT MIS-HAP AT LODHRAN.

Malik Muhammad Akhtar : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a

definite matter of recent and urgent public importance, namely, three persons were drowned in boat mishap at Lodhran in River Sutlej on 30th September, 1967, in an incident which occurred due to the negligence of ferry contractors and the government official responsible for supervising the transportation of passengers. The publication of the news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Communications & Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Opposed. Sir, the motion was actually received yesterday and we are collecting the relevant data. I would request that it may be taken up tomorrow.

Mr. Speaker : We will take up this adjournment motion tomorrow.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میری دو تحاریک التوا نمبر ۸۹ اور ۹۰ تھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کو پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے ۔

Minister for Communications & Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : I would like to mention that when the Communications & Works Department received this motion there was a confusion about it. Actually, it pertains to the Basic Democracies Department and, therefore, it has gone to the Minister for Basic Democracies and he will be looking after it tomorrow.

Minister for Basic Democracies (Mian Muhammad Yaseen Khan Wattoo) : I will try to collect the data by tomorrow.

IN ACCURATE METERS MAINTAINED BY FILLING STATIONS IN LAHORE.

Mr. Speaker : Next motion please.

Malik Muhammad Akhtar : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, it has been discovered that a number of filling stations in Lahore do not maintain accurate meters which record 5-10 percent more than what a customer actually receives. The failure of the Department of Weights and Measures responsible for taking cognizance of such mal-practices has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Opposed.

Sir, the motion has been received late today and the relevant information is being collected. I would request that this may kindly be taken up tomorrow.

Mr. Speaker : We will take up this adjournment motion tomorrow.

DEATH OF MUHAMMAD TUFAIL IN DISTRICT HEADQUARTERS HOSPITAL, SAHIWAL.

Malik Muhammad Akhtar : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, due to negligence of staff of District Headquarters Hospital, Sahiwal, a person Muhammad Tufail, who had met an accident and admitted in the Hospital, was sent to post-mortem room while he was still alive, which caused his death. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Mr. Speaker : There is a similar motion by Mr. Hamza, No. 100 who please also move his motion.

NEGLIGENCE OF THE MEDICAL OFFICER, SAHIWAL IN SENDING AN UNCONSCIOUS PERSON TO THE DEAD HOUSE.

Mr. Hamza : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the distressing news of the criminal negligence on the part of the Medical Officer, Sahiwal in sending an unconscious injured person to dead house ; where he died later on, has caused great resentment among the public all over the province. The news of this most unusual incident was published in the daily Nawa-e-Waqt Lahore dated 1.10.67.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, I request for some time to be given for these motions and these may be taken up tomorrow.

Mr. Speaker : Both the motions will be taken up tomorrow.

ABANDONMENT OF THE PROPOSAL TO AUCTION OPEN PLOTS OF GOVERNMENT BUNGALOWS IN LYALLPUR.

Mr. Speaker : Next motion 96, by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, West Pakistan Government has abandoned proposal to auction the open plots of the Government Bungalows in Lyallpur. The money procured thereby was to be spent for construction of residential accommodation for low-paid Government Servants in a new Satellite Town. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, I request that this adjournment motion may be taken up the day-after tomorrow.

Mr. Speaker : This motion will be taken up the day after tomorrow.

FAILURE OF GOVERNMENT TO CHECK THE WRONG METHOD OF CONSTRUCTION OF RAVI BRIDGE NEAR LAHORE.

Mr. Speaker : Next motion No. 99, by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the failure of the Provincial Government to check wrong method of construction of Ravi Bridge near Lahore which has increased the cost of construction by Rs. 20 lakhs, has disturbed the minds of the public all over the province. The news of the diversion of the river Ravi due to the wrong method of constructing the bridge was published in the Daily Pakistan Times, Lahore dated 2.10.67.

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Opposed. Sir, the facts as stated are denied. Actually, when I saw the Pakistan Times, the news was different. I called a press conference and a contradiction report has appeared in the Pakistan Times of today. In view of this, if the Member still insists on it, I would like to place further facts before the House. The entire position is different.

مسٹر حمزہ (لائل پور - ۶) - جناب سپیکر - جناب وزیر تعمیرات نے پریس کانفرنس میں جو کچھ ارشاد فرمایا تھا میں نے اسکے بارے میں اخبار پڑھا ہے - اس میں انہوں نے یہ فرمایا کہ اس پل کی تعمیر کے لئے مغربی پاکستان کی حکومت کو مزید رقم خرچ کرنی نہیں پڑیگی - اور یہ کہ کل جو خبر چھپی تھی وہ بے بنیاد ہے - اگر جناب وزیر صاحب اس وقت بھی اس معزز ایوان میں اسی تیقن کے ساتھ وہی بات دھرا دیں تو میں اپنی اسی تحریک التوا پر زور نہیں دوں گا -

Minister for Communications and Works : I have given the statement yesterday, with full responsibility and I still hold to that even now.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

Minister for Communications and Works : Sir, I would request that the rest of the adjournment motions may be taken up tomorrow.

Mr. Speaker : Only two more ; yes Malik Muhammad Akhtar. It is No. 103.

INOPERATIVE CONDITION OF THE RESEARCH EQUIPMENT OF THE PUNJAB UNIVERSITY FOR WANT OF SPARE PARTS

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion

for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the Research equipment worth lakhs of rupees has been rendered inoperative in teaching departments of the Punjab University for want of spare parts. No major research work can be undertaken in these departments. The Government has failed to make adequate arrangements for supply of spare parts which has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Opposed. Sir, this motion was received this morning and we have sent for the report. It pertains to the University and about 3 or 4 departments are involved there. This may please be taken up tomorrow.

Mr. Speaker : Let it be the day-after-tomorrow when the Minister will give full facts to the House.

Minister for Education : Right Sir.

Mr. Speaker : This motion will be taken up the day-after-tomorrow.

TRANSFER OF THE STAFF OF TOWNSHIP ORGANISATION TO QUETTA.

Mr. Speaker : Next motion No. 104.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the staff of Township Organisation has been transferred to Quetta. On the contrary junior staff who were recruited vice the staff transferred to Township Organisation have been kept in their parent region. The staff should have been reverted on bifurcation to their parent Department. The unjust action taken against Rules has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Works : Sir, I have just got this motion and request that this may please be taken up tomorrow.

Mr. Speaker : We will take up this motion tomorrow.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ اب قانون سازی کا کام شروع کردیا جائے ۔

Mr. Speaker : There is no other motion pending with me. (*laughter*).

Malik Muhammad Akhtar : But Sir, there are innumerable in possession of the House.

BILLS

THE WEST PAKISTAN LAND REVENUE BILL, 1965

(resumption of consideration, clause by clause)
CLAUSE 57 *(contd)*

Mr Speaker : The House will now resume consideration clause by clause, of the West Pakistan Land Revenue Bill, 1965. Malik Muhammad Akhtar was speaking on his own amendment to clause 57 when the House rose for the day yesterday. Yes, Malik Sahib.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) -جناب سپیکر- سب سے اہم کلاز نمبر ۵۷ پر اپنی ترمیم کو پیش کرتے ہوئے میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ جن امور کی میں نے نشاندہی کی ہے - اگر قانون سازی کرتے وقت ان امور کو ملحوظ خاطر رکھیں تو یہ زیادہ بہتر ہو گا -

جناب سپیکر - میں اپنی مجوزہ کلاز کی شق نمبر ۱ پر بحث کر چکا تھا اور اس کی دوسری شق زیر بحث تھی - میں اپنے ان دلائل کو نہیں دہراؤں گا اور میں صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا جس مرحلے پر کل بحث ادھوری رہ گئی تھی کہ میری ترمیم میں جو طریقہ تجویز کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مالیہ ہر حالت میں نقد وصول کیا جائے - جناب سپیکر - کل کے پیش کردہ دلائل کو دہرائے بغیر میں یہ عرض کروں گا کہ اگر مالیہ نقدی کی صورت میں وصول نہ کیا جائے تو پھر اس روائتی رشوت ستانی کا سد باب نہ ہو سکے گا اور اس کی زد میں زائد از زائد وہ قبائیلی علاقہ آئے گا جس میں کہ رواج کے طور پر یہ معاملات جائز قرار دئے گئے ہیں اور انہیں واجب العمل قرار دیا گیا ہے اور قانون کے ذریعہ ان کا نفاذ کیا گیا ہے - جناب سپیکر - ایسی لا تعداد شکایات ہیں اور سابقہ سرحدی ریاستوں میں کسی واضح قانون کے نہ ہوتے ہوئے کتنی مشکلات در پیش ہیں - چند افراد نے تحریری طور پر اطلاع دی ہے کہ ہم سے سرحدی ریاستوں میں جو کہ دوسرے صوبہ کا حصہ ہیں ہماری پیداوار کا ۱/۴ حصہ بطور مالیہ cash work out کر کے وصول کرتے ہیں اور بعض اوقات جو مالیہ عائد کیا جاتا ہے وہ ۷۵ فی صد تک وصول کیا جاتا ہے -

جناب والا ۔ اس نکتہ کو چھوڑتے ہوئے اب میں دفعہ ۳ پر آتا ہوں جس کے مطابق Assignment of Land Revenue کی یہ دفعہ اصل کلاز میں رکھی گئی ہے ۔ میں نے Assignment of Land Revenue کے متعلق ہی لکھا ہے ۔ کہ کسی صورت میں اسے رائج نہیں کیا جائے گا ۔ اور کسی جاگیر دار یا انعام دار کو کوئی رقم نہیں دی جائے گی ۔

جناب سپیکر ۔ اس کے متعلق سیلیکٹ کمیٹی میں کافی بحث و مباحثہ کے بعد سابقہ ریونیو منسٹر صاحب جو قائد ایوان بھی تھے انہوں نے تسلیم کیا تھا کہ تا حال یہ کہیں رائج نہیں اور یہ کلاز رکھنا ضروری ہے ۔

جناب صدر ۔ چونکہ land reforms کے بعد شاید یہ جاگیرداری نظام چونکہ بہت پرانا ہے قائم رہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ حمزہ صاحب اس پر زیادہ بہتر طریقہ سے روشنی ڈال سکیں گے اور میں اسے چھوڑ دیتا ہوں لیکن بعض باتیں کہنا ضروری ہوتی ہیں اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ دفعہ ۵ جیسا کہ سیلیکٹ کمیٹی نے اس کی سفارش کی ہے اس کی شق ۳ میں یہ دیا گیا ہے ۔

> "Land may be assessed to land-revenue not withstanding that that revenue, by reason of its having been assigned, released, compounded for or redeemed, is not payable to Government."

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ Assignment of Land Revenue کو رکھنا چاہتے ہیں ۔ جیسا کہ Land Administration Manual میں درج ہے میں عرض کرتا ہوں کہ

Land Administration Manual. Para 82 :

> "The Government which preceded the British Government ..."

Mr. Speaker : This clause relates to assessment and not assignment.

ملک محمد اختر ۔ میں چاہتا ہوں کہ نہ assignment ہو اور نہ کوئی فساد ہو ۔

Mr. Speaker : That should not be incorporated in this clause.

Malik Muhammad Akhtar : At which place should it be taken then?

Minister of Revenue : There is a separate clause for that.

Malik Muhammad Akhtar : I will not be speaking on that.

Mr. Speaker : Next argument please.

Malik Muhammad Akhtar : I may be enlightened Sir as to . . . . .

Mr. Speaker : Please come to the next argument.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I am coming.

اس میں میں نے یہ suggest کیا ہے کہ لینڈ ریولیو کو assess کرنے کا کیا طریقہ ہو گا ۔ اس کو یوں کیا گیا ہے کہ یہ سالانہ چارج ہو گا جس کی ادائیگی lump sum یا instalments کے ذریعہ سے ہو گی ۔ اور جو rates ہوں گے وہ per acre مقرر ہوں گے ۔ اس کے مطابق قابل کاشت زمینوں کے ریٹ اور ہوں گے matured زمینوں کے لئے اور ہوں گے اور ایسی زمینوں کے لئے جو سال کے دوران میں زیر کاشت ہوں ان کے ریٹ اور ہوں گے۔

اس کے بعد میں نے کہا ہے کہ fluctuating assessment صرف ان زمینوں پر کی جائے گی جو دریا کے کنارے پر واقع ہوں یا ایسی زمینوں پر جہاں نہر کے پانی کی سہولتیں مہیا کی گئی ہوں ۔ یا ایسے علاقہ‌جات میں جو بارانی ہوں جہاں پر سارا سال ایک قسم کی assessment نہ رہی ہو ۔ اسی طرح سے میں نے یہ کیا ہے کہ sliding scale system کو صرف ان حالتوں میں قابل قبول قرار دیا جائے گا جب کہ یک لخت فصلوں کی قیمتیں کم ہو جائیں یا گر جائیں ۔

جناب سپیکر ۔ اس وقت میں اس کلاز کو explain کر رہا ہوں ۔ میں اپنے دلائل اگلی stage پر دوں گا ۔ اگر کسی وقت فصلوں کی قیمتیں گر جائیں گی تو اس صورت میں میں نے کہا ہے کہ آپ اپنے sliding scale system کو رکھ سکتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ مجھے یہ تجویز پیش کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ۔ جیسا کہ اس سے ظاہر ہے کہ یہ ایک پرانا سسٹم ہے ۔

(At this stage, Malik Muhammad Akhtar said something to Mr. Hamza.)

Mr. Hamza: On a point of order. There is no quorum.

Mr. Speaker: Malik Muhammad Akhtar may please be attentive. While the Member is in possession of the floor, he can only address the Chair. Let there be a count *(count was taken)*. The House is not in quorum, let the bells be rung. *(bells were rung)* The House is now in quorum. Yes, Malik Muhammad Akhtar.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ اب میں نہایت ہی اہم چیز کی طرف آتا ہوں جو اصل کلاز کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور وہ assessment سسٹم ہے جس کے متعلق میں نے متبادل تجویزیں دی ہیں اور وہ ان تجویزوں سے مختلف ہیں جنہیں کہ حکومتی پارٹی نافذ کرنا چاہتی ہے ۔

جناب والا ۔ ۱۸۸۷ء کے پنجاب ایکٹ کے تحت طریقہ کار کو سندھ میں اور بقایا صوبے میں جو نافذ کرنا ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ نا واجب ہے ۔ جناب والا ۔ fixed assessment میں یہ رعایت تو ضرور دی گئی ہے کہ تمام اخراجات جو کہ ایک کاشتکار کو برداشت کرنا ہوں گے ان کو وضع کرنے کے بعد جو بقایا بچے اس میں سے ۱/۴ ۔ حصہ بطور مالیہ کے وصول کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ۱/۴ ۔ حصہ وصول نہیں کریں گے ۔

ملک محمد اختر ۔ بہر حال یہ جو کچھ چاہیں رول prescribe کریں میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ ان کو مختلف قسم کا assessment کرنا چاہئے اور وہ مختلف طریقہ پر ہونا چاہئے ۔ جناب سپیکر ۔ عام طور پر میں fixed assessment کا حامی ہوں لیکن مخصوص وجوہات کی بنا پر میں نے یہ گزارش کی ہے کہ یہ مختلف قسم کا assessment ہونا چاہئے ۔ اور عام طور پر تو fixed ہو لیکن fluctuating assessment وہاں پر ہونا

چاہئے جہاں اراضی آبی ، سیلابی ، بارانی ، چاہی ، نہری ، غیر ممکن بنجر قدیم یا بنجر جدید ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ بنجر قدیم اور بنجر جدید پر آپ کیسے مالیہ کی fluctuating assessment فرمائیں گے ؟

ملک محمد اختر ۔ بنجر قدیم اور بنجر جدید میں جب کسی وقت کاشت ہونا شروع ہو جائے ۔

Mr. Speaker : Can the Member define banjer quadeem ?

Malik Muhammad Akhtar : Certainly Sir.

میں بتلا سکتا ہوں لیکن ہمیں ان امکانات کو جو اس وقت ماڈرن مشینری کے ذریعہ تمام بنجر زمینوں میں کاشت کے ہو سکتے ہیں نظر انداز نہیں کرنا چاہئے ۔ میں جناب والا extempore نہیں بول رہا ہوں بلکہ میں ایک سال کی تیاری کے بعد بول رہا ہوں لیکن پھر بھی آپ کا observation prevail کرتا ہے ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب ملک صاحب نے بنجر قدیم اور جدید کی تعریف نہیں کی ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب بنجر قدیم کی تعریف یہ ہے کہ اگر یہ اس کو پریویلیج کا سوال نہ بنا لیں تو میں عرض کروں کہ یہ خود بنجر قدیم ہو گئے ہیں ۔

چودھری محمد سرور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آپ نے ان سے پوچھا تھا کہ یہ بنجر قدیم اور بنجر جدید کی تعریف کریں یہ لینڈ ریونیو بل میں بہت اہم چیز ہے اور انہوں نے اس کو نہیں بتایا لہذا X X X X *

Mr. Speaker : The observation of Chaudhri Muhammad Sarwar is not in good taste. He should try to avoid such remarks. These remarks are expunged from the proceedings of the Assembly.

**Expunged as ordered by the Speaker.*

ملک محمد اختر ۔ جہاں کے حالات مختلف ہوں ان علاقوں میں fluctuating assessment مختلف ہو جاتا ہے ۔ مثلاً ہر سال وہاں فصلوں کے حالات uncertain ہیں یا ایسے علاقہ جات میں جہاں نہری کالونیز ہیں وہاں پر میں fluctuating سسٹم کی حمایت کرتا ہوں ۔ اس کے بعد میں چند جملے sliding scale سسٹم کے متعلق کہوں گا کہ یہ کس حالت میں ہونا چاہئے ۔

جناب سپیکر ۔ sliding scale کے متعلق لینڈ ریونیو assessment رولز ۱۹۲۹ء اور پنجاب ایکٹ کے تحت ہیں اور جن کو اب سندھ میں continue کیا جائے گا ۔ اس کے لئے میں ذرا سی quotation دینا چاہتا ہوں ۔

Rule 4 of the Land Revenue Assessment Rules, 1929 :

> "The prices to be adopted in the estimate shall be the average prices which are likely to be obtained for their crops by agriculturists during the coming settlement, but shall be based on the average of a sufficiently long period in the past, and it shall be assumed that the range of future prices will not be dissimilar. The prices revailing in years of famine or severe scarcity shall be excluded from the calculation."

جناب والا ۔ یہ sliding scale اس لئے بھی ضروری ہے کہ انہوں نے assessment رول ۱۹۲۹ء میں اس کی justification دی ہے ۔ جناب والا ۔ میرا اگلا نکتہ یہ ہے کہ انہیں اپنے طریقہ کار کو assessment کے طریق کار کے مطابق کرنا ہوگا اور وہ یہ ہے کہ یہ اپنے ذہن میں رکھیں کہ یہ جو قیمتیں ہیں یہ past میں ہوں اور ان کا جو sliding scale کا طریقہ ہے وہ تب ہی کامیابی سے چل سکے گا جبکہ یہ قیمتیں گذشتہ سالوں کی لیں اور آئندہ سالوں کی قیمتیں نہ لیں ۔ جناب سپیکر ۔ حکومت نے جناب حمزہ صاحب کے علاقہ لائلپور میں اسی سسٹم کو چلایا ہے اور وہاں پر انہوں نے

sliding scale کے طریقہ کو بہت کامیابی سے چلایا ہے اسی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ خصوصی حالات میں sliding scale ہونا چاہئے اور sliding scale کے لئے جو instructions دی گئی ہیں وہ یہ ہیں اور یہ میرے arguments کو support کرتی ہیں یہ تین instructions ہیں :-

"The land revenue for each assessment circle shall be based on calculation of prices ....."

Mr. Speaker : The Member may please conclude his speech now.

ملک محمد اختر - میں کیسے ختم کروں میں نے ابھی move ہی نہیں کیا ہے جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں ----

Mr. Speaker : I cannot allocate days for the Member's amendment.

ملک محمد اختر - تو جناب مجھے ذرا سی بات کہہ لینے دیجئے - سندھ کے assessment کے متعلق میرا یہ بہت اہم نکتہ ہے -

Mr. Speaker : The Member may please, conclude his speech.

ملک محمد اختر - میں fluctuating سسٹم - fixed سسٹم اور sliding scale سسٹم تینوں systems کے متعلق عرض کر رہا ہوں کہ انہیں چند مخصوص حالات میں نافذ ہونا چاہئے - ان کے متعلق میں اپنے خیالات کا اظہار کر چکا ہوں - اس کے بعد میرے سامنے ایک نہایت اہم مسئلہ ہے جس کا تعلق سندھ سے ہے - اس لئے جناب سپیکر - میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے سلسلے میں مجھے پندرہ منٹ دے دیں -

Mr. Speaker : The Member knows that he has already consumed half an hour today while, yesterday, he took about an hour and a half.

Malik Muhammad Akhtar : Doesn't matter.

Mr. Speaker : For the Member it may not matter but for me and the House it matters. After all, the time of the House is very precious and other Members also want to speak. The Member cannot take away the right of other Members. He may please conclude his speech in five minutes.

ملک محمد اختر ۔ Give me at least ten minutes میں سندھ کے متعلق جناب سپیکر عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ سندھ کے ساتھ اس وقت جو زیادتی کی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ سندھ میں جو calculations ہوتے ہیں وہ آبیانہ اور مالیہ وغیرہ سب اکٹھے کرکے کئے جاتے ہیں اس میں سے جناب والا ۔ ۱/۱۰ حصہ جو اس قانون کے تحت اکٹھا ہوتا ہے وہ مالیہ کا ہوتا ہے اور ۹/۱۰ حصہ دیگر charges کی صورت میں وصول کیا جاتا ہے ۔ اس لئے جناب والا ۔ سندھ کے ساتھ یہ زیادتی کی جا رہی ہے کہ وہاں انہوں نے جو fluctuating assessment کئے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں ۔ گندم کے لئے دس روپیہ فی من ۔ paddy کے لئے ساڑھے سات روپیہ فی من اور cotton کے لئے ۲۷ روپیہ فی من مقرر کئے گئے ہیں ۔ جناب والا ۔ ۱۹۵۹ء میں حکومت پاکستان نے سندھ کے علاقے میں جو Land Taxation rates کافی بڑھے ہوئے تھے ۔ اس میں انہوں نے ۲۵ فیصد rebate دی تھی جو ایک کروڑ بنتی تھی اور ڈویلپمنٹ سیس کو suspend کر دیا لیکن سابق گورنر صاحب نے جو منجملہ سندھ والوں کو relief دی وہ ایک کروڑ اسی لاکھ تھی ۔ لیکن یہ rebate بہت ہی کم تھی جس کے خلاف انہوں نے کافی احتجاج کیا ۔ جناب والا ۔ وہاں پر سندھ میں اس کے بعد ۱۹۶۰ء میں agriculture ٹیکس نہیں لگایا ۔ حالانکہ وہ ایک ذرا سی relief تھی جو کہ پانچ روپیہ اور ساڑھے تین روپیہ فی ایکڑ پر تھی ۔

جناب والا ۔ سندھ میں assessment کے ساتھ ساتھ fluctuating charges کئے جا رہے ہیں اور وہ ۱۵۰ روپیہ فی ایکڑ استعمال کئے جا رہے ہیں ۔ اس کے علاوہ جناب والا ۔ لوکل rates سابق پنجاب میں ۵۰ فیصد ہیں Land Revenue کے لیکن سندھ میں جو rates ہیں annas five فی ایکڑ ہیں Land Revenue پر ۔ اب جناب والا ۔ ان تمام چیزوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سندھی کاشتکاروں کو پانچ روپیہ land revenue دینا پڑتا ہے ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی ۔ Point of order, Sir میں یہ

نہیں سمجھ سکا ہوں کہ کیا اس بل میں ایسے provisions ہیں جن کے اوپر ملک اختر صاحب اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ ملک صاحب فرما رہے ہیں یہ اس بل میں provided بنتی ہے کہ یہ ہوگا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں سندھ اور پنجاب دونوں assess-ment کے طریق کار کا جواز نہ کرکے اپنا تیسرا طریق کار اس ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میرے سندھی بھائیوں کے حق میں یہ چیز جاتی ہے ۔ میں اس نکتے کو جلد چھوڑنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The Member may please take his seat. Now Khawaja Muhammad Safdar.

خواجہ محمد صفدر ۔ اگرچہ میرے نزدیک ۔ ۔ ۔ ۔

Chaudhri Anwar Aziz : Point of order. I would like to know about which particular amendment Khawaja Sahib is going to speak.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ میں اپنے محترم بھائی کے سوال کے جواب میں صرف یہ عرض کروں گا کہ میں ملک محمد اختر صاحب کی amendment جو زیر بحث ہے اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرنے والا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ ابتدا میں یہ عرض کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ میں قانون مالگزاری کا ماہر نہیں ہوں اور نہ بطور وکیل میں نے قانون مالگزاری میں مہارت حاصل کی ہے ۔ نہ میں زمیندار ہوں اس لئے مجھے ذاتی طور پہ معلوم نہیں ہے کہ یہ قانون مالگزاری کس طرح زمینداروں کے مختلف طبقات پر اثر انداز ہوتا ہے ۔ اس لئے میری گزارشات محض ایک طالب علم کی حیثیت سے ہوں گی ۔ میں نے یہ کوشش کی ہے کہ میں قانون مالگزاری کے متعلق مختلف کتابوں سے استفادہ کروں اور ایک طالب علم کی حیثیت سے جو کچھ بھی میں نے سمجھا ہے وہ میں اس معزز ایوان کے سامنے پیش کروں ۔ اس سلسلے میں یہ ہو سکتا ہے کہ میں بعض اوقات غلطی

پر ہوں میں مشکور ہوں گا ان دوستوں کا جو میرے بعد تقریر کرنے والے ہیں کہ اگر میری وہ اس غلطی کو نظر انداز نہیں کریں گے بلکہ وہ میری اس غلطی کی نشاندھی کریں گے تاکہ آئندہ صحت ہو جائے ۔ اس لئے میرے نزدیک جناب سپیکر جیسا کہ پچھلے اجلاس میں اس قانون کی دوسری دفعات پر بحث کے دوران میں عرض کر چکا ہوں کہ یہ قانون ایک Land Mark ہوگا اسی اسمبلی کی تاریخ میں ۔ بلکہ اس سے پہلے جو دوسری اسمبلیاں گزر چکی ہیں ان کی تاریخ کو ملا کر بھی یہ Land Mark ہوگا اور آئندہ بھی آنے والی اسمبلیوں کے سامنے بھی شائد اتنا دور رس اور بنیادی طور پر اتنی اہمیت کا حامل بل شاید ھی کبھی پیش ہو اس بل کے ذریعہ ہم اس صوبے کی ۸۵ فیصد آبادی کی زندگی پر اور ان کی ملکیتوں پر اثر انداز ہوں گے ۔ اور یہ شق جس کے متعلق میں اپنی گزارشات پیش کرنے والا ہوں وہ اس بل کی ۲ - ۳ - اہم ترین شقوں میں سے ہے ۔ شق ۴۲ جو کہ یہ ایوان منظور کر چکا ہے وہ بھی بہت اہم ہیں لیکن یہ شق نمبر ۵۷ اگر اس شق سے زیادہ اہم بنتی ہے تو وہ میرے نکتہ نظر سے اس سے کم بھی اہم نہیں ہے اس کے بعد جناب والا ۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد میں اس ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ اس شق کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلی شق میں یہ کہا گیا ہے کہ اس صوبے کی تمام اراضی خواہ وہ کتنی ہی ہو وہ مالیہ دینے کی ذمہ دار ہے ۔ تو اس پر مالیہ تشخیص کیا جائے گا ۔ اس میں صرف ایک استثنیٰ ہے وہ یہ ہے کہ گاؤں کی آبادی کا رقبہ اس تشخیص سے مستثنیٰ ہوگا ۔ دوسری شق یہ ہے یا اس کلاس کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ مالیہ جنس میں یا نقدی کی صورت میں وصول کیا جائے گا اور تیسری شق اس کلاز کی یہ ہے کہ جہاں کہیں کسی اراضی کو معافی دی گئی یا کسی اراضی کے مالیہ کو کسی معافی دار یا انعام خور کے سپرد کر دیا گیا اگرچہ وہ مالیہ حکومت تو وصول نہیں کرے گی لیکن پھر بھی مالیہ کی تشخیص لازمی ہو گی اور چوتھی شق یہ ہے کہ تشخیص کس طرح کی جائے گی ۔ اس شق کی چار ضمنی دفعات ہیں جو یہ ہیں کہ مالیہ مستقل ہوگا ۔ دوسرے یہ کہ مالیہ غیر مستقل ہوگا ، تیسرے یہ کہ اگر مالیہ جنس کی صورت میں وصول ہوگا تو اس کے بدلے تخمینہ لگایا

جائے گا کہ اس کھیت میں کس قدر اناج ہے کس قدر فصل ہے پھر مالیہ تشخیص ہوگا ۔ اور چوتھی صورت یہ بتائی گئی ہے کہ حکومت کسی اور طریقہ سے بھی جب چاہے مالیہ کی تشخیص کر سکتی ہے ۔ اب میں اپنی گزارشات ان چاروں شقوں پر علیحدہ علیحدہ جناب سپیکر آپ کے توسل سے اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پیشتر کہ میں تشخیص کے بنیادی اصول یا اس شق کے مختلف پہلوؤں کے متعلق اپنی گزارشات اس ایوان کے سامنے پیش کروں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس شق کا صحیح تاریخی پس منظر اس ایوان کے سامنے پیش کروں ۔ جناب والا ۔ مالیہ دنیا کا قدیم ترین ٹیکس ہے ۔ اس سے پہلے کوئی اور ٹیکس وصول نہیں کیا گیا تھا ۔

وزیر مال ۔ یہ ٹیکس نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ ٹیکس ہے یا نہیں ہے میں اسی طرف آتا ہوں ۔ جناب وزیر مال نے ارشاد فرمایا ہے کہ مالیہ ٹیکس نہیں ہے ۔ دراصل میری گزارشات کا subject ہی یہی ہے کہ آیا یہ ٹیکس ہے یا ٹیکس نہیں ہے ۔ آج تقریباً ۵ ہزار سال پہلے برصغیر ہند میں منو جی مہاراج منو سمرتی کے ذریعے زمین پر مالیہ عاید کیا اس کا سیدھا سادا طریقہ یہ تھا کہ جس قدر پیداوار کسی کھیت میں ہو اس کا ششم حصہ راجہ یا مہاراجہ کو دے دیا جائے ۔ یہ ہندوستان میں تشخیص کا اولین طریقہ تھا جس کے متعلق ابھی جناب محترم وزیر مال صاحب نے ارشاد فرمایا کہ یہ ٹیکس نہیں ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دراصل ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر یقیناً جناب وزیر مال صاحب روشنی ڈالیں گے لیکن میں اس کو ٹیکس تصور کرتا ہوں ۔ منو سمرتی کے زمانے کا یہ فلسفہ ہے کہ تمام اراضی بادشاہ کی ملکیت ہے ۔ یہ فلسفہ آج سے سینکڑوں سال قبل ناپید ہو چکا ہے ۔ اس کو کوئی ماننے کے لئے تیار نہیں ہے ۔ میں دور نہیں جاتا ۔ میں اپنے ہی مذہب کی مثال دیتا ہوں کہ ہمارے مذہب میں کہیں نہیں ہے کہ اراضی سٹیٹ کی ملکیت ہوگی یا خلیفہ وقت کی ہوگی ۔ مالک وہ ہے جس کو باپ دادا سے وراثت میں ملی ہو یا مل رہی

ہو یا جو اس کو خریدے ۔ یہ پرانا اور فرسودہ ذہن ہے جو منوسمرتی کے زمانے سے ہندوستان میں رائج تھا ۔ اس زمانے میں نہیں بلکہ اس زمانہ سے صدیوں پیشتر یہ تصور قائم نہیں رہا کہ بادشاہ یا سٹیٹ زمین کی مالک ہے بلکہ زمین کا مالک وہ ہے جس کو حرف عام میں ہم مالک کہتے ہیں ۔ تو منوسمرتی نے محض اسی مفروضہ کی بنا پر کہ ششم حصہ اس کاشتکار سے لے کر راجہ کو دے دے یہ نظام ہندوستان میں اس زمانے سے لے کر لگا تار چلا آ رہا تھا تاآنکہ شیر شاہ سوری برصغیر ہند کا حکمران بنا ۔ اس نے اس فرسودہ نظام کو نئے ڈھانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی ۔ اس نے ملک کی پیمائش کرائی ۔ اس نے اس بات کا تعین کیا کہ مالک کون ہے لیکن اس کی عمر نے وفا نہ کی ۔ وہ صرف ساڑھے تین سال ہندوستان پر حکومت کر سکا اور وہ اس عظیم کارنامے کو سرانجام نہ دے سکا ۔ اس کے بعد سولویں صدی کے درمیان شہنشاہ اکبر تخت پر بیٹھا ۔ اس نے اپنے نامور وزیر کے ذریعے ہندوستان کی پیمائش کرائی اور تمام بنیادی اصول مالیہ کی نسبت وضع کئے گئے اور ان کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا ۔ اشارتاً عرض کرتا ہوں اور یہ نظام اس وقت تک اسی طریقہ سے چلتا رہا جب تک کہ مغل حکومت اس ملک میں قائم رہی ۔ مغلوں کے بعد پنجاب میں سکھوں کی حکمرانی تھی اور دوسرے علاقوں میں کہیں مرہٹے تھے اور کہیں کوئی اور اس کے بعد بتدریج انگریزوں نے سارے ملک پر قبضہ کر لیا انگریزوں نے اس نظام کو ورثے میں پایا ۔ انہوں نے بے پناہ محنت کی ۔ سالہا سال کی محنت شاقہ کے بعد انہوں نے مناسب خیال کیا اور اپنے استعمار پسند مقاصد کے پیش نظر اس بات کا تصور قائم رکھا کہ اراضی بادشاہ کی ملکیت ہے اور اس تصور کو جاری رکھا ۔ انیسویں صدی کے دوسرے نصف میں جب انہوں نے پنجاب پر قبضہ کیا تو اسی نظام کے تحت ۔ اس پرانے تصور کے تحت انہوں نے مالیہ کو عام ٹیکس تصور نہ کرتے ہوئے مالیے کو سرکار کا ایک حصہ قرار دیا جو کہ زمیندار کے کھیت کی پیداوار زمیندار کو لازمی طور پر سرکار کو ادا کرنا تھا حالانکہ جناب والا ۔ ستارویں صدی کے آخری چوتھائی میں خود انگریزوں

کے ملک میں معاشیات کے بابا آدم جن کا نام ایڈم سمتھ تھا وہ نہ صرف پیدا ہو چکا تھا بلکہ اس کی خبر آفاق تصنیف "Wealth of Nations" ۱۷۷۱ء میں شائع ہو چکی تھی - واضح طور پر اس کتاب میں اس نے کہا ہے کہ سٹیٹ ایک کارپوریٹ باڈی ہے جس کو چلانے کے لئے ان لوگوں کو جو اس سٹیٹ کی حفاظت میں بستے ہیں انہیں کچھ اپنی طاقت کے مطابق سرکار کے خزانے میں دینا ہوگا - یعنی سٹیٹ ایک کارپوریٹ باڈی ہے جو اس لئے قائم ہے تاکہ لوگ امن چین کی زندگی بسر کر سکیں اور لوگ اپنے گھروں میں آرام سے سوئیں تاکہ وہ لوٹ نہ لئے جائیں - وہ رات کو آرام سے اپنے گھروں میں سو سکیں - ان کو یہ خطرہ نہ ہو کہ وہ لوٹ لئے جائیں گے - وہ دن بھر اپنے کاروبار میں مشغول رہیں - لیکن اس نظام کو چلانے کے لئے اس حفاظت کو حاصل کرنے کے لئے انہیں کچھ نہ کچھ گورنمنٹ کو ادا کرنا ہوگا - اس کا نام ٹیکس ہے - خواہ کوئی زمیندار اسے اپنی پیداوار میں سے دے - خواہ کوئی مزدور اپنی مزدوری میں سے دے - خواہ کوئی ملازم اپنی تنخواہ میں سے دے - یہ تمام ٹیکس ہے - اس تھیوری کو کہ بادشاہ یا راجہ یا سٹیٹ تمام آراضی کی مالک ہے ایڈم سمتھ نے ۱۷۷۱ء میں ختم کر دیا - لیکن انگریز حکمرانوں نے جو اس ملک میں فاتح کی حیثیت سے آئے تھے - جو یہاں استعمار پرست طاقت کی حیثیت سے آئے تھے - جو یہاں کی دولت لوٹنے کے لئے آئے تھے - یہ تھیوری کسی طور پر بھی اپنے لئے مفید نہ خیال کیا - ان کا فائدہ اس میں تھا کہ جو غلط تصور اس ملک میں قائم تھا کہ اراضی کی ملکیت بادشاہ کی ہے - اس لئے بادشاہ کو اس کی پیداوار کا ایک حصہ - خواہ وہ ایک چوتھائی ہو یا نصف ہو یا آٹھواں حصہ ہو یا دسواں حصہ ہو - وہ ضرور ادا کرنا ہوگا یہ قائم رہے - اسی کے تحت ۱۸۷۱ء میں پہلا لینڈ ریونیو ایکٹ نافذ ہوا - اور ۱۸۷۹ء میں سندھ لینڈ ریونیو کوڈ نافذ ہوا - اور پھر ۱۸۸۷ء میں یہ موجودہ لینڈ ریونیو ایکٹ سابقہ پنجاب میں نافذ ہوا - یہ وہ زمانہ تھا جب ابھی انگریز یہاں اپنے قدم جما نہیں سکے تھے

ابھی پہلی جنگ آزادی کو ۱۵ - ۲۰ سال گزرے تھے اس لئے انہوں نے اپنی قوت کو زیادہ مضبوط بنانے کے لئے ہم پر یہ قانون نافذ کیا جو کسی اسمبلی نے پاس نہیں کیا تھا - نہ اس کے متعلق یہاں کے رہنے والے باشندوں کو پوچھا گیا تھا - اس قانون کے مطابق وہ آراضی کی پیداوار کے ایک حصہ کے بطور اس علاقہ کے حکمران کے حق دار بن گئے - لیکن ان کے اپنے ملک میں اس بات کا رواج نہ تھا - مگر جوں جوں انگریزی دور گزرتا گیا توں توں یہ خیال تقویت پکڑتا گیا کہ گورنمنٹ یا سٹیٹ یا راجہ یا بادشاہ کسی ملک کی آراضی کا مالک نہیں بلکہ اس کے مالک وہ لوگ ہیں جو وہاں بستے ہیں یا جو اسے کاشت کرتے ہیں یا جن کے قبضہ میں وہ زمین ہے - محترم قائد ایوان اس وقت تشریف فرما نہیں ہیں - یہ ایک کتاب ہے جس کا نام "مشعل راہ" - اس کا دوسرا حصہ میرے ہاتھ میں ہے - یہ کتاب محترم قائد ایوان نے اپنی نگرانی میں لکھوائی ہے اور اس کا پیش لفظ انہوں نے خود لکھا ہے - ان چار پانچ کتابوں کا پورا سیٹ قائد ایوان نے کوئی دو ہفتے ہوئے مجھے ان الفاظ کے ساتھ تحفتاً عنایت فرمایا تھا کہ شاید تمہیں اس میں سے کوئی کام کی چیز مل جائے -

جناب والا - محترم وزیر مال صاحب نے یہ استفسار فرمایا ہے کہ آیا یہ ٹیکس ہے یا گورنمنٹ کا حصہ ہے - جو وہ زمیندار سے وصول کرتے ہیں - اس کے جواب میں میں ایک سطر اس کتاب کے صفحہ ۱۵ سے پڑھے دیتا ہوں -

> "یہ جو دیسی فرمانروا تھے (مجھے افسوس ہے کتاب کی زبان اچھی نہیں ہے) وہ اپنا حصہ یعنی مالیہ جنس میں وصول کیا کرتے تھے . . . لیکن برطانوی عہد میں زمین پر رعیت کے حق ملکیت کی صحیح معنوں میں بنیاد رکھی گئی"

میں نے یہ ایک سطر جس باب سے پڑھی ہے اس کا عنوان ہے "نظام آراضی کی مختصر تاریخ" - اور یہ کتاب مارچ ۱۹۶۵ء میں چٹان پریس میں چھپی -

اس میں سے اور تو کوئی بات میرے کام کی نہ نکلی ۔

جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے وہ تصور یہ تھا کہ گورنمنٹ یا سرکار یا راجہ زمین کا مالک ہے اور ایسا ہوتا تھا کہ وہ راجہ یا بادشاہ جسے چاہتا چھوٹا یا بڑا قطعہ اراضی عطا کر دیتا اور جس سے چاہتا چھین لیتا ۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب کہ مطلق العنانی کا دور تھا اور حکمران انسانوں کو بھیڑ بکریاں تصور کرتے تھے ۔ جناب والا اس تصور کو میں تھوڑا سا اس طرح عرض کروں گا ۔ جیسے آج کل کوئی زمیندار اپنی زمین کسی کو پٹے پر دے ۔ اور اگر وہ بارسوخ ہے ۔ پولیس کے ساتھ اس کا لین دین ہے تو وہ جب چاہے اپنے مزارعین کو کان سے پکڑ کر باہر نکال سکتا ہے ۔ اگر چہ قوانین ایسے ہیں جن کے مطابق مزارعین کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے صرف اتنا ہے کہ سکھوں یا مغلوں یا پٹھانوں کے زمانے میں یا ہندوؤں کے عہد میں بادشاہ یا راجہ آج کل کے زمیندار سے بہت زیادہ طاقتور ہوتا تھا ۔ وہ اپنی اراضی کو جس سے خالی کرانا چاہتا تھا چشم زدن میں خالی کرا لیتا تھا ۔ آج وزیر مال صاحب اس تصور کو دوبارہ اس ایوان میں پیش کر رہے ہیں کہ یہ اراضی اس صوبہ میں بسنے والے زمینداروں کی نہیں بلکہ سٹیٹ یا گورنمنٹ کی ہے ۔ یہ اس قدر فرسودہ اور بےہودہ تصور ہے کہ در اصل میں اس کے متعلق اپنی تقریر میں زیادہ گفتگو کرنا نہیں چاہتا تھا ۔ اس تصور کے تحت اگر یہ فرض کیا جائے کہ زمیندار نے کس قدر مالیہ دینا ہے تو مجھے یہ بتائیے کہ اس تصور کو کیوں سب کے لئے اختیار نہ کیا جائے ۔ اس تصور کا کارخانہ داروں پر کیوں نہ اطلاق کیا جائے وکلا کی آمدن پر کیوں نہ اطلاق کیا جائے ۔ یہ بھی تو دماغی طور پر محنت کرتے ہیں اور زمیندار ہل جوتتا ہے وہ بھی محنت کرتا ہے اس کی محنت کے ثمر میں سے تو سرکار کا حصہ ضروری قرار دیا جائے اور ایک وکیل ، کارخانہ دار ، ڈاکٹر اور جن کے پاس اربوں روپیہ ہے کیوں نہیں ایک حصہ وضع کر لیا جاتا ۔ اگر اس تصور کا اطلاق سب پر نہیں کیا جاتا تو پھر مجھے بتائیں کہ زمیندار کو کیوں تختہ مشق بنایا جائے ۔ اس قدیم رواج

کا ثمرہ مالدار کارخانہ داروں کو بھی دینا چاہیئے کہ وہ حکومت کو اس کا قدیمی حصہ ادا کریں ؟ وہ عالیشان محلات بنا کر رہتے ہیں جن پر پچاس پچاس لاکھ روپے صرف ہوتے ہیں مگر پھر بھی حکومت ان کی قیمتی املاک کی آمدنی سے کوئی مخصوص حصہ بطور مالک وصول نہیں کرتی مگر حکومت ۵ ایکڑ اراضی کے مالک سے بھی اپنا حصہ جبراً وصول کرتی ہے خواہ وہ چوتھا حصہ ہو جس کو مرہٹوں کی چوتھ کہتے تھے خواہ چھٹا ہو یا آٹھواں جناب والا ۔ میں ایک دفعہ اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ میں قطعاً حکومت کے پیش کردہ شعور کو تسلیم نہیں کرتا کہ اسے زمینداروں کی ملکتی اراضیات سے بطور فرمان روا یا بطور راجہ یا بطور بادشاہ کوئی مقررہ حصہ لینے کا حق ہے ۔ میں مالئیے کو ایک ٹیکس سمجھتا ہوں دنیا بھر میں کسی حکومت کو ایسا حصہ وصول کرنے کا حق حاصل نہیں ہے جس قسم کا حصہ وصول کرنے کا قانون ہماری حکومت اپنے وزراء کے مشورہ سے تیار کر رہی ہے کم از کم میں اس فرسودہ شعور کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ ہمارے دامن کو اس گناہ سے آلودہ مت کیجئے یہ مالیہ حکومت کا پیداوار میں حصہ ہرگز نہیں ہو سکتا ہاں ٹیکس ہو سکتا ہے مگر ٹیکس گذار کی استطاعت کے مطابق ٹیکس عائید کیا جا سکتا ہے یہ رجعت پسندانہ قانون اور رجعت پسندانہ نظریہ ہے ۔ تہذیب یافتہ ممالک آج سے دو سو سال پیشتر اس نظریہ کو ترک کر چکے ہیں خود انگریز اپنے ملک میں یہ رواج نہیں رکھتے جس کو انہوں نے اس غلام ملک میں رائج رکھا تھا جناب والا ۔ میں اس نظریئے کا جمہوری سیاسی اور تاریخی پس منظر بیان کر چکا ہوں اور ببانگ دہل دہراتا ہوں کہ مالیہ حکومت کا پیداوار میں حصہ نہیں بلکہ ٹیکس ہے جو استطاعت ادائیگی پر مبنی ہونا چاہیئے ۔ اب اس جمہوری سیاسی اور تاریخی پس منظر بیان کر چکنے کے بعد میں جناب والا ۔ آپ کی خدمت میں وہ four canons of taxation بیان کرنا چاہتا ہوں یعنی وہ ٹیکس کے چار اصول جن کی بنا پر عوام کو ٹیکس ادا کرنے کا مستوجب قرار دیا جاتا ہے بیان کرتا ہوں اس سلسلے میں جناب میں

Adam Smith کی کتاب Wealth of Nations کا حوالہ دوں گا جس کو معاشیات کے ماہرین ما بعد نے بھی درست تسلیم کیا ہے خواہ وہ John Stuart Mill ہوں یا کوئی اور ہو اس میں اس نے چار اصول (canons) بیان کئے ہیں جن کی بنا پر ٹیکس عائد کیا جا سکتا ہے پہلا اصول یہ ہے کہ عوام کی استطاعت اور طاقت ادائیگی کے مطابق ان پر ٹیکس عائد کرنا چاہیئے ۔

I am quoting from page 6 4 of the Wealth of Nations :

> "The subjects of every State ought to contribute towards the support of the Government as nearly as possible in proportion to their respective abilities, that is, in proportion to the revenue which they respectively enjoy under the protection of the State."

اس کا مطلب عام فہم الفاظ میں یہ ہے کہ ہر شہری کو اپنے ملک کی حکومت کا کام چلانے کے لئے ٹیکس ادا کرنا پڑے گا مگر ٹیکس اس کی ادائیگی کی طاقت اور مالی استطاعت کے مطابق عائد کیا جائے گا یعنی جس قدر استطاعت زیادہ ہو گی اسی نسبت سے ٹیکس زیادہ دینا ہو گا ۔

(اس مرحلہ پر ملک قادر بخش نے کچھ کہا) یہ ملک قادر بخش صاحب کے دماغ سے بہت اونچی باتیں ہیں جن کو وہ سمجھ نہیں سکتے ۔

(ایک آواز ۔ وہ اپنے ذہن میں اب بھی اپنے آپ کو وزیر تصور کر رہے ہیں (قہقہہ) ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ یہ معرفت کی باتیں ہیں (قہقہہ) ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ ۱۷۷۱ء میں Adam Smith نے یعنی آج سے دو سو سال پہلے یہ نظریۂ معاشیات پیش کرکے چار اصول وضع کئے تھے جن کو مابعد کے ماہرین معاشیات نے مثلاً جان سٹورٹ مل وغیرہ نے درست ۔ صحیح اور حق بجانب ثابت کر کے اس کی شرح و تعبیر بھی لکھی اور بتایا کہ فطرتاً انسان کو ٹیکس کی ادائیگی کا بوجھ محسوس ہوتا ہے اور اس سے تکلیف پہنچتی ہے ۔

ملک قادر بخش ۔ آپ کسی مسلمان مفکر اور ماہر معاشیات کا نام کیوں نہیں لیتے ؟

(اس مرحلہ پر ڈپٹی سپیکر مسٹر احمد میاں سومرو کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں وہ بھی بتا دوں گا ۔

یہاں دوسری کتاب میں سے اسی مسئلہ کے متعلق چند سطور بھی عرض کروں گا کتاب کا نام ہے Principal and Methods of Taxation اور اس کے مصنف ہیں G. Armitage Smith یہ بھی سمتھ ہیں وہ ایڈم سمتھ تھے ۔ اس کتاب کے صفحہ ۴۲ پر لکھا ہے ۔

"The Canons of Equality -

Adam Smith's classical canons have come to be generally accepted as the recognised rules for guidance in taxation. They were the basis of the reforms of Pitt, Peal and Gladstone and are still regarded as offering the best principles for constructing a sound scheme of taxation. Whilst they can be supplemented by sundry and other minor means these canons advance four regulative principles - equality, certainty, convenience and economy."

تو اس سلسلہ میں میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جان سٹوارٹ مل نے اس کو اس طرح پیش کیا کہ بجائے وہ کہتے کہ Equality of contribution جیسا کہ جان ایڈم سمتھ نے کہا ہے Equality of inconvenience یعنی ہر ایک کی قربانی نسبتاً ایک جیسی ہے ۔ ہر ایک شخص جو ٹیکس ادا کرتا ہے اس کی قربانی ایک جیسی ہے ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد پھر آپ کی خدمت میں ایک اور اقتباس عرض کروں گا اور یہ صفحہ ۴۸ پر ہے کہ

"Bentham, Mill and Ricardo argued on this point that a minium or subsistence income should be exempted as a man must live before he can pay taxes. They, therefore, held that net and not gross income should be the measure of power to pay

taxes ; for it is not economic that taxation should encroach upon productive power."

اس سے ظاہر ہے کہ ماہرین معاشیات اس فلسفہ کے پابند ہیں کہ قربانی جو ٹیکس کی ادائیگی میں ہر فرد کو دینی ہے وہ تقریباً مساوی ہو یعنی ایک آدمی جس کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے اگر اس سے ایک ہزار روپیہ طلب کیا جائے تو شائد اس کی قربانی اتنی بڑی نہ ہو اس کے مقابلہ میں کسی دوسرے شخص سے جس کے پاس پانچ روپے ہوں اس سے اگر پانچ پیسے وصول کئے جائیں تو شاید پانچ پیسے کی قربانی بڑی ہو ۔ اگرچہ ایک ہزار روپیہ بھی ایک لاکھ کا سواں حصہ ہے اور پانچ روپے میں سے پانچ پیسے بھی سواں حصہ ہیں مگر جہاں تک دوسرے شخص کی استطاعت کا تعلق ہے وہ قربانی زیادہ ہے ۔

جناب والا ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس شق میں جیسا کہ ابتدا میں عرض کیا ہے کوئی استثنا نہیں ہے بلکہ تمام اراضی پر ٹیکس عائد کیا جائے گا ۔ محترم ملک قادر بخش صاحب میرے محترم دوست اور بزرگ ہیں ۔ میرا ان سے ہنسی مذاق دیرینہ ہے ۔ ان کا مطالبہ ہے کہ شریعت سے اپنے دعویٰ کی تصدیق کروں اب میں کسی مسلم مفکر کا قول پیش کرتا ہوں ۔ یعنی امام ابوحنیفہ کے شاگرد رشید امام ابو یوسف کا قول پیش کرتا ہوں شاید محترم ملک قادر بخش صاحب کے لئے محبت ثابت ہو ۔

"But Abu Yusuf says that it is not allowed to impose taxes . . . . . ."

Please be attentive Malik Sahib.

". . . . . that it is not allowed to impose taxes exceeding the ability of the population."

میرے محترم دوستوں کو اگر یہ خیال ہے کہ وہ اسی اصول پر اس ٹیکس کو عائد کر رہے ہیں تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ شق نمبر ۱ میں یہ الفاظ کیوں درج ہیں ۔

"All land, to whatever purpose applied and wherever situate, is liable to the payment of land revenue to the Government, except such land as has been wholly exempted from that liability by special contract with Government, or by the provisions of any law for the time being in force and such lands as is included in village site."

ملک قادر بخش ۔ میں آپ کو سمجھاؤں گا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں صرف سمجھنے کی کوشش کروں گا میں نے یہاں صرف مغربی ملکوں کے ماہرین معاشیات کے ہی اقوال پیش نہیں کئے ہیں ۔ بلکہ Hanafi School of thought کے سب سے بڑے امام ابو یوسف کا قول جو کہ انگریزی زبان میں ترجمہ شدہ ہے بعینہ اسی مضمون پر انہی معنوں میں اس ایوان میں پیش کیا ہے اس بنا پر میں شق نمبر ۱ کی شدید مخالفت کرتا ہوں ۔ انہوں نے تمام اراضی کو جو اس صوبہ میں واقع ہے اس کو مستثنیٰ نہیں کیا ہے اس میں کوئی استثنا نہیں رکھی ہے ۔

جناب والا ۔ پیشتر اس کے کہ میں آپ کی خدمت میں زمیندار بھائیوں کے متعلق کچھ اور عرض کروں میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ایک بات جو خالصتاً دیہاتی آبادی سے متعلق نہیں ہے وہ پہلے عرض کر لوں ۔ یہ بات مختصر سی ہوگی اور دوسری بات ذرا لمبی ہوگی ۔ شہری آبادی کے متعلق میری رائے یہ ہے اور میں نے اس قسم کی ایک ترمیم بھی اس ایوان میں پیش کرنے کی غرض سے دے رکھی ہے کہ میونسپل کمیٹی کی حدود میں اس صوبہ کے طول و عرض میں مالیہ کی تشخیص نہیں ہونی چاہئے اگرچہ مثل حقیت ضرور تیار ہونی چاہئے ۔ کیونکہ اس کے نہ ہونے سے کئی ایک نئے مسائل ہم پیدا کر لیں گے لیکن ان تمام اراضیات کو جو میونسپل حدود میں شامل ہیں کو مستثنیٰ قرار دینا چاہئے خواہ کسی زمین پر مکان تعمیر ہو چکا ہو ۔ خواہ کسی زمین پر ایک لکڑی کا ٹال بنا ہو ۔ خواہ کوئی زمین زرعی اغراض کے لئے استعمال ہوتی ہو ۔ مجھے ملک اختر صاحب سے

اس مسئلہ میں اختلاف ہے ۔ ملک اختر صاحب نے اپنی تجویز میں کہا ہے کہ ماسوائے ان اراضی کے جو زرعی اغراض کے لئے استعمال ہو رہی ہیں باقی اراضی کو خواہ وہاں مکان ۔ دوکان ۔ ٹال ۔ کوٹھی یا بنگلہ ہو ان کو مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ میرا مطالبہ ہے کہ اگر کوئی شخص میونسپل حدود کے اندر کاشت کرتا ہو اس کی اراضی کو بھی مستثنیٰ قرار دیا جائے اس کے لئے میرے پاس ایک وجہ ہے کہ پہلی بات یہ کہ میرے جو محترم دوست اس قانون سے بطور زمیندار یا بطور وکیل واقف ہیں ، وہ جانتے ہیں کہ جب بھی نیا بندوبست ہوگا ، لاہور شہر کی وہ آبادی کہ جہاں پر مکان بن چکے ہیں ، وہ اس مالیہ سے از خود مستثنیٰ قرار دیئے جائیں گے اور یہ اس حکومت کا کوئی احسان نہیں ہوگا ۔ آپ یہ ملاحظہ فرمائیں کہ اس وقت شہر کی آبادی دو حصوں میں منقسم ہے اور کسی شہر میں بندوبست ہوئے پچیس سال گزر چکے ہیں ، کسی شہر میں تیس سال ہوئے کہ بندوبست ہوا تھا ۔ اور کسی شہر میں بندوبست ہوئے چالیس سال ہوئے ہیں ۔ تو اس وقت جو آبادی موجود تھی ، وہ اس وقت مالیہ سے مستثنیٰ ہے لیکن اس کے بعد جو آبادی ہوئی اور مکانات وغیرہ تعمیر کئے گئے وہ مالیہ سے مستثنیٰ نہیں ہیں ۔ کیونکہ اس کے بعد وہاں پر بندوبست نہیں ہوا اور بندوبست ہونے کے بعد ان شہروں کی مذکورہ آبادی کو مستثنیٰ کیا جائے گا کیونکہ جب کبھی بھی بندوبست کیا جاتا ہے ، تو تعمیر شدہ مکانات کے نیچے جو زمین ہوتی ہے ، ان کو مالیہ سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے ۔ اس لئے یہ مطالبہ سے پہلے ہی قانون تسلیم کرتا ہے ۔ میرا مطالبہ ہے ، کہ وہ اراضی جو میونسپل حدود میں زیر کاشت ہے یا سکنی مقاصد کے علاوہ دوسرے مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے ۔ اس سب اراضی پر مالیہ عائد نہ کیا جائے ۔ ۔ ۔ ۔

ملک قادر بخش ۔ میونسپل کمیٹی کی حدود کے اندر آپ کی کتنی زمین ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ خدا کرے کہ ایک آدھ ملی میٹر نکل آئے ۔

ملک قادر بخش ۔ اگر نہیں ہے تو میں آپ کو دے دوں گا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ مجھے کئی دوستوں نے زمین دینے کے لئے کہا ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ ابھی تک کسی نے زمین نہیں دی ۔ ۱۹۶۲ء کے انتخابات میں میری نشست دیہاتی تھی اور جب میں اس کے لئے تگ و دو کر رہا تھا ، تو میرے خلاف یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا تھا کہ چونکہ میری کوئی زمین یا جائیداد نہیں ہے ، اور میں شہری ہوں مجھے ووٹ نہ دیا جائے ۔ میرے بالمقابل ایک بڑا زمیندار انتخاب لڑ رہا تھا ۔ میں ملتان کے زمینداروں کی بات نہیں کر رہا ، البتہ وہ ہمارے ضلع کے بڑے زمیندار تھے ۔ میرے ایک دوست نے مجھے کہا کہ بس بھئی انتخاب ختم ہونے دو ، تو میرے پاس بیس پچیس ایکڑ اراضی ہے ، اس میں سے پانچ دس ایکڑ تمہارے نام کر دوں گا ، لیکن اس نے بھی آج تک نہیں کرائی ۔ مجھے ملک صاحب کی پیشکش شکریے کے ساتھ قبول ہے ۔ لیکن وہ بھی میرے نام زمین منتقل نہیں کرائیں گے ۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا ۔ بہر حال میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ میونسپل کمیٹی کی حدود کے اندر مزروعہ اور کاشتہ اراضی کو بھی اس مالیہ سے مستثنیٰ قرار دے دیا جائے ۔ کیونکہ اس صوبے میں اس وقت ایسے زمیندار بھائی ہیں کہ جن کی اراضی دیہات میں بھی ہے اور شہر میں بھی اور وہ اپنی شہری اراضی کی rental value پر بیس فیصد ادا کرتے ہیں ۔ آپ کو معلوم ہے کہ rental value اس قیمت سے کہیں زیادہ ہوتی ہے جس پر کہ وہ مالیہ تشخیص کیا جاتا ہے مختصر یہ کہ شہری اراضی کے مالک زمیندار سالانہ rental value پر دس فیصد urban immovable property tax اور دس فیصد میونسپل ٹیکس ادا کرتے ہیں ۔ صرف اس بنا پر میں یہ چاہتا ہوں کہ جو اراضیات گورنمنٹ کو بیس فیصد ٹیکس ادا کرتی ہیں ، اگر آپ نے ان پر مالیہ کا مزید بوجھ ڈال رکھا ہے ۔ یہ بوجھ ان اراضیات کے مالکان کے لئے ناقابل برداشت بوجھ ہے کہ جن کی اراضیات خوش قسمتی سے یا اس ٹیکس کی وجہ سے ، بدقسمتی سے میونسپل کمیٹی کے اندر واقع ہیں ۔

اب جناب والا ۔ میں اپنے اصل موضوع کی طرف آتا ہوں کہ اس صوبے کے زمینداروں کے لئے اس بل میں مالیہ سے کوئی بھی استثنیٰ نہیں رکھی گئی یہ کہاں تک جائز ہے ؟ اس بات کو معلوم کرنے کے لئے آپ کو پہلے یہ معلوم کرنا ہوگا کہ ہمارے ہاں ایک کسان کی کیا آمدنی ہے ۔ یعنی جس سے آپ ٹیکس وصول کرتے ہیں ، اس کی آمدنی آپ کو معلوم کرنی ہوگی یا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ جس سے ہم ٹیکس وصول کر رہے ہیں ، وہ کیا کما رہا ہے تاکہ ہمیں یہ معلوم ہو سکے کہ ہم جو ٹیکس وصول کر رہے ہیں ، وہ جائز طور پر وصول کر رہے ہیں یا ٹیکس دہندہ پر محض بار ڈال کر اسے مزید فاقہ مست بنا رہے ہیں ۔ اور میں اس غرض کے لئے "Draft Report of the Fact Finding Committee on Agriculture Tax, 1964." کے صفحہ نمبر ۵۰ کا حوالہ آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں اور یہ کوئی پرانی رپورٹ نہیں ہے بلکہ اس مضمون پر latest رپورٹ ہے ۔

جناب والا ۔ کاشتکار آبادی کی اوسط آمدنی ۱۹۶۱ء میں ایک سو چھہتر روپے سالانہ فی کس تھی یعنی آٹھ آنے فی کس یومیہ سے بھی کم ہمارے صوبے کی دیہاتی آبادی کی آمدنی تھی اور اگر آپ اس کو اس نظریے سے دیکھیں کہ ہمارے ہاں دیہاتی آبادی کی آمدنی کے لحاظ سے کس طرح تقسیم کی جا سکتی ہے تو پھر آپ کو یہ نقشہ دیکھنا پڑے گا جو کہ اسی رپورٹ کے صفحہ نمبر ۵۲ پر دیا گیا ہے ۔ اس نقشے یا گوشوارے میں یہ درج ہے کہ ہمارے ہاں دیہاتی آبادی کے دو فیصد خاندانوں کی فی کس سالانہ آمدنی یاسی روپے ہے ۔ یعنی تقریباً ساڑھے تین آنے یومیہ ہے اور پندرہ فیصد خاندانوں کی آمدنی ایک سو آٹھ روپے سالانہ ہے اور تیس فیصد دیہاتی خاندانوں کی سالانہ آمدنی ایک سو ساٹھ روپے فی کس سالانہ ہے اور انتالیس فیصد خاندانوں کی سالانہ فی کس آمدنی دو سو اٹھائیس روپے ہے ۔ یعنی ابھی آپ بارہ آنے یومیہ فی کس آمدنی تک نہیں پہنچے ہیں ، اس لئے میں اس کو چھوڑے دیتا ہوں ۔ اس حساب سے ان خاندانوں کی کل تعداد چھیاسی فیصد ہو

جاتی ہے یعنی وہ خاندان جو کہ شہروں میں نہیں بلکہ دیہات میں بستے ہیں اور جن کا اکثر و بیشتر حصہ اراضی کی کشت پر گزارہ کرتا ہے اور دیہات میں جن کے لئے اور کوئی کاروبار میسر نہیں ہے ، ان کی سالانہ آمدنی بیاسی روپے فی کس سے لیکر دو سو اٹھائیس روپے فی کس سالانہ تک ہے - یعنی تقریباً تین آنے فی کس یومیہ سے لے کر نو یا دس آنے فی کس یومیہ تک ہے -

جناب والا - اس کے علاوہ اس دیہاتی آبادی کی آمدنی کا ایک اور پہلو بھی ہے جس پر کہ آپ ٹیکس عائد کر رہے ہیں - آپ یہ غور فرمائیں کہ ان کے پاس ہے کیا کہ وہ آپ کو دیں - آپ نے ان کے لئے آمدنی کے کون سے ذرائع پیدا کئے ہیں - جو آپ ان سے اپنا حصہ طلب کر رہے ہیں لیکن غالباً یہ ادھوری تصویر ہوگی - اگر میں آپ کو صرف دیہاتی آبادی کی آمدنی تک ہی محدود رکھوں -

اس سے پیشتر کہ میں دیہاتی آبادی کی معاشی حالت کے دوسرے پہلوؤں کو پیش کروں میں ان قرضوں کا ذکر کروں گا جو ہماری دیہاتی آبادی سے متعلق ہے جس سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے اور گورنمنٹ ان لوگوں کی ایک ایک انچ زمین سے ٹیکس وصول کر رہی ہے - میں ضروری سمجھتا ہوں کہ میں آپ کی خدمت میں اس کمیٹی کی رپورٹ کا کچھ حصہ پڑھ کر سناؤں جس کے چیئرمین مسٹر نصیر سابق ممبر بورڈ آف ریونیو تھے اور جو پاکستان گورنمنٹ نے تشکیل کی تھی - اس میں ایک نقشہ دیا گیا ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جن لوگوں کے پاس ساڑھے بارہ ایکڑ زمین ان کی آمدنی اور ان کا روزمرہ کا خرچ برابر ہے لیکن ان کو ناگہانی اخراجات کے لئے قرضہ برداشت کرنا پڑتا ہے - مثلاً شادی موت و غم بیماری اور تعلیم یہ ایسے اخراجات ہیں جن کے لئے ان کو قرضہ لینا پڑتا ہے - الفاظ یہ ہیں -

"It will be noticed that farmers possessing upto 12.5 acres of land do not seem to save any-

thing. In fact they may have to borrow for day to day living and for meeting emergencies. Such small holders consitute about three-fourth of the total number of farmers in West Pakistan and have thus no capacity to bear any additional taxation."

سنٹرل گورنمنٹ کی طرف سے یہ Taxation Inquiry Committee اس لئے بنائی گئی تھی اور اس لئے قائم کی گئی تھی تاکہ زرعی sector میں دیکھیں کہ کہاں کہاں ٹیکسوں میں اضافہ کیا جا سکتا ہے ۔ یہ نہیں تھا کہ جو ٹیکس لگائے گئے ہیں ان میں کون سے جائز ہیں اور کون سے جائز نہیں ۔ ان کی terms of reference یہ تھیں ۔

Report of the Fact Finding Committee on Agricultural taxation.

اس کمیٹی نے اس امر کا جائزہ لینا تھا کہ آیا دیہاتی آبادی پر کوئی مزید ٹیکس عائد کیا جا سکتا ہے یا نہیں ۔ اس کمیٹی کی رائے میں مزید ٹیکس ان لوگوں پر عائد نہیں کیا جا سکتا تھا جن کے پاس ساڑھے بارہ ایکڑ تک اراضی تھی ۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ ان لوگوں کو ادھار لینا پڑتا تھا ۔ اور ناگہانی اخراجات کے لئے قرضہ برداشت کرنا پڑتا تھا یہ تو ان لوگوں کے متعلق تھا جن کے پاس ساڑھے بارہ ایکڑ آبپاش اراضی ہے ۔ تو پھر وہ لوگ جن کے پاس غیر آبپاش یا بارانی رقبہ ہے یا ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم رقبہ ہے ان پر اس حکومت کے پاس کیا جواز ہے کہ کوئی ٹیکس عائد کرے جب کہ ان کو روزمرہ ضروریات کے علاوہ ناگہانی اخراجات کے لئے قرضہ لینا پڑتا ہے ٹیکس تو آمدنی پر ہو سکتا ہے قرضہ پر نہیں دیا جا سکتا ۔

جناب والا ۔ زمینداروں کی آمدنی کا یہ ایک رخ ہے ۔ یعنی یہ کہ ان کی آمدنی کی حالت کیا تھی اور اس آمدنی کے ساتھ ان کے قرضہ جات کا کیا حال تھا اور کیا نوعیت تھی ۔ یہ نہیں تھا کہ آیا زمیندار خوش حال ہے یا نہیں ۔ آپ اس کے قرضوں کی مقدار سے بآسانی معلوم کر سکتے ہیں ۔

اس سلسلہ میں اسی رپورٹ کے صفحہ ۹۴ میں سے ایک اقتباس پڑھتا ہوں ۔

> "In West Pakistan 29% of the total agricultural holdings are under debt with a total indebtedness of 130 crores According to the estimate of the Board of Economic Enquiry Punjab and Socio-Economic Research Project of the Punjab University 50 to 60 percent of the total borrowing is for family expenditure. The debt per holding works out to be 222 . . . . ."

اس کے بعد میں یہ عرض کرتا ہوں ۔

> ". . . . and this shows that small and medium farmers in both East and West do not have any appreciable taxable capacity."

جناب والا ۔ اس کے تین پہلو ہیں اور میں نے ان کی مالی حالت کی ایک مختصر سی تصویر پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ بتایا ہے کہ اس صوبہ میں زمیندار کی مالی حالت کیا ہے اور عمومی طور پر اس کی آمدنی کیا ہے اور اس قلیل آمدنی پر کس قدر بار ہے ۔ زمینداروں کے قرضہ جات سوا ارب سے زائد ہیں ۔

جناب والا ۔ مجھے ملک قادر بخش صاحب کی اس بات سے کامل اتفاق ہے کہ یہ قرضہ جات under rates کئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں ۔ حقیقت میں قرضہ جات اس سے یقیناً زیادہ ہوں گے ۔ صرف تقاوی کے قرضہ جات ہی کروڑوں میں چلے جاتے ہیں ۔ کیونکہ زمیندار کی بے شمار ضروریات ہوتی ہیں کبھی اس کا بیل مر جاتا ہے تو اسے بیل خریدنا ہوتا ہے یا کنواں کھودنا ہوتا ہے اس کے پاس تو سرمایہ نہیں ہوتا ۔ جب حکومت اسے قرض نہیں دیتی تو وہ ساہوکاروں سے لے لیتا ہے ۔ جب یہاں ہندو ساہوکار ہوتے تھے تو زمینداروں کو ان سے مناسب شرائط پر قرضہ مل جاتا تھا ۔ یہ دوسری بات ہے کہ بعض اوقات قرضوں میں ہی زمیندار کے ہاتھ سے اس کی زمین نکل جاتی تھی

لیکن اب ہمارے بھائی ساھوکار زمینداروں پر کچھ زیادہ جبر اور سختی کرتے ہیں ۔

جناب والا ۔ اب ہم نے دیکھنا ہے کہ زمیندار آبادی پر ٹیکس کا بار کس قدر پڑتا ہے اس کا یہ بھی ایک پہلو ہے اور یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کلاز (۱) کے تحت کس کو مستثنیٰ کرنا ہے یعنی کس غریب کو اس سے مستثنیٰ کرنا ہے یا نہیں ۔ اس کے لئے آپ کے پاس اعداد و شمار ہونے چاھئیں ۔ معقول وجوھات ہونی چاھئیں ۔ کہ کون سا فرد یا گروہ یا گروپ اس قابل ہے کہ اسے اس ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ اس لئے لازم تھا کہ اس کی آمدنی کا ذکر کیا جائے یا اس کے قرضہ کے بوجھ کا ذکر کیا جائے ۔ پھر یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ عام طور پر ھماری دیہاتی آبادی کو اوسطاً کتنا ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اگر ٹیکسوں کو تین حصوں میں تقسیم کر لیا جائے تو اس سے ٹیکسوں کے بار کو سمجھنے میں آسانی ھوگی ۔

۱ ۔ جو ٹیکس ظاھری طور پر ادا کیا جاتا ہے وہ مالیہ ۔ سرچارج ڈویلومنٹ ٹیکس ایگریکلچرل انکم ٹیکس اور لوکل ریٹ وغیرہ وغیرہ ہیں ان کو بلا واسطہ ٹیکس کہتے ہیں اور بالواسطہ ٹیکس وہ ہیں جو زمیندار اپنے ھاتھوں سے نہیں دیتے اس لئے اسے بالواسطہ کہتے ہیں وہ ٹیکس بھی تو آخرکار زمیندار کی جیب سے نکلتے ہیں ۔ لیکن اپنی تعداد اور اپنے ذرائع و وسائل کے مطابق حصہ ہونا چاہئے ۔ شہری آبادی کی نسبت دیہاتی آبادی کے مقابلے میں ۱۵ ۔ اور ۸۵ ۔ فیصدی ہے ۔ اس لئے ۸۵ ۔ فیصدی آبادی کے لئے اپنی آبادی کے اعتبار سے مثال کے طور پر میں بالواسطہ ٹیکس کی مثال پیش کرتا ہوں ۔ چینی پر ایکسائز ڈیوٹی ہے اور کپڑے پر بھی ۔ مٹی کے تیل پر ایکسائز ڈیوٹی ہے جسے آج کل زمیندار اکثر استعمال کرتے ہیں اور دوسرے تیل مثلاً ڈیزل آئل جس کو اکثر زمیندار استعمال کرتے ہیں پر بھی ڈیوٹی عاید ہے ۔ تمام ٹیکس بلا واسطہ اگرچہ یہ کاروباری حضرات کو ادا کرنے

پڑتے ہیں ۔ کپڑے پر ایکسائز ڈیوٹی کارخانہ دار ادا کرتا ہے لیکن اسے وہ اپنی لاگت قیمت میں تصور کرتا ہے اور جب زمیندار اپنے کرتے اور تہہ بند کے لئے کپڑا خریدتا ہے تو وہ اس کے ساتھ ٹیکس بھی ادا کرتا ہے ۔ اس لحاظ سے یہ سارے کے سارے ٹیکس ایک زمیندار اپنی استطاعت کے مطابق اور اپنی ضروریات کے پیش نظر ادا کرتا ہے اور اس کو ادا کرنے پڑتے ہیں ۔ اس کا اس طرح تصور کیجئے مثال کے طور پر امپورٹ ڈیوٹی ہے اور ایکسپورٹ ڈیوٹی ہے ہم زرعی ملک ہیں ہم کپاس خام شکل میں جب باہر بھیجتے ہیں تو ایکسپورٹ ڈیوٹی عاید کرتے ہیں اور یہ ڈیوٹی کسی زمانہ میں تین سو روپے فی گانٹھ تھی آج کل مجھے صحیح نہیں معلوم کتنی ہے ۔ ۲۵ - روپے ہے یا پچاس روپے ہے ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ آج کل ۱۰ - روپے ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آج کل بہر حال اس ڈیوٹی کی شرح تھوڑی ہو گئی ہے ۔ لیکن وہ اکسپورٹر ادا نہیں کرتا وہ اسے اپنی قیمت میں گن لیتا ہے اور اس کا بار اصل میں زمیندار پر پڑتا ہے کوریا کی جب جنگ ہوئی تو تین سو روپے فی گانٹھ کے حساب سے اس پر ڈیوٹی عائد تھی بعض اوقات یہ گھٹ جاتی ہے بعض اوقات یہ بڑھ جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر باہر مانگ بڑھ جائے تو اکسپورٹ ڈیوٹی عائد کر دی جاتی ہے اور اگر باہر مانگ نہ ہو تو ایکسپورٹ ڈیوٹی کم کر دی جاتی ہے اسی لئے آجکل کم ہے کہ ہمیں بیرونی منڈیوں میں اپنا خام مال اور دوسری چیزیں بھی بھیجنا ہوتی ہیں موجودہ tariff پالیسی کے مطابق آجکل ڈیوٹی زیادہ نہیں ہو سکتی ۔ لیکن جناب والا ۔ امپورٹ ڈیوٹی کا کیا حال ہے جتنے بھی اشیائے صرف ہیں جو بلا واسطہ یا بالواسطہ دیہاتی آبادی کے صرف میں آتے ہیں وہ اس کے استعمال پر ٹیکس ادا کرتے ہیں ۔ اس کے علاوہ ایک دوسرے قسم کا بھی ٹیکس ہے جسکو میں خفیہ ٹیکس یا hidden ٹیکس کہتا ہوں اس سے میری مراد رشوت وغیرہ نہیں ہے یہ میرا مبحث نہیں ہے ۔ یہ خفیہ ٹیکس کون سا ہے ۔

خفیہ ٹیکس یہ ہے کہ مغربی پاکستان سے زمیندار سے چاول خریدا جاتا ہے اور جو قیمت زمیندار کو وصول ہوتی ہے وہ قیمت اس سے بہت کم ہوتی ہے جو کہ ہمارا ایکسپورٹر یا گورنمنٹ اگر خود ایکسپورٹ کرے باہر کے ملکوں سے حاصل کرتی ہے اس میں جو کچھ فرق آئے گا ہو سکتا ہے کہ اس کی وضاحت اس طرح کرنے کی کوشش کی جائے کہ اس میں گورنمنٹ کے سٹوریج اور handling چارجز شامل ہوتے ہیں بہر حال وہ زمیندار کی جیب سے جاتے ہیں خواہ وہ منافع ہو یا handling چارجز ہوں بہر حال اگر وہ زمیندار خود ایکسپورٹ کرے یا زمینداروں کی ایک کارپوریشن بنا کر چاول ایکسپورٹ کیا جائے تو جو اس کا منافع ہوگا اس کا موجودہ قیمت میں جو فرق ہے وہ ایک قسم کا دیہاتی آبادی پر hidden اور خفیہ ٹیکس ہے جو ان پر عائد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور ٹیکس ہے مثال کے طور پر اسی چاول کو لیجئے ایک تو یہ قیمت میں تفاوت دوسرے جو لوگ چاول ایکسپورٹ کرتے ہیں ان کو بونس ملتا ہے۔ دراصل بونس کی حد تک ہم نے اپنے روپے کی قیمت کم کر دی ہے جس حد تک ہم اس درآمد کنندہ کو بونس دیتے ہیں اور وہ بونس کے عوض یا اس کے برخلاف وہ مختلف اشیأ مثال کے طور پر ٹریکٹر درآمد کرتا ہے اور ان ٹریکٹروں کی اصل قیمت شاید ۹ - ہزار روپے کے لگ بھگ ہے لیکن مارکیٹ میں یہ تقریباً ۱۸ - ۲۰ - ہزار روپے کو ملتا ہے کیونکہ ۱۷۵ - فیصد بونس پر یہ آتے ہیں یعنی ۱۰۰ - روپے پر ۱۷۵ - روپے پہلے ہی زمیندار کے نکل گئے اور اگر ۱۰ - ہزار کے بونس کا حساب کیا جائے تو ساڑھے ۱۷ - ہزار روپے ہو گئے۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - ممکن ہے آپ کو معلوم ہو جہاں تک میرا علم ہے ٹریکٹر بونس واؤچر پر نہیں آتے ہیں۔

خواجہ محمد صفدر - شاید مجھ سے غلطی ہو گئی ہو لیکن میرا خیال یہ ہے کہ کچھ ٹریکٹر گورنمنٹ نے زمینداروں کو او - جی - ایل - پر دیئے ہیں اور کچھ بونس پر۔

I stand corrected.

اچھا ٹریکٹروں کو چھوڑیئے کسی اور چیز کو لے لیجئے جو کہ بونس کے ذریعہ خرید کر ہمارے یہاں آتی ہے اور زمیندار اس کا جسقدر حصہ استعمال کرتے ہیں اسی حد تک بونس کا بوجھ اس پر پڑتا ہے تو یہ تین قسم کے ٹیکسز زمیندار کو ادا کرنے پڑتے ہیں ۔ ایک تو میں نے عرض کیا بلا واسطہ ٹیکس دوسرا بالواسطہ ٹیکس وہ بے شمار ہیں اور تیسرے خفیہ ٹیکس ۔ تو اس آبادی پر جس پر اتنے ٹیکس ہوں بالواسطہ ٹیکس بلا واسطہ ٹیکشوں سے کہیں زیادہ ہیں ۔ بعض اداروں نے حساب لگایا ہے ۔ مگر میں ان ٹیکسوں کو پیش نہیں کرنا چاہتا کیونکہ وہ ایک اندازہ ہے ۔ حتمی حساب نہیں ہے ۔ دراصل وہ صحیح calculation نہیں ہوگا لیکن میں صرف یہ idea دینا چاہتا ہوں کہ زمیندار آبادی پر یعنی ہماری ۸۵ ۔ فیصدی آبادی پر جسکے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ ہم اس کے ایک ایک انچ سے مالیہ وصول کرنا چاہتے ہیں اس کو اس ٹیکس کے علاوہ اور بہت سے ٹیکسوں کو ادا کرنا پڑتا ہے میرا صرف یہی نکتہ تھا جسے جناب سپیکر ۔ میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تھا ۔

ملک قادر بخش ۔ بہت کمزور دلیل ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ بہت بہتر ہے اب جناب بندہ میں یہ عرض کروں گا کہ اب دیکھا جائے کہ اس ٹیکس کا کیا بار پڑتا ہے جو بلا واسطہ دیہاتی آبادی پر ڈالا گیا ہے اور جسے وہ ادا کرتی ہے کیونکہ اس کا درست حساب کیا جا سکتا ہے ۔ یہ محض اندازہ نہیں ۔ مکمل حساب پر مبنی ہے ۔ یہ Fact Finding Taxation کمیٹی کی رپورٹ میرے سامنے ہے ۔ اور اس کے صفحہ ۸۰ پر ایک گوشوارہ دیا گیا ہے جس میں تخمینہ یہ لگایا گیا ہے کہ جس شخص کے پاس دس ایکڑ یا اس سے زیادہ اراضی ہو اسے گورنمنٹ کو مختلف شکلوں میں کیا کچھ دینا پڑتا ہے ۔ ضلع لائل پور کی تشخیص کی بناء پر یہ گوشوارہ تیار کیا گیا ہے ۔ چنانچہ اس حساب سے جس شخص کے پاس دس ایکڑ زمین ہو اس کو اپنی اصلی آمدنی کا ۲۱٫۸ فیصد یعنی

تقریباً ۲۲ فیصد بلا واسطہ ٹیکس کی صورت نذر کرنا پڑتا ہے - میرے محترم بزرگ ملک قادر بخش میرے ان اعداد و شمار سے اتفاق بھی نہیں کریں گے کیونکہ ان کا یہ خیال ہے incidence of taxation ۲۲ فیصد سے زیادہ ہے - شاید انہوں نے بعد میں اپنی رائے تبدیل کر لی ہو بہر حال دو روز ہوئے جب کہ انہوں نے یہ ارشاد فرمایا تھا اور ان کی رائے یہ ہے کہ یہ taxation سبھی بلا واسطہ ٹیکس ملا جلا کر اور جو ۳۵ سے ۴۰ فیصد تک پہونچ جاتا ہے - بہر حال جب وہ تقریر فرمائیں گے تو یقیناً وہ اس مسئلہ کا تجزیہ پیش کریں گے لیکن جناب والا - چند سطور اس کتاب میں سے میں ضرور پڑھنا چاہتا ہوں جو صفحہ ۸۱ (paragraph 183) پر ہے -

> "It will be observed that even on an inc me as low as Rs.1000 the tax incidence is 21% of the total of net income which would appear to be highly unbearable. The incidence of land revenue, water rate, development cess, local rate and other cesses is proportionate in nature and, therefore, regressive in character. Even the smallest farmer has to pay these taxes which would seem to impinge on his subsistence."

آخری فقرہ قابل غور ہے -

> "Even the smallest farmer has to pay these taxes which would seem to impinge on his subsistence . . . . ."

اس کے معنی یہ ہیں کہ جس زمیندار کی ایک لاکھ روپیہ کے لگ بھگ آمدنی ہو گی یعنی اس کی سالانہ آمدنی زمینداری سے تو اسکو اپنی آمدنی کا ۲۲ فیصدی حصہ ان ٹیکسوں کی صورت میں جو بلا واسطہ طور پر اس کے اوپر عائد ہے اسے دینا پڑے گا اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسے وہ ادا کرتا ہے وہ اپنے روزمرہ کے اخراجات میں سے جو اس کے پاس ضروری رقم ہے اس رقم میں سے اسے نکال کر دینا پڑتا ہے - چنانچہ رپورٹ کے مصنفین نے یہ فقرہ تحریر کرنے کے بعد اس بات کا اقرار کیا ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے اور

جن لوگوں کے پاس subsistence holding ہے ان کو مستثنیٰ قرار دینا چاہیئے ۔ جناب والا ۔ اگرچہ میں نے وقت کافی لے لیا ہے ۔ مگر چونکہ موضوع اس قسم کا تھا جسکی وجہ سے داستان طولانی ہو گئی ۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں نے اپنی گزارشات کو اس وقت ختم کر دیا ہے ۔ میری گزارشات یہ تھیں کہ میں اس taxation policy کا پس منظر اس معزز ایوان کے سامنے پیش کروں کہ جن افراد پر یہ taxes عائد ہو رہے ہیں ان کی مالی position کیا ہے ۔ اس کے بعد پھر یہ عرض کروں کہ ان کے مطالبات کیا ہیں ۔

اس کے بعد جناب والا ۔ میں پہلی شق کے آخری حصے کی طرف آتا ہوں جو پہلی شق پر میری گزارشات کا آخری حصہ ہو گا اور وہ یہ ہے کہ محترم ملک اختر صاحب کی ترمیم سے مجھے ایک حد تک اختلاف ہے جناب والا ۔ میں ان کی ترمیم سے پورے طور پر متفق نہیں ہوں ۔ لیکن اس وقت میں خصوصیت سے کوئی specific ترمیم بھی پیش نہیں کر رہا ہوں ۔ تو جناب والا ۔ میں کیا چاہتا ہوں ۔ وہ میں اختصار سے عرض کردوں ۔ بعض ایسی چیزیں ہیں جن کو وہ از خود اس سے پہلے تسلیم کر چکے ہیں ۔ لیکن کچھ چیزیں ایسی بھی ہیں جن کو حکومت تسلیم نہیں کرتی ہے ۔ چنانچہ اس کے لئے ان حالات اور قواعد کے پیش نظر جن کے تحت میں نے اپنے معروضات پیش کئے ہیں اس ایوان کے اندر حکومت کی پارٹی سے غریب زمیندار کے لئے میں بھیک مانگتا ہوں ۔

Malik Qadir Bakhsh : Crocodile tears (*laughter*)

مسٹر حمزہ ۔ خواجہ صاحب کے آنسو مصنوعی ہیں اور ملک صاحب کے دانت مصنوعی ہیں ۔(قہقہہ)

خواجہ محمد صفدر ۔ تو جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا اب میں پہلے اس مطالبہ کا ذکر کروں گا جسے ایک شکل میں پہلے ہی ہماری حکومت تسلیم کر چکی ہے ۔ وہ مطالبات کیا ہیں وہ مطالبات ہیں کہ اگر زراعت کو کوئی

زمیندار ترقی دینا چاہے تو اس کے لئے کچھ ترغیب مہیا کی جائے - کچھ آسائش مہیا کی جائے - ایک فقرے میں میں اپنے مطلب کو ادا کئے دیتا ہوں کہ وہ ترغیب اور آرائش کیا ہے - مثال کے طور پر ایک شخص کی بارانی زمین ہے - یعنی بارش ہو تو اس زمین میں ہل جوت کے اور اگر بارش نہ ہو تو اسے ہل جوتنے کا فائدہ نہیں - لیکن اگر وہ Agricultural Development Corporation سے روپیہ قرض لے کر کسی رشتہ دار یا دوست سے کچھ رقم قرض لے کر اس بنجر زمین پر ٹیوب ویل لگاتا ہے - اس بنجر زمین کو - اس بنجر بے آب و گیاہ زمین کو پانی مہیا کرتا ہے - اور پانی اور مٹی جب اکٹھا ہوں گے تو اس سے پیداوار ضرور ہو گی - وہ اپنے عمل سے نہ صرف اپنی آمدنی میں اضافہ کرتا ہے بلکہ وہ ہمارے ملک کی دولت میں بھی اضافہ کرتا ہے - اور ہمارے لئے وہ اس چیز کو بیدار کرتا ہے جس کی بھیک مانگنے کے لئے ہم ۶- ۷ ہزار میل کا سفر اختیار کرتے ہیں - ابھی چند دن ہوئے کہ یہ افسوس ناک خبر میں نے پڑھی ہے کہ پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین چھ سات لاکھ ٹن گندم کی بھیک مانگنے کے لئے پھر امریکہ تشریف لے جا رہے ہیں - ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کی پیداوار بڑھے - ہمارا ملک ترقی کرے - یہ ہماری عزت نفس کا سوال ہے - اور ہمیں باہر سے اناج بھیک مانگنے کی ضرورت نہ پڑے -

یہ عزت نفس کی بات ہے تاکہ ہم خود دار بن جائیں - اگر ہم اپنا اناج پیدا نہیں کریں گے تو خود داری اور عزت نفس ہماری ختم ہو جائے گی - در اصل یہ ختم ہو چکی ہے لیکن وہ عود کر آئے گی - وہ واپس آ سکتی ہے- تو اس لئے ایسے زمیندار کو جو آپ کی خود داری کو واپس لانے کی کوشش کرنا چاہتا ہے جو آپ کی امداد کرتا ہے اور کوشش یہ کرتا ہے کہ آپ اتنی دور جا کر بھیک نہ مانگیں وہ آپ کی امداد کرتا ہے لیکن آپ اس کے لئے کیا کرتے ہیں - اس وقت بھی جناب سپیکر قواعد و ضوابط کی رو سے اس سال کے لئے جہاں تک مجھے یاد ہے جو شخص ٹیوب ویل لگائے اس کی اراضی سے بنجر یا بارانی شرح پر اس سے تین سال تک ٹیکس وصول کیا جائے

گا ۔ لیکن عملاً کیا ہوتا ہے ۔ اس ایوان کی اکثریت نہایت معزز زمیندار دوستوں پر مشتمل ہے لیکن میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کے بے پناہ اثر و رسوخ کے باوجود اور ان کی عقل فہم و فراست کے باوجود اگر ان کا کوئی ذاتی کام ہو تو وہ رکنا نہیں چاہئے اور وہ رکتا بھی نہیں ہے ۔ مگر شائد میرا کوئی دوست ایسا اس ایوان میں ہو جس نے اپنی بارانی زمین میں ٹیوب ویل نصب کیا ہو اس کو یہ رعایت میسر ہو گئی ہو ۔ دو تین دن کی بات ہے کہ اسی موضوع پر میں اپنے کسی دوست سے بات کر رہا تھا ۔ وہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں اور ماشا اللہ بہت بڑے افسر ہیں اور بڑے با رسوخ بھی ہیں ۔ بڑے زمیندار بھی ہیں ۔ تو میں نے پوچھا کہ بھائی اس کے متعلق بتاؤ کہ یہ کیسے کیا جائے وہ کہنے لگے کہ میں باوجود اس بات کے کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتا ہوں ۔ ایک اچھا خاصا افسر بھی ہوں کھاتا پیتا زمیندار ہوں میں نے ٹیوب ویل لگائے ہیں لیکن میں یہ رعایت حاصل کرنے میں ناکام رہا ہوں ۔ ایک بات یہ ہے کہ زمیندار کو معلوم بھی نہیں کہ کوئی ایسا ضابطہ ہے اور اگر کسی کو معلوم ہو جائے تو اس کے لئے اتنا چکر ڈال دیا جاتا ہے کہ کہیں رشوت کا چکر ہے کہیں خوشامد کا کہیں منت سماجت ہے پھر کہیں تین سال کی رعایت ملتی ہے ۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ اس قسم کی اور بہت سی چھوٹی چھوٹی رعائتیں ہیں جو قواعد کی رو سے صوبائی حکومت زمیندار بھائیوں کو دے دیتی ہے لیکن ان کے حصول کے لئے بے پناہ دقتیں اور مشکلات ہیں ۔ ایک اور کتاب ہے جو کہ زرعی کارکنان کے لئے راہ عمل بتاتی ہے اور جس کے مصنف ملک خدا بخش صاحب ہیں ۔ انہوں نے صفحہ ۱۷۴ پر نو توڑ رقبوں پر مالیہ کی رعایت کے متعلق وضاحت کی ہوئی ہے ۔ تو اس ضمن میں میں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ نہ صرف ٹیوب ویل اگر کوئی نصب کرے بارانی زمین میں تو اس کو مالیہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اور نہ صرف اگر کوئی کنواں لگائے تو وہ مستثنیٰ قرار دیا جائے بلکہ سیم تھور کی وجہ سے جس کی زمین برباد ہو چکی ہو اس کو بھی رعایت دی جائے ۔ اور وہ زمیندار اپنی محنت سے اس کو قابل کاشت بناتا

ہے تو اس کو ۸ سال کے لئے مالیہ سے معافی دی جائے ۔ تو یہ چھوٹی چھوٹی رعائتیں ہیں جو کہ میں نے یہ جانتے ہوئے کہ بعض قواعد و ضوابط میں نہیں ہیں اور بعض میں موجود ہیں میں نے یہ پسند کیا ہے کہ وہ تمام قانون میں شامل کر لی جائیں ۔ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ ترغیب کے طور پر زراعت کے پیشہ سے تعلق رکھنے والوں کو اس قسم کی رعائتیں دی جائیں تا کہ ان کی حوصلہ افزائی ہو تا کہ وہ اس صوبہ میں زیادہ سے زیادہ اناج پیدا کر سکیں اور ہماری زرعی دولت میں اضافہ ہو ۔ اور ابھی ابھی میں نے جو اعداد و شمار دئے تھے کہ ہمارے زمیندار کی اوسط آمدنی ۲۸۰ روپیہ سالانہ ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس میں اضافہ ہو ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں میں یہ عرض کروں گا کہ قواعد میں ایسی رعائتوں کو شامل کرنے سے وہ بات نہیں بنتی ۔ وہ اتنی مشتہر نہیں ہوتی جتنی کہ قانون کے ذریعے سے ہوتی ہے اس لئے جو سہولتیں قواعد کی رو سے دی جا رہی ہیں میں کہتا ہوں کہ ان کو قانون میں شامل کر لیا جاوے ۔ تا کہ ہر شخص کو یہ معلوم ہو سکے کہ وہ کون سی رعایت کس وقت اور کس صورت میں حکومت سے لے سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد ایک اور اہم مطالبہ ہے کہ زمین کی کم از کم ایک حد مقرر کر دی جائے یا مالیہ کی کوئی کم سے کم حد مقرر کر دی جائے تا کہ اس حد سے کم تک مالیہ واجب الادا نہ ہو ۔ میں جناب والا اس مطالبہ کو اس طور پر پیش کروں گا ۔ جناب والا آپ کو معلوم ہے اور اس معزز ایوان کے معزز ارکان کو بھی معلوم ہے کہ موجودہ حکمرانوں کو جس بات پر بڑا ناز ہے جس بات پر وہ رات دن اتراتے ہیں اور جس بات کو وہ اپنا شاہکار تصور کرتے ہیں وہ ان کی لینڈ ریفارمز ہیں یعنی زرعی اصلاحات میں ان کے حسن و قبح میں نہیں جانا چاہتا ۔ مارشل لا ریگیولیشن ۶۴ کے تحت ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی آب پاش اور ۲۵ ایکڑ غیر آبپاش اراضی کو subsistence holding قرار دیا گیا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ چھ علاقوں میں یہ ۱۶ ایکڑ ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ لوئر ریجنوں میں یہ ۱۶ ایکڑ ہے ۔ بارانی میں ۲۸

ایکڑ ہے ۔ سابقہ سندھ میں ۱۶ ہے اور سابقہ پنجاب اور سرحد کے آبپاش علاقوں میں ساڑھے بارہ ایکڑ ہے ۔ اسے گذارہ اراضی یا subsistence holding کا نام دیا گیا ہے اور اس پر یہ حد لگا دی گئی ہے کہ اس کا کچھ حصہ فروخت نہیں ہو سکتا اگر کوئی اس کا ایک حصہ فروخت کرنا چاہے تو وہ اسے فروخت نہیں کر سکتا ۔ اگر کوئی اسے تقسیم کرنا چاہے تو وہ تقسیم نہیں ہو سکتا ۔ یہ اگر تین بھائیوں کے پاس ہے تو ایک اس کا منیجر رہے گا اور باقی دو اس کی پیداوار کا حصہ لے سکیں گے ۔ اس لئے کہ یہ قطعہ آراضی محض گذارہ کے لئے کافی ہے ۔ یہ صرف اس مالک کی روح اور تن کے رشتے کو قائم رکھنے میں مدد دے سکتا ہے ۔ اس سے زیادہ فائدہ نہیں دے سکتا ایک انسان جس کے پاس ساڑھے بارہ ایکڑ آبپاش رقبہ ہے یا سابقہ سندھ میں ۱۶ ایکڑ ہے یا بارانی علاقہ میں ۲۵ ایکڑ ہے اس کے متعلق ہمارے حکمران پریذیڈنٹ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا یہ فتویٰ ہے کہ وہ اس خاندان کی صرف جان اور تن کو یکجا رکھ سکتا ہے ۔ اسے اس سے اپنے بچوں کی تعلیم کے اخراجات حاصل نہیں ہو سکتے اور اگر وہ بیمار پڑ جائیں تو اسے بیماری کے اخراجات بھی میسر نہیں آسکتے اور اگر اس نے کوئی شادی بیاہ کرنا ہو تو اسے لازماً قرضہ برداشت کرنا ہو گا ۔ اور اگر اس کے گھر میں کوئی ناگہانی آفت یا مصیبت نازل ہو جائے تو اسے کسی ساہوکار کا دروازہ کھٹکھٹانا ہو گا۔ کیونکہ یہ صرف subsistence holding ہے اس سے وہ اپنی روز مرہ ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا ۔ یہ ہمارے حکمران کا فتویٰ ہے اور ان کا یہ فتویٰ کسی بنیاد پر ہے محض اندازہ نہیں ہے ۔ انہوں نے اپنے ماہرین سے صلاح و مشورہ کے بعد یہ فتویٰ جاری کیا ہے ۔ اور ان کے ماہرین نے اس صوبہ کے تمام تر حالات کا جائزہ لینے کے بعد اور تمام اعداد و شمار کو زیر غور لانے کے بعد انہیں یہ مشورہ دیا ہے ۔ انہوں نے زمین کی پیداوار یا زمیندار کے اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے ۔ اور جناب والا ۔ میں نے ٹیکسیشن کے اصول آپ کے سامنے پڑھے ہیں جن سے ملک قادر بخش کی

تسلی نہیں ہوئی تھی اور انہوں نے فرمایا تھا کہ میں اسلامی فقہ سے حوالہ دوں اور اتفاق سے وہ بھی میرے پاس موجود تھا اور میں نے دے دیا (قطع کلامیاں) اس وقت میرے پاس ابو حنیفہ نہیں ہے ۔ یہ تقریر کل جاری رہے گی کل وہ بھی لے آؤں گا (قطع کلامیاں) میں نے ابتدا میں عرض کیا تھا کہ میں نے ایک طالب علم کی حیثیت سے پڑھا اور سوچا ہے اور اس کے نتائج آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں ۔ ملک صاحب نے نہ اس کو پڑھا ہے نہ اس کے متعلق سوچا ہے ۔ اس لئے وہ ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے ۔ اگر کوشش کریں تو شاید سمجھ بھی لیں میں انہیں اتنا dis-credit بھی نہیں کرنا چاہتا ۔

جناب والا ۔ میرے محترم بھائی قادر بخش نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس subsistence holding میں ٹیکس شامل ہے۔ فرض کیجئے کہ ساڑھے بارہ ایکڑ آراضی کا مالک ایک خاندان ہے جس میں پانچ افراد ہیں تو اس کی آمدنی اس قدر ہوئی کہ اس میں ٹیکس شامل ہوگا لیکن اگر اس میں پانچ افراد پر مشتمل دو خاندان شامل ہوں اور ہر ایک خاندان کی اراضی ساڑھے سات ایکڑ ہو تو پھر وہ ٹیکس کہاں لے آئیگا ۔ اب اگر پانچ ایکڑ آراضی میں ٹیکس شامل نہیں تین ایکڑ میں ٹیکس شامل نہیں ۔ ڈیڑھ ایکڑ میں شامل نہیں تو پھر اس گذارہ ہولڈنگ میں ٹیکس کیسے شامل ہوئے ۔ ہمارے ہاں ایک اوسط خاندان کے افراد پانچ یا چھ گنے جاتے ہیں فرض کیجئے ساڑھے بارہ ایکڑ آراضی سے ایک خاندان کو ایک ہزار روپے سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ اب اگر پانچ ایکڑ آراضی پر وہ پانچ افراد اسی جوش و خروش اور محنت سے کام کریں تو ان کی آمدنی نصف سے زیادہ تو نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ پانچ ایکڑ رقبہ بڑھ تو نہیں جائے گا اسی قدر رہیگا ۔ گویا ان کی آمدنی پانچ سو روپیہ ہو گی اب جن کی آمدنی پانچ سو روپیہ سالانہ ہے وہ ٹیکس کہاں سے دیں۔ میں اس بات کو قطعاً تسلیم نہیں کرتا کہ جن مشیروں نے اس رقبہ کو subsistence holding بنانے کا مشورہ دیا تھا انہوں نے اس میں ٹیکس کو شامل کیا تھا ۔ اگر شامل کیا تھا تو وہ بتائیں کہ جو ۳۳ فی صد ڈوپلپمنٹ چارج بڑھایا گیا ہے

کیا یہ بھی انہوں نے اس وقت ۱۹۵۹ء میں اس میں شامل کیا تھا۔ کیا انہوں نے یہ foresee کر لیا تھا کہ ٹیکس بڑھے گا اور اس کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے ۔ اس لئے وہ یہ بات اپنے ذہن سے نکال دیں جب subsistence کا لفظ استعمال کیا گیا ہے تو جیسا کہ میں نے اس کی تعریف کی ہے اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ اس کی آمدنی جان اور جسم کے رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے بھی بمشکل کافی ہے ۔ اس رقبہ میں سے نہ وہ اپنے بچوں کی فیس ادا کر سکتے ہیں نہ انہیں کتابیں مہیا کر سکتے ہیں نہ ان کے لئے وہ دوائی خرید سکتے ہیں میں حیران ہوں کہ ملک قادر بخش نے کیسے یہ فتویٰ دے دیا ہے کہ اس آمدنی میں ٹیکس شامل ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : Please don't be personal.

Khawaja Muhammad Safdar : I am not personal Sir. He is my friend.

یہ بڑے بڑے زمیندار جن میں ملک قادر بخش بھی شامل ہیں جن کے مربعے ملتان روڈ پر یہاں سے شروع ہوتے ہیں اور ہر دوسرے یا چوتھے میل پر ایک بورڈ آ جاتا ہے ماڈل فارم ملک قادر بخش ۔ اس قسم کے لوگ یہ تصور ہی نہیں کر سکتے کہ جس شخص کی پانچ ایکڑ آراضی ہے اور جو وکالت نہیں کرتا ۔ اور جو ۲۰-۲۵ ہزار مقدمہ کی فیس نہیں لیتا وہ کیسے بسر اوقات کرتا ہے ۔ ایسا شخص کہاں سے مالیہ ادا کرے ۔ میری دعا ہے کہ ملک صاحب کی دولت میں اور زیادہ اضافہ ہو لیکن یہ میرے دوست کا سرمایہ دارانہ ذہن بن چکا ہے ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میں یہ چاہتا ہوں ۔ میرا یہ مطالبہ ہے میرا یہ منتہائے مقصود ہے ۔ میرا اصل مقصد یہ ہے کہ ساڑھے بارہ ایکڑ یا سولہ ایکڑ یا ۲۵ ایکڑ جس حد تک کسی علاقہ میں کوئی آراضی subsistence holding قرار دی گئی ہے وہ مالیہ سے مستثنیٰ ہونی چاہیئے ۔

جناب والا ۔ میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں جو پیشتر ازیں زیر بحث نہیں آئی اور وہ یہ ہے جہاں subsistence ایریا ۱۶ ایکڑ کو قرار دیا جائے

وہاں آٹھ ایکڑ کے مالک کو لینڈ ریونیو کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اور جہاں ۱۲-۳۰ ایکڑ رقبے کو subsistence ایریا مقرر کیا جائے وہاں چھ ایکڑ اراضی کے مالک کو اس ٹیکس سے مستثنیٰ کیا جائے اور اگر ۲۵ ایکڑ رقبہ کو گزارہ کا رقبہ کہا گیا ہے وہاں ۱۲-۳۰ ایکڑ کو اس لینڈ ریونیو سے مستثنیٰ سمجھا جائے ان لوگوں پر مالیے کا بوجھ ہرگز نہ ڈالا جائے اس رقم کو پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ کے پاس وسیع وسائل و ذرائع ہیں وہ دیگر ذرائع اور وسائل تلاش کر کے اس کمی کو پورا کرے جو ان غریب کاشتکاروں کو مالئے سے مستثنیٰ قرار دے کر حکومت کو برداشت کرنا پڑے گی -

چودھری محمد ادریس - آپ بار بار ملک قادر بخش صاحب کا نام کیوں لیتے رہے ہیں -

ملک قادر بخش - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - یہ معزز ممبر ایک ایکڑ اراضی کے بھی مالک نہیں اور ہم نے ان کو اپنا وکیل بھی مقرر نہیں کیا پھر یہ کس کی وکالت کر رہے ہیں ؟

Mr. Deputy Speaker : That is not a point of order.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں اپنے علاقے کے مالکان اراضی کی نمائیندگی اور وکالت کر رہا ہوں جنہوں نے مجھے منتخب کر کے ایوان ہذا میں بھیجا ہے -

ملک قادر بخش - (چودھری محمد سرور خان کی طرف اشارہ کرکے ان کی نمائندگی تو چودھری صاحب کرتے ہیں)

خواجہ محمد صفدر - وہ الگ حلقہ نیابت سے منتخب ہو کر آئے ہیں میں الگ حلقے سے - حکومت ایک علاقے یعنی ایک ہی حلقہ نیابت سے دو دو ممبر تو نہیں چنتی پھر جناب سب سے بڑا پوائنٹ جو اس سلسلے میں عرض کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ غریب چھوٹے زمینداروں کو مستثنیٰ قرار دینے سے

گورنمنٹ کو کل ۹۰ لاکھ روپے کا خسارہ ہو گا جس کا پورا کرنا ڈیڑھ ارب کے بجٹ میں ہر گز مشکل نہیں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : Please address the Chair only not Malik Sahib.

خواجہ محمد صفدر ۔ Very sorry Sir جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ۹۰ لاکھ کی رقم جو مالیے کی شکل میں گورنمنٹ کو چھوڑنی پڑے گی اس کا فراہم کر لینا اتنے وسیع وسائل و ذرائع والی حکومت کے لئے مشکل نہیں ہو گا جس کا سالانہ بجٹ ڈیڑھ ارب تک جا پہنچتا ہے ۔ اگر جنوبی ریجن میں ۸ لاکھ کی شرح استثناء کے لئے مختص کی جائے تو غریب عوام کو فائدہ پہنچے گا اب میں قائد ایوان اور محترم خان غلام سرور خان وزیر مال کے ان اعتراضات کا جواب بھی دینا چاہتا ہوں جو کہ اس شرح کو مختص کرنے کی تجویز کے خلاف ہیں غالباً وہ یہ اعتراض کریں گے کہ اگر کوئی ایک رقبہ مالیہ سے استثنیٰ کی غرض سے مقرر کیا گیا تو لوگ اپنے بیٹوں اور اپنے رشتہ داروں میں زمین کی تقسیم شروع کر دیں گے اور مالیے سے مستثنیٰ ہو جائیں گے ۔ جناب والا ۔ میں اس اعتراض کا جواب دیتا ہوں ۔ میرا جواب یہ ہے کہ گورنمنٹ ما سوائے دو جمعبندیوں کے جو کہ چار سال میں تیار کی جاتی ہیں فرضی انتقالات اراضی بند کرے وراثت سے کوئی انتقال اراضی نہ کیا جائے یعنی جب تک ایک زمیندار کا باپ زندہ ہے وہ اپنے بیٹوں میں زمین تقسیم نہ کر سکے ۔

Malik Qadir Bakhsh : Fantastic.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ ملک صاحب نے fantastic کا لفظ استعمال کیا ہے میں ابھی اس کا جواب دینا چاہتا ہوں اور ایک سابقہ فنانشل کمشنر کی رائے آپ کے سامنے پیش کروں گا جس نے اپنے علم و تجربہ کی بنا پر یہ تجویز پیش کی تھی انہوں نے زرعی اراضی کے ۳۰-۱۲ ایکڑ کے رقبے کو تقسیم در تقسیم سے بچانے کے لئے تجویز کیا تھا کہ باپ زندہ ہوتے ہوئے اپنے بیٹوں میں تقسیم نہ کرے ۔ جناب والا ۔ جب ۱۹۵۱ میں زرعی اصلاحات

کا آغاز ہونے کی خبر تھی تو بڑے بڑے زمینداروں نے اپنی اراضیات کو اپنے اپنے لڑکوں کے درمیان تقسیم کرنا شروع کر دیا تھا ۔ جناب والا ۔ انسان کا فطری جذبہ ہے کہ وہ ٹیکس سے بچنا چاہتا ہے چنانچہ جب بڑے زمیندار اپنی جان ٹیکسوں سے بچانے کے لئے زمین لڑکوں میں تقسیم کر دیتے تھے ۔

جناب والا ۔ یہاں میں واضح کر دوں میں ان کو مطعون نہیں کرنا چاہتا انسانی فطرت یہی ہے کہ حتی‌الوسع انسان محض غریبی کی وجہ سے نہیں بلکہ فطری جذبے کے ماتحت ٹیکس سے بچنا چاہتا ہے ۔ یہ رپورٹ لینڈ ریوینیو کمیٹی ۱۹۳۸ء کی ہے اس کے چیئرمین مسٹر ڈارلنگ تھے ۔ ڈارلنگ کے نام سے میرے محترم دوست آشنا ہوں گے ۔ مسٹر ڈارلنگ پنجاب میں فنانشل کمشنر تھا اس کو ریوینیو کے مسائل پر اتھارٹی تصور کیا جاتا تھا ۔ اس نے سفارش کی ہے کہ جن ملکیتوں پر ۲۵ روپے تک مالیہ مقرر ہے ان کو ۲۵ فیصد رعائت دے دی جائے ۔ یہ اس کی رپورٹ کی سفارشات میں سے ہے ۔ اس پر یہ اعتراض عائد ہوتا ہے کہ جن لوگوں کی ملکیتوں پر ۱۰۰ روپیہ مالیہ عائید ہے وہ اپنے تین لڑکوں کا اور چوتھا اپنا حصہ رکھ کر یعنی ایک مالک اس کو چار حصوں میں کرکے ۲۵ روپے کی حد پر لا سکتا ہے یہ اعتراض ان پر بھی ہوا تھا جس کا جواب انہوں نے دیا ہے جس کو ملک قادر بخش صاحب fantastic کہتے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : Fantastic is a good word.

خواجہ محمد صفدر ۔ fantastic کے معنی ناقابل قبول اور ناقابل عمل ہے ۔ رپورٹ آف لینڈ ریوینیو کمیٹی ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۶۴ پیرا ۱۲۹ میں وہ فرماتے ہیں :-

> "There is one permanent measure of relief that we advocate in the interest of small holder whom, for this purpose, we would define as a man paying not more than Rs. 25 land revenue. It is in future settlements that whatever assessment may be

due should be reduced by 25% in respect of all land that has been cultivated or formed by the owner or his family for at least four years before settlement. This should be done only at settlement and should not be revised during the period of settlement except in succession cases. Any other course would put more power than was desirable in the hands of Patwari and probably lead to a large number of bogus entries in the revenue papers. Even at settlement the danger will be present but it should be much less with the settlement staff to control it especially if the Settlement Officer is given full discretion subject to an appeal to the Commissioner to refuse the concession in doubtful cases."

میرے خیال میں مسٹر ڈارلنگ کی رائے کے بعد میرے محترم دوست کو یہ تجویز اتنی fantastic نظر نہیں آئے گی ۔ اگر چمگادڑ کو دن میں سورج دکھائی نہ دے تو اس سورج کا قطعاً قصور نہیں ہے ۔ اس میں تو چمگادڑ کا اپنا قصور ہے ۔

میاں معراجدین ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں جناب خواجہ صاحب سے اتنا پوچھنا چاہتا ہوں ان کی چمگادڑ سے کون مراد ہے ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ میں نے صرف ایک مثال دی ہے ۔ کسی بزرگ یا دوست سے میری مراد نہیں ہے ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میرے اس آخری مطالبہ سے گورنمنٹ کو ۹۰ لاکھ روپے کا خسارہ ضرور ہوگا اور اس کا یہ اندیشہ بھی ضرور ہے کہ لوگ بوگس قسم کے انتقالات کرانے شروع کر دیں گے ۔ میں محترم ملک قادر بخش کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے آج مجھ پر ایک اور اعتراض بھی کیا ہے جب ہم اسی موضوع کے مطابق تبادلہ خیالات کر رہے ہیں ۔ ان کا وہ اعتراض بھی معقول ہے ۔ ہر چیز جو ان کی جانب سے آتی ہے وہ معقولیت سے باہر نہیں ہوتی ۔ بعض اوقات اس میں معقولیت ہوتی ہے ۔ انہوں نے اعتراض فرمایا ہے اس میں خاصا وزن ہے

کہ پانچ ایکڑ اراضی بارانی یا پانچ ایکڑ اراضی چاہی یا پانچ ایکڑ اراضی نہری یا پانچ ایکڑ اراضی مردان یا سیالکوٹ میں جو واقع ہے وہ ایک قسم کی نہیں ہو سکتی مجھے اس مشکل کا مکمل طور پر احساس ہے اور شائد اسی مشکل کے پیش نظر مسٹر ڈارلنگ نے اپنے رپورٹ میں بجائے رقبہ کے مالیہ کی رقم تجویز کی ہے - مجھے اپنی اس تجویز پر قطعاً کوئی اصرار نہیں ہے - کوئی معقول بات خواہ وہ کسی جانب سے خواہ میرے کسی دوست کی طرف سے ہو میں ہر وقت اس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں - ملک قادر بخش صاحب کی یہ معقول بات ہے کہ اس استثنیٰ کے لئے اراضی کی حد قطعاً مقرر نہیں کرنی چاہئے - مسٹر ڈارلنگ نے ۲۵ روپے مقرر کئے ہیں آپ ۳۵ یا ۴۰ روپے مقرر کر لیں - اب مالیہ کی بات ہے اس میں آبیانہ شامل نہیں ہے - آبیانہ کا بہت بڑا حصہ for service rendered وصول کیا جاتا ہے - وہ پانی کی قیمت ہوتی ہے جو زمیندار کو ادا کرنی پڑتی ہے جس میں نہروں کی دیکھ بھال - ہیڈ ورکس کی دیکھ بھال اور ان کے عملہ کی تنخواہیں شامل ہوتی ہیں - جب یہ مسئلہ زیر بحث آئے گا اس وقت اس کے متعلق بھی عرض کروں گا - موجودہ شرح آبیانہ کو بھی اس طرح بڑھا دیا گیا ہے کہ اس میں بھی ٹیکس کا خاصا حصہ شامل ہو گیا ہے - بہر حال یہ ادائیگی for service rendered ہے - یہ پانی کا معاوضہ ہے - یہ حق الخدمت ہے یہ ہر ایک کو دینا چاہئے -

جناب والا - مالیہ کی بات سے میری مراد محض مالیہ ہے - اس میں super charge یا ڈویلپمنٹ چارج شامل ہیں - اس میں آبیانہ شامل نہیں ہے - جب میں یہ عرض کروں گا ۳۰ یا ۳۵ روپے تک جو زمیندار مالیہ دے رہا ہے اس کو مستثنیٰ کر دیا جاوے تو غالباً کل رقم میرے اندازہ کے مطابق تقریباً سوا یا ڈیڑھ کروڑ روپیہ کے لگ بھگ بن جائے گی - ہمارے صوبے کے سال رواں کے مالیہ کا تخمینہ ۸ کروڑ ۹۰ لاکھ اور کچھ ہزار روپے ہے - پچھلے سال ہمارا خالص مالیہ آبیانہ کو نکال کر ۸ کروڑ اور غالباً ۲۰ لاکھ کے لگ بھگ تھا - ہمارے ماہرین مالیات کو یہ توقع ہے کہ اس دفعہ ہمیں اس مد سے کچھ

زیادہ ہی وصول ہوگا اس لئے انہوں نے اس کا تخمینہ آٹھ کروڑ ۹۰ لاکھ روپیہ رکھا ہے اور اگر اس میں سے آپ ان اراضیات میں سے پچیس فیصد چھوڑ دیں جن پر کہ پچیس یا تیس روپے مالیہ عائد ہوتا ہے ، ان کو مالیہ کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دے دیں تو اس طرح سارے صوبے کے مالیہ میں سے صرف پندرہ یا سولہ فیصد مالیہ سے آپ کو ہاتھ دھونا پڑے گا ۔ حکومت کے اتنے بڑے بجٹ میں سے سوا کروڑ یا ڈیڑھ کروڑ روپے کی ویسے ہی بچت ہو سکتی ہے یا وہ اس کمی کو مزید کسی دوسرے ٹیکس کی صورت میں حاصل کر سکتی ہے ۔ اس لئے یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس سے گھبرایا جائے ۔ اور جس کو یہ سمجھا جائے کہ اس کی وجہ سے شاید اس صوبے میں کوئی طوفان آ جائے گا یا کوئی قیامت ٹوٹ پڑے گی ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہوگی ۔ کیونکہ یہ ایک بڑی ہی معمولی بات ہے ۔ اگر آپ صرف پالچ ایکڑ یا اسکے لگ بھگ رقبہ رکھنے والے مالکان کو مالیہ کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دے دیں ، تو آپ کی اطلاع کے لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح اس صوبے کے انچاس فیصد خاندان مالیہ کی ادائیگی سے مستثنیٰ ہو جائیں گے اور ان کو فائدہ حاصل ہوگا ۔ اتنی بڑی آبادی کو اس مصیبت سے نجات دلانے کے لئے اس معزز ایوان کے اراکین یقیناً اس بات میں میرا ساتھ دیں گے کہ وہ ڈیڑھ کروڑ روپے کی رقم وصول کرنے سے انکار کر دیں گے اور اس صوبے کی انچاس فیصد آبادی کی دعائیں لیں گے ۔ یہ تو محض اس لحاظ سے بات تھی جو کہ میں اپنی طرف سے دلیل کے طور پر عرض کرنا چاہتا تھا ۔ اب اس شق کا ایک اور پہلو رہ گیا ہے اور وہ یہ کہ آخر میرے ذہن میں یہ خیال کیوں پیدا ہوا ۔ کیا یہ کوئی انقلابی خیال ہے کہ جو میرے ذہن میں تو پیدا ہوا لیکن کسی دوسرے شخص کے ذہن میں پیدا نہیں ہو سکتا تھا ۔ یا یہ کہ آیا یہ کوئی انوکھی اور نئی بات ہے جو کہ میں عرض کر رہا ہوں ۔ یا یہ کہ کوئی ایسی بات ہے کہ جو نا قابل قبول ہو ۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ میں نے ابھی

ابھی آپ کی خدمت میں چند اقتباسات پڑھے ہیں - اب میں Report of the Land Revenue Committee, 1938 میں سے ان کی summary recommendation کا حوالہ دیتا ہوں - انہوں نے مختصر طور پر اپنی جو سفارشات لکھی ہیں ، ان میں سے سفارش نمبر ۱۰ اور نمبر ۱۱ اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں - سفارش نمبر ۱۰ میں وہ کہتے ہیں -

"(10) Permanent relief to owner-cultivator.—At future settlement the assessment of an owner paying not more than Rs. 25 should be reduced by a quarter in respect of all land cultivated or farmed by himself or his family for at least four years before settlement (paragraph 129). This should be introduced experimentally in one or two districts of small holders before being made an integral part of the land revenue system (paragraph 131).

(11) (a) Temporary relief.—A reduction in land revenue should be made for five years in favour of small owners, in respect of khudkasht land, only, as follows :—

For those paying—

	Reduction.
(i) up to Rs. 10	8 annas in the rupee.
(ii) over Rs. 10 and not more than Rs. 25.	Rs. 5 irrespective of the amount of land revenue paid.

تو ۱۹۳۸ء میں مالگزاری کے قانون کے ماہرین نے یہ محسوس کیا تھا اور شدت کے ساتھ یہ محسوس کیا تھا کہ حکومت کو قطعی طور پر کوئی حق نہیں ہے کہ وہ چھوٹے زمینداروں سے مالیہ وصول کرے - آج سے تیس سال قبل آپ کو معلوم ہے کہ یہاں پر انگریزوں کی حکومت تھی اور آج خدا کے فضل سے آپ کی اپنی حکومت ہے - اس وقت کے انگریز فنانشل کمشنر نے یہ سفارش کی تھی کہ جو شخص پچیس روپے تک مالیہ ادا کرتا ہے - اسے ایک چوتھائی مالیہ معاف کر دیا جائے یعنی سوا چھ روپے اسے چھوڑ دئیے

جائیں ۔ اور اس کے علاوہ انہوں نے اس وقت ایک یہ عارضی رعایت بھی دی تھی کہ جو شخص دس روپے تک مالیہ ادا کرتا ہے اس کو پانچ روپے یعنی نصف کر دیا جائے اور جو دس روپے سے زیادہ یعنی پچیس روپے تک ادا کرتا ہے تو اس کا ایک چوتھائی حصہ معاف کر دیا جائے ۔ وہ انگریز تھے ، وہ حاکم تھے اور ہم سب ان کے محکوم تھے ۔ وہ ہمارے بھائی نہیں تھے ، انہیں ہمارے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں تھی ۔ انہیں حاکم کی حیثیت سے یہ ہمدردی ضرور تھی کہ اس ملک میں امن و امان رہے اور جس قدر سرمایہ اپنی ضروریات کے مطابق اس برصغیر سے وصول کر سکتے ہوں ۔ وہ وصول کرتے ہیں ۔ انگریز کی غرض صرف اسی قدر تھی ۔ آج سے تیس سال قبل یعنی اس زمانے میں تو سابقہ پنجاب کے چھوٹے زمینداروں کو یہ رعایت دینے کی سفارش کی جاوے اور آج جب کہ اللہ کے فضل سے آزاد ہوئے ہم کو بیس سال گزر چکے ہیں اور یہ چھوٹے کاشتکار آپ کے اور ہمارے بھائی ہیں، ہمیں اپنے بھائیوں کا خیال کرنا ہی ہو گا ۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ جو غریب نان شبینہ سے محتاج ہیں اور جسے یہ احساس ہے کہ اس کے ہاتھ میں سوکھی روٹی ہے اور وہ پیاز کے ساتھ روٹی کھاتا ہے یا مرچوں میں پانی ڈال کر اس کے ساتھ روٹی کھاتا ہے ۔ اس کی حالت پر غور کیا جائے ، کیونکہ اگر انگریزوں کے دل میں یہ خیال آیا تھا کہ اس کو ایک چوتھائی حصے کی معافی دے دی جائے ۔ تو آپ بھی آج اپنے دلوں کو ٹٹولئے کہ اس میں ان چھوٹے کاشتکاروں کے لئے کس قدر ہمدردی ہے ۔

جناب والا ۔ میں پانچ چھ منٹ اور لوں گا تا کہ یہ شق آج ختم ہو جائے ۔ اس لئے اگر آج اجلاس کا وقت ڈیڑھ بجے سے بڑھا کر ایک بجکر پینتیس منٹ کر دیا جائے ۔ تو میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہو گا تا کہ یہ موضوع ختم ہی ہو جائے ۔ یہ دوسری رپورٹ جو کہ ۶۴ء میں تیار ہوئی تھی ۔ اگر چہ اس کے ذمہ یہ فرض عائد نہیں تھا کہ وہ اس قسم کی کوئی سفارش کرے ۔ تو وہ اسکے صفحہ ۶۱ پر کہتے ہیں ۔

"152 . . . . It may not, therefore, be feasible to enhance the existing rates. In fact, it should be advisable to reduce the burden on small farmers."

Mr. Deputy Speaker : The time of the House is extended up to 1.35 p.m.

خواجہ محمد صفدر ۔ اسکے بعد اس رپورٹ کے صفحہ نمبر ۸۸ پر یہ فرمایا گیا ہے کہ ۔

"198. The surplus of income over domestic consumption is another indicator of taxable capacity. Our analyses show that farmer possessing under 12.5 acres of land in the former Punjab area where agriculture is probably the most developed do not save anything. In fact, they have to borrow for managing to live from day to day and for emergencies. Such holdings constituting 77 per cent of the total farms in West Pakistan have thus little taxable capacity but still have to pay taxes in the form of land revenue, development cess, local tax and Basic Democracies levies in addition to the indirect taxes paid by consumers in general."

تو ان کی رائے یہ ہے کہ ان چھوٹے زمینداروں کی حالت زار پر رحم فرمایا جائے اور انہیں مزید ٹیکس کے بوجھ کے نیچے نہ دبایا جائے ۔ میں انگریزوں کی رائے جس کا اظہار انہوں نے آج سے بیس سال پہلے کیا آپ کے سامنے پیش کی ہے ۔ میں نے پاکستانی ماہرین کی رائے جو انہوں نے آج سے تین سال پہلے اس موضوع پر دی ہے پیش کی ہے ۔ یہ ان لوگوں کی رائے ہے جو انگریز تھے ان کو تو رحم آ گیا شاید ہماری حکومت رحم نہ کر سکے ۔ اسکے بعد یہ دوسری رائے ہمارے اپنے بھائیوں کی ہے اور شاید وہ بھی یہ خیال کر کے ٹال دیں کہ مسٹر نصیر نے غلط اندازہ لگایا ہے وہ سوا کروڑ کہاں سے لائیں گے چھوٹے کاشتکاروں کو کیوں معاف کریں ۔

جناب والا ۔ اس ایوان کی توجہ اس solemn pledge کی طرف دلانا چاہتا ہوں وہ راسخ وعدہ جو قوم کے ساتھ اس ملک کے سب سے طاقتور انسان

اور حکمران نے ۱۹۶۵ میں اپنے الیکشن کے وقت کیا تھا جس پر پابندی کرنا حکومت کے ہر فرد کے لئے لازم ہے کیونکہ یہ ان کی جماعت میں شامل ہیں ان کے سائے تلے پل رہے ہیں ۔ ان کو روشنی سے روشنی مستعار لے کر اپنے چہروں کو روشن کئے ہوئے ہیں یہ صدر ایوب کی پیداوار ہیں ۔ صدر ایوب نے ایک solemn وعدہ کیا ہے ۔ باوجود اسکے کہ ملک قادر بخش صاحب یہ کہیں کہ فلاں رپورٹ fantastic ہے یا فلاں رپورٹ نا قابل عمل ہے فلاں بات بیہودہ ہے یا فلاں دلیل ایسی ہے ویسی ہے [illegible] بھی وہ صدر ایوب کے منشور کے پابند ہیں ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ چھوٹے زمینداروں کو ٹیکسوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ٹیکسوں کا بار ہر طبقہ کے حالات کے مطابق ڈالا جائے گا ۔ ہر طبقہ کو اس کی طاقت کے مطابق ٹیکس کے بار کے نیچے دبایا جائے گا ۔ ہم نہیں کہتے کہ امیروں سے ٹیکس وصول کریں انہیں مستثنیٰ قرار دے دیں ہم تو کہتے ہیں کہ ان کی قوت اور طاقت کے مطابق ان پر ٹیکس لگائیں ۔

میں استدعا کرتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ جس شخص میں کوئی سکت نہ ہو اس پر آپ کو ٹیکس عائد کرنے کا کوئی حق نہیں ۔ نہ ہی آپ کو کوئی قانونی اور اخلاقی حق حاصل ہے ۔ آپ کو اس لئے بھی کوئی حق نہیں کیونکہ آپ کی جماعت کے سب سے بڑے سربراہ اور حکومت کے سربراہ نے اپنے الیکشن کے موقع پر اس ملک کے بارہ کروڑ انسانوں سے ایک وعدہ کیا تھا ۔ انہوں نے انگریزی میں وعدہ کہا تھا ۔ اس کا ترجمہ "میرا منشور" میرے ہاتھ میں ہے اسکے صفحہ ۹ پر آپ ملاحظہ فرمائیں ۔ اس میں لکھا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

ملک قادر بخش ۔ نیا جال لائے پرانے شکاری ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ملک صاحب ۔ سنئے ۔ اس ملک کے سربراہ اور ملک صاحب کے راہنما نے جو وعدہ فرمایا ہے آپ اس سے نکل نہیں سکتے ۔ انہوں نے فرمایا ہے ۔

"میرا وعدہ ہے کہ

(۴) ٹیکسوں کو اس طرح عائد کرنا کہ ہر
ایک پر منصفانہ اور متوازن بار پڑے ۔"

جناب والا ۔ میں جو دو اڑھائی گھنٹہ سے تقریر کر رہا ہوں میں نے اپنی تقریر میں یہی عرض کیا ہے کہ ہر ایک پر متوازن بار پڑے ۔ اب شاید میرے دوست [redacted] کہ یہ ٹیکسوں کی بات ہے ۔ محترم وزیر مال نے فرمایا تھا کہ کیا یہ ٹیکس نہیں ہے مالیہ ہے ۔ اسلئے میں اسکو pin point کرنا چاہتا ہوں تاکہ دوسرے دوست جن کے دلوں مین اسی قسم کا شک و شبہ ہے ان پر یہ بات واضح ہو جائے ۔ اسی Heading کے تحت صدر صاحب نے فرمایا ہے ۔

"(۶) مالیہ کے نظام میں معقولیت کی خاطر ایسی
اصلاحات کرنی ہوں گی کہ چھوٹے زمینداروں کے
ساتھ انصاف کا معاملہ ہو ۔"

اب کیا فرماتے ہیں ملک قادر بخش صاحب اور مفتیان دین بیچ اس مسئلہ کے ۔ کہ واقعی صدر صاحب کا یہ وعدہ سچا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : The House is adjourned to meet tomorrow morning at 8.30 a.m.

The Assembly then adjourned (at 1.35 p.m.) till 8.30 a.m. on Wednesday, the 4th October, 1967.

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 8071)

STATEMENT SHOWING THE NAMES AND ADDRESSES OF INDIVIDUALS OR FIRMS WHO HAVE BEEN SPONSORED TO FINANCING AGENCIES FOR FOREIGN EXCHANGE LOAN FINANCING FOR THE SETTING UP TEXTILE UNITS IN WEST PAKISTAN DURING THE YEAR 1966

Serial No.	*Name and Addresses*	*Location of units*
1	M/s. Talib-ul-Maula Textile Mills Ltd., Amin Manzil, Katcha West, Hyderabad.	Hala.
2	M/s. Liaqat Textile Mills, Kohat	Kohat.
3	Mr. Kamran Khan, Mangora-Swat	Peshawar.
4	M/s. Anwar Textile Mills Ltd., 91-Mehta House, Saleh Mohammad Street, Karachi.	Thatta district
5	Malik Khizar Hayat Khan Tiwana, 47-Willington Mall, Lahore Cantt	Sargodha.
6	M/s. Noor Textile Mills Ltd., Memon Mohallah, Hyderabad	Kotri.
7	M/s. Globe Textile Mills, 140-Baitul Hamd, Bunder Road, Karachi-2	Kotri.
8	M/s. Mir Textile Mills Ltd., Luxmi Building, Bunder Road Karachi	Kotri.
9	M/s. Sunshine Cotton Mills Ltd., Daroghawala G.T. Road, Lahore	Sheikhupura
10	M/s. Madina Textile Mills Ltd..19-Kutchery Road, Karachi	Gharo

11	M/s. Ayesha Textile Mills Ltd., 97-B, Gulberg, Lahore	Sheikhupura
12	M/s. Lawrencepur Woollen & Textile Mills Ltd., Habib Square, Karachi	Campbellpur
13	M/s. Ghero Textile Mills Ltd., Habib Square, Wood Street, Karachi	Gharo.
14	M/s. Annor Textile Mills Ltd., 57-4-S.M. Sayyed Road, New Town, Karachi	Gharo.
15	M/s. Fazal Cotton Mills Ltd., Industrial Area, Mumtazabad, Multan	Muzaffargarh.
16	M/s. Ittefaq Foundary & Workshop Ltd., 90-Railway Road, Lahore	Sahiwal.
17	M/s. Arshad Tanweer & Co., Shafiq Anis Building, Pamudalal Street, Karachi	Chiniot.
18	M/s. Punjab Textile Mills, c/o 17-C/1, Gulberg, Lahore	Sheikhupura.
19	M/s. Yusuf Textile Mills Ltd., Luxmi Building, Bunder Road, Karachi	
20	M/s. Dadu Textile Mill (Public) Ltd., 29-31, Court Chambers, Opposite City Magistrate's Court, Karachi	Kotri. Kotri.
21	M/s. Usmania Textile Mills, Serai Road Karachi-2	Kotri.
22	Nawab Jam Sadiq Ali, Tando Adam	Tando Adam.
23	M/s. Muhammad Farooq Textile Mills, 46-J, Block No. 6-PECHS, Karachi	Karachi

24	Mr. A.R. Sardar Hussain, 72-C-2, Gulberg III, Lahore	Sheikhupura.
25	M/s. Sappphire Textile Mills, Luxmi Building, Bunder Road, Karachi	Kotri
26	M/s, Al.Tehmas and Co., Mohallah Gulab Khana, Peshawar	Peshawar.
27	M/s. Mahmood Textile Mills Ltd., c/o M/s. Mahmood Cotton Ginning, Pressing and Oil Mills Ltd., Tatipur, Multan	Multan District.
28	M/s. Fatehsons, 24-Income Tax Road, Sargodha	Sargodha
29	M/s, Al-Hamra Textile Mills Ltd., 4-Malik Road, Lyallpur	Sheikhupura
30	M/s. Kohat Textile Mills Ltd., I-Michene Lane, Peshawar Cantt.	Kohat/Bannu.
31	Mir Aijaz Ali Talpur, son of Mir Ghulam Ali Talpur, Tando Mohammad Khan	Kotri.
32	Mr. Wahid-uz-Zaman, 34-35, Forbes Building, Dunolly Road, Karachi	Kotri.
33	M/s. Safina Textile Mills Ltd., 14-A, Dyal Singh Mansion, The Mall, Lahore	Sheikhupura.
34	M/s. Central Cotton Mills, Habib Square Wood Street, Karachi	Thatta District.
35	M/s. Kotri Textile Mills, 142-N, PECHS, Karachi	Kotri.

36	M/s. Nagina Textile Ltd., 4th Floor Muhammadi House, Karachi	Kotri.
37	M/s. Mustafa Textile Mills, c/o Green Marble Works Ltd , Elphinston Street, Karachi	Thatta District.
38	M/s. Mukhtar Textile Mills Ltd., c/o Calcutta Cotton Ginning and Pressing Factory, Nawabshah	Gharo

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No 8368)

Statement showing the particulars of Lawyer Magistrates posted as A.D.Ms., Section 30 Magistrates and Magistrates of the First Class on 20.6.67.

S. No	Name	Date of birth.	Date of joining Government service.	Date of enrolment as Pleader.
	ADDITIONAL DISTRICT MAGISTRATES			
1.	Ch. Mumtaz Muhammad	10.11.18	15.3.54	1944
2.	Ch. Muhammad Aslam Vick	7.8.22	24.2.54	10.10.47
3.	Kh. Muhammad Amin Lone	6.6.16	5.2.54	5.6.40
4.	Khan Azmat Ullah Khan.	2.11.23	5.2.54	1.12.48
5.	Malik Lal Khan	1.4.19	6.2.54	1.11.44
6.	Sh. Ejaz Ahmed	20.11.23	3.2.54	October, 46
7.	Ch. Iqbal Ahmad Mahmood	1.8.24	4.2.54	28.9.48
8.	Khan Saadat Nawaz Khan	15.10.18	6.2.54	9.1.42
9.	Sahibzada Sh. Saeed-ul-Hamid	19.11.19	3.2.54	July, 40
10.	Mr. Muhammad Shaukat Tarar	1.1.28	4.2.54	4.10.48
11.	Mr. Ejaz Muhammad Khan	11.2.26	4.2.54	7.10.48
12.	Rana Muhammad Nawaz	25.12.20	4.2.54	September,48
13.	Mr. Muhammad Jalil Khan	26.12.23	4.2.54	12.1.48
14.	Sh. Muhammad Khalid	1.6.21	18.3.54	October, 43
	SECTION 30 MHGISTRATES			
1.	Syed Akhtar Ali Jafri	16.3.26	4.2.54	20.10.48
2.	Sardar Khalid Mahmood	25.2.25	5.2.54	18.10.48
3.	Mr. Muhammad Iqbal Minhas	25.12.21	4.2.54	27.9.48
4.	Mr. Muhammad Siddique	24.7.21	5.2.54	27.10.48
5.	Mian Faiz Karim	17.3.25	8.2.54	28.9.48

6.	.Ch. Ghulam Murtaza	19.12.22	4.2.54	22.8.45
7.	Ch. Jamshed Ahmed	10.4.21	4.2.54	6.10.44
8.	Mr. Muhammad Ayyub Khan	13.5.19	8.2.54	17.1:47
9.	Mr. Abdul Shakoor Qureshi	15.6.23	4.2.54	1.10.47
10.	Mr. Muhammad Saeed Akhtar	5.3.24	4.2.54	25.11.47
11.	Sh. Anwar Latif	28.2.27	11.2.59	27.8.51
12.	Mr. Ejaz Ahmed Cheema	25.3.25	14.2.59	31.1.51
	SECTION 30 MAGISTRATES			
13.	Mr. Muhammad Saeed Wattoo.	9.6.25	12.2.59	13.4.49
14.	Sh. Hamid Elahi	25.12.27	23.2.59	4.9.50
15.	Mr. Iqbal Nadeem	4.7.25	13.2.59	7.1.53
16.	Mr. Akhtar Joseph	21.6.30	11.2.59	17.9.53
17.	Ch. Muhammad Yousaf	12.3.28	[illegible].12.59	5.8.57
18.	Mr. Muhammad Zar Chaudhry.	6.2.2[illegible]	[illegible].12.59	17.9.51
19.	Khawaja Muhammad Yousaf	4.4.31	1.12.59	21.10.53
20.	Mr. Mohib-ur-Rehman Kiyani	15.2.24	15.5.51	July, 48
	MAGISTRATES IST CLASS			
1.	Sh. Zamir Ali	20.2.29	16.3.59	6.12.51
2.	Mr. Fateh Muhammad A.R. Memon	14.7.29	31.12.59	19.8.52
3.	Mrs. Surraya Azim	2.7 24	12.2.59	31.8.53
4.	Mr. Muhammad Khan Jonejo	15.7.26	14.2.59	6.9.50

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 8656)

ANNEXURE 'A'

Details of officials against whom departmental enquiries were instituted on the recommendation of the Anti-Corruption Establishment during the period 1-1-58 to 31-3-67.

Name of Department.	Class I	Class II	Class III	Class IV
	1958			
Agriculture.	...	...	1	...
Animal Husbandry.	—	...	—	1
Education.	...	..	3	...
Excise & Taxation.	...	...	3	...
Forest.	...	...	6	1
Industries.	...	...	5	...
Basic Democracies. & Local Government.	—	—	9	1
Judicial.	—	—	2	—
Transport.	1	—	—	—
Railway.	—	—	1	—
P. W. D. (IB & B&R)	1	1	9	1
Police.	—	1	15	—
Settlement & Rehabilitation.	—	—	6	—
Revenue.	—	—	34	—
Food.	—	—	5	—
Health.	—	—	2	—
District Estt.	—	—	2	—
Total: -	2	2	103	4

1959.

Name of Department.	Class I	Class II	Class III	Class IV
Agriculture.	—	1	3	—
Education.	—	—	1	—
Excise & Taxation.	—	1	4	—
Forest.	—	—	2	—
Industries.	—	—	1	—
Basic Democracies and Local Government.	—	1	14	—
Judicial.	2	—	4	—
Transport.	—	—	3	—
Railway.	—	—	3	—
P. W. D. (IB & B&R).	1	3	21	—
Police.	—	—	28	4
Settlement & Rehabilitation.	—	—	1	—
Revenue.	1	1	22	2
Food.	—	3	2	—
Health.	—	—	4	—
Jail.	—	1	3	—
WAPDA.	—	1	—	—
District Establishment	—	1	2	—
Total : -	4	13	118	6

1960.

Name of Department.	Class I	Class II	Class III	Class IV
Agriculture.	—	—	5	—
Animal Husbandry.	1	—	—	—
Education	—	—	2	—
Excise and Taxation.	—	—	6	—
Forest	—	—	1	2
Industries.	1	—	—	—
Basic Democracies & Local Government.	—	—	15	—
Judicial.	4	—	1	—
Transport.	—	—	1	—
Railway.	—	1	4	—
P. W. D. (IB & B&R).	3	7	17	—
Poliee.	—	1	41	3
Settlement & Rehabilitation.	—	—	3	—
Revenue.	—	7	25	3
Food.	—	—	4	—
Health.	—	—	3	—
WAPDA.	—	—	8	—
District Estt.	—	—	3	—
Co-operative Societies.	—	—	1	—
Total :-	9	16	140	8

1961.

Name of Department.	Class I	Class II	Class III	Class IV
Agriculture.	—	—	6	—
Animal Husbandry.	—	—	1	—
Education.	—	1	—	—
Excise & Taxation.	1	—	2	—
Forest.	—	—	7	2
Industries.	—	—	1	—
Basic Democracies & Local Government.	—	2	29	—
Judicial.	1	1	6	—
Railway.	—	—	9	—
P. W. D. (IB & B&R).	—	10	50	—
Police.	1	3	69	5
Settlement & Rehabilitation.	—	—	1	—
Revenue.	—	3	54	1
Food.	—	—	3	—
Health,	—	—	2	—
District Estt.	—	1	6	1
Total :-	3	21	246	9

1962.

Name of Department.	Class I	Class II	Class III	Class IV
Agriculture.	—	—	3	—
Education.	—	1	11	—
Excise & Taxation.	—	—	1	—
Forest.	—	—	6	—
Industries.	—	—	2	—
Basic Democracies and Local Govt.	—	3	33	1
Judicial.	1	—	4	1
Transport.	—	—	2	—
Railway.	—	—	9	1
P. W. D. (IB & B&R).	3	12	48	—
Police.	1	2	43	9
Settlement & Rehabilitation.	—	—	2	—
Revenue.	—	4	89	—
Food.	—	1	4	4
Health.	—	—	6	1
Jail.	—	—	—	1
WAPAD.	—	4	13	—
District Estt.	—	1	11	1
Labour Welfare.	—	—	1	—
Government Press.	—	—	1	—
Total :-	5	28	289	19

1963.

Name of Department.	Class I	Class II	Class III	Class IV
Agriculture.	—	—	10	—
Education.	—	1	8	—
Excise & Taxation.	—	—	4	—
Forest.	—	—	3	1
Industries.	—	—	1	—
Basic Democracies & Local Government.	—	—	23	1
Judicial.	1	—	5	1
Transport.	—	—	1	—
Railway.	—	—	11	1
P. W. D. (IB & B &R)	3	2	32	3
Police.	—	2	68	5
Settlement & Rehabilitation.	—	—	1	—
Revenue.	1	1	94	4
Food.	—	1	11	—
Health.	—	2	9	2
Jail.	—	1	2	—
WAPDA.	—	—	5	—
District Estt.	—	1	11	2
Games.	—	—	1	—
Co-operative. Societies.	—	—	1	—
Total :-	5	11	301	20

1964.

Name of Department.	Class I	Class II	Class III	Class IV
Agriculture.	—	3	—	—
Animal Husbandry.	—	—	1	—
Education.	—	—	4	—
Excise & Taxation.	—	—	2	—
Forest.	—	—	3	5
Industries.	—	—	4	—
Basic Democracies & Local Government.	1	1	21	2
Judicial.	5	—	4	—
Transport.	—	—	1	—
Railway.	—	2	6	—
P. W. D. (IB & B&R)	4	8	31	—
Police.	1	2	31	4
Settlement & Rehabilitation.	—	1	—	—
Revenue.	2	5	53	—
Food.	—	—	2	—
Health.	—	2	10	—
WAPDA.	—	—	1	—
District Estt.	1	1	5	—
Games.	—	—	1	—
K. D. A.	—	—	1	—
Labour Welfare.	—	—	1	—
Total :-	14	25	182	11

1965.

Name of Department.	Class I	Class II	Class III	Class IV
Agriculture.	—	1	—	—
Animal Husbandry.	—	—	1	—
Education.	—	1	8	—
Excise & Taxation.	—	—	4	—
Forest.	—	—	3	—
Industries.	1	—	1	—
Basic Democracies & Local Government.	—	—	12	—
Judicial.	2	—	2	—
Transport.	—	—	2	—
Railway.	—	—	7	—
P. W. D. (IB & B &R)	5	11	19	—
Police.	—	2	31	2
Revenue.	1	2	37	1
Food.	—	2	5	—
Health.	—	—	3	—
Jail.	—	—	1	—
WAPDA.	1	—	4	—
District Estt.	—	—	2	—
Auqaf.	—	—	1	—
Total :-	10	19	143	3

1966.

Name of Department.	Class I	Class II	Class III	Class IV
Education.	—	—	3	—
Excise & Taxation.	—	1	3	—
Forest.	—	—	3	1
Industries.	1	—	—	—
Basic Democracies & Local Government.	—	—	6	—
Judicial.	—	—	1	—
Transport.	—	—	1	—
Railway.	—	—	4	—
P. W. D. (IB & B&R)	—	3	13	—
Police.	—	4	14	—
Revenue.	—	2	19	1
Health.	2	—	3	—
WAPDA.	1	—	2	—
K. D. A.	—	—	1	—
Auqaf.	—	—	1	—
A. G. Office.	—	3	—	—
Total :-	4	13	74	2

1967.

Name of Department.	Class I	Class II	Class III	Class IV
Basic Democracies & Local Government.	—	—	1	—
Judicial.	1	—	—	—
P. W. D. (IB & B and R)	3	7	4	—
Police.	1	—	2	—
Revenue.	—	1	4	—
District Estt.	—	—	1	—
Health.	—	1	—	—
Total :-	5	9	12	—
GRAND TOTAL :-	61	157	1608	82=1908

ANNEXURE B

Details regarding officials who were acquitted of the charges in the departmental enquiries instituted against them.

Name of Department.	Class I	Class II	Class III	Class IV
	1956.			
Forest.	—	—	3	1
Industries.	—	—	5	—
Basic Democracies & Local Government.	—	—	4	—
Police.	—	1	5	—
Revenue.	—	—	6	—
Food.	—	—	3	—
Judicial.	—	—	1	—
P. W. D. (IB & B&R)	—	—	2	—
Education.	—	—	1	—
Settlement & Rehabilitation.	—	—	1	—
Total :-	—	1	31	1
	1959.			
Industries.	—	—	1	—
Local Government & Basic Democracies.	—	—	3	—
Police.	—	—	7	—
Revenue.	1	—	7	—

Name of Dapartment.	Class I	Class II	Class III	Class IV
Food.	—	—	3	—
Excise & Taxation.	—	—	3	—
Health.	—	—	1	—
Judicial.	—	—	3	—
Jail.	—	1	1	—
P. W. D. (IB & B&R)	—	—	5	—
Railway.	—	—	1	—
District Estt.	—	—	1	—
Settlement & Rehabilitation.	—	—	1	—
Total :-	1	1	37	—
	1960.			
Forest.	—	—	1	1
Basic Democracies & Local Govt.	—	—	2	—
Police.	—	1	7	—
Revenue.	—	1	6	—
Health.	—	—	1	—
P. W. D. (IB & B&R)	—	—	7	—
WAPDA.	—	—	1	—
Settlement & Rehabilitation.	—	—	1	—
Co-operative Societies	—	—	1	—
Total :-	—	2	27	2

Name of Department.	Class I	Class II	Class III	Class IV
	1961.			
Agriculture.	—	—	4	—
Basic Democracies & Local Government.	—	—	6	—
Police.	—	2	10	2
Revenue.	—	2	19	—
Food.	—	—	1	—
Excise & Taxation.	—	—	1	—
Judicial.	1	1	3	—
P.W. D. (IB & B&R)	—	—	4	—
Railway.	—	—	4	—
WAPDA.	—	—	1	—
District Estt.	—	1	1	—
Education.	—	1	—	—
Settlement & Rehabilitation.	—	—	1	—
Total :	1	7	55	2
	1962.			
Agriculture.	—	—	2	—
Forest.	—	—	2	—
Basic Democracies & Local Government.	—	1	10	—
Police.	—	—	1	—
Revenue.	—	1	22	—
Food.	—	—	1	—

Name of Department.	Class I	Class II	Class III	Class IV
Health.	—	—	1	—
Judicial.	—	—	1	—
P. W. D. (IB & B&R)	2	—	9	—
Railway.	—	—	3	—
WAPDA.	—	2	—	—
District Estt.	—	—	5	—
Education.	—	—	3	—
Total :-	2	2	66	—
	1963.			
Agriculture.	—	—	2	—
Forest.	—	—	3	—
Basic Democracies & Local Govt.	—	—	5	—
Police.	—	—	14	—
Revenue.	—	—	16	—
Food	—	—	1	—
Excise & Taxation.	—	—	1	—
Health.	—	—	2	—
Judicial.	—	—	1	—
P. W. D. IB & B&R)	—	—	4	—
Railway.	—	—	3	—
District Estt.	—	—	2	—
Education.	—	—	2	—
Sttlement & Rehabilitation.	—	—	1	—

Games.	—	—	1	—
Co-operative. Societies.	—	—	1	—
Total :	—	—	59	2
	1964.			
Forest.	—	—	—	3
Industries.	—	—	1	—
Basic Democracies & Local Government.	—	—	4	—
Police.	—	—	4	—
Revenue.	—	2	21	—
Health.	—	—	4	—
Judicial.	—	—	4	—
P. W. D. (IB & B&R)	—	—	2	—
Education.	—	—	1	—
Settlement & Rehabilitation.	—	—	1	—
Total :-	—	2	42	3
	1965.			
Police.	—	—	2	1
Revenue.	—	—	2	—
Excise & Taxation.	—	—	3	—
Judicial.	—	—	8	—
Jail.	—	—	1	—
Railway.	—	—	3	—
WAPDA.	—	—	1	—

Education.	—	—	1	—
Animal Husbandry.	—	—	1	—
Total :-	—	—	22	1
	1966.			
Basic Democracies & Local Government.	—	—	1	—
Police.	—	—	2	—
Revenue.	—	—	3	—
Excise & Taxation.	—	—	1	—
Judicial.	1	—	—	—
P. W. D. (IB & B&R)	—	—	1	—
Total :-	1	—	8	—
	1967.			
	NIL			
GRAND TOTAL :-	5	17	347	10=379

ANNEXURE 'C'

Details of departmental enquiries pending with different Departments.

Name of Department.	Over 5 years	Over 4 years	Over 3 years	Over 2 years	Over 1½ year	Over 1 year	Over 6 months	Below 6 months
Agriculture.	2	3	5	2	1	1	2	2
Education.	3	3	4	3	—	2	4	1
Excise & Taxation.	1	1	1	—	—	—	3	1
Labour Welfare.	—	—	2	—	—	—	—	—
Forest.	4	2	1	1	4	4	—	3
Health.	2	4	3	4	1	4	5	4
Industries.	—	2	1	3	1	1	—	3
Basic Democracies & Local Govt.	42	16	11	9	8	4	4	6
Judicial.	2	1	4	5	1	5	1	8
Jail.	1	1	—	1	—	—	—	—
P.W.D. (IB & B&R)	53	28	29	38	33	23	8	18
Transport.	1	1	—	2	—	1	—	—
Police.	77	40	31	25	20	14	16	9
Railway.	9	2	5	5	3	3	3	—
Revenue.	36	35	39	35	16	20	18	11
WAPDA.	6	4	5	4	—	1	4	—
Food.	4	4	10	2	—	1	—	2
Auqaf.	—	—	—	—	1	—	1	—
District Estt :	9	5	10	2	1	1	—	4
Animal Husbandry.	—	—	—	—	—	1	1	—

Settlement & Rehabilitation.	2	1	—	—	1	—	—	—
Games.	—	—	—	1	—	—	—	—
K.D.A.	—	—	—	—	1	—	—	—
Government Prese.	1	—	—	—	—	—	—	—
A.G. Office.	—	—	—	—	—	3	—	—
	255	153	161	142	92	89	71	72

Grand Total :— 1035.

APPENDIX IV

(Ref : Starred Question No. 9101)

Detail of New Machinery installed at the Sectt : Press, Lahore since Integration.

S. No.	Dated.	Description.	Value
			Rs.
1	9-1-56	Offset Machine.	3,214.15
2	13-7-56	Mono-type Suppe Caster Machine.	20195.50
3	1-10-56	Book Folding Machine.	18464.04
4	12-2-56	Monotype Key Board No. 21946 "Casting Machine No. 21656.	3,152.09
5	22-4-57	Gullitine Cutting Machine.	26,221.00
6	28-2-57	Three Reel Rotary Machine.	179,275.50
7	30-11-57	Type Casting Machine.	53,968.00
8	6-5-57	Crane of Victoria & Automatic Platen Machine.	9,491,00
9	12-12-57	Knife Grinding Machine.	54,980.00
10	13-3-58	Beco Lathe Machine, Model C. 1305.	19,481.00
11	13-3-58	Beco Sharping Machine" S.A. 460.	8,836.00
12	—do—	Beco Pilter Driling Machine Model No. P.D. 20	1,610.00
13	—do—	Beco Upright Driling Machine Model No, P.D. 50	8,280.00
14	—do—	Beco Lathe Model C.L. 200 Size II (1 OFT)	15.950.00
15	26-9-58	Original Fiedelberg Cylinder Machine, (21½" 1x28")	45,062.00
16	26-9-58	Original Hiedelberg Automatice Platen Machine 10" x15".	4,626.70
17	—do—	—do— Size, 12" x18"	16,586.70
18	26-10-58	L.M. Centurion Press.	76,000.00

19	20-6-58	Envelope Blank Cutting Machine.	14,666.70
19-A.	26-2-59.	Ink Grinding Machineman size (30x12)	15,623.35
20	11-11-61	Ink Machine, Type AEA.	21,161.25
21	12-3-62	Process Camera 20"x30"	45,583.33
22	12-3-62	Atless three Trimer Knife Machine No. 70194.	35,365.91
23	30-4-62	Albert Frenhenthal Machine (Grala).	3,350.91
24	19-2-63	Holland Signle Colom Offset Machine.	98,386.00
25	1963-64	Lino Type Line Composing Machine.	61,386.66
26	31-4-65	Bradma Electric Embossing Machine.	7,340.00
27	16-10-66	Multiplue Folding Machine.	6,995.00
28	17-2-66	Timson Rotary Machine.	261,775.00
29	27-10-65	Two Monotype Composition, Caster.	5,185.00
30	19-9-67	Solvana 230, Two Colour Offset Press.	11,535.00
31	1966	Georga Man Offset.	9,880.00

LIST OF MACHINERY IMPORTED/INSTALLED IN THE FORMS PRESS, LAHORE AFTER INTEGRATION.

Sr. No.	Name of Machinery	Size of Machines	Quantity	Cost
1	Albert President Printing Machine	27½ x 39¾	one	£ 7,698.00
2	Automatic Letter Press, Machine, (Selekta)	12⅞ x 31½"	one	£ 3,730.00
3	Monotype Standard Key Board, with complete equipment for Urdu.		one	£ 5,640.00
4	Monotype composition Coster Machine complete with Electric Moter, Compressor, and Urdu Matriers		one	
5	National Time Recorder		one	Rs. 2.550.00
6	Trimpho Proof, Press.		one	Rs. 1,150.00

DETAILS OF MACHINERY INSTALLED IN WEST PAKISTAN GOVERNMENT PRESS KARACHI.

Name of Machine	No.	Date of Installation and make.	Cost.
			Rs.
Goebel Rotary Printing Machine	1	(1956-57) U.K.	2,15.997/-
Funditor Speedy Caster.	1	1956-57 U.K.	16,813/-
Centrurian printing machine	2	1963-64 U.K.	89,493/-
Albert Export Grala Ptg. M/C	1	1963-64 W. Germ.	52,440/-
Lathe Machine (Beco) Mod. BL-115	1	1963-64 Pak :	6,117/-
Shaping machine	1	1963-64 Pak :	9,579/-
Drilling M/C (Beco) Mod. P.D. 20	1	1963-64 Pak :	3,163/-
Herold Automatic Rapid Guilotine Cutting M/C Model S-83-E.	2	1964-65 England	16,640/-
Precision Planing & Justifying Machine, Model R.P. 500	1	1964-65 France	5,480/-
Boston wire stiching machine model 7 serial no. B.S. 2457	1	1964-65 London	4,890/-
Funditor Remelting Furnace No. 5502 "Original will" Ruling M/C Double	1	1964-65 London	8,413/-
Sided sheet type D.L.M. 120, S	1	1964-65 W. Germ.	55,372/-
Atlas Three knives Trimmber model A-25/355.	1	1964-65 W. Germ.	36,826/-
Albert Export Ala High Speed Clinder Press.	1	1964-65 W. Germ.	36,259/-
Folding Machine Model T. EMPO-III, for sheet following No. 2/818, Timpson Special Rotary	1	1964-65 W. Germ.	14,381/-

Printing Machine No. 16318	1	1965-66	London	
Mono Type standard Keyboard	1	1965-66	England	33,281/-
Letter Press Selectra-S. Selectra Auto.	1	1965-66	...	49,733/-
Heavy duty block & Sheet metal wire stiching machine model. No. BB-II	3	1965-66	W. Germ.	19,755/-
Albert export Ala Crown Size printing machine	1	1967-68	W. Germ.	36,387/-

Sd/-

Superintendent

West Pakistan Govt. Press, Karachi.

LIST OF MACHINERY

1.	Remelting Furnic Complete (1961)	...	Rs. 3,430
2.	Wire Stiching Machine (1961)	...	Rs. 2,653
3.	Perforating Machine (1961)	...	Rs. 1,400
4.	Gestifax Electric Scaning Machine (1962)	...	Rs. 8,323
5.	Knife Grinding Machine	...	Rs. 4,470
6.	Heidleberg Printing Machine 3 Nos (1962)	...	Rs. 47,724
7.	Paper Cutting Machine (1967)	...	Rs. 15.222
8.	Stiching Machines (1964)	...	Rs. 2,970
9.	Martini Thread Sewing Machine	..	Rs. 12,835
10.	Lino Machine, Model 78 36 em	...	Rs. 83,000
			Rs. 89,027
			83,000
	Total :—		Rs. 1,72,027

Sd :—

Manager, West Pakistan

Government Press, Peshawar.

DETAIL OF NEW MACHINERY INSTALLED IN THE WEST PAKISTAN GOVT. PRESS BAHAWALPUR.

Sr. No	Description	Value
1	2	3
		Rs.
1.	Folding Machine	14,564
2.	Cutting Machine.	16,645
3.	—do—	17,745
4.	Offset Printing Machine	40,850
5.	—do—	40,754
6.	Warfed Cylinder Printing Machine	23,275
	Total :—	1,53,833

DETAILS OF NEW MACHINERY INSTALLED IN THE WEST PAKISTAN GOVT. PRESS KHAIRPUR.

Sr. No.	Description	Value
1.	Original Heidelburg.	32,066.00
2.	Cutting Machine	5,000.00
	Total : –	37,066.00

S. No.	Name of Machine	Value
		Rs.
1.	Cutting Machine	5,000
2.	Printing Machine	11,000
3.	Cutting Machine	4,998
	Total :—	20,988.00

E N D

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Wednesday the 4th October, 1967

چہار شنبہ ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ

The] Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝
إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ
أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝ وَإِنْ
عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ۖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ
خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ ۝ (پ ۱۴ - س ۱۶ - ع ۲۲ - آیات ۱۲۳ تا ۱۲۶)

اور پھر (اے پیغمبر) ہم نے تمہاری طرف وحی کی کہ ابراہیمؑ کے طریقے کی پیروی کرو ہر طرف سے ہٹا ہوا صرف دین حق کا ہو رہا، اور جو مشرکوں میں سے نہ تھا۔ سبت منانے کا حکم تو صرف انہی لوگوں کو دیا گیا تھا جو اس بارے میں اختلاف کرنے لگے تھے اور بلاشبہ تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا جن باتوں میں اختلاف کرتے رہے ہیں۔ (تم اپنے پروردگار کے راستے کی طرف نہایت دانشمندی اور نیک نصیحت سے دعوت دو اور ان سے بحث بھی کرو تو نہایت حسن و خوبی سے تمہارا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کہ کون شخص اس کے راستے کو گم کر گیا ہے اور وہی اس کو بھی جانتا ہے۔ کہ کون راہ راست پر ہے) اور اگر ان کی سختی کے جواب میں سختی کرو تو اتنی ہی سختی تمہارے ساتھ کی گئی ہے۔ اور اگر تم نے صبر کیا تو بلاشبہ صبر کرنے والوں کے لئے صبر ہی بہتر ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: Now the Question Hour. Mr. Zain Noorani.

CONSTRUCTION OF EARTHEN DAM ON MALIR RIVER (KARACHI)

*7968. Mr. Zain Noorani: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a scheme for the construction of an earthen dam on Malir River (Karachi) in Khadehjia area is under the consideration of the Government;

(*b*) whether it is a fact that the catchment area of Malir River is so small that the proposed dam instead of serving any useful purpose will, in years of unforeseen drought, decay even the existing cultivation arrangements as the existing wells will dry up because there will be no flow of underground water in Malir River after the construction of the said dam;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for the construction of the dam?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka): (*a*) Yes. At present only a reconnaissance report is under preparation to determine whether or not a detailed feasibility study of the proposal is justified.

(*b*) No. The dam, if found feasible, will be constructed and operated in such a manner as to protect and improve the existing and established uses of the surface and groundwater of the river downstream of the proposed dam.

(*c*) Question does not arise.

چودھری محمد نواز - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ یہ پروجیکٹ اور یہ سکیم کتنے عرصہ سے زیر تجویز ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) - اس کے متعلق تو نہیں بتایا جا سکتا کہ اسکی date کیا ہے اور کتنا عرصہ ہوا ہے - البتہ 1964 میں سنٹرل گورنمنٹ کی طرف سے اس قسم کا proposal آیا تھا کہ اسکی study کیجائے تو اسکی study کی جا رہی ہے اور جب تک اسکی feasibility determine نہ ہو جائے اس کی تکمیل کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا -

چودھری محمد نواز - جناب والا - جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ کی طرف سے ۱۹۵۹ء میں اس سکیم کو recommend کیا گیا تھا تو آج ۸ سال کا عرصہ گذر چکا ہے تو کیا وہ فرمائیں گے کہ اس میں کونسی بات مانع ہوئی کہ اسکی feasibility کو جاننے کیلئے اتنا عرصہ لگا ہے اور اسکو ابھی تک پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچایا گیا -

وزیر آبپاشی و برقیات - میں نے عرض کیا کہ ۱۹۵۹ء میں یہ idea originate کیا گیا ہے مگر اسکی survey ۱۹۵۹ء میں take up نہیں کی گئی اور یہ ۱۹۶۶ء میں شروع ہوئی ہے -

---

NULLAH BASANTAR

*7972. Dr. Sultan Ahmad Cheema : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Nullah Basantar plays havoc in villages Jassar, Tajpura, Rohi, Dhuni Dev, Dhan Waddy Mandi and Pandori in Sialkot District in rainy season and destroys standing crops there ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to take preventive measures to save these villages from the onslaught of the said Nullah; if so, details thereof; if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Appreciable damage is caused in certain flood years. While the Nullah causes damage to the lands of these villages in certain years, it benefits them immensely in most of the years by way of Sailab Irrigation; there being no other reliable means of irrigation for the area in the years of draught.

(*b*) Does not arise in the light of reply to para (b) (i).

چودھری محمد نواز - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ جس وقت ان فصلوں کو نالوں سے نقصان پہونچتا ہے تو کیا زمینداروں کو گورنمنٹ معاوضہ دیتی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) - اسکا معاوضہ کوئی نہیں دیا جاتا ہے -

چودھری انور عزیز - جناب والا supplementary کرنیسے پہلے مجھے آپ اجازت دیں کہ میں آپکی توجہ دلاؤں کہ آپ ایک طرف تو سوال دیکھیں اور دوسری طرف اسکا جواب ملاحظہ فرمائیں کہ وہ کتنا مضحکہ خیز ہے - جناب والا - یہ خود فرماتے ہیں - ہم کہتے ہیں کہ اس نے ہمیں تباہ کر دیا ہے - یہ اسکے جواب میں فرماتے ہیں کہ واقعی تمہارا نقصان ہوا ہے - ہم پوچھتے ہیں کہ آپ اسکے متعلق کیا کرینگے- یہ کہتے ہیں کہ یہ نالہ آپکے لئے آبپاشی کا کام کرتا ہے یہ تو بڑی ہی عجیب سی بات ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - میں نے یہ کہا ہے کہ واقعتاً اس سے نقصان ہوا ہے - لیکن بعض وقت flood کی وجہ سے بھی نقصان ہو جاتا ہے - یہ میں نے کہا تھا - مگر عمومی طور پر Irrigation Dept. نے facilities provide کی ہوئی ہیں -

چودھری انور عزیز - یہ آپکی اطلاع غلط ہے - میں آپ سے سوال کرتا ہوں -

Mr. Speaker Sir, it is really a pity. Sir, let me corner them by cross-examination in a few minutes.

Mr. Speaker: No cross-examination and no cornering; only supplementary questions.

چودھری انور عزیز - جناب والا - مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ کیا اس علاقے کے لوگوں نے کمشنر کے پاس، S. D. M. کے پاس یا آپکے محکمے کے پاس آجتک درخواستیں دی ہیں جن میں یہ کہا گیا ہے کہ خدا کے لئے ہمکو اس نالے کے عذاب سے بچایا جائے - کیا یہ بات آپکے علم میں ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - درخواست دی گئی ہو گی - مجھے یاد نہیں ہے - لیکن ڈیپارٹمنٹ کے record پر کوئی ایسی complaint نہیں ہے -

چودھری انور عزیز - آپ کو پتہ ہے کہ اس علاقے میں بہت زیادہ ٹیوب well اور بہت زیادہ چاہی کاشت ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات - مجھے یہ معلوم ہے کہ یہ علاقہ کافی سرسبز ہے اور well irrigated ہے ۔

چودھری انور عزیز - لوگوں نے ٹیوب ویل لگائے ہوئے ہیں وہاں کنویں بھی ہیں ان کو سیلاب کی ضرورت نہیں ہے جس سے کہ مزید آبپاشی کی جا سکے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات - آپ غصے میں نہ آئیں ۔

چودھری انور عزیز - میرا غصہ تو ویسے ہی ٹھنڈا ہے ۔ مجھے غصہ تو آتا نہیں ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات - آپ اس وقت بسنتر نالے کی بات کریں اور پورے سیالکوٹ کے ٹاپو گرافی کو under discussion نہ لائیں ۔ بسنتر نالہ جن علاقوں کو سیراب کرتا ہے ان علاقوں میں ٹیوب ویل نہیں ہیں ۔

چودھری انور عزیز - یہ علاقے تو میرے ہیں اور مخدوم صاحب بات آپ میرے علاقے کی کر رہے ہیں ۔ جن گاؤں کے نام یہاں لکھے ہوئے ہیں وہاں تو ٹیوب ویل موجود ہیں اور وہاں پر بہت زیادہ چاہی کاشت بھی ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات - ہم آپ کی زرعی خوش حالی کے نگران ہیں ۔

چودھری انور عزیز - آپ سیلاب کے ذریعہ ہماری نگرانی کر رہے ہیں ۔ آبپاشی پر آپ نے کیا اس علاقے پر صرف کیا ہے ؟

Mr. Speaker : Order please order.

خواجہ محمد صفدر - کیا وزیر انہار یہ ارشاد فرمائیں گے کہ ان کے علم میں یہ بات ہے کہ اس نالہ بسنتر نے ایک نئی channel اس سال بنائی

ہے جس کی وجہ سے ہمارے بہت سے دیہاتوں کو نقصان پہونچا ہے کیا یہ ان کے علم میں ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ ہمیں اس کے بارے میں اس کے off shoots کا علم نہیں ہے ۔ البتہ یہ ہمارے علم میں ہے کہ وہ کسی channel کے ذریعہ سیراب کرتا ہے یا براہ راست سیراب کرتا ہے ۔ بہر حال اس area میں ٹیوب ویل ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں جناب والا ۔ ٹیوب ویل کی بات نہیں کر رہا ہوں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ کوئی bifurcation اگر ہوئی ہو تو مجھے اس کا علم نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا وزیر انہار کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اس نالے نے اپنا course یا اپنا راستہ تبدیل کر لیا ہے ۔ میں ایک suggestion کروں گا کہ وزیر انہار اس channel کو روکنے کے لئے کم و بیش دو سو گز لمبا بند بنائیں ۔ کیا یہ بند بنانے کے لئے وہ تیار ہیں تاکہ بہت سے دیہات اس سالانہ غرقابی سے بچ سکیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ مجھے اس کا علم نہیں ہے کہ بستر نالہ آپ کی constituency میں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میرا ضلع سیالکوٹ ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ آپ سیالکوٹ کی problems اکثر اوقات میرے ساتھ زیر بحث بھی لاتے رہے ہیں اور میں اپنی بساط کے مطابق یہ کوشش کرتا رہا ہوں آپ کی شکایات رفع ہوں ۔ مگر آپنے اس مسئلہ خاص کے متعلق میری توجہ کبھی مبذول نہیں کرائی ۔ اور اگر آپ فرماتے تو یقیناً میں

ہمدردانہ طور پر غور کرتا ۔ اب میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس مسئلے پر غور کروں گا اور کوشش کروں گا کہ کسی حد تک لوگوں کا تحفظ ہو سکے ۔

ELECTRIFICATION OF VILLAGES CHANDERKE RAJPUTAN, KANJRUR AND BASTAN AFGHANAN IN SIALKOT DISTRICT

*7973. **Dr. Sultan Ahmad Cheema:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether there is any scheme to electrify villages Chanderke Rajputan, Kanjrur and Bastan Afghanan in Sialkot District in the current fiscal year from Jassar Village Feeder Line?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka): Yes, subject to availability of funds and materials required for electrification.

REVISION OF POLICY ABOUT IMPOSITION OF MINIMUM CONSUMPTION GUARANTEE

*7974. **Dr. Sultan Ahmad Cheema:** Will the Minister of Irrigation and Power please refer to the answer to my starred question No. 6161 placed on the Table of the House on 1st June 1967, and state whether the required date for revising the policy about imposition of Minimum Consumption Guarantee has so far been collected; if so, the time by which the policy regarding M.C.G will be revised; if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka): Yes, the date required for revising the policy about the M.C.G. has been collected. The matter is under consideration of the Government and a decision will be taken shortly.

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف یہ فرمائینگے جیسا کہ پچھلے سیشن میں انہوں نے اسکے متعلق assurance دلائی تھی تو اب اس سیشن میں اور اس گذشتہ سیشن کے درمیان میں آپنے اس معاملے میں کیا ترقی کی ہے تا کہ وہ اس معاملہ پر غور و خوض کریں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمید الدین)۔جناب عالی۔ جیسا کہ

ان کو خود بھی اعتراف ہوگا کہ یہ بہت ہی بڑا complex issue ہے اور different agencies سے ہم کو اعداد و شمار اور معلومات اکٹھی کرنی ہوتی ہیں اور opinion بھی لینی ہوتی ہے اس لئے دیر ہوئی مگر ان کی اطلاع کے لئے میں یہ عرض کرونگا کہ اس میں information of data سیکریٹریٹ کو پہنچ چکی ہے بلکہ اس معاملے ہیں memo under and it would subsequently be submitted to the Council-of-Ministers for decision. ہے issue

---

MAIN NARA VALLEY DRAIN IN SOUTHERN DADU DIVISION

*8030. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a scheme for increasing capacity of Main Nara Valley drain in Southern Dadu Division involving an expenditure Rs. 11,02,000 was approved by the Government ; if so, when the scheme was approved and the year in which the work on it was started ;

(*b*) whether it is a fact that work on the said scheme has not been completed ;

(*c*) whether it is a fact that no provision has been made for the said scheme in 1967-68 budget ;

(*d*) if answer to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, reasons for leaving the said scheme incomplete ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Yes, on 24th September 1966. The work on it was started on 1st June 1966.

(*b*) Yes.

(*c*) No.

(*d*) Due to lack of funds the scheme could not be completed.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister for Irrigation and Power kindly let me know as to why no provision was made for this scheme and why work on this scheme was withheld ?

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمید الدین) ۔ ایک سال یعنی

٦٥-٦٦ میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ اس کے اوپر خرچ ہوا - لیکن ٦٦-٦٧ء میں stringency of funds کی وجہ سے صرف نہ ہو سکا - مگر ٦٧-٦٨ء کے لئے تقریباً پانچ لاکھ روپے کی رقم اس کے لئے مختص ہے - اور اگر آپ جواب کو دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ تقریباً پانچ لاکھ روپے اس کام کے لئے جو لئے گئے تھے وہ اس سال کے لئے مختص ہیں -

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Sir, you can see that answer to part (*a*) of my question is not very much correct. The scheme was approved in September 1966 and the work was started in June 1966. How can it be possible ?

وزیر آبپاشی و برقیات - میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ اس سکیم کی اہمیت اور اس سکیم کی feasibility کے پیش نظر P.L.D. میں اگر سکیم کے approval کے chances اغلب ہوں تو legally ہم Under Rule II Sub-Rule 89 بہ امید منظوری رقم ہونے کی صورت میں اس کو خرچ کر سکتے ہیں اور چونکہ ہم کو یقین تھا feasibility کے مراحل یہ سکیم طے کر چکی تھی اس لئے اس understanding کے پیش نظر جو ایک ماہ پہلے ہمارے پاس بقیہ فنڈ تھا تو ہم نے ان funds کو lapse کرنا مناسب نہ سمجھا - چنانچہ ہم نے کام سب کر دیا تھا اور پھر تھوڑے عرصے کے بعد ہم نے اس کی منظوری دے دی تھی -

رئیس حاجی دریا خان جلبانی - یہ سکیم جو پہلے شروع کی گئی تھی اس کو نامکمل چھوڑ دینے کے اسباب اور وجوہ کیا تھے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - نہ صرف یہ سکیم بلکہ اور بھی بہت سی ایسی سکیمیں ہیں جو نامکمل چھوڑ دی گئی تھیں کیونکہ روپیہ کم تھا - پھر اس پر تو ۵ لاکھ روپے کی رقم صرف ہونا تھی -

I think that is a handsome amount to be utilised !

ڈاکٹر بیگم اشرف عباسی - منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس سال اس کے لئے پانچ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں - میں ان سے دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ آیا کام شروع ہوچکا ہے یا ابھی شروع نہیں ہوا؟

وزیر آبپاشی و برقیات - کام ابھی تک ابتدائی مراحل میں ہے -

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister for Irrigation please let me know what percentage of work has been completed and how much amount has been spent so far ?

Minister for Irrigation and Power : It is not possible to calculate the amount of the work right now.

Haji Rais Darya Khan Jalbani : What is the percentage of the amount spent so far ?

وزیر آبپاشی و برقیات - percentage determine نہیں ہو سکتی نوٹس دیدیں میں آپ کو بتا دونگا -

---

VILLAGE ELECTRIFICATION PROGRAMME

***8031. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an amount of Rs. 11,70,00,000 has been earmarked in 1967-68 budget for Village Electrification Programme in the Province ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative (*i*) the total number of villages proposed to be electrified, (*ii*) the number of villages out of those mentioned in (*i*) above to be electrified in Hyderabad and Khairpur Divisions, (*iii*) the names of villages if any which are to be electrified in Sangar District ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) 200 approximately.

(*ii*) Exact number of villages to be electrified in Hyderabad and Khairpur Divisions cannot be given.

(*iii*) Villages Chak No. II Sanghar, Chattan Vassan and Wali Muhammad Kerio in Sanghar District have been included in the programme of electrification subject to the establishment of financial justification and availability of material.

رئیس حاجی دریا خان جلبانی - کیا اس کام کے لئے ۲۰۰ گاؤں earmark کئے گئے ہیں یا ان کو محکموں پر ہی چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ کن کن کو دیں -

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) - اس میں ظاہر ہے کہ ایک اصول بنا ہوا ہے کہ پہلے اس کو ترجیح دی جائے گی جو گندم بوتا ہو کیونکہ گندم بونے والوں کو پہلے ترجیح دی جانی ضروری ہے اور پھر یہ دیکھا جانا ہے کہ زمین کے نیچے پانی کس جگہ میٹھا ہے تاکہ اس سے فوڈ پروڈکشن زیادہ ہوسکے اور وہ پانی اس کے لئے مفید ہو تو ابھی exactly pin-point نہیں کیا جا سکتا - اس چیز کا اندازہ تو ہو سکتا ہے لیکن عین صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا -

ڈاکٹر بیگم اشرف عباسی - آپ اندازاً ہی بتا دیں - (کوئی جواب نہیں دیا گیا) -

چودھری محمد ادریس - کیا جناب وزیر صاحب بتائیں گے کہ electrify کرتے وقت ریجنوں کے لحاظ سے کوٹے کا خیال رکھا جاتا ہے یا جہاں وہ چاہتے ہیں وہ electrify کر دیتے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات overall benefit ہمارے پیش نظر ہوتا ہے -

SALINITY CONTROL AND RECLAMATION PROJECT

*8032. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that Salinity

Control and Reclamation Project (Larkana Shikarpur) involving an expenditure of Rs. 2,27,85,000 was approved by Government sometime ago; if so, the details of the said Project and the amount allocated for the said Project in 1966-67 alongwith the amount that was actually spent ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : Yes, Sukkur-Guddu Drainage and Salinity Control Project No. 2 (Larkana-Shikarpur Stage I) was approved by the Executive Committee of National Economic Council in January, 1965. The Project involves 126·2 miles and branch drains, requiring 12·1 crores cubic feet of earth work.

There are 5 pumping stations with a total capacity of 480 cusecs. The revised budget allocation for the 1966-67 was Rs. 60 lacs. The up-to-date expenditure booked, so far upto 31st May 1967 for project is 101.64 lacs.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : I would like to know as to how much amount has been allocated for the year 1967-68 ?

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) - ہمارے پاس صحیح اعدادوشمار نہیں ہیں - اندازہ تو ہو سکتا ہے - ۲ کروڑ میں سے ۱۰۱ کروڑ تو پہلے ہی ہو چکے ہیں - جون ۱۹۶۸ میں اس سکیم نے تکمیل تک پہنچنا ہے - کام کافی ہو چکا ہے - کھدائی کا کام بھی ہو چکا ہے - ۸۰ فیصد structures بن چکے ہیں - pumping sets لگنے ہیں - رقم کو جون سن ۱۹۶۸ تک خرچ ہونا چاہئے لیکن عین صحیح اعدادوشمار کا ہمیں پتہ نہیں -

Unless fresh notice is given, it is not possible.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister for Irrigation please let me know how much land will be benefitted after the completion of this scheme ?

Minister for Irrigation and Power : The Member may please give a fresh notice for that.

SCHEME REGARDING SALINITY CONTROL AND RECLAMATION FOR KHAIRPUR

*8033. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a scheme regarding salinity control and

reclamation of Khairpur involving an expenditure of Rs. 15,57,46,000 was approved by the Government some time ago ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative (*i*) the year in which the implementation of the said scheme was taken in hand, (*ii*) the year by which it is expected to be completed and (*iii*) the details of the said scheme ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka). (*a*) Yes. The Project was approved in December, 1964, at a cost of Rs. 15.28 crores.

(*b*) (*i*) 1965

(*ii*) 1968

(*iii*) There are 540 tubewells in all. Out of these 163 will be used directly for irrigation and another 72 will be used for irrigation after mixing with canal water. The remaining 305 tubewells will be functioning purely as an anti-waterlogging & salinity control measure.

In addition to the tubewells, there will be 5 drain systems involving 49 miles long main drains 61 miles branch drains, 110 sub-drains, 136 disposal channels, 18 bridges, 118 culverts, 309 inlets junctions, 322 discharge boxes, 250 aqueducts and syphons and 10 under-passes and falls.

The project covers a total area of 3,55,000 acres in the districts of Khairpur. The culturable commanded area is 318,000 acres included in the commands of Khairpur Feeders East and West.

SCHEME REGARDING FLOOD DRAINAGE IN LOWER SIND AREA OF SUKKUR ZONE

***8034. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a scheme regarding Flood Drainage in lower Sind area of Sukkur Zone involving an expenditure of Rs. 12,95,000 was approved by the Government sometime ago ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the details of the

said scheme, (*ii*) the year in which the scheme was approved and the year in which the work was started and (*iii*) the progress made so far ;

(*c*) whether it is a fact that no allocation has been made in 1967-68 budget for the said scheme ; if so, the reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) No.

(*b*) (*i*) (*ii*) (*iii*) Does not arise in view of (*a*) above.

(*c*) Yes. The question of funds will arise after the approval of the scheme.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister for Irrigation kindly let me know whether this scheme ever remained under consideration of the Government ?

وزیر آبپاشی و برقیات - یقیناً زیر غور رہی ہوگی -

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister for Irrigation please let me know when this scheme will be approved and when this will be completed ?

Minister for Irrigation and Power: We shall try to complete it in the Third Five Year Plan.

ESTABLISHMENT OF ELECTRIC GENERATING UNIT AT GUDDU AND LARKANA

***8048. Mian Saifullah Khan:** Will the Minister of Irrigation and Power please refer to answer to my starred question No. 6399 given on 1st June, 1967 and state :—

(*a*) whether it is a fact that WAPDA has referred the question of use of indigenous coal for electric power generation and particularly indigenous coal from Lakra coalfield of District Dadu to their consultants ; if so, the report of the said consultants in the matter ;

(*b*) whether it is a fact that the Pakistan Mine Owners Association suggested to the General Manager Power, WAPDA, to burn indigenous coal of Lakra coalfield of District Dadu in Sheikh Manda Thermal Power Station near Quetta for trial purposes; if so, the action taken in this behalf?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmad Khan Maneka) :

(*a*) Yes. The consultants have reported that the cost of generation with the Lakra Coal will be substantially higher than that with the Gas.

(*b*) Yes. In Sheikh Mandha Power Station coal available from the mines near Quetta is presently being used. It will not be economical to bring Lakra coal all the way upto Quetta where large quantities of suitable coal are already available, within a short distance of the Power Station.

Mian Saifullah Khan : Sir, I refer to part (*b*) of my question, in which I had asked :

> (*b*) whether it is a fact that the Pakistan Mine Owners Association suggested to the General Manager Power, WAPDA, to burn indigenous coal of Lakra coalfield of District Dadu in Sheikh Manda Thermal Power Station near Quetta for trial purpose; if so, the action taken in this behalf?"

Sir, I did not ask for regular use. Instead of referring to specialists and paying lacs of rupees to them, I had suggested to bring Lakra coal to Quetta where a plant already exists. But the answer given has nothing to do with that. That is not correct.

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) - جہاں ٹرائیل کا تعلق ہو اس کا جواب Yes میں cover ہو چکا ہے اور ٹرائیل کے متعلق یہ ہے کہ وہ actually burn ہو ــ اس کی heating capacity اور اس کی volume کو دیکھا جانا ضروری ہوتا ہے ــ اس ضمن میں investigation ہو رہی ہے ــ پھر اگر یہ مناسب سمجھا گیا تو اس کا ٹرائیل بھی ہو گا۔

میاں سیف اللہ خان - کیا منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ جو لاڑکانہ سے نکلنے والا کوئلہ ہے کیا اس کی کاسٹ کا گیس کی قیمت کے مقابلہ میں تخمینہ لگایا ہے ؟

You have just said that this coal would be more expensive than gas. What is the basis of your calculation ?

وزیر آبپاشی و برقیات - یہ تو میں نہیں بتا سکتا البتہ اس کا overall result بتا سکتا ہوں کہ یہ costly رہے گا۔

IMPOUNDING OF MANGLA DAM

***8103. Mr. Hamza :** Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to refer to the answer to my starred question No. 6344 given on 1st June, 1967 and state :—

(*a*) the amount of bonus given by the WAPDA to the contractors concerned for changing the timing of impounding of Mangla Dam ;

(*b*) whether it is a fact that the changing of the time of impounding of Mangla Dam caused a loss of crores of rupees to the agriculturists and also affected the economy of the Province at large ;

(*c*) whether it is also a fact that Nandipur, Shadiwal and Rasul Hydel Power Stations had to be closed during 28 days of the impounding of the said Dam; if so, the estimate of loss caused to the WAPDA on this account ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) No bonus was paid to the Contractor nor he is entitled to any bonus under contract for change in the time of impounding of Mangla Reservoir.

(*b*) No. During impounding of Mangla Reservoir a volume of 1.1 MAF of water had to be trapped in the Reservoir for the first time irrespective of the time of impounding and therefore the loss on this account was unavoidable in any case. Delay in impounding would have delayed the completion of Mangla Dam by one year which would have had disasterous consequences for the economy of the Province.

(*c*) Nandipur Hydel Station being on Upper Chenab Canal was not affected. Shadiwal and Rasul Hydel Stations located on Upper Jhelum Canal, remained closed during the impounding operation. The estimated loss in terms of rupees is Rs. 14·8 lacs. This loss was also unavoidable irrespective of the timing of impounding.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر برقیات یہ بتا سکتے ہیں کیا وجہ ہے کہ جب آپ کے اپنے محکمہ نے ہی پہلے سے منگلا ڈیم کو impound کرنے کی تاریخ ۲۵ مارچ سے اپریل مقرر کر دی تھی ۔ اور اچانک اس تاریخ کو مارچ کی بجائے اپریل میں منتقل کر دیا تھا ۔ آپ نے یہ

فرمایا ہے کہ اگر اس وقت جیسا کہ آپ کا پروگرام تھا منگلا ڈیم میں پانی ڈالا جاتا تو اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہوتے۔۔۔۔

وزیر آبپاشی و برقیات - پہلے تو انہوں نے یہ دریافت فرمایا ہے کہ یہ تاریخ کا جو تعین تھا اس میں ترمیم کیوں ہوئی ہے۔ شاید انہوں نے بغور نہیں پڑھا اس میں تھا کہ ۱۰ فروری کی بجائے ۲۵ مارچ کے درمیان جب دریا کا ڈسچارج ۲۵ ہزار کیوسک ہوگا اس وقت closure ہو گا۔

It can rise any moment unimaginably.

تو ان دونوں تاریخوں کے درمیان جب دریائے جہلم کا ڈسچارج

If the discharge would be of the order of twenty-five thousand cusecs then the contractors would be entitled to impound it.

تو اس میں جناب والا میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں کہ یہ متفق علیہ بات ہے کہ impounding کے لئے closure تو ہونا تھا۔ دیکھنا یہ ہے کہ کس وقت یہ ممکن العمل تھا اور اس کی مقتضیات کیا ہیں۔ تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ایک یہ بات agreed تھی۔ دوسرے اس میں ایک ہماری constructional compulsion ہے جو imperative ہے وہاں جو لوہے کے چار گیٹ ہیں۔ اگر جہلم میں پانی ۲۵ ہزار کیوسک سے بڑھ جائے تو اس کی friction اتنی ہو جائیگی کہ It would not be possible to lower this down.

پھر اس کے لئے مزید ایک سال انتظار کرنا پڑے گا۔ اور اگر پانی ڈیڈ لائن سے ذرا نیچے چلا جائے تو بھی ہمیں بہت دقت ہوتی ہے۔ یہ ذرا ٹیکنیکل بات ہے۔ (قطع کلامی) آپ یہاں افسانہ سننے تو نہیں آئے۔

چودھری محمد ادریس - جناب میں نے تو ایک نان ٹیکنیکل سوال پوچھنا ہے کیا آپ جواب (سی) ملاحظہ فرمائیں گے -

(c) Nandipur Hydel Station being on Upper Chenab Canal was not affected.

اس سے جو کچھ میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ اپر چناب نہر بند نہیں ہوئی تھی اس لئے نندی پور کا پاور ہاؤس متاثر نہیں ہوا تھا - کیا یہ ٹھیک ہے ؟

Minister for Irrigation and Power : Yes Upper Chenab.

Chaudhri Muhammad Idrees : Meaning thereby that the Upper Chenab Canal was not closed.

کیا جناب اس کتاب کے صفحہ ۱۴ کو ملاحظہ فرمائیں گے یہ ایک نان ٹیکنیکل سوال ہے - کہ دونوں نہریں کس عرصہ میں بند ہوئی ہیں - اس کا جواب ہے کہ اپر چناب اور لوئر چناب - I am sorry اپر جہلم اور لوئر جہلم ۲۸ دن بند رہی ہیں -

(a) the date on which the impounding of Mangla Lake began and the date on which it was completed :

(b) the period for which both the canals emanating from Jhelum River remained closed due to the impounding of the said Lake ;

اس میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ جہلم کی دونوں نہریں ۲۸ دن بند رہی ہیں - یہاں اس سوال کے جواب سے ثابت ہوتا ہے کہ اپر چناب بند نہیں ہوئی - اس لئے نندی پور کا پاور ہاؤس متاثر نہیں ہوا تھا -

Mr. Speaker : This is Upper Chenab and that is Upper Jhelum.

مسٹر حمزہ - جناب وزیر برقیات نے یہ فرمایا ہے کہ یہ تعمیراتی مجبوری تھی جس کی بنا پر انہیں مارچ اپریل ۱۹۶۶ء کی بجائے فروری ۱۹۶۷ء میں منگلا ڈیم کو پانی سے بھرنا پڑا - کیا میں ان سے یہ دریافت کرنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ یہ تعمیراتی مجبوری ان پر فوری طور فروری میں کیوں نازل ہو گئی تھی - اور کیا انہیں علم ہے کہ دریا کو فروری میں بند کرنے سے محض یہی نہیں کہ بجلی کے جنریٹر بہت عرصہ تک بند رہے اور اس سے محکمہ کو لاکھوں روپے کا

نقصان ہوا بلکہ سرگودھا ۔ گجرات اور لائل پور میں لاکھوں ایکڑ زمین کو بروقت پانی نہ ملنے کی وجہ سے لاکھوں من غلہ کم پیدا ہوا ۔ کیا اس کی ذمہ داری ان کے محکمہ پر نہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ میں یہی عرض کر رہا تھا کہ جب ۲۵ ہزار کیوسک ڈسچارج ہو جائے تو گیٹوں کو لوئر کر سکتے ہیں ورنہ فرکشن اتنی ہو جاتی ہے کہ انہیں لوئر نہیں کیا جا سکتا ۔ حمزہ صاحب یقین کریں گے کہ جب ابتدا میں بارشیں شروع ہوئیں تو انہی دنوں جہلم میں پانی کا early rise شروع ہو گیا ۔ پھر اس میں ایک احتمال یہ بھی ہوتا ہے کہ پانی اترنے میں دیر کر دے ۔ کیونکہ دریائے جہلم کا ریکارڈ ظاہر کرتا ہے کہ ایسا بھی ہوتا ہے ۔ جب دریا قبل از وقت rise کر گیا تو خیال تھا کہ اب یہ شاید جلد subside نہیں ہوگا بلکہ continue کریگا تو ہم نے جلد از جلد منگلا ڈیم کو impound کر لیا اور یہ بھی دھیان رکھا کہ اگر چاروں طرف سے پانی آکر ۲۴ ہزار کیوسک سے زیادہ بھر گیا تو gates lower کرنے پڑ جائینگے جس سے بھاری نقصان برداشت کرنا پڑے گا ۔ اسکے بعد قدرت کا کرشمہ دیکھیئے کہ بارش پھر نہ ہوئی ۔ بلکہ بارشیں بند ہو گئیں اور کچھ نقصان ضرور پہنچ گیا ۔

مسٹر حمزہ ۔ اتفاق سے بارش پہلے ہو گئی اور ۲۵ ہزار کیوسک پانی بھر گیا جس کو جھیل میں ڈال دیا گیا ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ تا کہ پانی کہیں subside نہ کر جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے اور مجھے واپڈا کے ایک بڑے افسر نے جو کہ S.E. کے عہدے پر متمکن تھے بتایا تھا کہ مقررہ وقت سے قبل impound کرنے کا پروگرام غلط اور نقصان دہ ہوگا مگر واپڈا نے یہ غلط اور قبل از وقت قدم اٹھا کر قوم کو نقصان عظیم پہنچایا ۔ جناب وزیر برقیات صاحب آپکو واپڈا والے غلط

اطلاعات دے کر اور بے بنیاد باتیں بتا کر آپ کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں ۔ میں پورے وثوق اور یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میری اطلاع درست و صحیح ہے اس قبل از وقت impounding سے جو کروڑوں روپوں کا نقصان کاشتکاروں کو پہنچا ہے اسکی ذمہ داری واپڈا کے فرض شناس افسران اور خود آپ پر عائد ہوتی ہے ۔ یہ آپکی مشترکہ ذمہ داری ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ ہم نے سمجھا تھا کہ پہلے پانی جمع کر لیں تا کہ گیٹس کو لوئر نہ کرنا پڑے اور ہمارے ایسا کرنے سے نقصان بھی کم ہوا ہے ورنہ زیادہ نقصان کا خطرہ تھا ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ میں آپکی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنے جواب میں یہ کہا ہے کہ

He is entitled to any bonus under contract . . . . . .

وہ کونسی contract clause تھی جسکے پیش نظر contractor کو بونس ملنا تھا ؟

Minister for Irrigation and Power : No bonus paid nor he is entitled to any bonus under contract for change.

SENDING WAPDA OFFICERS ABROAD

***8109. Mr. Hamza :** Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the names of Officers sent abroad by WAPDA on training from 1960 onwards, alongwith the duration of the training of each Officer ;

(*b*) whether it is a fact that some Officers were sent for training abroad more than once during the said period ; if so, their names and reasons for sending them ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Statement showing the names of Officers who were sent abroad for training as well as for specialised works with the Consulting Engineering Firms is placed on the Table. *

(*b*) No.

---

* *Please see Appendix I at the end.*

مسٹر حمزہ - جناب والا - اس فہرست میں ان افسران کا ذکر نہیں کیا گیا - جو ۱۹۶۰ء کے بعد غیر ممالک میں ٹریننگ کے لئے بھیجے گئے تھے - مسٹر ارشد جو پاور ونگ میں (نمبر ۲۸ پر) کام کرتے ہیں اُن کو دوبارہ غیر ممالک کی سیر کے لئے بھیجا گیا مگر میں آپ کے جواب کے حوالہ سے جس میں کہا گیا ہے کہ غیر ملکی Consultants ہمارے بعض افسران کو غیر ممالک کی سیر یا ٹریننگ کے لئے بھیج دیتے ہیں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ آپ کی اجازت کے بغیر ایسا کرتے ہیں ؟ اس طرح تو ایک لحاظ سے پاکستانی افسروں کو رشوت کے طور پر بیرونی ممالک کی سیر کرائی جاتی ہے اور گورنمنٹ کو علم تک نہیں ہوتا یا اس سے اس کی اجازت نہیں لی جاتی -

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) - جناب والا - مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جو جواب میں نے دیا ہے اس کی روشنی میں یہ مفہوم جو معزز رکن نے میرے جواب کو پہنایا ہے کس طرح پیدا ہوتا ہے ؟

مسٹر حمزہ - روشنی تو واپڈا کے توسل سے fail ہو چکی ہے آپ کو کس طرح روشنی نظر آئے ؟ (قہقہہ)

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب والا - ہمارے بعض Consultant انجنیئر برطانیہ سے اور بعض امریکہ سے آئے ہوئے ہیں اور لا محالہ بعض ان میں لنڈن کے بھی ہیں لہذا اگر وہ ہمارے کسی پاکستانی انجنیئر کو کسی duty یا training کے سلسلے میں کسی وقت لنڈن یا شکاگو میں بھیجنا چاہیں تو اس جائز ڈیوٹی یا ٹریننگ پر ہمیں اعتراض نہیں کرنا چاہئے -

مسٹر حمزہ - کیا آپ کے علم میں ایسی شکایات ہیں کہ یہ غیر ملکی ماہرین جو پاکستان میں مقرر ہوئے ہیں بعض مقامی انجنیئروں سے

دوستی کا رشتہ گانٹھ لیتے ہیں اور ان کو اپنے خرچ پر حکومت کی اجازت کے بغیر ٹریننگ کے بہانے غیر ممالک کی سیر کے لئے بھیج کر خوش کرتے ہیں - میں نے مثال کے طور پر ایک case آپ کی خدمت میں پیش کیا کہ جس افسر پر ان غیر ملکی ماہرین کی نظر شفقت ہو جائے اس کو وہ غیر ممالک کی سیر کرا دیتے ہیں اور اس سے یارانہ گانٹھ لیتے ہیں - اس کے بدلے پاکستان کے مفاد کے خلاف مراعات حاصل کرتے ہیں -

آپ تو ان پر اعتماد کرتے ہیں مگر وہ اس اعتماد کا ناجائز فائدہ اٹھا کر بلا ضرورت بھی افسروں کو ٹریننگ کے بہانے غیر ممالک کی سیر کراتے پھرتے ہیں - کیا آپ ایسے واقعات کا سد باب کریں گے یا اس کی تحقیقات کریں گے ؟

Mr. Speaker : This question does not arise out of this question.

Mr. Hamza : Sir, it arises out of the Answer given by the Minister on the floor of the House.

میں یہ شکایت پیش کرتا ہوں کہ ہماری حکومت کو ان معاملات میں پوچھا تک نہیں جاتا -

وزیر آبپاشی و برقیات - ایسا حادثہ تو کبھی واقع نہیں ہوا -

مسٹر حمزہ - جناب یہ شاذ و نادر حادثہ نہیں روز مرہ کی بات ہے -

---

RESEARCH OFFICERS OF MANGLA DAM PROJECT

***8110. Mr. Hamza :** Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the names of Assistant Research Officers working in Mangla Dam Project promoted as Senior Research Officers during 1963-65 ;

(*b*) the names of the Officers out of those mentioned in (*a*) above who had not completed even the training period ;

(*c*) the grounds on which the Officers mentioned in (*b*) above were promoted ;

(*d*) whether any representation in connection with the promotion of Officers mentioned in (*b*) above was made by an Officer of the said Department ; if so, a copy of the representation may be laid on the table of the House ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) The names of Assistant Research Officers who were promoted as Senior Research Officers during 1963-65 are as below—

1. Mr. Salahuddin.
2. Mr. Muhammad Arshad.
3. Mr. Syed Nizam.

(*b*) Nil.

(*c*) All the three officers who were promoted were specialized on their own fields.

(*d*) WAPDA is not aware of any such representations.

OFFICERS OF WAPDA

***8111. Mr. Hamza :** Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the names of Officers serving with WAPDA in Lahore for the last five years along with the reasons for retaining them in Lahore for such a long period ;

(*b*) the names of Officers of the said Department posted in Lahore who possess their own houses or in the names of their close relatives, *i.e.*, mother, father and wife, etc., but are living in the accommodation provided by WAPDA ;

(*c*) whether the WAPDA is aware of the fact that some Officers have actually rented their personal residential accommodation in Lahore and are themselves occupying houses provided by WAPDA ; if so, names and designations of such Officers ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : Sir, the information is being collected.

Mr. Speaker : This question would be repeated on the next turn.

WAPDA EMPLOYEES UNDER SUSPENSION

*8115. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of such employees of WAPDA in Sialkot as are under suspension ;

(*b*) when each one of the said employee was suspended ;

(*c*) what is the present position of their suspension cases ;

(*d*) when their cases will be decided ;

(*e*) whether the payments with regard to suspension period have been made to the said employees ;

(*f*) if answer to (*e*) above be in the negative, why the payments have not been made and what are the rules regarding payments and reinstatement of the suspended employees ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Seventeen.

(*b*) (*i*) One on 10-2-1966.

(*ii*) Six on 29-3-1966.

(*iii*) One on 30-3-1966.

(*iv*) Two on 5-4-1966.

(*v*) Two on 12-4-1966.

(*vi*) Five on 13-4-1966.

(*c*) The Enquiry Committee has submitted its report which is under the consideration of the Authority.

(*d*) Efforts are being made to finalise the case, at the earliest possible date.

(*e*) Yes.

(*f*) Does not arise.

مسٹر حمزہ - کیا میں وزیر برقیات سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ نے میرے سوال کا جو جواب دیا ہے آیا وہ آپکے محکمہ کی نا اہلی کا منہ بولتا ثبوت نہیں - اس لئے کہ یہ ۱۷ افراد جن کا ذکر اس جواب میں ہے وہ تقریباً ڈیڑھ سال سے معطل ہیں اور کیا وجہ ہے کہ آپ کا

محکمہ اتنا لمبا عرصہ گذر جانے کے باوجود ان کے خلاف جو شکایات ہیں یا ان کے خلاف جو انکوئری ہے ان کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمید الدین)—جناب والا ۔ اس عرصہ میں وہ رپورٹ کمیٹی کے رو برو پیش ہو چکی ہے اور وہ اتھارٹی کے زیر غور ہے ۔ اس کا بہت جلد فیصلہ ہونے والا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ کو علم ہے کہ مغربی پاکستان کی حکومت نے اس قسم کے احکامات بھی جاری کئے ہوئے ہیں کہ کسی شخص کو چھ ماہ سے زیادہ عرصہ تک معطل نہ رکھا جائے ۔ آپ کو یہ بھی علم ہوگا کہ چھ ماہ کی بجائے اس کیس میں تین گنا یا دوگنا اضافہ ہوا ہے ۔ آپ اپنے محکمہ کی طرف خصوصی توجہ دیں محکمہ والوں نے اسکا فیصلہ کیوں نہیں کیا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات—جناب والا ۔ یہ جو تھوڑا سا time lag ہے ہدایات بر وقت مہیا نہ ہونے کی وجہ سے تھا ۔ جب سے یہ ہدایات جاری ہوئیں تو انہی کے اثر کی وجہ سے کیس بہت جلد مکمل ہو کر اتھارٹی کے روبرو پیش ہو چکا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا میں آپ سے یہ گذارش کرنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ آپ کی سوچ کا رونا روؤں یا اپنی بد قسمتی پر گلہ کروں ۔ آپ نے کہا ہے تھوڑی سی تاخیر ہوئی ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ میں اس چیز کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ وعدہ کرتے ہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو بات آپ کے علم میں لائی جائے گی آپ اس پر فوری کارروائی

کریں گے ۔ کیا اس کے متعلق چند ایک دن میں فیصلہ کروا لیا جائے گا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ میں نے حلف اٹھاتے وقت یہ وعدہ کیا ہوا ہے اور اس وقت سے اس پر کاربند ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ کو آج یہ احساس ہوا ہے کہ جس چیز کا آپ نے حلف اٹھایا ہے اس کو آپ پورا نہیں کر رہے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ میرا دل مطمئن ہے کہ میں اپنے فرائض کو کما حقہ پورا کر رہا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ سرکاری ملازمین کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے ۔ آپ کے اپنے دل کے اطمینان کی بات نہیں ہے جو آپ کو تنخواہ دیتے ہیں ان کا اطمینان ہونا بہت ضروری ہے ۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ لوگ آپکے جواب سے مطمئن ہوں گے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ مجھے امید ہے کہ آپ مطمئن ہوں گے ؟

BORING AND INSTALLING TUBEWELLS IN THE PROVINCE

***8155. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the target fixed for boring and installing tubewells for each year from 1960-61 to 1966-67 in the Province ;

(*b*) whether it is a fact that the boring work during the period mentioned in (*a*) above was not upto the target fixed ; if so, reasons therefor and its effect on the yield of agricultural produce in the Province ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) No yearwise targets were fixed for boring and installation of tubewells. But the number of tubewells proposed to be installed, subject to availability of funds and those actually installed, is given in the statement placed on the Assembly Table.

(*b*) Does not arise in view of (*a*).

STATEMENT

S. No.	Year	No. of Tubewells to be installed	No. of tubewells actually installed
(1)	1960-61	1350	1250
(2)	1961-62	—	100
(3)	1962-63	163	163
(4)	1964-65	728	225
(5)	1965-66	1491	1490
(6)	1966-67	1392	1590

The above statement gives the number of the tubewells, to be installed and installed by WAPDA in SCARPs and Irrigation Department under Grow More Food Campaign.

چودھری محمد نواز - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ جیسا کہ انہوں نے جواب میں فرمایا ہے کہ

No target was fixed for boring. That was subject to the availability of funds.

میں ان سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ٹھیک نہیں ہے کہ کوئی بھی سکیم بنانے سے پہلے ٹارگٹ fix کیا جاتا ہے اور سکیم تب ہی پاس ہوتی ہے جب اس کی تفصیلات فنانس ڈیپارٹمنٹ کو مہیا کی جائیں اس کے بعد فنڈز مہیا ہوتے ہیں - پھر سکیم شروع ہوتی ہے - جب آپ نے اپنا ٹارگٹ fix نہیں کیا آپ کو روپیہ کیسے allocate ہوگیا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب والا۔ proposal اور ٹارگٹ میں تھوڑا سا فرق ہے - ٹارگٹ کا مقصد یہ ہے کہ اس کو پورا کیا جائے - لیکن proposal میں کمی بیشی کا امکان ہے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - جیسا کہ وزیر آبپاشی و برقیات نے فرمایا ہے کہ یہ ایک تجویز تھی - تجویز بناتے وقت آپ کو پتہ ہے

کہ صوبہ کا کام چلانے کے لئے ایک بجٹ بنتا ہے ۔ کیا اس میں آپ نے بورنگ کے لئے کوئی رقم مخصوص کی ہے کہ ہم اس سال اتنا روپیہ صرف کریں گے ۔ اگر نہیں تو پھر کیا اندھا دھند کام چلاتے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ چونکہ آپ نے یہ دریافت نہیں فرمایا ہے ورنہ میں ۱۹۶۶-۶۷ کے متعلق بھی بتا دیتا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس سال میں حد پوچھی گئی کہ اس کام کے لئے کتنی حد مقرر کریں گے یا کتنا روپیہ آپ اس پر خرچ کریں گے ۔ کتنے فٹ بورنگ کا آپ نے انتظام کیا ہے ۔

وزیر آبپاشی وبرقیات ۔ جناب والا۔ انہوں نے بورنگ اور installation کے متعلق دریافت کیا تھا ۔ خرچ دریافت نہیں کیا تھا ۔ اور آپ کی اطلاع کے لئے ان کے اعداد و شمار مختلف ہوں گے ۔

چودھری محمد نواز ۔ جناب وزیر موصوف سوال کےحصہ ''الف'' کے جواب میں فرماتے ہیں کہ کوئی ٹارگٹ fix نہیں کیا گیا لیکن جو انہوں نے مجھے فہرست مہیا کی ہے اس میں انہوں نے ایک حد مقرر کی ہے یعنی پہلے سال میں ۱۳۵۰ ، دوسرے سال ۱۶۳ تیسرے سال ، ۲۸۷ اسی طرح اگلے سالوں کی حد مقرر کی ہے ۔ اس کے مطابق بجٹ میں allocation کی ہے اور پھر کام شروع ہوا ہے ۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا سٹیٹمنٹ سے ظاہر نہیں ہوتا کہ آپ نے جو پہلے جواب دیا ہے اس میں اور اس میں تضاد ہے اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ تھوڑی سی technicality involved ہے ۔ یہ تجویز ہے شاید آپ کی نظر میں یہ ٹارگٹ ہو سکتا ہے ۔ ہم اس کو تجویز کہنا زیادہ پسند کریں گے اس لئے کہ اس میں کچھ کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے ۔

رانا پھول محمد خان - کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم فرمائیں گے کہ ان کا اس سال کتنے ٹیوب ویلز لگانے کا پروگرام ہے ؟

مسٹر سپیکر - رانا صاحب یہ چیز سوال میں نہیں پوچھی گئی تھی -

وزیر آبپاشی و برقیات - رانا صاحب پارلیمانی آداب بھی جانتے ہیں میں یہ عرض کروں گا -

رانا پھول محمد خان - آپ نے کیا فرمایا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - سپیکر صاحب یہ فرما رہے تھے کہ آپ کا ضمنی سوال اس سوال سے پیدا نہیں ہوتا ہے - میں نے کہا کوئی بات نہیں ان کو یہ خیال نہیں رہا کہ انہیں یہ بات نہیں پوچھنی چاہئے چونکہ مجھے اس کا علم ہے اگر اس سے آپ مستفید ہوسکتے ہیں تو مجھے بتانے میں کوئی حرج نہیں - میں آپ کی خدمت کے لئے تیار ہوں -

جناب والا - التماس یہ ہے کہ اس سال محکمہ ایریگیشن تقریباً ۱۱۰۵ ٹیوب ویلز لگائے گا اور پانچ ہزار سے آٹھ ہزار تک ٹیوب ویلز واپڈا لگانا چاہتا ہے -

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جو سٹیٹمنٹ انہوں نے جواب کے ساتھ شامل کی ہے اس میں ۱۹۶۶-۶۷ء میں انہوں نے لکھا ہے کہ

The number of tubewells to be installed—1392 but actually installed —1519

حقیقت میں آپ ۱۵۱۹ ٹیوب ویلز لگا رہے ہیں - میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ جو دو سو کے قریب زائد ٹیوب ویلز لگا رہے ہیں کیا ان کے لئے بجٹ میں اس سال فنڈز کی پروویژن تھی ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب والا - یہ بجٹ میں گنجائش تھی کہ ہم زائد لگا سکیں بجٹ سرپلس بھی ہوتا ہے اور فنڈز surrender بھی ہوتے

ہیں ۔ ہماری مالی حالت ایسی تھی اور ہمارے پاس رقم تھی کہ زائد ٹیوب ویلز لگائیں ۔

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ سٹیٹمنٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے سال ۱۳۵ ٹیوب ویلز کی پروویژن تھی آپ نے ۱۲۵ لگائے اسی طرح دوسرے سالوں میں variation ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا محکمہ بغیر کسی تخمینہ کے یا بغیر کسی سکیم کے چل رہا ہے ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ ہم چاہتے ہیں کمی نہ ہو بلکہ زیادہ کام ہوجائے تو بہتر ہے ۔

LETTING TRACTORS AND BULLDOZERS ON HIRE

***8156. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the rates fixed for letting the tractors and bulldozers on hire by the WAPDA ;

(*b*) the basis on which the said rates have been worked out ;

(*c*) the method of effecting recoveries of the hire charges ;

(*d*) the amount of hire charges therefor due upto 1st November, 1966 and out of that the amount actually recovered upto that date ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) WAPDA does not normally hire out tractors and bulldozers to private parties. Hire rates are mainly used for inter-departmental adjustments. The hire rates of Catepiller D-7 (exclusive of oil and operator) is Rs. 27·35 per hour while for bigger machines it is more.

(*b*) The hire rate is based on hourly depreciation and major overhauls repair cost, over-heads, insurance, interest etc.

(*c*) Recoveries are usually on unit cost basis of earth work which includes hire charges. Different projects are billed according to the work executed.

(*d*) As pointed out hire charges are not recovered as such. Government Departments are charged on the basis of unit costs determined for earth work.

چودھری محمد نواز - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جیسا کہ انہوں نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ ٹریکٹر اور بل ڈوزر وغیرہ کرائے پر نہیں دیتے ہیں - تو آپ نے ستائیس روپے فی گھنٹہ کے حساب سے یہاں پر اعداد و شمار بتائے ہیں - یہ کہاں سے دیدیئے ہیں -

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) - یہ تو inter-departmental adjustments ہوتی ہیں - البتہ private parties کو ہم نہیں دیتے ہیں -

---

AVERAGE WATER DISCHARGE OF LOWER BARI DOAB CANAL AND SUKKUR BARRAGE CANALS AND REVENUE RECEIPTS THERE OF

***8158. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that average water discharge of Lower Bari Doab Canal is 7,000 cusecs and the revenue receipts thereof are Rs. 45,00,000;

(*b*) whether it is a fact that the average discharge of the Sukkur Barrage Canals is 45,000 cusecs and the revenue receipts thereof are Rs. 45,00,000;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reosans for less revenue receipts of the latter ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) The information is being collected.

Mr. Speaker : This question will be repeated on the next turn.

ANNUAL CLOSURE OF THE LOWER BARI DOAB CANAL

***8160. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the annual closure of the Lower Bari Doab Canal is always made in the month of December ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that the closure of the said canal was not carried out in the year 1966 in the month of December ; if so, the reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Yes, generally in December.

(*b*) During the year 1966 closure of Lower Bari Doab Canal was not carried out as usual in view of the serious power shortage, failure of winter rains resulting in drought conditions and the Grow More Food campaign launched by the Government.

PROVIDING WATER TO LANDS OF VILLAGES ON THE BORDER OF LAHORE DISTRICT

***8168. Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of villages on the border of Lahore District receiving irrigation water from such natural streams (Nullahs) as have their sources in India and the flow of water wherein has been diverted or otherwise stopped by Indians ;

(*b*) the action taken or proposed to be taken for the irrigation of land in the said villages ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Nil.

(*b*) Does not arise.

SUPPLY OF IRRIGATION WATER IN VILLAGE THAH KALAN, DISTRICT MULTAN

***8251. Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the area of village Thah Kalan, Tehsil Shujabad, District Multan has been commanded by Mogas No. I and 2 of Tail No. 52030 of Lutafpur Minor emanating from Mailsi Canal ;

(*b*) whether it is also a fact that Square Nos. 122, 123, 124, 131, 132, 133, 157, 158, 156, have been commanded by Moga No. 1 and Square Nos. 159-160, 161, 167, 168, 198, 199, 206, 207, 200, and 205 have been commanded by Moga No. 2;

(*c*) whether it is a fact that the above said area has all along remained canal irrigated area since the very beginning of the said Lutafpur Minor, but the Irrigation Department has now deprived the said area of canal water by declaring it as uncommanded area with the result that it will become desolate ;

(*d*) whether it is also a fact that the land revenue has been levied on permanent basis in the said area and the zamindars concerned will be bound to pay land revenue under all circumstances ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether Government intend to reconsider the decision mentioned in (*c*) above ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka):

(*a*) Yes, but only a part of the area of this village.

(*b*) No, only Sq. Nos. 122, 123, are commanded in full and only part of Sq. Nos. 124, 131, 133, 156, 157, and 158 are commanded by Moga No. 1. Similarly part area of Sq. Nos. 159, 160, 161, 168, 198, 200, 205, 206, and 207 is commanded by Moga No. 2, Sq. Nos. 124 and 167 are not commanded by any source.

(*c*) No, only as per (*a*) and (*b*) above.

(*b*) Yes, since Rabi 1966-67.

(*e*) There is no question of reconsideration, only the area which received irrigation will continue to receive irrigation.

Occupation of Land by the WAPDA in Khyber Agency

***8292. Haji Ghulab Khan Shinwari**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the area of land occupied by WAPDA for the storage of various materials at Jamrud and Warsak in Khyber Agency;

(*b*) the area of land occupied by WAPDA for the construction of building and Dam at Warsak in Khyber and Mohmand Agencies exluding the colony which is in settled area;

(*c*) the amount of lease money, if any, as is being paid to the owners of land mentioned in (*a*) and (*b*) above ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka): Information is being collected.

حاجی گلاب خاں شنواری - اس سوال کو پوچھے ہوئے اتنا عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک اس کا جواب تیار نہیں ہو سکا ، اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر آبپاشی وبرقیات (مخدوم حمید الدین) - میں سوال نہیں سمجھا -

مسٹر سپیکر - مخدوم صاحب - حاجی صاحب یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اتنا عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک جواب کیوں فراہم نہیں کیا گیا -

وزیر آبپاشی و بر قیات - جناب والا - اس میں کچھ اس قسم کی معلومات درکار ہیں کہ اس میں وقت لگنا ناگزیر ہے لیکن انشاء اللہ اگلی باری پر اس کا جواب فراہم کر دیا جائے گا -

---

SUPPLY OF WATER FROM SUKKUR BARRAGE

*8297. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani**: Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the total cusecs of water allowed for Rabi crop from Sukkur Barrage in the years 1954-55, 1960-61 and 1966-67 ;

(*b*) the total cusecs of water allowed for Rabi crop from (*i*) Ghulam Muhammad Barrage, (*ii*) Guddu Barrage and (*iii*) Taunsa Barrage during the year 1966-67;

(*c*) whether it is a fact that the quantity of water in Sukkur Barrage is decreasing year by year; if so, the reasons therefor and the steps Government intend to take in this regard ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka): (*a*) and (*b*) As per statement placed at the Table of the House.

(*c*) No. Question does not arise.

STATEMENT

(*a*) Withdrawals of Water at Sukkur Barrage for Rabi Crop:—

Years		Cusec-days
1954-55	...	42,02,839
1960-61	...	46,22,219
1966-67	...	47,23,545

(*b*) Withdrawals of water for Rabi crops in the year, 1966-67 from the following Barrages:—

(*i*) Ghulam Muhammad Barrage	9,39,724 cusec-days.
(*ii*) Guddu Barrage	4,67,804 cusec-days.
(*iii*) Taunsa Barrage	5,57,158 cusec-days.

RURAL ELECTRIFICATION PROGRAMME

*8302. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of villages electrified in the Province under the Rural Electrification Programme during the year 1966-67;

(*b*) the names of villages out of those mentioned in (*a*) above which were electrified in Hyderabad and Khairpur Divisions;

(*c*) the number of villages in the Province which are proposed to be electrified under the said Programme during 1967-68 ;

(*d*) the names of villages out of those mentioned in (*c*) above which will be electrified in Hyderabad and Khairpur Divisions ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka): (*a*) 85.

(*b*) As per statement placed on the Table.

(*c*) 200 approximately.

(*d*) Names of villages to be electrified in Hyderabad and Khairpur Divisions cannot be given at this stage. Only such villages will be electrified which fall closer to the tubewell lines and are financially justified.

STATEMENT.

The names of villages electrified in Hyderabad and Khairpur Divisions during 1966-67 are as follows :

Hyderabad Division.

1. Berani.
2. Sain Goth.
3. Ghulam Muhammad Sha hGoth.
4. Jam Goth

Khairpur Division.

1. Miro Khan.
2. Therhi.
3. Chousol Mehar.
4. Banglow Mehboob.
5. Laghari.
6. Kalhoro.
7. Ali Sher Gopang.
8. Dokri.
9. Mohanjo Daro.
10. Drib Mahar Shah.
11. Mahrabpur.
12. Moria Village.
13. Ranipur.
14. Muhammad Ali Shah.
15. Ghotki.
16. Harli.
17. Ali Sher.

قاضی محمد اعظم عباسی - جو گاؤں ٹیوب ویلز کے نزدیک پڑتے ہیں - کیا آپ ان کے نام بتاسکتے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - آپ اس کے لئے fresh notice دیں تو نام بھی بتا دوں گا -

---

PREVENTION OF WATERLOGGING BY CANALS

***8351. Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state the steps taken or intended to be taken by Government to prevent waterlogging being caused by the canals and link canals constructed under the Sind Basin Project ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : Under the Indus Basin Fund Agreement a sum of 50 million Dollars was provided for anti-waterlogging measures to counter act the effect caused by construction of link canals under the Indus Basin Project.

However, this amount had to be diverted subsequently for meeting the requirements of the Tarbela Dam Project.

The following steps have been or are being taken to prevent waterlogging caused by the canals constructed under the Indus Basin Project :

1. Lining the link canals in reaches where it was considered feasible.

2. A number of salinity control and Reclamation Projects have been undertaken for installing tubewells in the SCARP areas. These projects on the one hand will augment ground water supply for irrigation and on the other hand will also check waterlogging that may be caused by the link canals.

INSTALLATION OF TUBEWELLS ALONG TRIMU-SIDHNAI LINK CANAL

*8352. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether Government have prepared any plan for installing tubewells along Trimu-Sidhnai Link Canal to prevent waterlogging being caused by the said Canal ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the number of tubewells installed alongwith the number of those which are proposed to be installed during 1967-68 ;

(*c*) the expenditure to be incurred on the installation of each tubewell and the authority who will bear all this expenditure ;

(*d*) whether the installation of tubewells was also included in the construction project of the said Canal; if not, reasons therefor and whether this has resulted in any loss to Government ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) Nil.

(*ii*) 10.

(*c*) (*i*) About Rs. 37,000.00

(*ii*) Provincial Government in the Irrigation Department.

(*d*) No. It was in accordance with the Agreement between the Government of Pakistan and the World Bank to omit such consequential works, and this has not resulted in any loss to the Government.

MISAPPROPRIATION BY MUHAMMAD SHOAIB, S.D.O. KHUZDAR IRRIGATION SUB-DIVISION.

*8382. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mr. Muhammad Shoaib, S.D.O., misappropriated a sum of Rs. 5,641.22 from the main Chest while he was incharge of Khuzdar Irrigation Sub-Division;

(*b*) whether it is a fact that only Rs. 1,550.42 have so far been recovered out of the said amount and the balance is still outstanding against the said S.D.O ; if so, action taken against him and in case no action has been taken against him reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. The S. D. O. is being charge-sheeted for misappropriation and other irregularities committed by him, but since his posting to Sukkur Region in April 1967 he is absconding. The Chief Engineer, Irrigation, Sukkur has been directed to place him under suspension and to seek assistance of civil authorities in tracing him so that he may be proceeded against departmentally.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - ایس - ڈی - او - مذکور اپریل ۱۹۶۷ء میں محکمہ چھوڑ کر بھاگ گیا تھا لیکن ابھی تک نہ تو اسے معطل کیا گیا ہے اور نہ ہی اسے چارج شیٹ کیا گیا ہے - اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر آبپاشی وبرقیات (مخدوم حمیدالدین) جناب والا - ہم کوشش کرتے رہے ہیں کہ وہ اپنے کام پر واپس آجائے اور وہ available ہوجائے - لیکن اس کا رویہ اس قدر hopeless ہے کہ کچھ عرض نہیں کرسکتا - بہرحال ہم اسے چارج شیٹ کرنے والے ہیں -

چودھری محمد نواز - کیا وزیر متعلقہ یہ ارشاد فرمائیں گے کہ آیا حکومت کے کوئی قواعد ایسے نہیں ہیں کہ اگر کوئی افسر یا سرکاری ملازم زیادہ عرصہ کے لئے بغیر چھٹی کے اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہو تو

اس کے بعد اسے ملازمت سے برطرف کردیا جائے۔ اگر ایسے کوئی قواعد ہیں تو وہ کتنے عرصہ تک غیر حاضر رہنے کے بعد کسی کے خلاف استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات - یہ بالکل صحیح ہے کہ اس قسم کے قواعد موجود ہیں۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ایسے قواعد ہیں کہ جن کے تحت ہم اسے پہلے معطل کریں گے اور بعد میں چارج شیٹ بھی کریں گے ہم ان قواعد پر عمل درآمد کریں گے۔

چودھری محمد ادریس - جناب والا - میں نے یہ عرض کیا تھا کہ اپریل ۱۹۶۷ء سے یہ شخص اپنے کام پر حاضر نہیں ہورہا ہے، تو اس کو ابھی تک معطل کرنے میں کیا امر مانع ہورہا ہے۔ ابھی تک حکومت نے اسے معطل کیوں نہیں کیا۔

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب والا - میں نے عرض کردیا ہے کہ ہم اس سلسلے میں کارروائی کرتے رہے ہیں کہ وہ اپنے محکمے میں حاضر ہوجائے۔ لیکن ابھی تک وہ اپنی ڈیوٹی پر نہیں پہنچ سکا۔ بہرحال ہم نے اب یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ جن قواعد کا حوالہ جناب چودھری محمد نواز صاحب نے دیا ہے، ان قواعد پر عمل درآمد کرتے ہوئے اسے معطل کردیں گے اور پھر اسے چارج شیٹ بھی کریں گے۔

رانا پھول محمد خان - جناب وزیر آبپاشی نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس شخص کو ڈیوٹی پر حاضر کرنے کے لئے محکمہ متعلقہ نے کارروائی کی ہے۔ تو میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے محکمہ نے اس شخص کو ڈیوٹی پر حاضر کرنے کے سلسلے میں کیا کارروائی کی ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات - آپ جواب پڑھیں - اس میں سب کچھ درج ہے -

رانا پھول محمد خان - آپ ہی پڑھ دیں - چونکہ میری عینک اس وقت میرے پاس موجود نہیں ہے اس لئے میں نہیں پڑھ سکتا -

وزیر آبپاشی و برقیات - چیف انجینیئر سکھر کو کہا گیا ہے کہ وہ اس شخص کو معطل کرے اور سول حکام کی مدد سے اسے physically حاضر کیا جائے تاکہ اسے جوابدہ بنایا جاسکے -

رانا پھول محمد خان - آپ نے یہ حکم کب جاری کیا تھا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - میں اس کی قطعی تاریخ تو نہیں بتاسکتا -

رانا پھول محمد خان - آپ اندازاً ہی فرمادیں -

وزیر آبپاشی و برقیات - ماضی بعید میں -

Mr. Speaker: Will the Minister please explain the words "ماضی بعید"

Minister of Irrigation: Recent past.

مسٹر سپیکر - رانا صاحب کیا آپ نے Recent past کو follow کرلیا ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - جی ہاں recent past ہے -

چودھری محمد نواز - اس سے مراد ماضی بعید تو نہیں ہو سکتا - کیونکہ recent past کے معنی ماضی قریب ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ اس کی وضاحت فرمادیں -

وزیر آبپاشی و برقیات - میری مراد ہے distant past -

بیگم اشرف برنی - کیا آپ بتا سکیں گے کہ اس کو تلاش کرتے ہوئے کتنا عرصہ گذر چکا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - کوشش کی جارہی ہے کہ وہ جلد از جلد حاضر ہوجائے -

بیگم اشرف برنی - یہ میرے سوال کا جواب نہیں - میں نے عرض کیا تھا کہ اس کو تلاش کرتے ہوئے کتنا عرصہ گذر چکا ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - اپریل ۱۹۶۷ء سے -

Malik Muhammad Akhtar: On a point of order. Will the Interior Minister come to their rescue and arrest the man who is absconding?

Mr. Speaker: This is not a point of order.

چودھری محمد نواز - کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ حکومت یا متعلقہ محکمہ کے ہاں کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ اس کے لئے اشتہار دیا جائے یا کوئی انعام مقرر کیا جائے -

وزیر آبپاشی و برقیات - ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے -

Mr. Speaker: The last supplementary question.

چودھری محمد ادریس - محترم وزیر صاحب نے بڑے مشکل مشکل الفاظ استعمال کئے ہیں مثلاً مقتضیات - ضروریات - ماضی بعید یا ماضی قریب - وہ اس طرح اپنی روشنی طبع میں گم ہو گئے اور کوئی تسلی بخش جواب نہ مل سکا - اب میں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ اس ایس - ڈی - او کو حاضر کئے بغیر suspend نہیں کر سکتے تھے اگر کر سکتے تھے تو کیوں نہیں کیا -

وزیر آبپاشی و برقیات - اگر حاضر نہیں ہوا تو وہ حاضر ہو جائے گا - چیف انجینیئر کو آرڈرز دے دئے گئے ہیں کہ اس کو حاضر کیا جائے -

Mr. Speaker: The Question Hour is over now.

خان ملنگ خان - جناب میرے ایک سوال کا جواب نہیں ملا -

مسٹر سپیکر - کونسا سوال ہے -

خان ملنگ خان - ۹۱۷۸ - اس میں یہ ہے کہ

The information is being collected.

کیا اسے اگلی مرتبہ repeat کیا جائے گا ؟

مسٹر سپیکر - اس سوال کو اگلی مرتبہ repeat کیا جائے گا -

میاں محمد شفیع - جناب والا - میرے ایک سوال نمبر ۹۰۷۸ کا بھی جواب نہیں ملا -

مسٹر سپیکر - مخدوم صاحب سوال نمبر ۹۰۷۸ کے متعلق کیا پوزیشن ہے - کیا اس کا جواب آپ کے پاس آ چکا ہے یا نہیں -

وزیر آبپاشی و برقیات - میں ابھی عرض کر دیتا ہوں -

مسٹر سپیکر - کیا اس کا جواب موجود ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) - جی نہیں -

Mr. Speaker: This question would be repeated on the next turn.

قاضی محمد اعظم عباسی - جناب والا - ایک سوال ۸۲۷۲ سردار حاجی عطا محمد صاحب کا ہے یہ بہت اہم سوال ہے وہ یہ کہ Matli Taluka کے cultivators کو تین سال سے پانی نہیں ملا - اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی لیکن یہ بتایا گیا ہے کہ پانی نہیں مل سکتا - میں وزیر صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ کیا وہ اس کا انتظام کر کے ہاؤس کو اطلاع دیں گے -

Mr. Speaker: Will the Parliamentary Secretary place on the Table of the House all the answers to questions which have not been read in the House.

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka): The remaining answers are being placed on the Table of the House.

Mr. Speaker: Short Notice Question by Khawaja Jamal Muhammad Koraija.

خواجہ جمال محمد کوریجہ ۔ جناب والا ۔ مجھے اس کا جواب مل گیا ہے ۔ اب میں اس سوال کو دریافت کرنا نہیں چاہتا ۔

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

IMPOUNDING OF MANGLA LAKE

*8385. **Chaudhri Muhammad Idrees:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the date on which the impounding of Mangla Lake began and the date on which it was completed;

(*b*) the period for which both the canals emanating from Jhelum River remained closed due to the impounding of the said Lake?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) The impounding of Mangla Lake began on 21st February, 1967 and was completed on 21st March, 1967.

(*b*) 28 days.

MANGLA DAM

*8393. **Chaudhri Muhammad Idrees:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) names of such villages as have been effected by the Mangla Dam Project alongwith the area of each village;

(*b*) names of villages out of those mentioned in (*a*) above whose zamindars have been allotted agricultural land in the former Punjab area;

(*c*) the names of villages out of those mentioned in (*a*) above whose zamindars have not been allotted land in the said area and reasons therefor;

(*d*) whether it is a fact that the said effected area has been divided into two parts, one is called working area and the other as reserve area;

(*e*) whether it is a fact that the zamindars of the villages falling in the said reserve area have been allotted land in the former Punjab area; if so, reasons therefor;

(*f*) whether it is a fact that some of the zamindars were offered land in Ghulam Muhammad Barrage area but they did not accept the offer; if so, reasons therefor;

(*g*) whether Government intend to grant land to zamindars mentioned in (*f*) above in the former Punjab area; if not, reasons therefor?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) Names of villages effected by Mangla Dam Project alongwith area of each village are given in Annexure A placed on the Assembly table.*

(*b*) Of the villages given in Appendix A, S. No. 180-281 are the villages, the eligible zamindars of which have been allotted agricultural land in the old colony districts of former Punjab area.

(*c*) Of the villages given in Appendix A, S. No. 1-179 have not been allotted land in the old colony districts of former Punjab area. The reason being that:—

> Only 50,000 acres of land was available in the old colony districts of the former Punjab area which were not sufficient for allotment to eligible zamindars of all the effected villages.

(*d*) Yes. Villages mentioned in Appendix A with S. No. 1-179 were categorized as Reservoir Area and with S. No. 180-281 were categorized as Working Area.

(*e*) Initially only those zamindars of the Reservoir Area who were selected by ballot were allotted lands (after meeting the demand of the working area zamindars) in the old colony district of the former Punjab area. At a later stage, however, some lots in the colony Districts allotted to the effected persons in A.K. were surrendered by them. Those lands were allotted to effected officials and zamindars displaced from Reservoir Area who had received compensation of more than Rs. 15,000/-. Those allotments were made as the priority demand of zamindars from Working Area had been met.

(*f*) Yes. The reason was that the people did not like to go to that area.

**Please see Appendix II at the end.*

(*g*) No. Government in the Colonies Department have at present no proposals to grant land in the old Punjab area to those displaced persons of Mangla Dam who were offered land in Ghulam Muhammad Barrage but they had refused.

It is extremely difficult to find suitable areas in the old Punjab colonies.

AMERICAN LOAN FOR SALINITY CENTRES AND RECLAMATION PROJECTS

*8450. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the total amount received by the Provincial Government from the Central Government out of the American loan of 14.1 million Dollars (Rs. 6.71 crores) for salinity centres and reclamation projects in West Pakistan according to an agreement signed between Pakistan and U.S.A. in Islamabad on December 30th, 1966, uptil now and the amount expected to be received in future out of the said loan ;

(*b*) the number of irrigation and drainage tubewells to be installed and electrified under the scheme ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Nil. The whole amount has, however, been allocated to the Provincial Government for the WAPDA scheme SCARP II-B.

(*b*) 900 approximately.

DETERMINATION OF SENIORITY OF SUB-DIVISIONAL OFFICERS OF IRRIGATION DEPARTMENT

*8466. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that according to the existing practice the seniority of Sub-Divisional Officers of Irrigation Department, who were promoted from Overseers after qualifying in the Departmental Examination is determined according to the dates of their confirmation ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirm tive, whether it is a fact that in other services seniority of officials is determined according to the dates of their appointment ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for this discrimination and the steps Government intend to take in this respect ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No. The seniority is determined strictly from the date of promotion of an Overseer as Sub-Divisional Officer and not from the date of confirmation.

(*b*) Yes.

(*c*) In view of reply to (*a*) and (*b*) the question of discrimination does not arise.

SHORTAGE OF WATER IN MATLI TALUKA

***8472. Haji Sardar Atta Muhammad : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—**

(*a*) whether it is a fact that an Inquiry Committee consisting of Chief Engineer, Sukkur and Deputy Chief Engineer, Ghulam Muhammad Barrage was set up some time ago to examine the complaint of cultivators of Matli Taluka to the effect that due to the shortage of water, large area of land in the said Taluka was lying barren ;

(*b*) whether it is a fact that the said Committee was required to present its report within 15 days ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether the said report has been presented ; if so, a copy of the same be placed on the Table of the House ;

(*d*) whether it is a fact that the said cultivators have requested that a new water course should be dug out from Phullaili canal to meet the shortage of water for their land ;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the affirmative, whether Government intend to accept their request ; if so, by what date the new water course would be dug out ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) There is nothing on the record of the Department to this effect.

(*c*) No.

(*d*) Yes.

(*e*) The request is still under examination. In view of this, the question of digging a new water course does not arise at this stage.

SETTING UP THERMAL POWER STATION IN ZHOB DISTRICT

***8514. Mr. Zain Noorani**: Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a Thermal Power Station is being set up in Zhob District ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the date by which the said station is expected to be completed and commissioned and the total estimated cost of the same ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) No.

(*b*) Does not arise in the light of (*a*) above.

PRESERVATION OF RAIN WATER IN LASBELA DISTRICT FOR CULTIVATION

***8515. Mr. Zain Noorani**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is no arrangement in Lasbela District for storing rain water so as to use the same for cultivation and which at present is being drained into the sea ;

(*b*) whether it is a fact that the Divisional Council, Karachi unanimously passed a resolution on 8th February, 1967, asking the Government to make necessary arrangements for the same ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, the steps Government have taken or intend to take in the matter ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) No.

(*b*) Yes.

(*c*) The Government have already constructed a number of flood diversion schemes and is continuing investigations for the preparation of big and small schemes.

TEST BORING IN LORALAI DISTRICT

*8784. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Irrigation Department carried out test boring in Loralai District sometime ago; if so, the results and the locale thereof;

(*b*) in case the said test boring has been successful, whether any scheme has been prepared so far; if not, reasons therefor;

(*c*) the total cusec discharge available from the test boring done in Loralai District;

(*d*) number of test boring done in various districts of Quetta/Kalat Divisions, showing District-wise results, separately?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) Yes. One test bore was conducted during the year 1962-63. It was in Zangiwal area and was found successful.

(*b*) The above bore was developed as a tubewell.

(*c*) The discharge as per yield test was found to be 6394 gallons per hour which equals 0.28 cusecs.

(*d*) Statement placed on Assembly Table.

List of test bores done in Quetta and Kalat Civil Division by Irrigation Department

S. No.	Name of District		Total No. of test bores	Districtwise Total No. of bores successful	Total No. of bores unsuccessful
	Quetta Civil Division				
1.	Sibi District	...	8	...	8
2.	Loralai District	...	1	1	...
3.	Quetta District	...	113	49	64
4.	Fortsandeman District	...	8	1	7
5.	Chagai District	...	6	1	5
	Total	...	136	52	84
	Kalat Civil Division				
1.	Kalat District	...	22	5	17
2.	Mekran District	...	...	...	...
3.	Kharan District	...	1	...	1
	Total	...	23	5	18
	Grand Total	...	159	57	102

NEW IRRIGATION SCHEMES IN SIBI IRRIGATION DIVISION.

*8785. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Irrigation and Power please refer to the answer to my starred question No 4343, laid on the table of the House on 29th November 1966 and state :—

(*a*) the reasons for not providing any development scheme in Sibi Irrigation Division during 1965-66 and 1966-67;

(*b*) the name of the Irrigation Development scheme proposed to be implemented in the said Division during 1967-68 with estimated cost thereof, if none, reasons therefor?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) In the absence of hydrological and geological data no Development Scheme could be prepared.

(*b*) Information is given in a statement placed on the Assembly Table.

STATEMENT

The A. D. P. for the year 1967-68 provides for the following schemes for Sibi Irrigation Division :—

S. No.	Name of the Scheme	Cost
		Rs.
1.	Remodelling of Nari Canal System to take 250 cusecs	8,80,000.00
2.	Construction of Diversion weir in Kaha Nullah at Marunj in Mari Bughti Area	11,00,000.00
3.	Sang Sila Irrigation Scheme	8,35,000.00
4.	Sazoo Irrigation Scheme	5,85,000.00
5.	Loe Irrigation Scheme	5,88,000.00
6.	Wamtangi Irrigation Scheme	32,40,000.00 (Revised)
7.	Remodelling of Khajak Diversion Weir	1,00,000.00
8.	Remodelling of Bore Nullah	1,00,000.00

*۸۷۸۸ ۔ بابو محمد رفیق ۔ کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) ۱۹۶۳-۶۴ء ، ۱۹۶۴-۶۵ء ، ۱۹۶۵-۶۶ء اور ۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران محکمہ آبپاشی میں استعمال کرنے کے لئے زمین کھودنے والی مشینری ، دیگر قسم کی مشینری اور موٹر گاڑیوں کی درآمد اور خرید کے لئے واپڈا نے سالانہ کتنا زر مبادلہ مختص کیا ۔ نیز متذکرہ ہر ایک سال کے دوران متذکرہ اشیاء کی درآمد پر فی الواقع کتنی رقم خرچ ہوئی ۔

(ب) واپڈا نے متذکرہ ہر ایک سال کے دوران افسروں کے لئے کتنی سٹاف کاریں ، جیپیں ، جیپسٹرز اور سٹیشن ویگن درآمد یا خرید کئے ۔

(ج) متذکرہ ہر ایک سال کے دوران واپڈا نے فروخت یا نیلامی کے ذریعہ کتنی کاریں ، جیپیں ، جیپسٹرز اور سٹیشن ویگنز فروخت کئے یا انہیں ناقابل کار قرار دیا ۔ متذکرہ گاڑیوں کی اصل قیمت کیا تھی ۔ اور ان کی فروخت سے کتنی رقم وصول ہوئی ۔

(د) جزو (ج) بالا میں متذکرہ ہر ایک سال کے دوران واپڈا نے جو سٹاف کاریں ، جیپیں ، جیپسٹرز اور سٹیشن ویگن فروخت کئے ۔ ان میں سے ہر ایک قسم کی گاڑی کی مرمت کار کیا تھی ۔

(ہ) جزو (ج) بالا میں متذکرہ ہر ایک سال کے دوران واپڈا نے افسروں اور دیگر عملہ کے لئے جو سٹاف کاریں سٹیشن ویگن ،

جیپیں ، جیپسٹرز اور دیگر گاڑیاں خریدیں اور ان کے ہی - او-ایل - بل کی کل کتنی رقم ہے -

(و) متذکرہ ہر ایک سال کے دوران واپڈا نے افسروں اور دیگر عملہ کے لئے رکھی گئی سٹاف کاروں ، جیپوں ، جیپسٹروں اور سٹیشن ویگنوں کی مرمت پر کل کتنی رقم خرچ کی -

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) : (الف)امریکی امدادی قرضہ ۸۸ میں سے ۶۵-۱۹۶۶ء کے دوران میں مشینری درآمد کرنے کے لئے واپڈا کو ۲۸۶ لاکھ روپے کی رقم کی تعین کی گئی تھی - اس کے بالمقابل واپڈا نے اب تک ۲۷۴۸۶ روپیہ سے استفادہ کیا ہے - اس سال میں حکومت چیکوسلواکیہ کے ساتھ ''مال کے بدلے مال'' کے معاہدے میں سے ۱۶ لاکھ روپے کی ایک اور رقم مہیا کی گئی تھی اور اس رقم سے استفادہ کیا جا چکا ہے - ۶۴-۱۹۶۳ ، ۶۵-۱۹۶۴ ، ۶۷-۱۹۶۶ء کے دوران میں مشینری یا موٹر گاڑیوں کی درآمد کے لئے کوئی غیر ملکی زر مبادلہ مختص نہیں کیا گیا تھا -

(ب) سالہائے ۶۴-۱۹۶۳ ، ۶۵-۱۹۶۴ ، ۶۶-۱۹۶۵ ، ۶۷-۱۹۶۶ (مارچ ۱۹۶۷ء تک) کے دوران میں مختلف پروجیکٹوں پر اور دفتری استعمال کے لئے واپڈا کی طرف سے خرید کردہ سٹاف کاروں ، جیپوں ، جیپ نما گاڑیوں اور سٹیشن ویگنوں کی سالوار تعداد ایوان کے سامنے پیش کردہ کیفیت نامہ ''الف''

میں دی گئی ہے ۔ یہ موٹر گاڑیاں مقامی کرنسی میں خریدی گئی تھیں سوائے ان گاڑیوں کے جو متذکرہ بالا قرضہ ۸۸ میں سے حاصل کی گئی تھیں ۔ ۶۴-۱۹۶۳ء میں تمام کی تمام ۳۰ کاریں درآمد کی گئی تھیں ۔ ۶۵-۱۹۶۴ء میں ۲۸ کاریں درآمد کی گئی تھیں ۔اور بقیہ ۲ عدد مقامی کرنسی میں ۔

(ج) مطلوبہ معلومات ایوان کے روبرو پیش کردہ کیفیت نامہ ''ب'' میں درج کی گئی ہے ۔ نیلام یا ٹنڈروں کے ذریعے مارچ ۱۹۶۷ء تک فروخت کردہ موٹر گاڑیوں اور دیگر آلات کے حاصل فروخت کی رقم ۱۳,۷۶,۱۶۸ء۰۰ روپے بنتی ہے ۔ ہلکی گاڑیوں کی فروخت سے حاصل شدہ رقم علیحدہ مہیا نہیں کی جا سکتی کیونکہ وہ تمام آلات و موٹر گاڑیاں جن کو ناقابل استعمال قرار دیا گیا تھا مخلوط طور پر نیلام کی گئی تھیں ۔ آلات اور موٹرگاڑیاں جن کو ابھی تک نیلام نہیں کیا گیا ہے مناسب وقت پر فروخت کر دی جائیں گی ۔

(د) بین الاقوامی معیار کے بموجب پروجیکٹوں پر زیر استعمال موٹر گاڑیوں کے استعمال کئے جانے کی مدت ۳ سال ہے ۔ لیکن واپڈا موٹر گاڑیوں کو اوسطاً ۵ سال سے زائد عرصہ تک استعمال کرتا رہا ہے ۔

(ہ) واپڈا کے زیر عمل مختلف پروجیکٹوں کو ''مشینری پول آرگنائزیشن'' موٹر گاڑیاں مہیا کرتی ہے ۔ ان موٹر گاڑیوں کے لئے پی ۔ او ۔ ایل بلوں کا حساب انفرادی پروجیکٹوں کیطرف سے کام کے حسابات کے ساتھ ساتھ رکھا جاتا ہے ۔

پی - او - ایل کی لاگت کو کام کی مجموعی لاگت سے علیحدہ کرنا دشوار ہے -

(و) معلومات سردست دستیاب نہیں ہیں کیونکہ یہ موٹر گاڑیاں واپڈا کے مختلف شعبوں کے جو ایسے حسابات رکھنے کے ذمہ دار ہیں زیر استعمال رہی ہیں -

کیفیت نامہ ''الف''

مدات	۱۹۶۳-۶۴	۱۹۶۴-۶۵	۱۹۶۵-۶۶	۱۹۶۶-۶۷
جیپیں	۱۷۳	۱۸۴	۱۵	۴۸
جیپسٹرز	—	—	—	-
سٹاف کاریں	۳۰	۳۰	—	—
سٹیشن ویگنیں	۲۴	۱۴	—	—
پک اپس	۴۷	۸۴	—	—

کیفیت نامہ ''ب''

کیفیت	۱۹۶۳-۶۴	۱۹۶۴-۶۵	۱۹۶۵-۶۶	۱۹۶۶-۶۷
(۱) سٹاف کاریں جنہیں ناقابل استعمال قرار دیا گیا	—	۲	—	۲۴
لاگت وصول (لاکھوں روپیہ میں)	—	۵۶۲۶	—	۶۶۰۰

کیفیت	۱۹۶۳-۶۴	۱۹۶۴-۶۵	۱۹۶۵-۶۶	۱۹۶۶-۶۷
جنہیں نیلامی یا ٹنڈر کے ذریعے فروخت کیا گیا۔	—	۱	۱	—
(۲) جیپ ۔ جیپسٹرز اور پک اپس جنہیں ناقابل استعمال قرار دیا گیا	—	۸۴	۱	۱۸۷
لاگت حصول	—	۱۱،۱۳	۵،۱۶	۲۷،۳۵
جنہیں نیلامی یا ٹنڈر کے ذریعے فروخت کیا گیا	—	۳۷	۳۷	—
(۳) سٹیشن ویگنیں جنہیں ناقابل استعمال قرار دیا گیا	—	۱	—	۱۳
لاگت حصول	—	۵،۱۹	—	۲،۵۳
جنہیں نیلامی یا ٹنڈر کے ذریعے فروخت کیا گیا	—	—	۱	—
گاڑیاں جو تھور پر قابو پانے اور اصلاح اراضی کے پروجیکٹوں کی ہیں جنہیں ناقابل استعمال قرار دیا گیا	—	۴۹	-	۸

کیفیت	۱۹۶۳-۶۴	۱۹۶۴-۶۵	۱۹۶۵-۶۶	۱۹۶۶-۶۷
لاگت حصول	—	۸۴۶۵	—	۲۴۳۲
جنہیں نیلامی یا ٹنڈر کے ذریعے فروخت کیا گیا	—	۱	۳۲	—

LORALAI POWER HOUSE

*8799. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Irrigation and Power please refer to answer to starred question No. 4346, given on the floor of the House on 13th December 1966 and state :—

(*a*) the estimated cost of increasing the capacity of Loralai Power House from 240 K.W. ;

(*b*) the names of the villages of the said District proposed to be supplied electricity and total number of connections to be supplied for agricultural purpose ;

(*c*) the likely date by which the said Power House will be supplying electricity round the clock ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Rs. 6,94,000/-

(*b*) The following villages of the said district are proposed to be supplied with electricity if financially justified :—

Zingiwal.
Chapli.
Roodlien.
Sagar Lalri.
Asghar Loon.

43 tube vells are proposed to be supplied with electricity for agricultural purposes.

(*c*) End of March 1968.

MANSKI FLOOD IRRIGATION BUND, LORALAI

*8800. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that the Executive Engineer, Irrigation, Loralai, surveyed Manski Flood Irrigation Bund, Loralai sometimes back and a scheme was formulated ; if so, the likely date by which the work thereon will be started ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : No. The feasibility of the scheme has not yet been established. This scheme is not included in the list of schemes approved for the 3rd five year plan. Investigations to determine the soundness or otherwise of this scheme are, however, being carried out. Under the circumstances, the likely date when this scheme shall be taken up cannot be stated at this stage.

CONSTRUCTION OF NEW MINORS IN AREAS IRRIGATED BY PEHUR FLOW IRRIGATION

*8863. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the village-wise area irrigated by the Pehur Flow Irrigation during the years 1963-64, 1964-65, 1965-66 and 1966-67 respectively ;

(*b*) whether any new minors have been constructed and improvements made there during the years mentioned above ; if so, details thereof and the year in which the work was done ;

(*c*) whether any further improvements in the form of construction of new minors or otherwise are proposed to be made in the years 1967-68, 1968-69 and 1969-70 respectively ; if so, details thereof?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) The required information is placed on the Table.

(*b*) No.

(*c*) Construction of a new Zarobi Minor off-taking from the Pehur Main Canal at R.D. 48000 has been approved for execution during the year 1968-69. No other work of improvement is proposed during the years 1967-68 and 1969-70.

Statement Showing Area Irrigated Village wise from the Year 1963-64 to 1966-67.

S. No.	Name of Village	Area irrigated during			
		1963-64	1964-65	1965-66	1966-67.
1.	Ambar	867	902	908	952
2.	Batakara	379	438	484	557
3.	Bam Khel	492	447	495	615
4.	Beka	1222	1322	1341	2194
5.	Bazar	2	80	105	110
6.	Pontia	52	69	75	77
7.	Baja	136	119	135	135
8.	Panjpir	371	393	382	406
9.	Tordher	1411	1600	1633	1848
10.	Thano	747	848	942	934
11.	Topi	29	43	56	76
12.	Thankoi	349	417	456	536
13.	Jalsai	11	12	9	6
14.	Jalbai	1198	1312	1199	1332
15.	Jehangira	940	977	1164	1469
16.	Khazana	711	989	864	921
17.	Zakaria	397	378	414	407
18.	Dodher]	60	77	75	71
19.	Zarobi	450	585	708	861
20.	Zaida	2068	2287	2260	2385
21.	Shahmansoor	738	728	820	841
22.	Sheikhdheri	806	836	865	948
23.	Salah	546	596	646	662
24.	Kotha	610	674	916	1123
25.	Kalabat	1039	970	1111	1332
26.	Kaddi	1038	961	1254	1512

S. No.	Name of Village	Area irrigated during			
		1963-64	1964-65	1965-66	1966-67
27.	Kunda Jabba	2085	2138	2001	2155
28.	Kunda Maira	100	111	151	131
29.	Garh Munara	565	734	659	964
30.	Lahor Pory	1418	1433	1599	1574
31.	Lahor Rapory	2267	2347	2126	2359
32.	Marghuz Akakhel	271	304	323	324
33.	Marghuz Barakhel	278	400	472	577
34.	Manki	2695	2889	3124	3277
35.	Matani Changan	786	885	944	1103
36.	Nabi	1186	1196	1141	1233
37.	Hund	685	906	1054	1411
38.	Haryan	787	979	1119	1121
39.	Yousafi	371	457	534	508

WATERLOGGING AND SALINITY IN PESHAWAR, MARDAN, BANNU, KOHAT AND D.I. KHAN

***8866. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the total acreage of land as has been affected by waterlogging and salinity in the distrcits of Peshawar, Mardan, Bannu, Kohat and D.I. Khan respectively ;

(*b*) the total number of tubewells installed in each of the said districts during the years 1964-65 to 1966-67 and amounts spent thereon ;

(*c*) whether any amount has been spent on remodelling of drainage and construction of New Irabs in the said districts during the said years; if so, details thereof ;

(*d*) the acreage of land reclaimed in each of the said districts during the said years ;

(*e*) whether Government has prepared any scheme for reclaiming the land affected by waterlogging and salinity in Mardan District; if so, details thereof and the amount allocated for the said work during 1967-68 and if no amount has been allocated for the said purpose, reasons therefor?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) The total acreage of land effected by waterlogging & salinity is as per statement placed on the Assembly Table.

(*b*) The total number of tubewells installed and the amount spent thereon during the years 1964-65 to 1966-67 is as per statement placed on the Assembly Table.

(*c*) Yes. Detail as per statement placed on the Assembly Table.

(*d*) The acreage of reclaimed in each of the district is as per statement placed on the Assembly Table.

(*e*) Yes. Detail of the schemes and the amount allocated for the said works within the year 1967-68 is as per statement placed on the Assembly Table.

Statement showing position regarding Waterlogging & Salinity in Peshawar, Mardan, Bannu, Kohat & D. I. Khan Districts

(*a*) The total acreage of land effected by waterlogging and salinity is as below:—

Peshawar	...	21,930
Mardan	...	30,426
Bannu	...	106,000
Kohat	...	Nil
D. I. Khan	...	36,364

(*b*) The total number of tubewells installed and the amount spent thereon during the year 1964-65 to 1966-67 is as under:—

		No. of Tubewells installed	Amount spent thereon Rs.
Peshawar	...	31	11,98,044.00
Mardan	...	Nil	Nil
Bannu	...	Nil	Nil
Kohat	...	Nil	Nil
D. I. Khan	...	84	65,33,950.00

(c) Amount spent on remodelling of drainage and construction of new Irabs is as under:—

		Rs.
Peshawar	...	74,487.00
Mardan	...	1,22,175.00
Bannu	...	40,458.00
Kohat	...	Nil
D. I. Khan	...	Nil

(d) The acreage of land reclaimed in each of the districts is as below:—

Peshawar	...	448 acres.
Mardan	...	18,583 acres.
Bannu	...	The project is in hand. Reclamation of the area can be ascertained when the scheme has run for a couple of seasons.
Kohat	...	Nil
D. I. Khan	...	Nil

(e) Details of the schemes and the amount allocated for the said works is as under:—

	Rs.
(1) Remodelling of Kashmalee Drain upstream Mardan Charsadda Road.	94,000.00
(2) Construction of Drainage Scheme in Manki area, Swabi Tehsil.	48,600.00

CHIEF ELECTRIC INSPECTORS, ELECTRIC INSPECTORS, ASSISTANT ELECTRIC INSPECTORS AND SUB-ELECTRIC INSPECTORS

*8915. **Mian Saifullah Khan:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) the region-wise numbers of Chief Electric Inspectors, Electric Inspectors, Assistant Electric Inspectors and Sub-Electric Inspectors in the Province;

(*b*) the region-wise number of inspection reports submitted by Electric Inspectors and Sub-Electric Inspectors during 1966;

(*c*) the number of posts of above categories still lying vacant and the steps Government intend to take to fill up the said posts?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*)

	Multan Region	Peshawar Region	Lahore Region	Hyderabad Region	Karachi Region
(*a*) (*i*) Chief Electric Inspector	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil
(*ii*) Electric Inspector ...	1	1	Nil	Nil	Nil
(*iii*) Assistant Electric Inspector.	2	1	3	2	2
(*iv*) Electric Sub-Inspectors	3	2	6	7	6
(*b*) Inspection reports submitted by:—					
(*i*) Assistant Electric Inspectors.	419	425	1663	3094	708
(*ii*) Electric Sub-Inspectors	3320	2325	1781	5206	1700

(*c*) The posts of different categories still lying vacant are given below:—

(*i*) There is no post of Chief Electric Inspector in West Pakistan.

(*ii*) Electric Inspectors 3 Nos.

(*iii*) Assistant Electric Inspectors 5 Nos.

(*iv*) Electric Sub-Inspectors 4 Nos.

(*b*) For parts (*ii*) and (*iii*) above, the Government have got the posts advertised through the West Pakistan Public Service Commission for a number of occasions but unfortunately no suitable hands have so far been recommended by the Commission for appointments.

(*c*) The vacant posts of the Electric Sub-Inspectors are being filled in by the respective Electric Inspectors through the employment exchanges.

CANDIDATES APPEARING IN WIREMAN CLASS II EXAMINATION AND ELECTRIC SUPERVISOR CLASS I EXAMINATION

*8916. **Mian Saifullah Khan:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the region-wise number of persons who appeared for Wireman Class II Examination during 1966 and the number out of those who successfully passed the said examination ;

(*b*) the region-wise number of persons who appeared for Electric Supervisor Class I Examination during 1966 and the number out of those who successfully passed the said examination?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) and (*b*) : As per statement placed on the Assembly Table.

STATEMENT

	Karachi Region	Hyderabad Region	Peshawar Region				Lahore Region	Multan Region
(*a*) Wireman Class II Examination, 1966.								
(*i*) Number of persons appeared	1106	515	...				...	...
(*ii*) Number of persons passed	305	290	...				...	...
			Parts					
			A	B	C	D		
(*b*) Supervisors Class I Examination, 1966.								
(*i*) Number of persons appeared	209	102	348	407	298	202	...	...
(*ii*) Number of persons passed	17	19	320	172	98	48	...	...

SHORTAGE OF POWER IN LAHORE

*8937. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that about 2000 electricity consumers in the Civil Lines, Mozang and Bhunpura area of Lahore experienced an acute shortage of power due to the burning out of one of the three rotary machines converting A.C. current into D.C. during the months of April and May, 1967;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative (*i*) when the machines were burnt alongwith the reasons therefor and the names with designations of the Officers if any responsible for it;

(*c*) when the machine was replaced and in case the machine has not so far been replaced (*i*) the reasons for this delay, (*ii*) the name of the Officer responsible for the delay and (*iii*) the action taken by Government against the defaulter?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes, but the shortage was experienced only during peak-load hours and it was not because of burning of the rotary machine but due to taking out of one of the machines for overhauling.

(*b*) Does not arise in light of (*a*) above.

(*c*) The machine was recommissioned after overhauling on 22-5-67.

(*i*), (*ii*) and (*iii*) Does not arise in light of above.

BREAKDOWN OF ELECTRICTY IN SHEIKHUPURA

*9023. **Chaudhri Manzur Hussain**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the number of hours during which electricity remained off in Sheikhupura City during the months of July and August, 1967;

(*b*) whether it is a fact that the breakdown of electricty in the said town has occurred almost every day during the said period;

(*c*) whether it is a fact that the supply of electricity to District Sheikhupura was suspended only for maintaining the supply of electricity to the City of Lahore ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) The electricity supply to Sheikhupura city remained off for 25.07 hours during July, 1967 and for 10.41 hours during August, 1967.

(*b*) No.

(*c*) No, the supply to Sheikhupura was rather given at the cost of low voltage at Lahore. The load at Sheikhupura was shed only in extreme emergency of a total system failure or to improve system voltage.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO TUBEWELLS IN SHEIKHUPURA DISTRICT

***9024. Chaudhri Manzur Hussain :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of private tubewells for irrigation purposes supplied with electricity in Sheikhupura District ;

(*b*) the number of tubewells, out of those mentioned in (*a*) above, which are functioning under M.C.G.;

(*c*) whether Government intend to do away with the procedure of realising M.C.G. ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : Information is being collected.

PROVIDING ELECTRICITY TO VILLAGES IN SHEIKHUPURA DISTRICT

***9031. Chaudhri Manzur Hussain :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the names of villages in Sheikhupura District where electricity has been supplied ;

(*b*) whether Government have any other scheme to provide electricity to the villages of the said District ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-din-Din) : (*a*) As per statement placed on the Assembly Table.

(*b*) There is no specific scheme for electrification of villages of the said District. However, the villages are being electrified under the scheme of System, Additions, Renewals and Replacement in the Province. Such villages of the said District which are financially justified will also be electrified.

Sheikhupura Sub-Division.

1. Badro-Muralli.
2. Bilowala.
3. Chak No. 17.
4. Niana Thatha.
5. Kadlathi.
6. Chappan.
7. Kalia.
8. Joyanwala.
9. Chichokimalian.
10. Qila That Singh
11. Qadirabad.
12. Ayya.
13. Bhikki.
14. Ahmba.
15. Heroder.
16. Sahuki-Mallian.
17. Qila Sattar Shah.
18. Sheikh Wan.
19. Kharianwala.
20. Rasala Chak Char.
21. Kot Pindi Dass.
22. Burjwala.
23. Bhuttar.
24. Tibi Humbo.
25. Bhaddro.
26. Pir Kot.
27. Malian Kalan.

Chuharkana Sub-Division.

1. Sheroki.
2. Chambal.
3. Bhagga Buttan.
4. Sucha Sauda.
5. Kukar Kul.
6. Kotla Pinju Baig.
7. Jatri.

Nankana Sahib Sub-Division.

1. Chak No. 641.
2. Chak Dhola.
3. Mandialan
4. Ferozewatwan.
5. Ghulla Batwan.
6. Bahawal Kot.
7. Ihata Khushi Ram.
8. Suhail Walgan.

Nankana Sahib Sub-Division—*Concld.*

9. Khadirpur.
10. Chak Baga.
11. Jogikot.
12. Machhrala.
13. Kot Roshan Din.
14. Valilwala.
15. Sajowala.
16. Chak Budha.
17. Khadarwala.
18. Warhan Battian.

Sharaqpur Sub-Office.

1. Malakpur.
2. Mirpur.
3. Dhamke.
4. Moranwala.
5. Kabirwala.
6. Satto Jorian.
7. Toria.
8. Kot Noor Shah.
9. Attari.
10. Saidpur.
11. Rana Bhatti.
12. Dhuddian.

Sukheki Sub-Division.

1. Rattian.
2. Ali Abad.
3. Kot Begum.
4. Lagowal.
5. Gajowala.
6. Bado Malli.
7. Suddar.
8. Goband Garh.
9. Mahas.
10. Marium Abad.
11. Salar Bhattian.
12. Kot Mela Din Mohd.
13. Shana Dera.
14. Mallay.
15. Kot Murad.

Bucheki Sub-Division.

1. Chak Pura.
2. Village Burkhurdar.
3. Kot Hussain.
4. Nadipur Piran.
5. Kot Fazal.
6. Adda Bucheki.
7. Chak No. 360/GB.
8. Kot Hadayat.
9. Chak 646/GB.
10. Chak 569/GB.
11. Chak No. 633/GB.
12. Chak No. 6433/GB.

*۹۰۳۳ - چودھری منظور حسین - کیا وزیر آبپاشی و برقیات میرے نشان زدہ سوال نمبر ۴۳۱۶ کے جواب کے جزو (الف) کے حوالہ سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع شیخوپورہ اور گوجرانوالہ میں ماہ جولائی اور اگست ۱۹۶۷ء کے دوران بھی بجلی کی سپلائی کم رہی -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بجلی کی قلت کی وجہ سے متذکرہ اضلاع میں خریف ۱۹۶۷ء کی فصلیں بری طرح متاثر ہوئیں -

(ج) متذکرہ اضلاع میں بجلی کی مکمل سپلائی کب تک بحال کر دی جائیگی ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمید الدین)- (الف) ۱۴۳ (ب) ۱۳۱ -

(ج) جی ہاں (الف) بالا میں متذکرہ درخواستوں میں سے ۱۲ درخواستیں متوقع صارفین کی درخواست پر مسترد کر دی گئی تھیں -

---

ADEQUATE SUPPLY OF ELECTRICITY TO SHEIKHUPURA AND GUJRANWALA DISTRICTS

*9033. **Chaudhri Manzur Hussain** : Will the Minister of Irrigation and Power please refer to the answer to part (*a*) of the starred question No. 4316 given on the floor of the House on 29-11-66 and state :—

(*a*) whether it is a fact that in Sheikhupura and Gujranwala Districts, the electricity was in short supply even during the months of July and August, 1967 ;

(*b*) whether it is a fact that due to the short supply of electricity, the *Kharif* crops of 1967 have been badly effected in the said Districts ;

(*c*) the time by which full supply of electricity will be restored in the said Districts ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : Information is being collected.

INSTALLATION OF TUBEWELLS IN CHAKS 14-R AND 15-R IN DISTRICT GUJRAT

*9042. **Nawabzada Chaudhri Asghar Ali:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the expenditure incurred by WAPDA on the installation of each tube-well in Chaks 14-R and 15-R in District Gujrat;

(*b*) whether it is a fact that the local zamindars have also installed tubewells in the said Chaks and the amount of expenditure incurred by them on the installation of each tubewell is less than rupees ten thousand ;

(*c*) whether it is a fact that the expenditure incurred by WAPDA on the installation of the said tubewells is ten times the expenditure incurred the said zamindars ; if so, reasons therefor;

(*d*) whether it is a fact that Jeeps have been provided to Overseers appointed for the maintenance of tubewells in Tehsil Phalia, District Gujrat;

(*e*) if answer to (*c*) above be in the affirmative (*i*) the expenditure being incurred on the maintenace of each of the said Jeeps, (*ii*) the Travelling Allowance sanctioned to each Overseer and (*iii*) the monthly pay of each Overseer ;

(*f*) whether Motor-Cars or Jeeps were provided to S.D.Os. or officials of the same status before Independence; if not (*i*) reasons for providing Jeeps to the said officials now and (*ii*) whether Government intend to withdraw the said provision with a view to curtailing unnecessary expenditure incurred as a result ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) The average cost for tubewells installed by WAPDA is given in a statement placed on the Table.

(*b*) This Department does not maintain a record of expenditure incurred on private tubewells, so not known to this Department.

(*c*) Since the record of expenditure on private tubewells is not maintained by this Department, comparison is not possible.

(*d*) No.

(*e*) Question does not arise.

(*f*) No motor-car or jeep was allotted to any S.D.O before or after Independence.

STATEMENT

(*a*) Average contracted cost per tubewell	...	Rs. 48,600,00
(*b*) Average cost including expenditure for Administration, Engineering Custom Duties, Interest etc:	...	Rs. 72,900.00

(the exact cost would be determined when the accounts are closed)

LAND AFFECTED IN GUJRAT DISTRICT DUE TO BLOCKADE OF WATER SUPPLY BY QADIRABAD BARRAGE

*9043. **Nawabzada Chaudhri Asghar Ali** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the villages of Kotli Daim, Channi Bhaun, Nurpur and Channi Manga in Gujranwala District and Kotha Bhola, Manga, and Sahanpal in Gujrat District have been affected as a result of blockade of water supply by the Qadirabad Barrage;

(*b*) whether it is a fact that houses and crops in the said villages have been destroyed due to the reason that the level of subsoil water has risen;

(*c*) whether it is a fact that the residents of the said villages have submitted many applications to the Department for suitable compensation;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to pay compensation to the said applicants and allot them alternative land somewhere else; if so, when?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : Information is being collected.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO TUBEWELLS, SAW MILLS AND FLOUR MILLS

***9059. Nawabzada Chaudhri Asghar Ali:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether the Tubewells, Saw Mills and Flour Mills installed privately in the villages will also be supplied with electricity from those nearby transmission lines which have been installed by the Electricity Department along the canals for supplying electricity to the tubewells?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): Yes, a reasonable margin is always kept for picking up the load of nearby villages while laying these lines. Privately installed tubewells in the villages, Saw Mills and Flour Mills are supplied with electricity from these lines as and when requested by the villagers subject to the availability of funds and establishment of financial justification.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO VILLAGE JOKALIAN, TEHSIL PHALIA, DISTRICT GUJRAT

***9062. Nawabzada Chaudhri Asghar Ali** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Union Council of Jokalian, Tehsil Phalia, District Gujrat has sent resolutions to the Electricity Department demanding the supply of electricity to the said village; if so, the action taken on the said resolutions;

(*b*) the number of applications submitted on prescribed forms by the residents of the said Union Council and the said village Jokalian for the supply of electricty for tubewells in 1962-63 and during the period when District Gujrat was included in Peshawar Circle of Electricty Department and the action taken thereon so far;

(*c*) whether it is a fact that in 1965, the residents of the said village Jokalian also submitted applications to the then Minister of Irrigation and Power for the supply of electricity ;

(*d*) whether it is a fact that the authorities concerned also promised orally for the supply of electricity to the above said village; if so, the action taken by the Department in this respect ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): Information is being collected.

BUND NEAR VILLAGE JOKALIAN, DISTRICT GUJRAT CAUSING HINDRANCE IN THE DRAINAGE OF RAIN WATER

*9068. **Nawabzada Chaudhri Asghar Ali:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a bund has been constructed near village Jokalian, District Gujrat, which is causing hindrance in the drainage of rain water;

(*b*) whether it is a fact that the residents of the said village have made several representations to the authorities concerned for making adequate arrangements for draining out rain water;

(*c*) whether it is a fact that the syphon constructed for drainage purpose has also been rendered useless with the construction of spurs and also on account of the level of Nullah having risen due to river silt;

(*d*) whether it is a fact that the residents of the said village had requested the construction of another syphon on the eastern side of the spur; if so, the time by which the said syphon would be constructed;

(*e*) whether it is a fact that the standing crops have been badly damaged due to stagnating rain water causing much loss to cultivators; if so, whether Government intend to compensate the cultivators for their loss; if not, reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : Information is being collected.

CONSTRUCTION OF NEW CANAL IN BORDER AREA OF LAHORE

*9075. **Mian Muhammad Shafi :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether there is any scheme for the construction of a new canal in the border area of Lahore :

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the approximate date by which work will be started along with the total estimated cost of the said scheme ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) It is not in the public interest to furnish reply to this question.

(*b*) Does not arise.

LINE MEN AND LINE SUPERVISORS OF ELECTRICITY BRANCH WAPDA

*9078. **Mian Muhammad Shafi** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of Linemen and Line Supervisors of Electricty Branch WAPDA who are under suspension along with the dates since when they are under suspension ;

(*b*) whether any maximum period of suspension of the employees of WAPDA Electricity Branch is prescribed ; if so, what is that period ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : The requisite information is being collected.

EXTENSION OF POWER LINE FROM KANAK TO PANJPAI IN CHAGAI DISTRICT

*9136. **Mian Saifullah Khan** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :

(*a*) whether it is a fact that WAPDA is extending power line from Kanak to Panjpai in Chagai District ;

(*b*) whether it is a fact that the Deputy Commissioner, Chagai has recommended the extension of power line from Kanak to Panjpai and from Panjpai to Naushki ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the steps Government intend to take to extend WAPDA electric power line from Panjpai to Nauskhi ;

(*d*) whether the extension line from Kanak to Panjpai will be a 66 KV High Tension Cable; if not, reasons thereof ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) An 11 KV line is being erected from Kanak to Punjpai. Its further extension to Naushki is technically not feasible.

(*d*) No, the extension from Kanak to Panjpai is an 11 KV line as explained at (c) above. As regards the extension of 66 KV system to this area the load survey is being carried out and the justification of such an extension being explored.

LAND IN VILLAGES KARMONWALI, OMERPUR, SHUJAATPUR, ADBADRA SOUTH SHAHPUR

*9153. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the land in villages of Karmonwali, Omerpur, Shujaatpur, Adbadra South Shahpur within Ilaqa Jalalpur Pirwala, Tehsil Shujabad, District Multan are not supplied canal water and the only source for irrigation there is the flood water of the river ;

(*b*) whether it is also a fact that lands of the said villages are lying fallow for the last three years as no flood water has come during this period ;

(*c*) whether it is a fact that most of the said lands are cultivable and whenever water is available foodgrain crops are cultivated there ;

(*d*) whether Government are aware of the fact that due to non-availability of Irrigation facilities, lands in the said area produces nothing and are lying waste ;

(*e*) whether it is a fact that tubewells are being installed even in those areas which are already being irrigated by canal water ;

(*f*) if answer to (*a*) to (*e*) above be in the affirmative, whether there is any scheme under the consideration of Government for the installation of tubewells in the said area ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes. The land in all the villages as mentioned is outside the Irrigation Boundary except 708 acres of village Shujaatpur.

(*b*) Irrigation Department does not have any record outside the Irrigation Boundary.

(*c*) The same as (*b*) above.

(*d*) The same as (*b*) above.

(*e*) Yes. Some schemes are under execution for converting non-perennial areas into perennial areas by tubewells.

(*f*) Yes. Government is actively considering to instal about 50 number tubewells in the riverian area along the right bank of river Sutlej.

PROVIDING ELECTRICITY TO MERGED AREA IN DISTRICT HAZARA

*9178. **Khan Malang Khan** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether there was any scheme for the production of electricity in District Hazara for supply to merged area ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the amount expended on the survey of the said scheme, (*ii*) the estimated cost of the said scheme and (*iii*) the time by which electricity will be provided to the said area ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : Information is being collected.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

IRRIGATION OF CULTIVABLE LAND IN QUETTA DIVISION

349. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the districtwise total area brought under cultivation in Quetta Division during the years from 1955 to 1966, separately, through (*i*) weirs constructed by the Irrigation Department, (*ii*) *Karazes*, (*iii*) Tubewells (*iv*) Open Surface Wells, (*v*) Flood Bunds and (*vi*) Other Sources;

(*b*) the districtwise and yearwise total area (*i*) expected and (*ii*) actually brought under cultivation due to completion of irrigation schemes during the years from 1959 to 1966;

(*c*) total increase in production expected and actually effected due to completion of the said schemes during the period mentioned in (*d*) above ;

(*d*) in case no increase has been effected in the production after the implementation of the said schemes, reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : The required information has been incorporated in the statement, a copy of which is placed on the Table of the House.*

IRRIGATION OF CULTIVABLE LAND IN KALAT DIVISION

350. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the district-wise total area brought under cultivation in Kalāt Division during the years from 1955 to 1966, separately, through (*i*) weirs constructed by the Irrigation Department, (*ii*) *Karazes*, (*iii*) Tubewells (*iv*) Open Surface Wells, (*v*) Flood Bunds and (*vi*) other sources ;

**Please see Appendix III at the end.*

(*b*) the total area expected and actually brought under cultivation due to completion of irrigation schemes during the years from 1959 to 1966 in the said Division ;

(*c*) total increase in production expected and actually effected due to completion of said schemes during the years from 1959 to 1966 in the said Division ;

(*d*) in case no increase in production has been effected after the implementation of the said schemes, reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : The required information has been incorporated in the Annexures A to D, a copy of which is placed on the Table of the House.*

COAL CONSUMED PER KILOWATT HOUR IN WAPDA THERMAL ELECTRIC POWER STATION AT SHEIKH MANDA, QUETTA

356. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the cost of coal consumed per kilowatt hour in WAPDA Thermal Electric Power Station at Sheikh Manda, Quetta, during 1964-65 and 1966, separately ;

(*b*) the tonnage of coal, with its cost, supplied to and consumed by the said power station during 1964, 1965 and 1966, separately ;

(*c*) the number of coal samples drawn for testing and analysed by WAPDA at the said power station during 1964, 1965 and 1966 separately ;

(*d*) the analysis results of each of the said coal samples stating (*i*) total moisture, (*ii*) fix carbon, (*iii*) volatile matter, (*iv*) ash content and (*v*) calorific value in British Thermal Units per pound of coal ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : Information is being collected.

QUESTION OF PRIVILEGE

RE : INCORRECT INFORMATION SUPPLIED IN CONNECTION WITH THE ANSWER TO STARRED QUESTION No. 8965 CONCERNING COLLECTION OF HOUSE TAX BILLS BY THE UNITED BANK LTD.

Mr Speaker: We will now take up a privilege motion by Malik Muhammad Akhtar.

**Please see Appendix IV at the end.*

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg leave of the House to raise a question of the privilege of the Assembly on the ground that a breach of the privilege has occurred.....

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یسین خان وٹو) - جناب والا۔ جو پریولیج موشن آج کے لئے رکھی گئی تھی اسے پہلے آنا چاہئے - اب جیسے آپ پسند کریں -

مسٹر سپیکر - آپ درست فرماتے ہیں - ملک صاحب آپ تشریف رکھیں پہلے وزیر صاحب اس تحریک استحقاق کی وضاحت کریں گے جو آج کے لئے ملتوی کی گئی تھی -

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - ملک صاحب نے جو پریولیج موشن پیش کی ہے میں آپ کی اجازت سے اس کے متعلقہ الفاظ پڑھے دیتا ہوں -

Malik Muhammad Akhtar wants to raise a question of privilege of the Assembly on the ground that a breach of the privilege of the Assembly has occurred due to incorrect information supplied on 29th September, 1967 by me Sir, in answer to his starred Assembly Question No. 8965. According to him Sir in answer to part (*b*) of the question it has been stated that a copy of the advice of the Legal Advisor of the Lahore Municipal Corporation dated 29th June 1967 is placed on the Table of the House whereas the document actually supplied to him at 9.30 a.m. in the House was a copy of the opinion of the Legal Advisor of the Lahore Municipal Corporation dated 30-5-65, 2-6-67 and 5-7-67 relating to a different topic. In this way another document has been supplied instead of the required document by the Chairman, Lahore Municipal Corporation with an intention to conceal the legal advice dated 29-6-1967 in which the Legal Advisor, Lahore Municipal Corporation has given his opinion that the collection of the House Tax cannot be handed over to a Bank. The incorrect information supplied to the House has caused a breach of privilege of the Members of the House.

جناب والا - اس کے بارے میں میں آپ کی اجازت سے آپ کی اور اس معزز ایوان کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اس دن کی

فہرست سوالات میں جو سوالات نمبر ۸۹۶۳ اور ۸۹۶۵ تھے ان میں سے سوال نمبر (سی) ۸۹۶۳ میں فاضل ممبر نے دریافت کیا تھا -

Whether the advice of the Legal Advisor of the Lahore Municipal Corporation was obtained in the matter, if so, a copy of his opinion given by him be placed on the Table of the House.

پھر جناب والا۔ جو under discussion question یعنی سوال نمبر ۸۹۶۵ ہے اس کے جز (بی) میں یہ ہے -

Whether it is a fact that the advice of the Legal Advisor, Lahore Municipal Corporation was obtained in the matter; if so, a copy of his advice be placed on the Table of the House.

اب جناب والا - میرے فاضل دوست نے پریولیج موشن اس بنا پر پیش کیا ہے کہ انہیں دوسری advice دے دی گئی اور جو advice دی جانی چاہئے تھی وہ نہیں دی گئی اور چیئرمین نے وہ advice چھپانے کی کوشش کی اور اس ارادے سے کہ وہ اس ایوان کے سامنے نہ آئے - میں عرض کروں گا کہ زیادہ سے زیادہ اس واقعہ کو میں اس حد تک درست تسلیم کرتا ہوں کہ فاضل ممبر کو جو رائے دی جانی چاہئے تھی اس کے بجائے دوسری رائے دے دی گئی - جہاں تک کارپوریشن کا تعلق ہے مجھے واقعاتی طور پر آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا پڑا کہ دوسرے سوال کے لئے Legal Advisor سے رائے مانگی گئی تھی اور وہ میرے محکمہ کے پاس موصول بھی ہوگئی تھی موجود تھی - اتفاق سے یہ ہوا کہ جو آدمی اسے deal کر رہا تھا اور محکمہ کی طرف سے جو شخص اس کام پر متعین تھا وہ نیا آدمی تھا اور اس کو پروسیجر کا پتہ نہیں تھا - جب میں یہ کوئسچین check کر رہا تھا تو میں نے اس سے یہ تمام واقعات دریافت کئے کہ آیا ان کے جوابات چھپ گئے ہیں یا نہیں کیونکہ مجھے ان کے بارے میں اس وقت پوری واقفیت نہیں تھی اور اس کی اطلاع میرے

پاس آج موجود ہے ۔ پھر یہ ہوا کہ جب وقفہ سوالات ختم ہوا تو ملک اختر صاحب اسمبلی کے شعبہ سوالات میں تشریف لے گئے تو وہاں وہ آدمی موجود تھا جب اسے اس امر کی اطلاع ملی کہ اس سوال کی legal advice جو Legal Advisor نے دی تھی وہ ان کو نہیں دی جاسکی تو اس نے فوراً یہ کوشش کی کہ وہ ان کو سپلائی کر دی جائے ۔ اس نے غلطی سے سوا نو بجے یا ساڑھے نو بجے ان کو وہ چیز سپلائی کردی جس کا ملک صاحب نے reference دیا ہے اس کے کہنے کے مطابق جب اس کے نوٹس میں یہ چیز آئی کہ Legal Advisor نے جو رائے دی تھی اور ملک صاحب کو جو رائے ملنا چاہئے تھی وہ نہیں ملی تو اس نے دس بجے کے قریب وہ رائے بھی اسمبلی کے متعلقہ حضرات کو دے دی اور اس کے کہنے کے مطابق اس نے ملک صاحب سے معذرت بھی کی کہ ایسا صرف غلطی سے ہوگیا اس میں محکمہ یا کارپوریشن کا کوئی intention نہیں تھا کہ غلط رائے سپلائی کی جائے ۔ ایک آدمی سے ناتجربہ کاری کی وجہ سے اور اتفاق سے ایسا ہوگیا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ غلطی تو ہوگئی ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ غلطی ہوگئی لیکن یہ ایسی غلطی نہیں ہے جس سے ایوان کا وقار مجروح ہو یا اس کو ضرر پہنچا ہو ۔ انسانی معاملات میں اس قسم کی genuine غلطی کا امکان ہمیشہ رہا ہے ۔ مگر میرے فاضل دوست کو یہ دیکھنا چاہئے کہ جو کاغذ انہوں نے مانگا تھا وہ اتفاق سے اور ناتجربہ کاری کی بناء پر ان کو نہیں ملا بلکہ غلطی سے دوسرا مل گیا لیکن جیسے ہی یہ غلطی پوائنٹ آؤٹ کی گئی تو پھر وہی کاغذ جس کی ضرورت تھی وہ انہیں مہیا کردیا گیا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ

واقعاتی طور پر breach آف پریولیج نہیں ہوا اور یہ بات ان الفاظ کی تردید کرتی ہے کہ ''چیئرمین نے وہ ساری چیز چھپادی'' ۔ محکمہ کے پاس وہ چیز موجود تھی لیکن جو شخص اس کو deal کر رہا تھا اس کی غلطی کی وجہ سے ایسا ہوگیا اور اس کے لئے ملک صاحب سے اس نے معذرت بھی کرلی تھی ۔ اس وجہ سے ایوان کے وقار کو مجروح کرنے کا کوئی شائبہ بھی نہیں تھا ۔ میں پھر عرض کروں گا کہ اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس ایوان کے سوالات اور اس ایوان کے جتنے معاملات ہوتے ہیں اس کو خاص طور پر میں جانتا ہوں میں نے اپنے محکمہ کو پورے طور پر ہدایت کردی ہے کہ پوری کوشش کرکے ہر سوال کا جواب دیا جائے اور ہر چیز جو ممبر صاحبان مانگیں وہ ان کو دی جائے ۔ یہ اتفاق سے اور کسی ایک شخص کے سہو کی وجہ سے ہوگیا اور جب اس شخص کو point out کیا گیا تو اس نے ملک صاحب سے درخواست کی کہ آپ ناراض نہ ہوں اور اسے محسوس نہ فرمائیں ۔

Mr. Speaker: In view of the performance of this department so far as answering of questions is concerned, cannot the Member ignore this ?

Malik Muhammad Akhtar: Here Sir a wrong answer was given.

Minister of Basic Democracies: Sir, I say it with positive certainty that we have tried to give a correct answer to the extent which is humanly possible.

Malik Muhammad Akhtar: Sir, if the Minister tenders an apology to this House.....

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب آپ تشریف رکھیں جہاں تک ایوان کی میز پر place کرنے کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کے محکمہ کے کسی اہل کار کا فرض نہیں ہے ۔ اور جو کاغذات آپ کے پاس پیش کئے جاتے ہیں اور آپ سوالات کے وقفے کے بعد ایوان کی میز پر باقی سوالات

کے جوابات پیش کرتے ہیں تو وہ کاغذات presume یہ کیا جاتا ہے کہ وہ آپ کے پاس موجود ہیں اور آپ کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ میں اس بات کو درست تسلیم کرتا ہوں اور یہ وہ چیزیں ہیں جو presume کی جاتی ہیں ۔ اور presumption ویسے بنیادی طور پر rebutable نہیں ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ

Things have to be performed by persons .....

Mr. Speaker : But this is not to be performed by any person of the department so far as placing of the answers on the Table of the House is concerned.

Minister of Basic Democracies : Sir I had formally declared it that I placed them on the Table of the House and I also presumed that all those formalities, which are performed by the officers of this department, have been performed. The presumption is that ordinarily it shall be placed and ordinarily they have always been placed. In this particular case, it was not because I had not asked those people to complete all the formalities but because the person, who was dealing with it, was inexperienced and due to his negligence this happened. I have told them . . .

Khawaja Muhammad Safdar : You are not catching the point of Mr. Speaker ; you have to perform this duty yourself.

Minister of Basic Democracies : I have submitted the background of this. This is an error which has been committed, but this is a genuine error. To err is human and it is nothing beyond that.

Mr. Speaker : Now does the Member press it ?

Malik Muhammad Akhtar : Certainly Sir, I am really indebted to the Minister for having admitted the negligence on the part of his department, but Sir the consequential issues, which arise, will have to be considered by this hon'ble House. Had it been my own concern and something relating to my person, I would have certainly forgone it, but Sir, there are three points involved. Firstly, I did not contact any Officer of Mr. Yasin Wattoo's Department on that day nor any Officer contacted me, and the information supplied to him is incorrect that somebody came to me and he apologized. Rather your Deputy Secretary and Secretary would

bear witness to that that next day I went to them and I pointed out that a mistake has been committed, and of course I took this matter up with the Superintendent, Questions Branch, earlier than that that the information supplied to me . . .

Mr. Speaker : Was not the copy supplied to the Member on that day at 1-30 p.m. ?

Malik Muhammad Akhtar : The copy was supplied to me on the 30th early in the morning. The incorrect copy was supplied to me at 9-30 a.m.

Mr. Speaker : That was given to the Member at 9-30 a m. but the correct answer . . .

Malik Muhammad Akhtar : I was informed that that had been received by your Office at 1-30 p.m.

Mr. Speaker : At 1-30 p.m.

Malik Muhammad Akhtar : But I was informed the next day.

Mr. Speaker : Had they not asked the Member to have the correct answer and the legal advice at 1-30 p. m. on the same day ?

Malik Muhammad Akhtar : Next day they told me that another document has been received and it is correct, and I may collect it. But as far as I remember I was not allowed by the Secretary to collect it because he said that it did not form part of the answer to my question.

Now, Sir, I will like to bring it to the notice of the Minister the opinion of the Legal Advisor :

"میری رائے میں یہ کام بینک کے سپرد نہیں کیا جا سکتا،،
یہ ہاؤس ٹیکس کے متعلق ہے ۔

Mr. Speaker : I am not going into the details or the merits of the case.

Malik Muhammad Akhtar : Sir my allegations are that the Chairman connived with a certain official of the Basic Democracies Department to shield and cover the malpractices committed by him.

Mr. Speaker : I think the correct copy has been furnished by the Minister now and no breach of privilege has taken place. The motion is ruled out of order.

Malik Muhammad Akhtar : What about the correct answer? Would they repeat this question?

Mr. Speaker : No. We will now take up adjournment motions.

Malik Muhammad Akhtar : I have another privilege motion.

Mr. Speaker : Only one question of privilege can be raised at the same sitting.

ADJOURNMENT MOTIONS

DROWNING OF THREE PERSONS IN A BOAT MISHAP AT LODHRAN

Mr. Speaker : Adjournment Motion No. 92 has already been moved and the Minister was to reply to it today.

Minister for Basic Democracies (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : I oppose it on technical grounds and on facts too.

The position as has been reported is that the mishap did not occur on any ferry of the District Council. This mishap was due to the negligence of a private individual owning a small boat, and his name is Barkat Ali, against whom the local police have registered a case at Lodhran and are investigating. He was running a small boat not from any ferry . . .

Mr. Speaker : As has been stated by the Minister for Basic Democracies, the case is sub-judice and the motion is ruled out of order.

INACCURATE METERS MAINTAINED BY FILLING STATIONS IN LAHORE

Mr. Speaker : Next motion regarding filling stations. Yes, the Minister for Labour.

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان)۔جناب والا ۔ میں اس تحریک التواء کی مخالفت کرتا ہوں ۔ جہاں تک کہ لاہور کے پٹرول پمپوں کے اندر نقائص کا تعلق ہے ۔ مجھے اس کا اعتراف ہے کہ بعض اوقات ان پٹرول پمپوں میں نقائص پیدا ہو جاتے ہیں ۔ لیکن یہ کہنا کہ یہ نقائص ہمارے محکمہ اوزان کے انسپکٹروں کی غفلت یا ان کی نا اہلیت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں مجھے اس سے اختلاف ہے ۔ گذشتہ سیشن

کے دوران بھی اسی قسم کی تحریک التواء اس معزز ایوان میں پیش کی گئی تھی اور اس وقت بھی میں نے اس کے بارے میں تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی تھی - گذشتہ سال ۱۹۶۶ء کے دوران اس محکمے کی طرف سے تقریباً ۲۳۰ دفعہ لاھور کے پٹرول پمپوں کا معائنہ کیا گیا تھا اور تقریباً ۴۳ پٹرول پمپ ایسے پائے گئے تھے جن کے اندر بعض مشینری کے نقائص تھے - ان میں سے تین پٹرول پمپ ایسے تھے جو کہ اپنی شرح سے زیادہ پٹرول سپلائی کر رہے تھے اور باقی پٹرول پمپ اپنی صحیح شرح سے کم سپلائی کر رہے تھے - اس کے نتیجے میں ان پٹرول pumps کو بند کر دیا گیا تھا - اس قسم کے نقائص عام طور سے پٹرول pumps کے اندر پیدا ہو جاتے ہیں - کیونکہ زیادہ تر پٹرول pumps ایسے ہیں جو اسی ملک کے اندر بنائے گئے ہیں اور ان کے اندر اس قسم کے نقائص پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ شکایت اس وقت سے پیدا ہو گئی ہے جب سے پٹرول pumps کی درآمد بیرونی ممالک سے کم ہو گئی ہے - ان اسباب کی بناء پر میں اس معزز ایوان کے ممبروں کو یقین دلاتا ہوں کہ اوزان کے انسپکٹروں کی طرف سے قطعی طور پر کوئی غفلت نہیں کی گئی ہے - کیونکہ وہ ہر ممکن کوشش یہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی صحیح معنوں میں کریں - اسی کے ساتھ ہی ساتھ جناب والا میں یہ بھی عرض کروں گا کہ اوزان کے انسپکٹروں کی محنت اور کارکردگی کی وجہ سے اس محکمہ کی سالانہ آمدنی میں اضافہ ہوا ہے جبکہ ۱۹۶۴ء ۱۹۶۵ء میں اس کی آمدنی چار اور پانچ لاکھ کے درمیان تھی اور اس سال یعنی ۱۹۶۶ء میں وہ سالانہ آمدنی ۸ لاکھ تک پہنچ گئی ہے - چنانچہ جناب والا - یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ انسپکٹران انتہائی محنت سے کام کر رہے ہیں اور انہوں نے اس ضمن میں کوئی غفلت نہیں برتی -

مسٹر حمزہ - آپ ناجائز آمدنی کے بارے میں ذکر کر کے فخر محسوس کر رہے ہیں -

وزیر محنت - یہ وہ آمدنی ہے جو حکومت کے خزانے میں داخل کی گئی ہے اور یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ ہمارے اوزان کے انسپکٹران کی طرف سے غفلت نہیں برتی گئی ہے - وہ یقیناً اپنی طرف سے اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ پٹرول پمپ کی ان خامیوں کو دور کریں چنانچہ وقتاً فوقتاً باقاعدگی کے ساتھ پٹرول پمپوں کا وہ معائنہ بھی کرتے رہتے ہیں - اسلئے جناب والا - میں یہ درخواست کرونگا کہ وہ اپنی تحریک التوا کو واپس لے لیں -

Mr. Speaker : Does the Member press the motion ?

Malik Muhammad Akhtar : Certainly.

Mr. Speaker : How is this a matter of recent occurrence ?

Malik Muhammad Akhtar : May I quote the ruling or some straight-way to the document ?

Mr. Speaker : That is up to the Member.

Malik Muhammad Akhtar : Then I will quote the ruling.

مسٹر سپیکر - آپ یہ رولنگ quote کرنا چاہتے ہیں کہ یہ معاملہ recent occurrence ہے ؟

Malik Muhammad Akhtar : Yes, Sir.

Mr. Speaker : That I know.

Malik Muhammad Akhtar : Then I will refer you to the Pakistan Times, dated 1st October, 1967. It is the Sunday issue and the motion was moved on Monday. I will not go through the details but I will read only two lines which say :-

> "A survey carried out by the correspondent with experts showed that many petrol dealers in Lahore were operating gain meters and, consequently, customers received 5 to 10% less than what he paid for."

This is a definite news and it has been contradicted neither in the press nor in the House. The Minister has innocently admitted, though praising his subordinates, that this incident.....

Mr. Speaker : Even according to this Press report this matter has been continuing for some time.

Malik Muhammad Akhtar : Yes, it is.

Mr. Speaker : Then it does not relate to a matter of recent occurrence and is ruled out of order.

DEATH OF MUHAMMAD TUFAIL IN DISTRICT HEADQUARTER'S HOSPITAL, SAHIWAL.

Mr. Speaker : Next motion No. 94. That was also moved.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : I oppose it.

Actually, the statement or the subject matter as stated in the motion is not correct. So far as the death is concerned it was not due to the postmortem or due to the negligence of hospital staff. The facts are that there was an accident on the 21st September, 1967, in which three persons were involved, due the over-turning of a jeep which was running on the road. The jeep dashed against a pole and then struck a tree and was smashed. Three persons were injured, namely, Faiz Muhammad, Tufail and Muhammad Aslam, two of them, viz. Faiz Muhammad and Muhammad Tufail died before they were brought into the hospital. In fact, their dead bodies were received in the hospital. Muhammad Aslam was seriously injured and was treated and admitted there. The dead bodies were kept in the mortuary under the orders of Dr. Habib Ullah but their relatives demanded that the dead bodies should be returned to them and that there should be no postmortem. The doctor was not competent to give the dead bodies. So, they went to the Magistrate concerned and under the orders of the Magistrate the dead bodies were returned to them.

The fact of the matter is that Muhammad Tufail, who is alleged to have died as a result of negligence, was already dead. In fact, his dead body was received. There is nothing so far as the negligence of hospital people is concerned. The department is prepared to have the dead body exhumed again if anybody so desires. The whole matter can be investigated if somebody is to take up the matter. There is no objection to the exhuma-

tion of the dead body and to the performance of postmortem in order to find out as to whether the death was the result of the injuries or the man was already dead.

Sir, so far as the facts of the matter are concerned, it is emphatically denied that the death was due to the negligence of the staff of the Hospital. So I hope that my friend will be satisfied as the facts as reported in the paper are not correct and he has not been guided properly. The paper has actually given misguided facts.

مسٹر سپیکر - ملک صاحب یہ فرمائیے کہ طفیل محمد کے متعلق کیا ثبوت ہے کہ جب وہ ہسپتال میں لایا گیا تو وہ زندہ تھا اور مردہ نہ تھا ؟

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I am going to read the paper before your honour.

اس کے متعلق میں اخبارمیں سے ایک پیرا پڑھے دیتا ہوں جو کہ نوائے وقت یکم اکتوبر میں ہے -

"۲۱ ستمبر کو دونوں دوست اپنے تیسرے دوست محمد اسلم کے ہمراہ جیپ میں فرید ٹاؤن سے شہر آرہے تھے کہ کچہری کے نزدیک ایک سٹیشن ویگن کو راستہ دینے کی کوشش میں جیپ کا پہیہ کھمبے کی تار میں الجھ گیا اور جیپ گاڑی الٹ گئی - ایک مقامی بینک کے مینیجر انہیں زخمی حالت میں ہسپتال لے گئے جس کا بیرونی مقفل دروازہ کوئی ۲۵ منٹ کی کوششوں کے بعد کھولا گیا - ہسپتال میں متعلقہ میڈیکل آفیسر موجود نہ تھا - ایک ڈسپنسر کو بمشکل تلاش کرکے لایا گیا جس نے محمد اسلم کی مرہم پٹی کی جبکہ محمد طفیل اور فیض محمد موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا برآمدہ میں طبی امداد کے انتظار میں پڑے رہے -

اپیل میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ متعلقہ ڈاکٹر کی
آمد سے قبل ہی فیض محمد جان بحق ہو گیا مگر
ڈاکٹر نے فیض محمد کے ساتھ محمد طفیل کو بھی مردہ
تصور کرتے ہوئے مردہ خانے میں بھجوا دیا اور اس
کے وارثوں کے احتجاج کی پروا نہ کی۔ ستم ظریفی
یہ ہے کہ مردہ خانہ میں محمد طفیل نے قے کی اور
وہ اس وقت زندہ تھا لیکن وہ بھی بغیر طبی امداد
کے جان بحق ہو گیا۔ فیض محمد مرحوم کے بھائی
سے ہسپتال کے عملہ میں سے کسی نے مبینہ طور پر
۴۹۰ روپے بھی اس وقت ہتھیا لئے اور محمد طفیل
کی کلائی کی گھڑی اور جیب سے ۱۱۰ روپے نقد
نکال لئے۔"

So Sir, you know when a person dies, there is no vengeance against his relatives; they are the aggrieved persons; they have got a shock and on such occasions nobody indulges in making false stories. So an appeal has also been made to the Governor alleging that the deceased was alive. As a matter of fact, after the mere statement of the Law Minister, they can't dispose of this allegation; they must hold an inquiry in the matter.

Mr. Speaker : Is the statement of the Law Minister based on the statement of the doctor concerned or on some inquiry?

Minister for Law: Sir, this is based on the statement received from the Medical Superintendent, Sahiwal, and forwarded by the Joint Secretary , Health Department.

Mr. Speaker: Has any inquiry been conducted in the matter?

Minister for Law: I am not in a position to say that Sir. In fact, the report made to Governor has just now been referred to by the learned Member and I am not aware of it. And if there is any such report, I would like to accept such statement; it must be in the process of some action but I am not in a position to make any statement.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میری تحریک التوا میں چند معروضات ہیں ۔

Mr. Speaker: I will certainly give you time.

In view of the statement of Malik Muhammad Akhtar and the press statement, is the Government prepared to hold an inquiry in the matter? These are serious allegations.

Minister for Law: Yes Sir.

NEGLIGENCE OF THE MEDICAL OFFICER, SAHIWAL IN SENDING AN UNCONSCIOUS PERSON TO THE DEAD HOUSE.

Mr. Speaker: A similar motion was sought to be moved by Mr. Hamza also. Yes, Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ (لائلپور ۔ ٦) ۔ جناب سپیکر ۔ جو اعتراضات میں نے پیش کرنے تھے وہ آپ نے بذات خود اٹھا دیئے ۔ حکومت کا یہ فرض تھا کہ جبکہ اخبارات میں اس قسم کے سنگین الزامات لگائے گئے ہیں اور پریس ٹرسٹ کے اخبار کی خبر شائع ہوئی ہے وہ فوری طور پر غیر جانبدارانہ تحقیقات کراتی اور کسی غیر جانبدار افسر کو اس انکوائری پر مقرر کرتی ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس تحریک التوا پر آج ۴ دن کے بعد غور کیا جا رہا ہے ۔ دوسری عرض یہ ہے کہ جناب وزیر قانون نے یہ فرمایا ہے کہ ہم تیار ہیں کہ اس شخص کی نعش کو دوبارہ قبر سے نکالا جائے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس کی موت مردہ خانے میں واقع ہوئی یا ہسپتال میں لے جانے سے وہ شخص مر گیا ۔ آپ غور فرمائیے کہ مسئلہ کیا ہے اور وہ جواب کیا دے رہے ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے تحریک التوا جب پیش کی تھی تو اس معزز ایوان کے ایک معزز رکن جو کہ اتفاق سے ان کی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ان کو حقائق بتائے گئے تو انہوں نے محسوس کیا اور اپنی معذوری کے پیش

نظر مجھے کہا کہ حمزہ آپ اس کے متعلق تحریک التوا پیش کریں - جب میں نے تحریک التوا پیش کی تو مجھے یقین تھا کہ وہ شخص جس کی موت واقع ہوئی ہے اس میں ہمارے میڈیکل آفیسر جیسا کہ اخبار کی اطلاع ہے کی غفلت مجرمانہ ہے - میں مشکور ہوں کہ وزیر قانون صاحب نے ارشاد فرمایا کہ وہ تحقیقات کرائیں گے تو اس میں میں یہ اضافہ کروں گا کہ تحقیقات غیر جانبدار افسر سے کرائی جانی چاہیئے - جب رپورٹ اس ایوان میں آ جائیگی تو آپ فیصلہ کریں گے کہ جو تحریک التوا میں نے پیش کی ہے وہ باضابطہ ہے یا نہیں -

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی - ۱) - جناب والا - اس قسم کے واقعات ساہیوال میں ہی نہیں بلکہ ویسٹ پاکستان میں ہر جگہ ہو رہے ہیں - جناب والا - زندہ انسان کو اگر سر میں چوٹ آ جائے اور جب تک وہ مر نہ جائے اسے مردہ خانے میں نہیں بھیجتے - انکوائری آپ نے ڈاکٹر کی کرا دی اور جب رپورٹ آ جائے تو وہ ہمیں سنا دی جائے - مگر ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ حالات ایسے ہیں کہ ان سے تمام ملک کے لوگ متاثر ہیں - میں نے بھی اس قسم کی معروضات آپ کے سامنے کی تھیں جب راولپنڈی میں ایک بچے کے سر پر چوٹ لگی تھی - میری گذارش ہے کہ یہ انڈیپنڈنٹ انکوائری ہونی چاہئے -

Mr. Speaker: The Minister for Law has given an assurance on the floor of the House that an inquiry would be held in the matter and after that he will, I think, give his statement on that matter.

Malik Muhammad Akhtar: Sir, if the statement is to be made by the Minister, then I don't press my motion.

مسٹر حمزہ - جو ملک صاحب نے فرمایا ہے وہی میری رائے ہے -

Mr. Speaker: Both the motions are not pressed.

TRANSFER OF THE STAFF OF TOWNSHIP ORGANISATION TO QUETTA

Mr. Speaker: Next motion No. 104.

Minister of Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo): Sir, probably Malik Muhammad Akhtar has based his adjournment motion on some telegram which he received from somewhere and according to which some senior members of the staff were being shifted out of Lahore and in their places junior members of the staff were being detained. Sir, the fact is that the Chief Engineer, Lahore, issued an order on the 30th September, 1967, in which he ordered that the non-gazetted staff rendered surplus on account of bifurcation or those who are transferred to distances, should report to their parent existing Circles where they should be accommodated by reverting the junior-most persons there, and any such junior-most person who could not be accommodated here, should be given an option to go out of the station. Sir, after this order has been issued, which is a general order, I can only accept a specific name of some senior person who is being shunted out and a junior person in his place is being detained.

Malik Muhammad Akhtar: I have another order Sir.

Minister of Communications and Works: Sir, I can only take action so far as the facts are concerned and I have to base my opinion on them. Anyhow, I will do my best to retain senior people at Lahore. The junior staff will be provided throughout the Province where vacancies exist.

Malik Muhammad Akhtar: Sir, I will refer to a subsequent order which supersedes the first order.

Mr. Speaker: On what date was this order made ?

Malik Muhammad Akhtar: On the 30th of September, 1967. On the same day. This is from the Chief Engineer, B. and R. Central Region, Lahore, Memo No. 54-E-64-1023-32E c (3) dated 30th September, 1967. Subject:—Establishment Clerical. (Sir, I am referring to the clerical staff in particular). "It has been decided that the staff of Lahore Township Circle should go to Quetta as per orders of the Government. No official from Lahore Township Circle may, therefore, be accepted in your circle of superintendents." That means anybody reverting to his parent department, Sir, of course they get people on loan from their own Engineering Departments and from one Department they go to another Department. Their claim is that on reversion they should go and replace those people who are junior-most in the Department *i.e.* the persons who succeed them, of course retrenching the junior-most. Instead a

restriction has been imposed in their case that they must go to Quetta. My learned friend is not aware that this is the second letter. He has read the first letter which concerns the Non-Gazetted establishment. If you look into my motion it says, "junior staff", I am alleging that the junior staff of this Department in question was entitled to be reverted to their own parent Departments. Of course there would be some reduction and retirement but it was for them to recruit fresh staff for transfer to Quetta.

Mr. Speaker: Is the second order not in the Minister's notice as alleged by the Member.

Minister of Communications and Works: I think the second order must be in order. It must have been issued by the Chief Engineer and a copy of that is in the possession of the Member. The order was issued that normally the establishment of Lahore Township Circle is transferred to Quetta. But this order says that senior people who belong to certain circles of Lahore area they should go and report back to their circles and only the junior people who do not have any lien whatsoever here in the Lahore circle, of course, they will go if they want to go to Quetta.

That is the actual position. Here I am prepared to accept if he mentions certain names that these are the persons who are senior people here and they are being shunted out. I will see to it that senior people are not dislocated from here and they are placed back into their own positions wherever they were before they came to this circle. This circle is a newly-created circle—hardly a year old.

Malik Muhammad Akhtar: Is he prepared to withdraw his subsequent order which is imposing such restrictions which are contrary to the rules. I am not concerned with individuals. I am concerned with the order, breach of rules and breach of law and irregularities.

Minister of Communications and Works: Which order are you referring to the one which I have read or the one which you have read?

Malik Muhammad Akhtar: The one that I have read.

وزیر تعمیرات - وہ آپ مجھے دے دیں -

ملک محمد اختر - جی ہاں دیتا ہوں -

(At this stage, Malik Muhammad Akhtar passed on the paper to the Minister of Communications)

Malik Muhammad Akhtar: It is at the lower part of the page.

(*a short pause*)

Minister of Communications and Works: I can say one thing. This order which has been issued relates to the junior staff. This order will definitely stand good and we will not be able to accommodate the junior staff here. So far as the staff which has already a lien in other Divisions and sub-divisions they will be absorbed and that order is here and that will stand good. We have not cancelled this order.

Mr. Speaker: What about the second order ?

Minister of Communications and Works: The first order reads :

> "The Chief Engineer has ordered today that the non-gazetted staff rendered surplus on account of bifurcation or transfer of charges to out-stations should report to their parent existing circles where they should be accommodated by reverting the junior-most persons. Any such junior-most persons who could not be accommodated here should be given option to go out of station..."

Now, this is the second order and it is also of the same date :

> "It has been decided that the Staff of Lahore Township Circle should go to Quetta as per orders of the Government. No official from Lahore Township Circle may, therefore, be accepted in your circle of superintendents."

Now, here this order is a general order and this is an order regarding the personnel of Lahore Township. So far as the personnel of Lahore Township are concerned if they are senior people and have liens already on other circles we will not dislocate them. We will absorb them here. But those who do not have any lien here, of course if we do not have any vacancy they will be asked to go to Quetta or any other place where there is a vacancy in the Department. I can definitely deal with it if there is any person, as stated by the Member, who is senior-most person, who has a lien on another post which is here in Lahore and he is being dislocated, I will see to it that he is not dislocated. That is the assurance I can give.

Mr. Speaker: Is the Member satisfied with the statement of the Minister ?

Malik Muhammad Akhtar: I am concerned with the issue of the letter which is inconsistent with the rules and terms and conditions of service and not individuals.

Mr. Speaker: The action proposed to be discussed in this adjournment motion has been taken in the course of ordinary administration. The motion is ruled out of order.

RECOVERY OF STOLEN DDT AND OTHER MEDICINES FROM THE GODOWNS OF CHAKWAL MUNICIPAL COMMITTEE

Mr. Speaker : Next - 107. Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the anti-Corruption Department has recovered DDT and other anti-insect medicines from the godown of Chakwal Municipal Committee, bogus purchase of which has been shown, as the stock was stolen property belonging to the Agriculture Department. The news has pertubed the minds of the public of West Pakistan.

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو)۔جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اسے کل یا پرسوں لے لیا جائے کیونکہ مجھے ابھی اس کا نوٹس ملا ہے ۔ میں اس کے متعلق واقعات معلوم کر لوں ۔

Mr. Speaker : This motion will be taken up tomorrow.

FAILURE OF GOVERNMENT TO EXTEND ACCOMMODATION FOR MORE CANDIDATES IN THE MEDICAL COLLEGES AT LAHORE

Mr. Speaker : Next motion. Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government to extend the existing arrangement to accommodate more candidates at the two Medical Colleges at Lahore. It has been reported that out of sixteen hundred candidates only 241 candidates could be admitted due to ill-adequate arrangement. The publication of the news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, I would request for some time. This matter may be taken up tomorrow or the day after.

Mr. Speaker : It will be taken up the day after tomorrow.

Minister of Law : Thank you very much.

FAILURE OF WAPDA TO SUPPLY ELECTRIC CONNECTIONS TO TUBEWELLS IN SAHIWAL

Mr. Speaker : Next. Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I hope it is 108.

Mr. Speaker : The Member has moved 109 whereas he should have moved 108.

Malik Muhammad Akhtar: Sir, I beg leave to make a motion...

Minister of Irrigation & Power : Could it be possible that he has already waived his right and has agreed not to move it by implication?

Mr. Speaker: I think this is against WAPDA and I think he will not waive his right.

Minister of Basic Democracies: Sir it should not be waived by implication because it will have more complications.

Malik Muhammad Akhtar: Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely the failure of WAPDA to supply electric connections to 100 tubewells in Sahiwal due to non-availability of electric equipment of ordinary nature. A sum of Rs. ten lakhs has been invested on these tubewells by the cultivators to cultivate ten thousand acres of waste land. The news has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب والا - اسکے لئے میں یہی عرض کروں گا کہ چونکہ یہ motion ہمیں ابھی ملی ہے اس لئے اس کے متعلق میں پرسوں کچھ بتا سکونگا -

Mr. Speaker: Day after tomorrow.

وزیر آبپاشی و برقیات - جی ہاں - شکریہ -

FAILURE OF POLICE TO RECOVER IRON RODS STOLEN FROM THE BOARD OF INTER AND SECONDARY EDUCATION, LAHORE.

Mr. Speaker: Next motion No. 110.

Malik Muhammad Akhtar: Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely the failure of the Police to recover iron rods stolen from the Board of Intermediate and Secondary Education, West Pakistan, Lahore, though a case of theft was registered. A pamphlet has been published by Dr. Rashid Anwar revealing serious nature of allegations about misuse of iron rods alleged to have been stolen. The pamphlet published has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : Sir my submission is that I cannot take it up today because I want to collect the information and I had no occasion to see this pamphlet. It may be taken up the day after tomorrow.

Malik Muhammad Akhtar: I can supply the pamphlet.

Minister for Home: Well, you can supply that to me.

مسٹر سپیکر - میاں معراجدین صاحب ، چودھری ادریس صاحب - چودھری محمد نواز صاحب ، ملک معراج خالد صاحب - چودھری محمد سرور صاحب - کیا آپ سب اجازت دیتے ہیں کہ ہم اپنا کام جاری رکھیں -

Chaudhri Muhammad Sarwar: By all means Sir.

Minister of Home: Sir I ask for time because I had no occasion to see that pamphlet. I have received the notice of this adjournment motion this morning.

Mr. Speaker: Should we take up this motion tomorrow?

Minister of Home: The day after tomorrow Sir.

Mr. Speaker: Alright; it will be taken up the day after tomorrow.

Minister of Home: Thank you.

NON-REVISION OF WAGES IN GOVERNMENT CEMENT FACTORIES IN ACCORDANCE WITH THE DECISION OF THE WAGE BOARD

Mr. Speaker : Next motion is No. 111.

Malik Muhamad Akhtar: Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance. namely, the wages of the labourers of the Cement Factories being run under Government arrangements have not been revised according to the decision of the Wage Board. The news has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

Minister of Labour (Malik Allah Yar Khan) : Sir I have just received the notice of this motion. I request that it may be taken up tomorrow or the day after tomorrow.

Mr. Speaker: Let it be tomorrow.

Minister of Labour: Alright Sir.

مسٹر سپیکر - کیا ملک صاحب آپکو یہ نوٹس ابھی ملا ہے - یہ آٹھ بجے تک پہنچ جانا چاہیئے تھا -

Minister of Labour: Sir it must have been received in the Office at 8.00 a.m., but I received it an hour before.

Minister of Law : Sir it was received in my Office at 8-50 a.m, or round about 9.00 a.m.

Minister of Labour: I don't believe it is the fault of the Office. It must have been delivered in my Office, but I came straight to the Assembly Chamber, so it was delivered to me a bit late.

مسٹر سپیکر - جہاں تک وزرا کو کاپی بھیجنے کا تعلق ہے ٹائپ شدہ کاپی بعد میں آتی ہے اور جو موشن آتی ہے اسکی ایک کاپی فوراً ہی بھیج دی جاتی ہے - اگر اس سلسلے میں کوئی چیز تاخیر سے پہنچ رہی ہو تو وہ میرے نوٹس میں لائیے گا -

Minister of Law : There is no objection on that score Sir. By the way I gave the time, but there is no objection.

Mr. Speaker : I think so far as the Office of the Minister are concerned, somebody is there to receive the motions in time.

Minister of Law : Yes Sir.

Minister of Basic Democracies : Sir it is always received in time from your department ; but after all we have to get the information from outside.

INORDINATE INCREASE IN THE COST OF CONSTRUCTION OF WAPDA HOUSE.

Mr. Speaker : Next motion No. 112.

Mr. Hamza : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the inordinate increase in the cost

of construction of WAPDA House from Rs. 51/- per sq.ft. to Rs. 77.20 per sq.ft., which has increased its total construction expenditure from Rs. 2.30 crores to nearly Rs. 4 crores, has caused great resentment among the public all over the province. The news of the increase in the construction cost of WAPDA House was published in the daily Pakistan Times, Lahore, dated 4th October, 1967.

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب یہ مجھے کوئی سوا آٹھ بجے ملی تھی اسکے متعلق پرسوں عرض کرونگا -

Mr. Speaker : Why not tomorrow.

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب میں ویسے احتیاطاً عرض کر رہا تھا کہ پرسوں -

Mr. Speaker : It will be taken up the day after tomorrow.

BILLS

THE WEST PAKISTAN LAND REVENUE BILL, 1965

(resumption of consideration clause by clause)

CLAUSE 57 *(contd.)*

Mr. Speaker : The House will now resume consideration clause by clause of the West Pakistan Land Revenue Bill, 1965. Malik Muhammad Akhtar's amendment to clause 57 was being discussed by Kahwaja Muhammad Safdar when the House rose for the day yesterday.

Yes, Kahwaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب سپیکر - کل میں لینڈ ریونیو بل کی کلاز ۵۷ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر رہا تھا اور میں نے تقریر کی ابتدا ہی میں عرض کیا تھا کہ اس کلاز کو چونکہ چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اس لئے میں نے بھی اپنی معروضات کو اس کلاز کے چار حصوں میں تقسیم کے مطابق چار حصوں میں تقسیم کیا ہے - چنانچہ کل میں نے اپنی گذارشات پہلے حصہ کے بارے میں

آپ کے توسل سے اس معزز ایوان کی خدمت میں پیش کی تھیں اور یہ عرض کیا تھا کہ صوبائی حکومت کا فرض ہے کہ وہ پریذیڈنٹ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے صدارتی منشور میں مندرجہ مواعید کے پیش نظر اور ان اصولوں کے تحت جو اُن مواعید میں دئے گئے ہیں اس صوبہ کے چھوٹے زمینداروں کو مالیہ کی ادائیگی سے مستثنیٰ کر دے - میرا کل ارادہ تھا کہ میں اس کلاز کے باقی تین حصوں پر بھی علیحدہ علیحدہ شرح و بسط سے اپنی گذارشات اس ایوان کے سامنے پیش کروں گا لیکن جناب محترم میر ولی محمد خان تالپور صاحب کی جانب سے زیر بحث کلاز میں ایک ترمیمی کلاز کا نوٹس دیا گیا جو کل شام مجھے ملا اور مجھے انتہائی مسرت ہے اور میں انتہائی خوش ہوں کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میر ولی محمد تالپور صاحب نے حکمران پارٹی کی مجموعی طور پر ترجمانی کرتے ہوئے یہ ترمیم پیش کی ہے - اس کی ترمیم کو پڑھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ مجھے اس نتیجہ پر پہنچنے سے مسرت ہے کہ حکمران پارٹی نے تمام تر نہ سہی بلکہ ایک حد تک ہمارے نقطہ نظر کو قبول فرما لیا ہے - جیسا کہ مسودہ قانون کی شق نمبر ۲ میں درج ہے کہ مالیہ جنس یا نقدی دونوں صورتوں میں یا دونوں صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں وصول کیا جا سکتا ہے - اس میں میرے دوست اور میرے محترم بھائی کی یہ تجویز ہے کہ اس صوبہ میں مالیہ صرف نقدی کی صورت میں وصول کیا جائیگا - یہ بہت بڑی اصلاح ہے اس لئے میں اس شق کے متعلق صرف اپنے تشکر کے اظہار تک ہی اکتفا کروں گا اس سے زیادہ اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ اس موضوع پر مزید گفتگو اس معزز ایوان کا وقت ضائع کرنے کے مترادف

ہے ۔ اگر حکمران پارٹی نے یہ اصول تسلیم کر لیا ہے تو میں اسے بار بار کیوں دہراتا جاؤں ۔

جناب والا ۔ تیسری شق میں یہ تحریر تھا اگرچہ بعض اراضیات معافی داروں یا انعام خاروں کے پاس ہیں پھر بھی اس پر مالیہ تشخیص کیا جائے گا ۔ میں نے اس کے متعلق یہ کہا تھا کہ اس کو حذف کیا جائے کیونکہ اس صوبہ میں کوئی معافی دار یا انعام خوار نہیں ہے ۔ اس کے متعلق بھی میری ترمیم موجود تھی ۔ اب مجھے اس کے متعلق بھی خوشی ہے (جس صاحب نے بھی اس کا ڈرافٹ کیا تھا اس نے غلطی کھائی تھی) کہ حکمران پارٹی یا بر سر اقتدار جماعت نے اس غلطی کو تسلیم کر لیا ہے اور اس کو حذف کر دیا ہے ۔ اس لئے اس کے متعلق بھی میں کچھ عرض نہیں کروں گا ۔ شق نمبر ۴ کے متعلق بھی میری چند ترامیم تھیں جو شق نمبر ۴ میں جزو (ج) اور (د) کے متعلق ہیں (ج) اسی صورت میں ضرورت تھی ۔ اگر جنس کی صورت میں مالیہ اکٹھا کیا جاتا اس لئے محترم میر ولی محمد خان تالپور صاحب کی موجودہ ترمیمی کلاز میں اس کو حذف کر دیا گیا ہے اور میری اس ترمیم کو شرف قبولیت بخشا گیا ہے ۔ سب کلاز کی شق ''د'' اس قسم کی خطرناک چیز تھی کہ جس کے ذریعہ اس ایوان کے تمام اختیارات کو اٹھا کر گورنمنٹ کے سیکرٹری صاحب کی جھولی میں ڈال دیا تھا اس پر بھی میں نے ترمیم دی تھی ۔ مجھے انتہائی مسرت ہوئی کہ اس کو بھی حکمران پارٹی نے جناب میر ولی محمد تالپور کی ترمیم کے ذریعہ قبول فرما لیا ہے ۔

جناب والا ۔ اب میں صرف اس مختصر وقت میں اختصار کے ساتھ ایک گذارش کروں گا کہ اس سلسلہ میں جو ترامیم ابھی باقی رہ

گئی ہیں کہ مالیہ کے نظام کا بندوست مستقل ہو یا غیر مستقل ہو ۔ مجھے اس بات کا شدید احساس ہے کہ شق نمبر ۵۷ پر دو تین روز سے بحث ہو رہی ہے لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ یہ شق بہت اہمیت کی حامل ہے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو ہم کچھ دیر اور اپنے خیالات کا اظہار اس پر کر لیں یعنی یہ معزز ایوان کچھ دیر اور اس پر اظہار خیال فرمائے ۔ میں آج آپ کی زیادہ سمع خراشی نہیں کروں گا صرف مستقل اور غیر مستقل کے متعلق ہی اپنی معروضات جو میرے مطالعہ کا نچوڑ ہیں اس ایوان میں پیش کروں گا ۔ اور ان بزرگوں اور دوستوں کے جو ارشادات گرامی جو میرے جواب میں اس معزز ایوان میں فرمائیں گے ان کو توجہ سے سنوں گا کیونکہ میں ایک طالب علم ہوں ۔ میرا علم اس مسئلہ میں انتہائی ناقص ہے ۔ اس لئے میں کچھ سیکھنے کے لئے یہاں آیا ہوں ۔

جناب والا ۔ مستقل سے مراد ہے کہ جب کسی سٹیٹ کی پیداوار کا تخمینہ لگا کر مالیہ ایک نرخ مقرر کر دیا جاتا ہے اور وہ نرخ بندوبست کے تمام عرصہ یعنی بیس سال پچیس یا تیس سال یا چالیس سال تک جب تک کہ نیا بندوبست نہ ہو قائم رہتا ہے ۔ آج تک ہمارے صوبہ میں بعض اضلاع ایسے ہیں جہاں چالیس سال سے زیادہ بندوبست کو کئے ہوئے ہو گئے ہیں ۔ اور تمام زمانے میں ان اضلاع میں مالیہ کی شرح میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوئی ما سوائے اس بات کے کہ آفات ناگہانی یا ارضی و سماوی کی وجہ سے مالیہ کی وصولی کو قواعد کے تحت معطل کر دیا جائے یا معاف کر دیا جائے ۔

جناب والا ۔ اس کا دوسرا طریقہ غیر مستقل ہے اگرچہ اس کی assessment بھی مستقل شرح مالیہ کی طرح کی جاتی ہے ۔ اور شرح میں

بندوبست کی میعاد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی مگر مالیہ صرف اس رقبہ کا واجب الادا ہوتا ہے جو نہ صرف کاشت کیا جاوے بلکہ وہ کاشت ایک حد بار آور بھی ہو ۔ اور اگر ایک حد تک بار آور نہ ہو تو اس پر مالیہ کی ادائیگی لازمی نہیں ہے ۔ ضروری نہیں ہے ۔ جب کاشت نہ کی جائے تو لازمی نتیجہ ہے وہ رقبہ کسی طور پر مالیہ کی زد میں نہیں آتا ہے ۔ غیر مستقل کا ایک طریقہ اور ہے جسکو سلائیڈنگ سکیل بھی کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ گذشتہ سالوں کی اوسط قیمت کا اندازہ لگایا جاتا ہے پھر ہر فصل کا علیحدہ علیحدہ مالیہ تعین کر دیا جاتا ہے ۔ مالیہ کی دراصل دو قسمیں ہیں ۔ ایک مستقل اور دوسری غیر مستقل ۔ اگرچہ غیر مستقل کی ایک اور قسم بھی ہے اس لئے اسکی تین قسمیں ہی سمجھئے اور یہ تینوں اقسام سابقہ صوبہ پنجاب میں موجود ہیں اور سابقہ سندھ میں پہلی قسم جسے مستقل شرح کہتے ہیں ۔ موجود نہیں ہے اور میرے نقطہ نظر کے مطابق دوسری قسم وہاں عائد ہے اور سلائیڈنگ سکیل صرف کپاس ، دھان اور گندم پر عائد کیا جاتا ہے اور باقی ضلعوں پر مالیہ سابقہ صوبہ سندھ میں غیر مستقل ہی عائد ہے ۔ میرے نقطہ نظر سے یا جس مکتب خیال سے میں تعلق رکھتا ہوں ۔ اس کے پیش نظر اس صوبہ میں صرف مستقل نظام مالیہ ہونا ضروری چاہئے ۔ ممکن ہے کہ صوبے کے بعض علاقہ جات کے حالات اس بات کے مقتضی ہوں کہ وہ حکومت کو اس بات پر مجبور کر دیں کہ وہاں پر مستقل نظام مالیہ قائم نہ کیا جائے بلکہ غیر مستقل نظام مالیہ قائم کیا جائے اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں تشریف فرما معزز اراکین کا ایک حصہ شاید اس بات کے حق میں ہو کہ ان کے ہاں غیر مستقل نظام مالیہ ہو لیکن اس وقت ہم محض اس خیال سے کہ

یہاں ایک فریق یا ایک جماعت یا اس معزز ایوان کا ایک حصہ چونکہ ایک خاص نقطہ نظر کا حامل ہے اس لئے دوسرا کوئی نقطہ نظر یہاں پر پیش نہیں ہونا چاہیئے میں صرف اپنا نقطہ نظر یہاں پر پیش کر رہا ہوں ۔

جناب والا ۔ مستقل نظام مالیہ کے بہت سے فوائد ہیں ۔ چونکہ اس موضوع پر میں نے ایک نئی ترمیم دے رکھی ہے اس لئے اس پر گفتگو کرتے وقت انشاءاللہ تعالیٰ اپنے خیالات کا اظہار تفصیل کے ساتھ کرونگا لیکن آج میں اختصار کے ساتھ عرض کئے دیتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ بعض علاقہ جات کو یہ زیادہ موافق آتا ہو لیکن میری رائے میں غیر مستقل نظام مالیہ صرف بلدیات زمینداروں کے لئے فائدہ بخش ہے ۔ اس سے حکومت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ۔ آپ دریافت فرمائینگے کہ یہ کس طرح ۔ تو میری گذارش یہ ہے کہ اس موضوع کے تمام ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ اس نظام سے پٹواری ، جس کے متعلق اس ایوان میں اکثر بار معروضات پیش ہوتی رہتی ہیں ۔ اور پٹواری سے میری مراد صرف پٹواری ہی نہیں ہے بلکہ محکمہ مال کا نچلا طبقہ مراد ہے اور خصوصیت سے وہ طبقہ مراد ہے جن کے ساتھ زمینداروں کا باہمی اختلاف ہوتا جاتا ہے ۔ اور ماہرین کی یہ رائے ہے کہ ان ملازمین کا چھوٹا طبقہ اور زمیندار جب آپس میں مل جاتے ہیں تو اس کا نتیجہ سوائے کرپشن ۔ بد دیانتی اور بے ایمانی کے اور کچھ نہیں نکلتا ۔ اب فرض کر لیجئے کہ الف ایک زمیندار ہے اور وہ دو سو ایکڑ کا رقبہ اراضی کا مالک ہے اور جس علاقے میں اس کی زمین واقع ہے وہاں پر غیر مستقل نظام مالیہ رائج ہے ۔ تو پٹواری صاحب نے اپنے کاغذات مال

میں یہ تحریر کرتا ہے کہ مسمی الف مذکور کی اس دوسو ایکڑ اراضی میں سے اس وقت کتنی اراضی زیر کاشت ہے اور جس قدر رقبہ بھی پٹواری صاحب اپنے کاغذات مال میں زیر کاشت دکھلائے گا ، اسی رقبہ پر مالیہ عائد ہوگا ۔ یعنی اگر وہ یہ لکھ دے کہ اس رقبے میں سے سو ایکڑ کاشت شدہ ہے اور باقی سو ایکڑ خرابہ ہے ، تو اس کاشت شدہ سو ایکڑ پر ہی مالیہ عائد ہوگا ۔ لیکن اگر اس دو سو ایکڑ رقبے میں سے پچاس ایکڑ کاشت کردہ رقبہ ہے اور وہ بار آور ہے اور وہ پچاس ایکڑ کی بجائے اپنے کاغذات مال میں دو سو ایکڑ رقبے کو بار آور دکھاتا ہے تو مالیہ اصل پچاس ایکڑ کاشت کردہ رقبے کی بجائے ان دو سو ایکڑ رقبے پر عائد ہو جائے گا جو کہ پٹواری نے اپنے کاغذات مال میں زیر کاشت دکھائے ہوں گے ۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس زمیندار کو ہر صورت میں اس پٹواری کو نذر نیاز کے طور پر کچھ دینا ہوگا ۔ اگرچہ وہ زمیندار نہایت دیانتدار ہی کیوں نہ ہو ۔ وہ یہ کہے گا کہ میں اس پچاس ایکڑ کاشت کردہ رقبے کو کم کرکے انچاس ایکڑ نہیں کرنا چاہتا کیونکہ میں اپنی تمام زیر کاشت زمین پر مالیہ دینے کے لئے تیار ہوں ۔ لیکن پٹواری اسے یہ کہے گا کہ مجھے میری نذر نیاز دیدو ورنہ میں تمہارے سالم رقبے کو ہی زیر کاشت دکھا دوں گا ۔ تو اب اس بات کا آپ کے پاس کیا جواب ہے کہ اگر کوئی زمیندار بد دیانت ہو جائے اور وہ پٹواری سے مل جائے یعنی اگر مذکورہ الف زمیندار ہی پٹواری کے ساتھ مل جائے تو اس کا دو سو ایکڑ رقبہ جو کہ در حقیقت زیر کاشت ہو ۔ کاغذات مال میں صرف پچاس ایکڑ کاشت رہ جاتا ہے اور ایک سو پچاس ایکڑ رقبے کا مالیہ محکمہ مال کے نچلے عملے اور زمیندار میں بٹ جاتا ہے

تو جہاں تک اس الف زمیندار کا تعلق ہے ۔ ایک سو پچاس رقبے پر جو مالیہ عائد ہونا ہے ۔ اس کا نقصان حکومت کو ہوگا ۔ اس بات کو ذہن میں رکھ کر کہ زمیندار کو پٹواری کے چنگل سے کس طرح چھڑایا جائے اور اس کی سینہ زوری سے زمیندار کو کس طرح محفوظ رکھا جائے کیونکہ تقریباً روزانہ ہی ایوان کے دونوں اطراف سے اس موضوع پر گفتگو ہوتی رہتی ہے ۔ اور جب ہم خود ہی اس قانون میں آج یہ شق رکھ رہے ہیں ۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بجائے اس کے کہ ہم زمیندار کو پٹواری کے چنگل سے نجات دلائیں ہم زمیندار کی گردن پٹواری کے دونوں ہاتھوں میں دے رہے ہیں تا کہ وہ اس بیچارے کو جتنا چاہے نقصان پہنچائے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ حکومت کے خزانے کو نقصان پہنچاتا رہے ۔ اور اس طرح صرف اپنا پیٹ بھرتا رہے ۔ وہ تمام سہولتیں جو کہ غیر مستقل نظام مالیہ کے قائم کرنے سے حکومت کو یا زمیندار کو ملتی ہیں ۔ میرے نزدیک وہ سہولتیں صرف اس ایک بنا پر ہی میرے نزدیک ناپید کالعدم اور غائب ہو جاتی ہیں ۔ اس کے علاوہ میں زمیندار کے نقطہ نظر سے بھی عرض کرنا چاہتا ہوں اور آپ کو بھی بخوبی علم ہے اور اس معزز ایوان میں تشریف فرما میرے دوستوں کو بھی اس کا بخوبی علم ہے اور وہ اسے مجھ سے بہتر طور پر جانتے ہیں کہ غیر مستقل شرح مالیہ مستقل شرح مالیہ سے ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے ۔ یہاں سابق صوبہ پنجاب میں یہ تینوں شرحیں موجود ہیں ۔ آپ ان تینوں اقسام کی شرحوں کا موازنہ اور مقابلہ کر لیجئے ۔ آپ ہر صورت میں اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ غیر مستقل شرح مالیہ کے نظام میں زمیندار کو فائدہ ہوتا ہے ۔ سلائیڈنگ سکیل میں شرح اونچی ہوتی ہے لیکن اتنی اونچی نہیں ہوتی جتنی کہ Fluctuating Scale میں ہوتی ہے ۔ موخرالذکر سکیل میں

شرح ہمیشہ بہت اونچی مقرر کی جاتی ہے ۔ اس لئے میرے وہ دوست جن کا تعلق سابق صوبہ سندھ سے ہے ۔ ان کو یہ احساس ہے کہ ان کی شرح صوبے کے باقی حصوں سے زیادہ ہے اور پچھلے سال جبکہ سابق صوبہ سرحد اور صوبہ پنجاب میں مالیہ پر ترقیاتی سیس کی مقدار کو پینتیس فیصد کیا گیا تھا تو ان ہی اضلاع کو جو کہ سابق صوبہ سندھ سے تعلق رکھتے ہیں اس سیس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا اور یہ اسی احساس کے تحت کیا گیا تھا ۔ اور ان کی یہ شرح مالیہ پہلے ہی زیادہ ہے کیونکہ وہ غیر مستقل شرح ہے اور اس کے ساتھ سلائیڈنگ سکیل بھی ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ سابق صوبہ سندھ میں کپاس ، گندم اور دھان پر شرح مالیہ سلائیڈنگ سکیل کے حساب سے مقرر کی جاتی ہے ۔

اگر سابقہ سالوں کے دونوں بندوبستوں میں اوسط قیمت میں زیادہ تفاوت نہیں تو اس شرح سے زمیندار بھی بچ گیا اور حکومت بھی بچ گئی لیکن اگر قیمتیں گر جائیں توزمیندار مر گیا اور اگر قیمتیں بڑھ جائیں تو حکومت کو نقصان ہوگا ۔ آپ اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں ۔ میں نے تو صرف اشارات کئے ہیں ۔

جناب والا ۔ آپ کی اجازت سے کل یا جب بھی اس ترمیم کی باری آئے گی تو میں اس پر اظہار خیال کروں گا اور ذرا زیادہ تفصیل کے ساتھ عرض کرونگا ۔ ویسے تو میں ایک طالب علم ہوں لیکن جو ماہر ہیں ان کی رائے اس ایوان کے سامنے پیش کرونگا ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں ملک اختر صاحب کی ترمیم کی جزوی طور پر تائید کرتا ہوں ۔ کیونکہ اس میں بعض ایسی باتیں ہیں جن سے مجھے اختلاف ہے ۔ ان کی ترمیم سے میں پوری طرح اتفاق نہیں کر سکتا ۔

اب میں شکریہ کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر حمزہ ۔

مسٹر حمزہ (لائلپور - ٦) ۔ جناب سپیکر ۔ مالگذاری کے مسودہ قانون میں یہ دفعہ مالگذاری کے نظام کی تمام دفعات کے مقابلہ میں بہت اہم ہے ۔

(اس مرحلہ پر ڈپٹی سپیکر مسٹر احمد میاں سومرو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

اور میں انتہائی افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ مغربی پاکستان کی بد قسمتی ہے اور اس صوبہ کے رجعت پسند حکمرانوں کی ڈھٹائی ہے کہ اس حکومت کو انقلابی کہتے ہیں ۔ اور اس کے باوجود وہ اپنی رجعت پسندی کو چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں ۔ اگرچہ ہمیں آزاد ہوئے ۲۰ سال ہو گئے ہیں لیکن ان کا انقلاب ہمیں ترقی یافتہ ممالک کی طرف نہیں لے جا سکا ۔ البتہ انیسویں صدی کے غلامی کے دور کی طرف ضرور لے جا رہا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جناب خواجہ محمد صفدر صاحب نے محاصلات کے بعض بنیادی اصولوں کا ذکر کیا تھا ۔ مجھے دفعہ ۵۷ میں جو چیز سب سے زیادہ کھٹکتی ہے وہ یہ ہے کہ ٹیکس زمین پر لگایا جا رہا ہے افراد پر نہیں ۔ حالانکہ ٹیکس ہمیشہ افراد پر لگایا جاتا ہے اور اشیاء پر نہیں ۔ دوسرے ذرائع پیداوار کی طرح زمین میں بھی ایک ذریعہ پیداوار ہے ۔ جب ان پر ٹیکس لگے گا افراد پر بالواسطہ اس کا اثر ہوگا ۔ میرے نزدیک یہ انتہائی زیادتی ہے کہ ایسا ٹیکس لگایا جا رہا ہے ۔

Major Muhammad Aslam Jan: Sir, there is no Minister in the House.

Mr. Deputy Speaker: The Minister of Revenue is also not there.

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Mr. Speaker, Sir, I have been deputed by the Minister to take down all the points raised by the Members.

Mr. Deputy Speaker: There is no Parliamentary Secretary for Revenue.

Parliamentary Secretary: Any Parliamentary Secretary can do the job.

Mr. Deputy Speaker: The portfolio has not been assigned to anybody. There is no Parliamentary Secretary for Revenue.

Parliamentary Secretary: Any Parliamentary Secretary can take notes on behalf of any Minister inside the House. There is no bar.

Mr. Deputy Speaker: There is no joint responsibility under the present Constitution.

Parliamentary Secretary: It is a question of taking down the points.

Mr. Deputy Speaker: Even an ordinary Member can do that.

Parliamentary Secretary: I have been deputed by the Minister for Revenue to take down notes of the Members of the Opposition and all the points will be duly replied to by the Minister of Revenue.

Mr. Deputy Speaker: Is the Minister busy with some more important work ?

Parliamentary Secretary: Yes, Sir.

Mr. Deputy Speaker: Where is he ?

Parliamentary Secretary: He is holding discussions with the Department officials. I am taking down all the points.

Mr. Deputy Speaker: These discussions could take place when the Assembly is not sitting unless of course it is something very important.

Parliamentary Secretary: Due to unavoidable circumstances, due to the most important business regarding this Assembly business he is busy and he will be just coming.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں یہ عرض کروں گا کہ ریوینو منسٹر صاحب کے متعلق جو اطلاع ایوان میں دی گئی ہے وہ درست نہیں - وہ تو پشاور گئے ہوئے ہیں لیکن پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرماتے ہیں کہ وہ ریوینو بل کے متعلق افسران سے discuss کر رہے ہیں یہ اطلاع بالکل غلط ہے - ہم سمجھتے ہیں کہ وزارتی بنچوں میں سے کسی شخص کو کسی بات کا کوئی علم نہیں ہوتا -

Mr. Deputy Speaker: How far is that correct ? (*interruptions*)

How far is that correct ? The Parliamentary Secretary said he was discussing the Bill with the officers of the Revenue Department.

Parliamentary Secretary: I have just been informed by the Secretary Revenue that the Minister for Revenue is not present.

Mr. Deputy Speaker: That we can see. But is he busy with the Bill or is he in Peshawar ?

Parliamentary Secretary: His presence in Peshawar is not to my knowledge. I was deputed by him to take down notes of the Members of the Opposition. (*interruptions*)

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Sir, I was present when the Minister of Revenue said that he was leaving for Peshawar for some urgent business, he also said that he had requested the Leader of the House to look after his work.

(*At this stage the Leader of the House entered the Chamber*).

Mr. Deputy Speaker: I would request the Leader of the House to see that at least one Minister is present in the House.

Minister of Food and Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : Sir, I was out for two minutes.

Major Muhammad Aslam Jan : Sir, I think this is most uncalled for. I should say, it is below the dignity of this House that a Member who happens to be a Parliamentary Secretary makes a false statement in this House that he has been deputed whereas he had not been so deputed. This duty was given to, as has now transpired, the Leader of the House and the Parliamentary Secretary has made a statement in the House that he was told by the Minister that he should take down notes whereas he didn't and that Minister had left for Peshawar. It is very strange that he makes this sort of statement in the House and just tries to hoodwink us.

Mr. Deputy Speaker: He may have been deputed by the Minister and he may have asked him to take notes before leaving the station. There is no reason to disbelieve his statement.

Parliamentary Secretary: I strongly protest against the remarks made by the Member. They are in the habit of not believing anything how-so ever correct it may be. If he would have taken the trouble of going through the amendments he would have found that there were amendments standing in my name. I had been deputed for this work, I say it again that I had been deputed for this work and the Leader of the House will bear me out that I had been deputed for this job. (*interruptions*)

Mr. Deputy Speaker: I have already given my ruling.

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Sir, the remarks of the Members of the Opposition since the last eight days are most objectionable.

Mr. Deputy Speaker: There was nothing objectionable about his remark. There was a misunderstanding in his mind.

خواجہ محمد صفدر - جناب ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے -

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Through you, Sir, I want to make a request that such remarks can very easily be retaliated but you know we do not retaliate or we do not want to pass such remarks.

Mr. Deputy Speaker: Sardar Ashraf, your remarks in the first instance gave us the impression that the Minister was probably present in his room talking with the revenue officials about the Bill, and when it was said that he was not present in Lahore, the matter was cleared. In any case what you said also was correct that you could have been deputed by the Minister to take down notes on his behalf while he was going out of Lahore.

Parliamentary Secretary: Sir he has made the allegation.....

Mr. Deputy Speaker: The allegation was wrong; nothing further about this matter please.

Chaudhri Anwar Aziz: Sir the remarks made by the Member may be expunged from the proceedings.

Mr. Deputy Speaker: They are not being expunged.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - سردار اشرف صاحب سے میں اس قصہ کے بارے میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ غلطی کا اعتراف کرنا بھی بہادری ہوتا ہے -

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - کوئی غلطی کی گئی ہے ؟

Mr. Deputy Speaker: Order please; I say this chapter is closed.

مسٹر حمزہ - میں عرض کر رہا تھا کہ مالیہ ادا کرنے والے کی مالی حالت اور قوت برداشت کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر وصول نہ کیا جائے تو وہ ٹیکس نہیں بلکہ جرمانہ ہوتا ہے یا اس کو سزا کہا جا سکتا

ہے اور جن حالات میں اور جن افراد سے مالیہ وصول کرنے کے لئے مالی گذاری کے قانون میں گنجائش رکھی گئی ہے اور جس قسم کا مالیہ ہماری حکومت چھوٹے کاشتکاروں سے وصول کرنا چاہتی ہے میرے نزدیک یہ جرمانہ ہے اور چھوٹے کاشتکاروں کے لیے یہ سزا ہے اس کو ٹیکس کہنا ٹیکس کی جو معروف تعریف ہے اس کا منہ چڑانا ہے۔ جناب سپیکر۔ آج نہیں بلکہ تقسیم ملک سے پہلے مالیہ کے بارے میں ہمارے سفید چمڑے والے حکمران بھی یہ سوچا کرتے تھے یہ کہا کرتے تھے اور یہ لکھا کرتے تھے کہ مالیہ ایک اچھی قسم کا ٹیکس نہیں ہے میں آپ کے سامنے The Peasants' Prosperity First Edition کا صفحہ ۲۸۹ پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں اس کا مصنف ڈارلنگ تھا۔ یہ رپورٹ آج سے ۳۰ سال پہلے شائع ہوئی:—

> "This new spirit demands that the burden of taxation shall be borne by all classes of the community equally in terms of their capacity to pay. It demands further that the agricultural resources of the province should be developed so that every cultivator may be secured a reasonable standard of living and be given in his village the essential amenities of civilized life. The first demand would seem to involve a reduction in land revenue, and the other an increase in expenditure. This is the crux of the problem that we have been commissioned to examine....."

and it goes on to say

> "...and to quote the Government Review on Land Revenue policy in 1902, the question may be recognized as one of the highest national importance, transcending the sphere of party or sectional controversy, and demanding at once the most exhaustive scrutiny and the most liberal treatment."

جناب سپیکر۔ اس سے پہلے انگریزوں کے زمانے میں بھی مالیہ کے متعلق دو رائیں نہیں تھیں اس کو ایک برا ٹیکس سمجھا جاتا تھا یہ جرمانہ خیال کیا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ یہ چھوٹے کاشتکاروں کے لئے ایک سزا ہے۔

جناب سپیکر ۔ اگر ہماری حکومت چھوٹے کاشتکاروں سے ان کی آمدنی کا چوتھائی حصہ وصول کرنا چاہتی ہے تو حکومت کا فرض ہے کہ چھوٹے کاشتکار کی خالص آمدنی کا ۱/۴ حصہ وصول کرے لیکن اگر ہماری حکومت یہ زحمت گوارا کرے کہ ایک کاشتکار اور اس کے بال بچے مل کر جب زمین کو کاشت کرتے ہیں اور اس کے کاشت کرتے وقت جو محنت اور مشقت کرتے ہیں اگر اس مشقت کا معاوضہ انہیں دیا جائے اور یہ ذہن میں رکھا جائے کہ وہ محنت مشقت اگر وہ کسی دوسرے شخص سے جس کو وہ معاوضہ ادا کرتے اور اس کے بعد اس کی آمدنی کا جائزہ لیں اور حساب کریں تو مجھے یہ یقین ہے کہ اسطرح سے کاشتکار کا سارا کا سارا معاوضہ یا آمدنی کسی دوسرے کو ادا کردی جائے گی اور چھوٹے کاشتکار کے پاس اس کی خالص آمدنی کی صورت میں کچھ نہیں بچے گا ۔

ملک قادر بخش ۔ میں تو نہیں سمجھا کہ آپ نے کیا کہا ۔

مسٹر حمزہ ۔ میرے نزدیک جب ایک چھوٹے کاشتکار کی خالص آمدنی ہی نہیں ہے اسکے پاس کچھ بچتا ہی نہیں حکومت اس پر ٹیکس کیوں لگاتی ہے ۔ یہ محض میری ہی رائے نہیں ہے بلکہ میں آپ کے سامنے مالیہ اراضی کے بارے میں ایک بہت ہی مشہور ماہر معاشیات کی رائے پڑھکر سناتا ہوں ۔

He was the Professor of Agriculture and Rural Economics, University of Calcutta; Member of the Royal Commission on Indian Agriculture 1926-28:

> "The manner in which the land revenue is assessed, collected or increased has been based on so much arbitrary economic data that it has long ago begun to be felt as one of the worst elements of unpopularity of the Government. (It further says) The only course which I can think of as open to the Government is to relieve rural India by a reform of the system of land revenue, and to enlist its sympathy and cooperation on the side of the Government before Sardar Vallabhai Patel can embark upon his propagandist agitation on behalf of the Congress."

اسکے آگے انہوں نے بعض وجوہات بتائی ہیں جنکی بناء پر انکے نزدیک مالیہ کے قانون میں ایک بہت بڑی تبدیلی کی ضرورت تھی اور آخر میں وہ فرماتے ہیں :

> "These and several other, are reasons for the revision of the system of land revenue in India; but the outstanding reason for them all is the fact that at a time like this when the sky is deeply overclouded and every prospect of peace is gradually disappearing from the horizon, the Government should be conserving every resource available in the country to fight the forces of disorder and discontent."

چودھری انور عزیز - آج کچھ بات نہیں بن رہی ہے جناب سپیکر -

Mr. Deputy Speaker : Is the Member on a point of order?

Chaudhri Anwar Aziz : I just wanted to point out something.

مسٹر حمزہ - اگر جناب انور عزیز صاحب کا یہ خیال ہے جواب دینے کا انکو موقع ملے گا - میں تو ان کے سامنے اپنی معروضات پیش کر رہا ہوں کہ آج سے چالیس سال پہلے بھی ہمارے حکمران مالیہ کو ایک دقیانوسی ٹیکس قرار دیتے تھے - اور آج جبکہ ہم آزاد ہو چکے ہیں اور مالیہ کے قانون کو بنے ہوئے ۸۰ سال گذر چکے ہیں - ہماری جانب سے سخت احتجاج کے باوجود بھی عام کاشتکار کو ضروریات زندگی تک نصیب نہیں ہیں - یہ ہماری حکومت کی ناانصافی کی ایک بین مثال ہے اور کوئی معقول حکومت یا کوئی بھی انقلابی حکومت ایسا ٹیکس نہیں لگا سکتی اور اگر کوئی حکومت ایسا کوئی ٹیکس لگاتی ہے تو وہ انقلابی حکومت نہیں کہلائی جا سکتی ہے - بلکہ وہ جابر حکومت کہلائیگی -

اب میں اس کے آگے عرض کرتا ہوں میرے نزدیک ٹیکس مناسب نہیں ہے - ٹیکس جب بھی کسی چیز پر لگایا جاتا ہے تو اس ٹیکس کا بوجھ عام افراد پر پڑتا ہے جو اسے استعمال کرتے ہیں - آپ یہ جانتے ہیں کہ مالیہ کون ادا کرتا ہے - مالک کون ہے اور اس ٹیکس کا بوجھ

کس پر پڑ رہا ہے ۔ اس قسم کا ٹیکس لگانا اقتصادیات کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے ۔ میں اس سلسلے میں ہندوستان کے ایک ماہر معاشیات کی ایک تصنیف سے حوالہ دیتا ہوں :

Indian Provincial Finance, 1919-39:

> "The modern tendency has been to substitute taxes in personam for taxes in rem. It is now commonly recognised that taxes are ultimately paid by persons and not things. Inanimate objects like land, tea, sugar, etc., are incapable of paying taxes. The ultimate burden of taxing such objects must fall upon persons. This fundamental change of attitude to lay greater emphasis on human personality is clearly reflected in different tax systems."

Then he goes on to say:

> "The Indian land revenue system has failed to view the land tax from this changed angle of vision. The result has been that land revenue viewed as a system of taxation is not only not progressive, but actually tends in the opposite direction. Since it is levied at a flat rate, it sometimes is a regressive tax."

زرعی اصلاحات سے قبل زرعی اصلاحات کمیشن نے مغربی پاکستان میں ساڑھے بارہ ایکڑ نہری سابقہ پنجاب میں اور ۱۶ ایکڑ سابقہ سندھ میں گذارہ یونٹ کی حد مقرر کی تھی یہ حد نہایت ہی سوچ بیچار کرکے مقرر کی گئی تھی ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ حد اس خالی کمزوری کے احساس کی بنا پر مقرر کی گئی تھی جو چھوٹے کاشتکار کو لاحق ہوتی ہے ۔ جو حد حکومت نے تسلیم کی ہے ۔ حکومت کے نزدیک کاشتکار کا پنجاب میں گذارہ یونٹ ساڑھے بارہ ایکڑ ہے اور جنوبی علاقوں میں وہ سولہ ایکڑ ہے ۔ ہم نے اس اعتراض کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس حد کے مقرر کرنے سے ہمارے مالیہ سے وصول ہونے والی آمدنی پر بہت برا اثر پڑیگا چنانچہ ہم نے یہ تجویز پیش کی کہ پانچ ایکڑ کی حد مقرر کی جائے ۔ لیکن حکومت نے اسکو پسند نہیں کیا ۔ یا حکومت نے ہماری اس تجویز کو ماننے کی زحمت تک گوارا نہیں کی ۔

جناب سپیکر - تقسیم ملک سے قبل یہ کہا جا سکتا تھا کہ اگر مالیہ میں چھوٹے کاشتکاروں کو رعایت دی جائے تو اس سے صوبائی میزانیہ پر بہت ہی برا اثر پڑیگا - مگر میرے نزدیک آج اس اعتراض کی کوئی اہمیت نہیں ہے - کیونکہ آپکو یہ معلوم ہے کہ اس وقت مغربی پاکستان کے میزانیے میں ۱۹۲ کروڑ روپے کی آمدنی ہوتی ہے جبکہ محض Revenue side پر عام ذرائع آمدنی سے ہم حاصل کرتے ہیں اور جہانتک کہ ہمارے ترقیاتی بجٹ کا تعلق ہے اسکے اوپر بھی ہم تقریباً ۱۸۰ کروڑ خرچ کر رہے ہیں - اسلئے ان حالات میں یہ کہنا کہ اگر ہم چھوٹے کاشتکاروں کو رعایت دے دینگے تو میزانیہ کا توازن بگڑ جائیگا -

Chaudhri Anwar Aziz : Point of order. I would like to know the exact figures.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں نے یہ عرض کیا تھا کہ ہمارا سال رواں کا میزانیہ اور ٹیکسوں سے آمدنی تقریباً ۱۹۳ کروڑ ہوگی اور اگر وہ صحیح رقم معلوم کرنا چاہتے ہیں تو میں عرض کئے دیتا ہوں کہ وہ آمدنی ۱۹۳ کروڑ ۶۵ لاکھ ۶ ہزار ہے - اور جو ہمارے ترقیاتی اخراجات ہیں اگر اس رقم کا وہ مجھسے مطالبہ کرتے ہیں تو وہ رقم بھی میں انکو بتلانیکے لئے تیار ہوں وہ ۱۸۲ کروڑ ۸۰ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ ہے - اتنی بڑی رقم کے اندر سے اگر ہماری حکومت چھوٹے کاشتکاروں کو کچھ رعایت دے دے اور اس رعائت کی وجہ سے محض صرف ۹۰ لاکھ روپیہ کی آمدنی کم ہو جائیگی - جسکی وجہ سے کوئی آسمان نہیں ٹوٹ پڑے گا -

جناب سپیکر - اگر چھوٹے کاشتکاروں کو مالیہ کی ادائیگی میں رعایت دے دی جائے تو اسکے اوپر حکومت کی جانب سے ایک اعتراض یہ بھی کیا جا سکتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ جناب قائد ایوان جب وہ

تفصیل سے تقاریر کا جواب دینگے تو اس قسم کے اعتراضات کا ذکر بھی کرینگے کہ اگر ہم نے چھوٹے کاشتکاروں کو رعایت دی تو پھر آئندہ دوسرے کاشتکاروں کو جنکی زمین زیادہ ہے وہ بھی اسی قسم کی رعایت کا مطالبہ کرینگے اور آمدنی میں اس کمی کو پوری کرنیکے لئے پھر یہ لازم ہو جائیگا کہ جو بڑے مالکان اراضی ہوں انکے اوپر مزید ٹیکس لگایا جائے ۔ مجھے علم ہے کہ حکومت کو آمدنی کے نئے ذرائع تلاش کرنے میں کافی تکلیف ہوگی ۔ کیونکہ ہماری حکومت نے اپنے اوپر میرے نزدیک اس قسم کی پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں کہ وہ لوگ جن سے آسانی کے ساتھ ٹیکس وصول کیا جا سکتا ہے حکومت کبھی ان پر ٹیکس لگانا پسند نہیں کریگی ۔ کیونکہ وہ افراد جو دولتمند ہیں وہ پہلے بھی اور آج خصوصاً حکومت پر چھائے ہوئے ہیں ۔ اسلئے حکومت چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کے اوپر اور عام غریب لوگوں پر ٹیکس لگانا اپنا فرض سمجھتی ہے ۔ حالانکہ آجتک انکو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ افراد جو دولت مند ہیں اور جو بہت تیزی سے دولتمند بن رہے ہیں انکی آمدنی پر ٹیکس لگائے ۔

جناب سپیکر ۔ دراصل حزب اختلاف کی طرف سے جو کاشتکاروں کو مالیہ میں رعایت دینے کی تجویز پیش کی گئی ہے اسکے نہ ماننے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ آج پاکستان میں بڑے بڑے افسران ، کارخانہ داران اور بڑے بڑے زمینداران کا آپس میں سمجھوتہ ہو گیا ہے اور وہ آپس میں مل رہے ہیں اور انکے اس ملنے کو ہم ایک گٹھ جوڑ کہہ سکتے ہیں ۔ اگر ہم موجودہ حکمرانوں سے یہ توقع کریں کہ وہ چھوٹے کاشتکاروں کو یا آبادی کو کسی قسم کی رعایت ٹیکس میں دیں گے تو میرے نزدیک اس میں ہم کامیاب نہیں ہو سکتے ۔ حکومت کی جانب سے یہ اعتراض کرنا کہ اگر ہم چھوٹے کاشتکاروں کو سہولتیں دیں گے ہمارے پاس آمدنی کے ذرائع نہیں ہیں یہ بالکل غلط ہے ۔ جناب سپیکر ۔

آپ کو علم ہے کہ پاکستان کو آزاد ہوئے ۲۰ سال گذر چکے ہیں اور اس انقلابی حکومت کو ہمارے سروں پر سوار ہوئے آٹھ یا نو سال کا عرصہ ہو چکا ہے ۔ کیا وجہ ہے کہ اتنی ترقی کے دعووں کے باوجود جس کو یہ ترقی کہتے ہیں آج ہماری حکومت اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ چھوٹے کاشتکاروں کو مالیہ کے ٹیکس سے نجات دلائے ۔ جناب سپیکر ۔ کل جناب خواجہ محمد صفدر صاحب نے آپ کو یہ بتایا تھا کہ حکومت کی مقرر کردہ فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی جس نے زراعت پیشہ لوگوں کی آمدنی کا جائزہ لیا تھا اعداد و شمار کا حوالہ دے کر ہمیں یہ بتایا ہے کہ گاؤں میں رہنے والے چھوٹے کاشتکاران کی بیشتر آبادی کو دو وقت کا کھانا نصیب نہیں ہوتا اور ان میں سے بیشتر غربت اور افلاس کا شکار ہیں ۔ وہ کسی وزیر کے سر ہلانے سے جو اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں انہیں جھٹلایا نہیں جا سکتا ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ میں نے سر ہلایا تھا مگر میں نے ایک بات پر ہلایا تھا کہ جب کہا گیا تھا کہ دو وقت کثیر آبادی کو کھانا نہیں مل رہا تو میں نے کہا تھا کہ یہ درست نہیں ۔ اور کسی بات کے متعلق سر نہیں ہلایا تھا ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ کیا جناب قائد ایوان مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ جیسا کہ ڈرافٹ رپورٹ یا فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ۱۹۶۴ء میں ۲ فی صد کنبوں کی سالانہ آمدنی ۸۲ روپیہ تھی ۔ ۱۵ فیصد کی ۱۰۸ روپیہ ۔ ۳۰ فیصد کی ۱۶۰ روپیہ اور ۲۹ فیصد کی ۲۲۸ روپیہ سالانہ ۔ اس صورت حال کے کیا وجوہات ہیں کہ سالانہ آمدنی اس قدر کم ہے کیا وہ اس میں پیٹ بھر کر دو وقت کا کھانا بھی نہیں کھا سکتے ہیں ۔

وزیر خوراک و زراعت - میں آپ ہی سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ دو وقت کا کھانا نہیں کھا رہے -

مسٹر حمزہ - مجھے چھوٹے کاشتکاروں کا علم ہے - جن حالات میں وہ جیتے ہیں مجھے ان کے بارے میں پورا علم ہے اور میں وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر ان کو کھانا ملتا بھی ہے تو وہ اس قدر کہ جس سے وہ جان و جسم کے رشتے کو قائم رکھ سکیں - اور وہ غذا جس کو nutritive food کہتے ہیں یعنی وہ غذا جس سے انسان پھلتا پھولتا ہے اور جو خوشحال انسانوں کو نصیب ہے اور ہماری بیشتر آبادی اس کے لیے ترستی ہے وہ ان کو نصیب نہیں اگر ہم یہ کہیں کہ وہ لوگ خوشحال ہیں اور ان کو وہ خوراک مل رہی ہے جو خوش حال لوگوں کو ملتی ہے یہ حقائق کے سراسر خلاف ہوگا - جناب سپیکر - جب کوئی ٹیکس لگایا جاتا ہے ہمیں یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ وہ افراد جن سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے وہ کس قسم کی زندگی بسر کر رہے ہیں - مجھے کل ہی ایک بزرگ دوست سے جو کہ اتفاق سے عالم دین بھی ہیں ملنے کا اتفاق ہوا - انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک کتاب جس کا نام کتاب الخراج ہے اور جو امام ابو یوسف کی مشہور تصنیف ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ کسی امیر کو خراج وصول کرنے کا حق حاصل نہیں ہے جب تک کہ وہ ملک اور اس کے عوام کی ضروریات کی کفالت نہ کرے - میں قائد ایوان سے پوچھتا ہوں کہ آپ انصاف کیجئے - آپ بھی بڑے عالم ہیں - کیا چھوٹے چھوٹے کاشتکار جن پر آپ یہ مالیہ ٹھونس رہے ہیں جن سے آپ مالیہ جبر سے وصول کرتے ہیں کیا ان کی بیشتر آبادی اس وقت خوش حالی کے دن گذار رہی ہے یا نیم بھوک کا شکار ہے -

وزیر خوراک و زراعت - نیم خوش حالی -

مسٹر حمزہ - نیم بھوک اور بیماری سے وہ پریشان حال ہیں - جناب سپیکر - میں جناب قائد ایوان سے پوچھتا ہوں کہ وہ چھوٹے کاشتکار جن سے آپ نے مالیہ وصول کرنا ہے کیا حکومت ان کی جان و مال کی حفاظت کی ضمانت دیتی ہے ؟

سید عنایت علیشاہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر حمزہ صاحب نے اپنی تقریر میں یہ فرمایا ہے کہ حکومت چھوٹے کاشتکاروں پر یہ مالیہ ٹھونسنا چاہتی ہے تو میں آپ کی وساطت سے حمزہ صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ان کی حکومتیں تھیں تو اس وقت یہی مالیہ نہیں ٹھونسا گیا تھا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں -

مسٹر حمزہ - مجھے ان کی لا علمی پر افسوس ہے - جناب سپیکر - میں عرض کر رہا تھا کہ جبکہ عام کاشتکاروں کی زندگی محفوظ نہیں اور آپ کی پولیس ان کی عزت کی حفاظت کے لئے اس وقت مامور نہیں جبکہ ہمارے علاقے میں چھوٹے کاشتکاروں کے مویشی اکثر اوقات چور لیجاتے ہیں - پولیس ان کی امداد کے لئے نہیں آتی - میں کہتا ہوں کہ آپ کی حکومت اپنے فرائض کی ادائیگی میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے اور پھر اس ایوان میں آپ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ چھوٹے کاشتکاروں سے مالیہ وصول کریں گے چاہے ان کی حیثیت اور ہمت ادا کرنیکی ہو یا نہ ہو - جناب سپیکر - جب ٹیکس لگایا جاتا ہے ٹیکس کا جائزہ لیتے وقت ہم رائج الوقت تمام کے تمام ٹیکسوں کا اور اس نظام کا جائزہ لیتے ہیں جو رائج ہو اور ان تمام امور کا جائزہ لینے کے بعد ہم یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آیا یہ ٹیکس لگانا ضروری یا مناسب ہے یا نہیں -

جناب سپیکر ۔ جناب قائد ایوان کو علم ہوگا کہ اس سال مغربی پاکستان کی حکومت کو مرکز کی طرف سے سنٹرل ایکسائز ٹیکس اور سیلز ٹیکس کی آمدنی سے جو حصہ ملا ہے وہ ۶۷ کروڑ ۷ لاکھ روپے ہے اور یہ وہ ٹیکس ہے جو تمام کا تمام لوگ ادا کرتے ہیں ۔ بغیر اس تخصیص کے کہ ان کی آمدنی کتنی ہے ۔ اگر ہم اس ملک کے تمام محاصل کا جائزہ لیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ صوبائی اور مرکزی حکومت کے جتنے بھی ٹیکس ہیں ان میں سے بیشتر بالواسطہ محاصل ہیں اور وہ افراد پر ان کی آمدنی سے بے نیاز ہو کر لگائے جاتے ہیں ۔ ان کی آمدنی کا قطعاً خیال نہیں رکھا جاتا ۔ جناب سپیکر ۔ جب مغربی پاکستان کی حکومت کو مرکزی حکومت سے بالواسطہ ٹیکسوں کی صورت میں جو حصہ ملتا ہے وہ ۶۷ کروڑ روپے سے زائد ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہماری طرف سے جو جائز مطالبہ کیا گیا ہے اسے منظور نہیں کیا جاتا ۔

جناب سپیکر ۔ انگریزوں کے دور میں تو یہ کہا جاتا تھا کہ صوبائی ٹیکسیشن سسٹم میں مالیہ کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ اگر ہم اس میں رعایت دیں گے تو متوازن بجٹ پیش کرنا مشکل ہو جائیگا ۔ ہمارے لئے اور کوئی ذریعہ آمدنی نہیں ہوگا لیکن آج جب کہ ہم ریونیو اور ترقیاتی بجٹ میں ۳ ارب سے زیادہ روپیہ خرچ کر رہے ہیں ۔ اگر ہم آج چھوٹے کاشتکاروں کو یہ معمولی سی رعایت دے دیں تو اس سے میزانیہ پر کوئی خاص برا اثر نہیں پڑے گا ۔ بلکہ یہ رقم ہمارے کل بجٹ کا ۲ فی صد ہے ۔ اگر آپ اس قسم کا فیصلہ کریں گے تو یہ بہت ہی خوش آئیند تبدیلی ہوگی ۔ کم از کم آپ دیہات میں کھلے بندوں جا سکیں گے ۔ اور آپ کو دیہات یا اضلاع یا شہروں میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنے کی اتنی ضرورت نہیں پڑے گی جتنی آج پڑ رہی ہے ۔ آپ لوگوں

کو بتا سکیں گے کہ آپ نے چھوٹے کاشتکاروں کو یہ مراعات دی ہیں ۔ اگر حکومت کی طرف سے یہ کہا جائے کہ یہ رعایت دینے سے ان کی آمدنی میں کمی ہو جائیگی تو میں ان سے کہتا ہوں کہ آپ اپنے بہت سے اخراجات جو انتہائی غیر ضروری ہیں انہیں کم کر سکتے ہیں اور ان سے یہ کمی پوری کر سکتے ہیں ۔ میں آپ کو ایسی ایک مد بتاتا ہوں ۔ انتظامیہ کو کنٹرول کرنا اور روپے کو ٹھیک طریق سے خرچ کرنا تو آپ کے بس کا روگ نہیں ۔ اس سال کے بجٹ میں صرف خاندانی منصوبہ بندی کے لئے آپ کی حکومت نے ۲ کروڑ ۶۰ لاکھ اور ۱۰ ہزار کی رقم مختص کی ہے ۔ آپ اس میں سے ایک کروڑ روپیہ آسانی سے نکال سکتے ہیں ۔ آپ یہ روپیہ لوگوں کا اخلاق بگاڑنے کے لئے صرف کر رہے ہیں ۔ اور یہ تمام کا تمام اکارت جا رہا ہے ۔ آپ کو پتہ ہوگا کہ اضلاع میں خاندانی منصوبہ بندی والے ایک برے کام کو کس بدتر طریق سے کر رہے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : You are not relevant now.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ حکومت کی طرف سے سب سے بڑا اعتراض اس رعایت کے خلاف یہ ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس روپیہ نہیں ہے ۔

وزیر زراعت ۔ ہم یہ اعتراض نہیں کریں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جب کوئی ٹیکس لگایا جاتا ہے تو سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ آیا یہ ٹیکس لگانے سے مساوات کا اصول تو مجروح نہیں ہوتا اور دوسرے ادا کنندہ کی قوت ادائیگی کو خاص طور پر نگاہ میں رکھا جاتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ایک انقلابی اور ترقی پذیر حکومت ٹیکس لگانے سے

پہلے یہ دیکھتی ہے کہ آیا اس ٹیکس سے عام آبادی کی اقتصادی حالت بہتر ہوگی یا نہیں ۔ اور کیا یہ ٹیکس ملک میں اقتصادی عدم مساوات کو ختم کر دے گا یا اس میں اضافہ کرے گا ۔ جناب والا ۔ کچھ عرصہ سے حکومت کی جانب سے معاشی نظام کی اصلاح کا نعرہ سنا جا رہا ہے ۔ میں ان سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ اس ملک کے عوام جس حالت میں ہیں کیا ان سے یہ مالیہ وصول کر کے آپ ملک کے معاشی نظام کو بہتر بنائیں گے یا اسے پہلے سے زیادہ بگاڑتے چلے جائیں گے ۔ اگر آپ ٹیکس لگاتے وقت ٹیکس ادا کرنے والے کی مالی حیثیت کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں تو یہ بد ترین ٹیکس ہے ۔ جناب والا ۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ جب کوئی انقلابی حکومت یا ترقی پذیر حکومت اس قسم کا ٹیکس نہیں لگا سکتی تو میرا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہماری موجودہ حکومت یہ کام کرنا نہیں چاہتی ۔ ان کی نیت نہیں کہ وہ یہ کام کریں ۔ انہوں نے آج تک عوام کی بہبود کے بارہ میں سوچا ہی نہیں ۔ عوام کی بہبود میں اور ان میں اس قسم کی لڑائی ہے جو ایک پنجابی محاورہ کے مصداق غلیل اور کوے میں ہوتی ہے ۔ عوام الناس اور کاشتکاروں کے متعلق کچھ سوچنا تو درکنار ان کی حالت یہ ہے کہ انہیں ، جیسا کہ میرے کل کے ایک سوال کے جواب سے ظاہر ہے ، ٹیکسٹائل ملوں کے لائسنسوں کی تقسیم ہی سے فرصت نہیں ملتی ۔ یہ جاگیرداروں کا ایک نیا طبقہ پیدا کر رہے ہیں ۔ آپ کی حکومت محض اسی میں سرگرداں ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو پرمٹ دے دے کر اپنے ساتھ رکھے ۔

سردار محمد اشرف خان ۔ جناب سپیکر ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ان سے صرف ایک سوال دریافت کرنا چاہتا ہوں ۔ جن اصولوں پر وہ اس زور اور طمطراق سے تقریر کر رہے ہیں جب ۱۹۵۲ء میں ان کے محبوب

رہنما نے جو آج بھی متحدہ محاذ کے سربراہ ہیں اپنی نام نہاد زرعی اصلاحات نافذ کی تھیں اس وقت انہیں غریب مزارعین کے مفاد کا خیال کیوں نہیں آیا تھا ۔ (شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker : Are you on a point of order ? This is not a point of order. Please resume your seat. You will have a right of reply. That would be the proper course.

Parliamentary Secretary : I just wanted to get a clarification from him because the whole of his speech is in total contrast with the policy of the Party to which he belongs.

Mr. Deputy Speaker : This is not the way to do it.

Parliamentary Secretary : That was just a clarification.

میں آپ کی وساطت سے ان سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب سینکڑوں مزارعین بے گھر ہوئے تھے تو ان کے لئے انہوں نے کیا کیا تھا ۔

خواجہ محمد صفدر - ہم نے ان مزارعین کو زمین دی تھی ۔

Mr. Deputy Speaker : You will have a right to reply. If you want, you can make a speech. That would be the proper form. That is not a point of order which you have raised.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - عرض یہ ہے کہ جناب اسلم صاحب نے بھی یہ فرمایا تھا اور میرے یہ دوست بھی انتہائی غلط باتیں کر رہے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : Again the Member is touching that chapter which I have closed. Please come to the amendment.

مسٹر حمزہ - وہ تو ختم ہو گیا ۔ اب نیا باب شروع ہوا ہے ۔ وہ جس زمانے کا ذکر کر رہے ہیں اس وقت میں کسی سیاسی جماعت میں شامل ہی نہ تھا ۔ وہ کس طرح مجھے یہ طعنہ دیتے ہیں ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ عوام کی بھلائی کی بجائے ہمارے حکمران اپنے مفادات مثلاً افسروں کے درمیان اراضی کی تقسیم یا اپنے چہتوں کو روٹ پرمٹوں کی بانٹ اور عطا وغیرہ میں مصروف رہتے ہیں ۔ ان حکمرانوں کو تو کارخانوں اور ملوں کے لائسنسوں کی تقسیم اور اراضیات یا روٹ پرمٹوں کی تقسیم سے فرصت نہیں ملتی ۔ یہ کب غریب عوام ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : Mr. Hamza you are not relevant.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ہمارے حکمران اپنی اپنی آمدنی بڑھانے اپنی اپنی زمین آباد کرنے اور ذاتی سرمایہ کاری میں اضافہ کرنے میں لگے رہتے ہیں ۔ ان لوگوں کو غریب عوام پر لینڈ ریونیو کا بوجھ ہلکا کرنے کی کس طرح سوجھ سکتی ہے یا انہیں اس کی کس طرح فرصت مل سکتی ہے کہ انصاف اور مساوات کی بنا پر ٹیکس عاید کریں اور ٹیکسوں کے بوجھ کی منصفانہ تقسیم کریں ۔

جناب سپیکر ۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر انصاف اور مساوات کے اصول پر ٹیکس لگانے کی پالیسی ان کا مقصود ہے تو ان کو چاہئے کہ وہ اپنے نظام کو اس نہج پر ڈھالیں ۔ لہذا میں ان سے اول تو یہ پوچھتا ہوں کہ وہ کس قسم کے اجتماعی نظام معیشت پر ایمان رکھتے ہیں ؟ کون سے اقتصادی نظام کو پسند کرتے اور کس قسم کے سوشل اور معاشی نظام پر یقین رکھتے ہیں ۔

جناب والا ۔ جب یہ اپنی انفرادی آمدنی بڑھانے میں الجھے ہوئے ہوں تو پھر یہ کس طرح ساری قوم کے کل افراد کے اجتماعی مفادات کا خیال رکھ سکتے ہیں ۔ یہ تو چند دولتمندوں اور زمینداروں کو زیادہ دولتمند اور بہت بڑے زمیندار بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور غریب

کاشتکاروں پر اُن کو مسلط کر رہے ہیں ۔ آئندہ بھی اگر وہ کوئی کام کرنا چاہتے ہیں تو وہ یہی ہے کہ اپنے افسروں اور دوستوں میں اراضیات تقسیم کریں اور بڑے بڑے کارخانہ داروں کو نئی نئی ملیں اور کارخانے نصب کرنے کی اجازت دیں یا پھر اُن کو روٹ پرمٹ عطا کئے جائیں ۔ مگر یہ غریب کاشتکاروں کے بوجھ کو ہلکا کرنے کی ہرگز فکر نہیں رکھتے ۔

Mr. Deputy Speaker : Mr. Hamza, no repetition.

مسٹر حمزہ ۔ چنانچہ افسر اور ان کے منظور نظر دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرکے اپنی ذاتی آمدنیاں اور جائیدادیں بڑھا رہے ہیں اور دن رات اس بات کے چرچے اور پراپیگنڈے کرتے ہیں کہ ملک ترقی کر رہا ہے ۔

جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ غریب اور چھوٹے زمینداروں پر ٹیکسوں کا بوجھ ہلکا کر کے جتنی رقم کی کمی یا خسارہ ہو اسے پورا کرنے کے لئے حکومت کا وسیع بجٹ موجود ہے جو کہ تین ارب پچھتر لاکھ پندرہ ہزار تک بڑھ چکا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جب ہم غریب کاشتکاروں کی زبوں حالی کی طرف انکی توجہ مبذول کراتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ ان کو مالیہ میں کچھ جائز رعایت دی جائے تو حکومت اس کے لئے تیار نہیں ہوتی ۔ میں ان حکمرانوں کی خدمت میں روس کے ایک مشہور انقلابی لیڈر ٹراٹسکی کی مشہور کتاب Russian Revolution سے حوالہ پیش کر کے اُن کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ (ایک ممبر : ایسے انقلاب میں خود آپ کا کیا حشر ہوگا ؟) جناب والا ۔ میں ان کو ان کا اپنا حشر بھی بتا دوں کہ محض وہی نہیں بلکہ بڑے بڑے حکمران جو آج عیش و عشرت اور

رنگ رلیاں منا رہے ہیں اور غریبوں کی بدحالی کی ذرا پرواہ نہیں کرتے ان کا کیا حشر ہوگا۔ کیونکہ جب زبوں حال غریب کاشتکار تنگ آ جائیں تو وہ اپنے ظالم حکمرانوں کو پیس کر رکھ دیا کرتے ہیں۔ ان کو زار روس کے زمانے کے بڑے بڑے اقتدار اور حشمت والے رؤسا اور جاگیرداروں کے حشر کو نہیں بھولنا چاہئے کہ جب وہ طاقت و دولت کے نشے میں سر شار تھے تو محنت کشوں اور غریبوں نے انقلاب برپا کر کے ان کا کیا انجام کیا تھا ؟

اس کتاب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ''چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں اور محنت کش طبقہ کے ہاتھ جب اقتدار آتا ہے تو تمام پرانی قدریں بدل جایا کرتی ہیں اور یہ تہذیب سے نابلد لوگ سرمایہ داروں ، کارخانہ داروں ، جاگیرداروں سے بدتمیزی سے پیش آتے ہیں وہ چونکہ تہذیب کی اعلیٰ قدروں سے سرمایہ داروں نے انہیں آگاہ نہیں کیا ہوتا اس لئے وہ عام طور پر ان تمام بڑے لوگوں کو جو اُن پر ظلم کرتے رہتے تھے نیست و نابود کر دیا کرتے ہیں۔

Chaudhri Anwar Aziz : Point of order Sir. I would like to know very respectfully whether Mr. Hamza is speaking on clause 57 of the Revenue Bill or he is giving the tidings of the coming revolution which he is going to head like Trotsky.

Mr. Deputy Speaker : That is no point of order. No repetition please.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جس قسم کے ٹیکس ہمارے حکمران آج تجویز کررہے ہیں اور غریب عوام پر ٹھونس رہے ہیں ۔ کل یہی عوام جو چیتھڑوں میں ملبوس اور روٹی کے ایک ایک ٹکڑے کے محتاج ہیں وہ حکومت کی غلط پالیسی کی وجہ سے اعلیٰ تہذیبی اقدار سے بھی محروم ہو کر ایسے حکمرانوں کے خلاف اس نظام کو نیست و

نابود کرنے کے لئے وہ ذرائع اختیار کرتے ہیں جن کو سن کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں ۔ میں انہیں قبل از وقت متنبہ کررہا ہوں اور ان کو آگاہ کررہا ہوں کہ آپ جو ان لوگوں کے خون کے آخری قطرے بھی ناجائز ٹیکسوں کے ذریعے چوس رہے ہیں حالانکہ ان کے جسم پہلے ہی مرے ہیں ۔ ان پر مزید جبرو تشدد کرنے کے بجائے اپنے یوم حساب کو یاد رکھیں اور دوسرے ملکوں کے حالات سے عبرت حاصل کریں اور اس سے سبق حاصل کرکے غریب کاشتکاروں کو جائز مراعات دیں ۔

Mr. Deputy Speaker : Please resume your seat, Mr. Hamza.

Yes, Mr. Aslam Jan.

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میں اس شق پر زیادہ وقت نہیں لوں گا اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ کل رات ہمیں کچھ ترامیم ملیں جن کے متعلق محترم خواجہ محمد صفدر نے بھی فرمایا ہے کہ بہت سی ایسی اصلاحات جو ہم چاہتے تھے ان ترامیم میں درج کر دی گئی ہیں ۔ لیکن پھر بھی ابھی تک کئی ایسی چیزیں ہیں جن سے ہمیں اختلاف ہے اور اس کے لئے ہم نے خود ترامیم پیش کی ہیں ۔ کیا ہی بہتر ہوتا کہ ہم نے جو ترامیم پیش کی ہیں ان پر بھی کوئی اختلاف نہ ہوتا اور ان کو بھی منظور کرلیا جاتا اور اس وقت جو وقت ہم صرف کر رہے ہیں وہ وقت صرف نہ ہوتا ۔ کوئی لیجسلیشن ہو وہ وقتی حکومت کے لئے نہیں ہوتی بلکہ لیجسلیشن کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی اس سے فائدہ ہو اور وہ اس سے مستفید ہوں نہ کہ ایک وقتی حکومت یا چند ایسے ایڈمنسٹریٹر یا کچھ ایسے لوگ جو اس کو ڈرافٹ کرتے ہیں چاہے ان میں اس کی اہلیت ہو یا نہ ہو ۔ This is besides the point.

یہ کلاز ۵۷ کلاز ۴۲ سے جیسا کہ محترم بزرگ خواجہ محمد صفدر صاحب

اور میرے دوسرے عزیز دوست پہلے کہہ چکے ہیں کہ یہ اہمیت میں کسی طرح کم نہیں ہے ۔ خواجہ صاحب ہمیشہ یہ فرماتے ہیں اور یہ درست ہے کہ یہ کام ہزاروں سال سے چلا آرہا ہے ۔ جو حاکم بھی آیا ہے اور جس ملک میں آیا ہے اس نے یہی سمجھا کہ اس ملک کی ہر چیز اس کی ہے ۔ کیونکہ He has occupied it by invasion.

آپ کنٹونمنٹ ایکٹ ۱۹۲۴ء کو دیکھیں جس میں کنٹونمنٹ کی حد مقرر ہے اس میں سنٹرل گورنمنٹ کو unlimited powers حاصل ہیں ۔ اس میں تبدیلی نہیں ہوئی ہے اس میں پہلے لکھ دیا ہے کہ

"The Government owns all the land within the Cantonment limits."

اس لئے وہاں پر اگر کسی کو مکان بنانے کی اجازت دی جاتی ہے تو وہ old grant پر دے دیتے ہیں ۔

This means land belongs to the Government and the Government can dispossess you at any time. For remedy you can ask for compensation for the super-structure and they can tell you to remove the super-structure and go away.

یہ احساسات اور تصورات باقی زمینوں کے متعلق بھی ہیں اور یہ سمجھا جارہا ہے کہ جو زمین اس وقت عوام کے پاس ہے یہ پہلے جب انگریز آئے ان کی تھی ۔ اس سے پہلے کہا گیا ہے منو کا زمانہ پانچ ہزار سال پہلے کا تھا اس وقت یہ چیز شروع ہوئی کہ مہاراجہ منو ۱/۶ حصہ زمین کا مالک تھا ۔ بعد میں جو حملہ آور آتے رہے زمین کا مالیہ بھی اسی طریقے سے تقسیم ہوتا رہا اور یہ سمجھا جاتا رہا کہ جو حملہ آور ہو یا جو قابض ہو زمین اس کی ہوگی ۔ جب مغل آئے انہوں نے کوشش کی کہ زمین کے مالیہ کا کچھ بندوبست کیا جائے خاص طور پر یہ کام شیرشاہ سوری

کے زمانہ میں ہوا اور وہ بھی مکمل نہیں ہوا ۔ دیکھا یہ جارہا ہے کہ تقریباً اسی فلسفہ پر چلا جارہا ہے جو فلسفہ شیر شاہ سوری کے زمانہ میں تھا اس میں ۱۸۸۷ء میں کچھ تبدیلیاں ہوئیں وہ بھی انگریز نے اپنے مفاد کے لئے تبدیلیاں کیں ۔ اور کچھ تبدیلیاں ۱۹۲۹ میں ہوئیں ۔ جو زمین کے اس وقت مالک ہیں یہ زمین ان کی ہے اس وقت تک جو ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ زمینداروں پر ٹیکس یا مالیہ نہ لگایا جائے یہ خاص زمین کی خاص مقدار ہے کہ اس تعداد پر مالیہ نہ لگایا جائے ۔ سب سے پہلے جس بات کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہئے وہ یہ ہے جیسا کہ کل بھی بحث ہوئی کہ مالیہ آیا ٹیکس ہے یا نہیں ۔ یہ فیصلہ ہوگیا تھا کہ مالیہ ٹیکس کی ایک صورت ہے جو زمین سے وصول کیا جاتا ہے ۔ آپ اس کو ٹیکس کہہ لیجئے یا اس کو مالیہ کہہ لیجئے اگر ہم یہ کہیں کہ یہ ٹیکس نہیں ہے مالیہ ہے اور مالیہ اس لئے ہے کہ یہ زمین حکومت کی ملکیت ہے پھر ٹیکس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ ہمارا پہلا جو تصور ہے وہ یہ ہے کہ زمین زمینداروں کی ملکیت ہے ۔ اگر زمینداروں کی ملکیت ہے تو ان کو بھی وہی رعایت کیوں نہ دی جائے جو دوسرے آدمیوں مثلاً وکلا حضرات ۔ انڈسٹریلسٹس وغیرہ کو بعض قسم کی رعایتیں نہیں دی گئی ہیں ۔ اگر ان کو اتنی رعایتیں دی جاسکتیں تو جیسے چھ ہزار روپے سالانہ آمدنی والے کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا ہے ان پر ٹیکس لگایا ہے پھر اس میں سے ان کو اور بھی بہت سی چیزوں کی رعایت ہے ان کے اخراجات کو نکال کر چھ ہزار روپیہ پر ٹیکس لگایا جاتا ہے ۔ مثلاً دو ہزار روپیہ اس کا ذاتی خرچ ۔ بچوں کی تعلیم کے اخراجات ۔ انشورنس ۔ ٹیلیفون ۔ موٹر اور دوسرے اخراجات وغیرہ ہیں ۔ اگر اس کی کوئی دوکان ہو یا مکان ہو یا اس کی کوئی پراپرٹی ہو اس کو اس کی سالانہ مرمت نکال کر اس پر ٹیکس لگایا جاتا ہے اور اس کے علاوہ چھ ہزار روپے سے کم آمدنی والے کسی شخص پر ٹیکس نہیں لگایا جاتا ۔

صدر مملکت نے جو زرعی اصلاحات نافذ کی ہیں اس سے ان کا بھی مقصد فوت ہوجاتا ہے ۔ اگر ہم چھوٹے زمینداروں پر یہ مالیہ عائد کردیں تو صدر مملکت نے جو یہ کہا ہے کہ بارہ یا ساڑھے بارہ ایکڑ - - - - - - - -

Mr. Speaker : The Member is repeating the arguments advanced by Khawaja Muhammad Safdar.

Major Muhammad Aslam Jan : This is only a mention of the President's manifesto otherwise I have got altogether my own arguments. Since the most important thing is the President's manifesto and the President has brought about all these revolutionary changes in the land reforms, therefore, we should keep it up. This is my contention.

جناب والا ۔ اگر ایک عام زمیندار کی اوسط آمدنی نکالی جائے تو ۱۷۰ روپے سالانہ اس کی اوسط بنتی ہے یعنی ۵۰ پیسے سے کم یومیہ اوسط بنتی ہے ۔ اگر آپ ایسے زمینداروں پر ٹیکس لگائیں گے جو ۵۰ پیسے روزانہ نہیں کما سکتے یہ کہاں کا انصاف ہے ۔ صدر مملکت نے election manifesto میں یہ فرمایا ہے کہ

> "I undertake to provide for the widest possible and most equitable distribution of wealth."

And the second para is—

> "To adopt all practical means to raise the income of the common man so as to reduce disparity between rich and the poor."

Para 6 :

> "To rationalise the land revenue system so as to give a fair deal specially to small land holders."

میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کیا ہم اس طرح سے اس کو rationalise کر رہے ہیں کہ ہم ان چھوٹے کاشتکاروں سے جن کی اراضی ساڑھے بارہ ایکڑ سے بھی کم ہے اور اگر ان کی زمین بارانی ہے اور وہ پچیس ایکڑ سے کم ہے ، ان سے بھی مالیہ وصول کریں ۔ کیا ان بیچاروں کو اس چیز کا بھی اختیار نہیں ہے کہ وہ آپ سے اس بات کا

مطالبہ کریں کہ وہ اس قدر کمزور اور غریب ہو گئے ہیں اور ان کی آمدنی صرف اس قدر ہے کہ وہ بمشکل اپنی گذر اوقات ہی کر سکتے ہیں اور جب کہ ضروریات زندگی اس قدر مہنگی ہو کہ جس کی وجہ سے وہ مشکل سے اپنی زندگی بسر کر رہا ہے اور زندہ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ زمیندار بھی بالواسطہ اور بلا واسطہ ٹیکس کا شکار ہے اور اپنی قلیل آمدن کے باوجود انہیں ان ٹیکسوں کے بوجھ کا متحمل ہونا پڑتا ہے اور اپنی ضروریات زندگی بھی بازار سے خریدنی ہوتی ہیں۔ تو اگر اس ایک کلاز کو ہی شامل کر لیا جائے۔ میں نے اور ترامیم بھی دے رکھی ہیں اور میرے عزیز دوست ملک محمد اختر نے باقی کلازوں پر ترامیم دے رکھی ہیں۔ یہ شکر کا مقام ہے کہ انہوں نے کلاز (D) (iv) کو omit کر دیا ہے جس میں کہ انہوں نے بورڈ آف ریونیو کو یہ اختیار دیدیا تھا کہ وہ جس طرح بھی چاہیں، مالیہ عائد کر دیں۔ حالانکہ اس کے لئے کوئی guiding principle ہونا چاہئے کہ آپ یہ جو مالیہ لگا رہے ہیں یہ کن اصولوں کو مد نظر رکھ کر لگا رہے ہیں۔ اگر ہم نے تمام چیزیں اسی طرح بورڈ آف ریونیو کے رحم و کرم پر ہی چھوڑ دیں تو اس سے political victimization بھی ہو سکتی ہے۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ آج تک ایسا نہیں ہوا لیکن یہ تو نہیں کہا جا سکتا ہے کہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر بنجر قدیم پر مالیہ دو آنے یا چار آنے فی کنال لگایا گیا ہے تو ان کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ یہ کہیں کہ ہم تو سو روپے کنال کے حساب سے مالیہ لیتے ہیں۔ کیونکہ جب ہم اسے ایک مرتبہ پاس کر دیں تو پھر یہ اختیار صرف بورڈ آف ریونیو کے پاس ہی رہ جاتا ہے کہ وہ اسے جسطرح چاہیں استعمال کریں۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: That is not in the amendment of the Member.

Major Muhammad Aslam Jan : This is overall Sir. That's why I brought this point here but if you like I will leave it.

میں اس کی ایک مثال دیتا ہوں کہ سابق صوبہ سندھ میں فصل خریف ۱۹۶۱ء میں حکومت نے پچیس فیصد مالیہ معاف کر دیا تھا اور بورڈ آف ریونیو کو اس کے متعلق اختیار دے دیا تھا تو انہوں نے وہاں پر تو مالیہ اس شرح سے معاف کر دیا لیکن سابقہ پنجاب کے ناردرن زون پر انہوں نے پچیس فیصد مالیہ مزید عائد کر دیا ۔ جب کہ بندوبست بھی ہو چکا تھا اور اس کے بعد وہاں کی اراضی سیم اور تھور کی وجہ سے بیحد خراب بھی ہو گئی تھی ۔ مجھے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ سابقہ صوبہ سندھ کے علاقے میں مالیہ میں پچیس فیصد معافی کیوں دی گئی تھی ۔ اگر وہاں کے حالات اس امر کے مقتضی تھے ، تو یہ حکومت نے اچھا کیا ہے لیکن انہوں نے سابق صوبہ پنجاب کے ایک ضلع یعنی شیخوپورہ پر اس کمی کا بوجھ ڈال کر اس پچیس فیصد کو ان کے مالیہ میں شامل کر لیا ۔ اور اس طرح انہوں نے اپنا بجٹ پورا کر لیا ۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ آپ اگر ایک جگہ پر ہزار روپے کم کر دیں تو دوسری جگہ پر ہزار روپے بڑھا دیں ۔ اور پھر بالخصوص ایسی جگہ پر لگا دیں جہاں پر کہ بندوبست ختم ہو چکا ہو اور ان کو اس بات کا علم تھا کہ زمین کی حالت کیسی ہے یعنی یہ کہ وہاں کی زمین کی حالت خراب تھی ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور چونکہ اس کے علاوہ اور بہت سی ترامیم بھی ہیں ، میں ان پر آئندہ کسی وقت کچھ عرض کروں گا ۔

Malik Muhammad Akhtar : Point of order Sir.

Mr. Deputy Speaker : Malik Akhtar which rule has been breached?

Malik Muhammad Akhtar : Then Sir, I resume my seat; I am afraid I will not be able to convince you.

Mr. Deputy Speaker: Then please resume your seat if you cannot say that any rule has been breached.

Yes. Chaudhri Anwar Aziz.

چودھری انور عزیز (سیالکوٹ۔م) ۔ جناب والا ۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ نیت کے ساتھ ساتھ عقل کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے ۔ حزب اختلاف کی جانب سے میرے جو فاضل دوست مال گذاری کے قانون میں ترامیم لے کر آئے ہیں ، ان کی نیت تو شاید اچھی معلوم ہوتی ہوگی ، لیکن ان کو اتنا معلوم نہیں ہو سکا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : Are you filling in the blank, Malik Akhtar?

Chaudhri Anwar Aziz : Sir, he is the 'semi-colon' of this Assembly.

Malik Muhammad Akhtar : No Sir, I am the 'full-stop' for them. (*laughter*)

چودھری انور عزیز ۔ تو جناب والا ۔ ملک محمد اختر صاحب کو اندرون شہر کا تو علم ہوگا لیکن ان کو آج تک یہ علم نہ ہو سکا کہ پانچ ایکڑ سے مراد کیا ہے ۔ جس وقت وہ پانچ ایکڑ کے الفاظ اپنے پیش نظر رکھتے ہیں تو وہ نہیں سوچتے ہیں کہ ان کی قیمت لائلپور میں کیا ہوگی ، تھل میں ان کی کیا وقعت ہوگی اور اگر یہ رقبہ بارانی ہوگا تو اس کی قیمت کچھ اور ہوگی ۔ انہوں نے پانچ ایکڑ کے متعلق جتنی ترامیم پیش کی ہیں ، یہ جانے بغیر کی ہیں کہ ان کی آمدنی کیا ہے ۔ اگر X X X X X *

Mr. Deputy Speaker : Let me request you not to be personal; I will not allow this and this remark is expunged from the proceedings of the Assembly.

Chaudhri Anwar Aziz : I withdraw that Sir, but you are trying to defend a person who does not want to be defended.

Mr. Deputy Speaker : It is my duty to defend every Member of the House.

**Expunged as ordered by the Deputy Speaker.*

چودھری انور عزیز - جناب والا - یہاں پر ایک جھگڑا چل پڑا ہے جس پر کہ کافی عرصہ سے لے دے ہو رہی ہے کہ ایک لفظ کے معنی متعین کئے جائیں - وہ لفظ ہے ٹیکس - اور یہ کہ rental کس کو کہتے ہیں - شیکسپیئر نے کہا ہے کہ گلاب کے پھول کو چاہے جس نام سے بھی پکاریئے ، وہ خوشبو ضرور دے گا - تو اگر آپ کتے کا نام بلی رکھ دیں تو کیا وہ بھونکنا شروع کر دے گی - خواہ آپ اسے ٹیکس کہیں یا rental لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ پر قائم ہے کہ اس کے بوجھ سے زمیندار کو بچایا جائے - یہ حقیقت ہے کہ زمیندار کو اس کے ذریعے زیر بار ہونا پڑے گا خواہ آپ اس کا کوئی اچھا سا نام رکھ دیں یا اسے کسی اور نام سے پکارنا شروع کر دیں - اس کے بعد جناب والا - میں آپ کی خدمت میں دو باتیں خاص طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں -

(اس مرحلے پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میں اس شق کے سلسلے میں آپ کی خدمت میں دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ آپ جو ٹیکس زمیندار سے وصول کر رہے ہیں ، تو اس کی کوئی حد بھی ہے - آپ نے اس بل کے ذریعے جو طریق کار مالیہ کی تشخیص کے لئے اختیار کیا ہے اور جو اس سے پہلے اس ملک میں لاگو ہے ، وہ یہ ہے کہ خالص آمدنی کا ایک چوتھائی حصہ آپ لیتے ہیں اور اس کے بعد دوسرے ٹیکس بھی زمیندار سے وصول کئے جاتے ہیں ، آپ ان سب کا حساب کر لیں ، آپ واٹر ریٹ بھی لیتے ہیں ، ولیج ٹیکس بھی آپ لیتے ہیں ، ترقیاتی ٹیکس لیتے ہیں ، چوکیدارہ لیتے ہیں اور ان کے علاوہ تحصیل والے اور بھی کئی چھوٹے موٹے ٹیکس زمینداروں سے وصول کرتے ہیں -

جناب والا ۔ اگر آپ اس ریونیو بل میں کوئی حد مقرر کر سکیں کہ بھئی تمہاری آمدنی سے ایک تہائی یا ایک چوتھائی یا سب ٹیکسوں کو ملا کر زیادہ سے زیادہ نصف حصہ لے لیا جائے گا ، تو بھی زمیندار کو اس بات کا علم ہو جائے گا کہ اس نے کیا کچھ ادا کرنا ہے اور اس کی کیا آمدنی ہوگی ۔ کیونکہ خصوصیت کے ساتھ محکمہ واپڈا والے تو اپنے گھروں میں ہی بیٹھ کر خود ہی حساب کر لیتے ہیں کہ ان کو اس قدر پانی دیا گیا ہے اور اس قدر ان سے وصولی کرنی ہے ۔ خواہ زمیندار بیچارے فصل کاشت کریں یا نہ کریں ۔ یہ ان کو بجلی مہیا کریں یا نہ کریں ، یہ ان کو پانی دیں یا نہ دیں ۔ مالیہ کے طریقے پر ہی زمیندار کے پاس اپنے ٹیکس کا بل بھیج دیتے ہیں ۔ زمیندار کو صحیح طور پر پتہ نہیں چلتا کہ کتنا ٹیکس کس کس کو دینا ہے ۔ اگر اس شق میں ترمیم ہو جائے تو زمیندار کو پتہ چل سکتا ہے کہ اس سے اس کی خالص آمدنی کا کتنا حصہ لیا جائے گا ۔ اور وہ کم از کم اپنے اخراجات کی planning کر سکتا ہے ۔ دوسری بات بڑی اہم ہے جس کی طرف میں خاص طور آپ کی اور حکومت کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ شہر میں رہنے والے آدمی کو چھ ہزار روپیہ کمانے پر بھی کوئی ٹیکس نہیں لیکن دیہات میں اگر کسی زمیندار کی ۱/۲ کنال زمین ہے تو اس پر تمام قسم کے ٹیکس لاگو ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے ۔ اب دنیا کا فلسفہ privilege سے چل کر contract کی حدود میں داخل ہو چکا ہے اب تو ڈکٹیٹرشپ کی حکومت میں بھی یہ نہیں سوچا جا سکتا کہ یہ زمین حکومت کی ہے ۔ اور اس میں سے ہم صرف اپنا حصہ لیتے ہیں ۔ اب تو حکومت اور لوگوں کے درمیان contract ہوتے ہیں ۔ شہر والوں کو کئی قسم کے فائدے حاصل ہیں ۔ کئی

سہولتیں مہیا ہیں ۔ حکومت کی طرف سے ان کی پشت پناہی ہوتی ہے اور چھ ہزار روپیہ کمانے پر بھی اس پر انکم ٹیکس نہیں ہوتا ۔ اس کے بر عکس دیہات میں اگر کوئی دو روپیہ بھی کماتا ہے تو اس پر ٹیکس لگتا ہے ۔

جہاں تک citizen کو برابر حقوق اور سہولتیں دینے کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں تضاد ہے ۔ اب تو زمینداری بذات خود ایک بزنس بن کر رہ گئی ہے ۔ اب یہ نہیں کہ بیج ڈالو اور دعا کرو ۔ بارش ہو جائے تو فصل تیار ہو ۔ اب تو یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ in put کیا ہو رہی ہے ۔ out put کیا ہو رہی ہے production کتنی ہے پانی کی سہولتیں کیا ہیں ۔ ان سب چیزوں کو business angle سے دیکھا جاتا ہے ۔ شہر والے چھ ہزار روپیہ کمائیں تو کوئی ٹیکس نہیں اور دیہات والے سو روپیہ کمائیں تو حکومت کہتی ہے کہ ہمیں حصہ دو ۔ اس میں جو بڑا تضاد نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ شہر والوں کو چھ ہزار روپیہ آمدنی پر بھی مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اور دیہات والوں کی تھوڑی سی آمدنی پر بھی ٹیکس لگایا جاتا ہے ۔

جناب والا ۔ دنیا ترقی کرتے کرتے اب یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ آئندہ صرف کسی شخص کی ذاتی آمدنی پر ہی ٹیکس لگے گا ۔ لیکن جب آپ پراپرٹی پر بھی ٹیکس لگاتے ہیں تو گویا گیہوں کے ساتھ گھن کو بھی پیستے چلے جاتے ہیں ۔

جناب والا ۔ میں کوئی جوتشی نہیں ہوں لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ دس سال کے اندر اندر ہمارے ملک یعنی مغربی پاکستان میں پراپرٹی ٹیکس نہیں رہے گا ۔ اور ریونیو سسٹم سے ہٹ کر ذاتی

آمدنی پر آنا پڑے گا - کیونکہ جس طرح آپ ٹیکس لگاتے ہیں اس طرح کئی لوگ بچ جاتے ہیں - آپ کہتے ہیں کہ ہم زمینداروں پر انکم ٹیکس نہیں لگاتے - جن پر آپ ٹیکس نہیں لگاتے وہ امیر قسم کے زمیندار ہیں اور جو غریب ہیں ان کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ ان سے ٹیکس لے رہے ہیں یا نہیں لے رہے - ان پر تو اس وقت زیادتی ہو رہی ہے - لیکن جب آپ یہ کہیں گے کہ آپ چھ ہزار سے اوپر آمدنی والے سے ٹیکس لیں گے تو پھر چھوٹا زمیندار بچ جائے گا - اس میں کوئی شک نہیں کہ میں جس علاقہ سے تعلق رکھتا ہوں وہاں پانچ چھ ایکڑ سے زیادہ کسی کی زمین نہیں ہے وہاں سب چھوٹے زمیندار ہیں اس لئے بنیادی طور پر آپ کو ایک بات متعین کرنا ہوگی کہ جو زمیندار زیادہ پیسہ کما رہا ہے - حکومت کی طرف سے protection حاصل کر رہا ہے وہ انکم ٹیکس ادا کرے - اور دوسری طرف وہ غریب آدمی ہے جو چھ ہزار سے کم کما رہا ہے - جس طرح شہر میں اسے مستثنیٰ قرار دیا ہے دیہات میں کیوں اس غریب آدمی سے ٹیکس لے رہے ہیں - میں اس فلسفہ کا حامی ہوں کہ ہر شخص کی ذاتی آمدنی پر ٹیکس لگائیں - اگر وہ زیادہ پیسے کماتا ہے تو اس مملکت خداداد میں جس نے عوام کو protection دی ہے اپنی آمدنی کے مطابق سوسائٹی کو حصہ دے تاکہ حکومت کا کام چلے - اور جو غریب ہو کم کماتا ہو اس سے ٹیکس وصول نہ کریں - آپ چھ ہزار والے کو تو کہتے ہیں کہ موج اڑاؤ اور جو شخص سو روپیہ کماتا ہے اسے کہتے ہیں کہ ٹیکس لاؤ -

جناب والا - اس کے بعد میں ایک خاص بات پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ حکومت ہر سال دس کروڑ روپیہ کھاد کے لئے زمینداروں کو بطور subsidy دیتی ہے - دس کروڑ روپیہ Rural Development کے

لئے اور تین کروڑ insecticides یعنی کیڑے مکوڑے مارنے کے لئے - اسی طرح دو کروڑ روپیہ زمیندار کو ٹریکٹر اور بلڈوزر وغیرہ خریدنے کے لئے دیتی ہے - اگر ان سب کو جمع کر لیا جائے تو ۲۵ کروڑ روپیہ بنتا ہے - یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ اگر ہم ۲۵/- روپیہ والے آدمیوں کو مالیہ معاف کر دیں تو حکومت کو تقریباً ایک کروڑ اور دو یا تین لاکھ روپیہ کا خسارہ ہوگا - ایک طرف تو آپ ۲۵ کروڑ روپیہ خرچ کر رہے ہیں اور دوسری طرف ایک کروڑ کی رعایت دینے کو تیار نہیں ہیں -

جناب والا - اس ایکٹ میں provision ہے کہ آپ کچھ ریونیو معاف کر سکتے ہیں اس لئے میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف خاص طور پر مبذول کراؤں گا کہ ۲۵/- روپیہ سے کم کا ریونیو معاف کر دیا جائے تو غریب زمینداروں کو بہت سہولت ہو جائے گی - ان کے لئے ۲۵/- روپیہ بڑی چیز ہے - حکومت کو کوئی نقصان نہیں ہوگا - دوسری جگہ جہاں آپ کروڑوں روپیہ خرچ کرتے ہیں اگر زمیندار کو ایک یا سوا کروڑ روپیہ چھوڑ دیں تو وہ خوش ہو جائے گا اور اس سے اس کی حالت بہتر ہو جائے گی -

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) - جناب والا - گذشتہ تین روز سے قانون مال گذاری کے ایک اہم موضوع پر بالتفصیل بحث ہو چکی ہے - ہونا بھی یہی چاہئے تھا کیونکہ یہ اس قانون مالگذاری کا نہایت ہی اہم پہلو ہے -

جیسا کہ میں نے اپنی گذشتہ معروضات میں عرض کیا تھا قانون مالگذاری کے دو پہلو ہیں جو اس معزز ایوان کے خصوصی طور پر توجہ

طلب ہیں ۔ وہ یہ کہ کاغذات مال کی تیاری کس طرح کی جائے ۔ مالگذاری کی کیا بنیاد ہو ۔ مالیہ کس طریقہ سے وصول کیا جائے اور کن لوگوں سے وصول ہو ۔

اس سے پیشتر کہ میں ان اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کروں مجھے اجازت دی جائے تاکہ میں چند ابتدائی معروضات آپ کی وساطت سے معزز ایوان کے سامنے بالخصوص اپنے ان چار دوستوں کی خدمت میں جنہوں نے گذشتہ تین دنوں میں اس پر بالتفصیل بحث کی ہے عرض کروں ۔

پہلے تو یہ عرض کروں گا کہ یہاں یہ تاثر دینے کی کامیاب یا ناکام کوشش کی گئی ہے کہ حکومت چھوٹے کاشتکاروں کے حقوق اور ان کی ضروریات کو سمجھنے سے قاصر ہے ۔ یہ ان کا اپنا خیال ہے ۔ اس کے بعد جو دوسرا تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جو ترامیم آج میرے دوست تالپور صاحب کی وساطت سے منظور کی گئی ہیں وہ نئی ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ وہ ترامیم تو ابھی آئی ہیں ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ بہر حال تالپور صاحب کی ترامیم میں جو اصول کارفرما ہیں وہ در اصل اس امر کے رہین منت ہیں جن کی طرف میرے دوستوں نے اشارہ یا بحث کی تھی ۔ در اصل جناب صورت حال یوں ہے کہ ان ترامیم میں جو میرے دوست ملک اختر صاحب نے پیش کی ہیں اکثر ترامیم ایسی ہیں جو اسوقت بھی مروجہ ہیں اور قانونی طور پر نافذ ہیں ۔ مثلاً انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایسی اراضیات کو جو کہ چھاؤنی کے علاقہ میں واقع ہیں مالیہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ تو جناب والا ان کو مجھ سے زیادہ معلوم ہے کہ جہاں سے ان الفاظ کو لیا ہے یعنی وہ ہمارے لینڈ ایڈمنسٹریشن manual کا ضمیمہ ہے جس میں یہ

واضح طور پر اور قطعی طور پر ذکر ہے کہ ایسی اراضیات جو کہ چھاؤنی کی حدود کے اندر واقع ہوں وہ مالگذاری سے مستثنیٰ ہوں گی ۔ میں یہی عرض کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ یہ پہلے ہی سے ہماری پالیسی ہے ۔ ہمارے قانون ہمارے قواعد کے مطابق چیز ہو رہی ہے یا آرہی ہے اور ہمارے قواعد میں یہی ہدایات درج تھیں ۔ ان ہی کو ہمارے دوستوں نے مناسب سمجھا ہے کہ قانون کی شکل دی جائے تو میں یہ عرض کرنے کی کوشش کروں گا کہ اگر یہ تاثر پیدا کیا جائے کہ کوئی نئی چیز یہاں پر منظور کی جا رہی ہے جو اس سے پیشتر ہماری حکومت کی پالیسی کے خلاف ہے تو اس میں تھوڑی سی اصلاح کی گنجائش ہے ۔ مثلاً دوسری چیز آپ خیال فرمائیں یہ ہے کہ جو بنجر اراضی قابل کاشت بنائی جائے تو اس پر ایک قسم کا ٹیکس holiday تین سال کا پہلے سے موجود ہے اور یہاں پر ہمارے احباب میں سے کسی صاحب نے چار سال ، کسی صاحب صاحب نے ۸ سال اور ہم نے ۶ سال کی تجویز پیش کی ہے ۔ اب میں یہ عرض کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ جو چیزیں پہلے ہی سے موجود ہیں انہوں نے ان کے متعلق مشورے دئے ہیں تو میں عرض کروں گا کہ ان پر پہلے ہی سے عمل ہو رہا ہے ۔ صرف ترتیب یوں ہوگئی ہے کہ اب تک حکومت بذریعہ اقدامات بذریعہ قواعد بذریعہ ہدایات ان پر عمل کرتی تھی جن کا ان کو اختیار تھا آج ہم نے ان باتوں کو مان کر صرف یہ بات کی ہے کہ اس کی قانونی سند پیش کر دی ہے ۔ مجھے تھوڑا سا خدشہ ہے کہ کیا اس طرح سے ان چیزوں کو جو ہدایات و قواعد کے ذریعہ سے نافذ یا قابل عمل ہو سکتی ہیں قانون میں داخل کر دینا دانشمندی ہے ۔ کیونکہ بسا اوقات حالات کے تقاضے کے ماتحت ہو سکتا ہے کہ ۶ سے ۵ یا چھ سے ۷ کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو بہر حال جس

حکومت نے اس وقت بھی بر سر اقتدار ہونا ہے اس کی صوابدید پر بہت سی باتیں چھوڑی جاتی ہیں چھوڑی گئی ہیں اور چھوڑی جایا کریں گی ۔ اسی طرح جناب والا ٹیوب ویل کے سلسلے میں جیسا جناب والا کو معلوم ہے کہ اگر کوئی شخص ٹیوب ویل یا چاہ لگا دے تو احداثی چاہات یا احداثی ٹیوب ویل کی صورت میں ۔ جناب والا کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس کے متعلق پٹہ رعایتی دیا جایا کرتا ہے لہذا اب میں ایک اہم نکتہ پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ میرے دوستوں نے یہاں پر مستثنیات یا یہاں پر اپنی گذارشات کو جس چیز کا محور بنایا ہے وہ در اصل پہلے ہی سے ہمارے قانون مالگذاری میں موجود ہے یا قانون مالگذاری کے زیر تحت ہدایات میں موجود ہے یا اس کے قواعد میں موجود ہے یا حکومت کے احکامات میں موجود ہے ۔ پہلی چیز کے متعلق میں نے اپنی یہ گذارش آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ۔ دوسرا مسئلہ جس پر دو روز سے بحث ہوئی ہے اور جیسا کہ ان کے اندراجات کرنے سے اب اختلافات بہت کم ہو گئے ہیں محدود ہو گئے ہیں لہذا بہت سی تقریریں جو کل یا پرسوں ہوئی ہیں ان کا میں جواب دینے کی کوشش نہیں کروں گا لیکن ہم نے اس بات کا فیصلہ کر لیا ہے کہ ان چیزوں کو قواعد میں رکھنے کے بجائے ہم نے اسے قانون کی شکل میں رکھ دینا منظور کر لیا ہے ۔ تیسری چیز یا جو بنیادی مسئلہ چلا ہے وہ میرے دوست ملک اختر صاحب کی ترمیم اور خواجہ صاحب کی نہایت ہی پر مغز تقریر سے پیدا ہوتا ہے ۔ خواجہ صاحب نے بڑی محنت کی اور میں ان کو خراج تحسین ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی محنت سے اپنا نقطۂ نظر پیش کیا اور ہونا بھی یہی چاہئے تھا کہ وہ بڑی محنت ، بڑی قابلیت اور بڑی ذہانت سے اپنا نقطہ نظر پیش کرتے

مگر مجھے ان سے اختلاف ہے اور اب میں اس اختلاف کے پیش کرنے کی وجوہات پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں ۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ ۵ ایکڑ والے مالک کو مالگذاری سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ پہلا اعتراض یا پہلی گذارش جو میری ان کی خدمت میں یہ ہے ۔ ممکن ہے ۵ ایکڑ جو وہ قبول کر لیں (شاید وہ اسے قبول بھی نہ کریں) کہ لاہور شہر کے اندر یا لائل پور کے اندر اور ۵ ایکڑ قلات کے یا میانوالی یا تھل کے علاقے میں یا کوہاٹ ، سانگھڑ یا کسی اور علاقہ میں ان کی آمدنیوں میں تفاوت ہے ان کے محل وقوع کا تفاوت ہے ان کی fertility میں تفاوت ہے ان کی سہولتوں میں تفاوت ہے تو اس قسم کا نظریہ قائم کرلینا کہ ہر مالک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Khawaja Muhammad Safdar : Excuse me Sir for interrupting the Leader of the House.

کل جناب لیڈر آف دی ہاؤس ایوان میں تشریف نہیں رکھتے تھے جب میری امنڈمنٹ زیر بحث آئی میں نے نہایت وضاحت سے اس مسئلہ کے متعلق عرض کیا تھا کہ میں ۵ ایکڑ تک اصرار نہیں کرتا میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ چھوٹے زمیندار کو کسی طور پر رعایت دی جائے ۔ اور میں اس پر اصرار کرتا ہوں خواہ اس کے لئے رقم کی شکل اختیار کر لی جائے خواہ اس کے لئے رقبہ کی شکل اختیار کر لی جائے ۔

Malik Muhammad Akhtar : I own that baby Sir; I made that statement.

وزیر زراعت ۔ ان کے baby کے متعلق گذارش یہ ہے کہ جہاں تک مجھے اس ایوان کے قواعد معلوم ہیں ایک خاص واضح تجویز پر گفتگو ہو سکتی ہے اور ایک واضح تجویز ان baby والے حضرت کی یہ ہے کہ پانچ ایکڑ والے کو مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ جس کی تائید میں میرے دوستوں نے تقریریں کی ہیں ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ

اراضیات کے محل وقوع میں تفاوت ہے حیثیت اراضی میں تفاوت ہے ۔ تفاوت آمدنی ہے اور تفاوت آمدنی کی بنا پر یہ اصول تو قابل پذیرائی نہیں رہتا کہ ہم رقبے کی تعداد پر کسی قسم کی استثنیٰ معرض وجود میں لے آئیں ۔

خواجہ صاحب یہ فرماتے ہیں کہ استثنیٰ کی صورت کیا ہے ۔ استثنیٰ کی صورت کوئی ایسی بھی ہو سکتی ہے جس پر غور کیا جا سکے ۔

ملک محمد اختر ۔ Point of order آپ جو limit of assessment اسوقت مقرر کر رہے ہیں اسوقت آپ اسکو ترمیم میں لا سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker : This is no point of order.

وزیر زراعت ۔ میں اس مشورہ کا مشکور ہوں ۔ مگر میرا مقصد کچھ اور ہی تھا ۔ پہلی چیز میں نے جناب کی خدمت میں عرض کر دی ہے کہ رقبے کے تعین پر استثنیٰ قابل عمل ہے ۔ دوسرا سوال یہ اٹھایا گیا ہے کہ گمراہی کی صورت بھی پیدا ہوئی ہے کہ جہاں ایک کروڑ کا مسئلہ ہے وہاں تین سو کروڑ کا خرچ ہو رہا ہے اور یہ حکومت کیوں اس معاملے کے اندر فیاضی سے کام نہیں لیتی ہے کہ اس ایک کروڑ روپے کی رقم کو وہ چھوڑ دے ۔ اب سوال چونکہ یہاں پر ایک غلط فہمی کا پیدا ہوتا ہے اسلئے میں معزز ایوان کے اطمینان کے لئے کچھ اعداد و شمار پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ میرے لئے آج مجبوری یہ ہے کہ اس بل کے محرک میرے ایک رفیق کار ہیں ۔ میں اس وقت انکی جگہ بطور ایک spare wheel کے کام کر رہا ہوں اسلئے اگر میری گذارشات سے کچھ confusion ہو جائے تو جیسے جناب ہمیشہ میرے اوپر مہربانی فرماتے رہے ہیں ویسے اسوقت بھی جناب والا ۔ میرے اوپر مہربانی فرمائیں ۔

اب جناب میں اپنے محترم دوست لیڈر آف دی آپوزیشن کی توجہ سمری آف ویسٹ پاکستان data صفحہ ۵۸ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جسکی بنا پر انہوں نے اور میں نے کئی دفعہ اس معاملے پر اس ایوان کے باہر گفتگو کی ہے ۔ اب اس صورت میں کہ پانچ ایکڑ کا مسئلہ ہے جناب والا ۔ اس صورت میں صرف وہ رقبہ جو مستثنیٰ ہوگا وہ تقریباً دس فیصد ہوگا ۔ اب اسوجہ سے غلط فہمی کا آغاز ہوتا ہے ۔ اس سلسلے میں میری گذارش یہ ہے کہ ہر خاندان اوسطاً تقریباً ۵ افراد پر مشتمل ہے اور اگر آپنے پانچ ایکڑ والی حقیت کو یا ملکیت کو مستثنیٰ کرنیکا فیصلہ کر لیا ہے تو وہ استثنیٰ پانچ ایکڑ ہی تک محدود نہیں رہیگا کیونکہ ہر وہ خاندان اور ہر وہ ملکیت جو کہ ۲۵ ایکڑ تک محدود ہوگی وہ پانچ حصوں میں تقسیم ہو سکتی ہے ۔ بٹ سکتی ہے اور اس لحاظ سے جناب والا ان ہی اعداد و شمار کے تحت یہ percentage یا اوسط دس نہیں رہتا ہے اور جیسا کہ میرے دوست جانتے ہیں کہ وہ ۵۸ فیصد ہو جاتا ہے ۔ بلکہ تقریباً ۶۰ فیصد ہو جاتا ہے ۔ یہاں تک ہی معاملہ ختم نہیں ہوتا ہے ۔ ہمارے دوستوں نے کہا ہے کہ انصاف کے نام پر حق کی آواز بلند کرتے ہوئے ۔ دیہی آبادی کے حقوق کی خاطر ہم اسی بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ جسطرح سے کہ ۶ ہزار روپیہ کا استثنیٰ انکم ٹیکس میں مندرج ہے اسی طریقے سے ادھر بھی چھ ہزار روپیہ آمدنی کو استثنیٰ میں لے آیا جائے ۔ اب جناب والا ۔ کیا صورت بن جائیگی ۔ پھر صورت یوں بن جائیگی جیسا کہ آپکو معلوم ہے کہ زرعی اصلاحات جسکے متعلق میں سمجھتا ہوں زرعی اصلاحات کی وجہ سے ہمارے زرعی ذہن ہیں ۔ ہماری زرعی فکر میں ۔ ہماری زرعی نظر میں اور ہماری زرعی نگاہ میں نہایت ہی خوشگوار تبدیلی واقع ہوئی ہے اور اسکے لئے نئی نئی راہیں متعین ہو چکی ہیں اسکی رو سے کوئی ایک

شخص جو اراضی رکھ سکتا ہے اسکی حد ملکیت کیا ہے وہ حد ملکیت یہ ہے کہ وہ پانچ ایکڑ سے زیادہ اراضی نہیں رکھ سکتا ہے - تو اسکا مقصد یہ ہے کہ اگر مفروضہ درست تسلیم کر لیا جائے کہ پانچ حصوں میں وہ تقسیم ہو سکتی ہے تو پھر سو ایکڑ کے پانچ حصوں میں اسکی تقسیم ہو جائے اور اگر سو ایکڑ میں اسکی تقسیم ہو جائے تو میں اپنے صوابدید کے مطابق - اپنے محدود علم و تجربہ کی بناء پر یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہوں کہ سو ایکڑ والی حقیت کو چھ ہزار روپے کے قریب خالص آمدنی بچت کی صورت میں ہو سکیگی تو ایک اس طریقے سے اس چھوٹی سی تجویز کو جسے بار بار کہا گیا ہے کہ یہ معمولی سی رقم ہے یا معمولی سی چیز ہے اور میری سمجھ کے مطابق آپکو اس بات کو باور کر لینا چاہئیے کہ یہ جو ۱۵ کروڑ روپیہ مالیہ لگتا ہے اس روپیہ سے آپکو ہاتھ دھونے پڑینگے اس لحاظ سے - - - -

خواجہ محمد صفدر - ۹ کروڑ -

وزیر زراعت - جناب وہ صحیح فرماتے ہیں - وہ بلا واسطہ وصولیوں کے متعلق فرماتے ہونگے - ویسے ۱۵ کروڑ ہے وہ خالص کا کہہ رہے ہیں - مگر وہ بطور مالیہ کے وصول ہوتا ہے - آپ ویسے ۱۵ کروڑ ہی تصور فرما لیجئے اور وہ بطور مالیہ کے وصول ہو سکتا ہے - بہر حال میں نے عرض کیا ہے جناب والا - اسکے علاوہ میں اپنے دوست خواجہ صاحب کا بہت احترام کرتا ہوں اور آج بھی انکے اور میرے درمیان رشتہ احترام قائم ہے - مگر انکی تجویز سے اور ملک محمد اختر صاحب کی تجویز سے اور انکی تائید سے اور آپکی اور میری دیہاتی آبادی میں مجھے انتشار اور انقلاب نظر آ رہا ہے - مجھے اضطراب نظر آ رہا ہے اور وہ کیوں جناب والا - کیونکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس سے تو

صورت اچھی ہو سکتی ہے ۔ جناب والا ۔ ہم لوگ ابتک گو انفرادیت کے چکر میں تھوڑے بہت پڑ گئے ہیں مگر ہم ابتک خاندانیت کی زندگی بسر کر سکتے ہیں ۔ ہماری ایک قسم کی family life ہے ۔ جسکی بناء پر ہم رہ رہے ہیں ۔ اٹھتے ہیں ۔ بیٹھتے ہیں ۔ ایک حد ادب ہوتا ہے بڑے اور چھوٹے کا لحاظ ہوتا ہے ۔ اسی طریقے سے یہ ہماری معیشت اور یہ دیہی آبادی اس میں بھی ابتک وہی اطمینان کی صورت رہتی ہے تو جناب والا ۔ اگر یہ واقعات ہو جائیں اور خواجہ صاحب کی تائید سے یہ تجویز منظور ہو جائے کہ اس حق ملکیت والے کو مستثنیٰ کر دیا جائیگا تو اس صورت میں میں جناب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں اور ان دوستوں سے بھی یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس تقسیم کے مسئلے میں جسوقت کہ زمین سے دوسرے لوگ اس دباؤ کے تحت استثنیٰ سے فائدہ اٹھائیں تو اس صورت میں وہ دوسرے لوگوں کے پاس چلی جائیگی تو جو کچھ ہم آجتک حیاء اور ادب کا مظاہرہ دیکھ رہے ہیں اسکی رو سے میں سمجھتا ہوں کہ خاندانی زندگی کا بالکل قلع قمع ہو جائیگا اور آپکی دیہاتی آبادی میں بالکل انتشار ، ایک اضطراب اور بالکل غیر یقینی صورت پیدا ہو جائیگی اور میں یہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس سے بڑا نقصان اور کوئی نہیں ہو سکتا ہے ۔ تیسری بات یہ ہے جناب والا ۔ کہ جسوقت تقسیم ہو جائیگی یعنی زمین کی ملکیت دوسرے کے نام منتقل ہو جائیگی تو اسوقت پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ تقسیم کے بعد ایک قسم کا چکر چلیگا ۔ میرے دوست مجھے یاد دلائینگے کہ میں نے دفعہ ۲۳ اور دفعہ ۲۵ کی رو سے تقسیم کی ممانعت کر رکھی ہے تو ایک بات جو میں آپکی خدمت میں گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو تھوڑے بہت cultivating units یہ جو اقتصادی طور پر قابل پذیر آرائی ہیں وہ کٹ

کر - وہ بٹ کر ایک مالک کے لئے وبال جان بن جائینگے - اس لئے یہ ضروری ہے کہ وہ زمانہ جسکے اندر آج ہم گذر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ حقیت کو بڑھایا جائے - اسکے حدود ایسے مقرر کئے جائیں کہ جس سے وہ مختصر سا اقتصادی یونٹ نہ رہے بلکہ اسکو بڑھا کر ایسا کیا جائے جس کو ہم economic holding کہتے ہیں - مگر اس کوشش سے ہم انکی نیت پر شبہ نہیں کرتے ہیں - میں انکی سمجھ کے متعلق کہہ رہا ہوں - میں ایک نکتہ نظر پیش کر رہا ہوں - انکا نکتہ نظر بھی اپنے خیالات کے مطابق درست ہوگا - تو بہر حال اس سے ایک اور صورت پیدا ہو جائیگی - اور وہ یہ کہ ہمارے لیے کاشتکاری مشکل ہو جائے گی - کاشتکاروں میں وہ ترقی کے آثار جو بفضل تعالیٰ حکومت کی مسلسل اور متوازن پالیسیوں کی وجہ سے ہر جگہ ہویدا نظر آ رہے ہیں ماسوائے ان کے جو ساون کے اندھے ہوں - - - -

مسٹر حمزہ - میں اپنے آپ کا اندھا ہونا منظور کرتا ہوں لیکن جو آپ ملک میں کر رہے ہیں اس کو میں تسلیم کرنے سے قاصر ہوں -

وزیر بنیادی جمہوریت—جناب والا - انہیں فرمائیں کہ وہ اپنی بصیرت کا کچھ خیال فرمائیں -

مسٹر حمزہ - صریحاً ظلم ہے -

وزیر خوراک و زراعت - میں اپنے نہایت ہی واجب الاحترام دوست کے جذبے اور غصے میں تمیز نہیں کر سکتا - اگر انہوں نے غصے سے بات کی ہے تو کچھ اور بات ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت - وہ جناب والا غصے کے نشے میں آ رہے تھے -

وزیر خوراک و زراعت - خیر یہ آپ کا اور ان کا دوستانہ ہے۔

ملک محمد اختر - ان سے دوستانہ تو میرا ہے - یاسین صاحب سے دوستانہ تو میرا ہے -

خواجہ محمد صفدر - یہ آپ نے کیا ظلم کیا کہ اس طرف کی دوستی اس طرف لگا دی -

وزیر بنیادی جمہوریت—جناب والا - میں نے ان کی دوستی کا خط فائیل کر دیا ہے -

وزیر خوراک و زراعت - تو جناب والا - میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ماحول میں انتشار اور زراعت میں معکوس ترقی کے آثار ہویدا ہو جانے شروع ہو جائیں گے اگر کوئی غیر مفید یا برعکس پالیسی اختیار کر لی گئی - مجھے خدشہ ہے کہ کہیں زمین قوس و قزح کی طرح نہ ہو - اس کی چوڑائی کم ہو جائے اور وہ زیادہ لمبی ہو جائے - تو یہ نہ سمجھا جائے کہ ہماری حکومت کسی طرح چھوٹے کاشتکاروں کے مفادات کو نظر انداز کر رہی ہے - میرے دوست نے بات کے کچھ اور معنی لے لئے اور چند اعداد و شمار پیش کر ڈالے - جناب والا - حکومت کو اس ایک کروڑ روپے کے چھوڑنے میں کیا حرج ہو سکتا ہے - جو حکومت ۱۰ کروڑ روپیہ رورل ورکس پروگرام کے لئے اور ۱۰ کروڑ روپیہ سبسڈی فرٹیلایزر کے لئے دے سکتی ہے اس کے لئے کیا مشکل ہے خواہ ۲۵ کروڑ ہو یا ۲۴ کروڑ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ جو اقدام کیا جائے وہ جذبات کے تحت نہ کیا جائے - اس کے پس منظر

کا اور اس معاملے کا جائزہ لیا جائے کہ اس میں فائدہ کتنا ہوگا اور نقصان کس قدر ہوگا ۔ تو میں دوسری بات جو اس سلسلے میں عرض کرنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر ان کی بات مان لی جائے کہ پانچ ایکڑ والے کو مستثنیٰ کردیا جائے اور وہ مزارعہ جو پانچ ایکڑ سے کم کا ہوگا تو وہ مستثنیٰ نہیں ہوگا ۔ یہ غربت کے متعلق میرے دوست آواز بلند کرنے والے انہیں اس بات کا بھی توازن کرنا پڑیگا اور وہ پانچ ایکڑ والے کو کہیں گے کہ یہ سروس چارج کر رہے ہیں ۔ اس کا تجربہ کئی دفعہ ہوچکا ہے ۔ میرے دوست خواجہ محمد صفدر صاحب کو اس تجربے کا علم ہے کہ فرانس میں ایک دفعہ اسی قسم کی آپوزیشن نے اس قسم کی تجریک پیش کی اور وہ منظور ہوئی کیونکہ اس وقت جذبات کی رو میں ہر ایک نے سمجھا کہ یہ تھوڑی سی رقم کا مسئلہ ہے ۔ جناب والا وہ ۱۸۹۸ کا واقعہ ہے اور ۱۹۲۱ تک اتنی تکالیف ہوئیں اور اتنے اس میں مراحل پیش آئے کہ ۱۹۲۱ میں اس تحریک کو واپس لینا پڑا ۔ تو ایک ماہر اقتصادیات نے ایک لفظ استعمال کیا تھا جو میں آپکی خاطر یا کسی اور کی خاطر استعمال نہیں کرنا چاہتا کیونکہ انہیں اسی لفظ کا علم ہے وہ یہ تھا کہ .....While election herentry جو کچھ بھی ہو یہ ایک تجربہ ہوا ہے کہ یہ چیز درست نہیں ۔ جناب والا۔ میں اپنے آپ کو اور ہماری پارٹی اپنے آپ کو اس وقت تجربات کی لیبارٹری میں رکھ کر ملک میں غیر یقینی صورت پیدا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ وہ مان گئے ہیں ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ ہر سال جب یہ پانچ ایکڑ والا مسئلہ آئے گا تو اس میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا ۔ کہیں سیٹلمنٹ کے سلسلہ میں ۵ ایکڑ ۔

خواجہ محمد صفدر - اس کے متعلق جناب والا میں نے تعین کردیا ہے -

وزیر خوراک و زراعت - کیا آپ نے بندوبست کے تحت کیا ہے - میں آپ کو انصاف کے نام پر سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ صورت قابل پذیرائی ہوسکتی ہے - یہ بات میں انصاف اور محبت کا دعویٰ کرنے والوں سے کرتا ہوں - کیا اس میں کوئی توازن رہ سکتا ہے - اگر ان دوستوں کی بات کو مان لیا جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارے کاغذات مال جو پہلے ہی پیچیدہ اور غیر مربوط ہیں وہ اور بھی پیچیدہ ہوجائیں گے - جو حقیتیں پہلے ہوا کرتی تھیں وہ اب لاتعداد ہوتی چلی جارہی ہیں - تو اس سلسلے میں اس قانون کی بدولت جو ہیجان پیدا ہوجائے گا اس کا تصور ذرا اپنے ذہن میں لائیے - کئی جمعبندیاں بن جائیں گی - کاغذات مال پیچیدہ ہوجائیں گے - جھگڑوں میں اضافہ ہوگا - نتیجہ یہ ہوگا کہ حالات ٹھیک سطح پر نہیں رہیں گے - اس وقت دیہی آبادی میں اطمینان کی ضرورت ہے - سکون کی ضرورت ہے تاکہ وہ یکسوئی کے ساتھ اس مقصد کو اور اس جنگ کو جو انہوں نے ملک اور قوم کی خاطر شروع کر رکھی ہے وہ اس میں کامیاب ہوں اور کاشتکار آبادی اس جنگ میں قوم کو سلامتی کے ساحل سے ہمکنار کر دے - تو جناب والا ان کو اضطراب میں ڈالنا درست نہ ہوگا - اس چیز کے پیچھے بہت کچھ اس قسم کے جذبات ہیں میں ان کے متعلق اس وقت کچھ عرض نہیں کروں گا کیوں کہ شاید یہ سمجھا جائے کہ میں ذاتی کسی بات پر حملہ کر رہا ہوں ایک کوشش ایسی ہوئی تھی - میں ان سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اس آزدی کے بعد اس قسم کی اور کوشش ہوئی تھی تو اس کے بعد میں ان سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ دیہی آبادی میں اطمینان

ہے یا اضطراب ہے ۔ انتشار یا یکسوئی ہے ۔ اسی کی سزا ہم آج تک بھگت رہے ہیں ۔ دوسری چیز جو قابل توجہ ہے وہ یہ ہے جناب والا کہ کاغذات مال میں اس قدر مشکلات اور پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی جن کی رو سے ہمارے لئے یہ ممکن نہ ہو گا کہ ہم کاغذات مال کو صحیح طور پر درست رکھ سکیں ۔ پھر جناب والا یہ ۵ ایکڑ والی تجویز ۔۔۔ یہاں پر اس کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔۔۔ خواجہ صاحب نے اپنی تقریر میں کوئی ذکر نہیں کیا ۔ میں نے اس ترمیم کو جس طرح سے میرے پاس موجود ہے میں نے اسی نظر سے اس کا جائزہ لیا ہے ۔ آخر میں اس سلسلے میں جو بڑی اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ آپ اس استثنیٰ کو صرف یہاں تک ہی نہیں رکھ سکتے ۔ آخر ۵ ایکڑ والی تجویز کے پیچھے جواز کیا ہے ۔کیا آپ نے اسے آمدنی کا ذریعہ لگایا یا ۵ ایکڑ ایک ایسی سیکروسینس سی چیز ہے ۔ اگر پانچ ایکڑ نہیں ہے تو ساڑھے بارہ ایکڑ کیوں نہ ہو جائے ۔۔۔۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں نے کل تجویز پیش کی تھی کہ 12½ ایکڑ ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ میں چاہتا ہوں کہ گذارہ کی یونٹ کم نہ ہو ۔ جناب والا ۔ میری تو عادت ہے کہ میں اس تجویز کے نقطہ نظر سے دیکھتا ہوں جو میرے سامنے ہے اسی لئے اردو کے بل میں بھی میرا ان سے اختلاف رہا ہے ۔ تو بہر حال اگر یہ پانچ ایکڑ کی تجویز ہو تو اس میں کیا فلسفہ اور نظریہ ہے ۔ کس نے ہمیں سمجھایا ہے کہ ہم پانچ ایکڑ ہی کو حد قرار دیں ۔ چار کو کیوں نہ دیں ۔ بارہ کو کیوں نہ دیں یا سات کو کیوں نہ دیں ۔ لہذا میری گذارش ہے کہ اس کے پیچھے کوئی فلسفہ نہیں ۔ بلکہ محض ایک جذبہ ہے ۔ کہیں فرانس والی بات نہ ہو ۔ باقی تو ٹھیک ہے ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ پانچ ایکڑ کو کوئی

تقدس حاصل نہیں ہے ۔ اگر ہے تو اس کی وجوہات ہم پر منکشف نہیں کی گئیں ۔ ہمارے ہاں زمین پہلے ہی منتشر ہے ۔ جس وقت زمین کا انتقال ہوتا ہے یا اس کی تقسیم ہوتی ہے تو اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ کھیت بٹ ہی نہیں جاتے بلکہ بکھر بھی جاتے ہیں ۔ اور آپ جانتے ہیں کہ منتشر کھیت زراعت کے لئے مفید نہیں ہو سکتے ۔ کسی کہنے والے نے کہا تھا ۔

"Fragmented land is a very wasteful method of land utilisation."

تو اس میں یہ نقصان پنہاں اور مضمر ہیں ۔ اور آپ کی جو ۵ ایکڑ والی تجویز ہے اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ چھوٹے کھیت اور بھی بکھر کے رہ جائیں گے ۔

جناب والا ۔ یہ مسئلہ پہلی ہی بار پیش نہیں ہوا ۔ کیونکہ میرے دوست منو سمرتی سے لے کر امام یوسف رح تک گئے ہیں اور پھر انہوں نے اخلاقیات کے قواعد بھی بیان کئے ہیں ۔ اس لئے میں بھی آپ کی اجازت سے ماضی میں جانا چاہتا ہوں ۔ ورنہ میں ماضی میں جانے کا اس قدر خواہاں نہیں ہوں ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ماضی میں بھی اس تجویز کا تجزیہ ہوا ۔ ایک کمیٹی قائم ہوئی تھی جس کے چیئرمین مسٹر ڈارلنگ تھے ۔ جن کے اقتباسات آج میرے نہایت ہی واجب الاحترام دوست مسٹر حمزہ نہایت فخر وناز سے پیش کرتے رہے ہیں ۔ اس کمیٹی نے سارے اس امر کا تجزیہ کرنے کے بعد اپنی یہ قاطع رائے دی تھی کہ یہ قابل عمل چیز نہیں ہے ۔ یہ ان کاشتکاروں یا مالکوں کے حق کی چیز نہیں ہے یہ ان کے خلاف چیز ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar: On a point of order. I beg to differ with the statement of the Leader of the House because the contentions made in the Darling Report are in my possession. They are typed. I hope I will be given an opportunity on some later occasion, not today, to contradict what he is saying.

وزیر زراعت و خوراک - آپ کے پاس ٹائپ کی ہوئی کاپی ہے - میرے پاس اصل ہے - آپ کے پاس پھر بھی نقل ہے (قطع کلامیاں) یہ تو جناب بڑی ستم ظریفی ہے - کتابوں کا زیادہ پڑھنا بھی کچھ اچھا نہیں ہوتا - جناب والا - آپ بھی بہت مطالعہ کرنے کے عادی ہیں - کتابوں میں ایسے ایسے نظریات ہوتے ہیں - اور انسانی ذہن بعض وقت ان میں الجھ جاتا ہے - کچھ اس قسم کی صورت اختیار کر لیتا ہے جو اسے اختیار نہیں کرنی چاہئے - بہر حال میں ذرا الفاظ کو محتاط طریق سے استعمال کرنے کا عادی ہوں -

Mr. Speaker : Is it for me or Malik Akhtar ?

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : It cannot be for you, Sir.

میاں محمد یاسین خاں وٹو - جناب ولا - جو بھی بات ہوگی آپ ہی کی وساطت سے ہوگی - (قہقہہ)

وزیر زراعت و خوراک - جناب والا - یہ نہ آپ کے لئے ہے نہ ان کے لئے ہے - اس کے بعد ایک دوسرا ٹیکسیشن کمشن یا کمیٹی بنی ہے پاکستان میں - ہمارے سابقہ فنانس منسٹر مسٹر عبدالقادر جو اس وقت بھی کسی چیز کے چیئرمین ہیں - اس سے متعلق تھے - وہ بھی اس معاملے کا تجزیہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ قابل عمل تجویز نہیں ہے - بہر حال یہ گذارشات میں اس ۵ ایکڑ والی تجویز کے متعلق پیش کر رہا ہوں - انہوں نے اس کے متعلق اب ایک اور تجویز دی ہے - جب وہ میرے پاس آئیگی تو میں اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرونگا - ایک اور بات جس کا یہاں بہت چرچا ہوا یہ ہے کہ لینڈ ریونیو ٹیکس ہے یا لگان ہے - اس کے متعلق جب میرے دوست حمزہ صاحب اقتباسات پڑھنے لگے تھے تو میں نے سمجھا تھا کہ ان کے پاس کوئی ایسی

چیز ہوگی جس کی رو سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ یہ لگان نہیں ہے بلکہ ٹیکس ہے ۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ ایسا کوئی انتباس پیش نہ کرسکے (قطع کلامیاں) لگان کی تعریف یہ ہے کہ جو کسی چیز کے استعمال کرنے کے بعد اس کا معاوضہ ہو (قطع کلامیاں) ملک اختر صاحب آپ کی زمین تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مالگذاری والی زمین نہیں ہے آپ کی زمین اندرون شہر کی ہے اور اس پر مالیہ معاف ہو رہا ہے آپ بھی ہمیں معاف کر دیں ۔

چودھری محمد نواز ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آج ملک اختر صاحب نے مائیک کیوں الٹا کرکے رکھا ہوا ہے ۔ (قہقہہ)

وزیر زراعت و خوراک ۔ آج تو انہوں نے صرف مائیک الٹا رکھا ہوا ہے ۔ معلوم نہیں کل کیا ہوگا ۔ دعا کیجئے بات مائیک تک ہی رہے ۔ (قہقہہ)

بہر حال اس کے متعلق مفکرین میں کچھ اختلاف ہے ۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ تمام ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے اور قوم ان کے نائب ہونے کی حیثیت سے اس کی مالک ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست ۔ (قہقہہ)

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ۔

ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست (قہقہہ)

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ ملک صاحب ملک اختر کے لئے milk کا انتظام کر رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ ملک تو سارے ہمارے ہو ہی نہیں سکتے اس لئے یہ لفظ ملک ہے (قہقہہ)

وزیر زراعت و خوراک ۔ جناب والا۔ مجھے تو افسوس ہے کہ اگر یہ نظریہ ہمارے نوجوانوں میں کار فرما ہو گیا تو حضرت طارق کی روح بھی تڑپ اٹھے گی ۔ اور میں تو اس خیال ہی سے لرز رہا ہوں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ یہ تو ہر روز سارے عالم ارواح کو تڑپاتے رہتے ہیں ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ جناب والا ۔ میں گذارش کر رہا تھا کہ لینڈ ریونیو کے متعلق مختلف نظریے ہیں اور مفکرین میں ان نظریات کے باب میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے اور میں گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان مختلف اور متضاد نظریات کے بارے میں جو شدید اختلاف رائے پایا جاتا ہے اس کے پیش نظر کوئی آخری اور حتمی فیصلہ کرنا از بس مشکل امر ہے ۔ ۔ ۔

Malik Muhammad Akhtar : Again on a point of order Sir.

Mr. Speaker : No point of order ; please resume your seat.

وزیر زراعت و خوراک ۔ شکریہ جناب والا ۔ آپ نے مہربانی فرمائی ہے ورنہ بار بار کی قطع کلامی سے خیالات کا تسلسل قائم نہیں رہ سکتا ۔

تو خیر میں یہ عرض کر رہا تھا (اور یہ بھی میں تیسری بار کہہ رہا ہوں جس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں) کہ جہاں تک مفکرین اور ماہرین کا خیال ہے مالیئے کی مختلف اور متضاد تعریفیں کی جا سکتی ہیں اور کی گئی ہیں ۔ مگر اس ملک میں اور (نیم بر عظیم میں) ہماری ماضی کی تاریخ میں مالیئے کو لگان ہی تصور کیا گیا ہے ۔ اور زمین پر حکومت کا overlordship کا تصور قائم کیا گیا ہے ۔

ملک محمد اختر - میں اس تعریف کو نہیں مانتا -

وزیر زراعت و خوراک - میں نے تو ایک ٹھوس اور ناقابل انکار حقیقت کو بیان کیا ہے - آپ کو منوانے کی خاطر کوئی دلیل نہیں دی - ہم اپنے ماضی اور حال کا تذکرہ کر رہے ہیں اور جناب اختر صاحب کہہ رہے ہیں ہم نہیں مانتے - ہم کوئی نیا خوفناک نظریہ پیش نہیں کر رہے بلکہ ایک صاف اور ملک کی تاریخ کے لحاظ سے صحیح معصوم اور آسان طریقے پر مالیہ کی تشخیص کرنا چاہتے ہیں اور یہ کوشش کر رہے ہیں کہ fixed and fluctuating دو قسم کی جمع میں سے جہاں جہاں جو طریق جمع علاقے کے حالات و واقعات نیز مالکان اراضی کی رائے عامہ کر منظور و مقبول ہو اس کو اس علاقے میں رائج کیا جائے - دونوں قسم کی جمع کے اپنے اپنے محاسن کی بنا پر مفکرین اور اہل الرائے کے مابین اختلاف تو ضرور پایا جاتا ہے - مگر ہم نے جنس کی بجائے نقد کو اختیار کیا ہے یعنی مستقل اور غیر مستقل جمع کے لحاظ سے ہم مستقل کو ترجیح دے رہے ہیں اور جنس کے مقابلے میں نقد رقم وصول کرتے ہیں - جناب والا - یہاں میں واضح کر دوں کہ ہمارے بعض علاقوں میں آج بھی نقدی میں مالیہ دینے کی بجائے جنس کی صورت کو پسند کیا جاتا ہے مگر ہم حکومت کا مالیہ نقدی کی شکل لینا چاہتے ہیں -

(ایک آواز - عوام کو پٹواری کے رحم و کرم پر چھوڑا جا رہا ہے)

اب جناب والا مالیئے کی تشخیص میں ہر جگہ پٹواری کا نام بار بار لیا جا رہا ہے اور دراصل وہی اس تشخیص مالیہ کی گردش کا محور ہے اس کے باوجود ہم ایک معقول - جامع اور مکمل قانون وضع کرنا چاہتے ہیں - اس سلسلے میں جیسا کہ میں پیشتر ازیں مختصراً اشارہ کر چکا ہوں

ہم غیر مستقل جمع کے مقابلے میں مستقل جمع کو رائج کر رہے ہیں (جیسا کہ اس کا پہلے سے رواج بھی ہے) اور جنس کے مقابلے میں نقدی میں مالیہ وصول کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ ان میں سے ہر ایک طریق جمع کے اپنے اپنے محاسن ہیں ۔ بعض لوگ غیر مستقل جمع کے حق میں رائے رکھتے ہیں ۔ تو بعض مستقل طریق جمع کو بہتر سمجھتے ہیں ۔ یہاں میں تھوڑی سی یہ عرض کر دوں کہ یہ جمع کا مسئلہ sliding scale کے مسئلے سے قدرے مختلف ہے ۔ اور بنیادی فرق یہ ہے کہ مستقل جمع اور غیرمستقل جمع کا دارومدار پیداوار کی مقدار پر ہے مگر sliding scale کا انحصار تمام‌تر اجناس کی قیمتوں اور نرخوں پر ہے یعنی جوں جوں جنس کے نرخ بڑھیں گے توں توں مالیہ کی رقم بڑھتی جائے گی اور جوں جوں زرعی اجناس کے نرخ گرتے جائیں گے مالیہ کی رقم میں بھی کمی ہوتی جائے گی ۔ اس کے خلاف مستقل جمع اور غیر مستقل جمع کا انحصار پیداوار کی حد بندی اور تخمینے پر ہے کہ فلاں فلاں علاقے میں فلاں رقبے میں فی ایکڑ پیداوار کس قدر ہے یہ پیداوار مختلف علاقوں میں مختلف ہو سکتی ہے اور مختلف اجناس کی صورت میں بھی مختلف ہو سکتی ہے ۔ مگر ہم اوسطاً یہ اندازہ لگاتے ہیں کہ کسی جنس کی اوسط پیداوار فی ایکڑ کیا ہوگی ۔ اس کے بعد اس کی قیمت کا اندازہ ایک خاص مدت کے لئے مقرر کر دیا جاتا ہے کہ فی ایکڑ اتنی پیداوار ہوگی جس کا ایک چوتھائی یا کوئی دیگر حصہ کتنی قیمت کا حاصل ہوگا ۔ یہ مالیہ کی شکل میں مستقل طور پر مقرر کر دیا جاتا ہے ۔

جناب والا ۔ ہم اس سلسلے میں جمع کو مستقل رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس کی قیمت بھی مقرر کر دینا چاہتے ہیں مگر ہر علاقے میں وہاں کے مالکان اراضی کی مرضی اور صوابدید اور رائے سے فیصلہ کرنے

کا حق بھی دینا چاہتے ہیں۔ ہماری پالیسی عام اور کھلی پالیسی ہے جس کی جڑیں ماضی میں ہیں اور اس کی تخصیص رائے عامہ پر ہے ۔ مثال کے طور پر ملتان میں جمع مستقل مقرر کر دی گئی ہے مگر مسٹر حمزہ صاحب جو ہر روز ہمارے سارے گناہ ہمارے سامنے پیش کر دیتے ہیں فرماتے ہیں کہ ہم غریب چھوٹے مالکان اراضی کو مظلوم ، مرعوب اور مغلوب (بلکہ مقہور و مجبور) رکھنا چاہتے ہیں حالانکہ ہم دونوں طریقوں کو مقامی زمینداروں کی صوابدید اور رائے کے مطابق اختیار کرتے ہیں اور سیٹلمنٹ افسر کو اس امر کی ہدایات جاری کی جاتی ہیں کہ وہ لوگوں کے علم اور تعاون سے پیداوار اور قیمتوں کا جائزہ لے کر مستقل جمع اور مستقل شرح مالیہ کا فیصلہ کیا کریں ۔ یعنی پیداوار کی مقدار اور اس کی قیمت دونوں منصفانہ طور پر مقرر کی جائیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں انشاءاللہ اس کا جواب دونگا ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ اب میں مانتا ہوں کہ جنس کی پیداوار میں بھی اور پھر پیداوار کی قیمت میں بھی نشیب و فراز اور مدو جزر ، ردو بدل اور اتار چڑھاؤ جاری رہتا ہے کبھی قدرت کے ہاتھ اور کبھی تاجروں کے ہاتھ اور کبھی سیاسی اور غیر ملکی حالات اور حالات جنگ وغیرہ قیمتوں پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں مگر ہم نرخوں کے اس مدو جزر نشیب و فراز اور ردوبدل کے ساتھ ساتھ ایک منصفانہ نقطہ نگاہ سے کام لینے کی آرزو رکھتے ہیں مالگذاری کی بنیاد ان تمام خیالات اور آراء پر رکھی جاتی ہے اور یہ حکومت خاص کر ان تمام عناصر اور حقائق اور واقعات پر کڑی نگاہ رکھ کر منصفانہ قانون بنانے کی کوشش کر رہی ہے جنس کی پیداوار کی assessment اور پھر قیمت کی assessment ان جملہ امور کے پیش نظر ہی کی جاتی ہے اور ہم village economy کو اصولاً نگاہ میں رکھتے ہیں اس سلسلے میں جناب تالپور صاحب ایک ترمیم پیش کرنے والے ہیں جس سے میرے خیالات کی اور بھی وضاحت اور تصدیق ہو جائے

گی - جناب والا - جیسا کہ میں نے گذارش کی ہے کہ اب ہمارے درمیان جو اختلاف ہے وہ بہت محدود سا رہ گیا ہے اور وہ بھی بڑی حد تک اس قسم کا ہے کہ اس کا تصفیہ ہو سکتا ہے مگر جو اس کے متعلق یہاں تین دن بحث ہوئی ہے وہ ضروری تھی تاکہ ہر دوست اپنا نقطہ نظر پیش کر سکے - آپ کو یہاں صرف پانچ دوستوں کا نقطہ نظر اور میری معروضات سننے کا موقع مل رہا ہے مگر ہماری پارٹی نے اپنے مسلسل اجلاس میں اس پر بڑی چھان بین اور تحقیق کی ہے -

ملک محمد اختر - یہ ۱۵۰ ہزاری ہیں -

وزیر زراعت و خوراک - ملک اختر صاحب یہ رسم اگر جاری رہی تو آپ بھی تقریر نہیں کر سکیں گے - یہاں بھی ۱۵۰ ممبران بولیں گے -

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - یہ ۱۰ ہزاری ہیں -

چودھری محمد نواز - حضور والا - آج بڑا خوشی کا دن ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ملک اختر صاحب نے تقریر نہیں کی ہے اس لئے ہمیں کورم کی شکایت نہیں ہوئی ہے -

وزیر زراعت و خوراک - جناب والا - میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ اس پر بالتفصیل گفتگو ہونا ضروری ہے - ان کی طرف سے ایک اور بات اکثر اوقات کہی گئی ہے کہ یہ بڑا پرانا - دقیانوسی قانون ہے - یہ جامد نظریات کا حامل ہے - واللہ اعلم بالثواب - جو کچھ سنا ہے (اللہ نہ کرے - اللہ نہ کرے) کہ میں ایسی کتاب یہاں لا رہا ہوں - میں ایسا قانون یہاں لا رہا ہوں خدا نہ کرے جو ہماری آزادی پر ضرب لگائے گا - جو ہماری ترقی پر ضرب لگائے گا - جناب والا - چند نظریات ایسے ہوتے ہیں جو بنیادی قسم کے ہوتے ہیں - اختلافات ہوتے رہتے ہیں - بدلتے حالات کے مطابق حالات بدلتے رہتے ہیں - یہ کہنا کہ ہم کاغذات مال نہ بنائیں - یہاں کہیں مال گذاری نہ لگائی جائے - یہ دقیانوسی ہے - یہ منو سے چلا آرہا ہے - کبھی ہمیں

امام یوسف کی طرف لے گئے پھر خبر نہیں ہمارے دوست کس کس طرف لے گئے ۔ اگر ہم ۱۸۸۷ یا ۱۸۸۸ کی بات کریں تو ہمیں دقیانوسی یا جامد وغیرہ نہیں سمجھنا چاہئے ۔

جناب والا ۔ آخر میں میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع عطا فرمایا کہ میں اپنے چند خیالات غیر مربوط انداز میں پیش کروں ۔ ایک بات کہنے والی اور ہے اور میں اس کو دہرانا چاہتا ہوں کہ ہم نے جتنی ترامیم نئی بنائی ہیں وہ ترامیم ان بنیادوں پر مشتمل ہیں جو بنیادیں اس وقت ہمارے پہلے سے قواعد و ہدایات میں موجود ہیں ۔ ان معروضات کے ساتھ میں اپنی گذارشات ختم کرتا ہوں ۔ (تالیاں) ۔

Mr. Speaker: I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is-

That for clause 57 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely:—

"57. (1) All land, applied to agricultural purposes and wherever situate shall be liable to payment of land-revenue to Government :

Provided that the following kinds of lands shall be exempted from payment of land-revenue:—

(*a*) all lands in Military cantonment and all village and town sites of ancient standing ;

(*b*) Lands situated in Municipal areas put to any other purpose than agriculture ;

(*c*) Waste and barren land not put under cultivation:

Provided further that—

(*i*) all holding upto five acres under whatever kind of cultivation shall be exempted from the assessment and payment of land-revenue ;

(*ii*) newly well or tube-well irrigated land shall be exempted for assessment and payment of land-revenue for a period of first eight years;

(*iii*) water-logged, salinity effected and reclaimed lands shall not be assessed and be liable to pay land-revenue for a period of first eight years;

(*iv*) waste lands brought under cultivation shall not be assessed and be liable to pay land-revenue for the first eight years ;

(*v*) waste lands brought under cultivation by canal-water shall not be assessed and be liable to pay land-revenue for the first eight years.

Explanation—For the purpose of para. (I) of second proviso the total holdings of the land owner wherever situated in West Pakistan shall be taken together.

(2) The land-revenue shall be assessed in cash.

(3) Notwithstanding anything contained in any law for the time being in force on enforcement of this Act all the assignment of land-revenue shall stand cancelled and no amount shall be payable to any Jagirdar in any form or as 'inams' or as 'chaharams' nor any amount shall be received as quit rent.

(4) Land-revenue may be assessed —

(*a*) as a fixed annual charge, payable in lump sum or by instalments ; or

(*b*) in form of prescribed rates per acre recorded as sown, matured or cultivated, during any harvest or during any year :

Provided that fluctuating assessment shall be confined to lands subject to river inundation and canal irrigated tracts and to the areas dependent on rainfall in which variations of out-turn are marked and harvest conditions are uncertain :

Provided that further sliding scale system for assessment shall not be adopted except when there is sudden and great fall in prices of the crops. The land-revenue rates for each assessment circle in such circumstances shall be based on a general price level of the products during the marketing seasons of the two preceding harvests; subject to ceiling price to be fixed by the Government so that land-revenue rates cannot go beyond a reasonable limit.

(5) Remission of land-revenue shall be allowed in cases of total or partial failure of crops.

(6) In case of famine or disaster in any area the Government shall declare such area in the Official Gazette as effected area and exempt the same from payment of land-revenue."

The motion was lost.

Mr. Speaker : Now, we will take up the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur .

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : I beg to move—

That for clause 57 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"57. (1) All land, to whatever purpose applied and wherever situate, is liable to the payment of land-revenue to Government, except —

Assessment of land-revenue

(*a*) such land as has been wholly exempted from that liability by special contract with Government, or by the provisions of any law for the time being in force;

(*b*) such land as is included in village site;

(*c*) such land as is included in Cantonment limits;

(*d*) such land as is included in a rating area as defined in the West Pakistan Urban Immovable Property Tax Act, 1958 (West Pakistan Act V of 1958) and is used primarily for purposes other than agriculture;

(*e*) waste and barren land not capable of being brought under cultivation; provided that where any waste and barren land is brought under cultivation; such land shall not be liable to the payment of land-revenue for a period of six years from the date it is so brought under cultivation.

Explanation—For the purposes of this sub-section ; land shall be deemed to be waste or barren, if for a continuous period of not less than eight years immediately before the date of notification of general assessment or re-assessment under section 60, it has remained uncultivated.

(2) Land-revenue shall be assessed in cash.

(3) Land-revenue may be assessed—

(a) as a fixed annual charge, payable in lump sum or by instalments; or

(b) in the form of prescribed rates, per acre or other unit of area applicable to the area recorded as sown, matured or cultivated during any harvest or during any year.".

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for clause 57 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"57. (I) All land, to whatever purpose applied and wherever situate, is liable to the payment of land-revenue to Government, except —

Assessment of land-revenue

(*a*) such land as has been wholly exempted from that liability by special contract with Government or by the provisions of any law for the time being in force;

(*b*) such land as is included in village site;

(*c*) such land as is included in Cantonment limits;

(*d*) such land as is included in a rating area as defined in the West Pakistan Urban Immovable Property Tax Act, 1958 (West Pakistan Act V of 1958) and is used primarily for purposes other than agriculture;

(*e*) waste and barren land not capable of being brought under cultivation; provided that where any waste and barren land is brought under cultivation, such land shall not be liable to the payment of land-revenue for a period of six years from the date it is so brought under cultivation.

Explanation.—For the purposes of this sub-section, land shall be deemed to be waste and barren, if for a continuous period of not less than eight years immediately before the date of notification of general assessment or re-assessment under section 60, it has remained uncultivated.

(2) Land-revenue shall be assessed in cash.

(3) Land-revenue may be assessed —

(*a*) as a fixed annual charge, payable in lump sum or by instalments; or

(*b*) in the form of prescribed rates, per acre or other unit of area applicable to the area recorded as sown, matured or cultivated during any harvest or during any year.".

Malik Muhammad Akhtar: Opposed.

Mr. Speaker: The first amendment is by Malik Muhammad Akhtar, and that will be moved tomorrow. The House is adjourned to meet again at 8.30 a.m. tomorrow.

The Assembly then adjourned (at 1.30 p.m.) till 8.30 a.m. on Thursday, the 5th October, 1967.

APPENDIX I

(*Ref*: Starred Question No. 8109)

Water Division

Statement showing the Names of Officers sent abroad by WAPDA Training from 1960 Onward.

Sr. No.	Name of the official with designation	Field of Study	Country in which study was undertaken	Period of study
1	2	3	4	5
*1.	Mian Masud Ahmad, XEN/DPD.	Design & Consn : of dam.	Canada.	13-4-60 to 7-1-61
*2.	Mr. Muhammad Khalid Khan, Senior Engineer.	Industrial training.	USA.	20-6-59 to 3-1-61
*3.	Mr. S.A.A. Khan Tariq, Senior Engineer.	Done Practical Training in M/S Tams office at New York. Also undergone course in Soil Mechanics Foundation and Earth Structure Problem in Colombia and Princeton University.	USA.	9/60 to 6/61
*4.	Mr. Lutfe Ali Khan, Senior Geologist.	Geohydrology.	USA.	14-11-61 to 24-10-62
*5.	Mr. Bashir Ahmad, Senior Engineer.	Undergone course in Modern Building Construction.	France.	3-7-61 to 2-4-62
*6.	Mr. Muhammad Badur-ud-din, Director.	Irrigation and Drainage practices.	USSR.	8/61 to 9/61

*7.	Mr. Muhammad Arshad, SRO.	Soil Mechanics.	London.	29-9-61 to 18-9-62
*8.	Mr. Muhammad Yusuf Hosani, Mechanical Overseer.	Maintenance and Repairs of Scientific Instruments.	USA.	19-10-61 to 17-4-62
*9.	Mr. Muhammad Abdul Lateef, Supdt. Hydrologist.	Hydrology.	USA.	10-10-61 to 17-12-62
*10.	Mr. Muhammad Ashraf Moghal, Senior Hydrologist.	Hydrology.	USA.	11-11-61 to 19-3-62
*11.	Sr. Abdur Rehman, DPD, TPL Circle.	Water Power Engg.	Canada.	12/61 to 8/62
*12.	Mr. M. H. Zaidi, Director, Investigation.	Dam Design and Construction.	Canada.	8 months (1961)
*13.	Mr. S. M. Rizwan Abidi, Senior Geologist.	Obtained practical advance training in Hydrology and Irrigation Practice.	Australia.	18-8-62 to 14-7-63
*14.	Mr. Amjad Hussain Shah, Senior Hydrologist.	Land Reclamation.	Australia.	18-8-62 to 28-4-64
*15.	Mr. Salahuddin, ARO/SRO.	Concrete Technology.	UK.	1-9-62 to 28-9-64
*16.	Mr. Muhammad Rauf Siddiqui, Senior Geologist.	Geohydrology.	USA.	13-9-62 to 1-7-63
*17.	Mr. Maqsud Ali Shah Gilani, Senior Geologist.	G. W. Hydrology.	USA.	13-9-62 to 28-9-64
*18.	Mr. S. Javaid Haider, DP. Inspection.	Electrical Engineering.	France.	24-9-62 to 23-7-63

Note:- Officers selected by Government marked this *.

Sr. No.	Name of the official with designation	Field of Study	Country in which study was undertaken	Period of study
1	2	3	4	5
*19.	Ch. Altafur Rehman, Senior Engineer.	Soil Mechanics.	UK.	10/62 so 6/63
*20.	Mr. Baduruzzaman Siddiqui, Principal, Earth Moving Trg. School, MPO, Jamshoro.	Maintenance of Heavy Earth-Moving Equipment.	USA.	31-12-62 to 28-7-63
*21	Mr. Z. A. Khan, Area Supdt., Jamshoro MPO.	Construction Management Operation Maintenance of Heavy Earth Moving and Const: Machinery.	USA.	21-1-63 to 21-12-63
*22.	Mr. Javed Saleem Qamar, Senior Engineer.	G.W. Hydrology.	Canada.	27-4-63 to 30-12-63
*23.	Mr. Abdul Shakoor, Senior Hydrology.	Hydrology.	USA	17-8-63 to 28-10-64
24.	Mr. Abdul Hamid Arif, Executive Engineer.	Geolohydrology.	USA	30-8-63 to 14-11-64
25.	Mr. Shamsul Hassan Siddiqui, Geologist.	Hydrogeology.	USA Pennasylvania University.	9-9-63 to 8-9-65
*26.	Mr. A. Aslam Qureshi, Assistant Director.	Hydraulics.	UK.	10/63 to 9/65

*27.	Mr. Ali Tahar Qazi, Senior Geologist.	Geohydrology.	USA.	26-12-63 to 7-1-65
*28.	Mr. Muhammad Tufail Kamal, Senior Geologist.	do	do	do
*29.	Mr. S. Mukkaram Ali, S. E.	Soil Mechanics.	Canada.	6 months (1963)
*30.	Mr. Naziruzzaman Adhami, Geologist.	Engg. Geologist.	do	1 year 1963
*31.	Mr. S. A. G. Kirmani, Assistant Statistical Officer.	Survey Operation Management	USA.	9 months 1963
*32.	Mr. Ijaz Ahmad Sheikh, Senior Hydrologist.	Hydrology.	do	28-8-64 to 10-12-65
*33.	Ch. Ataur Rehman, Senior Hydrologist.	do	do	28-8-64 to 28-10-65
*34.	Mr. Iqbal Hussain, Senior Geophysicist.	Hydrology & Geophysicist.	do	28-8-64 to 2-9-65
*35.	Mr. Rahat Ali Shamsi, Senior Hydrologist.	Hydrology.	do	23-9-64 to 14-10-65
*36.	Mr. Khalid Javaid, Senior Engineer.	Surface Water Hydrology	do	13-10-64 to 24-4-65
*37.	Mr. Muhammad Ziaullah Affandi, Senior Engineer.	Agr. Hydraulics and pre-stressed con :	France	6-11-64 to 9-8-65
*38.	Syed Abid Gilani, Project Supd. I	Trg. with M/S Ruston Bueyrus Ltd., England	UK.	28-12-64 to 13-10-65

Note—Officers selected by Government marked this*.

Sr. No.	Name of the official with designation	Field of Study	Country in which study was undertaken	Period of study
1	2	3	4	5
*39.	Mr. Abdul Hassan Naqvi, Junior Geologist.	Geohydrology.	USA.	31-12-64 to 27-1-66
*40.	Mr. N. C. Syed, Director Barrages.	Hydraulics structure.	Canada.	9 months
41.	Mr. Jamil Ahmad Pervaiz, Director, Plng:	Project Preparation & Economic Evaluation	USA.	6 months 64
42.	Mr. S. A. Aryne, S.E.	River Basin Planning.	USA.	do
43.	Mr. M. I. Asghar, A.D.	Hydraulics structure.	do	do
44.	Mr. M. Munir Ch., Senior Engineer.	Material and Foundation.	do	do
45.	Mr. Baqir Hassan, Supdt. Geologist.	Engg. Geology.	do	do
46.	Mr. Muhammad Jabbar, Asstt. Director.	River Basin Training.	do	do
47.	Mr. Asghar Hamid, Junior Geologist.	Engg. Geology.	do	6 months 64-65

8.	Mr. Aziz-ud-Din, XEN.	Testing of Relays, Meters and other similar equipment.	Canada.	23-2-62 to 25-12-62
9.	Mr. Muhammad Afzal Sheikh, XEN.	Relays and Protection.	do	23-6-62 to 31-12-62
10.	Mr. Rafi-us-Samad, XEN.	Telecommunications.	Switzerland.	13-10-62 to 28-1-63
11.	Mr. Saleem Salik, XEN.	(*i*) Factory Training Turbo Generation Sets for Quetta Thermal Power Project.	USA.	10-12-62 to 5-12-63
		(*ii*) Maintenance of Modern Steam Stations.		
12.	Mr. Jawad Haider, XEN.	Electrical Engineering.	France.	20-9-62 to 24-7-63
13.	Mr. Tanzim Hussain Naqvi, Assistant Engineer.	do	UK.	7-1-63 to 7-1-65
14.	Mr. Nisar Ahmad, Resident Engineer.	Maintenance of Modern Steam Stations.	UK.	26-1-63 to 23-8-63
15,	Mr. Saeed Ahmad Khan, XEN.	Protection.	Switzerland.	1-6-63 to 5-12-63
16.	Mr. Pervez Malik, Junior Engineer.	Electrical Engineering.	Yogoslavia.	2 years from 20-9-63
17.	Mr. Waheed Iqbal, XEN (now S. E.)	Generation.	Japan.	8-8-63 to 17-3-64
18.	Mr. G. M. Ilyas, XEN.	Electrical Engineering.	W. Germany	8/64 to 1/66

Sr. No.	Name of the Officer with designation	Field of study/ training	Country in which study was undertaken	Period of study	Remarks
1	2	3	4	5	6
19.	Mr. Muhammad Akram, Assistant Engineer.	Electrical Engineering.	France.	4/65 to 4/67	
20.	Mr. Subban Ahmad, XEN.	do		8/65 to 5/66	
21.	Mr. Aman Ullah, XEN.	do	do	8/65 to 5/66	
22.	Mr. Iqbal Ashraf, S. E.	In connection with Steam Power Station Project	USA.	7/65 to 1/66	
23.	Mr. Fida Hussain, Resident Engineer.	do	do	7/65 to 1/66	
24.	Mr. Muhammad Siddique, XEN.	do	do	do	
25.	Mr. Muhammad Yousaf Ida, Asstt. Engineer.	do	do	do	
26.	Mr. Abdul Samad, Asstt. Engineer.	do	do	do	
27.	Mr. Sana Ullah, Assistant Engineer.	do	do	do	

28.	Mr. I. D. Arshad, XEN.	(*i*) Preparation of Master Planning. (*ii*) Master Planning Second Phase	do	(*i*) 7/65 to 2/66 (*ii*) 10/66 to 8/67	He has been deputed for the second time by the Consultants for working on the Computor programme in connection with the preparation of the 2nd phase of Master Planning Report.
29.	Mr. Riaz Ahmad Bhutta, Junior Engineer (Now XEN).	Electrical Eagineering.	Japan.	10/65 to 4/67	
30.	Mr. Mushtaq Hussian Shah, XEN.	Maintenance & Operation of Modern High Tension Air Blast Low and Bulk Oil Circuit breakers.	Canada.	6/66 to 12/66	
31.	Mr. Hamid Hassan Khan, XEN.	In connection with Research and Test Laboratory, LYP		8/66 to 11/66	
32.	Mr. Akhlaq Hussain Gurdazi, S. E.	Overhauling and Repairs of transformers.	Canada.	9/66 to 8/67	
33.	Mr. Saleem Hassan, Junior Engineer.	Telecommunications.	USA.	4/67 to 5/67	
34.	Mr. Abdur Rashid Kakar, XEN.	Power Control & Load despatch.	UK.	4/67 to 7/67	

Sr. No.	Name of the Officer with designation	Field of study/training	Country in which study was undertaken	Period of study	Remarks
1	2	3	4	5	6
35.	Mr. Wazir-ud-Din Malik, XEN.	Training with M/S Commonwealth Associates, Inc. Jackson Michigon (U.S.A.) on the construction and maintenance of 220 K.V. Lines under US AID Loan 391-H-102.	USA.	6-9-67 to 5-3-68	
36.	Mr. Malik Muhammad Ashraf, XEN.	do	do	do	
37.	Mr. Nazir Ahmad Qureshi, XEN.	do	do	do	
38.	Mr. Khadim Hussain, XEN.	do	do	do	
39.	Mr. Ishtiaq Hussain, Junior Engineer.	do	do	do	

48.	Mr. Muhammad Zaman Khan, Senior Engineer.	Flood Control.	do	do
49.	Mr. Jalilluddin Ahmad, Junior Engineer.	Computor studies of Tarbela Dam Project.	do	10 months 1964-65
50.	Ch. Nisar Ahmad, PSE I., D. G. Links.	Dams Engg & Cons Admn. under Intl. Co-operative Agencies Programme.	do	3/65 to 10/65
51.	Mr. Abdul Ghaffar Khan, Senior Engineer.	G. W. Hydrology.	do	1965-66
52.	Mr. Muhammad Akram Khan, Senior Engineer.	Design of Masonry & Concrete Dams.	do	do
53.	Mr. N. A. Goraya, Senior Agronomist.	Agronomy & Irrigated Agriculture	do	do
54.	Mirza Muhammad Munir, A.R.O.	Soil Mech. and Foundation.	do	do
55.	Mr. Rizwan Hussain Jafri, Junior Geologist.	Geohydrology and Geological Investigating.	USA.	18-3-66 to 24-3-67
*56.	Mr. Akbar Hussain, Junior Geologist.	do	do	18-3-66 to 24-3-67
*57.	Mr. Sabir Ali, Mathematical Officer.	Mathematics & Statistics analysis.	do	27-8-65 to 30-10-66
*58.	Mian Ijaz Ahmad, Supdg: Engineer.	General concrete structure	UK Colombo Plan 1963-64	26-6-67 to 23-11-67
*59.	Mr. Bashir Ahmad Qureshi, XEN.	Hydrology (General Monitoring).	USA Washington	1 year with effect from 25-1-67

Note—Officers selected by Government marked this*.

Sr. No.	Name of the official with designation	Field of Study	Country in which study was undertaken	Period of study
1	2	3	4	5
*60.	Mr. Muhammad Sharif Randawa, Junior Research Officer.	G. O. Chemistry.	USA Washington	1 year w.e.f. 22-2-67
*61.	Mr. Muhammad Hassan Mian, Junior Hydrologist.	Hyerology analog model.	do	1 year w.e.f. 25-1-67
*62.	Ch. Muhammad Sadiq, S.D.O.	Bell Drilling Test Drilling.	do	1 year w.e.f. 8-2-67
*63.	Mr. S. Khalid Asmi, Assistant Director.	Dams Design.	Colombo Plan 1963-64	6 months w.e.f. 2-4-67
*64.	Mr. M. A. Sultan, Senior Engineer.	G. W. Hydrology.	UK Colombo Plan 1963-64	1 year w.e.f. 29-9-66
*65.	Mr. S. Mumtaz Ali, Assistant Director.	Hydrological Engg. Statistics.	do	1 year w.e.f. 3-10-66
*66.	Mr. M. A. Barlas, Senior Engineer.	—	Colombo Plan 1963-64	ten months 13-9-66
*67.	Mr. Shakir Hussain, Senior Engineer.	—	do	1 year w.e.f. 8-9-66
*68.	Mr. Mahmood Hassan Khan, Senior Engineer.	—	London	1 year w.e.f. Oct. 66

*69.	Mr. Qasim Ali	—	London	do
*70.	Sh. Nisarul Haq, Supdg. Engineer.	—	Italy ILO Turin (Italy)	3 months
71.	Mr. Nisar Iqbal Dhody, Senior Engineer.	—	London	December 64 to December 65
72.	Mr. Abdul Hamid Qureshi, Senior Engineer.	—	London	do
73.	Mr. Hafeez Ibrahim, Senior Engineer.	E & M Contracts	Japan	September 65 to September 66
74.	Mr. Azizuddin, Senior Engineer.	do	do	do
75.	Mr. Haiz Muhammad Hassan, Senior Engineer.	do	do	do
76.	Mr. S. M. Kirmani, Senior Engineer.	do	do	do
77.	Mr. Amanullah, Director.	—	Denver	15th October 66 to September 67
78.	Malik Mukhtar Hussain, Senior Engineer.	—	Chicago Denver	26th May 66 to 25th May, 67
79.	Mr. S. M. Tariq, Senior Engineer.	—	London	May 66 to May 67
80.	Mr. Ziaur Rehman, Senior Engineer.	—	London	do
81.	Mr. S. F. Qadri, Senior Engineer.	Water Management cell.	USA (Harza)	16-2-67 to 15-9-67
82.	Mr. Naseer Ahmad, Senior Research Officer.	do	do	do
83.	Mr. Riaz Nazir Ahmad, Senior Engineer.	do	do	do
84.	Mr. Rana Saeed Ahmad, Senior Engineer.	—	USA (IBRD)	1st July 67 to June 68

Note—Officers selected by Government marked this*.

List Showing Names of Officers sent abroad by WAPDA (Power Wing) on Training from 1960 Onwards

Sr. No.	Name of the Officer with designation	Field of study/training	Country in which study was undertaken	Period of study	Remarks
1	2	3	4	5	6
1.	Mr. Shaukat M. Shafi (XEN) now S. E.	Construction of Grid Sub Station	Canada	22-5-60 to 2-1-61	
2.	Mr. G. K. Ashai (XEN) now S. E.	Generation of Hydel Station.	do	20-2-61 to 12-9-61	
3.	Mr. Muhammad Waseem Khan, XEN.	Operation & Maintenance of Hydel & Diesel Stations.	do	28-2-61 to 8-12-61	
4.	Mr. Muhammad Hussain Ali, XEN.	Electrical Engineering.	Yogoslavia.	13-4-61 to 12-10-61	
5.	Sh. Ikram-ul-Haq, XEN.	Load Despatch.	Switzerland.	27-5-62 to 3-10-62	
6.	Mr. Sher Muhammad Khan, XEN. now S. E.	Transmission and Distribution of Electricity.	Canada.	6-6-62 to 8-12-62	
7.	Mr. M. S. Vehra, XEN (Now S. E.)	Protection and Relays.	Switzerland.	27-5-62 to 10-12-62	

APPENDIX II

(*Ref*: Starred Question No. 8393)

ANNEXURE A

List of villages affected by Mangla Dam Project with area affected.

(A) RESERVOIR AREA.

S. No.	Name of village		Area Affected		
			Acres	Kanal	Marla
1	2		3	4	5
Azad Kashmir Territory					
1	Tajpur	...	648	1	15
2	Kalarwari	...	805	0	19
3	Ara Jattan	...	418	3	14
4	Chamakh	...	1179	4	11
5	Dudyal Syedan	...	501	6	17
6	Dudyal Khas	...	190	5	8
7	Sari Partab Singhpura	...	18	2	11
8	Mohra Bakshi Shev Dial	...	74	4	13
9	Nathla	...	288	0	19
10	Salpur	...	166	0	15
11	Marohela	...	178	6	7
12	Jagal	...	123	1	19
13	Majuman	...	102	5	11
14	Chak Dhamli	...	47	6	14
15	Khaniara	...	126	3	11
16	Chak Dharan	...	253	7	1
17	Pandora Jagir	...	428	0	7

S. No.	Name of village		Area Affected		
			Acres	Kanal	Marla
1	2		3	4	5
18	Chak Pathana	...	402	1	15
19	Mohra Agroo	...	147	1	9
20	Mohra Khanoo	...	97	7	1[illegible]
21	Fatehpur	...	882	5	16
22	Jhang	...	390	6	7
23	Lachhmanpur	...	164	6	12
24	Judhal	...	517	2	0
25	Ara Dharm Arth	...	316	5	2
26	Chak Ghian	...	105	1	17
27	Kunjri Nawab	...	282	0	16
28	Sunnian	...	249	2	10
29	Chak Jawala Shah	...	24	1	0
30	Mirpur	...	204	4	17
31	Kunjri Mal	...	147	2	5
32	Bhumal	...	187	2	2
33	Mughal	...	133	6	7
34	Gurah Sultan Ali	...	112	0	14
			1	2	8
35	Gurah Syedan	...	227	3	13
36	Pandora Maliaran	...	357	6	19
37	Gurah Mani Ram	...	33	6	19
38	Bajothi	...	242	4	17
39	Bothi	...	914	7	18
40	Jangwan	...	429	0	8

S. No.	Name of village		Area Affected		
			Acres	Kanal	Marla
1	2		3	4	5
41	Bela Jangwan	...	205	5	13
42	Sari Jagir	...	281	7	3
43	Moonda	...	211	1	3
44	Ther Chak	...	760	2	8
45	Dhari Bhana	...	525	4	18
46	Naka Chan Shah	...	185	1	3
47	Lakhora	...	132	3	18
48	Bharwat	...	337	6	19
49	Andra Kalan	...	230	3	6
50	Chak Dharam Arth	...	36	2	10
51	Chak Ghazi	...	595	4	7
52	Dudal Jagir	...	1034	1	3
53	Chak Haryam	...	655	4	5
54	Naloi	...	422	5	5
55	Dhari Ria D/Chand	...	199	6	9
56	Domial	...	229	0	2
57	Damral	...	114	2	5
58	Pail Karim Bux	...	530	5	18
59	Maula	...	712	2	9
60	Jabot	...	291	6	4
61	Kathar	...	570	6	8
62	Thala Rajwali	...	244	7	5
63	Serakhi	...	36	1	0
64	Chapar	...	535	3	13

S. No.	Name of village		Area Affected		
			Acres	Kanal	Marla
1	2		3	4	5
65	Bali	...	593	0	6
66	Hill	...	327	5	12
67	Ankar	...	123	0	9
68	Chhatro	...	564	1	1
69	Bheli	...	776	0	16
70	Bathar	...	330	5	7
71	Chana	...	909	2	13
72	Baith	...	808	1	0
73	Potha Sher	...	288	0	11
74	Thanpal	...	251	2	15
75	Raipur	...	140	3	1
76	Amb	...	192	7	13
77	Mohra Malkan	...	202	3	6
78	Unah	...	1655	1	5
79	Sarooh	...	179	6	16
80	Karmal	...	53	6	0
81	Kot Kandu Khan	...	482	...	9
82	Haryam Murad Bux	...	221	...	9
83	Dheri Mohar Roodu	...	33	7	12
84	Panyam	...	2644	5	18
85	Liddar	...	1604	6	4
86	Arnoh	...	590	1	18
87	Chohan	...	528	1	11
88	Domal	...	717	6	0

S. No.	Name of village		Area Affected		
			Acres	Kanal	Marla
1	2		3	4	5
89	Dhangri Bahadur	...	243	6	14
90	Dhala	...	231	4	2
91	Bajar	...	113	5	9
92	Jari	...	279	5	12
93	Mumnal Bandore	...	679	0	12
94	Khairi	...	5	0	2
95	Phalgian	...	18	7	14
96	Khirri	...	940	2	5
97	Ganchoor	...	9	2	2
98	Khanpur	...	195	3	10
99	Kharak	...	922	0	1
100	Godari	...	594	6	11
101	Dhari Nasurllah	...	159	4	0
102	Dhari Dhamial	...	46	4	18
103	Dhari Rampur	...	693	6	15
104	Rathoa Mohd Ali	...	192	2	5
105	Pail Bakhshi Moolraj	...	463	4	5
106	Siakh	...	784	0	15
107	Jarahi	...	110	7	18
108	Potha Bansi	...	2575	5	18
109	Kalyal Bainzi	...	329	7	2
110	Rakhial	...	3	7	3
111	Babyam	...	946	7	4
112	Dhari Ramoo	...	702	1	5

S. No.	Name of village		Area Affected		
			Acres	Kanal	Marla
1	2		3	4	5
113	Kalyar Sheroo	...	138	5	3
114	Mahia Jagir	...	90	5	2
115	Tothal	...	502	5	14
116	Hardo Uchhi	...	81	1	2
117	Chaksawari	...	30	6	3
118	Palak	...	731	5	0
119	Kotli Sarsawa	...	491	5	1
120	Pind Khurd	...	385	0	17
121	Boha	...	680	7	19
122	Mawa	...	204	0	13
123	Kanali	...	56	3	3
124	Jamohi	...	180	3	10
125	Dhari Rustam	...	499	5	9
126	Nandwal	...	441	6	9
127	Kakra	...	1293	1	10
128	Dhari Phali	...	350	1	3
129	Hardo Sahotha	...	733	4	7
130	Bangriala	...	55	0	7
131	Barban	...	603	1	0
132	Seb	...	704	3	10
133	Abdullahpur	...	780	7	9
134	Gurah Sanwala	...	267	1	17
135	Thub Jagir	...	38	2	18
136	Bhlot	...	332	6	5

S. No.	Name of village		Area Affected		
			Acres	Kanal	Marla
1	2		3	4	5
137	Khambal	...	307	2	18
138	Dud Parat	...	7	7	11
139	Bandral	...	432	7	7
140	Rathca Mehroo	...	570	1	13
141	Burkey	...	335	4	11
142	Sangot	...	293	6	11
	Sub-Total	...	58691	2	11
West Pakistan Territory					
143	Gandapag	...	170	6	6
144	Bishandcr	...	3	6	1
145	Nala Jang	...	33	1	15
146	Malot Kissiwal	...	193	5	9
147	Malot Pir Muhammad	...	129	3	13
148	Rahoone	...	18	3	15
149	Gasroor	...	8	3	1
150	Ratala	...	0	2	11
151	Chowrkhi	...	5	2	13
152	Rampur	...	105	0	8
153	Miana Potha	...	132	7	5
154	Saher	...	14	2	8
155	Sultanpur	...	5430	4	1
156	Malot Pakhral	...	21	5	2
157	Khanpur	...	160	5	19

S. No.	Name of village		Area Affected		
			Acres	Kanal	Marla
1	2		3	4	5
158	Hardo Sorakhi	...	183	3	14
159	Chak Land	...	396	0	8
160	Kamalpur	...	471	1	13
161	Santothi	...	2	5	18
162	Giddaryam	...	26	6	5
163	Bharoota	...	5	6	0
164	Palala Malahan	...	145	4	14
165	Sahili Umar Khan	...	301	1	6
166	Khariot	...	63	7	6
167	Pari Sikandrial	...	210	4	9
168	Chak Nalah	...	178	0	18
169	Dhangala	...	47	3	18
170	Jangi Rall	...	79	5	18
171	Dhubal	...	216	7	13
172	Malal	...	348	2	2
173	Balimah	...	253	3	2
174	Benabal	...	150	2	11
175	Bahgam	...	1710	2	4
176	Kansi	...	1308	7	17
177	Lehri	...	2084	4	14
178	Khali Dhamnoha	...	121	0	16
179	Baral	...	707	0	4
	Sub-Total	...	15441	7	12
	Total of A.K. and West Pakistan Reservoir Area	...	74133	2	8

(B) WORKING AREA.

S. No.	Name of village		Area Affected		
			Acres	Kanal	Marla
1	2		3	4	5
Azad Kashmir Territory					
180	Babyam	...	789	4	14
181	Thethal	...	399	6	9
182	Jural Kalan	...	51	4	4
183	Nandwal	...	137	3	13
184	Khambal	...	207	1	4
185	Shahpur	...	80	2	8
186	Kalari	...	170	2	5
187	Jatlan	...	98	3	9
188	Mughal (Khari)	...	21	4	4
189	Khothar	...	473	3	18
190	Geela	...	77	2	9
191	Kalas	...	2	2	15
192	Sang	...	360	0	11
193	Marri	...	47	5	2
194	Bhalialah	...	357	2	10
195	Chak Sagar	...	112	6	0
196	Dhal Mahmood	...	0	4	15
197	Sahlar	...	53	1	2
198	Sankia	...	193	6	11
199	Kas Gumman	...	309	6	7
200	Mohri	...	152	6	4
201	Khari Khas	...	778	5	2

S. No.	Name of village		Area Affected		
			Acres	Kanal	Marla
1	2		3	4	5
202	Bong	...	88	2	2
203	Lehri	...	872	6	12
204	Takipur	...	105	2	19
205	Azizpur	...	336	3	11
206	Kangra	...	98	4	3
207	Sahib Chak	...	445	6	18
208	Bega Balwal	...	381	2	2
209	Mohanpur	...	115	1	18
210	Pail B. Moolraj	...	20	5	8
211	Siakh	...	81	3	18
212	Dheri Ramoon	...	166	5	14
213	Kalyal Sheroo	...	232	6	19
214	Mehta Jagir	...	225	5	5
215	Mohra Dauloo	...	144	7	6
216	Mandi	...	52	2	4
217	Bandral	...	54	0	8
218	Rathoa Mehroo	...	159	1	5
219	Akalgarh	...	22	4	9
220	Sangot	...	231	6	17
221	Bala	...	565	7	14
222	Herdo Uchhi	...	134	0	15
223	Dheri Barwan	...	29	2	15
224	Dheri Thothal	...	19	4	18

S. No.	Name of village		Area Affected		
			Acres	Kanal	Marla
1	2		3	4	5
225	Khambal	...	176	3	17
226	Sains	...	414	4	18
227	Arazi Atar Singh	...	51	6	11
228	Paith Brij Lal	...	20	5	8
229	Chak Rai D. Chand	...	74	2	14
230	Bega Balawal	...	0	5	14
231	Amb	...	1	3	12
232	Jarahi	...	27	2	10
233	Potha Bainzi	...	1	7	16
234	Kalyal Bainsi	...	23	2	14
235	Rakhial	...	0	6	4
236	Palak	...	27	5	19
237	Kotli Sarsawa	...	9	7	8
238	Pind Khurd	...	10	0	14
239	Mawa	...	12	5	6
240	Jamohi	...	5	2	9
241	Kakra	...	6	3	4
242	Herdo Sehothe	...	4	2	12
243	Dheri Pahli	...	6	5	14
244	Bangrila	...	12	1	15
245	Rajdhani	...	3	3	15
246	Tangdev	...	1	7	4
247	Dheri Barootian	...	1	5	2

S. No.	Name of village		Area Affected		
			Acres	Kanal	Marla
1	2		3	4	5
248	Dhangri Bala	...	1	3	1
249	Dheri Susrel	...	10	5	18
250	Sahalia	...	86	3	2
251	Balwara	...	0	3	18
	Sub-Total	...	10503	4	6
West Pakistan Territory					
252	Nakedar	...	21	7	11
253	Chak Jaloo	...	19	6	16
254	Chak Abdul Khaliq	...	12	1	13
255	Khans Boki	...	4	6	17
256	Yandori	...	17	1	7
257	Landhar	...	5	2	2
258	Manara Mai Sheikhupura	...	27	1	3
259	Maldev	...	0	6	4
260	Dhok Awan	...	0	5	1
261	Burah Janghal	...	34	6	8
262	Chak Dadu	...	5	1	3
263	Baral	...	481	2	17
264	Sultanpur	...	1100	4	7
265	Madho Kalas	...	11	6	8
266	Madala	...	4	7	18
267	Hadali	...	4	2	12

Sr. No.	Name of village		Area Affected		
			Acres	Kanal	Marla
1	2		3	4	5
268	Dina Thikrian	...	5	6	19
269	Dhok Sawan	...	7	4	12
270	Salli	...	3	6	19
271	Sohan	...	3	0	2
272	Lehri	...	0	5	4
273	Sidh Tajpur Alia	...	15	1	4
274	Chhmala	...	24	4	4
275	Chak Mujahid	...	2	6	13
276	Driala Jalap	...	14	7	7
277	Bagharwala	...	17	0	5
278	Vernali	...	6	2	12
279	Ghuribwal	...	30	5	11
280	Rawal	...	37	7	7
281	Jotana	...	31	3	8
	Sub-Total	...	1954	0	16
	Total of A.K. & West Pakistan Working Area	...	12457	5	2
	Grand Total	...	86590	7	10

APPEN

(*Ref*: Unstarred

Statement showing the area cultivated in Quetta

Years	Total area brought under cultivation (in acres)					
	Weirs	Karezes	Tube-wells	Open surface wells.	Flood bunds	Other sources
1	2	3	4	5	6	7
Quetta-Pishin District.						
1955-56	...	...	...	...	...	...
1956-57	...	1250	...	...	...	1450
1957-58	...	1400	...	...	...	1850
1958-59	...	1800	...	820	...	1950
1959-60	...	2000	...	820	...	2340
1960-61	...	2350	...	820	...	2460
1961-62	...	2685	...	820	...	2460
1962-63	400	4785	...	920	...	3610
1963-64	400	5535	...	920	...	4590
1964-65	400	5535	...	920	...	6569
1965-66	400	5685	...	920	...	6794
Total —	1600	33025	...	6960	...	34073

DIX III

Question No. 349)

Civil Division due to Various Schemes.

Total area brought under cultivation due to completion of irrigation scheme.		Total increase in production due to completion of said scheme.		Reasons in case no increase in production.
Expected	Actually brought under cultivation.	Expected (Maunds)	Actually affected (Maunds)	
I	II	I	II	
8	9	10	11	12
...	...	...	...	1. There is no such case where no increase has been recorded. 2. Production figures are based on an assumption of 10 maunds yield of foodgrains per acre.
3,325	2,700	33,250	27,000	
3,925	3,250	39,250	32,500	
5,075	4,570	50,750	45,700	
5,805	5,160	58,050	51,600	
6,380	5,630	63,800	56,300	
6,480	5,965	64,800	59,650	
13,590	9,715	1,35,900	97,150	
14,330	11,445	1,43,300	1,14,450	
14,530	13,424	1,45,300	1,34,240	
14,900	13,709	1,49,000	1,37,990	
88,340	75,658	8,83,400	7,56,580	

Year	Total area brought under cultivation (in acres)					
	Weirs	Karezes	Tube-wells	Open surface wells	Flood bunds	Other sources
1	2	3	4	5	6	7
Loralai District						
1955-56	6,629	10	...	...	876	...
1956-57	6,643	11	...	...	868	...
1957-58	6,659	10	...	...	878	...
1958-59	6,811	10	...	...	904	...
1959-60	7,208	11	...	...	976	...
1960-61	7,244	11	...	...	1,048	...
1961-62	7,284	11	...	...	1,093	...
1962-63	7,846	12	...	...	1,265	...
1963-64	8,250	12	...	...	1,388	...
1964-65	9,710	15	...	...	1,849	...
1965-66	9,246	13	...	...	1,630	...
Total :	83,538	126	...	...	12,973	...

Total area brought under cultivation due to completion of irrigation scheme		Total increase in production due to completion of said scheme		Reasons in case no increase in production
Expected	Actually brought under cultivation	Expected (Maunds)	Actually affected (Maunds)	
I	II	I	II	
8	9	10	11	12
...	...	...	...	
...	...	...	...	
...	...	...	...	
...	...	...	...	
10,800	8,195	20,810 Wheat 840 Fruit	6,933 Wheat 33 Fruit	
13,730	8,303	50,080 Wheat 1,690 Fruit	8,019 Wheat 72 Fruit	
16,130	9,388	74,160 Wheat 3,440 Fruit	8,671 Wheat 339 Fruit	
16,730	9,123	80,160 Wheat 4,340 Fruit	16,215 Wheat 1,038 Fruit	
17,730	9,658	90,160 Wheat 8,540 Fruit	21,561 Wheat 1,203 Fruit	
17,930	11,574	92,160 Wheat 12,140 Fruit	40,629 Wheat 1,299 Fruit	Decrease in wheat production during 1965-66 is due to no rains.
22,380	10,889	1,36,660 Wheat 13,040 Fruit	33,786 Wheat 2,433 Fruit	
1,15,430	66,130	5,28,220	1,42,231	

Year	Total area brought under cultivation (in acres)					
	Weirs	Karezes	Tube-wells	Open Surface wells	Flood bunds	Other sources
1	2	3	4	5	6	7
*Sibi District						
1959-60	17,134	2,192	...	...	460	...
1960-61	16,892	2,198	...	...	467	...
1961-62	16,877	2,190	...	...	435	...
1962-63	16,915	2,270	...	...	339	...
1963-64	17,461	2,653	...	...	520	...
1964-65	17,761	2,664	...	...	549	...
1965-66	18,468	2,688	...	...	611	...
Total :	1,21,508	16,855	...	...	3,381	...

(a) Regulator flow of the discharge through the karezes.

(b) The efforts of the zamindars to bring the extensive in this regard.

(c) Production figures are based on an assumption of 10

Total area brought under cultivation due to completion of irrigation scheme		Total increase in production due to completion of said scheme		Reasons in case no increase in production
Expected	Actually brought under cultivation	Expected (Maunds)	Actually affected (Maunds)	
I	II	I	II	
8	9	10	11	12
22,579	19,786	2,25,790	1,97,870	1. Sibi Division was opened during 1959-60.
22,679	19,557	2,26,790	1,95,570	2. There is no such case where no increase is recorded or reported.
22,835	19,502	2,28,350	1,95,020	3. The actual anticipated increase depends on 2 primary factors.
22,900	19,524	2,29,000	1,95,240	
43,712	20,634	4,37,120	2,08,340	
44,366	20,974	4,43,660	2,09,640	
44,486	21,767	4,44,860	2,17,670	
2,23,557	1,41,744	22,35,570	14,19,350	

Due to continuous draught years, the flow is adversely affected.
area under cultivation & unfortunately tribesmen are not doing well

maunds yield of foodrains per acre.

	Total area brought under cultivation (in acres)					
Year	Weirs	Karezes	Tube-wells	Open Surface wells	Flood bunds	Other sources
1	2	3	4	5	6	7
Fort Sandeman District :						
1955-56	...	...	...	...	...	...
1956-57	...	...	...	...	...	...
1957-58	...	...	...	...	...	...
1958-59	...	...	...	...	...	...
1959-60	...	...	...	...	...	...
1960-61	...	...	...	...	...	...
1961-62	...	...	...	...	...	...
1962-63	...	...	...	...	...	...
1963-64	...	...	...	...	...	...
1964-65	...	...	...	...	...	...
1965-66	...	...	...	...	...	...
Total :	...	...	...	...	...	...

Total area brought under cultivation due to completion of irrigation scheme		Total increase in production due to completion of said scheme		Reasons in case no increase in production
Expected	Actually brought under cultivation	Expected (Maunds)	Actually affected (Maunds)	
I	II	I	II	
8	9	10	11	12
...	...	...	...	1. Detailed actual area figures not available for weirs, karezes, tubewells etc. etc.
...	...	...	...	
...	...	...	...	2. Due to deficiency of manpower, non-availability of adequate agricultural machinery & other facilities commends of the schemes have not been fully developed. The tribesmen need the emphasis to develop the sense of development to raise the cultivation.
...	...	...	...	
10,300	...	10,300	...	
11,518	...	1,15,180	...	
12,318	6,510	1,23,180	65,100	
13,318	2,226	13,33,180	22,260	
20,386	3,833	2,03,860	38,330	3. Production figures are based on an assumption of 10 maunds yield of foodgrains per acre.
20,836	6,017	2,08,360	60,170	
26,486	5,000	26,48,860	50,000	
1,15,162	23,586	46,42,920	2,35,860	

Year	Total area brought under cultivation (in acres)					
	Weirs	Karezes	Tube-wells	Open Surface wells	Flood bunds	Other sources
1	2	3	4	5	6	7
Chagai District :						
1955-56	...	...	...	...	...	...
1956-57	...	...	...	...	...	...
1957-58	...	...	...	...	...	...
1958-59	...	...	...	...	...	...
1959-60	2,327	...	...	...	...	...
1960-61	2,038	...	...	...	...	...
1961-62	2,937	...	...	...	...	...
1962-63	3,331	...	...	...	...	...
1963-64	3,425	...	...	...	4,340	...
1964-65	4,485	251	...	...	2,960	...
1965-66	3,842	812	...	...	3,520	...
Total :	22,385	1,063	...	...	10,820	...

Total area brought under cultivation due to completion of irrigation scheme		Total increase in production due to completion of said scheme		Reasons in case no increase in production
Expected	Actually brought under cultivation	Expected (Maunds)	Actually affected (Maunds)	
I	II	I	II	
8	9	10	11	12
...	...	...	...	1. The Irrigation Department was set up after the integration. From that time to the end of year 1958-59 the activities of the Department was mainly restricted to the maintenance of the works already carried out by M.E.S. Department and investigation of the schemes were carried out. Real impetus to the development of water resources was started from 1959-60. Hence the data as available with Civil authorities from 1959-60 to 1965-66 is supplied. 2. Production figures are based on an assumption of 10 maunds yield of foodgrains per acre.
...	...	...	...	
...	...	...	...	
...	...	...	...	
750	2,327	7,500	23,270	
2,650	2,038	26,500	20,380	
3,050	2,937	30,500	29,370	
3,050	3,331	30,500	33,310	
8,290	7,765	82,900	47,650	
8,420	7,696	84,200	76,960	
8,830	8,174	88,300	81,740	
35,040	34,268	3,50,400	2,91,680	

		Total area brought under cultivation (in acres)					
	District	Weirs	Karezes	Tube-wells	Open Sur-face wells	Flood bunds	Other sources
	1	2	3	4	5	6	7
							SUM
1.	Quetta- Pishin District.	1,600	33,025	...	6,960	...	34,073
2	Loralai District.	83,538	126	...	...	12,973	...
3.	Sibi District.	1,21,508	16,855	...	...	3,381	...
4.	Forsandeman District.	...	...	...	...	...	...
5.	Chagai District.	22,385	1,063	...	...	10,820	...

APPENDIX IV

(*Ref*: Unstarred Question No. 350)

ANNEXURE "A"

A. This District-wise Total Area brought under cultivation during the years 1955 to 1966

S. No.	Sources of Irrigation	1955-56	1956-57	1957-58	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63	1963-64	1964-65	1965-66	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
								(In Acres)					
	Kalat District.												
1	Weirs constructed by the Irrigation Department.	...	...	...	...	...	408	148	278	205	422	3594	The record of the some Irrigation Schemes are not available, hence total figures cannot be supplied.
2	Karezes ...	...	...	...	...	...	143	184	168	109	340	62	The cultivation figures of small Karezes not maintained by the Irrigation Department and will be supplied when prepared by Revenue Department.
3	Tubewells ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	No tubewell is installed by Irrigation Department.
4	Open Surface Wells ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	No Open Surface well is sunk by Irrigation Department.
5	Flood Bunds ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	No Irrigation Flood Bunds.
6	Other Sources ...	492	440	558	455	482	790	1077	970	994	1316	814	...
	Kharan District.												
1	Weirs constructed by the Irrigation Department.	...	...	...	...	...	36	45	127	117	96	733	Same as in Kalat District.
2	Karezes ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	Cultivation figures are being maintained by Revenue Department and will be supplied when received from them.
3	Tubewells ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	Same as in Kalat District.
4	Open Surface Wells ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	Same as in Kalat District.
5	Flood Bunds ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	Same as in Kalat District.
6	Other Sources ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	No Other Sources.
	Kachi District.												
1	Weirs constructed by the Irrigation Department.	...	...	...	...	...	1055	929	594	18054	17858	9740	Same as in Kalat District.
2	Karezes ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	Karezes are not constructed in this District.
3	Tubewells ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	Same as in Kalat District.
4	Open Surface Wells ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	Same as in Kalat District.
5	Flood Bunds ...	...	...	...	...	...	...	...	...	7277	10201	10000	...
6	Other Sources ...	...	...	...	...	...	...	191	521	210	318	1400	...
	Mekran District.												
1	Weirs constructed by the Irrigation Department.	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	6212	Same as in Kalat District.
2	Karezes ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	The cultivation figures are not available with Revenue Department and Irrigation Department.
3	Tubewells ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	Same as in Kalat District.
4	Open Surface Wells ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	No open surface well is completed so far.
5	Flood Bunds ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	Same as in Kalat District.
6	Other Sources ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	Total ...	492	440	558	455	482	2432	2574	2658	26966	30551	32455	

Total area brought under cultivation due to completion of irrigation scheme		Total increase in production due to completion of said scheme		Reasons in case no increase in production
Expected	Actually brought under cultivation	Expected (Maunds)	Actually affected (Maunds)	
I	II	I	II	
8	9	10	11	12
MARY				
88,340	75,658	8,83,400	7,56,580	
1,15,430	66,130	5,25,220	1,42,231	
2,23,557	1,41,744	22,35,570	14,19,350	
1,15,162	23,586	46,42,920	2,35,890	
35,040	34,268	3,50,400	2,91,680	

ANNEXURE "B"

The total expected and actually brought under cultivation due to completion of Irrigation Schemes during the year from 1959-66.

S. No.	Sources of Irrigation.	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63	1963-64	1964-65	1965-66	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63	1963-64	1964-65	1965-66	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17
		Expected (In acres)							Actual (in acre)							
	Kalat District.															
1.	Weirs constructed by the Irrigation Department ...	...	...	3300	7300	7300	7300	10780	...	408	148	278	205	422	3594	The record of the some Irrigation Schemes are not available, hence total figures cannot be supplied.
2.	Karezes ...	...	...	...	...	150	150	150	...	143	184	168	109	340	62	The cultivation figures of small Karezes not maintained by the Irrigation Department and will be supplied when prepared by Revenue Department.
3.	Tubewells ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	No Tubewell is installed by Irrigation Department.
4.	Open Surface wells ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	No Open Surface well is sunk by Irrigation Dapartment.
5.	Flood Bunds ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	No Irrigation Flood Bunds.
6.	Other Sources ...	...	1310	1370	1670	2210	2210	2270	482	790	1077	970	994	1316	814	—
	Kharan District.															
1.	Weirs constructed by the Irrigation Department ...	...	...	...	744	744	6194	6194	...	36	45	127	117	96	733	Same as in Kalat District.
2.	Karezes ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	Cultivation figures are being maintained by Revenue Department and will be supplied when received from them.
3.	Tubewells ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	Same as in Kalat District.
4.	Open Surface Wells ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	do.
5.	Flood Bunds ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	do.
6.	Other Sources ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	No Other Sources.
	Kachi District.															
1.	Weirs constructed by the Irrigation Department ...	...	...	...	6900	6900	6900	6900	...	1055	929	594	18054	17858	9640	Same as in Kalat District.
2.	Karezes ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	Karezes are not constructed in this District.
3.	Tubewells ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	Same as in Kalat District.
4.	Open Surface Wells ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	do.
5.	Flood Sources ...	...	...	...	...	3400	3400	3400	...	...	...	...	7277	10201	10000	—
6.	Other Sources ...	...	...	...	...	...	2600	2600	...	...	191	521	210	318	1400	—
	Mekran District ...															
1.	Weirs constructed by the Irrigation Department ...	...	12450	12450	12450	12450	12450	12450	...	...	...	...	...	...	6212	Same as in Kalat District.
2.	Karezes ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	The cultivation figures are not available with Revenue Department and Irrigation Department.
3.	Tubewells ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	Same as in Kalat District.
4.	Open Surface Wells ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	No open surface well is completed so far.
5.	Flood Bunds ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	Same as in Kalat District.
6.	Other Sources ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
	Total :	...	13760	17120	29064	33154	41204	44744	482	2432	2574	2658	26966	30551	32455	

ANNEXURE "C"

C. Total Increase in Production Expected and Actuals due to Completion of Irrigation Schemes during the years from 1959-66

S. No.	Sources of Irrigation	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63	1963-64	1964-65	1965-66	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63	1963-64	1964-65	1965-66	In case of no increase in production reason for the same
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17
		Expected (in maunds)							Actuals (in maunds)							
	Kalat Division.															
1	Weirs constructed by the Irrigation Department.	...	...	33000	33000	70400	70400	107800	...	4080	1480	2780	2050	4220	35940	Kalat Division is semi arid area and irrigation in this Zone is wholly dependant on the rainfall. Since the last five years there is a dry sell as a result of which the springs and Karezes are dwindling down in their supplies. Flood Irrigation is also dependant on rainfall In case there is no rainfall to create a run of naturally the Weirs and Bunds constructed for flood Irrigation will either have no water or will contribute a very little supply for Irrigation. This dry sell has adversely effected the cultivation.
2	Karezes	...	...	...	...	1500	1500	1500	...	1430	1840	1680	1090	3400	620	
3	Tubewells	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
4	Open Surface Wells	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
5	Flood Bunds	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
6	Other Sources	...	...	13100	13700	16700	22100	22100	22700	4820	7900	10770	9700	9940	13160	8140
	Kharan District.															
1	Weirs constructed by the Irrigation Department.	...	...	...	7440	7440	61940	61940	...	360	450	1270	1170	960	7330	
2	Karezes	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
3	Tubewells	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
4	Open Surface Wells	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
5	Flood Bunds	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
6	Other Sources	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
	Kachi District.															
1	Weirs constructed by the Irrigation Department.	...	...	...	69000	69000	69000	69000	...	10550	9290	5940	180540	178580	96400	
2	Karezes	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
3	Tubewells	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
4	Open Surface Wells	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
5	Flood Bunds	...	...	...	...	340000	340000	340000	...	...	...	...	72770	102010	100000	
6	Other Sources	...	...	...	...	...	26000	26000	...	...	1910	5210	2100	3180	14000	
	Mekran District.															
1	Weirs constructed by the Irrigation Department.	...	124500	124500	124500	124500	124500	124500	...	...	...	...	...	...	62120	
2	Karezes	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
3	Tubewells	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
4	Open Surface Wells	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
5	Flood Bunds	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
6	Other Sources	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	

ANNEXURE 'D' SUMMARY

Statement Showing Year-wise Area brought under Cultivation (Actual) & (Expected) due to the construction of Weirs, Karezes, Tubewells, Open Surface Wells, Flood Bunds and Other Sources, by the Irrigation and Power Department from 1959-60 to 1965-66 in Kalat Division (In Acres).

S. No.	Source of Irrigation	EXPECTED							ACTUAL						
		1959-60	1960-61	1961-62	1962-63	1963-64	1964-65	1965-66	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63	1963-94	1964-65	[illegible]
1	Weirs constructed by Irrigation Department	...	12450	15750	27394	27394	32844	36324	...	1499	1122	999	18376	18376	20[illegible]
2	Karezes	...	...	...	...	150	150	150	...	143	184	168	109	340	[illegible]
3	Tubewells	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
4	Open surface wells	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	Flood Bunds	...	...	...	...	3400	3400	3400	...	...	...	...	7277	10201	100[illegible]
6	Other sources	...	1310	1370	1670	2210	4810	4870	482	790	1268	1491	1204	1634	2[illegible]
	Total :—	...	13760	17120	29064	33154	41204	44744	482	2432	2574	2658	26966	30551	32[illegible]

Note :—For calculation increase in production, the average yield may be assu[illegible] ...10 Maunds per acre.

Thursday, the 5th October, 1967.

پنج شنبہ - ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 o'clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا
فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ط وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ مَنْ جَآءَ
بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ج وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى
الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ
عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ط قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ
بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى
اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

پ ۲۰ - س ۲۸ - رکوع ۱۲ - آیات ۸۳ تا ۸۶

وہ جو آخرت کا گھر ہے ہم نے اسے اُن لوگوں کے لئے تیار کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم و فساد کا ارادہ نہیں رکھتے۔ اور انجام نیک تو پرہیزگاروں ہی کا ہے۔ جو شخص نیکی لے کر آئے گا۔ اُس کے لئے اس سے بہتر صلہ موجود ہے۔ اور جو برائی لائے گا تو جن لوگوں نے برائیاں کی ہیں اُن کو بدلا بھی اسی طرح کا ملیگا جس طرح کے وہ کام کرتے تھے۔ اے پیغمبر جس اللہ نے تم پر قرآن کے احکام کو فرض کیا ہے وہ تمہیں بازگشت کی جگہ لوٹا دے گا۔ کہو کہ میرا پروردگار اس شخص کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت لے کر آیا اور اس کو بھی جو صریح گمراہی میں ہے۔ اور تمہیں امید نہ تھی کہ تم پر یہ کتاب نازل کی جائے گی۔ مگر تمہارے پروردگار کی مہربانی سے نازل ہوئی تو تم ہرگز کافروں کے مددگار نہ ہونا۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Hamza.

LIQUIDATION OF SHAHBAZ LTD.

*7945. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Home please refer to statement read out on the floor of the House by the Parliamentary Secretary Home on 4th July 1967 in connection with answer to my starred question No. 1201, given on 19th July 1967 and state :—

(*a*) whejher any action was taken againt the Police Officers whose names have been mentioned in the said statement for not appearing and producing relevant record of Shahbaz Ltd., in the Court of Additional City Magistrate XV, Karachi resulting in *ex parte* decision of the said case ; if so, details thereof and if not, reasons therefor and whether Government intend to take action against them now for this gross negligence in the performance of their official duties and the nature of the action proposed to be taken ;

(*b*) whether the relevant record of Shahbaz Ltd,, has been made available by the Police Department to the Registrar, Joint Stock Companies to enable him to take further action in the matter even now ; if not, reasons therefor and the approximate time still required by them to furnish the said record to the said Officer ;

(*c*) reasons for inordinate delay/detention of the said record by the Police Officers mentioned in the said statement and the steps Government have taken or intend to take for the recovery of the said record from the said Police Officers ;

(*d*) the date on which the High Court was moved by the Government in connection with liquidation of the said Shahbaz Ltd. ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : (*a*) Mr. Muhammad Sharif Cheema, the then Inspector C.I.A. Lahore, partly investigated case FIR No. 34, dated 22-2-1954, under Section 409 PPC P.S. Lohari Gate, and took into possession some record from the Office of the Assistant Registrar, Joint Stock Companies, Lahore. He was subsequently (March, 1956) transferred to Anti-Corruption Establishment and the investigation was taken by S. I. Muhammad Aslam Khan. The case was challaned to court and the record was sent along with the challan slip. Later on when another case against Shahbaz Limited came up before the court of Addi-

tional City Magistrarte XV, Karachi, the court summoned the record from the Registrar Joint Stock Companies, Lahore, who in turn referred the matter to S.S.P., Lahore. As the record had been taken into possession by Mr. Cheema, the S.S.P. addressed him through the Director, Anti-Corruption Establishment, and directed him to produce the record before the A.C.M. Karachi. Mr. Cheema searched for the record and came to know that those files had been destroyed as the same were more than 3 years old in conformity with High Court Rules and Orders, Volume IV, Chapter 16-F. Failing to get hold of the record he informed the Director, Anti-Corruption who in turn intimated the situation to the Registrar, Joint Stock Companies & it was considered unnecessary for Mr. Cheema to appear before A.C.M. Karachi without the relevant record. The Court was informed accordingly and this plea was accepted as is evidenced by the fact that the Magistrate did not report against any Police Officer in this regard. In view of the above no action was called for against any police officer.

(*b*) As already stated in answer to para 'a', the record was submitted to the court along with the challan slip where it was destroyed according to the rules. The Police is not in a position to supply the record.

(*c*) No Police Officer is found to be guilty of any delay or detention of the record as explained above.

(*d*) The Assistant Registrar, Joint Stock Cos., Lahore, and the Office of the Addl. Advocate-General, Karachi, have been consulted. It is gathered that the application for the winding up of the Shahbaz Ltd., Karachi, and appointing the Official Liquidator will be filed in the High Court, Karachi, shortly by the Government Counsel appointed by the Addl. Advocate-General, Karachi, for the purpose.

Sir, this is the answer which I had received yesterday. While going through the record I frankly admit that I am not satisfied with the conduct of the Officers, specially of Mr. Cheema, and, therefore, I have decided to hold another departmental enquiry by a very independent Officer. I will address the Central Government, Special Branch, to depute an Officer of integrity to do the investigation, and appoint an Officer from this Wing who is known to be honest to do the investigation. If my friend wants to address any supplementary, I am prepared for it.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں جناب وزیر داخلہ کا نہایت ممنون

ہوں کہ انھوں نے معقول احکامات جاری کیے ہیں میں مزید ضمنی سوال کرنے کی ضرورت تو محسوس نہیں کرتا ہوں لیکن میں ان سے یہ التجا کروں گا کہ وہ جلد سے جلد یہ انکوائری کروائیں کہیں ایسا نہ ہو کہ تین سال کے بعد ریکارڈ طلب کیا جائے اور ملزمان لوگوں کا لاکھوں روپیہ ہضم کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

Minister for Home : I will order it to be completed within six months. This is the utmost that can be done.

ENQUIRY AGAINST HEAD CONSTABLE AND SUB-INSPECTOR OF POLICE IN LYALLPUR

***8061. Mr. Hamza :** Will the Minister of Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the tribunal presided over by Mr. Ijaz Cheema, Section 30 Magistrate, Lyallpur, while convicting Akbar Ali on 27th February 1967 to 13 years rigorous imprisonment for the murder of Muhammad Younas, recommended disciplinary action against Muhammad Ali, Head Constable and Abbas Khan, Sub-Inspector of Police for not holding proper inquiries into the said matter ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action taken by Polic Department against the said Police officials, and in case no action has so far been taken, the time required to finalise the same ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : (*a*) This is correct except that Akbar Ali was convicted and sentenced to undergo 14 years and not 13 years ;

(*b*) Departmental proceedings are afoot against two Police Officers.

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ انھوں نے پارٹ (بی) میں جو جواب دیا ہے کہ ان دونوں افسروں کے خلاف وہ کارروائی ابھی کر رہے ہیں تو کتنے عرصے سے یہ کارروائی ہو رہی ہے اور کب تک اس کا اختتام ہوگا۔

Minister for Home : Actually this case was decided in February 1967. In his judgment the learned Magistrate said that the two Police Officers are responsible and there should be some departmental proceedings against them. This was in February 1967 and after that we have ordered for an enquiry. The unfortunate position was that Sub-Inspector Abbas Khan was undergoing some training here in Lahore and no enquiry could be held. Now he has finished the Course and has gone back, and the enquiry has been resumed. I will see that it is expedited.

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جب یہ establish ہو چکا ہے کہ وہ دونوں اس چیز کے ذمہ دار ہیں تو آج تک آپ نے کیا ان کو چارج شیٹ کیا ہے اور اگر نہیں کیا ہے تو کیوں نہیں کیا ؟

Minister for Home : I don't say that it is established that they are at fault. The Magistrate has suggested that there should be an enquiry and if I find that it is established that they are guilty, they will certainly be charge-sheeted.

PAYMENT OF DUES OF DECEASED DEPUTY SUPERINTENDENT OF DISTRICT JAIL, LAHORE

***8104. Mr. Hamza :** Will the Minister for Jails be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mst. Zubaida Begum, widow of Mian Abdul Rashid, Deputy Superintendent of District Jail, Lahore, who expired on 10th February, 1967 while on duty, submitted an application to the Home Secretary, Government of West Pakistan under registered cover with A.D. bringing to his notice the circumstances which led to the death of her husband ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the nature of allegations and the prayer alongwith the result of the inquiries, if held ;

(*c*) if no inquiries were held in the said case, reasons for the same ;

(*d*) has the Department concerned made the payment of the salary of the said deceased Officer for the period from 1st February, 1967 to 10th February, 1967 and also of his G. P. Fund, gratuity and pension to his

successors by now; if not, why, alongwith the time by which these payments will be made ?

Parliamentary Secretary (Mian Miraj Din) (*a*) : Yes.

(*b*) Nature of the allegations by Mst. Zubaida Begum, widow of Mian Abdul Rashid is that her husband died of heart failure while on duty and she attributed his death to unfair treatment accorded to him by Superintendent, Jail, Lahore and Director of Prisons, is not promoting him as Superintendent, Jail, Class II in time and is designingly arranging the escape of 10 prisoners from the jail in order to damage the deceased's prospects for promotion. Necessary enquiry was made in this case and it was proved that her allegations are false.

In fact Mr. Abdul Rashid was an old heart case and this was perhaps second or third heart attack from which he could not survive.

(*c*) Does not arise.

(*d*) (*i*) A sum of Rs. 500 was immediately to the family of late Mian Abdul Rashid, Deputy Superintendent, Jail out of departmental Benevolent Fund to meet the funeral charges of deceased.

(*ii*) A recurring grant of Rs. 200 per month has also been sanctioned out of West Pakistan Benevolent Fund in favour of the family of the deceased for five years.

(*iii*) The Anticipatory Pension of Rs. 120 per month for five years and gratuity of Rs. 1,067.36 per month for six months has already been sanctioned.

(*iv*) Orders for the final payment of G. P. Fund has been issued by the A. G., West Pakistan, Lahore.

(*v*) No Demand Certificate has been issued by the Director of Prisons, Central Range, Bahawalpur and bill on account of 10 days pay has been submitted by the Superintendent, District Jail, Lahore to the A. G., West Pakistan for pre-audit. Necessary payment authority to the legal heirs will be issued by the A. G. shortly.

GRANT OF RATION SUBSIDY TO WARDENS AND HEAD WARDENS OF JAIL DEPARTMENT

*8105. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Jails please refer to the answer to my starred question No. 3690 given on the floor of the House on 19th December, 1966 and state :—

(*a*) whether the case regarding grant of ration subsidy allowance to Wardens and Head Wardens of the Jail Department has since been decided ; if not, the time by which the said case will be decided ;

(*b*) in case the Government cannot fix any time limit for decision of the said case, reasons for the same ?

Parliamentary Secretary (Mian Miraj Din) : (*a*) The case was strongly recommended to the Finance Department. That Department has now made certain observations which are under examination. As soon as a final decision in the matter is taken the same will be implemented without delay.

(*b*) No time limit can be fixed because the matter involves heavy financial liabilities and as such deserves close scrutiny by the Finance Department and clearance by the Provincial Cabinet.

چودھری محمد نواز ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ جو کچھ فائننس ڈیپارٹمنٹ نے queries کی ہیں وہ کیا ہیں اور اس کے لئے آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے کیا کیا ؟

وزیر محنت و جیل خانہ جات (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ انھوں نے اس ضمن میں بعض ٹیکنیکل observations کی تھیں ہم نے مختلف regions میں ہدایات جاری کیں کہ ان کے بارے میں اپنے جوابات بھیجیں اس سلسلے میں دو ڈائرکٹر صاحبان کی طرف سے جو جوابات موصول ہوئے ان میں انھوں نے اس امر سے اتفاق کیا تھا کہ ایسا subsidy الاؤنس ان کو دیا جائے لیکن ایک ڈائرکٹر صاحب نے اس سے اتفاق نہیں کیا ان کو دوبارہ خط بھیجا گیا کہ وہ اس پر مزید غور کرکے جواب بھیجیں تو آخر میں انھوں نے اس امر سے اتفاق کیا کہ ان Wardens کو subsidy الاؤنس

دیا جائے جواب ہمارے دفتر میں موصول ہو چکا ہے اب ہم دوسرے اعتراضات کے جواب منسلک کرکے فائننس ڈیپارٹمنٹ کو بھیج رہے ہیں اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہ اس ضمن میں ضروری اقدامات کریں ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ فائننس ڈیپارٹمنٹ نے یہ case آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو کب refer کیا تھا اور آپ نے subordinate ڈائرکٹرز سے کب انفارمیشن مانگی ؟

وزیر محنت و جیل خانہ جات ۔ انہوں نے ۳۰ جون ۱۹۶۷ء کو اپنی سفارشات محکمہ مالیات کو روانہ کی تھیں ۔ اس کے بعد محکمہ مالیات نے اپنی آراء ہماری طرف روانہ کیں جو اس وقت زیر غور ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر جیل خانہ جات یہ بتلا سکتے ہیں کہ یہ کیس کتنی دیر سے محکمہ جیل اور محکمہ مالیات کے مابین خط و کتابت کا مرکز بنا ہوا ہے ۔ کیا آپ کو یہ احساس ہے کہ چھوٹے چھوٹے اہلکاروں کو محکمہ متعلقہ جب معقول تنخواہ نہیں دیتا ہے تو اس سبب سے بھی رشوت لی جاتی ہے ۔

وزیر محنت و جیل خانہ جات ۔ اس ضمنی سوال سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ یہ معاملہ کب سے زیر غور ہے ؟

وزیر محنت و جیل خانہ جات ۔ جناب والا ۔ اس کے بارے میں مجھے صحیح علم تو نہیں ہے بہر حال ہم نے ۳۰ جون ۱۹۶۷ء کو اپنی سفارشات ضرور پیش کر دی تھیں ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ چونکہ یہ رقم بہت زیادہ ہے اس لئے اس میں دیر لگ گئی ہے ۔ میں ان سے

یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے جو سفارشات محکمہ مالیات میں کی تھیں اس میں کتنی رقم کی سفارش کی گئی تھی ؟

وزیر محنت و جیل خانہ جات ۔ کہا یہ گیا ہے کہ اس کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ کب تک فیصلہ ہوگا ۔ کیوں کہ اس امر سے متعلق مالیہ میں کچھ مشکلات پیش آ رہی ہیں ۔ اسلئے جب تک محکمہ مالیات کی طرف سے فیصلہ نہیں کیا جاتا ہے ۔ ہم اس کے متعلق کچھ نہیں بتلا سکتے ہیں اور نہ ہی یہ بتلا سکتے ہیں کہ کب تک فیصلہ ہوگا ۔

ROAD ACCIDENTS

***8113. Mr. Hamza :** Will the Minister of Home be pleased to state :—

(*a*) the total number of road accidents which occurred in Lahore, Karachi and in the whole of the Province, separately, during the last six months ;

(*b*) how many persons died as a result of these accidents ;

(*c*) how many persons received injuries in the said accidents ;

(*d*) the number of road accidents which occurred during the corresponding period in each of the last three years ;

(*e*) whether it is a fact that most of the accidents took place due to the fact that route permits have been issued liberally on political basis ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : (*a*) Total number of road accidents in Lahore, Karachi and West Pakistan—

Period	Lahore	Karachi	In the Province of West Pakistan
Half year ending 30th June 1967	202	1349	2528

(*b*) Total number of persons died as a result of these accidents—

Period	Lahore	Karachi	In the Province of West Pakistan
Half year ending 30th June 1967	58	138	637

(*c*) Total number of persons who received injuries as a result of these accidents—

Period	Lahore	Karachi	In the Province of West Pakistan
Half year ending 30th June 1967	206	984	2195

(*d*) Total number of accidents which occurred during the corresponding period in each of the last three years—

Period	Lahore	Karachi	In the Province of West Pakistan
(1) Half year ending 30th June 1964	210	975	1843
(2) Half year ending 30th June 1965	235	1216	2112
(3) Half year ending 30th June 1966	233	1269	2334

(*e*) The route permits are granted strictly in accordance with the provisions of the Motor Vehicles Ordinance, 1965. It is incorrect that route permits have been issued liberally on political basis.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر داخلہ کو یہ علم ہے کہ جب یہ سابق بدنام سیاستدان برسراقتدار ہوتے تھے تو عام طور سے اس ایوان میں یہ کہا جاتا رہا ہے کہ روٹ پرمٹ ایک قسم کی سیاسی رشوت ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں جناب حمزہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ سابق سیاستدانوں کو برا کہنا چھوڑ دیں ۔

Mr. Speaker : This is not a point of order.

Malik Muhammad Akhtar : Then it is a breach of privilege.

Mr. Speaker : The Member may please move a motion, if he so likes. This is not a point of order.

مسٹر حمزہ ۔ کیا ان کو یہ علم ہے کہ اس ایوان میں اور اس ایوان سے باہر یہ کہا جاتا رہا ہے کہ سابق بدنام سیاستدانوں کے دور اقتدار میں روٹ پرمٹ رشوت کے طور پر دیئے جاتے تھے کیا جب سے آپ وزیر داخلہ بنے ہیں آپ کے علم میں یہ چیز آئی ہے کہ آجکل یہ بیماری پہلے سے زیادہ زوروں پر ہے ؟

Mr. Speaker : The Member may please be brief. He should not make a speech.

Minister for Home : As already stated in the answer, the route permits are granted strictly in accordance with the provisions of the Motor Vehicles Ordinance, 1965. It is incorrect that route permits have been issued liberally on political basis. I am not aware whether any route permits have been issued on political basis. My department is not responsible for issuing route permits but I am in a position to say that these permits are not issued on political basis. Those people who have more money, business instinct and accumen and desire to purchase transport vehicles they apply and, whether they are politicians or not, they get these route permits under the Motor Vehicles Ordinance.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں جناب وزیر داخلہ سے یہ دریافت کر رہا تھا کہ آپ کے دور اقتدار میں بھی سیاستدانوں کو Route permits فراخدلی کے ساتھ جاری ہوتے تھے میں نے تو جناب کی حمایت میں گالیاں کھائی ہیں جسے اس ایوان کے معزز ممبران جانتے ہیں اس لیے میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بیماری جو پہلے سیاست دانوں میں پائی جاتی تھی کیا وہ بیماری اب پہلے سے زیادہ عروج پر ہے ۔ آپنے جو جواب کے آخری حصے میں فرمایا ہے

It is incorrect that route permits have been issued liberally on political basis.

جو Route permits آپ جاری کرتے ہیں اور جہاں جہاں روٹ پرمٹ جاری کئے گئے ہیں ۔ کیا پہلے ان علاقوں کا survey کر لیا گیا تھا ۔ وہاں پر پہلے تحقیقات کر لی گئی تھی کہ مزدور کو روٹ پرمٹوں کی ضرورت ہے ؟ کیا آپ کے علم میں یہ نہیں ہے کہ بہت سے لوگ محض سیاسی وجوہات کی بناء پر روٹ پرمٹ حاصل کرلیتے ہیں جس کی وجہ سے حادثات ہوتے رہتے ہیں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا معزز وزیر یہ فرمائیں گے کہ Route permits were not issued on political basis, but they were issued liberally.

Minister for Home : They have, of course, been liberal because there is need for issuing such permits.

Begum Ashraf Burney : Would the Minister for Home Affairs kindly state as to why the road accidents, inspite of Government's all efforts, are on the increase. The number of accidents in Karachi is more than half of the entire Province of West Pakistan. Is it not a fact that pavements, specially in commercialised areas, of Karachi are being used by hawkers and this is cause of great traffic jams and accidents ? If so, what action Government intends to take and how much time is required ?

Minister for Home : The lady Member has put this suggestion. It is not a supplementary.

Sir, it is true that accidents are increasing in crowded place likes Karachi but then, incidentally, the population is very much on the increase and the means of transport also.

Begum Ashraf Burney : That was not the answer to the supplementary question. The actual position is that the pavements in Karachi. . . . .

Mr. Speaker : Is the Member replying to her own supplementary ?

Begum Ashraf Burney : I am trying to elaborate the force of the question. Sir, it is not the population that is the cause of accidents but it is due to the fact that roads are being used for shops and that is the reason of accidents. What are you going to do about it and how long will it take ?

Minister for Home : My respectful submission is that the population is increasing very rapidly in Karachi and the motor vehicles are also increasing accordingly and, as a consequence, there will be more accidents.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر داخلہ مجھے یہ بتلا سکتے ہیں کہ سوال کے جواب کے آخری حصے میں آپ نے یہ فرمایا ہے کہ Route permits are granted strictly in accordance with the provision of the Moter Vehicles Ordinance of 1965.

کیا موٹر وھیکلز آرڈیننس میں یہ نہیں لکھا کہ جب بھی روٹ پرمٹ دیا جائے گا تو پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ اس علاقے میں روٹ پرمٹ جاری کرنے کی ضرورت ہے بھی یا نہیں ہے ۔ کیا ان واضح ہدایات اور واضح قانون میں جو تقاضا ہے اس کو پورا کیا جاتا ہے یا نہیں ۔

Minister for Home : These instructions are followed strictly and if my friend points out any exceptional case I will certainly look into it.

مسٹر حمزہ ۔ مجھے تو کیا ۔ یہ تو عام شہریوں تک کو معلوم ہے کہ اس کے اوپر عمل نہیں ہوتا ہے ۔ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ جن کا کاروبار ہے اور جن کے پاس روپیہ ہے صرف ان کو روٹ پرمٹ دیئے جاتے ہیں ۔ ابھی پیروں تک کو روٹ پرمٹ دیئے گئے ہیں ان کا اس کاروبار سے کیا تعلق تھا ؟

Mr. Speaker : Next question.

پیر مخدوم محمد شمس الدین گیلانی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کسی پیر کو کوئی پرمٹ نہیں ملا ۔

مسٹر حمزہ ۔ پیر دیول شریف کو دیا گیا ہے ۔

ESTABLISHMENT OF VOCATIONAL INSTITUTES IN MARDAN DISTRICT

*8238. **Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister for the Development of Tribal Areas be pleased to state :—

(*a*) the number of Vocational Institutes for Boys presently functioning in the Tribal Areas of Peshawar and D.I. Khan Divisions and merged areas of Hazara and Mardan showing location of each such school ;

(*b*) the number of such schools proposed to be established in the said areas during the remaining period of the Third Five Year Plan and out of them the number of such schools proposed to be established in merged areas of Mardan and if no such school is proposed to be established in merged areas of Mardan District reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) There is no Vocational Institute presently functioning in the Tribal Areas of Peshawar and D. I. Khan Divisions including merged areas of Hazara and Mardan Districts.

(*b*) There is a proposal to open a Vocational School at Chakdara in Dir State during the current Five Year Plan. The implementation of the proposal will, however, depend on the availability of funds.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ ویسٹ پاکستان کے بیشتر مقامات پر vocational schools کھولے گئے ہیں ۔ سوال کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ پچھلے دو سالوں میں ٹرائیبل ایریاز کے لیے یا ان میں اس قسم کے schools کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا اور اس پانچ سالہ منصوبہ میں صرف ایک school کا انتظام کیا گیا ہے اور وہ بھی مشکوک ہے ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں خصوصاً جب کہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ٹرائیبل ایریاز کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور جب کہ اس ضمن میں گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ ٹرائیبل ایریاز کو خاص توجہ دی جائے گی تو پھر کیا وجہ ہے کہ اتنے عرصے میں ایک school or institute بھی قائم نہیں ہوسکا ؟

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : All the resources are being employed for the purpose of development of the area. Consequent to all the resources being committed to various schemes during the Third Five Year Plan, it will not be possible to open Vocational School in merged area of Hazara and Mardan during this plan period. However, if there is need for it and if the resources permit, this aspect of the matter will certainly be looked into.

خان اجون خان جدون ۔ جناب وزیر قانون نے فرمایا ہے ۔

".....if there is need for it." Do you feel that there is a need for it ?

Minister for Law : I said both the need as well as the resources. If the resources permit, it will certainly be done.

RESERVING SEATS FOR CANDIDATES FROM THE MERGED AREAS OF PESHAWAR DIVISION IN ENGINEERING AND MEDICAL COLLEGES

***8240. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister for Development of Tribal Areas be pleased to state :—

(*a*) the number of seats reserved by Government in Engineering and Medical Colleges for students from the Tribal Areas and merged areas of Peshawar and D. I. Khan Divisions during 1965-66, 1966-67 and 1967-68, separately ;

(*b*) whether it is a fact that no student from merged area of Mardan District was admitted in any of the said Colleges from 1965-66 onwards ;

(*c*) whether Government intend to reserve separate seats in the said Colleges for candidates from the merged areas of Peshawar Division out of the seats mentioned in (*a*) above ; if so, details thereof ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) *Medical and Engineering*—Statement showing the detailed areawise number of seats reserved in the Medical/Engineering Colleges for candidates from the Tribal/Merged Areas of Peshawar and D. I. Khan Divisions during the year 1965-66; 1966-67 and 1967-68 is placed on the table.*

Besides this, there are 2 more seats reserved for Women candidates of both Divisions in Miss Fatima Jinnah Medical College, Lahore.

(*b*) *Medical*—Yes. Selection for 1967-68 is under consideration.

Engineering—No. One M. Ghulam Sarwar, son of Abdul Hamid of Village Ganichitra Gadoon, merged area of Mardan District was given admission in the Engineering College of Peshawar in 1966-67.

Selection for 1967-68 is yet under consideration.

(*c*) *Medical*—No. The Government has allocated only one separate seat for Hazara Tribal/Merged Areas in view of their large population. The other Tribal/Merged Area like Peshawar and Mardan having small population have been annexed with Mohmand and Malakand Agencies.

Engineering—No. There is already one separate seat for merged areas of Hazara and Mardan Districts in the West Pakistan University of Engineering and Technology, Lahore. Besides this, candidates from the above merged areas are also considered on merit for admission alongwith other candidates of Tribal Areas.

خان اجون خان جدون ـ جناب والا ـ یہ Tribal Areas کے لئے سیٹوں کی جو allocation ہوئی ہے تو اس سلسلہ میں میں حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ مردان اور ہزارہ کے جو ایریاز ہیں وہاں کے لوگوں کو ۱۹۶۲ء تک قبائلی مراعات سے محروم رکھا گیا ـ حتیٰ کہ اسی سال

**Please see Appendix I at the end.*

فیصلہ ہوا کہ ان کو قبائلی مراعات دی جائیں ۔ تو میں ان کے نوٹس میں یہ لا رہا ہوں کہ ان کو باقی قبائلی علاقوں کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے حقوق سے محروم ہو جاتے ہیں اور وہ تھوڑے نمبروں سے رہ جاتے ہیں ۔ تو ان حالات کے پیش نظر کیا میں مطالبہ کر سکتا ہوں کہ حکومت merged areas مردان اور ہزارہ کے لئے علیحدہ سیٹیں مقرر کر دے بجائے اس کے کہ ان کو باقی علاقوں کے ساتھ tag کیا جائے ۔

Minister for Law : There is a very great stress and too much of over-crowding in the Medical Colleges and the Pakistan Medical Council have laid down certain standard for certain number of seats in the medical colleges. So the circumstances are such that they do not permit any further provision. However, this is something which should be looked into and I will surely try to take up this matter with the authorities concerned and the Medical Department.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Point of suggestion Sir. I am grateful to the Minister for considering this. I however, would suggest that they can fix the maximum qualification but they must preserve some seats. I do not say that they must take Third-divisioners but they must keep some reserve seats at least for 2nd-divisioners.

---

*۸۲۶۱ ۔ خاجی گلاب خان شنواری ۔ کیا وزیر ترقی قبائلی علاقہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ خیبر اور مہمند ایجنسیوں میں تمام سکولوں کے لئے صرف ایک ہی انسپکٹر آف سکولز ہے جس کا دفتر پشاور میں ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس کے ماتحت علاقہ بہت وسیع ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) ، (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا متذکرہ انسپکٹر کو کوئی سواری مہیا کی گئی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) ۔ (الف) جی نہیں ۔ خیبر ایجنسی اور مہمند ایجنسی ہر دو میں ایک ایک اسسٹنٹ انسپکٹر آف سکولز تعینات ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔ ان کے چارج میں جو علاقہ ہے وہ زیادہ بڑا نہیں ہے اور بآسانی قابل رسائی ہے ۔ کیونکہ ان ایجنسیوں میں بیشتر سکول سڑک کے کنارے واقع ہیں ۔

(ج) جی نہیں ۔ غیر سرکاری ہونے کی وجہ سے اسسٹنٹ انسپکٹر آف سکولز سرکاری جیپ وغیرہ رکھنے کا استحقاق نہیں رکھتے ۔ خیبر اور مہمند ایجنسیوں میں تمام سکول بڑی سڑکوں پر واقع ہیں اور بآسانی قابل رسائی ہیں ۔ چنانچہ افسران مذکور سواری کے سلسلے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرتے ۔

حاجی گلاب خان شنواری ۔ کس تاریخ سے خیبر اور مہمند ایجنسی کے لئے انسپکٹرز آف سکول تعینات کئے گئے ہیں ؟ اور کام کی کیا کیفیت ہے ؟ کیا کوئی مزید افسر تعینات کرنے کا ارادہ ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ خیبر اور مہمند ایجنسی کے لئے ایک سکیم کے تحت ایک ڈپٹی ڈائرکٹر ۔ ایک ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز لگائے گئے ہیں ۔ جن کی وجہ سے کام بہت اچھے طریقہ پر ہو رہا ہے ۔ تو میرا خیال ہے کہ ان دو افسران کے ہوتے ہوئے مزید تیسرے افسر کے لگانے کی ضرورت نہیں ۔

حاجی گلاب خان شنواری ۔ جواب کے حصہ (ب) میں لکھا ہے کہ ایریا بہت بڑا نہیں ہے اور وہ قابل رسائی ہے ۔ کیوں کہ بیشتر سکول ان ایجنسیوں میں سڑک کے کنارے واقع ہیں ۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ افسروں کو سواری کے لئے تکلیف ہوتی ہے اور وہ اپنے فرائض صحیح وقت پر سر انجام نہیں دے سکتے ۔ کیا آپ اس چیز کا ازالہ فرمائیں گے تاکہ جیپ کا بندوبست کیا جائے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ایریا بہت بڑا نہیں ہے کہ وہاں سواری کی ضرورت ہو - وہ قابل رسائی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز نان گریڈ ہے اور ان کو جیپ مہیا نہیں کی جا سکتی اور پھر یہ وقتی بات ہے تو وقتی طور پر جیپ گاڑی مہیا نہیں کی جا سکتی -

---

REPAIR OF BOUNDARY WALL OF VETERINARY HOSPITAL, LANDI KOTAL

*8263. **Haji Ghulab Khan Shinwari :** Will the Minister for Development of Tribal Areas be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the boundary wall of the Veterinary Hospital, Landi Kotal in Khyber Agency has not so far been constructed ; if so, the approximate time required for its construction ;

(*b*) whether it is also a fact that the doors and windows of the said Veterinary Hospital are in utter disrepair ;

(*c*) whether it is a fact that the authorities concerned have been requested several times by the residents of the said area to carry out the repairs to the said building but no action has so far been taken in this respect ;

(*d*) if answer to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to take action against the officials responsible for the delay in carrying out the repair work ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) - (الف) ویٹرینری ہسپتال لنڈی کوتل کے لئے جو احاطے کی دیوار بنانے کا مسئلہ ہے اس کے لئے ابھی کوئی تجویز زیر غور نہیں - جب فنڈز ہوں گے تو انشاءاللہ یہ دیوار بنا دی جائے گی -

جہاں تک سوال کے حصے (ب) اور (ج) کا تعلق ہے تو یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ ویٹرینری ہسپتال کے دروازے اور کھڑکیاں مرمت کی جائیں - سال رواں میں جو کہ financial year کہلاتا ہے کسی دوسری بلڈنگ پر

جو تھوڑا بہت پیسہ تھا وہ لگایا جا چکا ہے ۔ ہمیں امید ہے کہ اگلے سال ان دروازوں اور کھڑکیوں کی تعمیر کر دی جائے گی ۔ سوال کا حصہ (د) پیدا نہیں ہوتا ۔

خان اجون خان جدون ۔ کیا میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ اس پر کتنا خرچ آئے گا ۔ کیا اس کے لئے کوئی سکیم بنائی گئی ہے ۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس کا تخمینہ کیا ہو گا اور کیا اس کو اگلے سال میں شامل کرنے کا کوئی پروگرام ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے ترجمہ کرکے بتایا ہے ۔ جواب میں یہ تھا ۔

If I have rightly translated I had said that this meagre amount, whatever was available, has been earmarked.

کھڑکیوں اور دروازوں کی مرمت پر خرچ تو بہت زیادہ نہیں آئے گا مگر جو تھوڑا بہت روپیہ ہمارے پاس تھا وہ ہم خرچ کر چکے ہیں ۔ اگلے سال ضرور ان کی مرمت کر دی جائے گی ۔

Upgrading Veterinary Dispensaries at Jamrud and Bara

***8264. Haji Ghulab Khan Shinwari :** Will the Minister of Development of Tribal Areas be pleased to state whether there is any scheme under consideration of the Government to upgrade the Veterinary Dispensaries at Jamrud and Bara in Khyber Agency as Veterinary Hospitals ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : The upgrading of the Veterinary Dispensaries involving construction of residential accommodation for the Veterinary Assistant Surgeons and stables etc ; has not been considered feasible due to financial stringency during the Third Five Year Plan which has already been finalized and approved. There is no allocation against which this scheme could be proposed.

CONSTRUCTION OF RESIDENTIAL QUARTERS FOR THE STAFF OF VETERINARY HOSPITAL, LANDI KOTAL

*8265. **Haji Ghulab Khan Shinwari :** Will the Minister for Development of Tribal Areas be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that there are only 3 residential quarters for the entire staff of Landi Kotal Veterinary Hospital which are occupied by the Doctor, Compounder, and Chaukidar ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to construct more residential quarters for the remaining staff of the said Hospital *i.e.* for Water Carrier, Sweeper, *Sais* and Stock Assistants ; if so, when, and if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) Two rooms are available for use by the servants who have no quarters in the Hospital. Moreover, no necessity has so far been felt for providing quarters to the servants who are all locals and perform their duties without any hindrance.

METALLING OF ROAD IN MULLA GORI (KHYBER AGENCY)

*8268. **Haji Ghulab Khan Shinwari :** Will the Minister for Development of Tribal Areas be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that considerable income is derived by Government from marble mines located in Mulla Gori (Khyber Agency) ;

(*b*) whether it is a fact that the road leading to the said mines is a *Kacha* one and much in convenience is being experienced in the transportation of stone ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to metal the above mentioned road ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) No. The following income has so far been received from the party for the mining lease :—

	Rs.
(*i*) Annual fees from 27th January 1961 to 26th January 1963.	1,386·00
(*ii*) Half yearly dead rent from 1st January 1963 to 31st December 1963. ...	1,053·50
Total ...	2,439·50

It is reported that due to political difficulties in the area, the lessees have not been able to extract any marble from their lease so far.

(*b*) No. The following two roads lead to the marble mines situated in the Mulla-gori area :—

(*i*) *Mulla-gori Road.*—This road from mile 0 to 32·5 is unmetalled and from mile 32·5 onwards to mile 38 is metalled.

(*ii*) *Kambela Khwar Road.*—This road is already metalled and was specially black-topped for the marble industry.

(*c*) There is no provision for metalling the road from mile 0 to 32·5 in Third Plan.

CULTIVATION IN CHITRAL STATE

*8315. **Ataliq Jaffar Ali Shah** : Will the Minister for Development of Tribal Areas be pleased to state :—

(*a*) the total acreage of land under cultivation in Chitral State ;

(*b*) the annual production of Wheat, Barley, Maize and Rice in Chitral from 1963-64 to 1967 ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) The total acreage under cultivation in Chitral state is 41,852 acres.

(*b*) The annual production of Wheat Barley, Maize and Rice for the year 1963—67 is as follows :—

		Maunds
1963 ...	(*i*) Wheat	101300
	(*ii*) Barley	241,840
	(*iii*) Maize	89,650
	(*iv*) Rice	25,250

1964	...	(i)	Wheat	106,280
		(ii)	Barley	254,880
		(iii)	Maize	96,130
		(iv)	Rice	25,770
1965	...	(i)	Wheat	107,790
		(ii)	Barley	259,450
		(iii)	Maize	101,350
		(iv)	Rice	26,450
1966	...	(i)	Wheat	113,030
		(ii)	Barley	267,330
		(iii)	Maize	103,110
		(iv)	Rice	26,840
1967	...	(i)	Wheat	110,910
		(ii)	Barley	265,650
		(iii)	Maize	105,280
		(iv)	Rice	25,950

اتالیق جعفر علی شاہ ۔ جناب والا ۔ جواب میں دئے ہوئے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ چترال میں زیر کاشت رقبہ ۱۸۵۲ء ایکڑ ہے اور سالانہ اوسط پیداوار تقریباً ۴ لاکھ ۷۰ ہزار من ہے ۔ گویا فی ایکڑ تقریباً ۱۱ من ہے ۔ کیا یہ فی ایکڑ پیداوار کم نہیں ۔ کیا حکومت وہاں پیداوار بڑھانے کے لئے کوئی قدم اٹھا رہی ہے ۔ اور اگر اٹھا رہی ہے تو کیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ حکومت تو آج کل زراعت کے پیچھے اس طرح پڑی ہے کہ چپہ چپہ پر کاشت کی کوشش کر رہی ہے ۔ اور حکومت نے اپنے وسائل کے مطابق اس سلسلے میں وہ تمام کام کئے ہیں جو ضروری ہیں ۔ مثلاً کھاد اور پانی کی سہولتیں کسانوں کو مہیا کی ہیں تاکہ پیداوار زیادہ سے زیادہ بڑھے ۔ میں اتالیق صاحب کی تسلی کے لئے عرض کروں گا کہ وہاں بھی حکومت پورے زور و شور سے آپ کی مدد کے لئے کوشش کرے گی ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ اگر یہ اعداد و شمار دیکھے جائیں تو ۱۹۶۳ء میں وہاں ایک لاکھ ایک ہزار من گندم ہوئی

ہے ۔ اور ۱۹۶۷ء میں ایک لاکھ دس ہزار من ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ گذشتہ پانچ سالوں میں حکومت جو وہاں زراعت کی بہت زیادہ ترقی پر توجہ دے رہی ہے ان اعداد و شمار کی روشنی میں ان کا یہ تجربہ کس حد تک کامیاب ہوا ہے ؟

Parliamentary Secretary : Perhaps my friend does not know that agriculture is a long economic lag. It is not like a button to switch on electricity. It will take some time to note the progress of agriculture for which the Government is putting actually lot of weight. I tell you that here also the produce has increased though it is very little.

SUPPLY OF WHEAT TO CHITRAL STATE

***8316. Atalig Jaffar Ali Shah** : Will the Minister for Development of Tribal Areas be pleased to state :—

(*a*) the annual quantity and value of Government subsidised Wheat supplied to Chitral State ;

(*b*) the quantity and value of Government subsidised Chemical Fertilizers supplied to Chitral annually to boost up local production of food-grains ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : No specific period for which information is required has been given in the question. Anyhow, the information for the year 1966-67 is as under :—

	Value	*Subsidy*
(*a*) *Wheat supplied*		
40,000 maunds	Rs. 6,90,000·00	Rs. 2,44,655.00

(*b*) No chemical fertilizer has been supplied to Chitral State at subsidised rates since 1961.

اتالیق جعفر علی شاہ ۔ جواب سے ظاہر ہے کہ چترال کو پچھلے سال ۴۰ ہزار من گندم دی گئی ہے ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ گذشتہ سال یہ گندم ناکافی ثابت ہوئی اور عوام کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ۔ کیا حکومت اس کوٹا کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

Parliamentary Secretary : If it is insufficient Government will definitely increase the quota.

اتالیق جعفر علی شاہ - پیرا (۲) میں کہا گیا ہے کہ وہاں کوئی کیمیاوی کھاد نہیں دی گئی - کیا وہاں مقامی طور پر پیداوار بڑھانے کے لئے کیمیاوی کھاد کی ضرورت نہیں ہے - کیا حکومت چترال میں اے ڈی سی کا کھاد ڈپو کھولنے پر غور فرمائے گی ؟

Parliamentary Secretary : We will try to provide chemical fertilizers. It is in the interest of Grow More Food policy. The objections raised by the Member will definitely be kept in view.

(At this stage, Chaudhri Muhammad Sarwar rose to speak)

Mr. Speaker : I hope the Member's supplementary would be about Chitral and not Sialkot.

Chaudhri Muhammad Sarwar : It would not be about Sialkot.

جناب والا - پیرا (۲) میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب - فرمایا ہے کہ ۱۹۶۱ء سے چترال کو کیمیاوی کھاد نہیں دی گئی ہے - کیا یہ بھی زراعت کی بتدریج ترقی کے لئے ہے کہ وہ آہستہ آہستہ ترقی کرے ؟

Parliamentary Secretary : Mr. Speaker, Sir, I hope my friend rightly remembers what I said in answer to his previous supplementary question. I clearly said that the Government is doing its best according to its resources, not beyond its resources.

INDIANS ARRESTED FOR UNAUTHORISED ENTRY INTO WEST PAKISTAN

*8323. **Mian Nazeer Ahmad :** Will the Minister for Home be pleased to state :—

(*a*) the number of Indians arrested for unauthorised entry into West Pakistan after Tashkent Declaration uptil now ;

(*b*) the number of cattle heads reported to have been taken from West Pakistan by the Indians during the said period and the action taken in this regard ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : (*a*) 532.

(*b*) 2842—As a result of protests lodged with the Indian Government, 1587 cattle heads were restored and further efforts for the restoration of the remainder are in progress.

BEGAR CAMPS

*8336. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister for Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Police have conducted raids on various Begar Camps during 1966-67 in the Province and have arrested a number of culprits and recovered a number of persons including women and children ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the number and names of the camps in each Police Range where raids were conducted (*ii*) the number of arrested culprits in each range and (*iii*) the women, girls and children below and above 16 years of age who were recovered in each Range ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : (*a*) Yes it is a fact that Police have conducted raids on various Begar Camps during 1967 in the Province and have arrested a number of culprits and recovered a number of persons including women and children.

(*b*) The details are given in the enclosed statement.

STATEMENT

Range	(*i*) The number and names of the camps in each Police Range where raids were conducted	(*ii*) The number of arrested culprits in each Range	(*iii*) The women, girls and children below and above 16 years of age who were recovered in each Range	
			Below 16 years of age	Above 16 years of age
1. Rawalpindi	4 (All in P.S. Hazro, District Campbellpur)	13	4	17

1	2	3	4	5
2. Lahore	4 (two in P.S. Pattoki at S.B. Link Jhambar Kalan, two at S.B. Link No. 2, Kot Jhambar P.S. Chunian)	5	...	14
3. Multan	1. Yaghi Khan Camp, P.S. Dajal, District D.G. Khan	3	...	6
	2. Tajamal Camp, P.S. Dajal, District D.G. Khan	4	3	5
	3. Muhammad Amir Camp, P.S. Taunsa, District D.G. Khan	4	...	3
	4. Chak No. 457/EB, P.S. Burewala, District Multan	2	...	6
	5. Saboo-ke-Mohar, P.S. Haveli, District Sahiwal	1	...	1
	6. Ditto	4	14	14
	7. Basir at village Narian, P.S. Mandi Hira Singh, District Sahiwal	1	...	7
	8. Chak Boota, P.S. Mandi Hira Singh District Sahiwal	7	...	14

1	2	3	4	5
	9. Wannanwala, P.S. Mindi Hira Singh, District Sahiwal	2	...	1

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Will the Home Minister be pleased to state why details of the Begar camps that were detected in Khairpur Division have not been given in the answer ?

Minister for Home : One about Ratodero camp has been mentioned.

Dr.Mrs. Ashraf Abbasi : At least that is not given in the answer.

Minister for Home : There is a similar question by Kazi Muhammad Azam Abbasi and it has been mentioned there—near Village Taib, Police Station Ratodero.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : It has not been shown in the list.

Minister for Home : In the Khairpur range, I have said, one is near Village Taib, Police Station Ratodero, District Larkana and the other one is Kethiz Bullah Shah, District Sukkur.

Chaudhri Muhammad Idrees : It is not printed in the list.

Mr. Speaker : Any how he is furnishing this information now. For Mian Nazeer Ahmed he might not have thought this information necessary.

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ حکومت نے آئندہ ان بیگار کیمپوں پر چھاپہ مارنے کے لئے جو نئے احکامات یا ہدایات جاری کی ہیں وہ کیا ہیں اور انہیں جاری کرنے کے بعد کتنے بیگار کیمپوں کا سراغ لگایا گیا ہے ۔

Minister for Home : We have actually under the orders of the Governor appointed two enquiry committees—one for the Southern Region and the other for the Central Zone and the Commissioners of Multan and Khairpur are the Chairmen of the two Enquiry Committees. We have received a report from the Commissioner, Multan. That was received by the Department a week ago and it is being examined and the report from

the Commissioner, Khairpur is still awaited and it may be received by the 15th of October. Let us see that recommendations are made therein. Government will take steps in the light of those recommendations.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Will the Home Minister be pleased to state the punishment they intend to give these culprits ?

Minister of Home : That is for the Courts to determine.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں نے ایک واضح سوال پوچھا ہے کہ جب سے ایک گشتی مراسلہ جاری کیا گیا ہے اس کے بعد سے بیگار کیمپوں پر کتنے چھاپے مارے گئے ہیں ۔

Minister of Home : I don't know what circular my friend is referring to. He may show me the circular so that I may be able to tell him what has happened after the issue of that circular.

CASES WITH CIVIL JUDGES OF MULTAN DIVISION

*8372. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Home be pleased to state : —

(*a*) names of the Civil Judges as were posted in Multan Division on 30th June 1967 ;

(*b*) number and units of the cases decided by each of the said Civil Judges from 1st January 1967 to 30th June 1967 alongwith the number of the units of cases which each Civil Judge is required to decide in a month ;

(*c*) in case the units of the decided cases is less than the required units, reasons therefor ;

(*d*) the number of cases pending with each of the said Civil Judges on 30th June 1967 alogwith the number of cases as were one, two, three and more than three years old ?

Minister of Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : (*a*) 1. Mian Abdul Majid, Senior Civil Judge

2. Qazi Muhammad Hussain, Civil Judge 1st Class.
3. Mr. Amjad Ali, Civil Judge 2nd Class.
4. Mr. Saeed Akhtar, Civil Judge, 2nd Class.

5. Mr. Kabir Ahmad. Civil Judge, 2nd Class, Vehari.
6. Mr. Muhammad Afzal Suhail, Civil Judge, 2nd Class.
7. Kh : Muhammad Ashraf, Senior Civil Judge, Muzaffargarh.
8. Mr. Muhammad Nasim, Civil Judge, 2nd Class, Leiah.
9. Mir Muhammad Afzal, Civil Judge, 2nd Class, Alipur.

(b)

	Name of Officer	Disposal in terms of units from 1-1-1967 to 30-6-1967					
		Jan.	Feb.	March	April	May	June
1.	Ch. Bashir Ahmad, Senior Civil Judge, Multan, (from 1st to 5th Jan. 1967)	13½	—	—	—	—	—
	Mian Abdul Majid, Senior Civil Judge, (from 25-1-1967)	11	54	42½	47	48	44
2.	Qazi Muhammad Hussain, Civil Judge Multan, (from 6-3-1967)	—	—	28½	39½	55½	62
3.	Mr. Ankad Ali, Civil Judge, Multan	53	53	53½	62½	50	50
4.	Mr. Saeed Akhtar, Civil Judge, Multan	54	48½	63	61½	63	57½
5.	Mr. Kabir Ahmad, Civil Judge, Vehari	43	42	30	17	38	23
6.	Mr. Ghulam Ahmad, Civil Judge, Khanewal upto 14-1-1967	12½	—	—	—	—	—
7.	Mr. Muhammad Afzal Suhail, Civil Judge Khanewal, (from 23-2-1967)	—	12	26	44	49	51
	Upto 15-2-1967 at Multan	47	18	—	—	—	—
8.	Kh. Muhammad Ashraf, Senior Civil Judge, Muzaffargarh	62½	56½	52½	36½	53½	59

9. Mr. Muhammad Naseem, Civil Judge Muzaffargarh	62	57½	46	64½	83	70½
10. Mir Muhammad Afzal, Civil Judge, Alipur	76½	82½	75½	87	67½	114

Note (I) Mian Ghulam Ahmad was transferred from Khanewal and Mr. Muhammad Afzal Suhail had taken over at Khanewal on 23-2-67. Previously Mr. Suhail was working at Multan and he had relinquished the charge at Multan on the afternoon of 15th February, 1967.

Note (II) In accordance with the decision of the Administration Committee every Civil Judge is required to dispose of 60 units of work in a month.

(*c*) For certain categories of cases units were not prescribed. Representations from the Officers were received through the District & Sessions Judges. The case was put up and it was referred to the Administration Committee for reconsideration of its earlier decision. A reference was also received from the Peshawar Registry whether the benefit for Sunday and Other Gazetted holidays may be given for the purposes of getting units, to the Civil Judges. His lordship the Senior Puisne Judge had ordered that the same procedure should be adopted as in the case of District & Sessions Judges. In the case of District & Sessions Judges only 25 working days are counted. That file was also referred to the Administration Committee. So it is hoped that if (*i*) the units are assessed for other categories of cases ; & (*ii*) the working days are counted as 25 days. The Civil Judges would be in a better position to give the full out turn.

(d)

S. No.	Name of the Officer	Pending files as on 30-6-67	One year old cases	Two years old cases	3 years old cases	More than 3 years old cases	Remarks
1.	Mian Abdul Majid Senior Civil Judge Multan	999 Cases	118	15	5	49*	*49 Cases are pending in the Court of the Senior Civil Judge, Multan for more than 3 years because further proceedings in those cases have been stayed by orders of the Superior Courts.
2.	Kazi Mohammad Hussain Civil Judge Multan	1057	58	12	4	9*	
3.	Sh. Amjad Ali Civil Judge	809	15	6	—	29*	
4.	Mr. Mohammad Saeed Akhtar Civil Judge	724	20	7	5	12*	
5.	Shahzad Kabir Ahmad Civil Judge Vehari	516	50	22	6	5	
6.	Mr. Mohammad Afzal Suhail, Civil Judge, Khanewal	510	18	7	2	2	
7.	Kh. Mohd. Ashraf Senior Civil Judge Muzaffargarh	755	38	29	11	2	

8. Mr. Mohd. Khurshid Additional District & Session Judge Muzaffargarh	—	6	—	—	—
9. Mr. Mohd. Jahangir Civil Judge Alipur	—	1	—	—	—
10. Mr. Mohd. Aslam Sumra Civil Judge Leiah	—	34	4	1	—
11. Mr. Mohd. Nasim Civil Judge, Leiah	767	—	—	—	—
12. Mir Mohd. Afzal Civil Judge, Alipur	1100	—	—	—	—

چودھری محمد ادریس ۔ جناب سول کورٹ کے مقدمات کے بارے میں جو سٹیٹ منٹ پیش کی گئی ہے اس کی مد نمبر چار سے آٹھ تک دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ مطلوبہ یونٹوں سے کہیں زیادہ یونٹس کے فیصلے کئے گئے ہیں ۔ مگر دوسرے سول کورٹوں نے کیوں مطلوبہ مقدمات سے بھی کم تر کام کیا ہے ۔

Minister for Home : I have mentioned the reason Sir that they are not completing the number of units which they are supposed to do. I suppose that should satisfy my friend.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ ضلع مظفر گڑھ میں علی پور سب ڈویژن میں آٹھ یونٹوں نے زیادہ فیصلے کئے ہیں مگر باقیوں نے کوئی کام نہیں کیا ۔

Minister for Home : My friend, who is a practicing lawyer, knows the difficulties of the Judges. Sometimes there are very contested cases ; sometimes there are transfer applications. It always happens and that may be the reason why more cases are pending.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ وزیر صاحب realist ہو کر جواب دیں ۔ میں آپ کے جواب کے جزو (ڈی) کا حوالہ دے کر پوچھتا ہوں کہ لیہ اور علی پور کے ججوں نے اتنا کام کیا کہ وہاں ایک کیس pending نہیں مگر دوسرے سول ججوں کے پاس مجموعی طور پر ۲۳۸ کیس pending پڑے ہیں ۔ آپ خوامخواہ ان کو defend کر رہے ہیں ۔ حالاں کہ انہوں نے مطلوبہ یونٹوں کا بھی فیصلہ نہیں کیا ۔

Minister for Home : This is not so Sir ; they are working quite alright.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ کیا جناب وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ کن وجوہات کی بنا پر بعض سول عدالتوں میں سارے کا سارا کام pending پڑا ہے ۔ انہوں نے دو چار cases کا بھی فیصلہ نہیں کیا اور چند ایک ججوں کے پاس تو ایک دو مقدمے بھی pending نہیں ؟

Minister for Home : If my friend, Mr. Hamza, were a practicing advocate, he would know the difficulties. Sometimes the transfer application is presented in the courts and the case is called by the High Court, and it has been found that it takes more than a year or two to decide the case finally in the High Court. Therefore, the cases are pending.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ خوش قسمتی سے میں practising lawyer نہیں ہوں مگر کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آیا یہ جج صاحبان زیادہ تر Retiring rooms میں چائے پینے اور گپ اڑانے میں وقت ضائع نہیں کر دیتے اور عدالتی کام کی طرف توجہ نہیں دیتے ؟

Mr. Speaker : This is not about Magistrates.

Minister for Home : This is not my experience.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر داخلہ صاحب تو ایک نامور اور فاضل practising lawyer ہیں ۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ کس طرح جج صاحبان بیشتر وقت meetings اور وزراء وغیرہ سے ملاقاتوں میں ضائع کر دیتے ہیں اور کام کی طرف دھیان نہیں دیتے ؟

Minister for Home : No Sir ; atleast that is not my experience.

مسٹر حمزہ ۔ اگر آپ کو ان صحیح باتوں کا پتہ نہیں چلتا تو اس میں غریب عوام اور اہل مقدمہ لوگوں کا کیا قصور ہے کہ ان کے مقدمات لٹکتے رہتے ہیں ؟

CASES WITH 1ST CLASS MAGISTRATES OF LAHORE DIVISION

***8373. Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister of Home be pleased to state :—

(*a*) names of 1st Class Magistrates as were posted in Lahore Division on 30th June 1967 ;

(*b*) number and units of the cases other than summary cases decided by each of the said Magistrates from 1st January 1967 to 30th June, 1967 alongwith the number of the units of cases which each Magistrate is required to decide in a month ;

(*c*) in case the units of the decided cases is less than the required units, reasons therefor ;

(*d*) the number of cases pending with each of the said Magistrates on 30th June, 1967 alongwith the number of cases as were one, two or more than two years old ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : Answer is given in the attached statement.*

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ اس سٹیٹ منٹ میں پشاور کے متعلق ماہ مارچ میں ۸۲۰۸ مقدمات pending بتائے گئے ہیں ۔ کیا میں اس کی وجوہات پوچھ سکتا ہوں کہ اتنے زیادہ cases کیوں pending ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ پشاور نہیں بلکہ لاہور ڈسٹرکٹ کے متعلق سوال تھا اور اسی کے متعلق سٹیٹ منٹ دی گئی ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ شکریہ جناب ۔ جی ہاں ۔ لاہور کے متعلق ہی وزیر صاحب جواب دے دیں کہ کن وجوہات کی بنا پر ۸۲۰۸ مقدمات pending ہیں ۔

Minister of Home : Sir, as I know, the District Magistrate calls monthly meetings of all the Magistrates in the District and sees the progress of the work that they have been doing. In case he finds that progress is not satisfactory, he pulls them up.

Mr. Speaker : I think the list pertains only to the District of Lahore.

Chaudhri Muhammad Idrees : Yes Sir.

Mr. Speaker : And you had asked on the 30th of June 1967 the number of units decided by each of the said Magistrates?

بیگم اشرف برنی ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ خود اس سٹیٹ منٹ میں درج ہے کہ مطلوبہ یونٹس ۳۵ ہیں ۔ پھر ان سے کم تر cases کرنے کی وجوہات کیا ہیں ؟

**Please see Appendix II at the end.*

Mr. Speaker : How is it that this list relates only to the Lahore District and not for the whole Division ?

Minister of Home : I am sorry Sir ; we will supply that at a later date.

Mr. Speaker : This question will be repeated on the next turn.

CASES WITH JUDGES OF BAHAWALPUR DIVISION

*8374. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Home be pleased to state :—

(*a*) names of the Districts and Sessions Judges and Additional District and Sessions Judges as were posted in Bahawalpur Division on 30th June 1967 ;

(*b*) number and units of the cases decided by each one of the said Judges from 1st January 1967 to 30th June 1967 alongwith the number of the units of cases which each Judge is required to decide in a month ;

(*c*) in case the units of the decided cases is less than the required units, reasons therefor ;

(*d*) number of the cases pending with each of the said Judges on 30th June 1967 alongwith number of cases as were one, two and more than two years old ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : Mr. M. A. Rashid, C.S.P., District and Sessions Judge, Bahawalpur.

(2) Mr. Muhammad Rafiq Tarar, Additional District and Sessions Judge, Bahawalnagar.

(*b*) The information is contained in the attached statement.*

(*c*) The disposal of District and Sessions Judge, Bahawalpur was upto the mark. The disposal of the Additional District and Sessions Judge, Bahawalnagar was short. As a newly appointed Additional District and Sessions Judge on probation, he is required to concentrate on quality rather than on quantity of work during the probation period.

**Please see Appendix III at the end.*

Sessions case	Criminal Appeals	Civil appeals	Land acquisition cases	Civil suits	Civil Revision	Settlement cases	Special cases
1	2	3	4	5	6	7	8
DISTRICT AND SESSIONS JUDGE, BAHAWALPUR							
16	82	341	16	2	60	9	8
ADDITIONAL DISTRICT AND SESSIONS JUDGE, BAHAWALPUR							
61	62	90	1	...	7	5	...

	One year old	Two years old	More than two years old
District and Sessions Judge Bahawalpur.	47	---	3
Additional District and Sessions Judge, Bahawalnagar.	---	---	---

---

CASES WITH MAGISTRATES IN KARACHI

*8376. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Home be pleased to state :—

(*a*) names of the Magistrates 1st Class as were posted in Karachi on 30th June 1967 ;

(*b*) number and units of the cases other than summary cases decided by each one of the said Magistrates from 1st January 1967 to 30th June 1967 alongwith the number of the units of cases which each Magistrate is required to decide in a month ;

(*c*) in case the units of the decided cases is less than the required units, reasons therefor ;

(*d*) number of the cases pending with each of the said Magistrates on 30th June 1967 along with the number of cases as were one, two and more than two years old ?

Minister of Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) :

Serial No.	Name of Magistrate posted in Karachi on 30-6-1967	No. of units from 1-1-1967 to 30-6-67	Reasons	No. of cases pending on 30-6-1967	One year	Two years	More than two years
	(a)	(b)	(c)			(d)	
1.	Mr. Ahad Jan, C.S.P., City and A.D.M. Karachi	35 units a month.	...	84	2	3	*Nil*
2.	(i) Mr. Sajjad Hussain C.S.P.	53	...	307	5	...	...
	(ii) Mr. Abdulla D. Balaoach, S.D.M's Civil Lines, Karachi.	141½	The Additional City Magistrate of Karachi have	...	...	...	...
3.	Mr. M. M. Jafri S.D.M. Old Town, Karachi.	190½	to attend executive duties even	185	15	...	...
4.	(i) Mr. S. Hamid Ali.	206	in Court hours hence less disposal.				
	(ii) Mr. Ali Akbar Abbasi. S.D.M's New Town, Karachi.			333	5	...	...
5.	Mr. Malik Bashir Ahmed, S.D.M.	613		199	...	...	...
6.	Mr. Shafiq Ahmad Khan, S.I.M.	201		427	2	...	...

7.	Mr. Ghulam Rabbani, S.D.M. Nazimabad Karachi.	377	313	22	...	...
8.	Mr. Ghulam Nabi F. Qasmani, A.O.M. No. I)	272½	294	12	...	...
9.	Mr. Taj Mohd Qureshi, A.C.M.-2	523	308	274	30	4
10.	Mr. Mohammad Ali Hashmani, A.C.M. 3	281½	248	3	...	...
11.	Mr. M. Siddique Memon, A.C.M. No. 4	...	...	...	...	...
12.	Mr. M. F. Almani, A.C.M. 5	46	...	...	...	...
13.	Mr. Abdullah D. Baloch A.C.M. No. 6	206	204	...	...	...
14.	Mr. A.C.M. No. 7	...	...	...	...	...
15.	Mr. Ghulam Abbas Soomro A.C.M. No. 8	243½	205	...	...	...
16.	Mr. K. J. Chawala, A.C.M. No. 9	278½	156	13	1	1
17.	Mr. Muhammad Ibrahim Qureshi, A.C.M. No. 10	299½	189	...	...	...
18.	Mr. Noor Mohd Pal A.C.M. No. 12	236	204	69	6	...

19.	Mr. M. F. Bari Khan, A.C.M. No. 13.	...	...	...	...	...
20.	Mr. Abdul Saleem Khan, A.C.M. No. 14.	255½	163	8	...	...
21.	Mr. Ali Mohd Sheikh, A.C.M. No. 15.	184	391	4	...	...
22.	Mr. J. M. Saores, A.C.M. No. 16.	260	122	4	2	...
23.	Mrs. Suralya Ahmad Pai, A.C.M. No. 17.	246¾	191	...	...	...
24.	Mr. A.C.M. Court No. 18	...	...	...	...	...
25.	A.C.M. No. Court No. 19	...	...	...	...	...
26.	Mr. Muhammad Siddique F. Qureshi F.C.M. No. 20	416½	211	3	...	...
27.	Mr. Mohammad Ishaque Sheikh, A.C.M. No. 21.	203½	191	4	4	8
28.	Mr. M. M. Jafri, A.C.M. No. K.M.C.	129½	101	...	...	...

Begum Ashraf Burney : Would the Minister for Home kindly state why there is so much delay in justice ? Is not justice delayed justice denied ? Atleast one Magistrate should do 35 units. If you look at page 20, No. 12 you will find that there was a magistrate who has only dealt with 46 units in the entire six months. Is that not too little ?

Mr. Speaker : Isn't it a misprint or what is it ?

Mr. Hamza : There are no cases pend ng Sir.

Minister of Home : The lady Member will find that there are no cases pending.

Begum Ashraf Burney : I am sorry Sir.

میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ۔۔۔۔

Mr. Speaker : The Member should better approach the Leader of the House.

Begum Ashraf Burney : Keeping in view the number of cases does it not occur to you that more Magistrates should be recruited in Karachi ?

Minister for Home : I have not followed the question.

Mr. Speaker : The Member may please repeat the question.

بیگم اشرف برنی ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گی کہ کراچی میں بہت سے cases pending ہیں کیا وہاں مجسٹریٹوں کی تعداد نہیں بڑھائی جائے گی ؟

Minister for Home : I admit that the number of Magistrates in Karachi and, for that matter, in other part of the Province is not adequate but the lady Member should think of the financial resources also.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ جواب میں جو فہرست مہیا کی گئی ہے آپ اس کا نمبر شمار ۱۹ ملاحظہ فرمائیں ۔ اس نمبر پر جو مجسٹریٹ ہے نہ تو انھوں نے کسی مقدمہ کا فیصلہ کیا ہے اور نہ ہی ان کی عدالت میں کوئی مقدمہ pending ہے ۔ پھر ان کو کیوں رکھا ہوا ہے ؟

Mr. Speaker : Similar is the case with No. 24 and 25.

Minister for Law : Regarding this item I would submit that, I think,

this Magistrate has recently been appointed here because I know that some time back he was in Khairpur.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ آپ اسی جواب میں نمبر شمار ۱۱ بھی ملاحظہ فرمائیں ۔ نمبر ۱۱ پر مسٹر ایم صدیقی میمن لکھا ہے ۔ انھوں نے بھی نہ کوئی فیصلہ کیا ہے اور نہ ہی ان کی عدالت میں کوئی مقدمہ pending ہے ۔

Why is it so ?

Minister for Home : Obviously, the necessary information has not been received in respect of this officer.

بیگم اشرف برنی ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا ہے کہ یہاں لکھا ہے کہ

"The Additional City Magistrate of Karachi have to attend executive duties even in Court hours, hence less disposal."

جناب وزیر صاحب نے اس وقت فرمایا ہے کہ resources کی ضرورت ہے ۔ resources کے علاوہ یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ ان کو مختلف کاموں پر لگایا جائے ۔

They should attend to their own work which is more important because as I said earlier, justice delayed is justice denied.

Minister for Home : That will also entail some expense because we will have to employ some other officers to attend to this work which these people are doing.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں ایک بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ میرے سوال کا جواب مکمل نہیں ہے ۔ نمبر شمار ۲۴ اور ۲۵ وہاں جو data دیا ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یا تو مجسٹریٹوں نے کام نہیں کیا یا جواب نہیں آیا ؟

Mr. Speaker : We need not repeat this question because it has lengthy answer. If the Member so likes, so far as these four Magistrates are concerned the Minister for Home Affairs can supply the requisite information.

CIVIL JUDGES OF PESHAWAR AND D. I. KHAN DIVISIONS

*8377. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Home be pleased to state :—

(*a*) names of the Civil Judges as were posted in Peshawar and D.I. Khan Divisions on 30th June 1967;

(*b*) the number and units of the cases decided by each one of the said Judges from 1st January 1967 to 30th June 1967 alongwith the number of the units of cases which each Judge is required to decide in a month ;

(*c*) in case the units of the decided cases is less than the required units, reasons therefor ;

(*d*) number of the cases pending with each of the said Judges on 30th June 1967 alongwith the number of cases as were one, two, three and more than three years old ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : Information regarding (*a*), (*b*) (*c*) & (*d*) is laid on the table.*

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا reasons میں کئی جگہ لکھا ہے کہ "disposal was low on account of non-attendance of Patwaris.....,, یہ ایک جگہ نہیں کئی جگہ لکھا ہے ۔ بعض جگہ "پٹواری" اور بعض جگہ "ریونیو آفیشل" لکھا ہے ۔کیا ایک کورٹ اتنی competent نہیں ہے کہ وہ پٹواریوں کی تعمیل نہ کروا سکے ؟

Minister for Home : Sometimes it does happen that the Patwari is busy with the revenue work and it has not been possible for him to attend the court and the case is adjourned. Even in Sessions, according to my own experience, some times when the patwari is engaged on the work of revenue collection, the Tahsildar writes that he cannot be spared and the case is adjourned.

چودھری محمد ادریس ۔ کیا آپ کورٹ کے کام کو پٹواریوں کے سرکاری کام پر ترجیح دیتے ہیں یا آفیشل کام کو کورٹ کے کام پر ترجیح دیتے ہیں ؟

**Please see Appendix IV at the end.*

Minister for Home : The work of revenue collection is more important.

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

SETTING UP OF MAGISTERIAL COURTS IN THE SUBURBS OF KARACHI

***8511. Mr. Zain Noorani :** Will the Minister for Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that residents of Landhi, Korangi, Malir City, Drigh Colony, Saudabad in the suburbs of Karachi have requested the Government to set up Magisterial Courts in the suburbs of Karachi to save them from going to Karachi City in connection with their cases ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to accede to their request ; if so, when and if not reasons for the same ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : (*a*) No. However, Government is prepared to set up Magisterial Courts at Manghopir and at Landhi to cater for the requirements of Nazimabad, Golimar and New Karachi Area, and at Landhi to look after the case of Malir, Korangi, Drigh Road and Airport Area, provided a formal request is received.

(*b*) Yes, as and when a formal request is received.

CASES UNDER SECTIONS 302, 304 AND 307 PPC

***8524. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Home be pleased to state :—

(*a*) the number of cases challaned for offences under Sections 302, 304 and 307 of the P.P.C. in the Districts of West Pakistan during the years from 1962 to 31st December, 1966 ;

(*b*) the number of cases out of those mentioned in (*a*) sent to Jirgas during the said period ;

(*c*) the average duration of the pendency of a case referred to in (*b*) above starting from the date of the registration of the case to the date of

confirmation of sentence by the Commissioner, in cases where such confirmation was needed and in other cases, the date of conviction by the District Magistrates ;

(*d*) the number of cases out of those mentioned in (*a*) above in which the Superintendents of Police recommended for reference to Commissioners but the District Magistrates did not agree ;

(*e*) the number of cases out of those mentioned in (*a*) above in which the District Magistrates agreed with the recommendations of the S. Ps. and referred the cases to Commissioners for trial by Jirgas but the Commissioners did not agree ;

(*f*) the number of cases out of those mentioned in (*b*) above in which the accused were convicted and they filed appeals to Commissioners ;

(*g*) the number of cases out of those mentioned in (*e*) above in which the Commissioners reversed or modified the decisions of the District Magistrates ;

(*h*) the number of Revisions filed with the Government against the conviction of the accused in the cases mentioned in (*h*) above and the number of cases in which the orders of the Commissioners were reversed or modified ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : (*a*) 28,318

(*b*) 3,134.

(*c*) The average duration of pendency of cases vary according to the nature of the case.

One year, 3 months in cases from the registration of the case to the confirmation of sentence by the Commissioners.

One year and a half in other cases.

(*d*) 642.

(*e*) 514.

(*f*) 1,603.

(*g*) 100.

(*h*) Number of Revision Petitions filed with Government in conviction cases ... 77

Number of cases in which order of Commissioners were reversed modified ... 17

SUPPLY OF FOOD TO PRISONERS OF CENTRAL JAIL, SAHIWAL

*8535. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Jails be pleased to state :—

(*a*) the number of squares of agricultural land attached to the Central Jail, Sahiwal ;

(*b*) whether the said land is cultivated by the Jail Department or has been leased out to the tenants ;

(*c*) the names of crops cultivated therein ;

(*d*) in case wheat is cultivated in the said land (*i*) the area under wheat cultivation (*ii*) the average produce per acre during the last 4 years (*iii*) whether the wheat produced in the said land during the last four years was used for catering to the food needs of the prisoners or was it sold out ;

(*e*) the total number of prisoners in the said jail at present and their average daily food consumption ;

(*f*) whether flour is purchased from the open market for supplying food to the prisoners or wheat or flour is supplied from government stocks for this purpose ;

(*g*) if wheat or flour is purchased from the open market, (*i*) rate per maund at which wheat and flour was purchased during the last four years (*ii*) the total purchase made and (*iii*) names of the persons from whom wheat purchases were made ;

(*h*) whether pulses and flour are properly sifted before those are checked in the prison ;

(*i*) the types of industries being run in the said jail alongwith the total annual expenditure incurred thereon and income accruing therefrom during the last four years ;

(*j*) the number of bulls and other cattle in the said jail alongwith quantity of fodder and grain as was (*i*) cultivated in the land attached to the said Jail and (*ii*) purchased from the open market for them during the last four years ?

Minister for Jails (Malik Allah Yar Khan) : (*a*) 249 acres, 3 kanals and 18 marlas (about 10 squares).

(*b*) Cultivated by the Jail.

(*c*) (1) Various kinds of vegetables for prisoners.

(2) Chillies.

(3) Onions.

(4) Maize.

(5) Jowar.

(6) Barseen.

(7) Bajra.

(8) Wheat.

(9) Gram.

(10) Cotton.

(*d*) (*i*) and (*ii*)—

Year		*Area under cultivation*	*Average produce per acre*
		Acres	Maunds
1963-64	...	50	12
1964-65	...	65	12
1965-66	...	90	15
1966-67	...	69	8

(Crop of 1966-67 damaged due to heavy rain and hailstorm).

(*iii*) Yes. It was used for catering for the food needs of the prisoners.

(*e*) (*i*) 2,281 prisoners.

(*ii*) Daily consumption of wheat atta is 30 to 31 maunds.

(*f*) During the last four years, flour was being purchased from Messrs. Okara Flour & General Mills, Okara at Government rates. During the month of June, 1966, the flour was purchased from Montgomery Modern Flour & Rice Mills, Sahiwal at Rs. 37.12 per bag of 2 maunds each. At present, wheat is being purchased from Montgomery Modern Flour & Rice Mills, Sahiwal through the Deputy Commissioner, Sahiwal at current market rates.

(*g*) (*i*) Rs. 18.50 to Rs. 19.00 per maund.

(*ii*) 41,302 maunds and 35 seers.

(*iii*) (1) Messrs, Okara Flour & General Mills.
(2) Montgomery Modern Flour Mills.

(*h*) Yes.

(*i*) (*i*) Woollen Prison Clothings.

(*ii*) Carpets

(*iii*) Durries.

(*iv*) Pottery.

Year.		*Expenditure* Rs.	*Receipt* Rs.	*Profit* Rs.
1963-64	...	3,18,998	5,06,856	1,87,858
1964-65	...	3,51,632	4,67,517	1,15,885
1965-66	...	2,52,997	3,44.988	91,991
1966-67	...	3,69,911	5,46,755	1,76,844

(*j*) Bullocks 19.

Other cattles 5.

(*i*) *Year*		*Green fodder* M. S. Ch.
1963-64	...	2353 10 0
1964-65	...	5756 20 0
1965-66	...	4110 35 0
1966-67	...	1990 0 0
		14210 25 0

Grams—

1965-66	...	84 25 0
1966-67	...	7 5 0

(*ii*) Green fodder was not purchased from the market during the last four years. Besides, fodder and vegetable was sold in the local market being surplus to the requirements of the jail to the following extent :—

Year.		*Amount.* Rs.
1963-64	...	6,346.86
1964-65	...	7,963.27
1965-66	...	3,252.87
1966-67	...	6,819.00

SMUGGLING OF WHEAT

***8537. Mian Nazeer Ahmad :** Will the Minister of Home be pleased to state :—

(*a*) the number of persons arrested by the Police and Rangers for smuggling of wheat from (*i*) Pakistan into India and (*ii*) from Pakistan into Afghanistan in 1966 ;

(*b*) the quantity and quality of wheat taken into possession by the Police and Rangers in the said cases and the minimum and maximum punishment awarded to the accused ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : (*a*)—

	Artested	*Challaned*	
(*i*)	22	18	(3 convicted II acquitted and 4 still facing trial).
(*ii*)	*Nil Quantity*	*Nil Value*	*Punishment (Max. and Min.)*
	Mds.	Rs.	
(*b*)	29	377	Fine of Rs. 130 in each case.

Quality of wheat smuggled has not been indicated.

CASES WITH JIRGAS UNDER WEST PAKISTAN CRIMINAL LAW (AMENDMENT) ACT, 1963

***8538. Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister of Home be pleased to state:—

(*a*) the number of cases decided by the Jirgas under the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Act, 1963, in the years 1964-65, 1965-66 and 1966-67 in Sahiwal District ;

(*b*) the number of cases under the said Act relating to the period mentioned in (*a*) above as are pending with the Jirgas in the said District ;

(*c*) the steps Government intend to take to expedite the disposal of the Jirga cases pending for more than one year ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : (*a*) 48 cases have been decided by the Tribunals in Sahiwal District during this period.

(*b*) 18 cases are pending with the Tribunals.

(*c*) Steps are being taken to enlist suitable persons as members of the Tribunals such as of good moral character and of social standing in place of those who are absentees and not suitable.

POSTING OF POLICE OFFICERS

*8542. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister of Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that according to Government orders, no Police Officer can be posted in the Police Station within the jurisdiction of which his native home is located ;

(*b*) whether it is a fact that Government is considering a proposal to make some amendments in the orders stated in (*a*) above ; if so, when the said amendments will be made in the said orders ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : (*a*) According to the Police Rule 14.47. Inspectors and Sub-Inspectors, excepting those employed on clerical duties, cannot be posted to their home districts except for special reasons and with the approval of the Inspector-General of Police. This rule is, however, not applicable to Foot Constables, Head Constables and Assistant Sub-Inspectors.

(*b*) No.

NON-OFFICIAL VISITORS TO CENTRAL PRISON, KARACHI AND JUVENILE JAIL, LANDHI

*8789. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Jails be pleased to state :—

(*a*) the names of non-official visitors of Central Prison, Karachi and Juvenile Jail, Landhi with dates of their appointment ;

(*b*) whether it is a fact that not a single visitor paid any visit to the said Jails upto 17th December 1966 ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, action Government have taken or intend to take against the said persons ;

(*d*) whether the said visitors paid any visit to the said jails after 17th December 1.66 up-to-date ; if so, the names of those visitors and the suggestions made by them ;

(*e*) whether any action has been taken on the suggestion mentioned in (*d*) above ; if so, details thereof and if not, reasons therefor ?

Minister for Jails (Malik Allah Yar Khan): (*a*) Central Prison, Karachi.

Name of Non-Official Visitors	*Date of Appointment*
1. Mr. Jam Amir Ali 2. Mr. Fakhr-ud-Din Valika 3. Mr. Abdul Khaliq 4. Begum Ispham 5. Begum Anwar Hadaitullah 6. Sh. Inayat Ullah	24th July 1966

(*b*) Juvenile Jail, Landhi—

1. Mr. Islam-ud-Din 2. Mr. M.A. Aziz 3. Mst. Shah Nawaz Begum 4. Dr. Zarina Fazal Bhai	17th August 1966.

(*b*) (*i*) Yes. In respect of Central Prison, Karachi.

(*ii*) Mr. M. A. Aziz, Begum Shah Nawz and Dr. Zarina Fazal Bhai visited Juvenile Jail, Landhi jointly on 10th December 1966.

(*c*) According to the provision of the Punjab Jail Manual Para 946-(*iii*) any non-official visitor failing to visit jail for six months shall be regarded as having vacated office. No other action can be taken under the Rules.

(*d*) (*i*) In respect of Karachi Central Prison.

1. Mr. Abdul Khaliq on 28th July 1967. No. suggestion was made.

2. Begum Anwar Hadaitullah on 17th August 1967. She suggested that female under trial prisoners be kept engaged with either literacy programme, Sewing, Hand Embroidery, or Vegetable Growings in their yard.

Lady Doctor's visit once a week is necessary for these women.

(*ii*) In respect of Juvenile Jail, Landhi—No.

(*e*) (1) In respect of Central Prison, Karachi.

(*i*) The suggestions are under consideration of the Director of Prisons.

(*ii*) Services of a Lady Doctor are obtained from the Civil Hospital whenever needed.

2. In respect of Juvenile Jail, Landhi.

Question does not arise.

APPOINTMENT OF NON-OFFICIAL VISITORS FOR LASBELA JAIL

*8790. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Jails please refer to answer to unstarred question No. 270, placed on the Table of the House on 16th December 1965 and state:—

(*a*) reasons for not appointing non-official visitors for Lasbela Jail upto 17th December 1966 ;

(*b*) date by which such visitors are likely to be appointed?

Minister for Jails (Malik Allah Yar Khan) : (*a*) No suitable gentleman was available in the past to fulfil the essentials of a proper non-official visitor ;

(*b*) Recently, on the recommendation of the Commissioner, Karachi Division, Messrs. Muhammad Hashim Lassi, M.P.A. and Muhammad Anwar, Chairman, Town Committee, Bela, have been appointed non-official visitors for District Jail, Lasbela for 1967 onwards.

SHIFTING OF KHAN ABDUL SAMAD KHAN ACHAKZAI FROM MAYO HOSPITAL, LAHORE TO COMBINED MILITARY HOSPITAL, RAWALPINDI OR UNITED CHRISTIAN HOSPITAL, LAHORE

*8791. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Home please refer to answar to starred question No. 5396 given on the floor of the House on 16th December 1966 and state:—

(*a*) the action so far taken on the application of Khan Abdul Samad Khan Achakzai for shifting him from Mayo Hospital, Lahore to either Combined Military Hospital, Rawalpindi or United Christian Hospital, Lahore ;

(*b*) if no action has so far been taken on the said application, reasons therefor;

(*c*) the present condition of Khan Abdul Samad Khan Achakzai?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah): (*a*) and (*b*) Mayo Hospital is a premier institution in Pakistan and has adequate facilities for diagnosis and treatment. A Medical Board consisting of the following eminent Professors examined the convict on 15th May 1967:—

(*i*) Professor Sardar Ali Sheikh, Chairman.

(*ii*) Professor M.Alamgir Khan, Member.

(*iii*) Professor Ismat Anwar, Member.

The Board certified that the Mayo Hospital has adequate facilities to diagnose his disease and treat him satisfactorily. In view of the same, it was decided that the convict should continue to be medically treated at this institution.

It was further reported by the Medical Board that the general health of the convict was satisfactory and in order to elaborate a positive diagnosis and then to treat the convict's complaints, it was necessary that he be hospitalised. The convict refused to be admitted on 15th May 1967, although a room was reserved for him in the Private and Family Ward of the Hospital on the plea that he was taking some examination. He was however, admitted in the hospital on 12th June 1967. On admission, he had edemma of feet the cause of which could not be exactly located but he was cured at the time of discharge on 4th September 1967.

(*c*) A Special Board consisting of Dr. N. D. Ansari, Professor S. A. Sheikh and Professor Kh. Sadiq Hussain considered the following investigations carried out and found them to be normal on 2nd August 1967:—

(1) Liver function test.

(2) Complete blood examination.

(3) Repeated urine examination.

(4) Blood Ures.

(5) E. C. G.

(6) Colecystography. Poorly functioning gall bladder.

He was no more required for further observations. Professor A. Rauf, visiting Physician Cardiology also examined the convict on 26th August 1967 and agreed with the opinion of the board. He was accordingly discharged from the hospital on 4th September 1967 and sent to the District Jail, Lahore.

PROVIDING OF PROSECUTING DEPUTY SUPERINTENDENTS OF POLICE TO VARIOUS DISTRICTS

*8857. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Home be pleased to state the names of Districts in Peshawar, D.I. Khan, Rawalpindi, Sargodha and Multan Divisions where no Prosecuting Deputy Superintendents of Police have been provided giving reasons for not providing the Prosecuting Deputy Superintendents of Police to those Districts?

Minister of Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : No post of Prosecuting D.S.P is sanctioned for the following districts in Peshawar, D.I. Khan, Rawalpindi, Sargodha and Multan Divisions :—

1.	Peshawar Division	Mardan, Kohat and Hazara Districts.
2.	D.I. Khan Division.	D.I. Khan and Bannu Districts.
3.	Rawalpindi Division.	Jhelum and Campbellpur Distts.
4.	Sargodha Division.	Jhang and Mianwali Districts.
5.	Multan Division.	Muzaffargarh, and D.G. Khan Distts.

The post of Prosecuting D.S.Ps are created on the basis of volume of prosecuting work in each district. The post of Prosecuting D.S.Ps in the above districts will be sanctioned only when it will be found absolutely necessary.

SCHOLARSHIPS FOR STUDENTS OF AGENCIES

*8858. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Development of Tribal Areas be pleased to state:—

(*a*) the number and nature of scholarships awarded to the students of each of the following areas during the years 1965-66 and 1966-67 :—

(*i*) Malakand Agency (*ii*) Swat State (*iii*) Dir State (*iv*) Khyber Agency (*v*) Mohmand Agency (*vi*) Kurram Agency (*vii*) Merged areas of Hazara District (*viii*) Merged areas of Mardan District ;

(*b*) whether it is a fact that the Government have declared the merged areas of Mardan and Hazara Districts as Tribal Areas for 10 years from June 1962 for the purpose of development ;

(*c*) whether it is a fact that award of scholarships to the students of the areas mentioned in (*b*) above has not so far been made in accordance with the said decision ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to increase the number of scholarships for students of the areas mentioned in (*c*) above to bring them at par with the students of other Tribal Areas ?

Minister for Development of Tribal Areas (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) A statement showing the number and nature of scholarships awarded to the students of Agencies and merged areas during the years 1965-66 and 1966-67 is placed on the table.*

(*b*) Yes.

(*c*) No. The scholarships to the students of merged areas have been awarded accordingly.

(*d*) No. The number of scholarships would be increased with the availability of more funds.

DEVELOPMENT OF AMAZAI AND UTMANZAI AREAS

*8860. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Development of Tribal Areas be pleased to state :—

(*b*) whether it is a fact that,—*vide* Home Department letter dated the 7th June, 1962 Government has decided to treat the merged areas of Hazara District as tribal areas for the purpose of development for a period of 10 years ; if so, a copy of the said decision be placed on the Table of the House ;

(*b*) the names of development schemes relating to Middle Schools, High Schools, Civil Dispensaries, Veterinary Dispensaries, construction of roads prepared and approved, separately, for Amazai and Utmanzai Areas during the years 1962-63, 1963-64, 1964-65, 1966-67 and 1967-68, respectively :

(*c*) whether it is a fact that proper attention has not been paid by Government to the development of these areas during the said year ; if so, the action Government intend to take in the matter ?

Minister for Development of Tribal Areas (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) A list of the requisite Schemes is attached.* The Schemes are moved by the Union Council and whatever they require action is being taken.

(*c*) Before the Revolution the area was not being treated at par with the Tribal Areas for developement purposes but ever since the Revolution

---

**Please see Appendix V at the end.*

**Please see Appendix VI at the end.*

proper attention to the development of this area is being paid and it was to achieve this end that it was decided to treat these areas as Tribal Areas for purposes of development—*vide* Home Department letter No. 11/2-Home-(DEV)/T.A., dated the 7th June 1962.

IMPROVING MEANS OF COMMUNICATIONS IN TRIBAL AREAS

*8874. **Malik Sarmast Khan Afridi** : Will the Minister of Development of Tribal Areas be pleased to state the particulars of schemes prepared by the Government to improve the means of communications in Orakzai and Bulandkhel tribal areas adjoining Tehsil Hangu, District Kohat ?

Minister of Development of Tribal Areas (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : In the 2nd Five Year Plan the road from Kalaya to Kalat 13 miles has been constructed at a cost of Rs. 3,65,000. The Patdarband Samana Road (6.5 miles) was also sanctioned at an estimated cost of Rs. 7.28 lac out of which a sum of Rs. 2,58,600 has since been spent upto 30-6-1967 achieving 35% progress.

In the third Five Year Plan the road from Zargari to Ghilji (13½ miles) has been sanctioned at an estimated cost of Rs. 13.28 lac. The work on this road has not so far been started for want of funds. As soon as the funds are provided the implementation of this scheme will start.

ANNUAL ALLOWANCE PAID TO MALIKS OF ORAKZAI BULANDKHEL TRIBES

*8875. **Malik Sarmast Khan Afridi** : Will the Minister for Development of Tribal Areas be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the rate of the annual allowance paid to the Maliks of Orakzai and Bulandkhel tribes adjoining District Kohat was fixed long ago ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether there is any proposal under consideration of the Government to revise the said rate in view of the high prices of the essential commodities ?

Minister for Development of Tribal Affairs (Mr. Ghulam Sarwar Khan): (*a*) The rate of allowances to the Orakzai and Bulandkhel tribes of Kohat were fixed in 1924 and 1943 respectively.

(*b*) No proposal for increase of allowance of the tribes in question is under consideration.

OPENING OF SCHOOLS IN TRIBAL AREAS

*8877. **Malik Sarmast Khan Afridi** : Will the Minister for Development of Tribal Areas be pleased to state the number and locales of new schools to be opened in the tribal areas of Orakzai and Bulandkhel during the current financial year ?

Minister of Development of Tribal Areas (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : One Primary School has been opened at Toti Bagh (Kohat FR) during the current financial year.

STIPENDS FOR STUDENTS IN ORAKZAI AND BULANDKHEL TRIBAL AREAS

*8878. **Malik Sarmast Khan Afridi** : Will the Minister for Development of Tribal Areas be pleased to state :—

(*a*) the number of stipends sanctioned for the students studying in the educational institutions situated in Orakzai and Bulandkhel Tribal Areas adjoining Tehsil Hangu, District Kohat ;

(*b*) whether Government intend to increase the number of said stipends in the current financial year for the said areas ; if not, reasons therefor ?

Minister of Development of Tribal Areas (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Separate scholarships have not been sanctioned for students of Orakzai and Buland Khel area adjoining Hangu Tehsil. However 60% out of the 37 College Education Scholarships and 86 School Education Scholarships sanctioned for the whole of Kohat F.R. are awarded to the students belonging to Orakzai and Buland Khel area.

(*b*) No. Due to financial stringency it is not possible to increase the number of scholarships during the current financial year.

ORAKZAI AND BALUNDKHEL TRIBES PERMITTED TO SEE COMMISSIONER

*8879. **Malik Sarmast Khan Afridi** : Will the Minister for Development of Tribal Areas be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the number of Maliks of Orakzai and Bulandkhel tribes permitted to see the Commissioner is smaller than the number of Maliks of other Agencies ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to increase the said number ?

Minister for Development of Tribal Areas (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) It is not a fact that the number of Maliks of Orakzai and Balundkhel tribes permitted to see the Commissioner, Peshawar, is smaller than the number of Maliks of other Agencies.

(*b*) The question does not arise.

CRIMINAL CASES PENDING WITH MAGISTRATES

***8921. Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Home be pleased to state the number of criminal cases pending with Magistrates, on 15th May 1967 in the Province for more than one year alongwith reasons for delay in the disposal thereof ?

Minister of Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) :

Division	*Name of District*	*Number of cases*
Lahore	Lahore	108
	Sheikhupura	245
	Sialkot	9
	Gujranwala	71
Sargodha	Sargodha (item No. 9 of of the reasons)	601
	Mianwali	—
	Lyallpur	39
	Jhang	151
Rawalpindi	Rawalpindi	—
	Campbellpur	—
	Gujrat	12
	Jhelum	24
Peshawar	Peshawar	48
	Mardan	—
	Hazara	28
	Kohat	—
Multan	Multan	49
	Sahiwal	872
	Muzaffargarh	32
	D.G. Khan	8

Bahawalpur	Bahawalpur	26
	Bahawalnagar	76
	Rahimyarkhan	48
Khairpur	Khairpur	15
	Jacobabad	156
	Sukkur	18
	Larkana	12
	Nawabshah	34
Hyderabad	Hyderabad	215
	Thatta	40
	Dadu	33
	Sanghar	14
	Tharparkar	56
Karachi	Karachi	122
	Lasbela	
D.I. Khan	D.I. Khan	7
	Bannu	1
Quetta	Quetta	9
	*Sibi (see item No 7 of the reasons)	1200
	Loralai	—
	Chagai	1
	Naushki	1
Kalat	Kalat	—
	Kharan	5
	Mekran	—
	Karachi	26
	Zhob	—

REASONS

1. Non appearance of Prosecution witnesses.
2. Absence of accused during the trial.
3. Non service of processes.
4. Frequent transfer application filed in the High Court by the accused.
5. Detention of accused persons in other districts for cases pending against them there.
6. Non production of undertrial prisoners by jail authorities.

*7. Due to distrubances in Marri and Bughti Area.

8. Pre-occupation of magistrates in executive duties.

=+9. Due to out-break of fire at Bhalwal. The entire record of the Court was burnt, necessitating its reconstruction.

RAIDS ON BEGAR CAMPS

***8923. Kazi Muhammad Azam Abbasi:** Will the Minister of Home be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Police has conducted raids on various Begar Camps during 1967 in the Province, arrested and recovered a number of persons allegedly responsible for running the said Begar Camps;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative ;

(*i*) the names of camps raided, (*ii*) the names and number of culprits arrested, and (*iii*) the names and number of persons below and above 16 years of age as were recovered from the said Begar Camps?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) (*a*) Yes.

(*b*) A statement showing the (*i*)names of camps raided (*ii*) names and number of culprits arrested and (*iii*) the names and number of persons below and above 16 years of age as were recovered from the said Begar Camps is laid on the table of the Assembly.*

BURNING OF STATION WAGON IN MOHMAND AGENCY

***8936. Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for Development of Tribal Areas be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a Station Wagon carrying about 32 passengers caught fire, on the 7th May 1967 at Village Yalambela near Ekka Ghund, Headquarter of Mohmand Agency;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the number of persons died and injured in the said accident, (*ii*) the cause of the fire and the said accident, (*iii*) the persons responsible for the accident, (*iv*) the carrying capacity of the vehicle, and (*v*) the total number of passengers in the vehicle at the time of accident;

(*c*) in case, the said Wagon was over-loaded, action taken in the matter?

**Please see Appendix VII at the end.*

Minister for Development of Tribal Areas (Mr. Ghulam Sarwar Khan) :

(*a*) Yes.

(*b*) (*i*) 15 persons died and 7 were injured.

(*ii*) The accident was due to technical defects in the vehicle.

(*iii*) The driver, who died on the spot.

(*iv*) 10 passengers.

(*v*) 22 passengers.

(*c*) The wagon was over-loaded. The driver was responsible for the accident, but as he and the cleaner died on the spot, no legal action could be taken against them.

CRIMINAL CASES PENDING IN DISTRICT SHEIKHUPURA

***9039. Chaudhri Manzur Hussain** : Will the Minister of Home be pleased to state:—

(*a*) the number of criminal cases pending in various Courts of District Sheikhupura as on 30th June 1967 ;

(*b*) number of criminal cases out of those mentioned in (*a*) above, which are pending (*i*) for less than one year, (*ii*) for the last two years and (*iii*) for more than three years ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) (*a*) 1,988.

(*b*)—

(*i*) for less than one year	...	1,788
(*ii*) for the last two years	...	200
(*iii*) for the last three years	...	Nil

MOUNTED CONSTABLES OF GARHIYASIN

***9115. Agha Sadar-ud-Din Khan Durrani** : Will the Minister of Home be pleased to state:—

(a) number of Mounted Constables in Tehsil Garhiyasin of Sukkur district ;

(*b*) number of horses kept for their use ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah): (*a*) 24 Constables.

(*b*) No horses are provided to them by Government.
They purchase ponies themselves and get Pony Allowance.

ACCIDENTS IN KARACHI INVOLVING MOTOR VEHICLES

***9118. Agha Sadar-ud-Din Khan Durrani** :Will the Minister of Home be pleased to state:—

(*a*) number of road accidents involving motor vehicles registered in Karachi from June, 1966 to June, 1967 ;

(*b*) number of accidents out of those mentioned in (*a*) above which proved fatal ;

(*c*) number of persons responsible for the said accidents as were convicted or fined ;

(*d*) the precautionary measures taken to prevent the recurrence of the said accidents in Karachi ?

Minister of Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : (*a*) The number of road accidents involving motor vehicles is 2675.

(*b*) 290 were fatal accidents out of the above cases.

(*c*) 486 persons were convicted and fined in the above case so far.

(*d*) The following precautionary measures to minimise the accidents cases are being taken by the Traffic Police:—

(*i*) Holding of mobile courts.

(*ii*) Organisation of mobile checks.

(*iii*) Surprise checks by Traffic Officers.

(*iv*) Organisation of speed check hold up from time to time.

(*v*) Suspension of Road Permit to vehicles involved in fatal accident/cases.

(*vi*) Suspension of driving licences in accidents case.

(*vii*) Restrictions imposed on driving test and issue of driving licences.

The following preventive measures are being taken to minimise the accidents :—

(*i*) Publicity through mobile van for educating general public in Traffic Rules & Regulations.

(*ii*) Publicity through Press.

(*iii*) Publicity through Radio.

(*iv*) Exhibition of Film shows to drivers of Public Vehicles.

(*v*) Lectures to drivers of Public Vehicles.

(*vi*) Ex-segregation of traffic has been imposed by road marking & road signs etc.

CASES WITH JIRGA IN TEHSIL GARHIYASIN, DISTRICT SUKKUR

***9124. Agha Sadar-ud-Din Khan Durrani :** Will the Minister of Home be pleased to state :—

(*a*) the names of the members of the Jirga for Tehsil Garhiyasin, District Sukkur ;

(*b*) number of cases decided by Jirgas in the said tehsil upto 30th June, 1967 ;

(*c*) the number of cases pending with the Jirga in the said tehsil for more than one year and two years ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : (*a*) (1) Hidayatullah Dal.

(1) Nadir Hussain.
(3) Nizam Ali Shah Pathan.
(4) Dhani Bux Khan Abro.
(5) Sajjan Khan Gahejo.
(6) Muhammad Sharif Khan Durrani.
(7) Gul Muhammad Khan Junejo.
(8) Angan Khan Jaffari.

(*b*) 19 cases decided by Jirga upto 30th June, 1967 ;

(*b*) One case is pending over one year and no case is pending for more than two years.

MANUFACTURING ARTICLES IN JAILS

*9128. **Agha Sadar-ud-Din Khan Durrani** : Will the Minister of Jails be pleased to state the District-wise total income accrued from the sale of various articles manufactured in Jails in the Province during 1965-66 ?

Minister of Jails (Malik Allah Yar Khan) :

CENTRAL RANGE

Name of Jails	*Income during the year 1965-66 on account of sale of various articles.* Rs.		
1. B & J. Jail, Bahawalpur.	3,01,747		
2. N.C. Jail, Bahawalpur.	1,99,464	=	5,01,211
3. N.C. Jail, Multan	3,19,415		
4. District Jail, Multan	27,476	=	3,50,584
5. Women's Jail, Multan	3,693		
6. Central Jail, Sahiwal.	3,44,988		
7. Central Jail, Mianwali.	60,028		
8. District Jail, Lahore.	76,453		
9. District Jail, Kasur.	8,351	=	84,804
10. District Jail, Lyallpur.	23,565		
11. District Jail, Gujranwala	48,995		
12. District Jail, Sialkot	31,200		
13. District Jail, Jhang.	10,257		
14. District Jail, D.G. Khan	14,534		
15. District Jail, Rajanpur.	1,292	=	15,826
16. District Jail, Muzaffargarh,	3,559		
17. District Jail, Bahawalnagar.	152		
18. District Jail, Sheikhupura.	6,248		
19. District Jail, Sargodha.	10,225		
20. District Jail, Shahpur.	306	=	10,531
21. District Jail, Rahimyarkhan.	8,167		
Total :	15,00,355		

SOUTHERN RANGE, HYDERABAD

1. Central Prison, Hyderabad,	79,600		
2. Special Prison Nara @ Hyderabad.	1,03,369	=	1,82,969
3. Central Prison, Sukkur.	2,24,561		
4. District Jail, Sukkur.	487	=	2,25,048

5.	Central Prison, Khairpur.	6,236	
6.	Central Jail, Mach.	73,796	
7.	Central Prison, Karachi.	2,62,646	= 2,63,184
8.	Juvenile Jail, Landhi.	538	
	Total :	7,51,233	

NORTHERN RANGE

	Name of Jails.	Income during the year 1965-66 on account of sale of various articles
		Rs.
1.	Central Prison, Pashawar.	2,56,240.24
2.	Central Prison, Haripur.	1,96,466.00
3.	Central Prison, D.I.Khan.	2,84,397.00
4.	District Jail, Bannu.	54,651.54
5.	District Jail, Campbellpur.	24,304.46
6.	District Jail, Jhelum.	3,828.00
7.	District Jail, Gujrat.	5,814.00
8.	District Jail, Rawalpindi.	14,352.00
	Total	8,40,053.24

UNIFICATION OF LAWS GOVERNING AFFAIRS OF RACE CLUBS

*9187. **Chaudhri Idd Muhammad**: Will the Minister of Home be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Provincial Government has decided to unify the laws governing the affairs of Race Clubs in different parts of the province ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the time by which it is likely to be done ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah): (*a*) Yes. It has been decided to unify the law governing the race clubs in the entire province.

(*b*) The legislation will be enacted shortly. No definite date can be given.

PROSCRIPTION OF FOREIGN AND LOCAL PUBLICATIONS

*9189. **Chaudhri Idd Muhammad**: Will the Minister of Home be pleased to state the number of foreign and local publications prescribed during the period from January, 1966 to August, 1967 alongwith reasons therefor in each case ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah): 9 foreign and 35 local publications were proscribed during the period. Of these 8 were either indecent, obscene, scurrilous or derogatory ; 13 were of objectionable sectarian controversy likely to create or excite feelings of enmity, illwill or hatred between different communities or sections of the citizens; and 23 contained objectionable matter tending directly or indirectly to bring into hatred or contempt the Government established by law in Pakistan or to excite disaffection towards the Government or tend directly or indirectly to condemn the creation of Pakistan etc.

KIDNAPPING AND MAN-HANDLING OF MR. AHMAD ASHRAF, PRINCIPAL, ASHRAF SENIOR CAMBRIDGE SCHOOL, MCLEOD ROAD, LAHORE

*9191. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that on 31st July, 1967, one Mr. Ahmad Ashraf, Principal, Ashraf Senior Cambridge School, McLeod Road Lahore, is alleged to have been kindnapped by certain goondas ;

(*b*) whether it is a fact that it is alleged that he was given sound thrashing and his photographs in obscene poses were taken by the accused;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the action taken so far by the Police ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : (*a*) Yes. It is a fact that Mr. Ahmad Ashraf was kidnapped.

(*b*) Yes. He was man-handled and his obscene poses were photographed.

(*c*) Two accused were arrested. The third culprit has been traced and efforts are being made by the Police to round him up within a short period.

WHIPPING OF SMUGGLERS

*9193. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Provincial Government has decided to provide for the whipping of the smugglers of foodgrains ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the time by which the law embodying the said decision will be enacted ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : The punishment of whipping for offences of smuggling is already provided in the Customs Acts (Amendment) Ordinance, 1963, whereunder a Magistrate may, in his discretion, order the punishment of whipping, in addition to imprisonment and fine.

UNOFFICIAL VISITORS OF JAILS IN LAHORE DIVISION

*9206. **Chaudhri Manzur Hussain** : Will the Minister of Jails be pleased to state :—

(*a*) the district-wise names of unofficial visitors of Jails in Lahore Division ;

(*b*) the term for which the said unofficial visitors were nominated ;

(*c*) the minimum number of visits required to be paid by the said Jail visitors during a year ;

(*d*) the dates on which the said visitors paid visits to the Jails of their respective districts during 1965-66 and 1966-67 ;

(*e*) whether the said visitors recorded their inspection notes in the registers maintained for the purpose in the Jails ?

Minister for Jails (Malik Allah Yar Khan) : (*a*), (*b*), (*c*), (*d*) & (*e*). The requisite information is given in the statement placed on the table of the Assembly*.

**Please see Appendix VIII at the end.*

PROHIBITION OF GAMBLING

*9224. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Provincial Government has received the recommendations of the Advisory Council of Islamic Ideolgoy to the effect that gambling in any form is un-Islamic and should be completely prohibited ;

(*b*) whether any amendments in the relevant enactments are under the consideration of Government ; if so, the approximate time by which the needful will be done ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : (*a*) Yes.

(*b*) The recommedation of the Council is being examined and the decision is expected to be taken in the near future.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

NON-OFFICIAL VISITORS OF VARIOUS JAILS AND LOCK-UPS OF KHAIRPUR, MULTAN AND LAHORE DIVISIONS.

351. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Jails be pleased to state :—

(*a*) the district wise names of non-official visitors of various Jails and Lock-ups of Khairpur, Multan and Lahore Divisions during the year 1962-63 ;

(*b*) the dates on which the said visitors paid visits to the respective Jails and Lock-ups, district wise, during the said year ;

(*c*) whether the said visitors made any suggestions on the occasion of their visits for improving the general conditions prevailing in the said Jails and Lock-ups ;

(*d*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action taken thereon ?

Minister for Jails (Malik Allah Yar Khan) : (*a*), (*b*), (*c*), (*d*).—The requisite information in respect of jails in Khairpur, Multan and Lahore Divisions has been given in the list attached.* No non-official visitor is appointed for the judicial lock-ups.

**Please see Appendix IX at the end.*

QUESTIONS OF PRIVILEGE

RE : INCORRECT ANSWER TO STARRED QUESTION No. 8966 CONCERNING COLLECTION OF OCTROI IN LAHORE BY THE UNITED BANK LTD. (*Speaker's ruling*)

Mr. Speaker : We will now take up Privilege Motions and, first of all, I will give my ruling about the Privilege Motion of Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar has asked leave of the House to raise a question of breach of privilege of the Assembly on the ground that the Minister for Basic Democracies had supplied an incorrect answer to his starred question No. 8966 on 29th September, 1967.

Malik Muhammad Akhtar had asked vide part (*a*) of starred question No. 8966 "whether it is a fact that collection of octroi at 9 major Octroi Posts in Lahore Municipal area has been entrusted by the Chairman of the Municipal Corporation to the United Bank Limited without the prior sanction of the Controlling Authority". The answer to this part was as follows :—

"(*a*) Yes, with effect from December, 1966, in the public interest to ensure safe/speedy transit of the Octroi Income. The Chairman, Lahore Municipal Corporation, was himself competent to do so under rule 2 (K) and (L) of the West Pakistan Municipal Committee Business Rules 1960. This new arrangement was further confirmed by the Corporation in its resolution No. 795, dated 31st January, 1967. However, in view of the subsequent instructions issued by the State Bank of Pakistan to the effect that Banks in Pakistan are henceforth prohibited from undertaking collection of funds on behalf of their constituents at places outside their regular branch premises, this arrangement was withdrawn on 20th February, 1967."

The contention of Malik Muhammad Akhtar is that the answer to this question is incorrect because the Chairman had laid before the Corporation this item for its approval after passing orders in anticipation of the sanction of the Corporation as well as the Controlling Authority and so the Chairman himself believed that he was not competent to pass orders in this behalf.

Malik Muhammad Akhtar has further alleged that part (*d*) of the answer is also not correct as in the answer it has been stated, "Under the agreed arrangement the Bank was allowed to collect the octroi income daily in the evening on a purely temporary basis from the 9 Octroi Barriers and Godowns" whereas the resolution says that it was not a temporary arrangement.

The third allegation of Malik Muhammad Akhtar is that this arrangement has again been revised on 5th July, 1967 by authorising the staff of the Corporation to collect money from the Octroi Posts in the van of the United Bank and deposit it in the Bank.

I have gone through the original question and its answer. In the answer it has been stated that the Chairman Lahore Municipal Corporation was himself competent to do so under Rule 2 (K) and (L) of the West Pakistan Municipal Committee Business Rules, 1960. According to rule 2 (k) the executive powers of a Municipal Committee vest in the Chairman in respect of the assessment, collection, regulations and recoveries of all taxes, rates, fees and other dues. In the present case it is quite evident from the resolution of the Corporation that the Chairman had allowed the United Bank to collect cash from the 9 Octroi Posts on the condition that the said amount would be credited to the National Bank of Pakistan Town Hall Branch after a week and the Corporation will charge interest at the rate of 2½% per annum on the said amount. This order was passed on 29th December, 1966 in anticipation of the sanction of the Corporation and the Controlling Authority and this action of the Chairman was approved by the Corporation on 31st January, 1967. It is, therefore, clear that the Chairman has only ordered the United Bank to collect the cash received from octroi income from 9 Octroi Posts daily and did not authorise the United Bank to collect, regulate or recover the taxes or octroi. Collection of tax is quite different from the collection of cash. The Chairman has allowed only the collection of cash and not the collection of taxes. Had the tax been received or collected directly by the officials of the United Bank under the authority of the Chairman, it could have been said that the Chairman had delegated his powers vested in him under rule 2 (K) of the Municipal Corporation Business Rules to the United Bank, but it is not so in the present case. The position is that the Octroi Tax was collected by the staff of the Corporation from the public and the cash was handed over to the United Bank for crediting in the National Bank of Pakistan. The present case which is only of collection of cash and not the collection

of tax is not, therefore, hit by Rule 2(K) of the Municipal Committee Business Rules.

Under Rule 2 (L), the Chairman is competent to receive all moneys on behalf of the Municipal Committee. Malik Muhammad Akhtar has contended that under Rule 4 of the said Rules the Chairman could only delegate his authority vested in him under Rule 2 (K) and (L) to an official of the Corporation or of Government and not to the United Bank. But as I have held above, the order of the Chairman dated 29th December, 1966 does not fall within the perview of Rule 2 (K) and (L). Rather it is an ancillary order under sub-rule (h) of Rule (2) which empowers the Chairman to operate the Municipal Fund. In the operation of Municipal Fund he has not delegated any authority but this order of the Chairman is in execution of the operation of Municipal Fund and as such the Chairman was competent to make this arrangement or pass this order even without the sanction of the Corporation or the Controlling Authority. Therefore, the answer furnished by the Minister for Basic Democracies is not incorrect although the references given in the answer are not correctly interpreted.

The fact that the Chairman himself had stated that the action was taken in anticipation of the approval of the Corporation and the Controlling Authority does not make any difference particularly when according to the Rules he is himself found to be competent to pass such orders.

The second contention of Malik Muhammad Akhtar that the arrangement were permanent as disclosed by the resolution and not temporary as given by the Minister for Basic Democracies is also not very material particularly on account of the fact that the decision of the Corporation and its officers are modified and rescinded from time to time during the course of administration and as such a decision may be permanent at the time of passing a resolution but it may become temporary by its rescision or modification on a subsequent date. It so happened in this case after the advice of the State Bank of Pakistan.

About the third allegation that the arrangement is still continuing since 5th of July, neither the question was asked whether the arrangements were revised on the 5th of July, nor the answer was given about this allegation.

It is, therefore, clear that there is a difference of opinion in respect of

the interpretation of rules between Malik Muhammad Akhtar and the Minister for Basic Democracies. There can be a difference of opinion about the interpretation of law or the rules but in that case it cannot be said that any deliberate attempt to furnish an incorrect answer has been made by the Minister. As I have held that the Chairman was competent to pass the orders, I hold that the answer was substantially correct and no deliberate attempt has been made to furnish an incorrect answer. I, therefore, hold that *prima facia* no breach of privilege has taken place and, therefore, the motion is out of order.

RE : INCORRECT ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 8962 CONCERNING COMMISSIONER'S SANCTION FOR A FIXED DEPOSIT WITH THE UNITED BANK LIMITED BY THE LAHORE MUNICIPAL CORPORATION

Mr. Speaker : We will now take up another Privilege Motion by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to raise a question of privilege of the Assembly on the ground that a breach of privilege of the Assembly has occurred by incorrect answer given to my starred Question No. 8962 laid on the Table of the House by the Minister of Basic Democracies and Local Government on 29th September, 1967. In answer to part (*b*) of the Question, it has been answered that sanction for the fixed deposit of Rs. 30,96,100 made with United Bank Limited on 23rd May 1967 was under correspondence with the Controlling Authorities *i.e.* Commissioner. The answer is incorrect as far as fixed deposit of Rs. 30,96,100 with United Bank Limited is concerned as the Commissioner has finally refused to accord the sanction *vide* Memo. No. VOC-VI-34/1065, dated 2nd Nov., 1966 addressed to the Chairman, Lahore Municipal Corporation with the remarks that "the requisite sanction cannot be granted as in utter disregards of repeated directions you deposited the amount without prior approval". The aforesaid letter is on record of Lahore Municipal Corporation and the Chairman, Lahore Municipal Corporation has made incorrect information. In answer to part (*c*) of the Question while admitting that no rules have been framed so far a copy of circular No. SOII-5(122)/65 dated 6th April, 1966, has been placed on the Table of the House to justify the making of the fixed deposits of sum of Rs. 1,73,96,100. As a matter of fact a large amount of fixed deposits was made earlier than the said circular. The Chairman Lahore Municipal Corporation has mislead the House by placing this circular on the Table of the House. The incorrect

answer to Question No. 8962 has caused a breach of the privilege of the House. And Sir, I may give you the figure, the amount which was deposited after the said circular was issued. It is about Rs. 81,96,100 and. . . .

Mr. Speaker : The Member may please resume his seat. Yes Minister for Basic Democracies and Local Government.

Minister for Basic Democracies and Local Government : Sir, I request that this privilege motion may be taken up tomorrow as I have a very important official business at this very moment.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I was expecting your ruling on a very important point.

Mr. Speaker : But the Minister has to go to receive a foreign dignitary so we must postpone it.

This privilege motion will be taken up tomorrow.

ADJOURNMENT MOTIONS

Failure of WAPDA to make full use of electricity generated by Mangla Power House. (*Speaker's ruling*)

Mr. Speaker : I had reserved my ruling on adjournment motion No. 76 ; I will give my ruling now.

The Minister for Irrigation and Power has denied the facts and has maintained that no electricity generator at Mangla Power House has gone out of order and all are working properly. The fact is denied and the motion is, therefore, ruled out of order.

Recovery of stolen DDT and other medicines from the godowns of Chakwal Municipal Committee

Mr. Speaker : We will now take up adjournment motion No. 96, by Malik Muhammad Akhtar which was deferred for today.

Minister for Basic Democracies and Local Government : Sir, I request that adjournment motion No. 107, may be taken up first. The point there is only that the matter is subjudice and the motion may please be ruled out of order. The case has been registered and the investigations are going on.

Mr. Speaker : Does Malik Sahib, press this motion ?

Malik Muhammad Akhtar : Certainly Sir, this is to be pressed.

Mr. Speaker : But the matter is subjudice.

Malik Muhammad Akhtar : Alright Sir.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

ABANDONMENT OF THE PROPOSAL TO AUCTION OPEN PLOTS OF GOVERNMENT BUNGALOWS IN LYALLPUR.

Mr. Speaker : We will now take up adjournment motion No. 96. Yes Minister for Law.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, I oppose this motion. The fact is that a scheme named as Residential Accommodation for Government Servants in Sargodha Division was prepared some time in 1964 and some work on that scheme has also proceeded. The scheme was then stopped temporarily because the whole question had to be examined. The matter is under investigation and it will be put up before the proper and relevant authority. No decision has been arrived at to do away with this scheme. Hence I submit that this adjournment motion is premature and may be ruled out of order.

Mr. Speaker : The Minister means to say that no final decision has been taken up.

Minister for Law : Yes Sir.

Mr. Speaker : No final decision in the matter has so far been taken by the Provincial Government ; the motion is, therefore, ruled out of order.

INOPERATIVE CONDITION OF THE RESEARCH EQUIPMENT OF THE PUNJAB UNIVERSITY FOR WANT OF SPARE PARTS

Mr. Speaker : Next motion No. 103 ; this was also postponed for today.

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Sir, this adjournment motion is based on a news item reported in Pakistan Times of 1st

October, 1967. The allegations made in the press report are contrary to the fact. The fact is that some very valuable research work is being conducted in the Science Department of the Punjab University including those Departments which are specifically mentioned in that press report. The result of that research is published in Research Journals and is placed before the public in various public exhibitions held by the University authorities from time to time as well as published in the newspapers and publications. A number of researches conducted by some of the faculties of the University appeared in various foreign Research Journals which goes to the credit of the University of the Punjab which is a very old seat of learning. As stated in the adjournment motion that most of the equipment is lying out of use in the University, I may say for the information of this House that most of the equipment stated to be out of use, is, in fact, being used even up to this very day.

There are certain items of machinery which, because of their usual wear and tear, with the passage of time go out of use but then the necessary repairs are conducted there and then and some machinery at present may be in need of repairs but the University authorities know about it and they are taking steps and in certain cases they have already taken steps to repair the machinery in question. As such it has not affected any Teaching Department adversely so far.

Then, Sir, it has been alleged in that press report that the Government had not made adequate allocations of foreign exchange. Sir, the Government has been making adequate allocations of foreign exchange for the last three years to this University for its normal requirements and no activity has either been suspended or stopped because the lack of foreign exchange. And, Sir, upto December 1966 most of the equipment was available on free list and whenever the University thought that there was shortage of that equipment they used to make purchases locally for which funds were provided by the Education Department and the Government.

For the information of this House I may add that the Government has allocated a sum of eleven lakhs and sixty five thousand in 1964-65. In 1965-66, because of war, we could not make any foreign exchange allocation but in 1966-67 it was to the tune of Rs. 2,73,800.

Another item—that gas plant for the manufacture of petro-chemicals from Sui Gas has not been purchased—Sir, the actual fact is that the course contents of M.Sc. are still under consideration. So when it is finalised and

this petro-chemicals subject is included in the course then and only then the question of purchase of that gas plant would come up. At present that question does not arise.

Another allegation—that the Department of Pharmacy has not conducted any research and has totally suspended its activities—is also not based on facts because we have received information from the Head of the Department of Pharmacy that research work in this Department has not been suspended. It is rather encouraged.

Mr. Speaker : Is the Minister referring to the news item or the adjournment motion ?

Minister of Education : This adjournment motion is based on the news item. So I suggested in the beginning that the adjournment motion which is based on the news item is contrary to facts.

Mr. Speaker : Does the Minister assure the Member that no machinery in the Punjab University would be rendered useless or inoperative for want of spare parts.

Minister of Education : Foreign exchange allocations are being made to the University. Most of the machinery, which the news item says is out of use, is in operation even now. If with the passage of time due to wear and tear some machinery goes out of order it is repaired.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ مجھے اجازت دی جائے ۔ میں ایک سوال دریافت کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جن محکموں کے بارے میں اخبارات میں خبر چھپی ہے کہ تین سال سے ان کو زرمبادلہ دیا گیا ہے لیکن یہ تحقیقاتی آلات کام نہیں کر رہے ہیں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ریسرچ کا کام ہو رہا ہے ۔ ویسے تو ٹیوب میں پانی ڈال کر گرم کرنا بھی ریسرچ میں شامل ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ۱۹۶۴-۶۵ء میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ یونیورسٹی کو دیا گیا ۔ ۱۹۶۵-۶۶ء میں لڑائی کے بعد بعض مشکلات کی وجہ سے کوئی فنڈ allocate نہیں کیا گیا ۔ ۱۹۶۶-۶۷ء میں ۲,۷۳,۸۰۰ روپیہ یونیورسٹی کو دیا گیا ۔ چونکہ دسمبر ۱۹۶۶ء تک

electric equipment کی امپورٹ .OGL پر تھی -

and that was readily available in the market.

اس لئے ان کو اجازت تھی کہ اس کے بعد اگر وہ کوئی کمی محسوس کریں تو local purchase کرلیں -

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : I am, Sir, indebted to the Minister for having given an elaborate answer. But he has not touched the objections raised by me in my motion. Sir, he has failed to convince me, rather this House, that in at least three Teaching Departments of the Panjab University for want of spare parts necessary research work is not being carried out. Though it has partly stopped about two hundred Graduates are being affected which were being produced every year. Some percentage of machinery and a certain number of machines, which according to him also, are out of order. I would have been convinced if he would have told me what steps he proposes to take to put them into action. A mere statement about the making of an allocation, which is inadequate, does not serve the purpose. As a matter of fact, Sir, my learned friend has not taken any technical objection to my adjournment motion. Rather he has admitted most of the facts, though in part. So I press the motion.

Mr. Speaker : He has said that research equipment worth lakhs of rupees are not lying inoperative.

Malik Muhammad Akhtar : He has not denied that "all machinery is not operating". He has said, "some machinery is operating".

Minister of Education : I had said that most of that equipment is in operation even now. Some of it due to normal wear and tear goes out of gear but it is repaired then and there.

Mr. Speaker : Is it correct that research equipment worth lakhs were inoperative ?

Minister of Education : It is contrary to facts.

Mr. Speaker : As the facts have been denied by the Minister of Education the motion is ruled out of order.

NON-REVISION OF WAGES IN GOVT. CEMENT FACTORIES IN ACCORDANCE WITH THE DECISION OF THE WAGE BOARD

Mr. Speaker : Next motion-111. Malik Muhammad Akhtar.

وزیر محنت و جیل خانہ جات (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں کیونکہ ملک محمد اختر صاحب نے جو اخبار کا حوالہ دیا ہے اور جس بات کو تحریک کا موضوع بنایا ہے وہ بات اس اخبار میں تحریر نہیں کی گئی ۔

انہوں نے اپنی تحریک التوا میں یہ فرمایا ہے ۔

". . . as reported in Daily Nawa-i-Waqt dated 4th October, 1967 the Wage Board fixed revised wages in the second week of April, 1967. But the scale of pay of labourers working in cement factories run by the Government, Department of Industries, have not been so far recommended".

لیکن جناب والا "نوائے وقت" میں یہ بات درج نہیں کی گئی کہ ان ملازمین کی اجرت مقرر نہیں کی گئی جو ملازمین حکومت کی سیمنٹ فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس اخبار کے ادارہ کا جو نوٹ ہے اس ضمن میں تحریر کیا گیا ہے ۔

صوبائی حکومت نے اوائل مارچ ۱۹۶۷ء میں یہ اعلان کیا تھا کہ کم از کم اجرتوں کا بورڈ جلدی یہ خدمت انجام دینے والا ہے اور فی الواقع اپریل ۱۹۶۷ء کے دوسرے ہفتہ میں بورڈ کے فیصلوں اور مجوزہ اجرتوں کا اعلان بھی کر دیا گیا لیکن چھ ماہ گذرنے کے باوجود بورڈ کے اس ایوارڈ پر عمل درآمد نہیں کیا گیا ۔ سیمنٹ کے زیادہ تر کارخانے سرکاری اداروں کی تحویل میں ہیں ان کی طرف سے سرکاری طور پر مقرر کی جانے والی اجرتوں کے نفاذ میں تاخیر ناقابل فہم ہی نہیں انتظامیہ کے لئے بہت بڑا لمحہ فکریہ بھی ہے ۔

یہ ان تمام ملازمین کے بارے میں ہے جو تمام سیمنٹ فیکٹریوں کے ملازمین ہیں خواہ وہ حکومت کی تحویل میں ہوں یا وہ دوسرے اشخاص کی تحویل میں ہوں ۔

Mr. Speaker : But the decision has also not been implemented so far as those factories are concerned which are . . . .

وزیر محنت - جناب والا - ابھی تک اس کا decision نہیں کیا گیا ہے - حقیقت یہ ہے کہ اجرتوں کے بورڈ نے اپنی سفارشات اپریل ۱۹۶۷ء میں کی تھیں -

Haji Syed Muhammad Murad Shah : I am on a point of information Sir. In the daily 'JUNG' of 11/4/67, it had been given out that this matter had been decided and the Minimum Wage Board had recommended it. From where did they get this news ?

خواجہ محمد صفدر- (وزیر محنت کی طرف مخاطب ہو کر) - شاہ صاحب کہتے ہیں کہ یہ خبر جنگ میں شائع ہوئی تھی کہ گورنمنٹ نے فیصلہ کر دیا ہے -

وزیر محنت - اخبار میں جو نیوز چھپتی ہے اس کا source کیا ہوتا اور وہ کہاں سے خبر چھاپتے ہیں - اس کے لئے مناسب تو یہ ہے کہ وہ تصدیق کرا لیا کریں - حقیقت یہ ہے کہ اپریل ۱۹۶۷ء میں کم سے کم اجرتوں کے بورڈ نے اپنی سفارشات حکومت کو بھیجی تھیں اور وہ سفارشات حکومت کے زیر غور تھیں تو اسی دوران میں مرکزی حکومت کی طرف سے ایک خط مع اور درخواستوں کے جن میں اس بورڈ کی سفارشات پر اعتراضات کئے گئے تھے ان کے ہمراہ صوبائی حکومت کے پاس ان کی رائے معلوم کرنے کے لئے بھیج دیا گیا ہے - چنانچہ صوبائی حکومت نے وہ تمام درخواستیں جو لوگوں کی طرف سے مرکزی حکومت کو بھیجی گئی تھیں اجرتوں کے بورڈ کو روانہ کردیں انھوں نے غور و خوض کے بعد ان پر اپنے خیالات تحریر کرکے صوبائی حکومت کو بھیج دیا ہے اس کے بعد صوبائی حکومت اب ان درخواستوں کے جوابات مرکزی حکومت کو روانہ کرے گی پھر صوبائی حکومت ان سفارشات کو منظور کرے گی - حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک جو سفارشات اجرتوں کے بورڈ کی طرف سے صوبائی حکومت کو موصول

ہوئی ہیں ان کے بارے میں صوبائی حکومت کی طرف سے کوئی منظوری نہیں دی گئی ہے ۔

Mr. Speaker : In view of the statement made by the Minister, does the Member press this motion ?

Malik Muhammad Akhtar : Certainly Sir ; how does the Central Govt. come in ?

Mr. Speaker : No approval has so far been given by the Provincial Government.

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ مسئلہ کارخانہ داروں اور محنت کشوں کے درمیان ہے اور جو چٹھی مرکزی حکومت کی طرف سے موصول ہوئی ہے اس کے سلسلے میں کارخانہ داروں نے مرکزی حکومت کو approach کیا اور ان کے approach کرنے پر بعض چٹھیاں انھوں نے ارسال کیں لیکن عرض یہ ہے کہ بورڈ گورنمنٹ کا مقرر کردہ ہے اور اس کی سفارشات کے موصول ہونے کے باوجود ان پر عملدرآمد نہیں ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مزدور اس وقت اجرت claim کر سکتے ہیں جب یہ سفارشات گورنمنٹ منظور کر لے ۔ اگر اس سے پہلے کی کوئی اور پوزیشن ہے تو وہ مجھے بتائی جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ گورنمنٹ کے مقرر کردہ اجرتوں کے بورڈ نے یہ سفارشات کی تھیں ان پر عملدرآمد نہ کرنا تو ایسا ہی مسئلہ ہے کہ محنت کشوں کے حقوق پامال کئے جا رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن minimum اجرتوں کے بورڈ کی منظوری کی گورنمنٹ تابع نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ہے ۔ اور یہ سفارشات اپریل میں کی گئیں تھیں لیکن ان پر اب تک عمل نہیں ہوا ۔ تو کیوں نہیں ہوا ۔

Mr. Speaker : That would be a separate matter, Khawaja Sahib.

مسٹر حمزہ ۔ سوال یہ ہے کہ اگر کسی کارخانہ دار کے کہنے پر اس کو کولڈ سٹوریج میں ڈال دیا جائے تو پھر یہ محکمہ محنت کشوں کا تو نہ ہوا بلکہ جیسا کہ میں اس کو کہتا ہوں کہ یہ محکمہ تو سرمایہداروں اور کارخانہ داروں کا محکمہ کہلاتا ہے اور یہ سرمایہ داروں کا ایجنٹ ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : Sir, the Minister seems to be perturbed by the remarks of Mr. Hamza, But I would like to bring to his notice that he is part and parcel of this House and he is a representative of the public, and it is more near and dear for him to look into the rights of the public. Is he prepared to assure that he is prepared to hold an enquiry against the person who has delayed this decision or delayed the approval ?

Mr. Speaker : Does the Member press this motion or not ?

Malik Muhammad Akhtar : I press it Sir.

وزیر محنت ۔ اس میں قطعی طور پر کوئی غفلت نہیں کی گئی جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ مختلف اداروں کی طرف سے اعتراضات موصول ہوئے ہیں جو مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کو بھیجے ہیں یہ حکومت کے اختیار میں ہے کہ اس کو منظور کرے یا نہ کرے ۔

Mr. Speaker : The Minimum Wages Board's recommendations have not so far been approved by the Government and, therefore, the motion is ruled out of order.

REFUSAL OF THE K.E. MEDICAL COLLEGE TO ADMIT A CANDIDATE DESERVING ADMISSION ON MERIT

Mr. Speaker : Next motion No. 113.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the King Edward College have refused to admit a youngman though the candidate deserves admission on merit as he had stood first in the Private Students who

appeared in the F.Sc. examination. The action of the authority has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

Minister of Law : Sir this motion has been received today at 8.25 a.m.

Mr. Speaker : It will be taken up tomorrow.

BILLS

THE WEST PAKISTAN LAND REVENUE BILL, 1965

(resumption of consideration clause by clause)

CLAUSE 57 (*contd*)

Mr. Speaker : The House will now resume consideration clause by clause of the West Pakistan Land Revenue Bill, 1965. An amendment to clause 57 from Mir Wali Muhammad Khan Talpur was under consideration, when the House rose for the day yesterday.

Now Malik Muhammad Akhtar to move his amendment to the amendment under consideration.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, before I move my amendment, I would like to be enlightened on one point. I would draw your kind attention to the fact that I don't want to oppose certain parts of the amendment, which they have taken as a matter of fact from my amendment. Kindly refer to rule 143 :

> "Except as otherwise provided for by the Rules, a motion shall not raise a question substantially identical with one on which the Assembly has given a decision in the same session".

Sir, now I would like to draw your attention to what they have done. I am referring to the amendment of Mir Wali Muhammad Khan Talpur, its second p: rt, which is as under :

> "(2) Land-revenue shall be assessed in cash.
>
> (3) Land-revenue may be assessed--
>
> (a) as a fixed annual charge, payable in lump sum or by instalments ; or
>
> (b) in the form of prescribed rates, per acre or other unit of area applicable to the area recorded as sown, matured or cultivated during any harvest or during any year.".

Sir, what I mean to say is that they have taken exactly those words from my amendment to clause 57 and they have repeated those words. Although I don't want to oppose the long awaited exemptions but I wanted to point out , . . .

Haji Gul Hassan Manghi : On a point of information.

Mr. Speaker : Yes, Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, what I mean to say is . . . .

Haji Gul Hassan Manghi : Point of order. The Revenue Minister is not present in the House and there is also no quorum.

Mr. Speaker : I can't recognise the member. Yes, Malik Muhammad Akhtar. (The Member was not at his seat).

Haji Gul Hassan Manghi : The House is not in quorum.

Mr. Speaker : I can't recognise the member.

Malik Muhammad Akhtar : I would humbly submit that in view of the rules of procedure quoted by you, for our future guidance, that will be a very important point. A question has been disposed of and the House has taken a decision on my amendment . . . .

Mr. Speaker : So far as the amendment of the Member is concerned that was quite a lengthy amendment and contained so many principles. The House has given a decision collectively so far as the amendment of the Member is concerned and now he can't say that specifically the House has decided that this principle should not be adopted or that this clause should not be adopted.

Malik Muhammad Akhtar : Then there will be another principle on which you will have to guide us again. That means that principles not agreed upon relating to the new substituting clause which were in my amendment ; can they be debated ?

Mr. Speaker : Which one ?

Malik Muhammad Akhtar : For example, refusal to grant any sort of exemption to low income persons or cultivators. What about those principles ? In the light of your present observation we will have a right to refer and discuss those principles as well. If rejection of my amendment does not amount to decision of a question by the House then even those will be open to debate.

Mr. Speaker : But there should be no repetition of arguments.

Malik Muhammad Akhtar : Certainly, Sir. Of course we are subject to that.

Major Muhammad Aslam Jan : Point of order. There is no quorum in the House.

Mr. Speaker : The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*bells were rung*) The House is in quorum. Yes, Malik Sahib.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

That in the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur, appearing at serial No. 1, in the 4th Supplement to List No. 1, in the proposed sub-clause (1) of clause 57, for para (a), the following be substituted, namely :—

"(a) such land as has been wholly exempted from that liability by the provisions of any law for the time being in force ; "

Mr. Speaker : Amendment to amendment moved is :

That in the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur, appearing at serial No. 1, in the 4th Supplement to List No. 1, in the proposed sub-clause (1) of clause 57, for para (a), the following be substituted, namely :—

"(a) such land as has been wholly exempted from that liability by the provisions of any law for the time being in force ; "

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) - جناب سپیکر - کل تقریر کرتے ہوئے محترم قائد ایوان نے یہ فرمایا تھا کہ میری ترمیم زیادہ تر ان Rules پر مشتمل ہے جو کہ اس وقت پنجاب ایکٹ ۱۸۸۷ء کے تحت نافذ ہیں - میں نے کل بھی اسے یہی کہا تھا -

Mr. Speaker : The Member may please be relevant and should not try to repeat the arguments advanced by Khawaja Muhammad Safdar.

Malik Muhammad Akhtar : Whatever relates to this amendment . . . .

Mr. Speaker : First of all let us know what the Member means by this amendment ?

ملک محمد اختر : میری اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ میں کسی بھی ادارہ کو یا حکومت کے کسی بھی افسر کو اپنا کوئی بھی اختیار نہیں دینا چاہتا ہوں جو اس کے صوابدید کے اوپر چھوڑ دیا جائے کہ وہ جس کو بھی چاہیں مالیہ سے مستثنیٰ کر سکتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ میری اس ترمیم کی بنیاد ہی یہی ہے کہ قانون کو اس قدر جامع اور مکمل بنایا جائے کہ اس کے اندر abuse of power کی گنجائش کہیں بھی نہ رہنے پائے ۔ جناب تالپور صاحب کی ترمیم میں دو حقوق انہوں نے مانگے تھے جو یہ تھے کہ ایسی زمین کو اور ایسی اراضی کو مستثنیٰ قرار دیا جائے جو کسی قانون کے تحت ہو ۔ دوسری چیز انہوں نے یہ کہی تھی کہ اسی آراضی کو مالیہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے جس کے متعلق حکومت contract کرے ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے وہ پرانی بیماری assignment of land revenue دوبارہ لانے کا حق حکومت ایک نئے روپ میں رکھنا چاہتی ہے ۔ جناب والا ۔ اس ملک کی یہ روائیت رہی ہے گذشتہ کئی صدیوں سے کہ Rules نے اپنے نئے armed forces مہیا کرنے کے لئے مالیہ کو assign کیا ۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ مالیہ کے نظام کی بنیاد ہی یہی تھی کہ فوج کی کچھ تعداد مقرر کر دی جاتی تھی ۔ پرانے زمانے میں جو جاگیردار ہوتے تھے ۔ جو نواب ہوتے تھے اور جو راجہ مہاراجہ ہوتے تھے وہ اس قدر تعداد کے مطابق افواج مہیا کرتے تھے ۔ جناب والا ۔ میں اس کی تفصیل کے اندر نہیں جانا چاہتا ہوں بلکہ انگریزوں کے loyals کو میں ان loyals کو غدار نہیں کہنا چاہتا ہوں اور نہ میں ان کو برے الفاظ سے یاد کرنا چاہتا ہوں کہ بعض loyals کو انعام کے طور پر جاگیرداری کے طور پر اور ان کو چہارم کے طور پر کچھ ایسے واجبات لگانے کی اجازت دے دی ۔ اور اب وہ جناب والا ایسے indirectly exemption کی صورت میں برقرار رکھنا چاہتے ہیں ۔ جناب والا ۔ مجھے بتائیں کہ اس کنٹریکٹ کا مطالبہ کیا ہے ۔ کہاں سے اس کا آغاز

ہوا اور کہاں اس کا انجام ہوا ۔ میں اس حکومت کو ہرگز ہرگز کریڈٹ دینے کو تیار نہیں ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ مالیہ کا ظالمانہ قانون عہد غلامی کی ایک یاد ہے ۔ اس قانون نے صوبے کی ۸۰ فیصد آبادی کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ کر رکھ دیا تھا ۔ مجھے افسوس ہے کہ کل جناب قائد ایوان نے یہ الفاظ کہے کہ زمین حکومت کی ہے ۔

Mr. Speaker : The Member may please be specific to this amendment. He can make a speech when we are on the third reading.

ملک محمد اختر ۔ میں یہ کنڈیکٹ کے ذریعے کسی کو حق دینے کو تیار نہیں ہوں کہ وہ مالیہ کی معافی دے کر اس سے فوائد حاصل کرے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ان کو ووٹوں کی ضرورت ہے ۔ جناب والا ۔ ملک میں صدارتی نظام قائم ہو چکا ہے تو یہ الفاظ جو آئندہ رشوت دینے کے لئے رکھے گئے ہیں ان کو حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب کیا آپ اس پر بول رہے ہیں ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں ایک یا دو منٹ اس پر بولوں گا ۔

I will point out one thing.

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی-۱) ۔ جناب سپیکر ۔ اس ترمیم میں جو سب سے اہم چیز ہے وہ ہے زمین کی ملکیت جس کو آپ نے rule out کر دیا ۔ زمین کا مالک کون ہے ۔ مسئلہ تو یہ ہے ۔ جناب والا ۔ میں نے کل اپنی تقریر میں عرض کیا تھا کہ لینڈ ریونیو جو ہے اور آپ کی ملکیت زمین کی جو ہے وہ اس سے یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اس کی حکومت مالک ہے جیسا کہ cantonments میں ہے کہ کچھ عوام اس کے مالک ہیں جس پر ان کی ملکیت ہے تو اس کے جواب میں ملک خدا بخش صاحب نے فرمایا تھا . . . .

Mr. Speaker : The amendment before the House is that sub-clause (1) of clause 57, should be substituted and the words are, "such land as has been wholly exempted from that liability by the provisions of any law for the time being in force" and Malik Muhammad Akhtar wants to delete the words "by special contract with the Govt. only. So the Member may speak on this issue and be relevant.

Major Muhammad Aslam Jan : It is almost the same Sir, on which we have submitted our amendments. The question is of special contract ; why this ; this gives rise to the question as to who is the owner of the land. Sir, I would be submitting to your honour that these words "by special contract with the Government" gives rise to a very important question as to who is the owner of the land. Whether it is the Government, and if the Government is not the owner of the land, and the landowners are the owners of the land, then the Government cannot enter into any special contract. It is a very important and fundamental right and principle which has been given to this country by the Constitution and that has been, in a way—I do not say violation—mis-interpretted. So, if you would be kind enough to give me a few minutes, I would like to express my views.

Mr. Speaker : Yes, please.

میجر محمد اسلم خان ۔ جناب والا ۔ ملک خدا بخش صاحب نے فرمایا تھا کہ ریونیو کی جو definition ہے اس کے مطابق کوئی اس کو ٹیکس کہتا ہے کوئی اس کو لگان کہتا ہے ۔ انہوں نے یہ فرمایا کہ ریونیو لگان ہے ۔ اس پر کسی فاضل ممبر نے پوچھا کہ لگان سے ان کی کیا مراد یا مطلب ہے تو انہوں نے لاطینی کا ایک لفظ ارشاد فرمایا usufruct جناب یہ لاطینی لفظ ہے جس کے معنی ہیں "Use of Fruit" یہ آج سے ڈھائی تین ہزار سال پہلے کی بات ہے جب کہ رومن لاء تھا

Your honour has studied law, and Roman Law is one of the subjects. جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ایک افسر ہوا کرتا تھا جس کو PATRICIAN کہتے ہیں ۔ اور ایک شخص ہوا کرتا تھا جس کو PLEBE کہتے ہیں جو کہ ایک inferor آدمی ہوتا تھا ۔

I could not get hold of any book. It is from the memory that I am relating all these things.

تو اس کے علاوہ ان کی ایک اور کلاس ہوا کرتی تھی جن کو زمین ٹھیکے پر دیتے تھے ۔ PLEBES PATRICIAN کو زمین دیتے تھے ۔ تو جو اس کا فروٹ ہوا کرتا تھا وہ اس کو استعمال کر سکتے تھے ۔ مثال کے طور پر اگر وہ ان کو درخت دیتے تو وہ اس کا فروٹ استعمال کرتے تھے اور اگر شہد کی مکھیاں دیتے تھے تو ان سے شہد لے سکتے تھے۔ جانوروں سے ان کے بچے لے سکتے تھے مگر جانور نہیں لے سکتے تھے ۔ تو انہوں نے یہ شرط لگا دی تھی ۔ اور اگر مثال کے طور پر کچھ ان کو Slave Girls دیتے تھے ۔ تو وہ ان کو استعمال کر سکتے تھے لیکن ان کے بچے استعمال نہیں کر سکتے تھے ۔

Their children used to be slaves and used to go back.

جناب والا ۔ یہ ایک بڑا اہم سوال ہے کہ آیا پاکستان میں جو زمین ہے ۔ جو اراضی ہے اس کے مالک عوام ہیں یا مالکان یا حکومت ۔ کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ جس وقت کسی سٹیچوٹ کی interpretation ہوتی ہے تو intention ہمارے لیجسلیچر کی دیکھی جاتی ہے ۔ جو ملک صاحب کی speech ہے اس کے پیش نظر اگر سوال پیدا ہو جائے کہ زمین مالکان کی ہے یا حکومت کی اور اس بل میں چونکہ

The word "Government" is used for the Board of Revenue.

یعنی بورڈ آف ریونیو کی ہے تو اس وقت یہ سوال پیدا ہوگا کہ اسمبلی میں جتنی بحث ہوئی وہ کیا ہوئی اور اس کی کارروائی کو لایا جائے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس کا مقصد یا مدعا کیا تھا اگر اس کو contradict نہیں کیا گیا ہے تو پھر ۵۰ یا ۱۰۰ سال کے بعد یہ intention لی جائے گی کہ

Land belongs to the Government, which is incorrect.

تو انہوں نے فرمایا کہ مالیہ ٹیکس نہیں ہے یہ لگان ہے ۔

جناب والا ۔ یہ Chamber's 20th Century ڈکشنری ہے اور سب ڈکشنریز میں usufruct کا مطلب ہے ۔

Usufruct is that which can only be used. But the owner is entirely a different person and it is to revert back to the owner.

اس سلسلہ میں ایک اور بھی ڈکشنری ہے ۔

Law Lexicon of British India.

میں نے کوشش کی تھی کہ مجھے امریکن ڈکشنری مل جائے کیونکہ برٹش لا ڈکشنری میں

Under their law they believe that the whole land vests in the Crown. That is not the situation here.

یہ کسی حملہ آور کا ملک نہیں ہے ۔

It is a constitutional country.

اس پر مرحوم جسٹس کیانی کا ایک فیصلہ ہے ۔

I will refer to that 'usufruct'

جناب یہاں پر بھی اس لفظ کا مطلب یہی لیا ہے ۔

"Right of enjoying the use and advantages of another's property short of destruction or waste of its substance."

That means Sir that property is just like a lease.

جیسے پراپرٹی جو ہے وہ lease پر کسی کو دے دی جائے ۔ اسے وہ استعمال کرے اور اس کے بعد اسے واپس کر دے usufruct یہ وہی لفظ ہے جو جناب ملک صاحب نے فرمایا تھا اس کے معنی یہ ہیں کہ اس چیز کو ہم صرف استعمال کر سکتے ہیں ۔ مالک اس کی حکومت ہے ۔ عوام نہیں ہیں ۔ اب جناب والا اس کی بیک گراؤنڈ یا ہسٹری یہ ہے ۔ ہزاروں سال پہلے منو آیا ۔ پھر چکرورتی آیا ۔ پھر دوسرے حملہ آور بادشاہ آتے رہے ۔ جو جو آتا تھا یہی کہتا تھا کہ زمین میری ملکیت ہے ۔ اس لئے اس کی پیداوار میں سے مجھے کچھ دو ۔ مہاراجا رنجیت سنگھ آیا ۔ پھر انگریز آئے انہوں نے بھی اسی ڈگر پر نظام چلانے کی کوشش کی ۔ انعام اور جاگیرداریاں دیں ۔ اور یہی کہنا شروع کیا کہ زمین ان کی ملکیت ہے ۔ انگریزوں کے بعد یہاں ایک آزاد مملکت قائم ہوئی انگریز کے زمانہ میں ملکیت جو تھی ۔

Law Lexicon of British India.

میں یہی ہے ۔

کہ زمین

It never vests in the Government. The ownership is of the owners of the land, the public.

جس کی زمین ہے ۔ گورنمنٹ کا جو مالیہ ہے ۔

it is a kind of a tax or cess, not 'lagan'.

یہ لگان نہیں ہے ۔

لگان اس صورت میں ہوگا جب ملک میں کوئی بادشاہ ہو ۔ ہمارے ہاں کوئی بادشاہ نہیں ہے ۔

Even the President of the country is a Constitutional President. It is a Constitutional country, there is no conqueror who has come.

جیسا کہ Land Revenue Act 1924 میں انہوں نے کہا ہے

کنٹونمنٹ میں آج تک یہی بات چلی آتی ہے ۔

The whole of the cantonment area belongs to the Government because it has been acquired by the conqueror.

خیر یہ تو Central Government کا معاملہ ہے ۔

We had not changed even that. In the cantonment here you cannot sell your property. There you get the permission of the Army.

مسٹر حمزہ ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں ۔ کیا یہ انقلاب آئینی تھا ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ میں اپنی دلیل کے لئے دو تین چیزیں from purely legal point of view سے دیتا ہوں تاکہ کل کسی قسم کے شک کی گنجائش نہ رہے ۔ کہ زمین جو ہے مالکان کی ہے ۔

I just want to give two or three points and I will try to finish it as far as this point is concerned.

جناب والا ۔ پہلے ایسے ایسٹیٹ ڈیوٹی زمین پر نہیں لگتی تھی لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اب وہ زمین کی ملکیت پر بھی لگتی ہے ۔

جناب والا ۔ لینڈ Acquisition ایکٹ ۱۸۹۸ء بڑا واضح ہے کہ اگر حکومت کوئی زمین کسی مفاد عامہ کے لئے لینا چاہے تو اسے اختیار ہے کہ اسے لے لے لیکن ۔

fair compensation has to be paid to the land owner.

اگر حکومت اس کی مالک ہوتی تو compensation دینے کی کیا ضرورت تھی ۔

جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں حوالہ دوں گا ۔

A very famous case. Collector Rawalpindi vs. Wajid Ali Burki.

اس میں

Complete decision had been given in 1961. So I don't want to waste any time in dealing with it.

جناب والا ۔ ایک مضحکہ خیز بات ہے کہ Canal and Drainage Act کے تحت اگر کوئی شخص نہر کو توڑ کر زمین کو سیراب کر لے تو اسے تاوان یا جرمانہ یا سزا کا حقدار سمجھا جاتا اور اسے سزا دی جاتی ہے ۔ جب زمین بھی گورنمنٹ کی ہے اور نہر بھی گورنمنٹ کی ہے تو اگر کوئی آدمی اس طرح پانی وہاں لگا لیتا ہے تو اسے سزا کیوں دی جائے ۔

I am very grateful to you that you have given me time for this very important point. I will now refer to the Constitution of Pakistan—Article 2 on property to make it very clear.

کہ یہ جو پراپرٹی ہے ۔ یہ جو اراضیات ہیں ۔ یہ حکومت کی نہیں ہیں بلکہ مالکان کی ہیں ۔

Article 2 of the Constitution of Pakistan says :

"(1) To enjoy the protection of the law, and to be treated in accordance with law, and only in accordance with law, is the inalienable right of every citizen, wherever he may be, and of every other person for the time being within Pakistan.

(2) In particular—

(a) no action detrimental to the life, liberty, body, reputation or property of any person shall be taken except in accordance with law ;"

Sir, I most humbly draw your attention to the fundamental right of the property.

PROPERTY RIGHTS

13—Provision as to property.

Subject to any reasonable restrictions imposed by law in the public interest, every citizen shall have the right to acquire, hold and dispose of property.

14. Protection of property rights.

(1) No person shall be deprived of his property save in accordance with law.

(2) No property shall be compulsorily acquired or taken possession of save for a public purpose, and save by the authority of law which provides for compensation therefor and either fixes the amount of compensation or specifies the principles on which and the manner in which compensation is to be determined and given."

Sir, I need not go any further. Your honour is well aware

یہ کہنا کہ

property rests in the Government and the Governmenr is the owner of the property is absolutely wrong.

I will just read a short para from a case.

when a man was dismissed. He went in and they say کہ he was engaged at the pleasure of the King

تو

We were still working although it was in 1957.

اس میں کوئی amendments نہیں ہوئیں ۔

at the pleasure of the King. Sometimes instead of the word 'king' the word used is at the pleasure of the Governor, or the pleasure of the President. Sir . . . .

Mr. Speaker : I don't think those observations would be relevant.

Major Muhammad Aslam Jan : Sir I just wanted to prove it lest it is future interpreted that the in land belongs to the Government. I wanted to say that Government hasno right to enter into any contract with anyone unless we pass the law as representative of the public, the owners of the land.

جناب والا ۔ قائد ایوان نے جو کل یہ تاثر دیا تھا کہ صوبے کی ساری اراضیات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور قرآن پاک کے فرمان کے مطابق ہم یعنی حکومت نائب ہے ۔ تو اس طرح حکومت ہی ساری زمین کی مالک ہے ۔

اور پھر جناب والا ہماری پوزیشن تو بالکل ایسی ہے جیسے کنٹونمنٹ میں انگریز کہتے ہیں کہ

You build an accommodation for the use of the Army and when it is not required you can have it.

اور جب ان کا جی چاہا انہوں نے کہا کہ یہ پرانی گرانٹ ہے

We had given it to you ; you remove the super-structure and go.

پھر جناب والا ہم mortgages کرتے ہیں اگر ہم زمین کے مالک نہ ہوں تو ہم اسے mortgage کیسے کر سکتے ہیں جیسے

Equitable mortgage with possession and there is a usufructuary

میری ان تین چار چیزوں کے کہنے سے یہ مراد ہے کہ یہ جو تاثر لیا گیا ہے بالکل غلط ہے کہ زمین حکومت کی ہے ۔

which is unclaimed by anyone or is disputed

لیکن جو عام عوام کی ملکیت ہے وہ حکومت کی ملکیت میں ہے وہ اُسی شخص کی ملکیت ہے ۔ گورنمنٹ کا یہ پاس کر دینا کہ

we can enter into a special contract.

جس کو جی چاہا معافی دے دی تو جناب والا میں اس چیز کو ختم کرنے سے پہلے جسٹس کیانی کی ایک معروف judgement ہے اور اُس میں بھی یہی سوال تھا کہ

at the pleasure of the King

Judgment of Mr. Justice A. R. Kayani :

"When the question came'at the pleasure of the King ; he said you will have to import a King." It is in 1962, Lahore ;

"Neither there is a king nor the pleasue. It is a constitutional country and even the President is a constitutional head.

Mr. Speaker : Now Khawaja Safdar.

Major Muhammad Aslam Jan : Sir let me say something on revenue also ; if you will kindly give me two minutes.

میں بتانا چاہتا ہوں کہ لگان کیا ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت زمین کی مالک نہیں کیونکہ یہاں کوئی بادشاہ نہیں جس کی یہ ملکیت ہو یہ ایک Constitutional حکومت ہے صدر بھی بادشاہ نہیں۔ یا Conqueror نہیں بلکہ ایک Constitutional President ہے۔جناب والا میں یہ اس لئے explain کر رہا ہوں کہ ہماری حکومت مالیے کولگان یا ایک حصہ سمجھتی ہے وہ اس کو ٹیکس نہیں مانتی اس لئے میں واضح کر رہا ہوں کہ لگان کیا ہوتا ہے۔

What is revenue ?

جناب والا

Law Laxicon says—

"Revenue is income and profit received from land or other fund. The word 'revenue' includes every sum annually payable to the Government proprietor.

I repeat the words 'by the proprietor'

"..... ..of any estate or tenure in respect thereof and any sum payable to Government in respect of taccavi etc."

Mr. Speaker : Now Khawaja Safdar.

Major Muhammad Aslam Jan : Now they say that the land revenue is also where the proprietor gives a share, not a share but the income, thate is a tax. Sir it is a tax and not a 'lagaan'. So my humble submission after that is

اس کلاز میں اصل کلاز سے واضح فرق ہے۔ یہ جو معافی یا جاگیر دینے کی بات ہے وہ تو پہلے ہی مارشل لاء ریگیولیشن کے ذریعے ختم کی جا چکی ہے۔ یہ صدیوں پرانی بات ختم ہو چکی ہے کہ حکومت ہی زمین

کی مالک ہے اور وہی جاگیر یا معافی دے سکتی ہے ۔ جاگیر ایک خاص مقصد کے پیش نظر دی جایا کرتی تھی جس مقصد کا اب کوئی جواز نہیں ہے اور اس کو مارشل لاء ریگیولیشن ختم کر چکا ہے ۔ تعجب ہے کہ موجودہ حکومت کیسے اس کلاز کو جائز سمجھتی ہے ۔

"by special contract with the Government".

Can I have two minutes Sir ?

Mr. Speaker : Mr. Hamza now.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ۶) ۔ جناب سپیکر ۔ جب میں سچی بات کہتا ہوں تو یہ لوگ اس پر خفا ہو جاتے ہیں مگر جب یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک انقلابی حکومت ہے اور ہم اس کے قول و فعل پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دراصل یہ بدترین قسم کی رجعت پسندانہ حکومت ہے ۔ کم از کم ہمارے بعض دوست اس سے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار ضرور کرتے ہیں اور اس بات میں ذرا بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں چھوڑتے ۔ لیکن جب میں جناب تالپور صاحب کی طرف سے پیش کردہ دفعہ ۹۷ کی ضمنی دفعہ (۱) کے حصہ (الف) کی ترمیم کو دیکھتا ہوں تو حیران ہو جاتا ہوں کہ آیا حکومت کے اعلانوں کو درست سمجھوں یا اس ترمیم کی تہ میں جو نظریہ مضمر ہے اس کو درست سمجھوں ۔ آخر ان اعلانوں اور نظریوں میں کس کو درست سمجھا جائے ۔

جناب والا ۔ یہ تو ساری زمین کو حکومت کی ملکیت سمجھتے ہیں ۔ یہاں کونسی شہنشاہیت کا دور دورہ ہے ؟ اس ملک پر کس بادشاہ کا قبضہ ہے ؟ کس نے اس ملک کو بزور شمشیر فتح کیا ہے ؟ اگر واقعی یہاں کوئی شہنشاہ یا بادشاہ قابض ہوتا تو بات دوسری تھی ۔ مگر یہاں تو دعویٰ جمہوریت کا کیا جاتا ہے اور آئین کا حوالہ دیا جاتا ہے مگر جس قسم کی قانون سازی کی جا رہی ہے اس میں ایسی باتیں لکھ کر یہ ثابت کر رہے ہیں کہ یہ حکومت عوام کی حکومت نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ یہ کہتے ہیں کہ مالیہ حکومت کا لگان یا حصہ ہے ٹیکس نہیں ہے حالانکہ یہ سو فیصدی ٹیکس ہے ۔ محصولات کے مسلمہ اصولوں کے مطابق ٹیکس دہندہ کی استطاعت کے مطابق ہی عاید کیا جا سکتا ہے مگر یہ حکومت غریب عوام کو جو نان شبینہ کے محتاج ہیں اتنے گراں قدر ٹیکسوں کے بوجھ تلے دبا رہی ہے جن کی ادائیگی کی طاقت یا استطاعت ان میں نہیں ہے ۔ جناب قائد ایوان ملک خدا بخش بچہ صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے اس پر کافی اعتراضات کئے جا سکتے ہیں ۔ وہ اس ملک کی ساری زمین کو حکومت کی ملکیت سمجھتے ہیں اور مالیے کو اس زمین کا لگان یا اس کی آمدنی کا حصہ تصور فرماتے ہیں لیکن جب ہم عرض کرتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے مالکان کو اس مالیہ سے مستثنیٰ کر دیا جائے تو یہ پانچ ایکڑ اراضی یا ۲۵ روپے تک ادا کرنے والوں کو بھی مالیے سے مستثنیٰ کرنے کو تیار نہیں ہوتے ۔ جناب والا ۔ وزیر زراعت یعنی قائد ایوان نے فرمایا تھا کہ وقتاً فوقتاً جو احکامات اور سرکلر جاری ہوتے رہے ہیں انہی کو اب قانون کی صورت دی جا رہی ہے اور انہیں اس بل میں شامل کر لیا گیا ہے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب یہ صورت ہے تو ہم کیوں اسے ناپسند کرتے ہیں اور اس کو بیجا اہمیت دے رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ ملک خدا بخش صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ ایوان اب ان کو یہ اجازت بھی دے دے کہ وہ مقننہ کے اختیارات اپنے قبضہ میں لے کر ان گشتی مراسلوں کو قانونی حیثیت دے سکیں ۔ ساری دنیا میں کبھی کوئی مقننہ اپنے ہاتھ کاٹ کر اپنے اختیارات انتظامیہ کو نہیں سونپ سکتی بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ کوئی جمہوری حکومت تو اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی کہ وہ اپنے ہاتھ خود کاٹ کر اپنے سارے اختیارات انتظامیہ کے حوالے کر دے ۔ ہم انتظامیہ سے پوچھتے ہیں کہ اس طرح کے اختیارات کی ضرورت ہی کیا ہے اور اگر یہ کوئی وضاحت کر بھی سکیں تو ذیلی دفعہ کے ذریعہ ایسے اختیارات کیسے انتظامیہ کے سپرد کئے جا سکتے ہیں ؟

جناب سپیکر ۔ جناب صدر مملکت نے آج سے کئی سال پہلے ایک حکم جاری کیا تھا اس میں انہوں نے یہ فرمایا تھا

"Jagirs of whatever kind and by whatever name described shall be abolished without payment of any compensation. Jagirs in favour of religious, charitable or educational institutions approved by the Government may be replaced by monetary grants for specific purpose to be used in the manner prescribed by rule.

Abolition of intermediary interests—

A'la-malikiat and other such interest shall be abolished without payment of any compensation."

جب یہ قانون اس وقت لاگو ہے اور یہ حکم ہے اور اس کو قانون کا درجہ حاصل ہے اور پھر یہ ایک ایسا قانون ہے جو آئین سے بلند و بالا ہے کیونکہ آئین کے تحت اس کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا ۔ حکومت کی جانب سے نہیں بلکہ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے اس قسم کے احکامات جاری کئے گئے تھے ۔ آئین کے تحت جو مجبور و مقہور ہے اس پر آپ رائے زنی نہیں کر سکتے ۔ عدالتوں کے ہاتھ بند ہے ہیں ۔ یہ صدر مملکت نے عظیم کارنامہ کیا تھا جس پر قائد ایوان اور ہماری سرکاری پارٹی کے لوگ عام طور پر فخر کیا کرتے ہیں ۔ آج جب آپ کو یہ موقع نصیب ہے آپ اس مال گزاری کے قانون سے ان دقیانوسی دفعات کو علیحدہ کر دیں ۔ لیکن آپ ان کو علیحدہ کرنے کی بجائے یہ کر رہے ہیں کہ ''نیا جال لائے پرانے شکاری'' آپ نے اس کے الفاظ کو تو بدل دیا ہے لیکن اس کے مطلب کو نہیں بدلا ۔ بلکہ میں یہ کہوں گا آپ نے اس کو چھپا کر مزید گھناؤنا اور خطرناک بنا دیا ہے ۔ جناب سپیکر وہ حکومت جو چھوٹے چھوٹے اختیارات نیک نیتی اور انصاف سے استعمال نہیں کرتی اس کے لئے مجھے ڈر ہے اور آپ کہیں گے کہ میں غیر متعلقہ بات کرتا ہوں لیکن میرے نزدیک وہ انتہائی متعلقہ ہے . . . .

Malik Muhammad Akhtar : I am afraid the House is not in quorum.

Mr. Speaker : Let the bells be rung. (*bells were rung*). The House is now in quorum. Yes, please.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ معمولی معمولی اختیارات جو عام طور پر حکومت کو حاصل ہوتے ہیں اور وہ آنے والی حکومت کو بھی حاصل ہوں گے ۔ اگر وہ جائز طریقے سے اور انصاف سے استعمال نہیں کرتی تو اس حکومت کے افسران کو وہ اختیارات دینا زیادتی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میرا اشارہ زمینوں کی تقسیم کے متعلق ہے ۔ روٹ پرمٹوں کے جاری کرنے سے متعلق ہے ۔ فیکٹریوں کے لائسنس جاری کرنے سے متعلق ہے ۔ تعیناتیوں اور وکلاء کو مقدمات دینے سے متعلق ہے لیکن جو اختیارات آپ نے حاصل کئے ہیں آپ نے ان کو جس طریقے سے سیاسی اغراض کے لئے استعمال کیا ہے پھر بھلا بتائیں ایسی حکومت کو اس قسم کے اختیارات دینا ہم پسند کریں گے ۔ جس کے ذریعہ سے جس کسی کو چاہیں جزوی طور پر یا مکمل طور پر مالیہ معاف کر دیں ۔ اور جن لوگوں کا حق بنتا ہو ان کو معاف نہ کریں ۔ اس لئے کیا کمزور کو یہ مطالبہ کرنے یا اپنی معروضات پیش کرنے کی اجازت ہے ہرگز نہیں اگر ان کے ہاتھ میں طاقت ہے تو وہ طاقت کے بل بوتے پر اپنا حق حاصل کریں ۔ یہ ان کا حق ہے ۔ وہ لوگ آپ کی خوشامد کرتے ہیں ۔ آپ سے بھیک مانگتے ہیں لیکن آپ ان کو کچھ دینے کے لئے تیار نہیں اس کے برعکس وہ لوگ جو محض قومی کردار کو گرانے کے لئے ہیں ۔ قومی اخلاق کو بگاڑنے کے لئے ہیں یا چند ایک لوگوں کو نوازنے کے لئے یا سرمایہ دارانہ نظام ہم پر مسلط کرنے کے لئے ہیں آپ ان کو مراعات دیتے رہے ہیں ہم کس طرح پسند کر سکتے ہیں کہ وہ حکومت جو اس وقت اس ملک پر حکمرانی کر رہی ہے اس کو اختیارات دے دیئے جائیں ۔

جناب سپیکر ۔ اگر حکومت یہ اختیارات افسران کو دینا چاہتی ہے ، تو میں تمام کے تمام افسران کو بد دیانت نہیں کہتا لیکن مجھے ذاتی تجربہ ہے کہ اگر یہ اختیارات بعض افسران کو دے دیں تو شائد وہ ان کو

دیانتداری سے استعمال کریں لیکن عملاً یہ دیکھا گیا ہے کہ آپ اس قسم کے اختیارات افسران کو دے کر پیچھے بیٹھ کر ان کو ہدایات جاری کرتے ہیں ۔ زبانی احکامات دیتے ہیں ۔ یقیناً جو احکامات آپ جاری کرتے ہیں وہ ان کی بجاآوری کرتے ہیں لیکن بعض انتظامیہ کے اہل کار ایسے بھی ہیں جو ان پر عمل نہیں کرتے ۔ لیکن ان کی اکثریت بد عنوانی کی صورت میں قوم کے ساتھ زیادتی کرتی ہے اور اس سے ذاتی فائدہ اٹھاتی ہے ۔ میرے نزدیک یہ اختیارات محض افسران ہی ناجائز استعمال نہیں کریں گے بلکہ حکومت بھی ان کو اپنے مقصد کے لئے استعمال کرے گی اور پھر وہ حکومت جس کا ہسٹری شیٹ صاف نہ ہو ۔ آپ اس ملک کے رہنے والے عام شہری سے پوچھیں وہ یہی کہے گا کہ ان کو اس قسم کے اختیارات نہیں دیئے جا سکتے اگر اس کا ہسٹری شیٹ حقیقتاً صحیح معنوں میں آپ کے سامنے رکھا جائے یا وہ لوگ جنہوں نے اس کا ہسٹری شیٹ مرتب کیا ہو اور ان کے ہاتھ میں اختیارات ہوں اور وہ انہیں استعمال کریں اور مجھے اس دن کا ڈر ہے کہ اس حکومت کا انجام کیا ہوگا ۔ ان کو اس قسم کے اختیارات دینا عوام‌الناس کے ساتھ زیادتی کے مترادف ہے ۔ اس لئے میں جناب ملک محمد اختر صاحب کی ترمیم کی حمایت کرتا ہوں ۔

حاجی سردار عطا محمد (خیرپور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ میں اپنے علاقے سے ان کی خدمت کے لئے حاضر ہوا ہوں ۔ افسوس ہے کہ ہماری حکومت ہم سے ایسے اختیارات لینا چاہتی ہے ۔ پاکستان ایک اسلامی اصول کے لئے بنا تھا ۔ لوگ وہاں سے بھاگ کر ۔ اپنے جان و مال کی قربانیاں دے کر یہاں آئے تھے کہ یہ ایک فلاحی مملکت ہے ۔ ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہمارا جو بھی عامل ہو اس کے حکم کی تعمیل کریں ۔ لیکن اس پر بھی کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں ۔ جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر خود ہی اپنے مصارف بتلا دیئے کہ :۔

میں خود بتاتا ہوں کہ بیت‌المال سے مجھے کتنا لینا جائز ہے ؟ دو

جوڑے کپڑے ۔ ایک جاڑے کے لئے اور ایک گرمی کا ۔ ایک سواری جس پر حج اور عمرہ ادا کروں ۔ اور قریش کے ایک متوسطالحال آدمی کے اخراجات طعام کے برابر اپنے اور اہل و عیال کے لئے اخراجات طعام ۔ اس کے بعد میں ایک ادنیٰ مسلمان ہوں ۔ جو ان کا حال ہے وہی میرا حال ہے ۔

ہم سب پاکستانی ہیں اور ہم سب نے پاکستان بننے کے سلسلے میں جتنی قربانیاں دی ہیں وہ اسی خیال سے دی ہیں کہ ہمارا ایک مسلمان خلیفہ ہوگا اور اسی مسلمان خلیفہ وقت کے بنانے کے لئے ہم نے جان و مال اور اپنے بچے قربان کئے ہیں اور یہ قربانی کوئی آج کی نہیں ہے بلکہ اسی مقصد کے لئے شاہ اسماعیل شہید دہلوی نے بھی شہادت پائی تھی اور مولانا محمد علی بھی اپنے وطن سے ہجرت کرکے چلے گئے تھے اور سب پاکستانی اس امید اور اس امنگ کے ساتھ یہاں پر آئے تھے کہ ان کی اپنی ایک اسلامی مملکت بنے گی اور ان کا خلیفہ ان میں سے ہی ہوگا لیکن افسوس کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے ۔ آپ بتائیے کہ ہم میں سے کون خلیفہ ہے ۔ جتنے خلفاء ہیں ان میں سے کتنے ہم میں سے ہیں ۔ جو ہمارے سربراہ ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ آپ ترمیم سے متعلق باتیں نہیں کر رہے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں ترمیم کے متعلق ہی باتیں کر رہا ہوں میری گزارش یہ ہے کہ ہم اپنی اس حکومت کو اتنے اختیار دینے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ جس حکومت کے وزراء کو دس لاکھ روپے کی موٹریں درکار ہوں حالانکہ سات لاکھ کی ان کے پاس پہلے سے ہی موجود ہیں اور جو ایئر کنڈیشنڈ محلات میں رہتے ہوں اور ان اخراجات کے ذریعے ہمارے خون پسینے کی کمائی کو لوٹ رہے ہوں ۔ ہم ان لوگوں کو یہ سب کچھ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) ۔ جناب والا ۔ جناب حمزہ صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے میں اس کے متعلق صرف اسی قدر عرض کروں گا کہ روٹ پرمٹ اسی وقت دیئے جاتے ہیں کہ جب ان کے دیئے جانے کی ضرورت ہو جب سواریوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور جب دو مقامات کو آپس میں ملانا مقصود ہوتا ہے تو اس وقت روٹ پرمٹ دیئے جاتے ہیں اور اسی طرح کارخانے بھی اسی وقت بنائے جاتے ہیں جب کہ ان کی ضرورت پڑتی ہے سوال یہ ہے کہ کارخانے بنائے جائیں یا روٹ پرمٹ دیئے جائیں یا نہ ۔ اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو نہ ہی کارخانے کھولے جائیں اور نہ ہی روٹ پرمٹ دیئے جائیں اور جو stalemate جاری ہو ، اسے اسی طرح رہنے دیا جائے اور یا پھر روٹ پرمٹ وغیرہ صرف ان ہی لوگوں کو دیئے جائیں جن کی سفارش جناب حمزہ صاحب کریں ۔ یہ بات الگ ہے کہ اگر کسی شخص کو روٹ پرمٹ دیا جائے تو وہ جناب حمزہ صاحب کو پسند نہ ہوگا ۔ تو اس صورت میں پھر یہی ہو سکتا ہے کہ ہم روٹ پرمٹ وغیرہ صرف حمزہ صاحب کے کہنے کے مطابق ہی دیا کریں اور اگر کوئی شخص حمزہ صاحب کو پسند نہیں ہے اور اس کو روٹ پرمٹ دیا جائے تو اس کے متعلق حمزہ صاحب یہ فرمائیں کہ حکومت نے اس میں بداعتدالی یا زیادتی کی ہے اور یہ کہ انہیں حکومت کے اس فعل کے ساتھ اتفاق نہیں ہے ، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے حمزہ صاحب سے اتفاق نہیں ہے ۔ البتہ جہاں تک اس سب کلاز کا تعلق ہے ، حمزہ صاحب نے ایک مثال بھی quote نہیں کی کہ جب یہ حکومت برسراقتدار آئی ہے ، یہ کلاز تب بھی موجود تھی جب یہ regime قائم ہوا ہے اور یہ کلاز پہلے بل میں بھی موجود تھی لیکن وہ ایک مثال بھی بیان نہیں کرسکے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ ایسی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں ۔

وزیر مال ۔ مولانا صاحب بھی کوئی مثال بیان نہیں کر سکتے اور نہ ہی حمزہ صاحب کوئی مثال دے سکتے ہیں کہ حکومت نے کسی کو

معافی دی ہو ۔ تو جب حکومت نے کبھی کسی کو معافی نہیں دی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ معافی دی تو نہیں جاتی البتہ ایسی شق ضرور ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اس سلسلے میں اعتراض کی تو کوئی خاص وجہ نہیں ہے ۔

Khawaja Muhammad Safdar : Then why this provision.

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote. The question is :

> That in the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur, appearing at serial No. 1, in the 4th Supplement to List No. I in the proposed sub-clause (1) of clause 57, for para. (a) the following be substituted, namely :—
>
> "(a) such land as has been wholly exempted from that liability by the provisions of any law for the time being in force ;".

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : It is substantially the same Sir.

Mr. Speaker : Yes. It is not moved. Next amendment by Khan Muhammad Anwar Ali Khan Baloch. It has just been given to me.

Mr. Hamza : This would perhaps be his maiden amendment Sir.

Mr. Speaker : Yes, of course. Yes please.

Khan Muhammad Anwar Ali Khan Baloch : Sir, I beg to move :

> That in the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur, appearing at serial No. (1) in the 4th supplement to List No. I, sub clause (1) to Clause 57, the following para (d) be substituted :—
>
> "(d) land on which Property Tax under the West Pakistan Urban Immovable Property Tax Act, 1958, is payable ;"

Mr. Speaker : Amendment to the amendment moved is :

> That in the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur, appearing at serial No (1) in the 4th supplement to List No 1 sub-clause (1) to Clause 57, the following para (d) be substituted :—
>
> "(d) land on which Property Tax under the West Pakistan Urban Immovable Property Tax Act, 1958, is payable ;"

Malik Muhammad Akhtar : Opposed. Sir, I would like to have a copy of the amendment as it has just been moved in the House.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - میں اس کے متعلق اتنا عرض کروں گا کہ ملک اختر صاحب جتنی دیر میں اسے پڑھیں، اگر وہ اجازت دیں تو میں اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کردوں وہ اس کے مطالعہ کے دوران میری گزارشات پر بھی کان دھرے رہیں - میری گزارش یہ ہے کہ اس ایوان میں دو تین دن سے یہ بحث ہو رہی تھی کہ جائیدادوں پر دوہرا یا تہرا ٹیکس نہ عائد کیا جائے اور جو مالکان اپنی جائیدادوں پر ہاؤس ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس ادا کر رہے ہیں ان کی ان جائیدادوں کو مالگزاری کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ، اس اصول کو اس ترمیم کے ذریعے تسلیم کر لیا گیا ہے جس کے لئے میں ذاتی طور پر حکومت کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اس طرح سے میری ایک تجویز کر شرف قبولیت بخشا ہے اس کے لئے میں یقیناً ان کا تہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے میری ایک تجویز کو اس رنگ میں سہی جس میں میں نے پیش کیا تھا قبول تو فرما لیا - اس لئے میں اپنے دوست سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس ترمیم کی مخالفت نہ کریں -

Malik Muhammad Akhtar : I do not oppose Sir.

Mr. Speaker : There is no opposition ; the amendment is carried. Other notices of amendments given by Malik Muhammad Akhtar, Khawaja Muhammad Safdar, Mr. Hamza and Major Muhammad Aslam Jan, are ruled out of order in view of the acceptance of this clause.

Next amendment No. 4, by Sardar Muhammad Ashraf Khan.

Sardar Muhammad Ashraf Khan : Sir, I beg to move :

That in the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur, appearing at serial No. 1, in the 4th Supplement to List No. I, for para (e) and Explanation following thereafter of the proposed sub-clause (1) of clause 57, the following be substituted, namely :—

"(e) waste and barren land not under cultivation for a continuous period of not less than eight years immediately before the date of

notification of general assessment or re-assessment under Section 60 ; provided that where any waste and barren land is brought under cultivation at any time after the date of such notification, such land shall be liable to the payment of land revenue for a period of six years from the date it is so brought under cultivation."

MrS. peaker : Amendment to the amendment moved is :

That in the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur, appearing at serial No. 1, in the 4th amendment to List No. 1 for para (e) and Explanation following thereafter of the proposed sub-clause (1) of clause 57, the following be substituted, namely :—

"(e) waste and barren land not under cultivation for a continuous period of not less than eight years immediately before the date of notification of general assessment or re-assessment under Section 60 ; provided that where any waste and barren land is brought under cultivation at any time and after the date of such notification, such land shall not be liable to the payment of land revenue for a period of six years from the date it is so brought under cultivation."

Malik Muhammad Akhtar : Opposed.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میری رائے یہ ہے کہ سب سے پہلے ملک اختر صاحب کی ترمیم نمبر ۵ ایوان میں پیش ہونی چاہیئے تھی کیونکہ اس میں تین سال کا عرصہ لکھا ہوا ہے اور اس کے بعد جو ترمیم میں نے پیش کی ہے اور جسے آج ہی circulate کیا گیا ہے اور جس میں کہ چار سال کا عرصہ لکھا ہوا ہے اور جس میں بنجر قدیم اراضی کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ جو زمین چار سال سے متواتر غیر کاشتہ اور غیرآباد ہو ، اسے بنجر قدیم کہا جائے اور ملک اختر صاحب فرماتے ہیں کہ جو زمین تین سال سے غیر آباد اور غیر کاشتہ ہو اسے بنجر قدیم کہا جائے اور حکومت کی جانب سے آٹھ سال کا عرصہ تجویز کیا گیا ہے تو اگر ملک صاحب کی ترمیم قبول ہو گئی تو پھر میری ترمیم زیر بحث نہیں آسکتی -

Mr. Speaker : This is for substitution.

Khawaja Mohammad Safdar : Ours is also for substitution.
"Waste and barren land not under cultivation . . . ."

Mr. Speaker : Which one is this ?

خواجہ محمد صفدر ۔ میری ترمیم وہ ہے جو کہ آج سرکولیٹ ہوئی ہے اور جو کہ نمبر شمار ۱ پر ہے ۔ اگر میں یہ تجویز نہ بھی کروں میں اس کے متعلق ایک منٹ میں عرض کرتا ہوں کیونکہ ایوان سے باہر کچھ فیصلہ ہوا تھا محترم وزیر مال اس وقت تشریف فرما نہیں تھے اور دراصل قائد حزب اقتدار اور میرے درمیان یہ بات ہوئی تھی کہ اس صوبے میں ہمیں قواعد کی رو سے اس وقت جو رعائیت حاصل ہے یہ اسمبلی انہیں جوں کا توں رہنے دے ۔

جناب والا ۔ یہ موٹی سی بات ہے ۔ اس وقت میرے پاس ایک کتاب ہے ۔ وزیر مال توجہ فرماویں ۔ میں اس کتاب میں سے ایک اقتباس پڑھے دیتا ہوں ۔ یہ کتاب جناب قائد ایوان ملک خدا بخش صاحب کی لکھی ہوئی ہے ۔ اس کا نام ہے "زرعی کارکنوں کے لئے راہ عمل" اس کے صفحہ ۱۷۵ پر درج ہے ۔ "نئے رقبوں پر آبیانے اور مالیے کی رعائتیں" ۔

اس میں سے میں صرف متعلقہ سطور عرض کروں گا ۔ اس میں کہا گیا ہے کہ بنجر قدیم کو توتوڑ کیا جائے یا زیر کاشت لایا جائے تو وہ زمین تین سال کے لئے مستثنیٰ ہوگی بشرطیکہ پچھلی آٹھ مسلسل کٹائیوں یا فصلوں یا Harvests میں وہ اراضی کاشت نہ ہوئی ہو ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ چار سال کے لئے کاشت نہ ہوئی ہو ۔ اگر آپ غور سے دیکھیں تو میری ترمیم ان قواعد کے عین مطابق ہے اس لئے اسی بنا پر غالباً جناب قائد ایوان نے آج صبح ارشاد فرمایا تھا کہ وہ اپنے دوستوں سے باتیں کر لیں ۔ اگرچہ ذاتی طور پر انہیں میری یہ تجویز قبول ہوگی ۔

اگر آپ آٹھ سال کی بجائے ۴ سال کر دیں تو تمام جھگڑا ختم ہو جائے گا ۔ اور کوئی تنازعہ نہیں ۔ آپ دیکھ لیں اور اس پر دوبارہ غور کر لیں ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی (ملتان - ۱) - جناب والا - یہاں جو کچھ فرمایا گیا ہے میں اسے سمجھنا چاہتا ہوں - یہ رعایت تو پہلے ہی ملی ہوئی ہے کہ جو بنجر قدیم رقبہ ۸ فصل یا ۴ سال کے بعد آباد کیا جائے گا اس کو مستثنیٰ قرار دیا جائے گا -

جناب والا - Barren Land تو وہ ہے جو غیر ممکن رقبہ ہے - جس کو آباد کرنے کے بعد حکومت کی طرف سے پانی کی facility نہ ہو - اس کو uncommanded بھی کہا جاتا ہے - جب ایسی زمین کو آباد کیا جائے تو اس کے لئے آٹھ سال کی شرط لگائی گئی ہے کہ وہ نوٹیفیکیشن سے ۸ سال پہلے غیر ممکن رقبہ رہا ہو - بنجر قدیم دراصل وہ رقبہ ہوتا ہے جو کسی وقت آباد تھا مگر آٹھ فصل تک وہ غیر آباد ہو گیا - اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے آباد ہو چکا تھا اور اب اگر وہ آٹھ فصل تک غیر آباد ہو گیا ہے اور اس کے بعد پھر آباد کیا جائے تو اس پر یہ رعایت نہیں دی جا رہی - بلکہ یہ رعایت ان رقبہ جات کو دی جا رہی ہے جو غیر ممکن . . . .

خواجہ محمد صفدر - میرے بھائی کو کچھ غلطی ہوئی ہے - کیونکہ یہ اس تعریف کو اور زیادہ restrict اور محدود کر رہے ہیں - آپ اس کو وسیع معنی پہنائیں جو اس کے الفاظ سے نکلتے ہیں -

وزیر مال - اگر ۴ سال کی بجائے ۶ سال کر دیا جائے تو کیا حرج ہے -

خواجہ محمد صفدر - آپ چار سال ہی رہنے دیں تو بہتر ہے -

وزیر مال - میرا خیال ہے ۶ سال ہو جائے تو اچھا ہے جس طرح ہم نے پہلے ۶ سال کیا ہے -

خواجہ محمد صفدر - میں اس کی تعریف کرتا ہوں -

Sir, I understand there is some misconception about it.

جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے ۔ کہ Barren اور Waste Land سے کیا مراد ہے ۔ آپ دیکھیں کہ خود اسی شق میں Barren اور Waste Land کی تعریف کر دی گئی ہے کہ Barren اور Waste Land وہ ہوگی کہ جب assessment کرنے کے لئے notification ہو جائے یعنی جب دفعہ ۶۰ کے تحت بندوبست کا نوٹیفیکیشن ہوگا اس سے پہلے آٹھ سال وہ رقبہ بنجر رہا ہو ۔ یا غیر کاشت رہا ہو غیر مزروعہ رہا ہو ۔ غالباً میرے دوست اس کی implication کو اچھی طرح نہیں سمجھ رہے ۔ اگر ایک زمین آج سے گزشتہ آٹھ یا دس سال پہلے غیر کاشت رہی ہے مثلاً میرے ضلع میں assessment ۲۰ سال پہلے ہوئی ہے تو اس تعریف کے مطابق ان ۲۰ سالوں سے پہلے آٹھ سال گنے جائیں ۔

یہ رعایت معمولی سی ہے ۔ اس کو رعایت کہنا ہی نہیں چاہئے ۔ لیکن چونکہ ہم بار بار مطالبہ کر رہے ہیں کہ زراعت کو ترقی دینے کی غرض سے زمینداروں کو کچھ نہ کچھ رعایت دی جائے اگر زیادہ نہیں تو تھوڑی رعایت تو حکومت دے رہی ہے ۔ یا جو رعایت اس سے پہلے موجود ہے میں چاہتا ہوں کہ اسے واپس نہ لیا جائے ۔ اس سے اگرچہ کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ جب بندوبست ہوا تھا اس سے ۸ سال پہلے جو زمین پڑی ہوئی ہے اس کو اگر آج نوتوڑ کیا جائے تو تب اس سے چھ سال کے لئے مالیہ سے معافی ملے گی ۔ یہ نہیں کہ آج جو زمین ویسے پڑی ہے جس کو آپ دیکھتے ہیں کہ ایسے ہی پڑی ہے تو نوتوڑ کر لیا تو اس سے کچھ رعایت ملے گی ۔

جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ نہایت معمولی سی ترمیم ہے جو کہ محکمہ مال کی اپنی تعریف میں موجود ہے انہوں نے اسے زیادہ محدود کر دیا ہے ۔ اس سے کوئی ایسی بڑی رعایت تو نہیں دی جا رہی جس سے انکار کیا جاتا یا ایسا اظہار کیا جاتا کہ

ہمیں یہ قبول نہیں ۔ بہر حال اگر انہیں قبول نہیں تو پھر جیسے وہ چاہتے ہیں کریں ۔

میر ولی محمد خان تالپور ۔ جناب والا ۔ اس شق کی ضرورت اس لئے ہے کیونکہ سندھ میں بنجر قدیم اور بنجر جدید کی کوئی definition سندھ لینڈ ریونیو کوڈ میں نہیں ۔ اب یکساں کرنے کے لئے Barren اور Waste Land کے الفاظ لکھ کر اس کی definition کر دی ہے ۔ یہ درست ہے کہ یہ چیز پنجاب میں پہلے ہی موجود تھی اور آٹھ فصل کی رعایت دی جاتی تھی ۔ لیکن سندھ اور پنجاب سب کو ملا کر آٹھ سال کر دی گئی ہے ۔ اب جناب وزیر مال کے اختیار میں ہے کہ وہ اسے چار سال کر دیں یا زیادہ کر دیں ۔

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I have another view point to explain before the House.

Mr. Speaker : The Member may please take his seat.

وزیر مال ۔ خواجہ صاحب نے یہ فیصلہ مان لیا ہے کہ ۶ سال کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یعنی ۸ سال کی بجائے ۶ سال کر دیا جائے ۔

وزیر مال ۔ جی ہاں جو زمین آٹھ سال غیر آباد ہو اسے ۶ سال کر دیں ۔

Mr. Speaker : The Member means to say that I should read six years instead of eight years.

Minister of Revenue : Yes Sir.

Haji Gul Hassan Mangi : Sir, in Sind, it is only three years. The same law is not applied in the Punjab. It would be in the interest of the people if it is four years. Both in Punjab and Sind it should be four years. On that basis we can make it four years.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ اصل میں جو بات یہاں کہی گئی ہے میں اسے سمجھ نہیں سکا یا ہاؤس نے اس پر غور نہیں کیا ۔ میں چاہتا ہوں کہ کچھ عرض کروں شاید میرا نقطہ prevail کر جائے ۔

گزارش یہ ہے کہ جو ترمیم یہاں آئی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں ۔

"waste and barren land not under cultivation for a continuous period not less than eight years immediately before the date of notification of the general assessment or re-assessment under Section 60."

اگر میں اسے غلط سمجھ رہا ہوں تو جناب قائد حزب اختلاف اس کی وضاحت فرما دیں ۔

جناب والا ۔ اس substitution کلاز کی جو wording میری سمجھ میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ اس نئے substitution کلاز میں آٹھ سال اس نوٹیفیکیشن سے قبل جو نوٹیفیکیشن جنرل assessment یا reassessment کے متعلق دفعہ ۶۰ کے تحت کرنا ہے ۔ تو میں جو سمجھا ہوں ہو سکتا ہے میں غلط سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ جو assessment یا reassessment ہوتی ہو اور اس نوٹیفیکیشن کی جو تاریخ ہے اگر اس سے ۸ ۔ سال قبل جو علاقہ بنجر ہے تو اسے بنجر قرار دیا جائے گا ۔ اگر یہی صورت ہے تو کم سے کم میں اس کلاز سے اتفاق کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کیونکہ دفعہ ۶۵ ۔ جو مجوزہ ہے اس کے تحت ــ ــ ــ ــ

مسٹر سپیکر ۔ اس کے ماتحت ریونیو آفیسر نے assess کرنا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ اس کے تحت یہ ہے مجھے عرض کرنے دیجئے ۶۵ اے میں یہ ہے

"The Board of Revenue when confirming an assessment under sub-section (1) of section 64 shall fix a period of time for which the assessment shall remain in force

(2) the period fixed under sub-section (1) shall be 25 years."

مطلب یہ ہے کہ assessment کا جو period ہم تجویز کر رہے ہیں وہ

۲۵ ۔ سال کا ہوگا اور یہ موجودہ لینڈ ریونیو بل کے تحت ہوگا جس کو ایکٹ ہو جاتا ہے ۔ تو اس کے تحت ایک نوٹیفیکیشن ہو جائے گا کہ یہ assessment ۲۵ سال کے لئے رہے گا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بنجر زمین جس کو قرار دینا ہے اس کے لئے یہ شرط قرار دیگئی ہے ۔

Waste and barren land not under cultivation for a continuous period of not less than eight years immediately before the date of notification of general assessment or re-assessment under Section 60 ;

یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ بنجر قدیم یا غیر مزروعہ علاقہ وہ ہوگا جو نوٹیفیکیشن کی تاریخ تک اور ۸ سال اس سے قبل یعنی اس کو یہ ۳۳ سال کے لئے debar کرنا چاہتے ہیں جناب والا یہ چیز میرے لئے قابل قبول نہیں ہے ۔ اگر آپ مجھے کہنے دیں تو میں اس پر بحث کر دوں، اور اس نکتہ کے بعد ــــــ

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب ۳۳ سال کے لئے debar نہیں کر رہے ہیں اس کے لئے ایک تاریخ مقرر کی گئی ہے کہ اگر اس سے قبل کاشت نہیں ہوئی ہے تو وہ بنجر تصور کیا جائے گا ۔ اور اگر ۸ سال پہلے کاشت ہوا ہوگا تو اس کی assessment نہیں ہوگی اور اگر وہ علاقہ ۸ سال پہلے کاشت ہوتا رہا ہے تو اس کی assessment ہو جائے گی ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ ایک چیز یہ ہے کہ فرض کیجئے کہ انہوں نے ۱۹۷۰ء میں assessment کر دی اور اس کے بعد ایک علاقہ کو انہوں نے declare کر دیا کہ یہ علاقہ قابل کاشت ہے تو assessment کا duration ۲۵ سال ہے تو ان ۲۵ سالوں میں اگر کوئی علاقہ سیم و تھور کی وجہ سے ناقابل کاشت ہو جائے تو اس قانون کی صورت میں اور اس کی کلاز کی صورت میں اس کے لئے یہ رعایت applicable نہ ہوگی ۔ تو اس لئے میں اس کو oppose کرتا ہوں ۔ آپ مجھ کو اجازت دیں کہ میں argument دوں ۔

جناب والا ۔ اس میں argument کرتے ہوئے سب سے قبل میں ایک حالیہ واقعہ کا ذکر کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کا خیال یہ ہے کہ اس assessment کی کلاز میں اس کو بھی provide کیا جائے جو بعد میں بنجر ہو جائے ۔

ملک محمد اختر ۔ ایسی پراویژن ہونی چاہئیے کہ اگر کوئی زمین بنجر ہو جاتی ہے تو اس کے لئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب اس وقت جو پراویژن ہے وہ assessment کے لئے ہے اس کے لئے exemption کی stage بعد میں آئے گی ۔

Malik Muhammad Akhtar : It has been generally dealt with in this clause. Allow me to say Sir. My argument may convince them and it is in public interest.

مجھے کہنے دیجئے ۔ جناب والا میرے پاس ان کے لئے ان کے لئے ایک اخبار ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایک لاکھ ایکڑ زمین ہر سال سیم و تھور کی نذر ہو جاتی ہے ۔ اگر ایک لاکھ ایکڑ زمین سیم و تھور کی نذر ہو جاتی ہے اور یہ نئی assessment ۱۹۶۸ء میں کر دیتے ہیں تو ۳۳ سال اس شخص کو بدستور لگان دینا ہوگا ۔ اس کے لئے انہوں نے پراویژن نہیں کی تو اس کے لئے کلاز as worded ممکن ہے کہ اس سے یہ اختلاف کرتے ہوں لیکن کلاز as worded درست نہیں ہے اگر اس پر یہ اتفاق رائے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو یہ ریونیو منسٹر صاحب اور ہمارے قائد حزب اختلاف اس دقت کو دور کر دیں جس کو انہوں نے تسلیم کیا ہے ۔

Mr. Speaker : Does Mr. Aslam Jan want to speak ?

Major Muhammad Aslam Jan : No Sir.

Haji Gul Hassan Mangi : Sir the Revenue Minister has agreed to four years.

Minister of Revenue : No Sir.

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی ـ جناب والا کے توسط سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں جہاں ابھی سیٹلمنٹ ہو چکا ہے اور جو زمین چار آٹھ فصلوں سے بنجر قدیم تھی اور اس کو کسی شخص نے قابل کاشت بنایا تھا تو اس میں کچھ رقبہ مزروعہ شامل ہو گیا اور باقی جو رقبہ رہ گیا تو اس کو اگر قابل کاشت کر رہا ہے تو آیا وہ اس نوٹیفیکیشن کے ۸ سال بعد شامل ہوگا یا پہلے جو چار سال کی شرط تھی اور اس میں اس کو مراعات مل رہی تھیں وہ اس میں شامل ہوگا ؟

مسٹر سپیکر ـ خاکوانی صاحب اس میں provide کیا گیا ہے اگر آپ غور سے دیکھیں تو اس میں یہ ہے :

"provided that where any waste and barren land is brought under cultivation at any time after the date of such notification, such land shall not be liable to the payment of land revenue for a period of six years from the date it is so brought under cultivation."

اگر assessment کے بعد یا سیٹلمنٹ کے وقت جو رقبہ exempted تھا وہ توڑ ہو کر زیر کاشت آ گیا ہے تو چھ سال تک اس کو لینڈ ریونیو معاف ہوگا اس کے بعد اس کو assessment ایکٹ کے ماتحت لا کر اس کا assessment ہوگا ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی ـ جناب والا جیسا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ جو ہمیں پہلے مراعات مل رہی تھیں وہ آیا اس کلاز کے آنے کے بعد ملتی رہیں گی یا جیسا کہ ریونیو منسٹر صاحب فرماتے ہیں کہ اس کو ۸ سال یا ۱۰ سال یا ۶ سال کر دیا جائے میں صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کلاز کے آنے کے بعد اور سیٹلمنٹ ہو جانے کے بعد جو رقبہ مزروعہ درج کیا جائے گا یا جو غیر مزروعہ ہوگا اگر وہ آٹھ سال یا چھ سال کا نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو وہ مراعات نہیں ہوں گی یا ہوں گی ۔

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) — اس کو وہ مراعات نہیں ملیں گی - مثال کے طور پر جیسا کہ ملک اختر صاحب نے فرمایا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۷۰ء کو نوٹیفیکیشن ہو جاتا ہے اور اس امنڈمنٹ کی رو سے اگر آٹھ سال یا چھ سال زمین غیر آباد رہے گی تو اس کا assessment نہیں ہوگا اور اگر کسی وقت بھی آباد ہو گئی ہے تو اس کا assessment ہوگا -

مسٹر سپیکر — یعنی پہلے چار سال assessment نہیں ہوتی تھی اب چھ سال assessment نہیں ہوگی -

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی — یعنی جو مراعات وہ حاصل کر رہا تھا وہ بند ہو جائیں گی اس کے لئے تو خواجہ صاحب نے پہلے ہی فرمایا ہے کہ اس کی مراعات کو ختم کیا جا رہا ہے اور اس کی مدت کو بڑھایا جا رہا ہے -

وزیر مال - اس کی مدت نہیں بڑھے گی -

مسٹر سپیکر — میرے خیال میں دو سال پیچھے چلی گئی - چار سال کے بجائے ۶ سال ہو گئی ہے - اور اب وہی بنجر ہو گی جو ۶ سال سے بنجر تھی -

وزیر مال — پہلے assessment تین سال کے لئے تھا اب چار سال کر دیا گیا ہے -

خواجہ محمد صفدر — جناب والا - میں ایک چیز یہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ شمالی زون کے تازہ ریونیو ریکارڈ میں بنجر قدیم کے طور پر درج ہونے والے تمام رقبوں یا جنوبی زون میں تازہ ریونیو ریکارڈ میں درج ناقابل کاشت بنجر زمین یا غیر زیر کاشت تمام رقبے آبیانے اور مالیے سے

مستثنیٰ ہوں گے بشرطیکہ رقبہ پچھلی مسلسل ۸ کٹائیوں کے دوران بنجر قدیم نا قابل کاشت بنجر زیر کاشت یا غیر زیر کاشت رقبہ رہا ہو اس میں اور اُس میں بے پناہ فرق ہے اور فرق یہ ہے کہ ہم نے یہاں پر ایک چھ سال کی مدت مقرر کی ہے جسے وزیر مال صاحب نے قبول فرما لیا ہے۔ رعایت یہ ہے کہ اگر کوئی زمین کاغذات مال کے اندر بنجر درج چلی آ رہی ہے۔ یا غیر کاشتہ لکھی گئی ہے اور ہم اس کو آج نو توڑ کریں گے تو اس صورت میں ہمیں تین سال کی مالیہ سے معافی دی جائے گی۔ چنانچہ اس وقت پوزیشن یہ ہے جناب والا۔ اور اس وقت جو پوزیشن ہے اس سے ہم انحراف کر رہے ہیں۔ ایک منٹ کی آپ مجھے اجازت دیجئے۔ میرے پاس اس وقت جو کچھ بھی ہے پیش کرتا ہوں اگرچہ میرے پاس اصل notification نہیں ہے۔ بہر حال۔ میرے پاس جو کتاب ہے اس پر محترم قائد ایوان کا اسم گرامی بطور مولف ثبت ہے۔ تو جناب پوزیشن اس وقت یہ ہے کہ آج میں بنجر اراضی کو نو توڑ کرتا ہوں۔ اور اگر وہ اُن کی گزشتہ ۸ سالوں میں غیرکاشت درج ہے تو اس صورت میں مجھے یہ حق حاصل ہے کہ آئندہ تین سال کے لئے اس اراضی پر مالیہ ادا نہ کروں اور میں یہ ثابت کر سکتا ہوں۔

مسٹر سپیکر — آئیندہ تین سال کے لئے۔

خواجہ محمد صفدر — جی ہاں آئندہ تین سال کے لئے۔

مسٹر سپیکر۔ لیکن اس صورت میں چھ سال ہو جائیں گے۔

خواجہ محمد صفدر۔ اس میں دقت کیا ہوگی۔ وہ دقت یہ ہوگی کہ مجھے چھ سال بھی مان لینے سے انکار نہیں۔ چھ سال اور چار سال میں کوئی لمبا فرق نہیں ہے۔ لیکن وہ تاریخ کب سے شروع ہوگی وہ Date of notification of assessment or Re-assessment. سے شروع ہوگی۔

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب آپ case کو confuse نہ فرمائیں ۔ آپ اس case کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ اگر assessment کے اندر تو توڑ کرتے ہیں تو اس صورت میں آپ یہ فرما رہے ہیں کہ موجودہ کلاز جو ہے وہ exemption دیتا ہے اسے جو آج نو توڑ کرے تو اسے چھ سال تک Land Revenue میں رعایت دی جائے گی اور چھ سال تک وہ لینڈ ریونیو نہیں دے گا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ بشرطیکہ زمین بنجر ہو اور وہ دفعہ ۶۰ کے تحت نوٹیفیکیشن کی تاریخ سے پہلے چھ سال ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ No ۔ وہ assessment کے لئے ہے ۔ اس وقت جو assessment ہو گی اس وقت یہ دیکھنا ہو گا کہ اس وقت یہ جو زمین ہے وہ چھ سال سے بنجر تھی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اس کے لئے آپ proviso ملاحظہ فرماویں ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں اسی کے اندر ہے آپ دیکھیں ۔

> ". . . . provided that where any waste and barren land is brought under cultivation at any time after the date of such notification, such land shall not be liable to the payment of land revenue for a period of six years from the date it is so brought under cultivation."

جس روز سے cultivation ہوگا اسی روز سے چھ سال بعد تک اس کو Land Revenue سے exemption ہوگا ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی ۔ آپ نے یہ درست فرمایا ہے ۔ جس وقت سے وہ settlement ہوگا اس وقت سے ۶ سال شمار کئے جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ دیکھا یہ جائے گا کہ اگر آج سے آپنے نوتوڑ کیا ہے

تو آج سے ہی آپ کو چھ سال کے لئے لینڈ ریونیو میں exemption ہوگا ۔

نواب زادہ غلام قاسم خان خاکوانی ۔ میرا پوائنٹ یہ ہے کہ چونکہ settlement ہو چکا ہے اس لئے notification بھی ہو گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ settlement بھی ہو چکا ہے اور notification بھی ہو چکا ہے جو چیز assess ہو چکی ہے وہ چیز assessed رہے گی اور جو چیز assess نہیں ہوئی ہے اگر آپ بنجر زمین کو آج توڑ کرتے ہیں تو اس کے مطابق اس کے notification ، assessment اور amendment کے بعد بھی آپ کو ۶ سال کے لئے exemption ملے گی ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ۸ فصلوں سے جو زمین بنجر قدیم تھی اور سیٹلمنٹ سے پہلے اس کی آبادی شروع ہو گئی تو وہ ۸ فصل شمار ہو جائے گی اور اس اصول کے ماتحت اس میں مجھے رعایت مل رہی تھی ۔ لیکن اب میں ۳ سال کے لئے exempt ہو جاؤں گا ۔ مگر جب settlement ہو چکا تو اس میں وہ مزروعہ آ گئی ۔ اس لئے میری عرض ہے کہ اس میں جو انہوں نے شرط لگائی ہے جس کی مراعات میں حاصل کر چکا ہوں اور آج تک وہ مراعات میں حاصل کر رہا ہوں اس شرط کے تحت مجھے ۶ سال پہلے کی زمین ملے گی ۔ مگر اب جو ۸ فصل والی شرط ہے اس کے مطابق مجھے زمین نہیں ملے گی ۔ اس لئے جیسے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ایک طرف تو آپ نے رعایت دی ہے اور دوسری طرف ۸ فصل سے جو لوگ رعایت حاصل کر رہے ہیں اس کو چھ سال پیچھے کر دیا ہے میرے ضلع کا assessment ہو چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ صحیح ہے کہ assessment کے وقت جو رعایت ہے اس کو دو سال late کر دیا گیا ہے ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی ۔ وہی تو جناب میں عرض کر

رہا ہوں ۔

Mr. Speaker : Am I right?

Minister of Revenue : Yes Sir.

یہاں دو سال کی رعایت بعد میں دی گئی ہے اور میرے خیال میں اس میں نفع زیادہ ہوگا ۔ اس میں نفع بہت زیادہ ہوگا ۔

Mr. Speaker : I will put the amendment to the vote of the House.

The question is—

That in the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur, appearing at serial No. 1, in the 4th Supplement to List No. 1 for para (e) and Explanation following thereafter of the proposed sub-clause (1) of clause 57, the following be substituted, namely :—

"(e) waste and barren land not under cultivation for a continuous period of not less than eight years immediately before the date of notification of general assessment or re-assessment under Section 60 ; provided that where any waste and barren land is brought under cultivation at any time after the date of such notification, such land shall not be liable to the payment of land revenue for a period of six years from the date it is so brought under cultivation."

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next amendment given notice of by Malik Muhammad Akhtar is out of order.

خواجہ محمد صفدر ۔ عرض یہ ہے کہ میں اسی ترمیم کے پہلے حصے کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Khawaja Sahib, there is a lot of confusion.

خواجہ محمد صفدر ۔ چھ کے بجائے جو Part (E) کے متعلق ہے اس (E) کے آگے کچھ اضافہ کرنا چاہیے ۔ اور وہ بھی وہی ہے اور یہاں پر حصہ (F) اور حصہ (G) کیا گیا ہے یہاں صرف حصہ (G) کو add کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر - وہ کون سی ہے -

Khawaja Muhammad Safdar : Ist supplement to revised list No. II at No. 2.

مسٹر سپیکر - جو آج issue ہوا ہے - یہاں صرف ایک کلاز ہے جس کا explanation ہے

You are not moving this amendment.

خواجہ محمد صفدر - میں اس کو اس لئے جناب والا پیش نہیں کرنا چاہتا کہ (F) کلاز میں نے یہاں پیش کر دی ہے -

Mr. Speaker ; Alright, it is up to the Member.

This amendment is not moved.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move·

That in the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur, appearing at serial No. 1, in the 4th Supplement to List No. 1, after the proposed para (d) of sub-clause (1) of clause 57, the following be added, namely :—

"(f) all holding assessed to land revenue to the sum of upto Rs. 50 per year shall not be liable to pay land revenue.

Explanation :—For the purposes of para (f) the total holdings of a land-owner wherever situated in West Pakistan, shall be taken together."

Mr. Speaker : Amendment to the amendment moved is :

That in the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur, appearing at serial No. 1, in the 4th Supplement to List No. 1 after the proposed para (d) of sub-clause (1) of clause 57, the following be added, namely ;—

"(f) all holding assessed to land revenue to the sum of upto Rs. 50 per year shall not be liable to pay land revenue.

Explanation :—For the purposes of para (f) the total holdings of a land-owner wherever situated in West Pakistan, shall be taken together."

Minister of Revenue : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - میری اس ترمیم کا منشاء اور مدعا یہ ہے کہ وہ چھوٹے زمیندار جو پچاس روپیہ تک مجموعی طور پر مالیہ ادا کرتے ہیں اور یا وہ مجموعی طور پر ۵۰ روپیہ تک مالیہ ادا کرتے ہیں تو ان کو اس مالیہ کی ادائیگی سے مستثنیٰ کیا جائے -

جناب والا - گزشتہ تین روز سے اس معزز ایوان کے سامنے ہماری جانب سے اس حق میں دلائل پیش کئے جا رہے ہیں کہ چھوٹے زمینداروں پر مالیہ یا مالگزاری کا اطلاق یا ان سے اس کی وصولی کا کسی اخلاقی یا قانونی اعتبار سے یا کسی معاشرتی لحاظ سے جواز نہیں ہے - اس لئے ایسے چھوٹے زمیندار جو کہ اپنی روز مرہ کی ضروریات کو اپنی آمدنی سے پورا کرنے سے قاصر ہیں ان کو مالگذاری کی ادائیگی سے مستثنیٰ کر دیا جائے ان سے مالگزاری وصول نہ کی جائے - محترم قائد ایوان نے کل میری تقریر کا جواب دیتے ہوئے اسی مسئلہ کے متعلق چند بنیادی سوال پیدا کئے تھے لیکن مجھے افسوس ہے کہ اگر وہ پرسوں میری تقریر کے دوران اس ایوان میں تشریف رکھتے ہوتے تو وہ سوالات یا اعتراضات جو انہوں نے کل میری تقریر پر فرمائے تھے ان کا اکثر و بیشتر حصہ ایسا تھا کہ جن کو انہیں کرنے کی ضرورت نہ پڑتی انہوں نے اپنے تمام اعتراضات میرے محترم رفیق کار جناب ملک محمد اختر صاحب کی اس ترمیم پر کئے تھے جب کہ میں اپنی تقریر کے دوران ایک سے زیادہ بار عرض کر چکا ہوں کہ مجھے اس ترمیم سے پوری طرح اتفاق نہیں ہے - بہر حال انہوں نے چونکہ میری تقریر سنی نہیں تھی اس لئے ان کی تقریر کی ساری بنیاد اس ترمیم پر تھی اس لئے وہ بعض ایسی باتیں میری تقریر کے جواب میں نا دانستہ طور پر کہہ گئے جو کہ ان کو کرنے کی ضرورت نہیں تھی -

جناب سپیکر - دراصل بنیادی مسئلہ اس سارے قضیے کی تہ میں یہ ہے کہ آیا ہماری گورنمنٹ تمام اراضی کی مالک ہے یا وہ لوگ مالک ہیں جو

ایسے کاشت کرتے ہیں جن کے باپ دادا ان کو کاشت کرتے چلے آئے ہیں ۔ اس مسئلہ پر بہت بحث ہو چکی ہے اس لئے میں اس ایوان کا وقت اس موضوع کو دوبارہ چھیڑنے میں ضائع نہیں کروں گا ۔ محترم قائد ایوان نے اس مخصوص ترمیم کے متعلق کہ ۵ ایکڑ کو مستثنیٰ کیا جائے یا نہ کیا جائے کے خلاف کافی وزنی اعتراض یہ فرمایا تھا کہ اس تجویز یا اس ترمیم کے پیش کرتے وقت یہ خیال نہ رکھا گیا کہ زمین کا محل وقوع کیا ہے اس کی پیداوار کیا ہے اور اس کی مالیت کیا ہے ۔ دراصل جب میں اپنی تقریر اس موضوع پر یا اپنے خیالات کو اس ایوان میں پیش کر رہا تھا تو یہ میں نے از خود عرض کیا تھا ۔ مالک صاحب اگر یہاں تشریف فرما ہوتے تو ان کو شائد یہ اعتراض کرنے کی ضرورت نہ پڑتی ۔ میں نے خود عرض کیا تھا کہ یہ ۵ ایکڑ دراصل کسی منطقی فیصلے کا نتیجہ نہیں بلکہ ۵ ایکڑ رقبہ صرف ایک تمثیلی رقبہ ہے یہ تجویز اشارۃً پیش کی گئی ہے کہ اصول یہ تسلیم کیا جائے کہ چھوٹے زمینداروں سے مالیہ وصول نہیں کرنا تب میں نے یہاں یہ عرض کیا تھا کہ رقبے کے اعتبار سے اراضی کو مستثنیٰ کیا جائے اور آج میں نے تجویز پیش کی ہے مالگزاری کی مالیت کے اعتبار سے استثنیٰ کی جاوے ۔ آج شاید محترم قائد ایوان اور جناب محترم وزیر مال یہ ارشاد فرمائیں کہ بھائی یہ ۵۰ روپے کہاں سے آئے ان کی کیا بنیاد ہے ۔ تو میں بنیاد عرض کر دوں کہ میں نے یہ ۵۰ روپے کی رقم کیوں مقرر کی ہے ۔ اس روز میں نے کہا تھا کہ مجھے اس بات کا پورا پورا احساس ہے کہ لائیلپور کے ۵ ایکڑ تھرپارکر یا ٹھٹھہ کے ۵ ایکڑوں کے مقابلہ میں کہیں بہتر ہیں ۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ لائیلپور کے ۵ ایکڑ سیالکوٹ کے ۵ ایکڑ سے بدرجہا بہتر ہیں ۔ اس کی زمین بنوں کوہاٹ کی زمین سے بہتر ہے اور کئی گنا اس کی پیداوار زیادہ ہوگی لہذا مالیہ بھی اس پر مختلف تشخیص کیا جائے گا ۔ ہم اس جھگڑے میں نہیں پڑنا چاہتے کہ ہر ضلع میں مختلف مالیہ کر دیا جائے ۔ میں آپ کے سامنے ایک ایسی تجویز پیش کرتا ہوں اور یہ بتاتا ہوں کہ میں نے یہ ۵۰

روپے کہاں سے لئے ہیں اور کس طرح یہ حساب لگایا ہے ۔ میرے دوست میرے خیال سے متفق ہیں کہ ۱۵ ایکڑ اراضی لائیلپور میں سیالکوٹ ڈی آئی خان یا ضلع تھرپارکر سے بہتر ہے تو اسے مستثنیٰ کیا جائے ۔ تو دراصل بنیادی چیز یہ ہے جو میں اس ایوان میں بار بار عرض کر رہا ہوں کہ چھوٹے زمیندار کو حق حاصل ہے کہ اگر اس کی طاقت نہ ہو کہ وہ گورنمنٹ کو کسی قسم کا مالیہ ادا نہیں کر سکتا تو بیشک نہ کرے ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ میری اس تجویز کی بنیاد کیا ہے یعنی ان ۵۰ روپوں کی ۔ اگر یہ ۵۰ روپے محترم قائد ایوان کو گراں معلوم ہوں یا محترم وزیر مال کو یہ رقم زیادہ معلوم ہو تو میں کہوں گا کہ میں صرف اصول تسلیم کرانے کے لئے یہاں کھڑا ہوا ہوں ۔ اگر وہ مان جائیں گے تو بہتر ہوگا لیکن میرا خیال ہے کہ کل آپ کو تمام چھوٹے زمینداروں کو مالگزاری سے مستثنیٰ کرنا ہوگا ۔ جو زمیندار دو وقت کی روٹی اپنی زمینوں سے پیدا نہیں کر سکتے وہ مالیہ کیوں ادا کریں ۔ آج ۵۰ روپیہ کی بجائے ۵ روپیہ مقرر کر لیجئے ، مگر اس اصول کو تسلیم کر لیجئے ۔ ایک روز آپ کو یہ اصول ماننا ہی ہوگا ۔ لیکن میں نے ۵۰ روپیہ کیوں مقرر کئے تو اس کا میں جواب یہ دیتا ہوں کہ میں نے یہ ۵۰ روپے کا مالیتی مالیہ لائیلپور کی زرخیز زمین سے لئے ۔ ضلع لائلپور کے زمینداروں سے حکومت جو اس وقت مالیہ وصول کر رہی ہے میری بنیاد تو وہ ہے اور اس کے لئے میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ میں محض طالبعلم ہوں ۔ مجھے لائیلپور کی زمین کا علم نہیں ہے لائیلپور میں Fluctuating and Sliding Scales System نافذ ہے ۔ میں نے اوسط نکالی ہوئی ہے اور اس اوسط کی بنا پر یہ تجویز پیش کی گئی ۔ میرے پاس جناب والا اس وقت ۱۹۶۴ء کی فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کی رپورٹ ہے اس کے صفحہ ۷۷ کو ملاحظہ فرمائیں پیراگراف ۲ ۔

"2. The land revenue charge for Lyallpur has been calculated at Rs. 7.09 per acre. Land revenue....."

یہاں سے میں ۔ اخذ کیا کہ ۵ ایکڑ پر ۳۵ روپے ۸ آنے مالگزاری

ہے - اور اس رقم پر ۳۵ فیصدی آپ کا ڈیویلیمنٹ سیس عاید ہے جو ۱۲ روپے ۴۰ پیسے بنتا ہے ہے - اور لوکل ریٹ کو چھوڑ دیا جائے تو جناب والا - مالگزاری کی رقم اس رقبہ پر پونے اڑتالیس بن جاتی ہے - اب میں نے اس رقم کو رواؤنڈ کر دیا ہے اور ۴۸ کی بجائے ۵۰ کر دیا ہے - اس لئے میری بنیاد یہ ہے کہ لائیلپور کے ۵ ایکڑ کو مستثنیٰ کر دیا جائے کیونکہ ہمارے ہاں مختلف قسم کا نظام مالگزاری کا ہے - مثلاً سیالکوٹ میں مستقل شرح ہے اور کئی دوسرے علاقوں میں غیر مستقل ہے جہاں کہ وہ مقرر شدہ ہے اور اگر وہاں کی پیداوار کم ہے تو وہاں رقبہ بڑھ جائے گا -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - میں کافی دیر سے خواجہ صاحب کی تقریر سنتا رہا ہوں مجھے ایک شکایت ہے وہ یہ کہ وہ لائیلپور کی زرخیزی پر بہت زور دے رہے ہیں - اس پر مجھے احتجاج کرنا ہے کیونکہ وہاں پر پہلے ہی افسران سرکاری اراضیات حاصل کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں - اور بعض جگہ مزارعین کو بے دخل کر کے زمین ان کے حوالے کی جا رہی ہے -

Mr. Speaker : That is not a point of order.

وزیر زراعت - میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی financial implications پر خواجہ صاحب غور فرما لیں - ۲۰ روپے کے استثنیٰ پر ۵ کروڑ روپے کا نقصان ہو گا -

خواجہ محمد صفدر - میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ان کی یہ calculation اتنی درست نہیں ہے -

وزیر زراعت - مجھے یہ بورڈ آف ریونیو سے ملی ہے یہ میری اپنی نہیں ہے -

خواجہ محمد صفدر - میں ابھی عرض کئے دیتا ہوں کہ آپ کی

calculation کس حد تک درست ہے ۔ جو اعداد و شمار میرے پاس ہیں ۔ ان کے مطابق اگر بیس روپے تک مال گذاری مستثنیٰ کی جاوے تو لینڈ ریوینیو ۲ کروڑ ۴۱ لاکھ ۳۰ ہزار ۶ سو ۳۲ روپے کم وصول ہو گا ۔ اگر including other cess کریں تو چار کروڑ ۱۸ لاکھ ۔

مسٹر سپیکر ۔ موجودہ ترمیم ۵۰ روپے کی ہے ۔

وزیر زراعت ۔ میں نے صرف ان کی توجہ دلانے کی سعادت حاصل کی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں اس کے متعلق بڑا doubtful ہوں ۔ جناب قائد ایوان نے جو ارشاد فرمایا ہے میرے حساب سے اگر ۵ ایکڑ مالکان کو مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ جن کی تعداد جیسا کہ میں نے پرسوں عرض کیا تھا ۴۹ فی صد ہے تو اس سے دس فی صد رقبہ متاثر ہو گا ۔ اور ۲۵ ایکڑ کے حساب سے تقریباً اٹھارہ فی صد متاثر ہو گا ۔ اور اگر ۵۰ ایکڑ حد رکھی جائے تو ۲۳ فی صد رقبہ متاثر ہو گا ۔ میرے پاس اس وقت ملکیت کے اعتبار سے اعداد و شمار نہیں ہیں ۔ رقبہ کے اعتبار سے ہیں ۔ اگر تمام رقبہ میں سے دس فی صد رقبہ کو مستثنیٰ کیا جائے تو اس تمام کا اثر ہمارے مالیہ پر صرف دس فی صد کی حد تک پڑے گا ۔ سیالکوٹ میں اس وقت مالیہ کی شرح ۳ اور چار روپے کے درمیان ہے ۔ اور یہ وہ علاقہ ہے جہاں نہریں وغیرہ نہیں ہیں ۔ دوسرے اضلاع میں اس سے بھی کم ہو گا ۔ اس لئے میں جناب قائد ایوان کو ریفر کروں گا کہ وہ ڈیٹا کو دیکھ لیں ۔ یہ ذرا مشکل سا مسئلہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب اس کا کسی اور وقت جواب دے دیجئے گا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب یہ صفحہ ۵۴ ہے اس پر تحریر ہے ۔

"In West Pakistan, small holdings, under 5 acres form 49 per cent of the total holdings in the Province but comprise only 10 per cent of the total farm area. Larger holdings, 50 acres and above, constitute only 2 per cent of the total holdings in the Province but have 23 per cent of the total farm area under them. This is indicative of the concentration of landed property in the hands of a small number of large land owners.".....so on and so forth.

تو بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا کہ مجھے تو یہ اصول تسلیم کرانا ہے جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا۔ میرا جھگڑا ۵۰ روپیہ پر نہیں - ۲۰ پر نہیں - ۵ پر نہیں - میرا جھگڑا یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں دو نقطہ ہائے نظر پائے جاتے ہیں - ایک یہ ہے کہ تمام جائداد اور ہر قسم کی پراپرٹی افراد کی ملکیت ہے - سٹیٹ کا اس پر کوئی اختیار نہیں - یہی وہ نقطہ نظر ہے جو ہمارے آئین کے آرٹیکل دو میں اور بنیادی حقوق کے آرٹیکل ۱۳ اور ۱۴ میں ہے - وہاں لفظ پراپرٹی استعمال کیا گیا ہے - جس میں مکان کوٹھی بنگلہ کارخانہ اور اراضی سبھی شامل ہیں -

جب گورنمنٹ انہیں حاصل کرنا چاہے تو اس کے لئے ایک ہی قسم کا طریق کار اختیار کیا گیا ہے - اس لئے ہمارے آئین کی رو سے مزروعہ اراضی یا کارخانہ یا کوٹھی میں کوئی فرق نہیں ہے - تینوں کے لئے لفظ پراپرٹی استعمال کیا گیا ہے - اس کے مالکان افراد ہیں - گورنمنٹ کا اس سے کوئی تعلق نہیں - تمام جائداد افراد کی ملکیت ہے - یہ سرمایہ دارانہ نظام کا نظریہ ہے - جہاں کہیں یہ نظام قائم ہے وہ انفرادی ملکیت کو برقرار رکھتا ہے - یہاں معمولی سے معمولی چیز فرد کی ملکیت ہے اس میں دوسری صورت کوئی نہیں ہے - لیکن یہاں اس دنیا میں ایک اور نظام بھی ہے - جسے سوشلسٹ نظام کہتے ہیں - اس میں کوئی تفریق نہیں کارخانوں میں اور اراضی میں - اگر آپ اس ملک میں سوشلسٹ نظام لانا پسند کرتے ہیں - مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا -

I have nothing at stake.

تو آپ زمینداروں کی زمین لے لیں ۔ جیسا کہ آپ یہاں لینا چاہتے ہیں اور کارخانہ داروں کے کارخانے بھی لے لیں ۔ تاجروں کے تجارتی ادارے بھی لے لیں ۔ مگر یہ تو ہو کہ نظام ایک ہو یا سوشلسٹ نظام ہو یا سرمایہ دارانہ نظام ہو ۔

سوشلسٹ نظام میں ہر قسم کی جائداد سٹیٹ کی ملکیت ہے اور اس سے کوئی مستثنیٰ نہیں ۔ یہاں تک کہ ایک آدمی کی قوت تخلیق جیسے ایک ڈاکٹر یا ایک انجینئر کی ذہنی قوت ۔ وہ بھی اس نظام میں سٹیٹ کی ملکیت ہے ۔ تو ایک نظام کو اپنا لیا جائے ۔ اگر آپ سرمایہ دارانہ نظام کے حق میں ہیں ۔ میں اس کا مخالف نہیں ہوں ۔ میں انفرادی ملکیت کے حق میں ہوں تو اسے اپنا لیجئے ۔ سوشلسٹ نظام میں بھی خوبیاں ہیں اگرچہ وہ اس وقت زیر بحث نہیں ہیں ۔ انہیں کسی حد تک اپنایا بھی جا سکتا ہے ۔ ضروری نہیں کہ سارے کا سارا نظام اپنا لیں ۔ صرف ایک بات ہے کہ سوشلسٹ اور کمیونسٹ نظاموں میں ہر قسم کی جائداد بلکہ ہر قسم کی دولت آفرین وسائل سٹیٹ کی ملکیت ہوتے ہیں ۔ افراد کی ملکیت نہیں ہوتے ۔ جیسے کارخانے یا کمرشل ادارے جو دولت پیدا کرتے ہیں ۔ اگر آپ ان سب کو یک جا کرکے سٹیٹ کے ہاتھ دینا چاہتے ہیں تو آمنا و صدقنا ۔

آپ اس کو قبول فرمائیں شائد پبلک بھی آپ کے ساتھ ہو ۔ لیکن اگر آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ یہاں سرمایہ دارانہ نظام ہے تو آپ کو اسے ہر شعبہ میں قبول کرنا ہو گا ۔ جناب والا ۔ ہماری حکومت کے ارکان اسمبلی پر سب سے پہلے یہ واضح کر دینا چاہئیے کہ آیا وہ یہاں سرمایہ دارانہ یعنی capitalistic نظام رائج کرنا چاہتے ہیں یا socialistic نظام رائج کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ کم از کم اپنے دل سے تو فیصلہ کر لیں کہ وہ کون سا نظام اس ملک میں رائج کرنا چاہتے ہیں ۔ انہیں کون سا نظام پسند ہے ۔ سرمایہ دارانہ یا سوشلسٹ ؟ میری رائے تو یہ ہے کہ یہاں اسلامک سوشلزم

نظام رائج ہونا چاہیئے ۔ اور اس صورت میں اسلامک سوشلزم زمینوں کی ملکیت کے متعلق کیا کیا ہے وہ آپ کو معلوم ہونا چاہئیے ۔

وزیر زراعت ۔ ایک تیسرا نظام بھی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جہاں تک مجھے علم ہے ہمارے ملک میں بڑے بڑے زمینداروں پر یا بڑے بڑے کارخانہ داروں پر اور سرمایہ داروں پر جائداد کی کوئی upper limit یا پابندی نہیں ہے ۔ اگر آپ اسلامی سوشلزم کی بات کرتے ہیں تو اس پر بھی آپ کا عمل نہیں ہے ۔ اسلامی سوشلزم تو مساوات اور انصاف پر مبنی ہے مگر آپ قوم میں عدم مساوات پیدا کر رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ ۵ ایکڑ اراضی کی حد مقرر کریں یا کسی کم سے کم رقم مثلاً ۲۵ یا ۵۰ روپے مختص کر لیں جس کے برابر آمدنی رکھنے والے کو مالیے سے مستثنیٰ کر دیا جائے اور اس حد سے زیادہ آمدنی والے لوگوں سے ان کی مالی استطاعت ادائیگی کے برابر ٹیکس وصول کریں مگر آپ یہ بھی نہیں مانتے ۔ اسلامی نظام میں تو زمین یا دولت کا چند ہاتھوں میں ارتکاز ہو ہی نہیں سکتا ۔ باپ کے مرنے پر ساری جائداد خواہ زمین ہو یا مکان یا روپیہ یا ساز و سامان سب کا سب وارثوں ، بیٹوں ، بیٹیوں اور رشتہ داروں میں تقسیم ہو جاتا ہے ۔ مگر قائد ایوان اس اسلامی نظریہ کے بھی عملی طور پر مخالف ہیں ۔ کیوں کہ یہ fragmentation of holdings کے شدید مخالف ہیں ۔ بلکہ فرماتے ہیں کہ اگر چھوٹے مالکان اراضی کو مالیہ سے مستثنیٰ کیا گیا تو زمین تقسیم در تقسیم ہو جائے گی اور ملک میں ایک اضطراب ایک ہیجان پھیل جائے گا اور ایک افراتفری کا عالم ملک میں برپا ہو جائے گا ۔ گویا وہ دولت کے ارتکاز کو پسند کرتے ہیں اور اس اسلامی نظریئے کو نا پسند کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں جس کے ذریعہ دولت تقسیم ہو کر عوام میں مساوات قائم کر دے ۔ یہ circula-

tion of wealth کے ، دولت کی تقسیم کے مخالف ہیں بلکہ چند ہاتھوں میں دولت کے ارتکاز کو پسند کرتے ہیں ۔ مگر اسلامی نظام میں تو اراضیات اور کارخانے اور کوٹھیاں سب کی سب لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان دو اور ایک کی نسبت سے تقسیم ہو جاتی ہیں اور خود بخود ایک صحیح سوشلسٹ نظام عمل میں آ جاتا ہے ۔ جائدادیں یعنی دولت سب کی سب بٹ جاتی ہیں اور خود بخود بٹتی چلی جاتی ہیں منقسم ہوتی جاتی ہیں ۔ آئیے اس نظام ہی کو پسند کرکے اپنا لیجئے ۔ آپ fragmentation of holdings سے ڈرتے ہیں اور اسلام اس کو پسند کرتا ہے ۔ سوشلسٹک نظام میں بھی یہ مقصد کارفرما ہے ۔

جناب والا ۔ یہ حکومت کوئی minimum حد مقرر کرے مگر یہ تو subsistence holding کی مقدار اراضی مقرر کرنے پر آمادہ ہے اور نہ ہی یہ کم سے کم رقم مقرر کرتی ہے ۔ مثلاً کم سے کم اراضی ڈیڑھ ایکڑ یا پانچ ایکڑ مان لے یا ۲۵ روپے یا پچاس روپے مالیہ کی حد مقرر کرنے پر رضامند ہو جائے ۔ حکومت کے صرف اسی عمل سے اس کے تمام اقوال اور اعلانات کی تکذیب ہو جاتی ہے کہ وہ اسلامک سوشلسٹ نظام کو پسند کرتے ہیں ۔ fragmentation of holdings کے علاوہ حکومت کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ ہمارا دیہاتی معاشرہ بگڑ جائے گا ۔ ملک کی زمین کی تقسیم در تقسیم سے ملک میں اضطراب پھیل جائے گا اور افراتفری کا عالم برپا ہو جائے گا جس کی طرف پہلے اشارہ کیا گیا تھا لیکن میں حکومت کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں ۹۰ فی صد خاندان ۵ ایکڑ یا اس سے بھی کم رقبے پر گذارہ کر رہے ہیں ۔ ان کی حالت زار کا اندازہ کیجئے ۔ کہ ملک کی آبادی کا یہ نصف حصہ کون سی طمانیت کی زندگی بسر کر رہا ہے ۔

جناب والا ۔ اندازہ فرمائیے کہ یہ مظلوم اور مجبور طبقہ مالیے کی رعایت سے خوش ہو گا یا ناراض ؟

جناب والا ۔ میرا تو خیال یہ ہے کہ یہ غریب لوگ خوش ہوں گے

اور حکومت کو دعائیں دیں گے کہ ارباب حکومت ۔ ان کو صدیوں کے قہر اور ظلم سے نجات دلا دی ہے جو ان پر روا رکھا جاتا رہا ہے ۔ یہ مظلوم طبقہ تو شکر گذار ہو گا اور آپ کو دعا دے گا کہ آپ نے ان کو پٹواری کی لوٹ مار سے بچایا ہے اور نجات دلائی ہے ۔ وہ تو شکرانے کے نفل پڑھیں گے اور ملک میں اضطراب اور افراتفری کی بجائے طمانیت پھیلے گی ۔ عزم و حوصلہ بڑھے گا ۔

میں عرض کر رہا تھا کہ محترم قائد ایوان نے ارشاد فرمایا تھا کہ ۱۹۵۱ء میں بعض قوانین پاس ہوئے جس کی وجہ سے محض انتشار پیدا ہوا ۔ انہوں نے بھی نام نہیں لیا ہے اور میں بھی نام نہیں لوں گا ۔ وہ قانون کیا تھا ۔ آپ مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں ۔ وہ قانون لینڈ ریفارم کی ابتدا تھی جس پر اس حکومت کو ناز ہے ۔ اس میں موروثی زمینداری کو ختم کرنا تھا ۔ مزارع اور مالک کو ۶۰ فی صد اور ۴۰ فی صد حصہ دینا تھا ۔ اس میں یہ تھا کہ مزارع کو چند ایک مراعات اور حقوق دیئے جائیں ۔ میرے ایک معزز دوست نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس زمانے میں لوگوں کی اکھاڑ پچھاڑ ہوئی تھی ۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ اکھاڑ پچھاڑ نہ تھی بلکہ ان لوگوں کو کالونی ڈسٹرکٹس میں آباد کیا تھا جس کے متعلق کئی بار اس ایوان میں عرض کر چکا ہوں ۔ جس کے متعلق کئی بار تحریک التوا پیش ہو چکی ہیں (ان مزارعین کو جو بے دخل مزارعین کے نام سے مشہور ہیں ان کے لئے کئی سکیمیں سابقہ صوبہ پنجاب میں بنائی گئی تھیں تاکہ وہ مزارعین مکمل طور پر آباد ہو جائیں ۔ جس بات کے متعلق آپ ہمیں طعنہ دیتے ہیں اس پر ہمیں فخر ہے ۔ اس بات کے متعلق ہمیں یہ فخر ہے کہ ہم نے زرعی اصلاحات کی بنیاد رکھی ۔ ہم نے عوام کو ۱۹۵۱ء میں یہ شعور دیا کہ آپ کے یہ حقوق ہیں آپ حکومت سے اس کا مطالبہ کریں ۔ اس کے بعد میں یہاں fragmentation کا بھی جواب دے دیتا ہوں اور انتشار کا بھی ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر مال ۔ یہی جواب کافی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں اس موضوع پر زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا ماسوائے اس بات کے کہ حکمران پارٹی اور ہمارے درمیان ایک اصولی بلکہ ایک بنیادی اختلاف ہے اور وہ اختلاف مختلف نظریات کا حامل ہونے کی وجہ سے ہے ۔ میں یہاں اپنے فرائض میں کوتاہی کروں گا کہ اگر میں جو باتیں یا جو تجاویز اس ایوان میں پیش کی گئی ہیں خواہ وہ کسی طرف سے بھی پیش کی گئی ہیں حکومت نے جس فراخ دلی سے چند ایک ترامیم کو قبول فرما لیا ہے اس کے لئے میں قائد ایوان اور وزیر مال کا شکر گزار ہوں ۔ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ جو major issues ہمارے درمیان رہ گئے ہیں اس میں سے بھی کچھ کو قبول کر لیا جاتا ۔ دوسری بات جو میں عرض کروں گا وہ یہ ہے کہ مجھے ان الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ آپ نے آج مجھے موقع بخشا ہے کہ میں بغیر ترامیم پیش کئے چند معروضات پیش کر سکتا ہوں ۔ شکریہ ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is -

> That in the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur, appearing at serial No 1, in the 4th Supplement to List No. 1, after the proposed para (d) of sub-clause (1) of clause 67, the following be added, namely :—
>
> "(f) all holding assessed to land revenue to the sum of upto Rs. 50 per year shall not be liable to pay land revenue.
>
> Explanation :—For the purposes of para (f) the total holdings of a land owner wherever situated in West Pakistan shall be taken together."

The motion was lost.

Mr. Speaker : The next two amendments of Khawaja Muhammad Safdar (Nos. 34 and 35) are out of order.

So far as amendment No. 7 given notice of by Malik Muhammad Akhtar is concerned, I think, it is out of order because if this amendment is carried it will make the whole clause ambiguous and incomplete.

Next amendment by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move—

That in the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur, appearing at serial No 1, in the 4th Supplement to List No. 1, the brackets and letter "(a)" and para (b) of the proposed sub-clause (3) of clause 57 be deleted.

Mr. Speaker : Amendment to the amendment moved is :

That in the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur, appearing at serial No 1, in the 4th Supplement to List No. 1, the brackets and letter "(a)" and para (b) of the proposed sub-clause (3) of clause 57 be deleted.

Minister of Revenue : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔۱) ۔ جناب والا ۔ میں نے کل اس معزز ایوان کے سامنے اس موضوع پر اپنے خیالات کا نہایت ہی اجمالی طور پر اظہار کیا تھا میں نے صرف یہ عرض کیا تھا کہ مستقل شرح کیا ہے اور غیر مستقل شرح کیا ہے ۔ یعنی ان کی تعریف بتائی تھی اور یہ بھی بتایا تھا کہ سلائڈنگ سکیل کسے کہتے ہیں ۔ ایک بات اس کے متعلق اور عرض کی تھی کہ غیر مستقل شرح سے انتہائی درجہ کی بد دیانتی پیدا ہوتی ہے ۔ میری موجودہ تجویز یہ ہے کہ تمام صوبہ میں صرف مستقل شرح قائم کی جائے اور کلاز ''ب'' کو حذف کرنے سے میرا مدعا یہ ہے کہ صوبہ کے کسی حصہ میں غیر مستقل یا اس کی ایک اور شکل سلائڈنگ سکیل نظام کو قائم نہ کیا جائے ۔ میں نے کل غالباً یہی عرض نہیں کیا تھا کہ سابقہ صوبہ پنجاب میں اس وقت تین نظام قائم ہیں ۔ سابقہ صوبہ سندھ میں غیر مستقل نظام قائم ہے اور اس کے ساتھ تین فصلات یا تین جنسوں پر سلائڈنگ سکیل بھی قائم ہے ۔

جناب والا ۔ میں آج یہ چاہتا ہوں کہ اس ایوان کو اس موضوع کے متعلق اپنی رائے نہ دوں بلکہ میں ان ماہرین مال گزاری کی رائے جو نہایت اونچے عہدوں پر سابقہ صوبہ پنجاب اور دوسرے صوبوں میں فائز رہے ہیں مختلف نظام ہائے مال گزاری اور تشخیص کے متعلق آپ کے سامنے پیش کروں ۔ اس کے متعلق اگر میں یہ عرض کروں کہ پنجاب لینڈ سیٹلمنٹ مینول کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ یہ مستقل شرح کا ایک gospal ہے اور اس میں غیر مستقل شرح کا بڑا معمولی سا ذکر کیا گیا ہے ۔ یہ غیر مستقل یا مستقل تشخیص سابقہ صوبوں میں رائج تھی اور سابقہ صوبہ پنجاب کے اکثر اضلاع میں مستقل شرح جاری تھی ۔ تو کیا وجہ ہوئی اور اس کی کیا ضرورت پیش آئی کہ مستقل شرح جاری کی جائے ۔ اس کی اولین اور بڑی وجہ یہ تھی کہ اس صدی کے اوائل میں سابق صوبہ پنجاب میں نہروں کا ایک وسیع و عریض نظام قائم کیا گیا اور جن علاقوں سے یہ نہریں گزاریں گئیں یا جہاں ان نہروں سے پانی مہیا کرنا مقصود تھا ۔ اس علاقے کی زمینیں ایک زمانے سے بنجر قدیم چلی آ رہی ہیں اور وہاں پر نظام مالیہ مفقود تھا یا نہ ہونے کے برابر تھا ۔ جب ابتدا میں نہریں جاری ہوئیں تو خیال یہ تھا کہ پانی کی بہم رسانی کا یہ نظام اتنا پختہ نہیں ہے ۔ اور آج بھی یہ نظام اس قدر پختہ نہیں ہے اگرچہ یہ نظام برسات کی طرح ناقابل اعتماد بھی تو نہیں لیکن پھر بھی اس ایوان میں اکثر یہ سننے میں آتا رہا ہے اور پچھلے سال تو یہ شکایت عام تھی کہ گندم کی بوائی اور پھر اس کے بعد فصل کو پانی دینے کے لئے نہروں میں پانی کم ہو گیا تھا کیوں کہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے دریاؤں میں پانی کم تھا اور جو زمینیں نہروں کی tail پر واقع تھیں ان کو پانی کم ملتا رہا ہے بلکہ انہیں شاذ ہی پانی ملا ہے ۔ یہاں تک کہ جو زمینیں head پر واقع تھیں ان کے مالکان بھی پچھلے سال چلا اٹھے تھے ۔ تو چونکہ یہ نظام اس زمانے میں اس حد تک بھی یقینی نہ تھا جس حد تک کہ آج یقینی ہے ۔ پچھلے سال تو لگاتار غیر معمولی موسم رہا تھا

جو کہ گذشتہ چار سال سے دنیا کے اس حصے میں وقوع پذیر تھا اور ہمارے ہاں بارشیں بہت ہی کم ہوئی تھیں ۔ اس لیے نہری نظام یا نہری ذریعہ آب پاشی اگر سوفیصد قابل اعتماد نہیں تو بھی اس قابل ہے کہ اس پر بھروسہ اور اعتماد کیا جا سکتا ہے اور یہ نظام پورے طور پر قابل اعتماد ہے لیکن ۱۹۰۸ء یا ۱۹۱۱ء یا ۱۹۱۵ء کے زمانے میں جب کہ یہ نہریں جاری ہوئی تھیں ۔ اس زمانے میں اس نظام کو اس قدر قابل اعتماد تصور نہیں کیا گیا تھا ۔ اس لیے اس زمانے کے سٹیلمنٹ افسروں نے دانشمندی سے یہ فیصلہ کیا کہ جہاں ہم پانی کی بہم رسانی یقینی طور پر نہیں کر سکتے ، جہاں پر پانی کی بہم رسانی پوری طرح قابل اعتماد طریقے سے نہیں ہو سکتی ۔ تو اگر ایسے علاقوں میں ہم نے دو چار فصلوں کی اوسط نکال کر وہاں مستقل شرح مالیہ نافذ کر دیا تو جس سال ان زمینوں میں فصلیں نہیں ہوں گی تو اس سال وہاں کے زمینداروں پر مالی اعتبار سے بہت گراں بوجھ پڑے گا جس کے شاید وہ متحمل نہ ہوسکیں ۔ اس لیے انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کالونی Districts میں جہاں زمینیں نہروں سے آبپاشی اور آباد ہوتی ہیں ، وہاں پر مالیہ کی شرح غیر مستقل یا fluctuating ہی مقرر کی جائے ۔ اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس غیر مستقل شرح کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اگر متعلقہ زمین کو پانی میسر آ جائے اور اس کے ذریعے وہ زمین کاشت ہو جائے اور پھر وہ بار آور بھی ہو جائے جسے کہ Mature ہونا کہتے ہیں تو اس کے بعد اس زمین پر مالگزاری عائد کی جاتی ہے اور اگر وہ زمین ایک حد تک بار آور نہیں ہے خواہ وہ کاشت ہو چکی ہو تو اس پر مالگزاری عائد نہیں کی جاتی ۔ تو ان افسران ۔ یہ کہا کہ اگر کسی زمیندار کی پچیس ایکڑ اراضی ہو اور وہ اس پچیس ایکڑ میں سے پندرہ ایکڑ کے لیے پانی حاصل کر سکے اور دس ایکڑ کے لیے حاصل نہ کر سکے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر مستقل شرح مالیہ کا نفاذ کیا جائے ، تو اس زمیندار کو اس پچیس ایکڑ اراضی کے لیے ہی مالیہ ادا کرنا پڑے گا ۔ اس لیے انہوں

نے یہ کہا کہ وہ یہاں پر غیر مستقل نظام مالیہ قائم کرنا چاہتے ہیں ۔ اور میں بھی اسی لیے آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں نے یہ نظام محض عارضی طور پر ہی قائم کیا تھا اور اسے اس لیے قائم نہیں کیا گیا تھا کہ یہ نظام یہاں پر مستقلاً رائج ہو جائے ۔ ان کی نیت اس وقت یہ تھی کہ جب یہ نہری نظام اس اعتماد کے قابل ہو جائے کہ جہاں ہم پانی پہنچانا چاہتے ہوں یا جن زمینداروں سے ہم نے وعدہ کر رکھا ہے کہ ان کو پوری طرح پانی دیا جائے گا اور اپنے وعدے کے مطابق وہاں پانی پہنچا سکیں گے ، تو پھر اس نظام مالیہ کو مستقل شکل دے دیں گے ۔ جناب والا ۔ اس کے لیے میں آپ کی خدمت میں مسٹر ڈارلنگ کی وہ رپورٹ کہ جس کے متعلق کل جناب قائد ایوان بھی یہ فرما رہے تھے کہ اس میں اس کے متعلق بہت کچھ درج ہے ، اس میں سے چند اقتباسات پیش کروں گا ۔ لیکن اس سے پیشتر کہ میں اس رپورٹ کی طرف رجوع کروں میں مسٹر منوہر لعل لینڈ ریونیو ایکٹ پر مسٹر اوم پرکاش کی comments آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں اس کے صفحہ نمبر ۳۵۰ پر دیا ہوا پیراگراف اس طرح ہے ہے ۔

> "The great advantage of the fixed form to the land owners is that it gives him ad the benefit of waste land broken up or between settlement from the point of view of Government. This form has the merit of fostering development and increasing wealth but it is generally necessary as has been pointed out above, to modify a rigid fixity so as to allow the unforeseen circumstances. The advantage of the fluctuating form is that the demand is automatically adjusted to the ability to pay but if it is not so, not becoming either an occasion of loss to the Government or of opperession to the land owners, strict supervision is essential."

تو انہوں نے بھی یہ شرط لگا دی ہے کہ اگرچہ اس میں کچھ خوبیاں ہیں لیکن اس میں strict supervision کی ضرورت ہے ورنہ یہ حکومت کے لیے نقصان کا باعث ہوگی اور عوام کے لیے جبر اور زبردستی کا موجب بنے گی ۔

p/54, Report of the Land Revenue Committee, 1938.

"108 . . .The advantages of the fixed system are at first sight less obvious but none-the-less great. To quote Sir Geoffrey de Montmorency the demand under it "is far lighter than what the individual would pay under a fluctuating system in good years with good prices, while it is not heavy enough to burden him unduly in less favourable seasons." It has also the merit of fixity, for every one "knows the limit of his yearly obligation over the whole period of a settlement"; nor, as already pointed out, does it tax improvements.

It is perhaps characteristic of the customary basis to which all economic factors. . . ."

اس کے متعلق وہ اگلے صفحہ نمبر ۱۱۰ پر fluctuating system کے متعلق بھی کچھ فرماتے ہیں ۔

"110. The fluctuating system has one great drawback. To quote Sir Geoffrey de Montmorency again, "one of its invariable concomitants . . . . . has been to bring the low paid assessing agency into a close but somewhat unhappy relation with the individual revenue-payer, which has not infrequently resulted in some prostitution of the morality of both." This is because, when a crop fails to mature beyond a certain point the land revenue, and in a irrigated tract the water-rate as well, are remitted in whole or in part according to the extent of the failure. This opens a wide door to the practice of corruption in the subordinate staff.

How wide is a matter of opinion, and no doubt it varies with the control exercised by individual officers. But the evil is sufficiently serious to have been the subject of repeated complaint before us, and we are inclined to think that the smaller owner suffers more from it than the larger, since in the competition for kharaba, as this form of remission is called, it is generally the longer purse that wins. The evil is now, however, a new one. The sore has been there for many years and from time to time it breaks out afresh. It has repeatedly engaged the attention of Government, and we understand, that it is doing so again."

I hope to draw the attention of the Government again.

اس کے علاوہ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ اس رپورٹ کے صفحہ ۱۷۱ کی طرف دلاتا ہوں ۔

"For fixed assessments we have the prescribed rules for suspensions and remissions and though these were in my time considered fairly elastic they may possibly need some improvements in detail. And there are possibly areas in which a fluctuating assessment suitably be substituted for a fixed assessment. In view of the fact that a fluctuating assessment put opportunities of harassment in the way of the lower officials and deprives the land-owner of the advantage of certainty in his expenditure, such assessments have generally on their first introduction been unpopular and it would, I think, be out of the question to contemplate their extension to the whole province or any large proportion of it."

اس کے بعد میں آپ کی توجہ صرف صفحہ ۱۸۲ اور ۱۸۳ کی طرف دلاتا ہوں جہاں سے میں Sir Geoffrey de Montmorency کی رائے جو اس موضوع پر ہے پڑھتا ہوں ۔

"The answers to the first question are in the negative and to the second question in the affirmative, in order to answer the third it will be necessary to enter into a brief comparison of the origin and character of the two systems, the fixed and the fluctuating. The Punjab Settlement Manual is so to speak the Gospel of Fixed Land Revenue principle and practice. It contains only brief reference to fluctuating assessments, which were of only slight importance and application at the time it was written; but it embodies the result of long experience in the Punjab and a still longer and earlier experience in the United Provinces of a fixed system built up on historical survivals by experts who had devoted their working lives to a study of its practice over many years. It was well suited to the proprietary system in the Punjab. It is a proved system, tested by time, which has secured both to the proprietors and the State a certain fixity, in the former case of the limit of Government demands and in the latter of expectation of revenue. In the system canal irrigation profits were usually catered for by a water advantage rate in addition to the fixed dry revenue rate over those portions of the estate which were recorded as canal irrigated. Sir James Wilson and Sir James Douie, both experts in fixed land revenue and stauch admirers of the system, were forced into the adoption of fluctuation by the Great Canal Projects and enormous increase in irrigated areas, which came into being in the closing years of the last century and the beginning of the present. Irrigation was for the first time applied to vast areas of Crown desert lands, previously unassessed, and to large barani estates where were previously only tiny areas of cultivation in the midst of much waste land and peppercorn dry assessments. The land lying as desert in such areas had really no revenue value in its

dry aspect to which a fixed assessment could be applied and thus the system of a fixed dry rate plus a water advantage rate seemed difficult to put in force. Moreover the Punjab at that time had little experience, except in a limited area at the tail of the Sirhind Canal, of the cropping resulting from the extension of canal water to areas with a very low rainfall So in order to secure for the State some adequate return for the cost of application of canal irrigation to large and ever expanding areas and to safeguard the owner and cultivator against the possible vagaries in working of thousands of miles of new channles in intensely arid areas the revenue pundits were driven into the adoption of the seemingly more flexible fluctuating assessment system in the case of all Crown lands and in some cases for proprietary villages also. In the early days of the extension of canal irrigation this fluctuating system was also tampered by the use of holding to holding Kharaba..."

so on and so forth.

تو جناب والا ۔ اس کے پڑھنے سے میری عرض یہ ہے کہ اس کے دونوں پہلو آپ کے سامنے آجائیں ۔

وزیر خوراک و زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہم fixed assessment کے خلاف نہیں ہیں ہم تو کہتے ہیں کہ دونوں systems کو برقرار رکھنا چاہئے ۔ آج جتنی بھی بحث و تمحیص ہوئی ہے اس سے ایک بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس میں canal colonies مثلاً گدو بیراج اور تونسہ بیراج وغیرہ آ جائیں گی ۔ کیونکہ اس میں اس قسم کی گنجائش موجود ہے ۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس کے رہنے سے جیسے حالات ہوں گے ہم ویسا ہی کرسکیں گے ۔ لہذا ان کا جو نظریہ یا موقف ہے وہ درست نہیں ۔ ہم نے یہ کبھی نہیں کہا کہ fixed assessment خراب ہے یا ناقص ہے ۔ ہم تو دونوں سسٹم رکھنا چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ جس وقت حالات سازگار ہوں تو اس کے مطابق ہی کیا جائے ۔ ہم اس کے خلاف نہیں ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ جب میں سیلیکٹ کمیٹی کا

ممبر تھا تو مجھے ایک نوٹ ملا تھا وہ میرے پاس ہے ۔ یہ نوٹ معزز وزیر صاحب کے پاس بھی ہوگا یا کم از کم ریونیو افسران جو آفیشل گیلری میں بیٹھے ہیں ان کے پاس ضرور ہوگا ۔ اس کے صفحہ ۸ پر درج ہے ۔

> In compliance with the recent orders of the Governor for the conversion of the fluctuating assessment into fixed assessment in the Province the Committee...

وزیر زراعت و خوراک ۔ جناب والا ۔ گورنر صاحب نے یقین دلایا ہے کہ جہاں fluctuating assessment ہو اسے fixed assessment میں convert کیا جائے ۔ میں اس بات کی تائید میں یہ عرض کروں گا کہ یہ نہ صرف سابقہ پنجاب ہی میں تھا بلکہ دوسرے صوبوں میں بھی دونوں سسٹم رائج تھے ۔ یہاں کئی بیراجیں ہیں مثلاً گدو بیراج ، تونسہ بیراج ہے ، گل کچھ بیراج بھی اس میں آ جائے گی ۔ میری گزارش ہے کہ آپ از راہ کرم قانون میں کچھ لچک رہنے دیں ۔ کیوں کہ جہاں fixed assessment کا طریقہ نافذ نہ ہو سکے گا وہاں fluctuating assessment کرنا پڑے گی ۔ براہ نوازش آپ ہماری بات کو مان لیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ محترم قائد ایوان کے ارشاد میں خاصا وزن ہے لیکن میری گزارش کا مدعا یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہوسکے اس قسم کا قانون نہ بنائیں کیوں کہ ایسے امکانات جن کا آپ نے ذکر کیا ہے ذہنی خیالات کو تبدیل کرنے سے پیدا بھی ہو جاتے ہیں اور نا پید بھی ہو جاتے ہیں ۔

جہاں تک ممکن ہو سکے fixed سسٹم کو یہاں رائج کیا جائے ۔ میرا سارا زور اسی بات پر ہے اس کی وجہ جیسا کہ میں نے عرض کی ہے ایک تو یہ ہے کہ زمیندار کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ٹیکس دوسرا اصول ہے آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے Adam Smitth کے چار canons پڑھے تھے اس کا دوسرا canon یہ ہے کہ payee کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس نے کیا ادائیگی

کرنی ہے ۔ اور fixed سسٹم مستقل شرح سے کم سے کم ایک لمبی میعاد کے لیے ۲۰ سال ۲۵ سال یا ۳۰ سال تک کے لیے جب تک بندوبست جاری رہے گا زمیندار کو یہ معلوم ہوگا کہ اس نے یہ رقم ادا کرنی ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) ۔ مجھے بے حد افسوس ہے کہ مجھے بار بار کہنا پڑتا ہے کہ fluctuating system میں بھی واضح اور قطعی طور پر اس کو یہ معلوم ہے کہ ایک ایکڑ پر یہ ہمارا ریٹ ہے اور جب اس کو یہ معلوم ہے کہ ہم اتنے ایکڑ میں کاشت کر رہے ہیں تو وہ اس سے ضرب دے کر اس کو معلوم کر سکتا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ نہیں جناب مجھے تھوڑا سا اختلاف ہے انھوں نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ کاغذ پر بالکل ایسا ہی ہے یعنی theoratically ایسا ہی ہے ۔ کہ جب اتنے ایکڑ میں کاشت کروں گا تو اتنے ایکڑوں کا مالیہ ادا کرنا ہوگا ۔ لیکن پھر جھگڑا کہاں آ کر پڑتا ہے ؟ جھگڑا اس وقت پڑتا ہے جب پٹواری اور ریونیو کا ماتحت عملہ (اگر اس نے ۵۰ ایکڑ میں کاشت کی ہے) اس سے کہتا ہے کہ نہیں تم نے ۱۰۰ ایکڑ میں کاشت کی ہے ۔ یا ۵۰ ایکڑ میں سے ۱۰ ایکڑ بار آور نہیں ہوا تو زمیندار کہتا ہے کہ ''بابا اتنا بار آور نہیں ہوا اس کا خرابہ بنا دو'' تو وہ پٹواری کہتا ہے کہ ''اس میں سے کچھ حصہ ہمیں دو گے تب خرابہ بنائیں گے'' ۔ ورنہ اس کو تو معلوم ہے کہ اس نے کتنے ایکڑ میں کاشت کی ہے اور اگر اس نے بھی دیانت داری سے کام کیا اور ماتحت افسر نے بھی دیانت داری سے کام کیا اس کی ۱۰ ایکڑ بار آور ہوئی ہے اور اسے ۷ روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے ۱۰ ایکڑ پر ۷۰ روپے مالیہ دینا ہیں ۔

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) ۔ جناب اگر خواجہ صاحب یہاں پر خوش ہونا چاہتے ہیں کہ دونوں کا مقابلہ کیا جائے اور پھر معلوم کیا جائے کہ کون سا سسٹم اچھا ہے تو میں عرض کروں گا کہ fixed سسٹم

اچھا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی عرض کروں گا کہ انھوں نے یہ کہیں پر نہیں کہا کہ fluctuating سسٹم کو بالکل اڑا دیا جائے۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ جہاں تک ممکن ہوسکے کہ fixed سسٹم کو رکھا جائے تو جہاں تک ممکنات میں سے ہوگا اس کو رکھا جائے گا اور اس کے لیے قائد ایوان نے بھی فرما دیا ہے کہ جہاں جہاں مناسب ہوگا وہاں fixed سسٹم کو رکھا جائے گا۔ اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور جتنے بھی خواجہ صاحب نے اقتباسات پڑھے ہیں ان میں سے ایک میں بھی fluctuating سسٹم کو condemn نہیں کیا گیا ہے انھوں نے دونوں کو رکھا ہے اور دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ جتنے بھی اقتباسات پڑھے ہیں اور جتنی کتابوں سے انھوں نے پڑھے ہیں ان میں دونوں سسٹم رائج رکھنے کی سفارش کی گئی ہے۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ اجازت دینا اور سفارش کرنا اور بات ہے لیکن انھوں نے پسند کس سسٹم کو کیا؟ محترم قائد ایوان اور محترم وزیر مال مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ ان تمام ماہرین نے مستقل شرح کو پسند کیا ہے اس کے بعد جناب وزیر مال صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے بھی اس کو پسند کیا ہے اور گورنمنٹ کو بھی یہ پسند ہے اور یہ کوشش کریں گے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے گا اسے صوبے کے طول و عرض میں قائم کریں گے۔ مستقل شرح سے ایک اور بھی اچھائی ہے وہ یہ ہے کہ مستقل شرح ہمیشہ کم ہوتی ہے اور غیرمستقل شرح ہمیشہ اونچی ہوتی ہے۔ اس میں زمیندار کا فائدہ ہے (میں جناب والا ۔ اس کو میں دو تین منٹ مزید لوں گا۔ تاکہ یہ مسئلہ صاف ہو جائے) اس میں یہ فائدہ ہے کہ آج سے ۱۰ سال پہلے کسی ضلع میں بندوبست ہو گیا اور کوئی زمیندار اپنی آراضی کو improve کر چکا ہے تو اس کی شرح میں اضافہ نہیں ہوگا اور اسے اپنی improvement کا ثمر حاصل کرنے کا پوری طرح موقع

ملے گا لیکن غیر مستقل شرح میں ایسا نہیں ہے ممکن ہے کہ دونوں نظام ہائےکو بعض حالات میں مجبوراً ہمیں جاری رکھنا پڑے ۔ لیکن میری تمام تر گذارشات میری غرض میرا مدعا صرف یہ ہے کہ اس ملک میں مستقل نظام ہمارے حالات کے زیادہ مطابق ہے اور اس میں گورنمنٹ کو زیادہ فائدہ ہوگا ۔ غیر مستقل شرح کے متعلق میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ آخر کار اس شرح کے ماتحت اکثر زمیندار پٹواری سے مل کر مالیہ ہضم کر جاتے ہیں ۔ ماسوائے چند دیانت دار زمینداروں کے ۔ بہر حال اس سے گورنمنٹ کو نقصان ہوگا اگر محترم وزیر مال صاحب نہیں مانتے تو ان کو کل ماننا پڑے گا اور ۵ سال یا ۱۰ سال کے بعد ماننا پڑے گا اس نظام سے ٹپہ دار ایک ہزار دو ہزار یا تین ہزار روپے ماہوار کماتے ہیں اس نظام سے گورنمنٹ کو گھاٹا ہی گھاٹا ہوتا ہے خواہ یہ گورنمنٹ ہو یا دس سال کے بعد کوئی اور گورنمنٹ آئے اس کو مالیہ کے اس نظام میں نقصان ہی ہوگا ۔ لیکن جہاں تک زمیندار کا تعلق ہے اس کے لیے (میں نے ویسے کوئی قطعی رائے تو نہیں قائم کی ہے) ۔ مستقل نظام ہی بہتر ہے ۔ لہذا جہاں تک ممکن ہو میری یہ درخواست ہے کہ مستقل نظام قائم کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پیشتر اس کے کہ آپ شروع کریں میں سمجھتا ہوں کہ لینڈ ریونیو بل میں بہت سی اہم دفعات ہیں اور خاص طور پر یہ دفعہ بہت اہم تھی ۔ سابقہ دنوں کا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ جو ہمارا شیڈول پروگرام تھا اس کے مطابق بھی ہم prog ess نہیں کر پائے ہیں اب میں یہ سوچ رہا ہوں کہ آج سے ایوان کی دو نشستیں کی جائیں ایک صبح کو ہو چکی ہے اور دوسری شام کو کی جائے ۔

I would like to hear the views of the Leader of the House.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب اگلے ہفتہ کرلیں اور دیکھ لیں ویسے سب دوستوں کو اس سے تکلیف ہوگی اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ مسودہ قانون جلد منظور ہو جائے ۔ جناب والا ۔ اس مسئلے میں اگر

مجھے اجازت ہو تو میں گذارش کروں کہ ہمیں پورا پورا احساس ہے اس بات کا ہماری جتنی progress ہونی چاہئے تھی اتنی نہیں ہو رہی اس کی وجہ آپ یہ خیال فرمائیں کہ ہم نے آج ساڑھے دس بجے کام شروع کیا یا پونے گیارہ بجے تھے جب کام شروع کیا تھا ۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ دفعہ ان دفعات میں سے ہے جس پر ایوان کی رائے سے قائد ایوان اور محترم وزیر مال کا آگاہ ہونا بہت ضروری ہے تیسری بات جناب والا یہ ہے کہ ہم لوگ جو دو تین اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں وہ ایک نکتہ نظر کے حامل ہیں اور اس ایوان میں اسی غرض کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ اپنے نکتہ نظر کو نہایت مختصر الفاظ میں اس ایوان کے سامنے پیش کریں ۔ اگر ہماری جانب سے کسی وقت آپ یہ محسوس کریں کہ ہم کام میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں ۔ تو میں وہ پہلا شخص ہوں گا جو معذرت خواہ ہوں گا اور آئندہ کے لئے احتیاط کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ جہاں تک میری intention کا تعلق ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو زیادہ سے زیادہ موقع ملے اور آپوزیشن کی طرف سے جو ممبر صاحبان بولنا چاہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ وہ ضرور بولیں اور ان کو ہر موقع پر اور ہر امنڈمنٹ پر اور امنڈمنٹ کے اوپر اگر امنڈمنٹ آئے تو اس پر بھی موقع ملے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ بعض امنڈمنٹ پر امنڈمنٹ اسی وقت ہاؤس میں move کی جاتی ہیں تو مجھے آپ کی مشکل کا احساس ہوتا ہے کہ آپ کو اس پر غور کرنے کا موقع نہیں ملتا ہے لیکن پھر بھی آپ کو بحث میں حصہ لینا ہوتا ہے تو ان سب مشکلات کے پیش نظر اس کے سوا اس کا کوئی حل نہیں ہے کہ ایوان کے اوقات کار کو بڑھایا جائے اور ایوان کے اوقات کار صرف اسی صورت میں بڑھ سکتے ہیں کہ ہم اس کی sittings بڑھا دیں اور یہ ہر ایوان میں ہوتی ہیں ہماری نیشنل اسمبلی میں ہوتی ہیں ۔ اس میں میں اس چیز سے بھی آگاہ ہوں کہ آپ کے لئے یہ مشکل ہوگا کہ آپ کو اگلے روز کے لئے تیاری

بھی کرنا ہوگی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک اس بل کا تعلق ہے اور اس کی اہم دفعات کا تعلق ہے اس میں کافی غور و خوض کرنا ہوگا یہ دفعہ بھی بہت اہم تھی اور اس کے بعد collection آف لینڈ ریونیو بھی بہت اہم دفعہ ہے تو اس کے سوا اس کا کوئی حل نہیں ہے کہ ہم immediately دو sittings شروع کردیں ۔ اسے گورنمنٹ کے interest میں کہہ لیجئے یا ممبر صاحبان کے interest میں کہہ لیجئے بہرحال اس کا کوئی حل نہیں بجز اس کے کہ دو نشستیں کر دی جائیں گو میں سمجھتا ہوں کہ آپ حضرات کو پچھلے پہر آنے میں تکلیف ہوگی مگر کیا کیا جائے اس کا کوئی اور حل بھی تو نہیں ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ اگر مجھے اجازت ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I would first like to hear the views of the Leader of the House.

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس قانون مالگذاری کو جلد سے جلد پاس ہونا چاہئےاور اس پر تفصیلی بحث بھی ہونی چاہئے اس نکتہ نظر کے پیش نظر اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ ہم دوسری نشست شروع کر دیں لیکن میں صرف یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ اجازت دیں تو اپنے فیصلہ کو کل تک کے لئے ملتوی کر دیں یہ چیز میرے دوست قائد حزب اختلاف نے کہی ہے کہ اگلے ہفتہ تک ملتوی کر دیں کیونکہ ہر شخص نے آج اور کل کے لئے کچھ نہ کچھ مصروفیات رکھی ہونگی آج پارٹی میٹنگ بھی ہے اس لئے سوموار سے شروع کریں تو بہتر ہوگا کیونکہ ان دنوں میں بہت زیادہ مصروفیات ہیں جن کی وجہ سے میں آپ سے یہ عرض کر رہا ہوں ۔

Mr. Speaker : All right from Monday we will have two sittings.

مسٹر حمزہ ۔ دو وقت تو ایوان کا اجلاس ہوگا ۔ لیکن میرے

خیال میں اس چیز کا بھی آپ کو احساس ہوگا کہ جب ایک وقت نشست ہوتی ہے تو اکثر اوقات کورم نہیں ہوتا ۔ میرے خیال میں تو آپ نے بڑی موقع شناسی سے تجویز پیش کی ہے لیکن حکومت کی جانب سے جس قسم کا تعاون اس معاملے میں ہمیں حاصل رہا ہے میں سمجھتا ہوں آپ کی یہ کوشش اتنی کامیاب ثابت نہیں ہوگی ۔

Mr. Speaker : Let us see how the Members react to this proposal of mine. I hope they will react favourably to this proposal.

Voices : certainly

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یہ گذارش کرنا ہے . . . .

مسٹر سپیکر ۔ آپ گذارش بعد میں کیجئے گا پہلے حمزہ صاحب کو تقریر کر لینے دیجئے گا ۔

ملک محمد اختر ۔ حکم تو میں آپ کا مانتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Yes, Mr. Hamza..

مسٹر حمزہ ۔ لیکن مجھے اعتراض صرف اس بات پر ہے کہ حکومت یہ چیز تسلیم کرتی ہے کہ محض بعض خصوصی حالات کے پیش نظر بعض علاقوں میں مالیہ کی تشخیص یا مالیہ کی وصولی کا یہ طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے ۔ اور ان کے نزدیک بہترین طریقہ وہی ہے کہ کاشتکار کو بھی علم ہو کہ اس نے مالیہ کتنا ادا کرنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حکومت کو بھی اس چیز کا علم ہے کہ ان کو کتنا مالیہ وصول ہوتا ہے چنانچہ اس کے بارے میں دو رائے نہیں ہو سکتی ہیں ۔ کہ بہترین طریقہ یہ ہے کہ جس سے فریقین کو یقینی طور پر صحیح رقم ادا کرنے کے بارے علم ہو ۔ جناب سپیکر ۔ میرے سامنے مالیہ کے قانون کی تفسیر ہے جس کو کہ پنجاب کے سابقہ Financial Commissioner نے مرتب کیا انھوں نے حکومت ہندوستان کے فیصلے کا حوالہ دیا ہے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ

"The Government of India freely admit that a fluctuating assessment in the sense of an assessment without a definite maximum limit in cash, and annually varying with the out-turn of the crops, is exceedingly difficult to work with fairness, throws an undesirable amount of power in the hands of subordinate officials, and lacks the influence for which it has been the desire of the Government to secure in its land revenue policy. It would be a retrograde step and would imply a reversion to the methods of native rule."

جناب سپیکر ۔ اس کے اندر جو خاص نقائص تھے ان کی اس میں نشان دھی کردی گئی ھے ۔ قائد ایوان نے یہ فرمایا ھے کہ ان کا وہ ناپسندیدہ سسٹم ھے لیکن میں ان سے یہ دریافت کرنا چاھتا ھوں کہ جب آپ اس اصول کو منوانے کیلئے تلے ھوئے ھیں تو یہ دونوں ھی طریقے ھماری قانون کی کتاب میں موجود ھونا چاھئے ۔ تاکہ حالات کے مطابق ان کا استعمال کیا جا سکے ۔ اس لئے کیا میں ان سے یہ دریافت کر سکتا ھوں کہ وہ علاقے جو آج سے تقریباً ستر سال پہلے سے آباد ھو چکے ھیں اور جن علاقوں میں مخصوص حالات کے پیش نظر اس کو رائج کیا گیا تھا اور اب جب کہ وہ حالات باقی نہیں ھیں آپ کی حکومت نے ان کو اب تک کیوں ٹھونس رکھا ھے ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کے سامنے ایک مثال پیش کرتا ھوں کہ گوجرہ میں تقریباً ۳ سال پہلے کاشتکاروں کو اس بات کی شکایت ھوئی خرابہ کی رعائت دینے میں محکمہ مال اور محکمہ آب پاشی کے افسران نے رشوت وصول کی ھے ۔ چنانچہ میں نے اس امر کی شکائت افسران متعلقہ کے پاس بھیج دی ۔ عام طور سے یہ افسران اس قسم کی شکایات کی پرواہ نہیں کرتے ھیں مگر جس وقت میری یہ شکائت ان کے پاس پھونچی توانھوں نے فوراً مجھے چٹھی لکھی کہ ھم موقع پر آ رھے ھیں اور فلاں فلاں تاریخ اور وقت تک آپ وھاں پھونچ جائیں ۔ چنانچہ وقت مقررہ پر وہ دونوں افسران موقع پر پھونچ گئے اور میں بھی موقع پر پھونچ گیا ۔ چنانچہ جس زمین پرخرابہ دیکھا گیا تھا وھاں فصل کاٹی جا چکی تھی ۔ وہ چاول کی فصل تھی ۔ دھان تھا ۔ اور کٹی ھوئی فصل کے نشانات سے یہ ظاھر ھوتا تھا کہ اس میں

اچھی خاصی فصل برداشت کی گئی ہے مزارع سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے کتنی فصل برداشت کی ہے ۔ اس نے کہا کہ دو ایکڑ میں ۷۰ من دھان پیدا ہوا ہے ۔ لیکن اس میں خرابے کی رعائت دی گئی تھی ۔ ایک خاص رقم مقرر کر لی جاتی ہے ۔ کیونکہ ہر ایک کے ساتھ طے نہیں کیا جاتا ہے کہ جو اتنا روپیہ ادا کرے گا اس کو اتنی رقم چھوڑ دی جائے گی چنانچہ جب حکومت یہ تسلیم کرتی ہے کہ اس میں بعض بنیادی نقائص ہیں بلکہ ہمارے حکمران بڑے کاشتکار ہیں تو اس کے باوجود اس نظام کو یا ایسے طریقے کو ان علاقوں میں جہاں پر اس کی ضرورت نہیں وہاں ایک دن بھی قائم رکھنا حکومت کیلئے عوام اور کاشتکار دونوں کے مفاد کے منافی تھا ۔ اس لئے میں اس سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اسے دوسرے نہری علاقوں میں کیوں لاگو کیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ حقیقت یہ ہے اور جناب قائد ایوان کو اس چیز کا اچھے طریقے سے علم ہوگا کہ جب کاشتکار اور حکومت کے درمیان intermediary آتے ہیں تو اس سے ہمیشہ کاشتکار کو ایک بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ کاشتکار کو جس سے بھی سابقہ پڑا عملی زندگی میں دیکھتے ہیں ہمیشہ یہ آیا ہے کہ چاہے وہ پٹواری ہو چاہے وہ پولیس افسر ہو چاہے بنیا ہو چاہے آڑھتی ہو ۔ تو ہمیشہ کاشتکار کے مفادات کو نقصان پہونچتا ہے جناب قائد ایوان کو علم ہوگا کہ انہوں نے ان intermediaries کو وہ افراد جو کاشتکار اور صارف کے درمیان آتے ہیں انہوں نے Agricultural Produce Marketing Act کا نفاذ کیا تھا تاکہ کاشتکار کے حقوق کی حفاظت ہو سکے ۔ لیکن اگر یہی اصول حکومت کی انتظامیہ ڈھانچے میں نافذ کیا جاتا تو ان کا فرض تھا کہ جہاں بھی کاشتکار کو یا مالک زمین کو وقتاً فوقتاً پٹواری سے جو بالا تر حکام ہوں اُن سے ان کا سابقہ پڑتا ہے اُن سے اُن امکانات کو کم از کم کر دیا جائے ۔ لیکن حکومت کی عملی پالیسی سے یہ ظاہر ہے کہ انہوں ۔ اس طرف قطعاً توجہ نہیں دی ۔

اور اگر وہ اس طرف توجہ دیتے تو اس mortgaging system کا تقاضا ہے ۔ کہ وہ ماتحت عملے کے افراد جو وہاں متعین کئے جاتے ہیں ان کے اوپر کڑی نگاہ رکھی جائے ۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ چند دن سے بیچارے پٹواری پر بڑی شدت سے نکتہ چینی ہوتی رہی ہے ۔

ایک آواز ۔ جس سے آپ کو دکھ ہوا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ لیکن جناب وزیر مال نے ان کی صفائی پیش کر دی کہ انہوں نے تمام زندگی ان کو رشوت دینے کا شرف حاصل نہیں کیا ۔

وزیرمال (مسٹرغلام سرور خان) ۔ آپ نے کبھی کیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ پٹواری کا طریقہ واردات کیا ہوتا ہے ۔ میں اس بارے میں عرض کئے دیتا ہوں ۔ اس کا طریقہ واردات یہ ہوتا ہے کہ کوئی افسر ہو ۔ آفیسر تو ان سے وصول کرتے ہیں دیتے نہیں ۔

وزیر مال ۔ یہ direct evidence ہے یا محض hearsay ہے ؟

مسٹر حمزہ ۔ میں اس کا جواب دیتا ہوں ۔ اگر کوئی محکمہ مال کا افسر کہے کہ میں نے پٹواری کو کبھی رشوت نہیں دی تو میں کہتا ہوں کہ وہ ٹھیک کہتا ہے کیوں کہ وہ پٹواری سے رشوت وصول کیا کرتے ہیں اس کو دیا نہیں کرتے اور اگر حمزہ سے پوچھیں جناب سپیکر تو واردات کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ہر جگہ اہل کار اس قسم کا طریقہ استعمال کرتا ہے لیکن حلقے میں وہ افراد جو با رسوخ ہوں جو کہ جرات رکھتے ہوں اور جو ان کے خلاف آواز بلند کر سکیں وہ عام طور پر ان کو چھوڑ دیا کرتے ہیں بلکہ ان کی جو کمی ہے وہ ہمیشہ کمزوروں سے وصول کیا کرتے ہیں ۔ یقین کریں مجھے کسی خاص شخص پر شبہ نہیں کیوں کہ

رشوت اب ایک انتہائی خطرناک aggressive taxation ہے کیوں کہ جو با رسوخ نہیں ہوتے ہیں ان میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ کسی افسر کی تو کیا ایک پٹواری کی شکایت کر سکیں ۔ لیکن میرے نزدیک ایک پٹواری کی شکایت کرنا ایک افسر کی شکایت کرنا ہے کیوں کہ جب میں پٹواری کی شکایت کرتا ہوں تو ساتھ ہی ساتھ یہ سمجھا جانا چاہئے کہ پٹواری جب رشوت کھاتا ہے اور رشوت کا نظام جو ہے وہ بہت منظم ہے ۔ اگر ایک چھوٹا افسر بذات خود رشوت کھائے اور اپنے اوپر والے افسر کو رشوت کا حصہ نہ پہنچائے تو وہ اس کو رشوت کبھی ہضم نہیں ہونے دیتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ پٹواری اور اس کی رشوت کے متعلق بہت کچھ فرما چکے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ لیکن جو عجیب بات وزیر مال صاحب نے فرمائی تھی اس کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرا خیال ہے آپ نے اس کے متعلق جواب دے دیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ نے سنی تھی ۔

Mr. Speaker : Yes please go on.

مسٹر حمزہ ۔ واقعی آپ نے سنی تھی ؟ آپ کو بھی بہت عجیب معلوم ہو گی ۔ اور ان کا یہ صفائی دینے کا طریقہ دیکھئے اور انتہا یہ ہے کہ وہ کچھ ایسی باتیں فرما دیتے ہیں ۔

Mr. Speaker : The Member may please say something about the amendment now.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ یہ جو

fluctuation طریقہ ہے جس کو انھوں نے اپنایا ہے ان کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے افسران اور اپنے ماتحت عملہ پر کڑی نگاہ رکھیں لیکن جو لوگ مل کر واردات کرتے ہیں خواہ منظم طریقہ سے کریں یا غیر منظم طریقہ سے ان لوگوں کا خون چوستے ہوں ان سے قطعاً کڑی نگرانی نہیں ہوسکتی۔ ان حالات کے پیش نظر میں جناب قائد ایوان اور جناب وزیر مال سے التجا کروں گا کہ اگر واقعی آپ مقرر شدہ تشخیص کو یا اس کے نظام کو مناسب سمجھتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ اس میں کم سے کم نقائص ہیں اور اس میں ملک کا بھی بھلا ہے کاشتکاروں کا بھی بھلا ہے بلکہ کاشتکار کو یہ علم ہوتا ہے کہ میں نے کتنی رقم گورنمنٹ کو ادا کرنی ہے اگر میں محنت سے کام کروں گا تو تمام کی تمام آمدنی میری ہوگی۔ اور یہ اس کو زیادہ محنت کرنے کی ترغیب دے گا ایک incentive کا کام دے گا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ رقومات جو برے عناصر کی جیبوں میں جاتی ہیں وہ نہ تو خزانہ عامرہ میں جاتی ہیں اور نہ کسی اور کا اس سے بھلا ہوتا ہے۔ وہ کاشتکاروں اور کمزوروں کی جیبوں سے نکلتی ہیں اور ان رقومات سے ایک برا طبقہ پلتا ہے۔ اگر آپ کو یقیناً احساس ہے اور جیسا کہ آپ اپنی زبان سے فرماتے ہیں میں آپ کو نصیحت تو نہیں کر سکتا کیوں کہ آپ مجھ سے عمر میں بڑے ہیں لیکن میں یہ التجا کروں گا کہ جو آپ زبان سے کہا کرتے ہیں اس پر عمل کرنے کی ضرور کوشش کیا کریں۔

Mr. Speaker : Malik Muhammad Akhtar !

Malik Muhammad Akhtar : I intend to speak on the Clause as a whole.

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی—۱) ۔ جناب سپیکر۔ یہ جو ترمیم ہے یہ اصل میں ترمیم جو اوریجنل تھی کہ مستقل یا غیر مستقل مالیہ لیا جائے یہ mainly اس کے متعلق ہے اور زیادہ تر اس کے متعلق ہے۔ جناب والا۔ جمع سے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے واجب الادا مالیہ اور جمع بندی

سے مراد وہ کتاب ہے جس میں شرح مالیہ درج ہوتی ہے ۔ مالیہ زیادہ تر دو قسم کا ہوتا ہے ۔ ایک جمع مستقلہ اور دوسرے وہ جو غیر مستقلہ ہے ۔ اس میں sliding scale بھی آ جاتی ہے ۔ جہاں زمین زیر کاشت ہوتی ہے اس کے لیے وسائل آب پاشی مہیا ہوتے ہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ زمین ہمیشہ زیر کاشت رہی ہے ۔ تو عام طور پر وہاں سے مستقل مالیہ لیا جاتا ہے ۔ جہاں پر زیر آب پاشی کا صحیح اندازہ نہیں ہو جاتا اور زمین کبھی کاشت یا کبھی غیر کاشت رہتی ہو وہاں پر غیر مستقلہ مالیہ لیا جاتا ہے اور کبھی sliding scale کا مالیا لگتا رہتا ہے جیسے کہ ابھی میرے نہایت ہی قابل احترام دوست خواجہ محمد صفدر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس لیے میں repetition میں نہیں جانا چاہتا کیوں کہ ایک کہی ہوئی بات کا اعادہ ہو جائے گا ۔ جناب والا ۔ جب ۱۸۸۰ میں نہریں آئیں تو اس وقت مستقل سے غیر مستقل مالیہ لگایا جانے لگا اور یہ کہا گیا کہ یہ مالیہ جو ہے یہ اس طرح بڑھے کہ جس طرح منڈیوں میں اناج کبھی چڑھتا بڑھتا ہے کبھی گرتا ہے ۔ جناب والا ۔ عام طور پر یہ کہا جا رہا ہے کہ اگر مالیہ مستقل کر دیا گیا تو اس میں بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ اس ضمن میں میں مختصراً یہ عرض کروں گا کہ لارڈ کرزن کے زمانے میں مشرقی پاکستان میں مستقل طور پر سیٹلمنٹ ہوا اور وہاں مستقل مالیہ لگا دیا گیا حالانکہ وہاں جو زمین ہے اگر بارش ہو جائے تو تمام کا تمام ایریا جل تھل ہو جاتا ہے اور اگر بارش نہ ہو تو وہاں پر بالکل خشکی رہتی ہے ۔ کبھی کسی علاقے میں انتہائی پانی آجاتا ہے دریاؤں کی وجہ سے because it is a riverain country اور کبھی بالکل پانی نہیں ہوتا ایسے علاقے ناردرن ایریا میں بھی ہیں تو اگر وہاں پر مستقل مالیہ لیا جاسکتا ہے اور لارڈ کرزن کے زمانے سے آج تک کوئی تکلیف نہیں ہوئی تو سمجھ نہیں آتا کہ مغربی پاکستان میں کون سی ایسی بڑی تکلیف یا دقت پیش آئے گی ۔ جناب والا ۔ جو غیر مستقل مالیہ ہے اس میں جو بڑی

دقت ہے وہ یہ ہے کہ حکومت کو اصل میں اور حکومتی پارٹی کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ یہ مستقل طور پر ہو ۔ بجائے غیر مستقل کے کیوں کہ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ پٹواریوں سے اور سندھ میں ٹپے داروں کے ساتھ مل کر جو بڑے بڑے زمیندار ہیں وہ بہت سا حلقہ دکھا دیتے ہیں جو کہ زیر کاشت نہیں ہے تو اس سے وہ مالیہ بچا لیتے ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ مجھ جیسے غریب آدمی کی تھوڑی سی زمین ہے اور اگر وہ زمین زیر کاشت نہیں بھی ہے تو اس کو زیر کاشت دکھا دیا اور مالیہ وصول کر لیتے ہیں حالانکہ اگر میں ان کو یہ کہوں کہ یہ زمین زیر کاشت ہی نہیں ہے تو وہاں پر ڈیمانڈ ہوتی ہے کہ آپ پر اتنا مالیہ لگتا ہے ۔ اس میں سے نصف مجھے دے دیجئے آئندہ ہم اس کو زیر کاشت نہیں دکھائیں گے ۔

ان حالات کے تحت ایک اور چیز اس سے پیدا ہوتی ہے وہ ہے incentive جب ایک شخص کو معلوم ہو گیا کہ میری زمین خواہ وہ بارانی ہو یا چاہی ہو یا بنجر ہو یا لپاڑہ ہو ۔ اس پر اتنا مالیہ دینا ہوگا ۔ یہ نہیں ہے کہ میں نے کون سا فصل بویا ہے اگر فصل نہ ہو تو وہ خرابہ کے تحت اپنے مالیہ کی معافی کرا سکتا ہے ۔ اس سے یہ جو بہت بڑی کوشش اور بد دیانتی ہے وہ دور ہو جائے گی ۔ اگرچہ یہ ضرور ہے کہ مستقل سیٹلمنٹ کرنے میں دقت ضرور ہوگی ۔ لیکن بالآخر عوام اس تکلیف سے بچ جائیں گے۔ ہر شخص کو یہ معلوم ہوگا کہ اس نے اپنی زمین کا کتنا مالیہ دینا ہے ۔ یہ نہیں کہ پٹواری نے نمبردار کی معرفت یا کسی اور طریق سے ایک پرت بھیج دیا ۔ اور مالک کو یہ معلوم نہیں کہ اس نے کیا دینا ہے اور کیا نہیں دینا ۔ اس سے ان لوگوں کو زیادہ خرابی پیش آئے گی جو موقع پر اپنے گاؤں میں نہیں رہتے ۔ اس لیے میری یہ گزارش ہے کہ اگر مستقل طور پر مالیہ لگایا جائے تو وہ زیادہ بہتر رہے گا قوم کے لیے بھی اور عوام کے لئے بھی ۔

Mr. Speaker : The question is :

That in the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur, appearing at serial No : 1, in the 4th Supplement to List No : 1, the brackets and letter "(a)" and para (b) of the proposed sub-clause (3) of clause 57 be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next is from Kazi Muhammad Azam.

Kazi Muhammad Azam : Sir, I beg to move :

That in the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur, appearing at Serial No : 1 in the 4th supplement to list No : 1 in the proposed sub-clause (3) of clause 57 of the Bill the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and thereafter the following proviso be added :

"Provided that land shall not be assessed in the form of sliding scales varying annually according to the market price of any agricultural produce prevailing during a specified period of the year.

Minister of Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : Amendment moved the question is :

That in the amendment given notice of by Mir Wali Muhammad Khan Talpur, appearing at Serial No : 1 in the 4th supplement to list No : 1 in the proposed sub-clause (3) of clause 57 of the Bill the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and thereafter the following proviso be added :

"Provided that land shall not be assessed in the form of sliding scales varying annually according to the market price of any agricultural produce prevailing during a specified period of the year.

The motion was carried.

ملک محمد اختر (لاهور—۲) - جناب سپیکر - میں سب سے پہلے ایک جملہ کہنا چاهتا هوں که میں آپ کا مشکور هوں که آپ نے یہ اظہار خیال فرمایا هے که ڈبل سیشن هو - یہ نہایت هی اهم بل هے - جس قدر اختلاف هاؤس میں اس کے متعلق موجود هے - اس سے ظاهر هے که اس پر کافی بحث و تمحیص هوگی - اگر یہ پروسیجر اختیار نہ کیا گیا تو یہ بل اس سیشن میں ختم نہیں هوگا -

جناب سپیکر ۔ اب میں اختصار سے صرف دفعہ ۵۷ کی جو سب کلاز (۱) ہے اس پر اپنے خیالات آپ کے سامنے پیش کروں گا ۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے ۔ کہ حکومتی پارٹی کے ایک رکن کی طرف سے جن مستثنیات کو ترمیم کی صورت میں آج پیش کیا گیا ہے ان کے pioneer-originater اور کولمبس ہم ہیں ۔ لیکن اس سے ہمارا منتہائے مقصود حاصل نہیں ہوسکا اس لیے ہم نے دوبارہ کوشش کی ہے ۔ ایک بار اس شکل میں کہ ۵ ایکڑ تک جو زمین ہو اسے مالیہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ جب اسے ناقابل عمل قرار دیا گیا تو خواجہ صاحب نے دوسری بار اس شکل میں ترمیم پیش کی کہ ۵۰ روپے تک زرعی انکم ٹیکس دے دیا جائے ۔ مگر حکومتی پارٹی نے اسے بھی قابل قبول نہ سمجھا ۔ اب یہ دفعہ ۵۷ قبول کی جارہی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اس صورت میں تمام زمین پر ماسوائے اس رقبہ کے جو میونسپل ایریا میں ہو یا گاؤں میں تعمیر شدہ ہو ٹیکس لگایا جائے گا ۔ جناب سپیکر ۔ میں لمبی بات کی کوشش بالکل نہیں کروں گا ۔ میں اس دلیل کی حمایت میں ڈارلنگ رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Will the Member finish in five minutes.

ملک محمد اختر ۔ وقت تو بہت کم ہے آپ محض سن لیں ۔ آپ نے مجھے کل بھی اور آج بھی بولنے کا موقع نہیں دیا ۔

Mr. Speaker : The Member should not complain like that. There has been enough discussion so far as this point is concerned.

Malik Muhammad Akhtar : On the 24th June 1937 the Premier announced to the Punjab Legislative Assembly that Government has decided to appoint a committee to enquire into the report on the following matter :

اغلباً اس وقت ملک خدا بخش حکومت کے محکمہ مال سے متعلق تھے یا اسمبلی سے متعلق تھے ۔

وزیر زراعت ۔ میں ان دونوں سے متعلق تھا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ وہ رپورٹ تھی جو اس وقت ان کے سامنے پیش کی گئی ۔ جناب والا ۔ میں نہایت ہی اختصار کے ساتھ عرض کر رہا ہوں ۔ یہ سب باتیں رہ جائیں گی جب تک آپ دوسرا سیشن نہیں کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب یہ آپ کو اظہار خیال کا موقع دینے کے لیے کیا گیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جب پہلے ڈبل سیشن کا اعلان ہوا تھا تو اس وقت ملک صاحب نے الٹی میٹم دے دیا تھا اور کہہ دیا تھا ۔ کہ میں یہیں سوؤنگا اور کھانا کھاؤں گا ۔ عام ممبر تو اتنا دم خم نہیں رکھتے میں اپنی مجبوری اور کمزوری کا اظہار آپ کے سامنے برملا کرتا ہوں کہ ان جتنی ہمت تو بہت کم لوگوں میں ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرا خیال ہے کہ خواجہ صاحب اپنے کمرے کو بہت کم استعمال کرتے ہیں ۔ وہ عام طور پر خالی رہتا ہے ۔

میاں معراج دین ۔ میں حمزہ صاحب کی خدمت میں عرض کردوں کہ ۔ X X X X X X *

Mr. Speaker : The remarks made by Mian Miraj Din are expunged from the proceedings of the Assembly.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس وقت ۲۵ روپے تک exemption دینے کی سفارش کی گئی تھی ۔ جناب سپیکر ۔ یہ جو exemption کا مسئلہ ہے یہ نہایت ہی اہم ہے ۔ اب میں صرف ایک

**Expunged as ordered by the Speaker.*

اور کوٹیشن دینا چاہتا ہوں - ۱۸۶۰ء سے یہاں انکم ٹیکس ایکٹ کا نفاذ ہوا ہے - اور اس میں یہ exemption موجود ہے - ۲۰—۲۲ سال بعد اس میں ترمیم ہوئی - پہلے شہریوں کو ۲۰۰ روپے تک exempt کیا گیا تھا - ۱۸۷۲ء میں اسے ایک ہزار تک کر دیا گیا - ۱۹۱۶ء میں اس حد کو اور بڑھا دیا گیا - حتیٰ کہ ۱۹۲۲ء میں جب موجودہ قانون آیا تو انہوں نے یہ limit قرار دیا کہ سنٹرل لیجسلیچر جو بھی limit متعین کرنا چاہے کرتی جائے اور اس کے مطابق ۱۹۳۱ء میں ایک ہزار روپے کی limit پر exemption ہوئی ۱۹۳۸ء میں یہ پھر دو ہزار روپے میں آئی اور موجودہ صورت میں جناب والا - یہ چھ ہزار روپے تک ہے اس پر باقاعدہ جب زمینداروں کی اس ایوان میں اکثریت تھی اس وقت اس پر ڈارلنگ کمیٹی کو بٹھایا گیا اور وہ کمیٹی جس کا حوالہ میں نے پڑھا ہے -

میں نے بھی ۲۵ روپے کی حد کو برقرار رکھنے کی سفارش کی تھی اس لحاظ سے ۲ ۱/۴ ایکڑ اراضی کا مالیہ ، بعض علاقوں میں ۵ یا ۶ ایکڑ اراضی کو مستثنیٰ کرنا مقصود تھا اب میں گذارش کروں گا کہ کمیٹی نے جو recommendation کی تھی وہ ذرا جناب والا سن لیں - کیونکہ تقریباً ۵ منٹ بقایا رہتے ہیں -

"We recommend that relief should be confined to those who do not pay more than Rupees twentyfive (excluding cesses), partly to keep it within manageable financial limits, but mainly because this figure should cover nearly all our one plough cultivators outside the canal colonies. Our enquiries show that elsewhere the economic health, *i.e.*, the holding capable of supporting a family or four or five may be broadly defined as one on which the land revenue amounts to from twenty to twentyfive rupees. From this point of view a limit of twentyfive rupees per revenue payer for the proposed remission is generous; because many holdings have more than one owner, and where as most often happens in such cases, each owner has not got a family of normal size, the holding though still small will be well above economic limit. Even in the canal colonies, the number of those who will benefit will be large, for instance in Lyallpur in spite of high acreage assessment 45 percent pay twentyfive rupees or less than 1."

جناب والا ۔ اس کے بعد میں عرض کرتا ہوں کہ خواجہ صاحب کی تائید میں میرے پاس ایک سپریم کورٹ کی رولنگ ہے . . . . جسے مجھے ڈارلنگ رپورٹ کہنا چاہئیے ۔ انہوں ۔ ۲۵ روپے کی exemption کی support میں کہا ہے . . . .

Mr. Speaker : Yes Khawaja Sahib . . . . .

(اس لمحہ حمزہ صاحب بھی بولنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں)

حمزہ صاحب آپ کتنا وقت لیں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ صرف دس منٹ ۔

Mr. Speaker : Time of the House is etended shall be dispose of clause 57.

مسٹر حمزہ (لائل پور ۔ ۶) ۔ جناب سپیکر ۔ معزز قائد ایوان نے فرمایا ہے کہ اگر چھوٹے چھوٹے مالکان اراضی کو مالیے سے مستثنیٰ کیا گیا تو ملک میں اضطراب و ہیجان پھیل جائے گا ۔ جناب والا ۔ انہوں نے ایک بھیانک تصویر پیش کی ہے اور اُن کے الفاظ غالباً یہ تھے ملک میں غیر یقینی صورت حال پیدا ہو جائے گی بلکہ ملک میں اس سے اضطراب شاید انقلاب برپا ہو جائے گا یا صوبے میں انتشار پیدا ہو جائے گا ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ میں نے انقلاب نہیں کہا تھا ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ فکر نہ کریں اگر انقلاب بھی آیا تو بھی آپ اس گورنمنٹ کے رکن ہوں گے ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ شکریہ ۔ آپ کی دعا کا اور میرے متعلق نیک خواہش کے اظہار کا ۔

مسٹر حمزہ ۔ تو جناب والا میں عرض کر رہا تھا کہ ملک صاحب

جس انقلاب سے یا اضطراب سے اور جس انتشار سے ڈرتے ہیں کیا انہوں نے غور فرمایا ہے کہ اس کے مقابلے میں ان کے دور حکومت میں ملک میں دودھ کی نہریں بہ رہی ہیں اور لوگ خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں ۔ کیا آپ اس بات پر خوش ہیں کہ آپ ان غریب کاشتکاروں پرٹیکس لگا رہے ہیں ۔ اور جناب والا میں التجا کروں گا کہ یہ ذرا غور فرمائیں کہ انہوں نے پالیسی statement دی ہے اس کے اعلان سے لوگ کیا تاثر لیں گے یہ اپنے خوشامدیوں کی رپورٹوں پر نہ جائیں ۔ ایوان میں جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے اس سے لوگوں کے دلوں میں جو غم و غصہ پیدا ہوگا اس کا اظہار اس ایوان میں کرنا مشکل ہے ۔ جناب سپیکر ۔ غریب مالیے کی معافی یا رعایت سے خوش تو ہو سکتے ہیں مگر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ صدیوں کے ظلم و ستم سے نجات پانے پر ان میں اضطراب اور انتشار اور غیر یقینی حالت کی لہر کس طرح دوڑ جائے گی ۔ کیا وہ اس بات کو سن کر خوش ہوں گے جو بوجھ ناجائز طور پر غریب عوام پر صدیوں سے قہر بن کر نازل تھا اس کو ملک خدا بخش بچہ نے قانونی طور پر لوگوں پر مسلط کرکے کوئی بڑا احسان فرمایا ہے ۔ اس سے حکومت ملک میں اور بھی بدنام ہو جائے گا اور یہ ملک دوسرے ملکوں میں بدنام ہو جائے گا ۔

Land Reforms in West Pakistan, Vol. I, Chapter 16 :

> "A joint holding with an area equal to or less than subsistence holding shall not be partitioned in any case."

سب سے بڑا دوسرا اعتراض یہ تھا کہ جو بڑے زمیندار ہیں یا پانچ ایکڑ سے بڑے مالک ہیں وہ جلدی جلدی اپنی زمینیں اپنے ورثاں میں تقسیم کر دیں گے کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ وہ کارخانہ دار یا کاروباری لوگ یا سرمایہ دار جن کو آپ نے چھ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی کے انکم ٹیکس سے مستثنیٰ کیا ہوا ہے کیا وہ انکم ٹیکس سے بچنے کے لئے

اپنے بچوں کے نام سے کاروبار نہیں کرتے ۔ کیا ان کے جو چھوٹے بچے ہوتے ہیں یا جو نابالغ ہوتے ہیں ان کو رشتے دار نہیں گردانتے ۔ کیا اس قسم کی رشتے داری کے کاغذات انکم ٹیکس کے محکمہ میں داخل نہیں کئے جاتے آپ کے ملک کے بڑے بڑے کارخانہ دار یا دولت مند لوگ انکم ٹیکس سے بچنے کے لئے اس قسم کی کارروائیاں کرتے ہیں اس کے باوجود کہ آپ نے چھ ہزار روپے آمدنی والے لوگوں کو رعائت دی ہوئی ہے ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ افراد جو بمشکل سال میں تین سو روپیہ کماتے ہیں آپ ان سے یہ ٹیکس وصول کرنے پر مصر ہیں ۔ جب ان کو رعایت دینے پر آتے ہیں تو آپ یہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم نے ان کو رعایت دے دی تو اس سے آسمان ٹوٹ پڑے گا یا پاکستان کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا ۔ آپ بہت ہی تجربہ کار انسان ہیں آپ محض وزیر ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عام انسانوں کے مقابلہ میں زیادہ قابلیت بخشی ہے آپ کو علم ہوگا کہ یہاں چھوٹے کاشتکار یا زمیندار جن کی ایک مربع زمین ہو (جیسا کہ آج خواجہ محمد صفدر صاحب کی ترمیم میں ذکر ہے) محض ۵۰ روپے بچانے کے لئے وہ اپنے بیٹوں کے نام اپنی جائیداد منتقل کرے گا ۔ ایسا کرنے سے وہ کس قسم کا اندیشہ مول لے گا ۔ آج کل اکثر دیکھا گیا ہے کہ بڑے لوگوں کی جب تک جائیداد ہے اولاد بھی ان کا احترام کرتی ہے ۔ بلکہ اس قسم کے بچے بھی دیکھنے میں آئے ہیں کہ وہ عام طور پر باپ کا احترام اس وقت تک کرتے ہیں جب تک وہ ان کو کچھ دینے والا ہوتا ہے اور جب اس کے دیکھنے کی حیثیت ختم ہو جائے تو وہ اپنے باپ کا ادب نہیں کرتے اس لئے آپ کا یہ اندیشہ کہ تمام کے تمام لوگ محض ۵۰ روپیہ ٹیکس سے بچنے کے لئے اپنی زمین اپنی اولاد کے نام لگا دیں گے یہ اتنا قوی نہیں ہے بلکہ آپ نے ان بیچارے چھوٹے کاشتکاروں کو بجائے اس ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کے بلکہ ان کو محروم کرنے کے لئے اس قسم کے دلائل پیش کئے ہیں ۔ جناب سپیکر آج قائد حزب اختلاف

خواجہ محمد صفدر صاحب کی جانب سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ آپ ۵۰ روپیہ مالیہ ادا کرنے والے کاشتکاروں کو اس مالیہ سے مستثنیٰ قرار دے دیں اس پر آپ نے کہا کہ اس سے ۵ کروڑ روپیہ سالانہ کا خزانہ عامرہ پر اثر پڑے گا یا نقصان ہوگا ۔ میں آپ کی خدمت میں مودبانہ عرض کروں گا بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ اگر ۵ کروڑ روپیہ کا نقصان بھی برداشت کرنا پڑے تو میرے نزدیک وہ صحیح معنوں میں حکومت ہے ۔ وہ محاصلات جو آپ اس وقت وصول کر رہے ہیں اگر آپ ان کو ٹھیک طریقے سے وصول کریں تو ۵ کروڑ کیا ہم موجودہ محاصلات سے ۲۰ کروڑ سے زیادہ وصول کر سکتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی توجہ اس خبر کی طرف دلاتا ہوں جس کے متعلق میں نے تحریک التوا بھی پیش کی تھی ۔ پاکستان آبزرور میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں مرکزی حکومت نے سمگلنگ کی وجہ سے ۳۷۸ کروڑ روپے کا نقصان برداشت کیا ہے ۔ آپ کو علم ہے کہ درآمدی ٹیکس ۔ ایکسائز ڈیوٹی اور بکری ٹیکس میں سے مغربی پاکستان کی حکومت کو خاص حصہ وصول ہوتا ہے اس کے لئے آپ کو یاد ہوگا اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اس سال کے بجٹ میں تقریباً ۷۶ کروڑ روپیہ مرکزی حکومت نے دیا تھا ۔ ایک طرف جب ہم چھوٹے کاشتکاروں کے لئے رعایت مانگتے ہیں ۔ ان کے لئے بھیک مانگتے ہیں ۔ ان کی غربت کا واسطہ دے کر التجا کرتے ہیں کہ آپ ان پر رحم کیجئے اس پر کہتے ہیں کہ ہمیں ۵ کروڑ روپے کا نقصان ہو جائے گا ۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہمارے حکمران سارے ملک کی معیشت تباہ کر رہے ہیں اور وہ محض ان کی اپنی ناکامیوں کی وجہ سے تباہ ہو رہی ہے ۔ آپ کی سیاسی ناکامیوں کی وجہ سے ۔ بعض برے عناصر کے پالنے کی وجہ سے تباہ ہو رہی ہے اس کے لئے محض ایک کروڑ روپیہ یا دو کروڑ روپیہ نہیں بلکہ اس ملک کا کروڑھا روپیہ ضائع ہوتا ہے ۔ اس کو محض کروڑھا روپیہ ہی ضائع نہیں ہوتا بلکہ میں ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہوں گا کہ اس ملک

کی معیشت تباہ ہوتی ہے ۔ قوم کا کیریکٹر تباہ ہوتا ہے ۔ بیشتر ایسے لوگ ملتے ہیں جو قوم کے مفاد کو ہر وقت بیچنے کیلئے تیار رہتے ہیں میں تو یہ کہوں گا کہ وہ محض قوم کا مفاد ہی بیچنے کے لئے تیار نہیں بلکہ وہ ہندوستانی دشمن سے ہمارے گھر کے دشمن سے زیادہ خطرناک ہیں ۔ آپ ان کو روکنے کے لئے تیار نہیں ۔ آپ ان کو روک کر قوم کی حفاظت کرنے کے لئے تیار نہیں ۔ آپ ان کو روک کر قوم کے محاصلات کو بچانے کے لئے تیار نہیں ۔ آپ ان کو روک کر قوم کی صنعتوں کی حفاظت کرنے کے لئے تیار نہیں لیکن جب آپ سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ آپ چھوٹے کاشتکاروں کو رعایت دیں جو ان کا حق ہے ۔ جو ان کا پیدائشی حق ہے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان بنایا ہی اسلئے گیا تھا کہ چھوٹے کاشتکاروں کی حفاظت کی جائے ۔ عام انسانوں کی حفاظت کی جائے ۔ محنت کشوں کی حفاظت کی جائے ۔ ان کو باعزت زندگی گزارنے کا موقع دیا جائے ۔ تو آپ اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ۔ آپ اس وقت اس قسم کے خدشات ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں یقین کیجیئے جب آپ تقریر کرتے ہیں تو آپ کی باتیں بہت وزنی لگتی ہیں ۔ وہ بڑی پیاری اور میٹھی ہوتی ہیں لیکن وہ مجھ پر اس لئے اثر نہیں کرتیں کہ وہ باتیں چکنی چپڑی ہوتی ہیں ۔ ان میں بہت سی خامیاں چھپی ہوتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب تشریف رکھیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ وعدہ کے مطابق میں ۱۰ منٹ لے چکا ہوں جس کیلئے میں آپ کا انتہائی شکریہ ادا کرتا ہوں اور قائد ایوان سے التجا کرتا ہوں کہ اگر وہ کاشتکاروں کے بہت بڑے بہی خواہ ہیں ۔ اگر وہ واقعی انکے بہی خواہ ہیں تو آئیے عملی طور پر ان کی خدمت کیجیئے ۔ اگر وہ خدمت نہیں کرتے تو ذرا چھوٹے کاشتکار بن کر دیکھئے پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ وہ کس طرح زندگی گذارتے ہیں ۔ اگر آپ چھوٹے کاشتکار بننا چاہیں تو

کئی طریقے آپ کے پاس موجود ہیں ۔ ۲ مربع جات جو مختلف اضلاع میں آپ کو ملے ہوئے ہیں ان کو مزارعین میں بانٹ دیجئے دیکھئے وہ آپ کو کتنی دعائیں دیں گے پھر آپ کو احساس ہوگا کہ آپ کس قسم کی زندگی گزارتے ہیں ۔ افسوس آپ کاشتکار نہیں ہیں آپ بہت بڑے زمیندار ہیں ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ جناب والا ۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری تعریف میں قصیدہ فرمایا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ مجھے اس امر کا پورا احساس ہے کہ آج آپ کی قوی خواہش ہے کہ کلاز ۵۷ پاس کرکے یہاں سے اٹھیں بلکہ آپ نے حکم بھی فرما دیا ہے کہ جب تک یہ کلاز پاس نہیں ہو جاتی یا منظور نہیں کر لی جاتی ایوان کا اجلاس جاری رہے گا ۔

Mr. Speaker : I had a very important engagement but I have cancelled that now.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ مجھے اس بات کا بھی پورا احساس ہے کہ آپ نے اس غرض کے لئے اپنی مصروفیات کو بالائے طاق رکھا ۔ میں آپ کی خدمت میں چار پانچ منٹ سے زیادہ گزارشات نہیں کروں گا ۔

جناب والا ۔ پرسوں میں نے اس معزز ایوان میں ایک نکتہ پیش کیا تھا اس وقت محترم قائد ایوان تشریف نہیں رکھتے تھے اور محترم وزیر مال بھی شاید تشریف نہیں رکھتے تھے ۔ شائد ان کو کسی نے بتایا نہ ہو اور شاید ان کو میری اس بات کا جواب دینے کے لئے اس لئے موقع نہ ملا ہو ۔ میں ان کی خدمت میں وہ نکتہ دوبارہ عرض کئے دیتا ہوں تاکہ اس ایوان میں یہ نہ کہا جائے کہ ایک نقطہ اٹھایا گیا اور حکومت کی طرف سے اس کا جواب نہیں آیا ہے ۔ وہ نقطہ یہ ہے کہ میں

نے جہاں اور بہت سے مفکرین اور معاشیات کے ماہرین کی رائیں اس ضمن میں پیش کی تھیں کہ چھوٹے کاشتکاروں سے منصفانہ سلوک کیا جائے وہاں میں نے اس ایوان میں صدرمملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب کے اس صدراتی منشور کا بھی حوالہ دیا تھا جس میں انہوں نے واضح طور پر اپنے الیکشن سے پہلے ۱۲ کروڑ افراد کے سامنے فرمایا تھا کہ اگر وہ صدر منتخب ہوگئے تو وہ ان مواعید پر عمل کریں گے جو اس وقت انہوں نے قوم کے سامنے کئے تھے ۔ ان مواعید میں سے دو وعدے میں نے آپ کے سامنے اس معزز ایوان میں پڑھے ہیں ۔ ان وعدوں کا تعلق خصوصیت کے ساتھ چھوٹے کاشتکاروں سے تھا اور چھوٹے کاشتکاروں کی تعداد اور ان کی آبادی دونوں صوبوں کے کاشتکاروں کو ملا کر کم و بیش دس کروڑ کے لگ بھگ ہے ۔ یعنی بارہ کروڑ کی آبادی میں سے بمشکل پندرہ فیصد آبادی شہری آبادی کہلائی جا سکتی ہے اور اس شہری آبادی میں سے بھی ایک بہت بڑا حصہ ایسا ہے کہ جس کا تعلق دراصل دیہات سے ہی ہے اور وہ محض شہر میں رہائش پذیر ہوتا ہے ۔ یا اپنے بچوں کی تعلیم کی وجہ سے یا دیگر شہری سہولتیں حاصل کرنے کی غرض سے وہ شہروں میں آباد ہوتا ہے ۔ تو یہ حکومت جو کہ اس صوبے میں صدر محمد ایوب خان کی نمائندہ ہے ۔ اگرچہ یہ وزرا صاحبان آئینی اعتبار سے گورنر صاحب کے نمائندہ ہیں ۔ لیکن درحقیقت یہ صدر محمد ایوب خان کے ہی نمائندہ ہیں ۔ اس ایوان میں بہت بڑی جماعت یعنی تقریباً ایک سو چالیس ایک سو پنتیالیس کے لگ بھگ میرے ایسے محترم دوست موجود ہیں جو کہ اپنے آپ کو صدر محمد ایوب خان کی جماعت سے وابستہ سمجھتے ہیں اور اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ان کے اشارۂ چشم و ابرو پر شاید اپنی جانیں بھی دینے سے گریز نہ کریں بلکہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ لیکن میں آج ان کے اس حکم کے اور اس وعدے کے متعلق ہی اس معزز ایوان کے ان معزز اراکین کی خدمت میں یہ عرض کروں گا ۔ یہ معزز اراکین جو نہ صرف

ان کے نمائندے ہیں بلکہ ان کی جماعت کے رکن بھی ہیں اور جو ان کو اپنا رہنما تسلیم کرتے ہیں ۔ ان کو سیاسی طور پر اپنا پیشوا تسلیم کرتے ہیں اور ان کے نام پر اس ملک میں مفاد حاصل کرتے ہیں ۔ میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ جناب صدر کے مواعید اور ان کی خواہشات کے خلاف تو اپنے قول و فعل سے کچھ نہ کریں ۔ ان کا کوئی فعل ایسا نہیں ہونا چاہئیے جو جناب صدر مملکت کے مواعید کے خلاف ہو ۔ جناب صدر نے قوم کے ساتھ جو مواعید کر رکھے ہیں ۔ اور جو میں سمجھتا ہوں کہ نیک نیتی کے ساتھ کئے گئے تھے اور اگر وہ واقعی نیک نیتی کے ساتھ کئے گئے تھے ۔ جیسا کہ میں presume کرتا ہوں کہ کئے گئے تھے ۔ تو آخر اڑھائی سال گذرنے کے بعد وہ موقع کب آئے گا کہ صدر ایوب کے مواعید پورے کئے جائیں ۔ اتفاق کی بات ہے کہ ان مواعید کے اڑھائی سال گذرنے کے بعد آج ہم اس مسودہ قانون پر بحث کرنے میں مصروف ہیں اور ج ان وعدوں میں سے ایک آدھ کو پورا کر سکتے ہیں ۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ آج ہم ان وعدوں کو پورا نہ کریں ۔ جناب قائد ایوان جو کہ صدر ایوب کی صوبائی پارٹی کے بھی رہنما رہ چکے ہیں یعنی ہر لحاظ سے ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے اور وہ کسی صورت میں بھی اس ذمہ داری سے نہیں بچ سکتے ہیں یا اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے کہ وہ ان وعدوں کو پورا کریں اور یا پھر وہ یہ اعلان کر دیں کہ یہ وعدے محض انتخابی وعدے تھے اور ان وعدوں کا دراصل مقصد محض انتخاب جیتنا تھا ۔ ان وعدوں کا مقصد محض لوگوں کو دھوکہ دے کر اور ان کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ووٹ حاصل کرنا تھا ۔ اگر یہ اعلان کر دیا جائے ۔ تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔ اور اگر ان کا مقصد یہ نہیں تھا ۔ اگر دیانت داری کے ساتھ یہ وعدے کئے گئے تھے تو اس کتابچے کے صفحہ نمبر ۹ پر دیئے ہوئے وعدوں پر عمل کیجئے ۔ وہ اپنے وعدہ نمبر ۳ میں یہ فرماتے ہیں کہ ''میرا وعدہ ہے کہ

ٹیکسوں کو اس طرح عائد کرنا کہ ہر ایک پر اس کا منصفانہ اور متوازن بار پڑے" ۔ میں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ منصفانہ اور متوازن بار تب ہی ہو سکتا ہے کہ غریب اور چھوٹے کاشتکار کو رعائیت دی جائے۔ اس سے آگے نمبر ٦ پر یہ وعدہ درج ہے کہ "مالیہ کے نظام" ۔ جس کے متعلق ہم اس وقت قانون سازی کر رہے ہیں ۔ "مالیہ کے نظام میں معقولیت کی خاطر ایسی اصلاحات کرنی ہوں گی کہ چھوٹے زمینداروں کے ساتھ انصاف کا معاملہ ہو" ۔ یعنی اس وقت مالیت کا نظام غیر معقول ہے (اس وعدے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے) اور میں بھی یہی کہتا ہوں کہ یہ نظام یقیناً غیر معقول ہے ۔ میں بھی اس بارے میں جناب صدر کی تائید کرتا ہوں ۔ اس لئے کہ ایک غریب آدمی جس کی پانچ روپے آمدنی ہے ۔ اس سے بھی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے اور جس کی آمدنی پانچ لاکھ ہے ۔ اس سے بھی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے . . .

مسٹر حمزہ ۔ ہم آپ سے زیادہ جناب صدر کے وفا دار ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اس لئے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس بارے میں جناب صدر مملکت کی سو فیصدی تائید کرتا ہوں اور موجودہ نظام مالیہ کو نہایت غیر معقول تصور کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ جناب صدر نے بھی یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "مالیہ کے نظام میں معقولیت کی خاطر ایسی اصلاحات کرنی ہوں گی" ۔ یہ ہم پر انتہائی لازم ہے ۔ ضروری ہے ، کیونکہ حالات ایسے ہیں اور ہمیں یہ کام لازمی طور پر ایسا کرنا ہوگا کہ چھوٹے زمینداروں کے ساتھ انصاف کا معاملہ کیا جائے۔ تو اس معزز ایوان کے معزز اراکین جو کہ ایوان کے اس جانب سے لے کر اس جانب تک پھیلے ہوئے ہیں ۔ جو کہ اس ایوان کا تقریباً ستانوے فیصد حصہ ہیں ۔ میں ان کو انصاف کے نام پر ، اگر وہ صدر ایوب کے وفا دار ہیں تو وفا داری کے نام پر یہ اپیل کرتا ہوں

کہ جب کہ آپ آج اس غیر معقول نظام مالیہ کی اصلاح کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں ۔ جب کہ آج آپ کو اللہ تعالیٰ نے موقع بخشا ہے ۔ کہ آپ اس میں اصلاح کریں تاکہ صدر ایوب بھی بارہ کروڑ افراد کے سامنے سرخرو ہوں ۔ ورنہ کل ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ جب صدر ایوب کی پارٹی کو ایک موقع ملا تھا کہ ایک نامعقول نظام مالیہ میں معقولیت پیدا کریں ۔ لیکن انہوں نے جان بوجھ کر اور دانستہ طور پر اور باوجود اس بات کے کہ ان کو بار بار کہا گیا تھا کہ اس نظام میں معقولیت پیدا کریں ۔ لیکن انہوں نے ڈھٹائی سے کام لیا سینہ زوری سے کام لیا اور صدر ایوب کے وعدوں کو جھٹلایا اور یہ ثابت کر دیا کہ یہ وعدے محض الیکشنی تھے اور یہ کہ یہ وعدے پورے کرنے کی ان کی کبھی بھی نیت نہ تھی اور نہ ان کو کبھی پورا کیا جائے گا ۔ اب جب کہ اڑھائی سال گذر چکے ہیں اور باقی اڑھائی سال رہ گئے ہیں اور اس کے بعد پھر انتخابات ہونے والے ہیں ۔ تو شاید اس وقت بھی اس قسم کی کوئی کتاب شائع کی جائے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ اس مد پر کافی بحث ہو چکی ہے لیکن میں بھی آپ کی خدمت میں صدر ایوب کے منشور کی جانب ایک پیغام آپ کی وساطت سے صدر ایوب کو پہنچانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ قران کریم میں فرماتے ہیں کہ ۔

واوفوابعهد الله اذا عاهدتم

یعنی ''پورا کرو اپنا عہد جو کہ تم آپس میں کرتے ہو'' ۔ اسی طرح حدیث نبوی ہے کہ

لاایمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له

حضرت انس نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ نے ہمیں جب بھی کوئی

فتویٰ دیا تو یہ ضرور فرمایا کہ ''جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس میں ایفائے عہد نہیں اس میں دین نہیں'' ۔ اس کے علاوہ میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ سب لوگ اپنے عوام سے یہ وعدہ کرکے آئے ہیں کہ یہاں اس ایوان میں ان کی تکالیف بیان کرتے رہیں گے تو اگر اب اس موقع پر ان کی اس تکلیف کو بیان نہ کیا گیا تو ہم سب ہی اس حدیث کی زد میں آ جاتے ہیں ۔ اس کے علاوہ میں اپنے حکام کی خدمت میں بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رسول کریم نے فرمایا ہے کہ

یسروا ولا تعسروا وسکنوا ولا تنفروا

''آسان کرو اور تکلیف میں مبتلا نہ کرو اور تسکین دو ، نفرت پیدا نہ کرو'' ۔ میں آپ سے یہ گذارش کروں گا کہ جو وعدے صدر ایوب نے کئے ہیں ۔ ان کے مطابق آپ نے ان چھوٹے زمینداروں کے لئے کیا سوچا ہے ۔ ان گذارشات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میرا ارادہ تو کسی قسم کی تقریر کرنے کا نہ تھا لیکن مجھے بے حد افسوس ہوا کہ خواجہ محمد صفدر نے اس موقع سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس جوش و خروش کے ساتھ چند ایک ایسی باتیں کہی ہیں جو کہ میرے خیال میں ان کی متین اور سنجیدہ طبیعت کے خلاف ہے ۔ میری گذارش یہ ہے کہ میں اپنی پارٹی کی جانب سے ببانگ دہل یہ اعلان کرتا ہوں کہ ہم صدر ایوب کے منشور کے لفظ بہ لفظ پابند ہیں اور ہم اس میں سرمو فرق نہ آنے دیں گے ۔ دراصل بات یہ ہوتی ہے کہ ان کو آئینے میں اپنی تصویر نظر آ جاتی ہے ہم کوئی بھی ایسا وعدہ نہیں کرتے اور نہ ہی کریں گے کہ جس کو پورا کرنے کی اہلیت یا صلاحیت نہ رکھتے ہوں ۔ منشور کی جو کاپی میرے پاس ہے ۔ میں اس کو بڑے شوق سے مطالعہ کر

رہا تھا اور یہ کوشش کر رہا تھا کہ مجھے اس میں سے یہ بات لکھی ہوئی مل جائے کہ ہم کسی شخص کو کسی قسم کے مالیہ کی ادائیگی سے مستثنیٰ کر دیں گے ۔ میں نے اس کے متعلق سب معقول اور صحیح باتیں عرض کر دیں لیکن حمزہ صاحب کو تو صرف غیر معقول ہی نظر آتی ہیں ۔ دراصل مایوس انسانوں کا یہی کام ہوتا ہے ۔

جناب والا ۔ ہم کئے گئے وعدہ کے خلاف نہیں ہوں گے ۔ ہم ہر وعدہ کو پورا کریں گے ہم تدریجی طور پر کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کے متعلق ہمارے نہایت ہی قابل قدر سربراہ اور رہنما نے نشان دہی کی ہے ۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ یہاں کوئی لفظ ایسے نکلے گا جس سے ان کے تخلیق شدہ نظریہ کی تائید ہوگی ۔ جو کچھ انہوں نے کہا تھا یہ تھا کہ لینڈ ریونیو سسٹم میں مناسب تبدیلیاں کی جائیں گی اور یہ تبدیلیاں کی جا رہی ہیں کل ہی میرے دوست نے یہاں کھڑے ہو کر اعلان کیا تھا کہ اس وقت نہایت خوشگوار تبدیلیاں ہو رہی ہیں ۔ اس لحاظ سے ہم اور بھی خوشگوار تبدیلیاں کرنے کو تیار ہیں ۔

اس کتاب میں اگر کہیں یہ لکھا ہوا ہے کہ میں مالیہ کے ۵ یا ۵۰ روپیہ یا ۵ ایکڑ والے کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دوں گا اور یہ نہیں ہو رہا تو میں ابھی منظور کرنے کو تیار ہوں اور میں اپنی پارٹی کو consult کئے بغیر اسے ماننے کو تیار ہوں اور اعلان کرتا ہوں ۔ کہ ہم اسے منظور کرتے ہیں ۔ آپ کو ہر چیز کے سیاق و سباق سے ہٹ کر بات کرنے کی عادت کو ترک کرنا چاہئے ۔ آپ کو یہ سوچنا چاہئے کہ تمام ماحول میں کون سی چیز کس طرح پیش کی جاتی ہے ۔

مجھے نہایت افسوس ہے کہ میرے نہایت ہی محترم دوست قائد حزب اختلاف نے خواہ مخواہ ایک سیدھی سی بات کو الجھانے کی کوشش کی

ہے - میں تو پہلے بھی اعلان کر چکا ہوں کہ ہم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اس نظام کو حتےالمقدور بہتر سے بہتر بنایا جائے - اب سوال صرف اختلاف رائے کا ہے - ان کا خیال ہے کہ میں ۵ روپیہ کرنے کے لئے یا سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے دیہی معاشرت کو انتشار اور اضطراب میں مبتلا کر دوں گا - میرے نزدیک یہ بات صدر ایوب کے منشور کی روح کے منافی ہوگی -

خواجہ محمد صفدر - الفاظ کیا ہیں -

وزیر زراعت و خوراک - الفاظ وہی ہیں کہ اصلاح کی جائیگی - چھوٹے کاشت کاروں کے لئے سہولتیں مہیا کی جائیں گی - آپ بھی سہولتیں سوچ رہے ہیں اور ہم بھی سوچ رہے ہیں - اس وقت متفقہ طور پر بات ہو رہی ہے -

جناب والا - میں یہاں پر اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ صدر ایوب کی حکومت کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ ۲۵ کروڑ روپیہ اس وقت دیہی آبادی اور چھوٹے کاشت کاروں کی بہتری پر صرف ہو رہا ہے - میں ان کی دیانت سے سوال کرتا ہوں انصاف کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ کیا اس سے پہلے کبھی دیہی آبادی کو یہ شرف حاصل ہوا تھا - دیہی آبادی کو زبان کس نے عطا کی - زبان موجود تھی لیکن اس میں قوت گویائی نہیں تھی - ان کی آنکھیں تھیں لیکن ان کو بصارت سے محروم کر رکھا تھا - تو اس لحاظ سے ہمیں یہ طعنہ دینا کہ ہم دیہی آبادی کے لئے کچھ نہیں کرتے غلط ہے - آپ کو رونا تو اسی بات کا ہے کہ دیہی آبادی کو یہ شرف کیوں حاصل ہو گیا ہے - آپ کو تو رونا اسی بات کا ہے کہ دیہی آبادی میں جو بیداری کے آثار رونما ہو رہے ہیں اور جھوٹ میں تمیز کرنے کی صلاحیت اور فہم پیدا ہو رہا ہے یہ کیوں ہوا ہے - مجھے افسوس ہے اور میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ صدر ایوب کے کئے

ہوئے ہر وعدے کے ہم پوری طرح پابند ہیں اور اپنی صوابدید کے مطابق اپنی عقل و دانش کے مطابق ۔ اپنی سمجھ کے مطابق ۔ حالات اور واقعات کے مطابق اور رجحانات کے مطابق ہم ان کو پورا کرکے دکھائیں گے اور انشا اللہ تعالیٰ ہم قوم کے سامنے سرخرو ہوں گے ۔ چند لوگ ناراض رہیں تو یہ ان کی مرضی ہے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That for clause 57 of the Bill, as reportrd by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"57. (1) All land, to whatever purpose applied and wherever situate, is liable to the payment of land-revenue to Government, except—

Assessment of land revenue

(a) such land as has been wholly exempted from that liability by special contract with Government, or by the provisions of any law for the time being in force ;

(b) such land as is included in village site ;

(c) such land as is included in Cantonment limits ;

(d) such land as is included in a rating area as defined in the West Pakistan Urban Immovable Property Tax Act, 1958 (West Pakistan Act V of 1958) and is used primarily for purposes other than agriculture ;

(e) waste and barren land not capable of being brought under cultivation ; provided that where any waste and barren land is brought under cultivation, such land shall not be liable to the payment of land-revenue for a period of six years from the date it is so brought under cultivation.

Explanation.—For the purposes of this sub-section, land shall be deemed to be waste or barren, if for a continuous period of not less than eight years immediately before the date of notification of general assessment or re-assessment under section 60, it has remained uncultivated.

(2) Land-revenne shall be assessed in cash.

(3) Land-revenue may be assessed—

(a) as a fixed annual charge, payable in lump sum or by instalments ; or

(b) in the form of prescribed rates, per acre or other unit of area recorded as sown, matured or cultivated during any harvest or during any year.".

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is :

That clause 57 as substituted do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The House is adjourned to meet again at 8.30 a.m. tomorrow.

The Assembly then adjourned (at 1.55 p.m.) till 8.30 a.m. on Friday, the 6th October, 1967.

APPENDIX I

(Ref: Starred Question No. 8240)

TOTAL NUMBER OF SEATS RESERVED BY GOVERNMENT IN MEDICAL COLLEGES FOR STUDENTS FROM THE TRIBAL/MERGED AREAS OF PESHAWAR D.I. KHAN DIVISIONS FOR THE YEARS 1965-66 TO 1966-67

Serial No.	Name of Agency	Name of Medical College of West Pakistan				
		K.E.M. College, Lahore.	Nishtar Medical College, Multan.	Liaquat Medical College, Jamshoro	Khyber Medical College, Peshawar.	Total
1.	Malakand Agency and Merged Area of Mardan District.	...	1	...	3	4
2.	States of former N.-W.F.P. viz. Swat, Dir and Chitral.	...	...	...	3	3
3.	Mohmand Agency and Tribal Area of Peshawar District.	...	1	1	2	4
4.	Khyber Agency	...	1	1	2	4
5.	Kurram Agency	...	1	1	2	4
6.	Tribal/Merged Areas under Deputy Commissioner, Hazara.	...	...	...	1	1
7.	North Waziristan and Tribal Area of Bannu District.	2	...	1	1	4
8.	South Waziristan and Tribal Area of D.I. Khan District.	1	1	1	1	4
	Total :	3	5	5	15	28

TOTAL NUMBER OF SEATS RESERVED BY GOVERNMENT IN MEDICAL COLLEGES FOR STUDENTS FROM THE TRIBAL/MERGED AREAS OF PESHAWAR/D.I. KHAN DIVISIONS FOR THE YEAR 1967-68

Serial No.	Name of Agency	Name of Medical College of West Pakistan					
		K.E.M. College, Lahore	Nishtar Medical College Multan	Liaquat Medical College, Jamshoro	Khyber Medical College, Peshawar	D.M.C., Karachi	Total
1.	Malakand Agency and Merged Area of Mardan District.	...	1	...	3	...	4
2.	Mohmand Agency and Tribal Area of Peshawar District.	...	1	1	2	...	4
3.	Khyber Agency	...	1	1	2	...	4
4.	Kurram Agency	...	1	1	2	...	4
5.	Tribal/Merged Areas under Deputy Commissioner, Hazara.	...	...	...	1	...	1
6.	States of the former N.W.F.P.	...	...	...	7	...	7*
7.	North Waziristan Agency and Tribal Area of Bannu District.	2	...	1	1	...	4
8.	South Waziristan and Tribal Area of D.I. Khan District.	1	1	1	1	...	4
	Total :	3	5	5	19	...	32

*Five for Swat State and one each for Dir and Chitral States.

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF SEATS RESERVED IN VARIOUS ENGINEERING COLLEGES FOR THE CANDIDATES OF TRIBAL/MERGED AREAS OF PESHAWAR AND D.I. KHAN DIVISIONS

	Name of Engineering College	Peshawar Division Seats	D.I. Khan Division Seats
1.	Engineering College Peshawar	35	18
2.	N.E.D. Engineering College, Karachi	2	1
3.	West Pakistan University of Engineering and Technology.	5	2
4.	Government Engineering College, Rasul.	3	2
5.	Government Polytechnic Institute, Peshawar.	11	5

APPENDIX II

(Ref: Starred Question No. 8373)

STATEMENT SHOWING THE POSITION OF THE CRIMINAL CASES WITH THE 1ST CLASS MAGISTRATES LAHORE DISTRICT ON 30TH JUNE, 1967.

(a)		(b) No. and Units of the cases Than summary cases decided by each of other							
Serial No.	Name of 1st Class Magistrates as were posted in Lahore, Dated on 30-6-67	January 1967		February 1967		March 1967		April 1967	
		No. of cases decided	Units	No. of cases decided	Units	No. of cases decided	Units	No. of cases decided	Units
1	S. Nasir Ali Shah, P.C.S., C.M. Lahore.	29	30	17	29	51	60¾	29	40¾
2	Ch. Abdul Waheed, P.C.S., Special Railways Magistrate, Lahore.	16	32	28	25¾	29	40½	22	31
3	Mr. C. M. Hanif, P.C.S., Corp., Magistrate, Lahore.	16	36	11	26	21	40½	39	78½
4	Mr. Muhammad Ali Durrani, P.C.S., Resident Magistrate, Chunian.	77	113½	98	190	109	121	93	80
5	Mian Faiz Karim, P.C.S., Magistrate Sec. 30, Lahore.	46	46	39	30½	34	37	36	41½

the Magistrate from 1st January 1967 to 30th June, 1967.				Required units per month of the whole time Magistrates	(c) Reasons for Less Units	(d) The number of cases pending with each Magistrate on 30th June 1967 alongwith the number of cases as were one, two and more than two years old.			
May 1967		June 1967							
No. of cases decided	Units	No. of cases decided	Units			Cases pending on 30-6-67	One year old cases	Two years old cases	Three years old cases
70	81	69	80	35	He remained busy in connection with the Railways strike and students agitation during the months of January and February 1967.	214	...	...	...
17	20¼	29	53	...	He was a Special Railways Magistrate and as such he had to spend a lot of time in detecting the ticketless travellers.	39	3	...	...
19	41½	33	54	...	He is also a Corporation Magistrate and as well Special Traffic Magistrate and as such he has to deal with summary cases particularly.	370	...	...	...
88	100⅓	131	131½	...	...	231	...	...	...
66	54¼	27	36½	...	...	583	12	...	...

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
6	Mr. Muhammad Masood Khan, P.C.S., Magistrate Sec. Lahore	34	60½	52	90	80	140	82	120
7	Ch. Nazeer Ahmad, P.C.S., Magistrate, Section 30, Kasur, District Lahore.	81	141½	82	102	95	139¼	51	105½
8	Sardar Khalid Mahmood, Magistrrte, Section 30, Lahore.	24	34¼	36	42½	48	56½	50	68½
9	Mr. Saeed Iqbal Shami, P.C.S., Magistrate Section 30, Lahore.	72	100½	67	78	66	92	74	91½
10	Sh. Rashid Ahmad, P.C.S., Magistrate, Section 30, Lahore.	84	76¾	61	48½	73	52½	81	56¼
11	Malik Jahangir Khan, P.C.S., Cantonment Magistrate, Lahore.	114	103½	98	79	71	64½	64	62
12	Malik Muhammad Azim P.C.S., M.I.C., Lahore.	55	78½	41	78	78	99	46	66
13	Capt. S. Naseer Ahmad. C.S.P., S.D.M., Kasur.	28	26	22	12½	23	13	90	6
14	S. Amjad Ali, P.C.S., M.I.C. Kasur.	69	72½	87	86½	90	72¼	96	89¾
15	Rana Saleem Akhtar, P.C.S., P.A. to Deputy Commissioner, Lahore.	30	39	34	39½	20	23¾	37	32½

11	12	13	14	15	16	17	18	19	20
164	159	113	151	...	...	420	16	...	...
115	128½	78	105¾	...	...	121	3	1	...
149	195½	84	106½	...	...	400	37	3	...
72	104	67	106	...	...	425	27	...	...
115	87	85	54½	...	...	337	...	...	...
16	11	49	37½	...	...	308	...	...	...
46	67	26	43	...	...	42	...	...	...
19	12½	33	16½	...	Part-time Magistrate ...	50	...	...	...
96	80	98	34⅓	...	...	149	...	...	...
43	26½	29	34½	...	Part-time Magistrate and P.A. to D.C. Lahore.	137	1	...	...

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
16	Mr. S.A. Hakeem, P.C.S., M.I.C., Lahore.	49	60	41	50½	58	60½	46	53
17	Mian Abdul Latif, P.C.S., R.A. Kasur.	29	29½	13	16½	7	9½	16	17
18	S. Aal-e-Ahmad, P.C.S., M.I.C., Lahore.	22	21½	32	36½	35	47	27	37
19	Malik Muhammad Iqbal, P.C.S., M.I.C., Lahore.	55	56	45	37½	56	43	48	47
20	Mr. Faisal Tehseen Memon, P.C.S., Magistrate, 1st Class, Lahore.	66	67½	59	61	55	62	58	63½
21	Rana Muhammad Sarwar Khan, P.C.S., Magistrate 1st Class, Lahore.	72	71½	52	65	38	44½	48	58½
22	S. Ishrat Ali, P.C.S., M.I.C., Lahore.	45	52½	75	63	71	67	50	52
23	Mr. M. D. Chaudhry, M.I.C., Lahore.	32	37	35	42	35	35½	40	35
24	Ch. Abdul Latif, P.C.S., M.I.C., Lahore.	80	68½	69	75	74	64	65	61
25	Mr. Saeed-ud-din Ahmad Naqvi, P.C.S., Magistrate 1st Class, Lahore.	...	...	48	71½	45	65	43	46½
26	Mr. Anis Nagi, P.C.S., M.I.C. Lahore.	...	...	...	...	...	...	38	34
27	Rana Muhammad Refique, P.C.S. Magistrate 1st Class, Lahore.	...	...	...	...	...	...	...	...
28	Mr. Waqar Ahmad, P.C.S., M.I.C., Lahore.	...	...	...	...	...	...	...	...
	Total ...	1,225	1,454½	1,242	1,416	1,359	1,556	1,288	14,73½

11	12	13	14	15	16	17	18	19	20
68	68	61	73	...	...	248	25	...	...
35	30	14	11	...	Part-time Magistrate. He is also working as Revenue Assistant at Kasur.	58	25	...	...
47	56½	30	52½	...	In the months of January and February 1967, he was working as Treasury Officer, Lahore.	46	...	...	...
67	57⅔	79	69¾	...	...	194	...	...	...
58	65	46	50	...	...	285	8	...	...
61	61	48	55½	...	Part-time Magistrate. He is also working as Sub-Registrar.	215	7	1	...
71	71½	60	60	...	...	294	...	...	...
45	42	48	38½	...	Part-time Magistrate. He is also a Manager of Darbar Data Sahib.	284	2	...	...
67	66½	85	75½	...	...	280	...	...	...
105	72¾	40	40½	...	...	165	...	...	...
77	68½	87	79	...	...	273	...	...	...
20	28½	28	41	...	He was invested with 1st Class Powers in May, 1967 therefore he could not earn the average units.	82	...	...	...
...	...	21	19¾	...	He was invested with 1st Class powers in June, 1967, therefore, he could not earn the average units.	48	...	...	...
1,817	1,858¼	1,598	1,550½	35	Total	6,298	141	5	...

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 8374)

STATEMENT SHOWING THE CASES DECIDED BY THE DISTRICT AND ADDITIONAL SESSIONS JUDGES, BAHAWALPUR

Sessions cases	Criminal cases	Civil Appeals	Civil suits	Civil Revisions	Settl. cases	Units disposed	Units required to be decided in a month	Months
DISTRICT AND SESSIONS JUDGE, BAHAWALPUR (MR. M.A. RASHID)								
1	8	18		11	Nil	29½	24	January 1967.
1	14	26	2+1	14	...	63	63	February 1967.
3	14	33	...	8	...	65	66	March 1967.
...	17	29	3	9	2	77½	66	April 1967.
1	24	20	1	10	1	68	66	May 1967.
1	19	35	3	6	2	84½	69	June 1967.
ADDITIONAL AND DISTRICT SESSION JUDGES, BAHAWALPUR (MR. MUHAMMAD RAFIQ TARRAR)								
1	3	4	...	...	1	12	30	January 1967.
Mr. Shafi Muhammad Rehmatullah Akhund was transferred to Sanghar in January and Mr. Muhammad Rafiq Tarrar took over in the month of March. There was no disposal in February, 1967.								
...	14	33	...	4	...	18	24	March 1967.
...	51	22	...	11	...	53	72	April 1967.
5	17	23	...	7	1	69	72	May 1967.
5	32	13	...	4	Nil	61	69	June 1967.

APPENDIX IV

(Ref : Starred Question No. 8377)

Statement showing the monthly disposal of Civil Judges during January, 1967. The normal outturn of a Civil Judge has been prescribed as 60 Unites by the Registrar, High Court of West Pakistan Lahore.

Serial No.	Name of the Civil Judges with Court	No. of actual working days.	Actual Outturn	Outturn should be according to the No. of working days.
1.	Mr. Mohammad Alam Khan, Senior Civil Judge, Peshawar.	21	54	42
2.	Mr. Mohammad Akhtar Khan, Civil Judge, 1st Class, Peshawar, now transferred.	8	9	16
3.	Mr. Abdul Rehman Khan, Civil Judge, 1st Class, Peshawar.	20	21	40
4.	Mr. Atiqur Rehman Khan, Civil Judge, 1st Class Nowshera.	20	32	40
5.	S. Wasiq Shah, Civil Judge, 3rd Class, Charsadda.	21	41½	42
6.	Mr. Mohammad Bashir, Additional Civil Judge, 3rd Class, Charsadda.	21	28½	42
7.	Mr. Mahboob Ali, Civil Judge, 3rd Class, Peshawar.	21	41	42

Reasons given by the Officer for his low disposal.

On account of transfer from Peshawar to Kohat and also due to less working days.

Majority of the cases were complicated old and important on which were received on transfer from the Court of Senior Civil Judge, Peshawar. All the cases which were pending in the Courts of Addl. & D & S Judges were transferred to his Court, which were Government cases and were at the stage of evidence.

Explanation called for. Still awaited.

Explanation called for. Still awaited.

The work suffered a lot due to the inefficiency of the process-serving agency as in many cases summonses were not served and returned at propertimeand also to the fact that certain required files were not sent in time by the record office.

1	2	3	4	5
8.	Mr. Zaffar Ali, Khan, Senior Civil Judge, Mardan.	22	30	44
9.	Mr. Mohammad Aslam Khan, Civil Judge, 3rd Class, Mardan.	22	31½	44
10.	Mr. Muhammad Azam Khan, Civil Judge, 2nd Class, Swabi.	22	47½	44
11.	Mr. Inayatullah Khan, Additional Civil Judge, 3rd Class Swabi.	22	46½	44
12.	Mr. Mohammad Inam Khan, Senior Civil Judge, Hazara.	18	20	36
13.	Mr. Nazir Ahmad Swati, Civil Judge, 2nd Class Abbottabad.	20	27½	40
14.	Mr. Muhammad Rafiq Shah, Civil Judge, 3rd Class, Haripur.	22	39½	44
15.	Mr. Muhammad Khlyar, Civil Judge, 2nd Class, Mansehra.	23	53	46
16.	Mr. Abdul Khaliq Khan, Senior Civil Judge, Kohat, upto 19-1-1967.	12	11½	24

It was mainly due to the non-attendance of the patwaries who were unable to attend the Court on one or the other

pretext necessitated by reasons some times beyond their control.

Due to Eid holidays plus other holidays the disposal was not up to the mark.

In additional to other disposal he also disposed of 4 cases under family courts ordinance and 7 cases under succession Act for which no units are prescribed. Most of the cases could not be disposal of for want of service.

In additional to other work he also disposed of two B. D. Revisions, one objection petition and 4 misc : applications for which no units are prescribed.

In addition to his other work he also disposed of one case under concilation courts ordinance, 14 misc : applicats and 14 cases under family courts ordinance for which no units are prescribed.

It was due to less working days and low pendency during the month.

1	2	3	4	5
17.	Mr. Muhammad Akhtar Khan, Senior Civil Judge, Kohat, from 23-1-1967.	4	2½	8
18.	Mr. Manzoor Hussain Malik, Civil Judge, 3rd Class, Kohat.	20	47	40
19.	Mr. Faiz Mohammad Khan, Senior Civil Judge, Bannu.	9	11	18
20.	Mr. Abdul Khaliq Khan, Senior Civil Judge, Bannu from 24-1-1967.	7	14½	14
21.	Mr. Nazir Ahmad Bhatti, Civil Judge, 2nd Class, Bannu.	23	50	46
22.	Mr. Masood-ur-Rehman, Civil Judge, 3rd Class Lakki.	23	67½	46
23.	S. Shaukat Ali Shah, Senior Civil Judge, D.I. Khan.	22	50½	44
24.	Mr. Muhammad Arif, Civil Judge, 3rd Class, D.I. Khan.	19	42	38

Due to less working days.

— —

Due to low institution and disposal and also less working days.

— —

— —

— —

— —

— —

Statement showing the monthly disposal of Civil Judges during February, 1967. The normal outturn of a Civil Judge, has been prescribed as 60 by the Registrar, High Court of West Pakistan Lahore.

Serial No.	Name of the Civil Judges with Court	No. of working days	Actual Out-turn	Outturn should be according to the No. of working days.
1.	Mr. Muhammad Alam Khan, Senior Civil Judge Peshawar.	23	43	46
2.	Mr. Abdur Rehman Khan, Civil Judge, 1st Class Peshawar.	21	14	42
3.	Mr. Attiqur-Rehman, Khan, Civil Judge, 1st Class Nowshera.	19	42½	38
4.	S. Wasiq Shah, Civil Judge, 3rd Class, Charsadda.	23	51½	46
5.	Mr. Muhammad Bashir, Addl. Civil Judge, 3rd Class, Charsadda.	23	36½	46
6.	Mr. Mahooob Ali Khan, Civil Judge, 3rd Class, Peshawar.	23	48½	46
7.	Mr. Zaffar Ali Khan, Senior Civil Judge, Mardan.	22	35½	44
8.	Mr. Mohammad Aslam Khan, Civil Judge, 3rd Class, Mardan.	22	29	44
9.	Mr. Mohammad Azam Khan, Civil Judge, 2nd Class, Swabi.	22	43½	44

Reasons given by the officer for his low disposal

1. The low disposal is due to non-appearance of the Revenue Officials and also to the fact that most of the cases pending in his court are of very complicated nature.

2. Majority of the old, complicated and important cases were transferred from the court of Senior Civil Judge, and Addl. District & Sessions Judge, which were of Government cases and were at the stage of evidence.

3. — —

4. — —

5. The low disposal is due to : – (i) Low pendency and less working days during the month, non-co-operation of the process serving agency in the service as well as of the record room in connection with submission of files. (ii) Non attendance of Revenue Officials and adjournment of 6 ripe cases on account of said demise of Mr. Abdul Lateef Khan, Advocate.

6. — —

7. Explanation called for. Still awaited.

7. Due to his Departmental Examination and less working days the disposal was not upto the mark.

9. — —

1	2	3	4	5
10.	Mr. Inayatullah Addl : Civil Judge, 3rd Class Swabi.	22	31	44
11.	Mr. Mohammad Inam Khan, Senior Civil Judge, Hazara.	20	33	40
12.	Mr. Nazir Ahmad Swati, Civil Judge, 2nd Class, Abbottabad.	21	24½	42
13.	Mr. Muhammad Khiyar Khan, Civil Judge, 2nd Class, Mansehra.	22	50½	44
14.	Mr. Muhammad Rafiq Shah, Civil Judge, 3rd Class, Haripur.	23	37½	46
15.	Mr. Muhammad Akhtar Khan, Senior Civil Iudge, Kohat.	22	46	44
16.	Mr. Manzoor Hussain Malik, Civil Judge, 3rd Class, Kohat.	21	54	42
17.	Mr. Abdul Khaliq Khan, Senior Civil Judge, Bannu.	21	44½	42
18.	Mr. Nazir Ahmad Bhatti, Civil Judge, 2nd Class, Bannu.	23	53½	46
19.	Mr. Masood-ur-Rehman, Civil Judge, 3rd Class, Lakki.	23	64½	46
20.	S. Shaukat Ali Shah, Senior Civil Judge, D.I. Khan.	20	34	40
21.	Mr. Muhammad Arif, Civilu Judge, 3rd Class, D.I. Khan.	9	20½	18

10. The shortage in the disposal is caused by the absence of Revenue Officials and by accommodating the parties and their pleaders.

11. Most of the cases could not be disposed of for want of service due to snow fall in that area, and also in addition to other work, the officer succession act for which no units are prescribed.

12. It was due to low pending file and non attendance of Revenue Officials promptly. The Officer in addition to his other work, also disposed of 3 B.D. Revisions, 2 un-contested Rent Cases, one objection petition and 10 Misc : applications for which no units are prescribed.

13. — —

14. In addition to his other work the officer also disposed of 5 cases under conciliation courts ordinance, 28 Misc : Applications and 16 cases under Family Courts ordinance, for which no units are prescribed.

15. — —

16. — —

17. — —

18. — —

19. — —

20. In addition to his other work the officer decided also 5 Sec : 30 Cr. P. Code, cases and quarterly inspected the courts for which no units are allowed.

21. — —

Statement showing the monthly disposal of Civil Judges during the month of March, 1967. The normal outturn of a Civil Judge has been prescribed as 60 unitc by the Registrar, High Court of West Pakistan, Lahore.

Serial No.	Name of the Civil Judges with Court	No. of actual working days	Actual Outturn	Outturn should be according to the No. of working days.
1.	Mr. Mohammad Alam Khan, Senior Civil Judge, Peshawar.	20	43½	40
2.	Mr. Abdur Rehman, Civil Judge, 1st Class, Peshawar.	20	24	40
3.	Mr. Attiq-ur-Rehman, Civil Judge, 1st Class, Nowshera.	24	47½	48
4.	S. Wasiq Shah, Civil Judge, 1st Class, Charsadda	22	33	44
5.	Mr. Muhammad Bashir, Addl. Civil Judge, 3rd Class, Charsadda.	17	21	34
6.	Mr. Mahboob Ali, Civil Judge, 3rd Class, Peshawar.	11	33	22
7.	Mr. Zaffar Ali Khan, Senior Civil Judge, Mardan.	22	33½	44
8.	Mr. Mohammad Aslam Khan Civil Judge, 3rd Class, Mardan.	16	15	32
9.	Mr. Muhammad Azam Khan, Civil Judge, 2nd Class, Swabi.	9	7½	18
10.	Mr. Inayatullah Addl. Civil Judge, 3rd Class, Swabi.	16	38	32
11.	Mr. Mohammad Inam Khan, Senior Civil Judge, Hazara.	23	29	46
12.	Mr. Nazir Ahmad Swati, Civil Judge, 2nd Class, Abbottabad.	5	5½	10

Reasons given by the officer for his low disposal.

— —

Since most of the cases in the court are Govt. cases, that take longer time to get them ripe disposal is low during the month.

— —

Both the Officers have stated that their low disposal was due to low pending file and non attendance of Patwaries on account of Girdawari.

— —

The Disposal was low on account of non attendance of Patwaries on a/c of Girdawary work during the month.

It was due to the fact that the Officer went to Lahore for the Departmental Examination and also due to less working days, the disposal was not upto the mark.

The disposal was low due to non attendance of summoned witnesses and also that the cases pending in his court are complicated.

1	2	3	4	
13.	Mr. Mohammad Khiyar Khan Civil Judge, 2nd Class, Mansehra.	23	48½	46
14.	Mr. Mohammad Rafiq Shah, Civil Judge, 3rd Class, Haripur.	19	29½	38
15.	Mr. Mohammad Akhtar Khan, Senior Civil Judge, Kohat.	24	55½	48
16.	Mr. Abdul Wahid Khan, Civil Judge, 3rd Class, Kohat.	18	46	36
17.	Mr. Abdul Khaliq Khan, Civil Judge, Bannu.	22	53	44
18.	Mr. Nazir Ahmad Bhatti, Civil Judge, 2nd Class, Hazara.	24	48	48
19.	Mr. Masood-ud-Rehman Civil Judge, 3rd Class, Lakki.	24	69	48
20.	S. Shaukat Ali Shah, Senior Civil Judge, D.I. Khan	22	31½	44
21.	Mr. Mohammad Azam Khan, Civil Judge, 2nd Class, D.I. Khan, from 24-3-1967 upto 31-3-1967.	7	19	14

The Officer in addition to his other work also disposed of one revision under conciliation court ordinance and one under family courts ordinance as well as three cases under succession act for which no units are allowed. Some cases could not be disposed of for want of service which were against the Govt.

The disposal was low due to transfer of predecessor officer.

The Officer also decided 12 family court cases, two un-contested rent cases 11 execution cases, 2 B.D. Revisions and 20 miscellaneous applications during the month for which no units are allowed.

The low disposal is due to non attendance of Revenue Staff on account of Girdawary month. He also decided 2 Criminal cases for which no units are allowed.

Statement showing the monthly disposal of civil judges during the month of April, 1967. The normal outturn of a Civil Judge has been prescribed as 60 Units by the Registrar, High Court of West Pakistan, Lahore.

Serial No.	Name of the Civil Judges with Court	No. of actual working days	Actual outturn	Outturn should be according to the No. of working days.
1.	Mr. Muhammad Alam Khan, Senior Civil Judge, Peshawar.	24	61½	48
2.	Mr. Abdur Rehman Khan, Civil Judge, 1st Class, Peshawar.	21	25½	42
3.	Mr. Attiq-ur-Rehman, Civil Judge, 1st Class, Peshawar.	23	45½	46
4.	S. Wasiq Shah, Civil Judge, 1st Class, Charsadda.	14	25½	28
5.	Mr. Muhammad Bashir, Addl. Civil Judge, 3rd Class Charsadda.	22	29½	44
6.	Mr. Mahboob Ali Civil Judge, 3rd Class, Peshawar.	24	57½	48
7.	Mr. Zaffar Ali Khan, Senior Civil Judge, Mardan.	24	29½	48
8.	Mr. Muhammad Aslam Khan, Civil Judge, 3rd Class, Mardan.	24	32	48
9.	Mr. Nazir Ahmad Swati, Civil Judge, 2nd Class, Swabi.	24	49½	48
10.	Mr. Inayatullah Khan, Addl. Civil Judge, 3rd Class, Swabi.	15	22	30
11.	Mr. Muhammad Inam Khan, Senior Civil Judge, Hazara upto 21-4-1967.	17	12½	34

Reasons given by the officer for his low disposal

— —

The low disposal is due to less working days and also that the cases in his court are old complicated and Govt. cases which take much time to get the same ripe for judgment.

— —

The low disposal is due to less working days because the officer was on ten days casual leave during the month.

The low disposal is due to non attendance of the Patwaries on account of Girdawaries, adjournment of 3 mature cases on account of non completion and non receipt of files from the record room as well as less working days.

— —

Explanation called for. Still awaited.

Explanation called for. Still awaited.

— —

The low disposal is due to perform legal formalities and non prompt attendance of Revenue Officials and also to accommodate the parties Counsel.

1	2	3	4	5
12.	Mr. Manzoor Hussain Malik, Civil Judge, 2nd Class, Abbottabad.	23	47½	46
13.	Mr. Muhammad Khiyar Khan, Civil Judge, 2nd Class, Mansehra.	23	50½	46
14.	Mr. Muhammad Rafiq Shah, Civil Judge, 3rd Class, Haripur	19	33½	38
15.	Mr. Muhammad Akhtar, Senior Civil Judge, Kohat.	24	39	48
16.	Mr. Abdul Wahid Khan, Civil Judge, 3rd Class, Kohat.	23	59	46
17.	Mr. Abdul Khaliq Khan, Senior Civil Judge, Bannu.	23	60½	46
18.	Mr. Nazir Ahmad Bhatti, Civil Judge, 1st Class, Bannu.	22	47	44
19.	Mr. Masood-ur-Rehman, Civil Judge, 3rd Class, Lakki.	5	28	10
20	S. Shaukat Ali Shah, Senior Civil Judge, D. I. Khan.	22	28½	44
21.	Mr. Muhammad Azam Khan, Civil Judge, 2nd Class, D. I. Khan.	18	24½	36

Explanation called for. Still awaited.

— —

— —

The low disposal is due to less working days and to the fact that the Officer besides his other disposal also disposed of 16 cases under family courts act, 2 under Rent Control Ordinance 14 Misc. applications & 8 execution applications (un-contested) for which no units are allowed.

The low disposal is due to non attendance of Revenue Officials *i.e.* Patwaries and Knungos on account of Girdawaries.

— —

— —

— —

— —

The low disposal was due to non attendance of the Revenue Staff on account of Girdawaries month.

The low disposal was due to less working days and adjournment of serveral cases on a/c un' avoidable circumstance.

Statement showing the monthly disposal of Civil Judges during the month of May, 1967. The normal outturn of a Civil Judge has been prescribed as 60 Units by the Registrar, High Court of West Pakistan, Lahore.

Serial No.	Name of the Civil Judges with Court	No. of actual working days	Actual outturn	Outturn should be according to the No. of working days.
1.	Mr. Mohammad Alam Khan Kundi, Senior Civil Judge, Peshawar.	25	60	50
2.	Mr. Abdur Rehman Khan, Civil Judge, 1st Class, Peshawar.	26	30½	52
3.	Mr. Atiq-ur-Rehman Khan, Civil Judge, 1st Class, Peshawar.	25	49½	50
4.	S. Wasiq Shah, Civil Judge, 1st Class, Charsadda.	26	43½	52
5.	Mr. Mohammad Bashir Khan, Addl. Civil Judge, 3rd Class, Charsadda.	27	24½	54
6.	Mr. Mahboob Ali Khan, Civil Judge, 3rd Class, Peshawar.	27	71½	54
7.	Mr. Zaffar Ali Khan, Senior Civil Judge, Mardan.	27	40	54
8.	Mr. Mohammad Aslam Khan, Civil Judge, 3rd Class, Mardan.	26	41½	52
9.	Mr. Nazir Ahmad Swati, Civil Judge, 2nd Class, Swabi.	10	21	20
10.	Mr. Inayatullah Khan, Addl. Civil Judge, 3rd Class, Swabi.	27	40½	54
11.	Court of Senior Civil Judge, Hazara . . . . . Vacant.			
12.	Mr. Manzoor Hussain Malik, Civil Judge, 2nd Class, Abbottabad.	26	60	52

Reasons given by the officer for his low disposal

1. — —

2. The low disposal was due to the fact that the cases in his Court are of a different nature, which take very long time to get the same ripe for Judgment.

3. — —

4. The low disposal was due to low pending file during the month.

5. The low disposal was due to low pending file, adjournment of several cases on account of non attendance of Patwaries and Non completion of service on account of non co-operation of the process serving agency.

6. — —

7. The low disposal was due to low pending file.

8. The low disposal was due to adjournment of several mature cases, because the lawyers concerned were not ready for arguments.

9. — —

10. The low disposal was due to adjournment of certain cases on account of unforeseen reasons and also on account of non attendance of the revenue officials.

11. — —

12. — —

13. The low disposal was due to the fact that he also decided five cases under family courts act, one case under rent ordinance, 10 execution applications, 4 conciliation appeals and 28 miscellaneous applications for which no units are allowed.

1	2	3	4	5
13.	Mr. Mohammad Khiyar Khan, Civil Judge, 1st Class, Mansehra.	20	43	40
14.	Mr. Mohammad Rafiq Shah, Civil Judge, 3rd Class, Haripur.	21	35	42
15.	Mr. Mohammad Akhtar Khan, Senior Civil Judge, Kohat.	27	62	54
16.	Mr. Abdul Wahid Khan, Civil Judge, 3rd Judge Kohat.	27	72	54
17.	Mr. Abdul Khaliq Khan, Senior Civil Judge, Bannu.	27	62½	54
18.	Mr. Nazir Ahmad Bhatti Civil Judge, 1st Class, Bannu.	27	59	54
19.	Mr. Masood-ur-Rehman, Civil Judge, 3rd Class, Lakki.	27	63½	54
20.	S. Shaukat Ali Shah, Senior Civil Judge, D.I. Khan.	27	41	54
21.	Mr. Mohammad Azam Khan, Civil Judge, 2nd Class, D.I. Khan.	27	43	54

14.	—	—
15.	—	—
16.	—	—
17.	—	—
18.	—	—
19.	—	—

20. The low disposal was due to the fact that he also decided 7 criminal cases and inspected his court too for which no units are allowed.

21. The low disposal was due to adjournment of several cases on account of non attendance of summary witnesses.

Statement showing the monthly disposal of Civil Judges during the month of June, 1967. The normal outturn of

Serial No.	Name of the Civil Judges with Court	No. of actual working days.	Actual outturn	Outturn should be according to the No. of working days.
1.	Mr. Muhammad Alam Khan Kundi, Senior Civil Judge, Peshawar.	24	39	48
2.	Mr. Abdur Rehman Khan, Civil Judge, 1st Class, Peshawar.	23	35	46
3.	Mr. Attiq-ur-Rehman, Civil Judge, 1st Class, Nowshera, upto 11-6-1967.	9	15	18
	Mr. Mohammad Bashir, Civil Judge, 3rd Class, Peshawar from 12-6-1967.	16	37	32
4.	S. Wasiq Shah, Civil Judge, 1st Class, Charsadda.	22	31	44
5.	Mr. Mohammad Bashir, Civil Judge, 3rd Class, Charsadda.	4	2	8
6.	Mr. Attiqur-Rehman, Civil Judge, 1st Class, Peshawar, from 19-6-1967.	10	7	20
	Mr. Mahboob Ali Khan, Civil Judge, 3rd Class, Peshawar.	23	52½	46
7.	Mr. Zaffar Ali Khan, Senior Civil Judge, Mardan, upto 5-6-1967.	4	5	6
8.	Mr. Mohammad Aslam Khan, Civil Judge, 3rd Class, Mardan.	25	42	50
9.	Mr. Nazir Ahmad Swati, Civil Judge, 2nd Class, Swabi.	23	34½	46

a Civil Judge has been prescribed as 60 units by the Registrar, High Court of West Pakistan, Lahore.

Reasons given by the officer for his low disposal

1. The low disposal was due to non-attendance of the Revenue officials *i.e.* Patwaries etc.

2. The low disposal was due to the fact that most of the cases in his court are Government cases which take very long time to get the same ripe for judgment.

3. The disposal was low due to less working days.

— —

4. The low disposal was due to his 4 days casual leave.

5. — —

The low disposal was due to less working days and also to the fact that he took over the charge of the post on 19-6-67. Moreover all the cases were received by transfer from other courts with the result that the service could not be completed.

6. — —

7. The low disposal was due to less working days.

— —

8. The low disposal was due to adjournment of several mature cases because the lawyer concerned were busy in the other courts.

9. Low disposal was due to non-attendance of revenue and official witnesses, non-receipt of connected files from the record room and non availability of attested copies of relevant documents from the copying department.

10.	Mr. Inayatullah Khan, Addl. Civil Judge, 3rd Class, Swabi.	24	40	48
11.	S. Shaukat Ali Shah, Senior Civil Judge, Hazara.	15	26	30
12.	Mr. Manzoor Hussain Malik, Civil Judge, 2nd Class, Abbottabad.	24	59	48
13.	Mr. Mohammad Khiyar Khan, Civil Judge, 1st Class, Mansehra.	24	56½	48
14.	Mr. Mohammad Rafiq Shah, Civil Judge, 3rd Class, Haripur.	24	43½	48
15.	Mr. Jamal-ud-Din Khan Khattak, Senior Civil Judge, Kohat.	19	26	38
16.	Mr. Abdul Wahid Khan, Civil Judge, 3rd Class, Kohat.	23	67	46
17.	Mr. Abdul Khaliq Khan, Senior Civil Judge, Bannu upto 9-6-1967.	8	7½	16
	Mr. Mohammad Akhtar Khan, Senior Civil Judge, Bannu from 12-6-1967.	17	50½	34
18.	Mr. Nazir Ahmad Bhatti, Civil Judge, 1st Class, Bannu.	24	40	48
19.	Mr. Masood-ur-Rehman, Civil Judge, 3rd Class, Lakki.	25	71	50
20.	Mr. Zaffar Ali Khan, Senior Civil Judge, D.I. Khan from 15-6-1967.	13	7½	26
21.	Mr. Mohammad Azam Khan, Civil Judge, 2nd Class. D.I. Khan.	12	25	24

10. The low disposal was due to adjournment of certain cases on account of unforeseen reasons and also on account of non-attendance of the revenue officials.

11. The low disposal was due to non-completion of service in some cases and also due to less working days.

12. — —

13. — —

14. In addition to his other work he also disposed of seven cases of more than one year old, two petitions under the conciliation courts cases and three objection petitions in the execution proceedings, for which no units are allowed.

15. The low disposal was due to adjournment of 7 cases on a/c non-appearance of the revenue officials.

16. — —

17. The low disposal was due to less working days. The Officer decided also one criminal cases (under section 30 Cr. P. C.) for which no units are allowed.

— —

18. The low disposal was due to low pendency and low institution. He also decided 3 Criminal cases for which no units are allowed.

19. — —

20. The low disposal was due to adjournment of several cases on account of non-attendance of Patwaries.

21. — —

Statement showing the number of cases pending in the Court of Civil Judges working in Peshawar and D.I. Khan

Serial No.	Name of the Officers and Courts	Cases pending on 30-6-1967				
		Rent Control cases	Regular suits	Execution cases	Insolvency Guardian ship cases	Revisions under conciliations Courts Ordinance.
1.	Mr. Muhammad Alam Khan, Senior Civil Judge, Peshawar.	40	261	153	12	10
2.	Mr. Abdur Rehman Khan, Civil Judge, 1st Class, Peshawar.	36	246	28	—	2
3.	Mr. Muhammad Bashir, Civil Judge, 3rd Class, Nowshera.	5	190	99	—	1
4.	S. Wasiq Shah, Civil Judge, 1st Class Charsadda.	6	244	239	—	5
5.	Mr. Attiq-ur-Rehman Khan, Civil Judge, 1st Class, Peshawar.	107	151	5	—	1
6.	Mr. Mahboob Ali Khan, Civil Judge 3rd Class, Peshawar.	34	213	163	—	8
7.	Mr. Abdul Khaliq Khan, Senior Civil Judge Mardan.	9	201	106	—	3
8.	Mr. Muhammad Aslam Khan, Civil Judge, 3rd Class, Mardan.	13	197	98	—	—
9.	Mr. Nazir Ahmad Swati Civil Judge, 2nd Class, Swabi.	5	292	181	—	1
10.	Mr. Inayatullah Khan, Addl. Civil Judge, 3rd Class, Swabi.	—	285	112	—	—

Divisions as it stood on 30-6-1967 along with number of one year, two years three years and more than three years.

	Year-wise pending cases stood on 30-6-1967		
One year old	Two years old	Three years old	More than three years old
15	15	10	5
40	20	10	5
5	—	—	—
11	8	3	2
20	10	5	—
10	5	4	—
64	2	1	—
20	—	—	—
83	—	—	—
30	1	—	—

11.	S. Shaukat Ali Shah, Senior Civil Judge, Hazara.	13	202	75	18	—
12.	Mr. Manzoor Hussain Malik, Civil Judge, 2nd Class, Abbottabad.	23	211	104	—	4
13.	Mr. Muhammad Khiyar Khan, Civil Judge, 1st Class, Mansehra.	11	226	61	—	3
14.	Mr. Muhammad Rafiq Shah, Civil Judge, 3rd Class, Haripur.	9	161	62	—	6
15.	Mr. Jamal-ud-Din Khan, Senior Civil Judge, Kohat.	10	124	64	1	1
16.	Mr. Abdul Wahid Khan, Civil Judge, 3rd Class, Kohat.	8	127	83	—	6
17.	Mr. Muhammad Akhtar Khan, Senior Civil Judge, Bannu.	3	136	34	5	1
18.	Mr. Nazir Ahmad Bhatti, Civil Judge, 1st Class, Bannu.	2	111	30	—	—
19.	Mr. Masood-ur-Rehman, Civil Judge, 3rd Class, Lakki.	1	249	33	—	—
20.	Mr. Zaffar Ali Khan, Senior Civil Judge, D.I. Khan.	4	153	81	—	—
21.	Mr. Muhammad Azam Khan, Civil Judge, 2nd Class, D.I. Khan.	13	138	14	—	—
	Total :	352	4118	1825	43	52

42	18	5	5
33	11	2	1
16	3	2	3
40	13	2	2
4	5	3	—
11	—	—	—
15	1	3	—
—	—	—	—
15	5	—	—
3	2	1	1
1	—	—	—
478	119	51	24

APPENDIX V

(Ref: Starred Question No. 8858)

The details of fifteen Political Scholarships amounting to Rs. 4066 awarded to the students of merged area of Hazara District for each year *i.e.* 1965-66 and 1966-67, are given as under :—

S. No.	Name/Class	Name of College/ School	Monthly s/ship	Annual Lumpsum
	1965-66			
1.	Hussain Ahmad, I Year	Islamia College Peshawar.	45/-	150/-
2.	Aurangzeb 9th	G.H.S. Batagram	32/-	80/-
3.	Anwar Khan 9th	" Turbela	32/-	80/-
4.	Jehan Zeb 9th	" Batagram	12/-	80/-
5.	Mohmmad Saleem	" "	12/-	80/-
6.	Mohd Naseem Khan 6th	GMS Kuza Bounda	20/-	50/-
7.	Abdul Qadim 6th	GHS Darband	20/-	50/-
8.	Abdul Qayyum 6th	" Oghi	20/-	50/-
9.	Mohd Ayub 6th	" Darband	20/-	50/-
10.	Abdul Salam 7th	" Oghi	20/-	50/-
11.	Gul Habab 6th	" Batagram	5/-	50/-
12.	Abdul Wahid 6th	GMS Khuzabanda	5/-	50/-
13.	Aqal Malong 6th	" "	5/-	50/-
14.	Mohd Aslam 6th	GHS Batagram	5/-	50/-
15.	Umar Zamand 6th	GMS Lalogali	5/-	50/-
	1966-67.			
1.	Mohd Akram Ist Yr.	G.C. Abbottabad	45/-	150/-
2.	Mohd Riaz 9th	GHS Turbela	32/-	80/-
3.	Faizur Rehman 9th	" Batagram	32/-	80/-

4.	Hakim Khan 9th	" Oghi	12/-	80/-
5.	Jaffar Shah 9th	" Battagram	12/-	80/-
6.	Alamzeb 6th	" Ghazi	20/-	50/-
7.	Habibur Rehman 7th	" Battal	20/-	50/-
8.	Hikmat Khan 6th	" Oghi	20/-	50/-
9.	Sultan Mohd 6th	G. Tech. Middle S Kuzabanda	20/-	50/-
10.	Jan Mohd 6th	G.H.S. Batagram	20/-	50/-
11.	Mohd Iqbal 6th	" Ghazi	5/-	50/-
12.	Mohd Zahir 6th	" Oghi	5/-	50/-
13.	Hassan Wahab 6th	C. Techn Mdl. S. Kuzabanda	5/-	50/-
14.	Fida Zeb 6th	—do— Dheri	5/-	50/-
15.	Aurangzeb 6th	—do— Ayam Serai	5/-	50/-

Statement showing the Frontier Regions and Agencies wise District of Scholarships among the Tribal Students of Peshawar Division during 1965-66 & 1966-67.

Serial No.	Kind of Scholarship	Rate PM	Rate Annual grant.	Khyber No.	Khyber Cost	Mohmand No.	Mohmand Cost	Malakand No.	Malakand Cost	Kurram No.	Kurram Cost	Peshawar No.	Peshawar Cost
1.	Technical Education												
	1. Engineering (BE & ME)	100	400	2	3200	1	1600	7	11200	2	3200	1	1600
	2. Medicine (MBBS)	100	400	1	1600	2	3200	7	11200	4	6400	1	1600
	Total :			3	4800	3	4800	14	22400	6	9600	2	3200
2.	Engineering & Med. (Common)	100	—	1	1200	1	1200	1	12000	—	—	—	—
	Total : 1 & 2			4	6000	4	6000	15	23600	6	9600	2	3200
	Technical School/S/Ships	35		2	840	2	840	2	840	2	840	—	—
3.	Post Graduate S/Ships												
	MA., MSc., & Law	100	400	1	1600	1	1600	6	9600	1	1600	—	—
	—do— (common)	100	—	—	—	1	1200	1	1200	—	—	—	—
4.	Overseer Class	85	350	2	2740	—	—	1	1370	—	—	—	—
5.	Medicine (L.S.M.F.)	85	350	1	1370	—	—	1	1370	—	—	—	—
6.	Agriculture	85	350	1	1370	—	—	5	6850	—	—	—	—
7.	Teachers Training												
	B.T. Class.	75	250	—	—	—	—	1	1150	—	—	—	—
8.	Degree Class												
	B.A. BSC. (III & IV yr.)	90	250	6	7980	5	6650	12	15960	9	11970	1	1330

FR	Hazara		FR	Kohat		FR	Chitral		Unlocated		Dir		Bajour		G. Total	
	No.	Cost		No.	Cost		No.	Cost	No.	Cost	No.	Cost	No.	Cost.	No.	Cost
	1	1600		1	1600		—	—	—	—	—	—	—	—	15	24000
	—	—		3	4800		—	—	—	—	—	—	—	—	18	28800
	1	1600		4	6400		—	—	—	—	—	—	—	—	33	52800
	—	—		—	—		—	—	—	—	—	—	—	—	3	3600
	1	1600		4	64400		—	—	—	—	—	—	—	—	36	56400
	—	420		2	840		2	840	—	—	1	420	—	—	14	5880
	—	—		—	—		—	—	—	—	—	—	—	—	9	14400
	—	—		—	—		—	—	—	—	—	—	—	—	2	2400
	—	—		—	—		—	—	—	—	—	—	—	—	3	4110
	—	—		—	—		—	—	—	—	—	—	—	—	2	2740
	—	—		—	—		—	—	—	—	—	—	—	—	6	8220
	—	—		—	—		—	—	—	—	—	—	—	—	1	1150
	1	1330		2	2660		—	—	—	—	—	—	—	—	36	47880

1	2	3		4		5		6		7		8	
9.	Intermediate Scholarships												
	FA., FSc., (I & II Year)	80	250	32	3820	16	19360	43	52030	21	25410	3	3650
10.	College Scholarships												
	Common for Inter and Degree	100	—	39	46800	26	31200	26	31200	32	38400	3	3600
11.	Foreign Studies Scholarships												
	£ 500 PM Plus Rs. 5,000 PA (12000)			2	24000	2	24000	2	24000	1	12000	—	—
		Total :		90	131420	57	90050	115	16070	72	99820	9	11780
1.	Primary Education												
	1.	40		4	1920	—	—	6	2880	—	—	—	—
	2.	25		—	—	—	—	1	300	—	—	—	—
	3.	20		—	—	—	—	2	480	15	3600	—	—
	4.	15		—	—	—	—	3	540	15	2700	—	—
	5.	10		—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	6.	5		—	—	—	—	—	—	4	240	—	—
		Total :		4	1920	—	—	12	4200	34	6540	—	—
2.	Middle Classes												
	1.	60		—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
	2.	40		—	—	—	—	—	5	2400	—	—	—
	3.	25		7	2100	4	1200	41	12300	47	14100	5	1500
	4.	12		8	1152	4	576	31	4464	22	3168	5	720
	5.	10		—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
		Total :		15	3252	8	1776	77	19164	69	17268	10	2220

9		10		11		12		13		14		15	
6	7260	13	15730	—	—	—	—	—	—	—	—	134	102160
						Mergd. Area							
6	7200	18	21600	10	12000	2	2400	10	12000	10	12000	182	218400
—	—	1	12000	1	12000	—	—	—	—	—	—	9	108000
15	17810	40	59230	13	24840	2	2400	11	12420	10	12000	436	631740
—	—	—	—	—	—	4	1920	—	—	—	—	14	6720
—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	1	300
—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	17	4080
—	—	—	—	3	540	—	—	—	—	—	—	21	3780
—	—	4	480	—	—	—	—	—	—	—	—	4	480
—	—	4	240	—	—	—	—	—	—	—	—	8	480
—	—	8	720	3	540	4	1920	—	—	—	—	65	15840
—	—	—	—	—	—	12	8640	—	—	—	—	12	8640
—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	5	2400
—	—	19	5700	28	8400	—	—	—	—	100	30000	251	75300
—	—	5	720	—	—	—	—	—	—	—	—	75	10800
—	—	28	3360	—	—	—	—	—	—	—	—	28	3360
—	—	52	9780	28	8400	12	8640	—	—	100	30000	371	100500

1	2	3	4		5		6		7		8	
3.	High Classes											
	1.	30	6	2160	3	1080	12	4320	11	3960	2	720
	2.	20	7	1680	2	480	8	1920	8	1920	2	480
	3.	10	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
		Total :	13	3840	5	1560	20	6240	19	5880	4	1200
4.	Cadet Scholarships											
	1.	100×500	—	—	—	—	1	1700	—	—	—	—
5.	Hidal-e-Kashmir											
	1.	30	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
6.	Military College											
	1.	120	—	—	—	—	—	5	7200	—	—	—	—
7.	J. A. V Class											
	1.	45	—	5	2700	5	2700	10	5400	10	5400	—	—
8.	J. V. Class											
	1.	35	—	20	8400	20	8400	25	10500	25	10500	10	4200
9.	Drawing Master Class											
	1.	20	—	3	720	3	720	3	720	3	720	1	240
		Total :	—	28	11820	28	11820	44	25520	38	16620	11	4440
		Grand Total :	—	150	152252	99	107005	260	224294	232	146128	34	19640
	Fresh Scholarships											
	College Education	100	16	19200	16	19200	16	19200	16	19200	4	4800
	High School Education	30	3	1080	3	1080	3	1080	3	1080	1	360
		Total :	19	20280	19	20280	19	20280	19	20280	5	5160
		Grand Total :	169	172532	110	126286	388	244574	251	166408	39	24800

9		10		11		12		13		14		15	
—	—	12	4320	10	3600	—	—	17	6120	83	29880	156	56160
—	—	2	480	—	—	—	—	—	—	—	—	29	6960
—	—	12	1440	—	—	—	—	—	—	—	—	12	1440
—	—	26	6240	10	3600	—	—	17	6120	83	29880	197	64560
—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	1	1700
—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	5	7200
—	—	2	1080	—	—	—	—	5	2700	—	—	37	19980
5	2100	5	2100	5	2100	—	—	10	4200	5	2100	130	54600
—	—	1	240	—	—	—	—	1	240	—	—	15	3600
5	2100	8	3420	5	2100	—	—	16	7140	5	2100	188	67000
20	19910	134	79390	59	39480	16	12960	44	25680	198	73980	1257	899020
—	—	4	4800	2	2400	2	2400	3	3600	3	3600	82	98400
—	—	1	360	—	—	4	1440	—	—	—	—	18	6480
—	—	5	5160	2	2400	6	3840	3	3600	3	3600	100	104880
20	19910	139	84550	61	41880	22	16800	47	29280	201	77580	135	100460

APPENDIX VI

(Ref : Starred Question No. 8860)

List of development works in Amazai and Utmanzai areas of Hazara District (Hazara Tehsil)

Serial No.	Name of Union Council	Name of Scheme	Source of funds	Year	Amount of the scheme Rs.	Remarks
1.	Union Council, Kiya	Construction of Middle School, Kiya	50 per cent matching grant	1963-64	7,000	
		Construction of School building Khabbal	Ditto	1963-64	10,000	
		Construction of Sathana Bund	R.W.P.	1963-64	3,000	
		Construction of Water Channel Sathana	Ditto	1963-64	5,000	
		Digging of well at Sathana	Ditto	1963-64	15,0000	
		Construction of Girls School, Sathana	Ditto	1963-64	2,000	
		Construction of Primary School, Sathana	Ditto	1964-65	7,000	
		Construction of Khabbal Sathana Road	Ditto	1965-66	20,000	

Digging of well in Garhi Syedan	Ditto	1965-66	1,500	
Construction of tulla at Sathana	Ditto	1966-67	5,000	Approved for the year 1966-67.
Water-supply Kiya	Ditto	1966-67	10,000	Ditto
Digging of well Kiya	Ditto	1966-67	8,000	Ditto
Construction of protection bund, Sathana	Ditto	1967-68	15,000	Included in the next Five Year Plan and submitted to Project Director, RWP. Hazara
Construction of foot path from Sathana to Burg	Ditto	1967-68	18,000	Ditto
Construction of road from Khabbal to Pehur bridge	R.W.P.	1967-68	75,000	Included in the next Five Year Plan and submitted to Project Dircetor, R.W.P., Hazara
Pavement of streets in Khabbal Pain	Ditto	1967-68	17,000	

1	2	3	4	5	6	7
		Education grant for Primary Schools at Shagai and Gali	Education grant	1965-66	6,700	Ditto
2.	Union Council, Nara Amazail	Construction of Primary School, Kapri	Ditto	1962-63	3,350	Ditto
		Construction of Primary School, Hingri	Ditto	1962-63	3,350	
		Construction of Primary School, Garhi Shah Mohammad	Ditto	1963-64	3,350	
		Construction of Primary School, Charwai	Ditto	1963-64	3,350	
		Construction of Primary School, Zaida	Ditto	1964-65	3,350	

Copy of letter No. 11/2-H (Dev) TA, dated Lahore the 7th June, 1962, from the Secretary to Government of West Pakistan, Home Department, to the Commissioner Peshawar, Division, Peshawar, etc., etc.

Subject—Merged Areas of Hazara and Mardan Districts—Concessions to the Inhabitants.

I am directed to state that some progress has been made in the fields of road building, opening of new schemes and dispensaries, etc., in the merged areas of Thakot, Allai, Hill Nilishang and Indus Kohistan in the Hazara District and Godoon Area in the Mardan District but much more still remains to be done if these areas are to be brought on level with the other parts of the settled districts. Past experience has shown that if these areas are left to depend on the normal Development Programmes sanctione for the districts of Hazara and Mardan as a whole these areas will receive very little share as compared to their needs. The inhabitants of these areas have time and again made strong representations both verbal and in writing to the President and the Governor of West Pakistan complaining that by merger with the settled districts they have lost all the political concessions enjoyed by them like other tribal people merger and on the other hand they have not received the advantages of progressive administra tion, because no developments worth the name, have taken place in these areas.

2. After careful consideration of all aspects of the case, the Provincial Government have decided that in order to speed up the development of these areas, the following special concessions and political benefits be extended to the inhabitants of these areas for the next 10 years beginning from July, 1962 :—

(1) All concessions in respect of age, education and qualifications and representations in services including Pakistan Western Railway Service and award of scholarships, etc., allowed to the inhabitants of Tribal Areas of Peshawar and D.I. Khan Divisions.

(2) Revenue Settlement of these areas to be speeded up.

(3) Students from these merged should be considered for grant of scholarships of all categories—inland and abroad, admission into technical professional institutions like Medical and Engineering Colleges and Forest Institute like students from other tribal areas of Peshawar and D.I. Khan Divisions.

(4) Candidates from these merged areas for higher Central and Provincial Services shall be entitled to concessional and preferential treatment as admissible to the candidates of other tribal and backward areas of Peshawar and D.I. of Khan Divisions.

(5) For purposes of internal economic development and social uplift the merged areas is to be treated as Tribal Area (Special Area) of Peshawar Division and is to share the funds allocated for Development of Frontier Regions in the Second Five-Year Development Plan.

It is requested that necessary directives may be issued to all local authorities under your control for implementation of the above decisions.

APPENDIX VII

STATEMENT

(Ref : Starred Question No. 8923)

District	Total No. and names of Begar Camps where raids were conducted during 1967		Total No. and names of culprits arrested from each camp		Total No. and names of persons below and above 16 years of age as were recovered			
					Below 16 years age		Above 16 years age	
	Total No.	Names	Total No.	Names	Total No.	Names	Total No	Names
Multan	1.	Chak No. 457/EB, P.S. Burewala	2	1. Sharif Khan & 2. Badshah Khan	—	—	6	1. Gul Muhammad 2. Mohd. Amir 3. Hasim Khan 4. Mohd. Rafiq 5. Tarin Gul 6. Sharif Khan
D.G. Khan	3.	1. Yagi Khan Camp P.S. Dajal	3.	1. Yaghi Khan 2. Rab Nawaz 3. Khan Wadha	—	—	6	1. Nur Gul 2. Siddiq 3. Bahadur 4. Gul Muhammad 5. Jan Muhammad 6. Gul

	2.	Tajamal Camp, P.S. Dajal	4.	1. Tajamal Khan 2. Hober Shah 3. Khadin Hussain 4. Sharifullah	3	1. Sadiq Mohd. 2. Faiz Mohd. 3. Hazur Bux	5.	1. Yar Muhammad 2. Sardar Mohd. 3. Mohd. Ramzan 4. Rasul Bux & 5. Shah Jahan
	3.	Mohammad Amir Camp P.S. Taunsa	4.	1. Mohd. Amir 2. Aman Ullah 3. Abdul Manan 4. Razi Gul	—	—	3.	1. Habib Khan 2. Khan Mohd. 3. Asghar Ali
Larkana	1.	1. Near Vill. Taib, P.S. Rato Dero	2.	1. Zaifron 2. Haji Khan	1.	Wazir	3.	1. Ghulam Mohd. 2. Abdul Nabi 3. Shan Gul 4. Mohd. Iqbal
Hyderabad	3.	1. Latifabad	6.	1. Aleem Khan 2. Baloo 3. Bavildar Khan 4. Abdul Aziz 5. Niaz Mohd. 6. Raz Mohd. 7. Bakray Khan	—	—	1.	1. Mohd. Iqbal
	1.	A. Latifabad	1.	1. Billoo Khan Baloch, r/o	1	Abdul Gharoor s/o Taj	—	—

1	2	3	4
		Kalla Sakbri Quetta now C/O Bakray Khan Kharkar, Jamshoro, P.S. Cantt :	
	2. Hala	8. 1. Rasul Shah 2. Syed Ghafur 3. Abdul 4. Abdul Rauf 5. Abdul Ghafoor 6. Raz Mohd. 7. Syed Mohd 8. Haji Shah Karam	19. 1. Kala. 2. Shafi Ullah 3. Khamiso 4. Loung. 5. Umerdad 6. Jumo 7. Arab 8. Ghulam Bashir 9. Ghulam Rasul 10. Syed Azim 11. Badshah Rehman 12. Atoo 13. Aziz Rahman 14. Ghulam Badshah 15. Wahid Badshah 16. Allauddin

			17. Fateh Mohd. 18. Soomar 19. Habibullah		
3. Pangrio	3. 1. Mohd. Khan s/o Walia Khan 2. Khan Din s/o Amal Din 3. Najeem Khan s/o Sanad Khan	—	—	16. 1. Mohd. Ramzan 2. Mir Mohd. 3. Haroon Majid 4. Mohd. Usman 5. Bashir 6. Shah Mohd. 7. Gul Mohd. 8. Bashir Ahmad s/o Balawal Sheedi 9. Ayub 10. Khalil 11. Juma Khan 12. Safar Din 13. Abdullah 14. Gul Rehman 15. Akram Khan 16. Habit-ur-Rehman	
4. Tedari Mori Tando Jam	5. 1. Badal Khan 2. Khair Mohd.	2. 1. Kando 2. Abdul Manan	—	—	

1		2	3			4	
			3. Lal Mohd. 4. Shah Hassan 5. Faiz Mohd.				
Sahiwal	6. 1.	Saboo-ke-Nohar P.S. Haveli	1. 1. Mohd. Din	—	—	1. 1. Mst. Began	
	2.	—do—	4. 1. Khan Rehman 2. Gul-Zaman-ud-Din 3. Mohd. Afzal 4. Tore Khan	14. 1. Jang-Zaib 2. Nur Wahid 3. Nazir Mohd. 4. Abdul Khaliq 5. Mustafa 6. Hayat Khan 7. Hamid 8. Nasib 9. Umar Khamand 10. Said-ul-Haq 11. Harang 12. Umat Rehman 13. Rustam Yar 14. Inayatullah	14. 1. Nazir Mohd. 2. Sher Bazkkhan 3. Jehan Dad Khan 4. Mohd. Zamir 5. Khaste Rehman 6. Abdul Rehman 7. Mulahza Khan 8. Hakim Khan 9. Muslim 10. Amir Nawaz 11. Shabul 12. Mehtab Khan 13. Bakhtawar 14. Younis	
	3.	Basir at Vill. Narain, P.S. Mandi Hira Singh	1. Said-ul-Haq	—	—	7. 1. Ghulam Akbar 2. Mohd. Akbar 3. Umer Khiab 4. Maskin	

									5. Waris Khan 6. Ghulam Ahmed 7. Nazimuddin
6.	Chak Boota, P.S. Mandi Hira Singh	7.	1. Munshi Fazal Ahmed 2. Saadullah Khan 3. Nawab Khan 4. Nawab Gul 5. Sher Mohammad 6. Akber Khan 7. Mir Dad Khan	—	—	14.	1. Amir Wali 2. Azim Gul 3. Abdul Jalil 4. Sardar Khan 5. Sarwar Gul 6. Amir Wali s/o Rajab Ali 7. Mohd. Hussain 8. Ghulam Dad 9. Sada Khan 10. Mohd. Siddiq 11. Ghulam Hussain 12. Mohd. Shafi s/o Zarman Ali 13. Mohd. Shafi s/o Ghulam Mohd. 14. Rehmood-ud-Din		
5.	Wannan Wala, P.S. Mandi Hira Singh	2.	1. Imam Shah 2. Zulqadar Shah	—	—	1.	1. Nasher		
4.	Ramparshad, P.S. Bujra	2.	1. Shamas Rehman 2. Mohd. Sharif	26.	1. Ashiq Hussain 2. Mohd. Sharif	2.	1. Awal Badshah 2. Hayat Gul		

3. Havildar Shah
4. Ashraf Khan
5. Shandi Gul
6. Umza Khan
7. Gulabzada
8. Sherbad Shah
9. Rabab Gul
10. Munim Khan
11. Seel Gul
12. Sher
13. Saeed Ahmed
14. Abdul Malik
15. Rehman
16. Ghulam Haider
17. Sher Rehman
18. Gul-ud-Din
19. Feroze Shah
20. Amir Mohammad
21. Ghafur
22. Tabib-ul-Hakim
23. Mohd. Gul
24. Rehman Ullah
25. Wali Khan
26. Laeeq Khan

Muzaffargarh	20.	1.	Bahadur Khan Camp	16	1.	Sahar Gul	12.	1.	Ghazi Murjan	34.	1. Mawaiz Khan
		2.	Mohd. Amir Khan Camp		2.	Mohd Ayub		2.	Isa Khan		2. Mohd. Bux
		3.	Sahar Gul Camp		3.	Fateh Khan		3.	Ali Murjan		3. Dost Mohd.
		4.	Fateh Khan Camp		4.	Said Ahmed Khan		4.	Ghulam Mohd. Khan		4. Sarwar Khan
		5.	Said Ahmed Khan Camp		5.	Ghulam Mohd.		5.	Eid Badshah		5. Allah Wasya
		6.	Sahib Gul Camp		6.	Nadir Khan		6.	Amin Shah		6. Ghulam Abbas
		7.	Aman Ullah Camp		7.	Abdul Jabbar		7.	Saido		7. Musa
		8.	Nadar Khan Camp in P.S. Kot Addu		8.	Anwar Khan		8.	Jindwada		8. Hakim
					9.	Jamroz Khan		9.	Ghulam Hussain		9. Charsi @ Qadir Yar
					10.	Mohd. Akber		10.	Bashir Ahmed		10. Behram Khan
					11.	Sher Afzal		11.	Piran Ditta		11. Khan Zaman
					12.	Sar Gul		12.	Rahim Bux		12. Luggar @ Umar Daraz
					13.	Mohd. Amin Khan					
					14.	Afzal Khan					
		9.	Nosher Khan Camp		15.	Darya Khan					13. Khamad Ullah
					16.	Pache Khan					14. Naurang Khan
		10.	Haji Sarwar Camp								15. Nur Mohd.
		11.	Abdul Ghafar Camp								16. Abdul Hamid
											17. Ghulam Mohd.
		12.	Khodai Noor Camp								18. Misal Khan
											19. Ghulam Nabi
											20. Nur Khan
		13.	Safoor Khan Camp								21. Khuda Bux
											22. Ghulam Hussain

			14. Nozar Shah Camp 15. Jabbar Khan Camp 16. Sahib Gul Camp 17. Mohd. Amin Khan Camp 18. Notak Khan Camp all in PS Dera Din Panah 19. Mosam Khan Camp 20. Akber Khan Camp in P.S. Sadar Muzaffargarh				23. Mir Hussain 24. Mst. Hamza 25. Baran Khan 26. Khair Mohd. 27. Iqbal 28. Hussain Shah 29. Jumma Khan 30. Mohd. Hussain 31. Nihal 32. Musa Khan 33. Wahid Bux 34. Mohd. Hussain	
Lahore	4.	1. Two in P.S. Pattoki, at S.B. Link Jambar Kalan	—	—	—	—	—	—	—
		2. Two camps at S.B. Link No. 2 Jambar P.S. Chunian	5	1. Biran Khan 2. Karim Bux 3. Sikandar 4. Shah Mohammad	—	—	14.	1. Mohd. Aslam 2. Ghulam Hussain 3. Maula Bux 4. Feroze Khan	

				5. Karam Illahi					5. Salim	
									6. Shah Jehan	
									7. Ramzan	
									8. Fateh Mohd.	
									9. Mohd. Afzal	
									10. Bashir Ahmed	
									11. Issa	
									12. Azim Khan	
									13. Bari Dar	
									14. Yar Mohd. Khan	
Sanghar	2.	1.	Sadrat Camp	4.	1. Dost Mohd.	2.	1. Sher Zad	11.	1. Abdul Hussain	
					2. Abdul Samand		2. Milki Ahmed		2. Bakhtirar	
					3. Nek Mohd.				3. Safar Mohammad	
					4. Iqbal				4. Mohrab	
									5. Barkat Shah	
									6. Wali Jan	
									7. Sultan Mohd.	
									8. Mohd. Jan	
									9. Moman	
									10. Abdul Zahir	
									11. Anwar Zeb	
		2.	Baqar Camp	3.	1. Baz Mohammad	—		8.	1. Gul Mohd. s/o Haji Ramzan	
					2. Sardar				2. Faiz Ali	
					3. Nawab Khan					

										3.	Badar Zamann
										4.	Gul Mohd.
										5.	Aslam
										6.	Amal Gul
										7.	Nisar Ahmed
										8.	Mohd. Khan
Sukkur	1.	1.	Ketlhiz Bullah Shah	18.	1.	Abdul Hamid	23.	1.	Mohd. Jabbar	53. 1.	Fazal Mohd.
					2.	Abdul Sttar		2.	Badshahi Rehmani	2.	Shah Jehan
					3.	Kalar				3.	Mohd. Alam
					4.	Akram		3.	Haji Akber	4.	Mohd. Rafiq
					5.	Mehrab Khan		4.	Rashid	5.	Gul Rehman
					6.	Mohd. Saeed		5.	Sher Mohd.	6.	Wali Mohd.
					7.	Amir Mohammad		6.	Mohd. Isa	7.	Khan Zaman
					8.	Mukhamir Khan		7.	Amir Jan	8.	Abdul Ali
					9.	Sher Mohd.		8.	Mohd. Kari	9.	Khair Mohd.
					10.	Umer Shah		9.	Ubedullah	10.	Raj Mohd.
					11.	Mohd. Hashim		10.	Mohd. Azim	11.	Nasaullah
					12.	Hakim Saeed		11.	Abdul Ghani	12.	Amir Mohd.
					13.	Abdur Rashid		12.	Abdul Gias	13.	Razaq

14. Shah Mohd.
15. Saleh Mohammad
16. Musa Karim
17. Dost Mohammad
18. Saleh Mohammad

13. Fateh Mohd.
14. Gul Sher
15. Khan Mohd.
16. Wazir
17. Raz Mohd.
18. Saidullah
19. Lal Mohd.
20. Ahmed Wahid
21. Abdul Majid
22. Khajoor
23. Nur Mohd.

14. Sher Rehman
15. Lal Shah
16. Gul Rehman
17. Zarmast
18. Mohd. Jan
19. Rafiq
20. Rahim Bux
21. Qamar Khan
22. Ahmed Khan
23. Mohd. Bashir
24. Rahim Shah
25. Mohd. Aslam
26. Saifuddin
27. Habibullah
28. Mullan Khan
29. Amir Dad
30. Asadullah
31. Daluch
32. Ali Mohd.
33. Abdul Majid

34. Abdul Qayyum
35. Nur Mohd.
36. Akhtar Mohd.
37. Ghulam Nabi
38. Zaheer
39. Shah Hussain
40. Ghulam Nabi
41. Saleh Mohd.
42. Dilawar
43. Amin Khan
44. Kifayat
45. Abdul Bari
46. Mohd Fazal
47. Mir Khan
48. Mohd. Hassan
49. Daud Shah
50. Mohd. Hashim
51. Abdullah Jan
52. Abdul Khaliq
53. Gul Riaz

Campbell-pur	4.	All in P.S. Hazro	13.	1. Amir Akbar Shah	4.	1. Azad	17.	1. Ghulam Habib
				2. Hakim Khan		2. Yaqoob		2. Mohd. Hussain
				3. Arsala Khan		3. Ali Sher Khan		3. Rakhmat Din
				4. Sultan Jan		4. Said Nawaz		4. Toor Ali Khan
				5. Mustkeem Shah				5. Mohd. Amir
				6. Shakandar Shah				6. Sher Dad
				7. Asadbir Khan				7. Sabrey
				8. Gul Rehman				8. Amir Khan
				9. Manu Gul				9. Rehman Jan
				10. Maskeen Shah				10. Abdul Manan
				11. Akhtar Gul				11. Babow Khan
				12. Mohd. Ali				12. Mohd. Nawaz
				13. Aman Gul				13. Mir Taj
								14. Mohd. Rafiq
								15. Hassan
								16. Mohd. Sharif
								17. Masni
Total :	45		110		106		200	

APPENDIX VIII

(Ref : Starred Question No. 9206)

List of non-official visitors of jails in Lahore division

Name of Jail	Name of non-official visitors of the jail	The term for which said non-officials visitors were appointed	The minimum No. of visits required to be paid during the year	The dates on which the said visitors paid visits to the jails of their respective districts during 1965-66 and 1966-67	Whether the said visitors recorded their inspection Note in the Register maintained for the purpose in the jail
District Jail, Sialkot	1. Kh. Mohd. Masih	Two years which expired on 11th March 1966	Every non-official visitors is expected to visit the jail once a month and oftener if possible	3rd July 1965, 16th July 1965, 5th August 1965, 17th August 1965, 1st September 1965, 3rd October 1965, 18th November 1965, 11th December 1965, 18th December 1965, 31st December	Yes.

				1965, 11th January 1966, 13th January 1966, 17th January 1966, 19th January 1966, 7th February 1966.	
2.	Dr. Bashir Ahmad	Ditto	Ditto	27th August 1965, 30th August 1965, 17th January 1966, 15th Febuary 1966.	Yes.
3.	S. Daulat Ali Shah	Ditto	Ditto	5th July 1965, 8th July 1965, 31st August 1965, 3rd September 1965, 1st October 1965, 6th November 1965, 3rd January 1966, 6th January 1966, 8th	Yes.

				January 1966, 29th January 1966, 5th February 1966, 3rd March 1966, 11th March, 1966.		
	4.	Ch. Ghulam Hussain	Ditto	Ditto	Nil	Question does not arise
District Jail Gujranwala	1.	Mr. Abdur Rahim Khokhar	Two years which expired on 10th February 1966	Ditto	21st December 1966	No.
	2.	Mr. Abdul Aziz	Ditto	Ditto	Nil	Question does not arise
	3.	Hakim Niaz Ali				
	4.	Thekedar Abdul Aziz				
	5.	Mian Zia-ul-Haq				
District Jail Lahore	1.	Maj. M. Ashraf Ali	Two years which expired on 20th Jan. 1966	Ditto	17th August 1965	No.

	2. Mr. Miraj Din 3. Mr. Abdul Rauf 4. Dr. M. Ibrahim Khan 5. Mr. Hamid Ahmad Zulfiqar	Ditto	Ditto	Nil	Question does not arise
District Jail Kasur	1. Khan Muhammad Azeem Khan 2. Capt. Abdul Hamid 3. Mr. Naseer Khan 4. Nawabzada Sardar Mohd. Ahmad Khan	Two years which expired on 20th Jan. 1966	Ditto	Nil	Question does not arise
District Jail Sheikhupura	1. Pir Ahmad Shah 2. Ch. Zafar Yasin 3. Chiragh Ali Shah 4. Dr. Abdul Karim 5. Rao Bashir Ahmad	Two years which expired on 17th October 1965	Ditto	M. Chiragh Ali, on 30th July 1966, 31st August 1965	No.

1.	Dr. Abdul Karim	Two years from 8th Nov. 1966	Ditto	5th December 1966, 29th March 1967	No.
2.	Ch. Zafar Yasin	Ditto	Ditto	2nd February 1967, 3rd June 1967	No.
3.	Mr. M. Afzal Sher	Ditto	Ditto	Nil	Question does not arise
4.	M. Muzafar Ali				
5.	M. Ghulam Gilani				

APPENDIX IX

(Ref : Unstarred Question No. 351)

List of non-official visitors of Jails in Khairpur, Multan and Lahore divisions during the year 1962-63

Name of Jail	Name of non-official visitors	Date of visits	Whether any suggestion made or not	Whether action has been taken on the suggestion or not
	KHAIRPUR DIVISIONS			
Central Prison, Sukkur	1. Mr. Ata Hussain Shah	25th September, 1962	Nil	Nil
	2. Major Ata Muhammad	17th June, 1963	Nil	Nil
	3. Seth Haji Ismail	Nil	Nil	Nil
	4. Begum Ashfaq			
District Jail, ukkur	1. Mr. SAba Bakar	1st December 1962,	Nil	Nil

		23rd March 1962, 10th May 1963		
	2. Mr. Abdul Hassan Shah	1st December 1962	Nil	Nil
	3. Begum Shahzada Ayaz	1st December 1962	Nil	Nil
District Jail, Larkana District Jail, Nawabshah Central Jail, Khairpur	Nil	Nil	Nil	Nil
	MULTAN DIVISION			
Central Jail, Sahiwal	1. S. Jaffar Hussain	Nil	Nil	Nil
	2. Sh. Nisar Ahmad	Nil	Nil	Nil
	3. Mr. Muhammad Khalil			
	4. Sh. Nadir Ali	20th July 1962, 20th August 1962, 30th October 1962, 25th April 1963	Nil	Nil

	5.	Mian Maqbool Ilahi	Nil	Nil	Nil
	6.	Khan Muhammad Rafiq Niazi	1st September 1962, 31st October 1962, 20th December 1962, 15th February 1963, 22nd March 1963, 22nd May 1963	Nil	Nil
	7.	Sh. Muhammad Abdullah	22nd September 1962, 1st November 1962, 29th November 1962	Nil	Nil
New Central Jail, Multan	1.	Sh. Abdul Hakim	2nd May 1962, 8th June 1962, 30th August 1962, 5th October 1962, 20th March 1963, 19th November 1963, 27th December 1963	Nil	Nil
	2.	Khan A.H. Khoedad Khan	13th December 1962, 28th March 1963 25th April 1963	Nil	Nil

	3.	Haji Khair Muhammad	Nil	Nil	Nil
	3.	Mr. Abdul Aziz Khan	10th August 1962	Nil	Nil
District Jail, Multan	1.	Mrs. Dr. A.M. Khan	Nil	Nil	Nil
	2.	Sh. Rehmatullah Saleem			
	3.	Diwan Ghulam Abbas			
District Jail, D.G. Khan	1.	Sh. Muhammad Khan Leghari	Nil	Nil	Nil
	2.	S. Manzoor Ahmad Khan			
	3.	Mr. Muhammad Zahid	27th September 1962, 2nd February 1963	Nil	Nil
District Jail, Rajanpur	1.	S. Ghulam Rasool Shah	3rd July 1962, 2nd August 1962, 1st October 1962, 8th February 1963, 26th June 1963.	Nil	Nil

LAHORE DIVISION

Borstal Institution and Junvenile Jail Lahore	1.	Malik Lal Khan	20th March 1963, 12th September 1963	Nil	Nil
	2.	Sh. Muhammad Akram	9th August 1963	Nil	Nil
	3.	Mr. Iftikhar Ahmad	19th February 1963	Nil	Nil
	4.	Mian Muhammad Sharif	17th September 1963	Nil	Nil
District Jail, Gujranwala	1.	Ch. Nizam Din	17th July 1962, 27th July 1962	Nil	Nil
	2.	Ch. Khairat Ali	3rd August 1962	Yes.	Complied with
	3.	Mr. A.A. Zulfiqar	4th September 1962	Nil	Nil
	4.	Mr. Muhammad Saleem	28th September 1962	Nil	Nil
	5.	Mr. Abdur Rahim	3rd December 1962, 7th December 1962	Nil	Nil
District Jail, Kasur	1.	Dr. Khushi Muhammad	16th January 1962	Nil	Nil
	2.	Mr. Nasir Khan	20th June 1962, 24th July 1963	Nil	Nil

	3. Mr. Muhammad Azim	12th March 1962, 2nd November 1962	Nil	Nil
	4. Capt. Abdul Hameed	2nd April 1962, 21st May 1962, 30th June 1962, 4th October 1962, 11th December 1962	Nil	Nil
District Jail, Lahore	1. Lt., Col. Shahbaz Khan	Nil	Nil	Nil
	2. Wing Commander M.T. Khan	Nil	Nil	Nil
	3. Dr. Nasir Ahmad Khan	Nil	Nil	Nil
	4. Kh. Basheer Bakhsh	Nil	Nil	Nil
	5. Major Muhammad Ashraf	Nil	Nil	Nil
District Jail, Sheikhupura	1. Peer Ahmad Shah	27th August 1962, 27th September 1962, 30th November 1962, 30th March 1963,	Nil	Nil

			30th April 1963, 26th November 1963		
	2.	S. Chiragh Ali Shah	13th September 1962, 31st October 1962, 6th March 1963, 2nd August 1963	Nil	Nil
	3.	Ch. Zafar Yaseen	15th November 1962, 31st January 1963, 21st May 1963, 15th July 1963, 6th December 1963	Nil	Nil
	4.	Mr. Bashir Ahmad	16th January 1963, 17th April 1963, 31st May 1963. 14th November 1963	Nil	Nil
	5.	Dr. Capt. Abdul Kareem	13th December 1963	Nil	Nil
District Jail, Sialkot	1.	Kh. Muhammad Masih	2nd July 1962, 30th July 1962, 8th August 1962,	Nil	Nil

4th September 1962,
14th September 1962,
25th September 1962,
1st October 1962,
17th October 1962,
31st October 1962,
8th November 1962,
20th November 1962,
1st December 1962,
18th December 1962,
31st December 1962,
24th January 1963,
28th January 1965,
1st February 1963,
23rd February 1963,
21st March 1963,
1st April 1963,
4th April 1963,
1st May 1963,
15th May 1963,
4th June 1963,
2nd May 1963

District Jail, Sialkot	2. Syed Dualat Ali Shah	18th September 1962, 6th October 1962, 24th October 1962	Nil	Nil
	3. Dr. Basheer Ahmad	6th October 1962	Nil	Nil
	4. Mr. Abdullah Cheema	Nil	Nil	Nil
Women Jail, Lahore	1. Begum Farakh Hussain	7th July 1962, 6th October 1962	Nil	Nil
	2. Dr. Miss Khadija Feroze Din	17th July 1962, 24th September 1962, 25th October 1962	Nil	Nil
	3. Begum Saeeda Habib Ullah	Nil	Nil	Nil
	4. Dr. Miss Ali Muhammad	Nil	Nil	Nil

SIXTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Friday, the 6th October, 1967.

جمعتہ المبارک - یکم رجب المرجب ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi, (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ
مِنَ الْحَقِّ لا وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ
الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ط وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ
وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ
اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۚ
وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

(پ ۲۷ - س ۵۷ - ع ۱۸ - آیت ۱۶ تا ۱۹)

کیا ابھی تک مسلمانوں کیلئے اس بات کا وقت نہیں آیا کہ اللہ کی یاد کرنے کے وقت اور قرآن جو خدائے برحق کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کے سننے کے وقت دل نرم ہو جائیں۔ اور وہ اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنکو ان سے پہلے کتابیں دی گئی تھیں پھر اُن پر زمانہ طویل بھی گزر گیا پس اُن کے دل سخت ہو گئے اور اُن میں سے اکثر نافرمان ہیں۔

جان رکھو کہ اللہ ہی زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے ہم نے اپنی نشانیاں تم سے تفصیل کے ساتھ بیان کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو۔

جو لوگ خیرات کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں اور اللہ کو خلوص نیت سے قرض دیتے رہیں اُن کو دو چند ادا کیا جائے گا اور ان کے لئے عزت کا صلہ ہے۔

اور جو لوگ اللہ اور اُس کے پیغمبروں پر ایمان لائے تو یہی اپنے پروردگار کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ اُن کے لئے اُن کے اعمال کا صلہ ہوگا۔ اور اُن کے ایمان کی روشنی بھی۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ اہل دوزخ ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Babu Muhammad Rafiq.

RAILWAY EMPLOYEES FROM BHARAT OPTED SERVICE IN PAKISTAN

*7980. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Government had a scheme to provide jobs to all the Railway Employees who came over from Bharat and opted for service in Pakistan ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative whether all the said optees have been provided with jobs ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) All those railway employees who opted for Pakistan and reported for duty on Pakistan Western Railway (old North Western Railway) from Indian Railways were provided with jobs.

بابو محمد رفیق - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ آپ نے جو بھارت سے آنے والے ریلوے ملازمین کو employment دی ہے وہ پرانی conditions پر ہے یا نئی conditions پر دی گئی ہے -

Parliamentary Secretary : It was a mutual compromise and the railway employees working with the Government of India, who opted for Pakistan and reported for duty, were given employment on the same terms and conditions that were prevailing with the Indian Railway at that time

---

ALLOTMENT OF RESIDENTIAL QUARTERS TO RUNNING STAFF

*7981. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Railway running staff *i.e.* Guards, Drivers and Firemen are given priority according to Railway rules in the matter of allotment of residential quarters ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether it is a fact that the said rules are not being strictly complied with and clerical staff is being provided with accommodation facilities in preference to the said homeless running staff ; if so, reasons therefor and the action intended to be taken by the Railway Authorities in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a)

Yes. Under the rules in force the running staff of the railway belonging to the categories of guards, drivers, firemen, etc., are classified as essential for the purpose of allotment of residential quarters. Such staff is, therefore, given preference in the allotment of quarters.

(b) No. Under the rules, 75% to 80% of the available quarters on the open line Divisions of the Railway, are reserved for staff categorised as essential and the balance for non-essential category of staff including clerical staff. Consequently, the staff classified as essential enjoy a tremendous preference. Despite this, some running staff and others of essential category are without quarters but there is a much larger number of non-essential category of staff without quarters. This is so because the available quarters are limited.

چودھری محمد نواز ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ جیسا کہ جواب کے حصہ (الف) میں آپ نے بتایا ہے کہ گارڈز ، ڈرائیورز اور فائرمین essential category کے ملازم ہیں وہ زیادہ تر گھر سے غیر حاضر رہتے ہیں کیونکہ ان کی ڈیوٹی ایسی ہے ۔ ان کی رہائش کا انتظام موجودہ کوارٹرز کے ۷۵ تا ۸۰ فیصد میں ہی کیا گیا ہے اور ان کے لئے علیحدہ انتظام نہیں ہے اس لئے وہ اپنی ڈیوٹی اچھی طرح سے سر انجام نہیں دیتے ہوں گے ۔ کیا ان کے لئے الگ کوارٹرز بنانے کی کوئی سکیم زیر غور ہے ؟

Parliamentary Secretary : I have already stated a number of times during the Budget Session the position about the activities of the Railway Department in regard to the supply of quarters to its staff. The House will appreciate that whereas the restriction imposed by the Government of West Pakistan, under rules, upon the supplying of quarters to its essential staff is 25%, the Railway Department is supplying quarters to its staff at the rate of 38%. Moreover, the Railway Department is endeavouring day and night to provide more and more quarters to the essential staff according to its means. In the current financial year 220, class III and 720, Class IV, quarters are programmed to be constructed in the year 1967-68. Nearly, 2,400 quarters will be constructed in the remaining period of the Third Five-Year Plan. Therefore, every effort is made to provide more and more accommodation to essential categories of the Railway staff.

بابو محمد رفیق ۔ میرے فاضل دوست نے فرمایا ہے کہ تمام کوارٹرز میں سے ۷۵ تا ۸۰ فیصد کوارٹرز essential category کے ملازمین کو دیئے گئے ہیں ۔ اگر آپ کے ریکارڈ سے ثابت کر دیا جائے کہ یہ percentage بہت زیادہ ہے اور non-essential category کے ملازمین کو زیادہ کوارٹرز

ملے ہوئے ہیں تو کیا آپ اس کی تحقیقات کرکے باقی کوارٹرز essential category کے ملازمین کو دیں گے ۔

Parliamentary Secretary : Certainly. If the Member brings certain irregularities, which at present I am not going to confess, to our notice serious action will be taken in the matter.

چودھری محمد نواز ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے جیسا کہ انہوں نے جواب میں فرمایا ہے کہ ۶۸ - ۱۹۶۷ میں ایک سکیم محکمہ کے زیر غور ہے یا اس پر عمل کر رہے ہیں کہ کوارٹرز بنائے جائیں تو اس کے بعد کیا تمام ریلوے ملازمین کو accommodation مہیا ہو جائے گی ۔

Parliamentary Secretary : Obviously not.

HOUSE RENT AND CAPITAL TOWN COMPENSATORY ALLOWANCE ADMISSIBLE TO RAILWAY EMPLOYEES.

***7982. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state the rates of House-rent and Capital Town Compensatory Allowance admissible to Railway employees in 1957 and 1967, separately ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : There is no allowance such as capital town compensatory allowance admissible to the railway staff. House-rent allowance and local compensatory allowance are admissible to the railway servants. Rates of these as admissible in 1957 and 1967 are given in the statement attached as Appendix 'A'.

'A' HOUSE-RENT ALLOWANCE

1957

Class III Staff Posted at Lahore, Rawalpindi and Karachi and not provided with Railway Quarters

Rate of pay under Prescribed Scales in force—

	Rs. Per mensem
Below Rs. 55 per mensem ...	6.00
Rs. 55 per mensem and above but not exceeding Rs. 100 per mensem.	8.00
Exceeding Rs. 100 per mensem but not exceeding Rs. 250 per mensem.	10.00
Exceeding Rs. 250 per mensem but not exceeding Rs. 400 per	4 percent of pay subject to a maxi-

APPENDIX 'A'

1967

Class III Staff posted at Lahore, Rawalpindi and Karachi and not provided with Railway Quarters

Rate of pay under Consolidated Scales introduced from 1st December 1962.

	Rs. Per mensem
Upto Rs. 80 per mensem ...	6.00
From Rs. 81 to Rs. 130 per mensem.	8.00
From Rs. 131 to Rs. 300 per mensem.	10.00
From Rs. 301 to 475 (with 3 marginal adjustment upto Rs.	5 percent of pay subject to a maxi-

mensem.	mum of Rs. 15 per mensem (with marginal adjustment for officers drawing pay upto Rs. 414 per mensem).

Class IV Staff—All Class IV staff who were not provided with free residential accommodation by the Administration were entitled to a House Rent Allowance of Rs. 5 per mensem at Karachi, Lahore and Rawalpindi Rs. 2 per mensem at other stations to those drawing pay below Rs. 50 per mensem.

'B' LOCAL COMPENSATORY ALLOWANCE ADMISSIBLE AT KARACHI, RAWALPINDI, LAHORE AND PESHAWAR.

Class III Staff—

	Rs.
(i) Those in receipt of pay Rs. 100 per mensem or less.	per mensem 7.00

489 per mensem).	mum of Rs. 15 per mensem.

Class IV Staff—All Class IV Railway servants who are not provided with free residential accommodation by the Administration, are entitled to a House rent Allowance at the rate of Rs. 5 permensem at Karachi, Lahore and Rawalpindi, and Rs. 2 per mensem at other stations to those drawing pay upto Rs. 76 per mensem.

Class III Staff—

	Rs.
Those in receipt of pay upto Rs. 130 per mensem.	per mensem 7.00

(ii) Those in receipt of pay exceeding Rs. 100 per mensem.	10.00 per mensem (with marginal adjustment upto Rs. 200).	Those in receipt of pay from Rs. 131 to Rs. 240* (with marginal adjustment upto Rs. 249).	10.00
(iii) Those who were posted at Karachi and were in receipt of pay not exceeding Rs. 250 per mensem.	Rs. 10.00 per mensem (with marginal adjustment upto Rs. 259 per mensem).	*In the case of those posted at Karachi Local Compensatory Allowance is also paid at the rate of Rs. 10 per mensem to those who are in receipt of pay from Rs. 241 to Rs. 310 (with marginal adjustment upto Rs. 319 per mensem).	

(This rate took effect from 1st August, 1957).

Class IV Staff—Class IV staff employed at Karachi, Lahore, Rawalpindi and Peshawar were entitled to Rs. 3 except those drawing the Local Compensatory Allowance at the rate of Rs. 5 per mensem before 23rd December 1955 who continued to draw the allowance at that rate as a personal concession.

Class IV Staff—All Class IV staff employed at Karachi, Lahore, Rawalpindi and Peshawar are entitled to Rs. 3 per mensem except those drawing the Local Compensatory Allowance at the rate of Rs. 5 per mensem before 9th March 1963 who continued to draw the allowance at that rate as a personal concession.

بابو محمد رفیق ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں چھ یا دس روپیہ میں کہیں لاہور کراچی یا ایسے بڑے شہروں میں کوئی کوارٹر مل سکتا ہے اور کیا وہ اس میں increase کرنے پر غور کریں گے ۔

Parliamentary Secretary : I quite appreciate the feelings of the Member but the position is that these are fixed by the Government of West Pakistan for all the Departments and the Railway Department has to comply with instructions of the Government of West Pakistan.

چودھری محمد نواز ۔ جیسا کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ملازمین کی تنخواہوں کو revise کر دیا ہے اور ۱۹۵۷ء اور ۱۹۶۷ء کی statements سے ظاہر ہوتا ہے کہ تنخواہیں increase کی گئی ہیں لیکن الاؤنس اسی طرح ہیں ۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ حالات بدل چکے ہیں چیزوں کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں کرائے بڑھ گئے ہیں ۔ کیا الاؤنس بڑھانے کی کوئی تجویز نہیں ۔

Parliamentary Secretary : The pay scales were revised in 1962 for all the Departments by the Government of West Pakistan and the same principles were adopted by the Railway Department. As I have already stated these rates of Rs. 6, 8 and 10 as House Allowance have been prescribed by the Government of West Pakistan. I will appreciate if the Member can persuade the Finance Department to make an increase in the allowance. The Railway Department would be most pleased to comply with these enhanced rates.

بابو محمد رفیق ۔ کیا آپ کے محکمہ نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو move کیا ہے کہ چونکہ یہ بہت کم رقم ہے اسے increase کیا جائے ۔

Parliamentary Secretary : This is a general policy which is always, and at every time, under consideration of the Government.

چودھری محمد نواز ۔ آپ نے pay scale کو جو revise کیا ہے کیا یہ اسی طرح سے ہے جس طرح دوسرے محکموں میں کیا گیا ہے ۔ کیا یہ ہر category کے لحاظ سے ہے یا اس میں فرق ہے ۔

Parliamentary Secretary : Yes, Sir.

EJECTMENT OF RAILWAY EMPLOYEES SETTLED BY RAILWAY ADMINISTRATION IN RISHI BHAWAN, LAHORE.

*7983. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that 126 families of Railway employees were settled by Railway Administration in Rishi Bhawan at Lahore in 1947 ;

(b) whether it is a fact that the said families were settled on permanent basis ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether it is a fact that the said families are being ejected now ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No.

(b) Railway Administration has no knowledge.

(c) It is believed that refugees, including some railway employees, who were accommodated in Rishi Bhawan by the Provincial Government's agency concerned have been served with notices to vacate. This matter does not concern the Railway Administration.

(d) As the matter does not concern the Railway Administration the question of furnishing the reasons does not arise.

بابو محمد رفیق ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ کچھ ریلوے گارڈز کو جو کوارٹرز دیئے گئے تھے وہ خالی کر رہے ہیں ۔ کیا ان کو متبادل جگہ دی جائے گی ۔

Parliamentary Secretary : As I have already stated there were certain railway employees who were living in the same building but this allotment was not made by the Railway Department. The allotment was made by the Settlement Department and the Railway Department has got nothing to do with the allotment or ejectment of these tenants.

VISION TEST OF RAILWAY RUNNING GUARDS AND CONDUCTOR LUGGAGE GUARDS

*7984. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state:—

(a) the nature of duties and standard of "vision test" of Railway Running Guards and Conductor Luggage Guards, separately ;

(b) whether Government have any scheme to appoint such Guards as Conductor Luggage Guards and S.T. Es who fail in the "vision test" prescribed for the Running Guards ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Guards incharge of trains have full custody of the trains and are responsible for their safe working in compliance with the rules and regulations in force. They are also required to perform other duties such as looking after reservation and seating of passengers if there is no conductor guard on the train and have full charge of parcels and goods packages if there is no luggage guard.

Conductor Guards are provided on certain important passenger trains in addition to the Incharge Guards. In such cases, the former are assigned the responsibility of looking after the reservations, seating and comfort of passengers, proper functioning of safety fittings in carriages.

Luggage Guards, are provided on certain important trains and they are incharge of all parcels and luggage, and supervise loading and unloading.

The standard of vision test prescribed for all Guards, whether Incharge, Conductor or Luggage, is "A-2" which requires vision to be 6/6 and 6/9 without glasses on a appointment and 6/9 and 6/9 with or without glasses during service, provided that naked eye vision is at least 6/12 and 6/12.

(b) No.

REPRESENTATIONS MADE BY RAILWAY EMPLOYEES FOR THEIR PROMOTIONS

*8062. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Chairman, Railway Board received a joint representation No. J/I, dated 5th August, 1965 from the senior subordinates of all branches of the Railway Administration requesting for—

(i) grant of Class II Gazetted Officers status to senior subordinates ;

(ii) grant of Class I Gazetted Officers' status to Assistant Officers' promoted from among the senior subordinates ;

(iii) filling of 50 per cent of Assistant Officers' posts by promotion of senior subordinates ;

(iv) confirmation in each category after one year's service ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the action taken by Government in this respect and if no action has so far been taken on the said representation, reasons therefor ;

(c) the scale of pay of each category of railway employees mentioned in (a) above, separately ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) (i) to (iv) Yes.

(b) The points raised in the representation were carefully examined, and it was considered that these could not be accepted for the reasons stated below seriatim :—

(i) The nature and extent of the duties and responsibilities devolving upon the senior subordinates do not justify their being granted the status of Class II Gazetted Officers.

(ii) The classification of all Assistant Officers as "Class I Gazetted" would mean broadening the base of Class I service out of all proportion to the number of posts in the higher grades. Besides, Class II Officers do not possess academic/technical qualifications and are not adequately equipped to justify promotion in all cases to Class I. Twenty per cent of the Class I vacancies are filled by promotion of Class II Officers and this quota is fair and sufficient for accommodating suitable Class II Officers.

(iii) The propssal to allow 50% posts of Assistant Officers to be filled by departmental promotion would be detrimental to efficiency as it would adversely affect the quota of direct recruits who possess higher academic/technical qualifications than subordinate staff in service. Besides, the existing distribution according to which 30% posts of Assistant Officers are generally manned by departmental promotees is considered on merits to be rational as well as equitable.

(iv) Confirmation depends upon satisfactory service and the existence of a substantive vacancy and it cannot be made unless both these conditions are fulfilled. The question of permitting staff to be confirmed in their appointments merely upon the completion of one year's service does not consequently arise.

(c) A statement giving necessary details is attached as Appendix 'A'.

APPENDIX 'A'

Serial No.	Category		Scale of pay
			Rs.
1	Inspector of Works, Grade I	...	275—15—350 - 20—450.
2	Inspector of Works, Grade II	...	320—15—350—20—650.
3	Traffic Inspector	...	320—15—350—20—650.

4	Signal and Interlocking Inspector Grade I	...	275—15—350—20—450.
5	Signal and Interlocking Inspector, Grade II	...	320—15—350—20—650.
6	Block Inspector Grade I	..	275—15—350—20—450.
7	Block Inspector Grade II	...	320—15—350—20—650.
8	Commercial Inspector	..	320—15—350—20—550.
9	Claims Inspector, Grade I	...	175—10—215—15—350.
10	Claims Inspector, Grade II	...	275—15—350—20—450.
11	Depot Store-Keeper, Grade I	...	275—15—350—20—450.
12	Depot Store.Keeper, Grade II	...	320—15—350—20—650.
13	Inspector of Bridges, Grade I	...	275—15—350—20—450.
14	Inspector of Bridges, Grade II	...	320—15—350—20—650.
15	Inspector of Coaching and Goods	...	320—15—350—20—650.
16	Permanent Way Inspector, Grade I	...	275—15—350—20—450.
17	Permanent Way Inspector, Grade II	..	320—15—350—20—650.
18	Loco Inspector, Grade I	...	320—15—350—20—550.
19	Loco Inspector, Grade II	..	320—15—350—20—650.
20	Loco Inspector, Grade III	...	570—20—650.
21	Foreman, Grade I	...	320—15—350—20—550.
22	Foreman, Grade II	...	320—15—350—20—650.
23	Foreman, Grade III	...	570—20—650.
24	Carriage and Wagon Inspector, Grade I	...	320—15—350—20—650.
25	Carriage and Wagon Inspector, Grade II	...	570—20—650.
26	Mechanical Boiler Inspector	...	320—15—350—20—650.

THEFT OF STEEL BILLETS FROM THE RAILWAY STEEL SHOP, LAHORE

*8063. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that steel billets were stolen from the Railway Steel Shop, Lahore during the night between 28th and 29th of January, 1966 ; if so, the weight, number and price of the said billets ;

(b) the number of the said billets so far recovered along with the action Government have taken against the culprits ;

(c) whether the said theft case was reported to the Police ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) On he night between 28th and 29th January, 1966, an attempt was made to steal 84 pieces of steel billets weighing approximately 35 maunds and costing approximately Rs. 500 from the Railway Steel Shop, Moghalpura. The attempt was foiled as it was detected in time. The culprits, however, made good their escape, leaving behind some of their own belongings alongwith the pieces of steel which they had attempted to steal.

(b) All the pieces of steel billets which the culprits attempted to steal were recovered.

The culprits who attempted to steal the 84 pieces of steel were subsequently indentified. They were three railway employees viz. Mubarik Ali, son of Chiragh Din, Ticket No. 729. Malik Muhammad Bashir, son of Khuda Bakhsh, Ticket No. 1984, and Muhammad Idrees, son of Fateh Muhammad, Ticket No. 1983, against whom disciplinary action was taken in accordance with the rules in force and they were removed from service on and from 8th June 1966.

(c) No. As the attempted theft was foiled and the material involved was fully recovered and as the culprits were indentified as railway employees against whom departmental action was taken, the incident was not reported to the Police.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے بتائیں گے کہ سوال کا جواب جس صورت میں بھی آپ کے سامنے ہے کیا آپ اس سے مطمئن ہیں ؟

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, I am not satisfied with regard to the last portion of the answer that the theft should not have been reported. I am, therefore, writing to the concerned Department that in future these things must be reported and action must follow.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر قانون کو یہ بھی احساس ہے کہ چونکہ محکمہ ریلوے کے حکام چوروں کے ساتھ مختلف رعائتیں برتتے رہتے ہیں اس وجہ سے محکمہ ریلوے میں بہت چوریاں ہوتی ہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ انہیں قانون اور ضابطہ کے مطابق پولیس کو اطلاع دینی چاہئے تھی لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا ۔ وہ افراد یا وہ افسران جنہوں نے اطلاع نہیں دی ان کے خلاف آپ کیا کارروائی کریں گے اب اس سٹیج پر کیا اس معاملہ کو آپ دوبارہ پولیس کے پاس بھیجنا چاہتے ہیں ؟

Minister of Law : I do not know what were the reasons which compelled them not to report the matter to the police. The matter can be looked into but so far as referring the matter to the Police at this stage is concerned, I think it is too late because the incident is said to have taken place some time in January 1966 and perhaps it may not be expedient now to prosecute the culprits for want of evidence etc. Anyhow, this question will be looked into.

چودھری محمد نواز ۔ کیا جناب وزیر قانون یہ فرمائیں گے کہ وہ کون سی وجوہات تھیں جن کی وجہ سے ان چوروں کو چھوڑ دیا گیا اور ان کے خلاف پولیس کو case نہیں بھیجا گیا بلکہ ان کے خلاف disciplinary action لینے کے لئے یہ بہانہ بنایا گیا اور آج تک وہ بھی نہیں کیا گیا ۔

Minister for Law : I am not able to say what were the reasons ; perhaps the railway Administration thought that since the property had been recovered and departmental action was sufficient, the matter was not reported to the police. And this was thought enough.

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر قانون محض وزیر قانون ہی نہیں بلکہ قانون کے استاد بھی ہیں آپ نے جواب دیتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ

"the matter can be looked into."

آپ نے چونکہ ان افسران کے خلاف ضابطہ کی کارروائی نہیں کی اس لئے آپ مجھ سے اس ایوان میں یہ وعدہ فرمائیے کہ وہ افسران جنہوں نے محکمہ ریلوے کے مفاد کی پوری طرح حفاظت نہیں کی اور ملک کے قانون پر عمل نہیں کیا آپ ان کے خلاف کوئی کارروائی کریں گے ؟ can be کا سوال

نہیں ہے -

Minister for Law : I have submitted that I do not know what were the reasons for not reporting the matter to the police or why they thought it enough that the departmental action alone will do. Anyhow, I am going to send the file back to them to look into the whole matter. I am also going to issue instructions that the line of action should not be the same which has been followed in this particular case and that every such matter should be reported to the Police. In this very case, I will find out why no action with regard to the lodging of the report with the Police has been taken.

Mr. Speaker : Next question now.

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - جناب اخوند صاحب نے قانون کے استاد ہونے کا بہت اچھا ثبوت دیا ہے میں نے جو سوال کیا تھا اس کا جواب دینے سے انہوں نے بڑی خوبصورتی سے احتراز کیا ہے میں نے تو ان سے محض یہ دریافت کیا تھا کہ ان افسران کے خلاف جن کے خلاف ابھی تک کارروائی نہیں کی گئی کیا ان کے خلاف کارروائی کریں گے -

Mr. Speaker : This is a repetition and a supplementary, and not a point of order.

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ محترم وزیر قانون میرے سوال کے جواب دینے کے لئے تیار نہیں ہیں لیکن یہ مناسب نہیں کہ جواب دیں بھی اور نہ بھی دیں -

Mr. Speaker : Next question.

APPOINTMENT OF RAILWAY SERVANTS IN OTHER DEPARTMENTS

*8064. **Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that under the rules, the Railway servants who apply for posts in other Departments are to be granted permission by their respective appointing authorities ;

(b) whether it is also a fact that Divisional Superintendents are appointing authorities for the posts of Clerks Grade III and below in their respective Divisions ;

(c) whether it is also a fact that the said permission in case of Clerks Grade III and below is being given only by the Vice Chairman Railway Board ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, reasons for the practice pointed out in (c) above ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No. The permission to staff who apply for posts in other Government Departments is granted by the authorities vested with the powers in this behalf. In the case of Clerks grade III of the railways, such permission is granted by the Chief Personnel Officer in consultation with the Railway Heads of Departments concerned.

(b) No. The powers to appoint clerks of grades III and below have been delegated to the Divisional Personnel Officers in their respective Division.

(c) No. Such permission is granted by the Chief Personnel Officer, who is the Head of the Department for clerical cadre, in consultation with the Railway Heads of the Departments concerned.

(d) Does not arise as replies to (a) and (c) above are not in the affirmative.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ کہوں گا کہ میرے بزرگ و محترم جناب وائس چیئرمین ریلوے X X X X * ۔ جواب کے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : The remarks made by Mr. Hamza are expunged from the proceedings of the Assembly.

مسٹر حمزہ ۔ اگر میں یہ عرض کروں کہ یہ اختیارات جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ چیف personnel آفیسر کو حاصل ہیں ان کو حاصل ہونے میں کوئی شک نہیں اور اگر میں یہ کہوں کہ عملاً یہ اختیارات وائس چیئرمین صاحب استعمال کرتے ہیں تو اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اور آپ کی ذاتی معلومات کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میری ذاتی رائے اور میری معلومات یہ ہیں کہ جو کچھ جناب حمزہ صاحب فرما رہے ہیں ۔ وہ حقائق پر مبنی نہیں ہے ۔ یہ اجازت نامے چیف پرسنل آفیسر issue کرتے ہیں ۔ جہاں تک کہ حمزہ صاحب کی اطلاعات کا تعلق ہے ان کو اطلاعات ٹریڈ یونین کے

Expunged as ordered by the Speaker.

نمائندے غلط طور پر فراہم کرتے ہیں اور ان اطلاعات کی بناء پر ان میں یہ ذاتی خیالات پیدا ہوتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ برائے کرم آپ مجھے بتائیں درست قسم کی ٹریڈ یونین کون سی ہیں تاکہ میں وہاں سے اطلاعات حاصل کروں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ بجٹ کی بحث کے دوران میں نے اسی قسم کے جوابات دے دیئے ہیں ۔

MANUFACTURE OF BLOOMS, INGOTS AND BILLETS IN STEEL SHOP, MOGHALPURA

*8065. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state whether it is a fact that Blooms, Ingots and Billets are manufactured in the Railway Steel Shop, Moghalpura ; if so—

(i) their item-wise average monthly production ;

(ii) their item-wise monthly consumption in steel shop and other Divisions, separately ; and

(iii) the disposal of remaining material item-wise ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Ingots and billets are manufactured in Railway Steel Shop, Moghalpura but not blooms.

(i) to (iii) Period for which information is required has not been indicated. However, in the year 1st July 1966 to 30th June 1967 average monthly production of ingots was 778 tons. These ingots were rolled into steel sections either directly or by first cogging into billets at the average monthly rate of 494 tons. Production of ingots and rolling these into billets/steel sections are a continuous cycle carried out in the Steel Shop and ingots/billets are not supplied as such to Divisions. As regards disposal of remaining material, those ingots left over at the end of a period are used in the following period for rolling into billets/steel sections.

Further it is explained that the steel sections are rolled in the Steel Shop for meeting Railways requirements and are supplied to the various indentors on the Divisions and the Workshops through the Stores Department. In other words the entire stores supplied to the Stores by the Workshops are consumed by the Division.

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ پچھلے مالی سال میں جو ingots اور billets جو Railway Steelshop میں تیار ہوئی تھیں وہ ۷۷۸

tons تھیں - اس لئے کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ یہ جو plant لگایا گیا ہے اس کی capacity کیا ہے - میں پھر یہ سوال کرتا ہوں Steel shop میں پیداوار سالانہ ۷۷۸ tons ہے - کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ یہ جو plant نصب ہے وہ ماہانہ کتنا مال تیار کرنے کے لئے نصب کیا گیا ہے - اس کی کتنی گنجائش ہے اور کیا اس گنجائش کو پورے طور سے استعمال کیا جاتا ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - جس حد تک بھی ممکن ہوتا ہے اس حد تک اس سے کام لیا جاتا ہے - اس سوال کے جواب میں میں نے یہ عرض کیا ہے -

The average monthly production of Ingots, as I have stated in my reply is 778 tons. If the Member desires to know the exact figures regarding the capacity of the furnace he may give fresh notice and I can supply the information.

MANUFACTURING CAST IRON IN THE RAILWAY WORKSHOPS

***8066. Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state the manufacturing cost of one ton of cast iron excluding the cost of steel scrap, pig iron and other materials used for manufacturing cast iron in a Steel Electric Furnace and cupola separately in the Railway Workshops and the justification in manufacturing cast iron bars in the Electric Furnace if it can be conveniently done on a cupola which produces more steel than the Electric Furnace ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Only cast iron of special qualities which cannot be produced in the Workshop cupolas is manufactured in the electric steel furnaces. The cost of manufacturing such special qualities of cast iron, excluding the cost of steel scrap, pig iron and other direct material comes to Rs. 79.60 per ton.

The cost of manufacturing ordinary cast iron in the Workshop cupolas, excluding the cost of pig iron and direct material works out to Rs. 41.60 per ton.

It is explained that cast iron manufactured in the steel furnaces is of special qualities which cannot be produced in the Workshop Cupolas. It is, therefore, an inescapable arrangement. Other qualities which can be manufacured in the Workshop cupolas are produced accordingly. As the qualities of the two classes of materials vary very widely, their manufacturing costs are not comparable.

مسٹر حمزہ ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتلا سکتے ہیں کہ سٹیل جو کہ electric furnace میں تیار کی جاتی ہے اور جو cupola میں تیار کی جاتی ہے ان دونوں میں کیا فرق ہے اگر فرق ہے تو کیا cupola کی furnace میں بنے ہوئے مال سے electric furnace میں تیار شدہ سٹیل کی quality بہتر ہے ۔ میں اس فرق کو معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ دونوں furnaces میں جو چیزیں بنائی جاتی ہیں ان میں کیا فرق ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ اس شخص نے جس نے حمزہ صاحب کو سوال کرتے وقت یہ معلومات فراہم کی تھیں اگر اس کی ملاقات حمزہ صاحب سے کل بھی ہو جاتی تو مجھے یقین ہے کہ وہ یہ سوال ہاؤس میں نہ کرتے ۔ یہ محض ضمنی سوال کی خاطر آپ نے سوال اٹھایا ہے ۔ سوال کا جواب بالکل واضح ہے کہ electric furnace جو ہے وہ superior type of steel کی چیزیں supply کرتی ہے جب کہ cupola صرف ordinary قسم کی یعنی inferior type کی چیز تیار کرتی ہے ۔ اس لئے اگر میں حمزہ صاحب کو superior اور inferior میں فرق سمجھانا شروع کر دوں تو یہ ایوان کا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہوگا ۔ اس لئے میں جناب حمزہ صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس شخص کو دوبارہ contact کرنے کی کوشش کریں جس کی معرفت انہوں نے یہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے ۔

---

*۸۲۹۳ ۔ **حاجی گلاب خان شنواری** ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری برائے ریلوے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) خیبر ایجنسی میں جمرود اور لنڈی خانہ کے درمیان محکمہ ریلوے نے کتنا رقبہ اراضی پٹے پر لیا ہوا ہے ۔

(ب) جزو (الف) بالا میں متذکرہ اراضی کے پٹہ کی ہر سال فی ایکڑ

کتنی رقم ادا کی گئی - نیز آیا حکومت اراضی کی قیمت اور پیداوار کے اضافہ کے پیش نظر متذکرہ رقم میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہو تو اضافہ کب تک کر دیا جائے گا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) - (الف) پاکستان ویسٹرن ریلوے نے خیبر ایجنسی میں جمرود اور لنڈی خانہ کے درمیان جو زمین کا رقبہ ٹھیکہ پر لیا ہوا ہے وہ ۵۵۹۰۳۹ ایکڑ ہے -

(ب) ٹھیکہ پر لی ہوئی زمین کا اوسطاً کرایہ جو ادا کیا جاتا ہے - سالانہ فی ایکڑ ۲۹۰۲۱ روپے ہے - چونکہ زمین بنجر اور پہاڑی علاقہ پر مشتمل ہے نیز جہاں تک معلوم ہوا ہے نہ تو اس کی قیمت اور نہ ہی پیداوار میں کوئی اضافہ ہوا ہے لہذا کرایہ بڑھانے کا کوئی جواز نہیں ہے -

حاجی گلاب خان شنواری - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتلائیں گے کہ محکمہ ریلوے سے جو زمین پٹے پر لی گئی ہے وہ کس تاریخ کو لی گئی ہے - کیا ان کے پٹے کی کوئی میعاد بھی مقرر ہوئی ہے یا نہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ زمین جو لی گئی ہے وہ جمرود سے لیکر ریلوے سٹیشن لنڈی خانہ تک خیبر ایجنسی نے lease پر acquire کی ہوئی تھی جسے political agent خیبر ایجنسی کی معرفت ۱۹۲۵ء اور ۱۹۲۶ء میں حاصل کیا گیا تھا - لیکن میری گزارش یہ ہے کہ یہ تمام رقبہ جس کا تخمینہ تقریباً ۵۵۹۰۳۹ فی ایکڑ ہے اور اس کی سالانہ رقم ۱۶۳۲۹۰۹۵ روپیہ ادا کی جاتی ہے جس کی اوسطاً lease ۲۹۰۲۱ روپیہ per-acre پڑتی ہے -

حاجی گلاب خان شنواری ۔ جناب والا ۔ جس وقت یہ زمین محکمہ ریلوے کو lease پر دی گئی تھی اس وقت گندم کا بھاؤ ۲ روپیہ فی من تھا ۔ لیکن آج گندم کا بھاؤ ۴۰ روپیہ فی من ہے ۔ اس گرانی کے پیش نظر کیا محکمہ ریلوے سابقہ کرائے میں اضافے کے متعلق سوچ رہی ہے ؟ یا اس گرانی کے پیش نظر کیا خیبر ایجنسی کے لوگ زمین کا کرایہ بڑھانے کے مطالبہ کرنے کے سلسلے میں حق بجانب ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ معاملہ وہاں کے مقامی لوگوں اور پولیٹیکل ایجنٹ کے درمیان کا مسئلہ ہے ۔ وہاں کے مقامی لوگ جو مالکان زمین ہیں ۔ اگر وہ پولیٹیکل ایجنٹ کے سامنے اپنے مطالبات پیش کرتے ہیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان مطالبات پر یقیناً ہمدردی سے ضرور غور ہوگا ۔ اور اس کی رپورٹ جب ہمارے پاس آئیگی تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے ۔

حاجی گلاب خان شنواری ۔ ہم کئی بار آپ کے محکمے کو رپورٹ بھیج چکے ہیں تعجب ہے کہ آپ کے محکمے کے پاس اب تک رپورٹ نہیں آئی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جہاں تک کہ اس مسئلے کا تعلق ہے یہ ایک معاہدہ ہے جو وہاں کے مقامی زمینداروں اور پولیٹیکل ایجنٹ کے درمیان ہے ۔ چنانچہ اس معاہدہ کے مطابق ریلوے administration رقومات کی ادائیگی کر رہا ہے ۔ اگر آپ پولیٹیکل ایجنٹ کے ذریعہ اس قسم کا مطالبہ کریں گے تو اس کا اثر اچھا ہوگا ۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ زمین اچھی قسم کی نہیں ہے ۔ بلکہ پہاڑی علاقہ ہے ۔ لیکن اس پہاڑی علاقے کے باوجود ان زمینداروں کو کافی رقوم ادا کی جا رہی ہیں ۔ اس کے علاوہ آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس ریلوے لائن سے کوئی کرایہ بھی نہیں لیا جاتا ہے ۔

ALLOTMENT OF QUARTERS TO RAILWAY EMPLOYEES

*8410. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Muhammad Afaq, formerly Electrical Chargeman, Multan was allotted quarter No. 202-A, Q. 29 type on Railway Road, Multan in February, 1961 whereas he was entitled to Q. 30 type quarter according to his entitlement ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether it is a fact that on 15th January, 1963 the said Chargeman was ordered to shift to quarter No. 278-B. (Q. 28 type) which was further below his entitlement ;

(c) whether it is a fact that he appealed to Divisional Engineer, Multan against the orders referred to in (b) above and the said appeal was rejected ;

(d) whether it is a fact that at the time of rejection of his appeal when he was ready to shift to the newly allotted quarter, possession thereof was not delivered to him as the same was occupied by Mr. Sharafat Hussain, who remained in its possession from 11th March, 1963 to 27th July, 1963 ;

(e) whether it is a fact that a penal rent for the period from 22nd March 1963 to 30th June 1963 was deducted from the pay of the said Mr. Muhammad Afaq, inspite of the fact that quarter No. 278-B was in possession of Mr. Sharafat Hussain ; if so, reasons for the same ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes ; quarter No. 203-A (Q. 29 type) was allotted to Mr. Muhammad Afaq, Electrical Chargeman, on his posting to Multan on 21st February 1961, as No. Q. 30 type, the class to which the said Electrical Chargeman was normally entitled, was vacant at that time.

(b) Yes. The said Chargeman was ordered to move into Quarter No. 278-B (Q. 28 type) for making quarter No. 203-A available for an Assistant Officer, posted against a newly created post.

(c) Yes.

(d) No. The correct position is that Q. 28 type quarter No. 278-B was available for his occupation on the 15th January 1963, on which date it was allotted to Mr. Muhammad Afaq. It remained available for occupation when his appeal came up for consideration on 14th February 1963. As he did not occupy the quarter and it continued to remain vacant, it was unauthorisedly occupied by one Mr. Sharafat Hussain on 11th March 1963.

(e) Yes. Penal rent was recovered from Mr. Muhammad Afaq for the reason that his continued occupation of quarter No. 203-A (Q. 29 type) in contravention of the orders of the competent authority was deemed unauthorised. It has since been decided as a special case that the

penal rent recovered from Mr. Muhammad Afaq be refunded for which purpose the unauthorized occupation for the period has been regulated.

LATE ARRIVAL OF TRAINS AT JHANG SADDAR RAILWAY STATION

*8491. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state whether any train arrived late at Jhang Saddar Railway Station during June 1966 and June 1967 ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes. Some passenger trains arrived late at Jhang Sadar during June 1966 and June 1967. The late arrival of these trains at Jhang Sadar was for various reasons such as precedence to more important trains, late running of connecting trains and other operational conditions.

SPEED AND RUNNING TIME OF EACH TRAIN LEAVING SHORKOT ROAD FOR SARGODHA

*8492. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state the speed and running time of each train leaving Shorkot Road for Sargodha on 15th April, 1954, 15th April 1955, 15th April, 1960, 15th April, 1965 and 30th June 1967, and in case the running time was more than the prescribed time, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The booked speed and the running time of trains running between Shorkot Road and Sargodha on the specified dates are given in the statements attached as Appendices 'A' and 'B', respectively.*

The running time of trains is not prescribed permanently but keeps on changing with every change in the Time Table to suit the varying needs of the traffic and other local conditions. On the whole the running time of trains shown in the Time Tables in force on 15th April 1965 and 30th June 1967 was less than that in the earlier Time Tables pertaining to 15th April 1954, 15th April 1955 and 15th April 1960. The question of giving reasons for the increase, therefore, does not arise.

CLAIMS OF LOST PROPERTY PENDING WITH RAILWAY DEPARTMENT

*8493. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) the number of the lost property claims pending with the Railway Department on 30th June 1967 ;

(b) the reasons for delay, if any, in disposing of such claims ;

(c) the name of officials responsible for the said losses ?

**Please see Appendix I at the end.*

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The total number of lost property claims pending on 30th June 1967 was 3253.

(b) There was no undue delay in disposal of claims and number of cases pending on 30th June 1967 was not abnormal. As a result of constant attention this matter is receiving, the average number of days taken to settle a claim was brought down from 72 days in 1961-62 to 40 days in 1966-67. Claim cases are generally settled in a reasonably short period except those in which reports from Police authorities are required.

(c) Name of the officials who may be held responsible cannot be given unless the pending cases are settled.

CASES FILED IN COURTS AGAINST RAILWAYS DEPARTMENT

*8494. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) the number of cases filed in the Courts against the Railway Department during 1966-67 ;

(b) the number of cases out of those mentioned in (a) above which were decided against the Railway Department along with the following details in respect of each case : —

(i) title, nature and name of the court ;

(ii) the date on which the judgement was announced ;

(iii) whether any appeal was filed by the Railway Department against such judgement ; if so, decision taken by the appellate authority thereon ;

(iv) the amount paid to Pleader as fee by the Railway Department ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muammad Ashraf Khan) : (a) Five hundred and one cases were filed on various accounts against the Railway in the years 1966-67.

(b) Out of the total number of cases filed only four were decreed against the Railway during the year 1966-67.

(i), (ii), (iii), and (iv) In respect of the said four cases, information called for is furnished in a statement attached as Appendix 'A'.*

**Please see Appendix II at the end.*

COLLISION BETWEEN 25-UP ROHRI EXPRESS AND GOODS TRAIN AT PIPRI RAILWAY STATION

*8729. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that 25-Up Rohri Express collided with a Goods Train at Pipri Railway Station in Karachi Division on 15th or 16th July, 1967 ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative ;

(i) the extent of damage caused, (ii) the cause of the collision, and (iii) action taken by the Government against the officials responsible for it along with their names and designations ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes, the accident took place at 5-30 hours, on 16th July, 1967.

(b) (i) The cost of damages to the Railway track and rolling stock was estimated as Rs. 13,250·00.

(ii) 25-Up Rohri Express collided with the load of Up Special Goods train at Pipri as the Driver of 25-Up disobeyed the signals which were at danger.

(iii) Disciplinary action against Mr. Abdul Rehman, the Driver of 25-Up Express has been initiated and the case will be finalised shortly.

SCHEME FOR RAILWAY CARRIAGE FACTORY

*8938. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state whether it is a fact that the Executive Committee of the National Economic Council in its meeting held on 9th May, 1967 at Rawalpindi, approved a scheme for the replacement and balancing of plant and machinery and a Railway Carriage Factory for the P. W. R.; if so, when the scheme would be implemented and how much amount has been given for the same by the Central Government ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes. The Executive Committee of the National Economic Council at its meeting held on 9th May 1967, approved the following two schemes of Pakistan Western Railway.

(i) the replacement and balancing of Plant and Machinery at an estimated cost of Rs. 30.00 million with a foreign exchange component of Rs. 20.00 million, and

(ii) installation of Railway Carriage Factory in the Capital area of Islamabad at an estimated cost of Rs. 80.955 million with a foreign exchange component of Rs. 35,098 million.

2. Preparatory work for the implementation of the two said schemes is in hand. The works of replacement and balancing of plant and machinery are programmed for completion by the end of Fourth Five-Year Plan Period. Installation of the Carriage Factory is planned to be completed in about four years commencing from 1967 68, whereafter it will go into production.

3. In the current Five-Year Plan, the allocation for the scheme of replacement and balancing of Plant and Machinery is Rs. 6.00 million with a foreign exchange component of Rs. 4.00 million, and that for the Railway Carriage Factory is Rs. 49.320 million with a foreign exchange component of Rs. 5.270 million.

میاں محمد شفیع - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ یہ جو پروگرام آپ نے بتایا ہے کیا وہاں کام شروع ہو گیا ہے اور اگر ہوا ہے تو کتنا ہوا ہے ؟

Parliamentary Secretary : Sir, as I have already stated in my answer work is in progress and a huge amount has been provided during the current financial year for the factory that is being constructed at Islamabad.

RECOVERY OF SMUGGLED "CHHALIA" FROM SALOONS OF RAILWAY OFFICERS

*9005. **Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that on 2nd August, 1967, sixteen maunds and thirty seers of smuggled "Chhalia" was recovered from two Saloons Nos. R. B. 41 and R. A. 92 of Railway Officers at Quetta and the Police registered cases against the attendants of the Railway Officers who were using the said Saloons ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the designations of the said Officers and further action taken in the matter ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes. On 2nd August 1967 six bags of betelnuts weighing about 16 maunds and 20 seers were recovered by the Customs Staff from the attendant's compartments of saloons Nos. RA 41 and CT 92. The two attendants were taken away by the Customs officials for interrogation. No report has so far been received from the Customs authorities. It is not known whether cases against the attendants have been registered by the Police.

(b) RA 41 and CT 92 were in the use of Deputy Chief Commercial Manager (General) and Senior Finance Officer No. 1, respectively. The two saloon attendants implicated in the case have been suspended and disciplinary proceedings have been initiated pending receipt of a report from the Customs authorities.

Malik Muhammad Akhtar : Will the learned Parliamentary Secretary for Railways be pleased to state whether it is possible to carry three bags of smuggled goods without the knowledge of the person to whom a Saloon is allotted, because the attendant's compartment is just a small compartment ?

Parliamentary Secretary : As I have already stated, these bags were recovered from the attendant's compartment. They were just three bags, and they could very reasonably be accommodated in a servants' room. When these were recovered, the attendants, as I have stated in my answer, were taken into custody by the Customs authorities. So far no report involving the Officers or framing any charge against them has been received by the railway department.

Obviously, the responsibility of the Railway Officers is not involved. Secondly, as my learned friend is aware, even in ordinary servants' compartments, the people travelling in higher classes very seldom know what their servants are carrying or in which form are they travelling. Obviously, on the face of it, it was not the responsibility or it was not within the knowledge of the officers concerned as to what their servants were carrying.

چودھری محمد نواز ۔ کیا اس واقعہ کے بعد گورنمنٹ ریلوے افسران کے متعلق ایوان کو assurance دے گی کہ وہ آئندہ اپنے attendants پر کڑی نگاہ رکھا کریں تاکہ وہ کوئی سمگل کی ہوئی چیز ریلوے کے ڈبوں میں نہ رکھا کریں ؟ اور کیا ریلوے افسران ایسے واقعہ کی چھان بین کر لیا کریں گے ؟

Parliamentary Secretary : Naturally, everybody becomes careful after such type of cases come to the notice of the public. As far as the question of becoming vigilant is concerned, the Railway Department have taken it very seriously and they have become more vigilant in such matters.

Malik Muhammad Akhtar : May I know the reasons for taking action on the presumption that these goods were being carried by the attendants and not making the same presumption in the case of officers because you have taken action in the case of attendants but made an exception in the case of officers.

Parliamentary Secretary : The whole action was taken by the Customs staff and not by the Railway Department.

مسٹر حمزہ ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بیان فرمائیں گے کہ آیا ایسے واقعات میں ریلوے افسران ملوث نہیں ہوتے ۔ اس دفعہ تو محض ان کے attendants کو ملزم سمجھ لیا گیا ہے ریلوے افسران پر شبہ کیوں نہ گزرا کہ یہ خود ایسا کام کروا رہے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ تحقیقات تو کسٹم والوں نے کی ہے انہوں نے ہی attendants کو پکڑا ہے اور ریلوے افسران کو کچھ نہیں کہا ۔ بہر حال چھان بین ہو رہی ہے ۔

CONTRACTOR FOR LICENCED PORTERS AT LAHORE RAILWAY STATION

***9006. Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary of Railways please refer to part (a) of the answer to starred question No. 7755 and state :—

(a) whether it is a fact that one of the sons of the Contractor for the Licensed Porters at the Lahore Railway Station was not actually engaged on whole time basis by the said Contractor as he was a regular student of a local College and is now employed in a firm ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the action Railway Administration intends to take against the said Contractor for making false statement ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) It has transpired from the enquiries which have been made that while one of the two sons of the contractor associated as partners, was a student of a Local College, he was carrying out full duties assigned to him, outside the college hours. It has also been ascertained that the said partner has not been employed in a firm.

(b) The question of taking action against the said contractor does not arise because terms of the Partnership Deed and the Power of Attorney which have been executed have not been infringed.

Parliamentary Secretary : In this case, I am afraid, there is a little bit of change in the printed answer but, more or less, it is the same.

Malik Muhammad Akhtar : Then this question may be repeated on the next turn.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : In fact, the revised answer has been given to me instead of my friend Malik Akhtar.

Parliamentary Secretary : That has been circulated to all Members of the House.

Mr. Speaker : Has the Member got a copy of this answer ?

Malik Muhammad Akhtar : Yes. In fact, I have got two copies, but there is a bit of change .....

Parliamentary Secretary : Sir, first the Member should let me read and then he can ask a clarification.

Malik Muhammad Akhtar : I don't want to put any supplementary but would the Parliamentary Secretary like to get it deferred because there is a contradictory statement which may give rise to a privilege motion ?

Mr. Speaker : This question will not be repeated on the next turn. The Member, if he so likes, can put supplementary question.

مسٹر حمزہ ۔ کیا مسلم لیگ والے اس قسم کے کام کیا کرتے ہیں؟

Mr. Speaker : Not a supplementary.

Malik Muhammad Akhtar : I will have to ask a supplementary question now.

Mr. Speaker : But a supplementary question or a point of personal explanation ?

Malik Muhammad Akhtar : I don't want to stand on a point of personal explanation.

May I know whether it is a fact that this contract was given to the father of this man because he betrayed the Muslim League in 1945 and he is continuing this contract ?

Mr. Speaker : I think this is not a supplementary question which falls within the cognizance of the Parliamentary Secretary, Railways. This is a matter absolutely outside his jurisdiction and, therefore, the supplementary is disallowed.

WORK HANDLED BY CONTRACTOR FOR LICENSED PORTERS AT LAHORE RAILWAY STATION

*9007. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Railways please refer to part (g) of the answer to starred question No. 6842 given on 12-6-66 and state month-wise details of the work handled by the Contractor at the Lahore Railway Station during the period from 1st January 1965 to 31st December 1965 and 1st January 1966 to 31st December 1966 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Month-wise maundage of parcels and luggage handled by the Contractor at Lahore Station during the periods from 1st January 1965 to 31st December 1965 and from 1st January 1966 to 31st December 1966 is detailed below —

		Maunds	
		1965	1966
		Rs.	Rs.
January	...	105,785	92,854
February	...	88,484	99,064

March	...	125,220	119,994
April	...	105,366	102,527
May	...	105,961	109,027
June	..	107,211	107,729
July	..	102,438	107,438
August	...	97,700	110,438
September	...	84,684	98,878
October	...	109,287	110,848
November	...	109,932	114,416
December	...	113,965	120,725
Total		1,256,033	1,293,848

Malik Muhammad Akhtar : May I know whether it is a fact that 50% increase has been made in the remuneration of contractor whereas there has been an increase of hardly 3,4 or 5 per cent in his work ?

Parliamentary Secretary : There has been a substantial increase in the monthly average maundge ending 1965-66. Moreover, some other duties were added and due to those reasons this increase was made.

Malik Muhammad Akhtar : What are those reasons. I have a right to ask because they have raised his remuneration by Rs. 2,000 a month.

Parliamentary Secretary : Obviously, Malik Muhammad Akhtar is well aware that this has been done due to increase in the work, higher cost of labour force the contractor has to engage and other facilities which have to be provided. For instance, increase in the amount of parcel goods which are increasing day by day. The figures that I have given are for 1965-66 but they have further increased during the current financial year and the cost of labour, the Member will agree with me, has increased tremendously. Apart from that, the weighing, plying, loading, unloading, etc ; charges are there. This is a long list and if the Member so desires I can supply him the details immediately after the Question Hour because if I start reading it just now the time of the House will be wasted unnecessarily.

Malik Muhammad Akhtar : May I know whether it is a fact that the concerned Railway Officers have been bribed by this contractor to raise the remuneration ?

Mr. Speaker : Disallowed.

PAYMENTS TO LICENSED PORTERS BY CONTRACTOR AT LAHORE RAILWAY STATION

*9009. **Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary Railways please refer to the answer to my starred question No. 7756 given on 28-6-66 and state the reasons for which payments to the labour have not been formally witnessed by the Station Superintendent/Station Master or their nominee as stipulated in clause 8 (b) of the contract and the action Government intend to take against the official or officials responsible for this violation of the terms of the contract ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Payments to the labour were not witnessed by the Station Superintendent or his nominee strictly in accordance with the conditions specified in the contract agreement. On the other hand the Contractor's books recording such payments were checked by the Station Superintendent to satisfy himself that labour was regularly paid by the Handling Contractor and acknowledgement obtained. He also made personal enquiries from the labourers to ensure that payments had actually been received by them. The Station Superintendent thus fulfilled the Basic requirements of the condition stipulated in the agreement. In view of this, disciplinary action was not warranted and none was taken. He was, however, called upon to rectify the irregularity in procedure and rigidly comply with the specified condition. This he has since started doing.

Malik Muhammad Akhtar : May I know whether it is a fact that there is a specific provision in the contract to the effect that the Station Superintendent or his nominee shall sign and witness the payments ? He has neither signed nor witnessed the payments at the time they were made.

Parliamentary Secretary : I have already stated in my reply the proper information and if the Member desires further clarification I can supply him the same.

Malik Muhammad Akhtar : Certainly, I desire it. Why that provision has been ignored ?

Parliamentary Secretary : I have already said that according to the terms and conditions, the provisions were not rigidly followed and the actual payment of the money was not supervised by the Station Superintendent but throughout he has been keeping an eye on the affair and has been checking the registers regularly. The Station Superintendent has been making sure that payments to the labourers were paid very regularly. So far as the object was concerned it was fulfilled but so far as keeping a personal watch on the spot at very moment is concerned, sometimes it is not possible because the Station Superintendent, Lahore, is an extremely busy man. So far as his duties were concerned they were perfectly alright and he was keeping a watch on all such payments.

Malik Muhammad Akhtar : Why the Station Superintendent, Lahore Railway Station, did not appoint his nominee to witness payment to the labour which is a forced one and the accounts are also fictitious ?

Parliamentary Secretary: Sir, if the Member can quote any complaint that had been made to the Station Superintendent or to any other person concerned during this period, I will certainly look into that and I have already stated that the basic requirement of the conditions stipulated in the agreement have been fulfilled.

CONTRACT FOR HANDLING PARCELS AND LUGGAGE AT LAHORE RAILWAY STATION

*9011. **Malik Muhammad Akhtar**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the contract for handling parcels and luggage at the Lahore Railway Station was not advertised when it was given to the present Contractor;

(b) whether it is a fact that according to a Government decision only the Coolie Contract and Book Stall Contract could be awarded without advertisement while the rest of the contracts are required to be advertised;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons for not advertising the contract mentioned in (a) above?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Yes.

(b) No in accordance with the orders in force, Coolie and Book Stall contracts are awarded by selection from amongst those who apply in response to advertisements issued in the Press while the Vending and Catering contracts are awarded through open public auctions which are advertised in the Press. These orders do not apply to the contracts for handling Parcles and Luggage which are awarded by negotiations with the local Coolie Contractors.

(c) This question does not arise in view of the answer to (b) above.

Malik Muhammad Akhtar: Will the Parliamentary Secretary for Railways be pleased to say whether this contract was ever advertised?

Parliamentary Secretary: I have already stated that there was no necessity felt to advertise this; it was given by negotiation.

Malik Muhammad Akhtar: Or whether it is a 'political bribe'?

Parliamentary Secretary: Not the least, but the political methods are adopted to try for these contracts.

SURVEY WORK OF JOINING KOT LAKHPAT WITH KALA SHAH KAKU THROUGH A BRANCH LINE

*9086. **Mian Muhammad Shafi**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the survey work of joining Kot Lakhpat with Kala Shah Kaku through a branch line has been started ;

(b) if answer to (a) above be in the negative, the time by which work will be started ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No. (b) The question of undertaking a survey does not arise as there is a no proposal to connect Kot Lakhpat with Kala Shah Kaku by a rail link.

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ ریلوے بجٹ کے دوران میری اس تجویز پر کرمانی صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ تجویز بہت اچھی ہے ۔ میں اس کا جلد از جلد سروے کراکے اسے منظور کرانے کی کوشش کرونگا ۔ کیا ان کے وعدہ کے مطابق کوشش نہیں کی گئی یا اس تجویز کو اس قابل نہیں سمجھا گیا ؟

Parliamentary Secretary : The Finance Minister might have made this promise. But I may point out that it is a very short span of period between the last session and this session and obviously no action can be taken for that survey during this period.

میاں محمد شفیع ۔ کیا اس کے بعد اس کا سروے کرایا جائیگا۔ اسے چھوڑ ہی تو نہیں دیا جائے گا ؟

Parliamentary Secretary : If the funds are provided, certainly it will be done.

SHORTAGE OF RAILWAY WAGONS

*9087. **Mian Muhammad Shafi** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state : —

(a) the arrangements made to meet the present shortage of Railway Wagons ;

(b) whether there is any scheme to manufacture the Railway Wagons within the Country to meet the future requirement ; if so, details thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) There is no shortage of goods wagons on the Railway for handing normal goods traffic. Some inadequacy of locomotives has existed due to which the capacity for the movement of goods traffic has not been sufficient in the busy season from October to March. The position has how ever, somewhat eased with the placement in service of 20 diesel locomotives recently. Consequently, the additional power will enable the Railway to handle larger volume of goods traffic in the coming busy season Negotiations are now in progress for the procurement of 65 more diesel

locomotives. When these are received., the inadequacy of power will be removed and the normal requirements of goods traffic will be fully met.

(b) The scheme to locally manufacture wagons has already been implemented and capacity to built wagons at the rate of 1500 wagons annually has been created in the Central Mechanical Workshops, Moghalpura.

میاں محمد شفیع - جناب والا - انہوں نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ ۶۵ انجنوں کے لئے بات چیت ہو رہی ہے - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات چیت کس ملک سے ہو رہی ہے - نیز یہ براہ راست ہو رہی ہے یا کسی ڈیلر کے ذریعہ ؟

Parliamentary Secretary : Efforts are being made to acquire these locomotives from the U.S.A.

میاں محمد شفیع - انہوں نے جواب کے حصہ (ب) میں فرمایا ہے کہ ۱۵۰۰ ویگنوں کی گنجائش رکھی گئی ہے - میں یہ پوچھتا ہوں کہ اس وقت وہاں تیار کتنے ہو رہے ہیں -

Parliamentary Secretary : In 1966-67, 1318 were manufactured in the Moghulpura Workshop, and the grand total is 10140.

WIDENING OF RAILWVY BRIDGE NO. 370 ON G. T. ROAD NEAR BALA HISAR FORT, PESHAWAR.

***9102. Syed Yusaf Ali Shah :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state : —

(a) whether it is a fact that the existing road way under Railway Bridge No. 370 on G. T. Road near Bala Hisar Fort, Peshawar, is only 28 feet wide and is causing hinderance in the free flow of road traffic ;

(b) whether it is a fact that the question of widening the said Railway bridge was taken up with the railway authorities by the Chief Engineer, Northern Zone, P. W. D., B. & R., Peshawar as back as in 1954:

(c) whether it is a fact that the Divisional Superintendent P. W. R., Rawalpindi —*vide* letter No. 55-W/253 (DUP), dated 18th August, 1960 asked the P. W. D. to deposit a sum of four thousand rupees for the preparation of plans and estimates with the Station Master, Peshawar and the amount was subsequently deposited in June, 1961 ;

(d) whether it is a fact that inspite of repeated requests by the P. W. D, the Railway authorities have not so far prepared the said estimates and plans ; if so, reasons therefor ;

(c) whether it is also a fact that a sum of rupees one lac was provided in the Second Five Year Plan for the construction of the said bridge which lapsed because of negligence on the part of the Railway Department ; if so, the reasons therefor alongwith the action taken or intended to be taken against the persons responsible for the unnecessary delay in the execution of this work ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes. 28 feet width of the road was under the Railway bridge is not considered adequate by the Buildings and Roads Department to meet the requirements of the road traffic.

(b) Yes.

(c) Divisional Superintendent, Pakistan Western Railways, Rawalpindi,— *vide* his letter No. 55.W[253 (DUP), dated 18th August 1960, had asked the Executive Engineer, Buildings and Roads Department Peshawar, to deposit the sum of Rs. 4, 000 for the preparation of plans and estimate. This amount was not deposited in June 1961 but was remitted under Bank Draft. No. G/5206, dated 21st December 1962 by Sub-Divisional Officer, Buildings and Roads Department, Peshawar.

(d) No. The factual position is as follows : —

(i) Tracing Plan No. B-493 ———————————— RWP
RWP-PSC, 3-10-1962.

was sent to the Sub-Divisional Officer, Buildings and Roads Department, Peshawar in November 1962 by the Divisional Superintendent, Pakistan Western Railway, Rawalpindi. under letter No. 55-W/53, dated 7th November 1962. The estimated cost of the work was communicated to the Chief Engineer, Buildings and Roads Department, Peshawar in December 1963 by the Divisional Superintendent, Pakistan Western Railway, Rawalpindi under letter No. 55-W/253, dated 7th December 1963.

(ii) Modified tracing Plan——— B-134 ———————————— RWP
RWP-PSC 17-5-65

for the scheme which was later revised, was sent to the Chief Engineer, Northern Region, Buildings and Roads Department, Peshawar in May 1965 by the Divisional Superintendent, Pakistan Western Railway, Rawalpindi under letter No. 55-W/253, dated 31st May 1965, and the same was signed by the former on 9th June 1965 in token of acceptance and returned under No. 557/47-W/4507/RD, dated 9th June 1965.

(iii) The scheme has again been revised due to changed requirements of the Buildings and Roads Department and a fresh plan will be prepared on receipt of the Chief Engineer, Buildings and Roads Department's accpeptance of the new proposal. Thereafter when the fresh plan is approved by the Chief Engineer, Buildings and Roads Department, the estimated cost will be worked out and communicated.

(e) The funds for the said work were not provided in the Railway's Second Five Year Plan but were presumably included in the Buildings and Roads Department's Second Five Year Plan.

The Railway Administration has extended full co-operation to the Buildings and Roads Department and has prepared a number of alternative Plans for the said work expediously arising from the requirements having been revised twice by the Buildings and Roads Department. There was no avoidable delay in this case as the matter has been under investigation with the Railway and the Buildings and Roads Departments. Consequently the question of any action against the Railway staff does not arise.

خان اجون خان جدون ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ اس پل کو چوڑا کرنے کی جو سکیم کئی برسوں سے چل رہی ہے ۔ کبھی بی ڈبلیو ڈی بی اینڈ آر کے پاس جاتی ہے اور کبھی ریلوے کے محکمہ کے پاس ۔ اس کے متعلق آخری پالیسی کیا طے ہوئی ہے اور اسے کب تک بنانے کا ارادہ ہے ۔

Parliamentary Secretary : I have already clarified this position in part (e) of the answer which reads :

> "(e) The funds for the said work were not provided in the Railway's Second Five Year Plan but were presumably included in the Buildings and Roads Department's Second Five Year Plan.
>
> The Railway Administration has extended full co-operation to the Buildings and Roads Department and has prepared a number of alternative plans for the said work expeditiously arising from the requirements having been revised twice by the Buildings and Roads Department. There was no avoidable delay in this case as the matter has been under investigation with the Railway and the Buildings and Roads Departments. Consequently the question of any action against the Railway staff does not arise."

خان اجون خان جدون ۔ کیا یہ اب بی اینڈ آر کی ذمہ داری ہے ؟ اب ریلوے اس سے فارغ ہے ؟ یا انہوں نے مل کر کرنا ہے ؟ یا انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ریلوے نے اس میں حصہ لینا ہے ؟

Parliamentary Secretary : Mostly it is the responsibility of the B&R Department.

LAYING OF A RAILWAY TRACK FROM GUJRANWALA TO HAFIZABAD

*9235. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Parliamentary Secretary Railways please refer to the answer to my starred question No. 6013 given on the floor of the House, on 30th May 1967 and state : —

(a) whether the survey report in respect of laying of a railway track from Gujranwala to Hafizabad *via* Qila Didar singh has since been finalised ; if so, a copy thereof be laid on the Table of the House ;

(b) whether the laying of the said Railway line is technically feasible or not ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The Traffic and Engineering Survey Reports have since been completed for the proposed rail link from Gujranwala to Hafizabad *via* Qila Didar Singh. These Reports are being vetted by the various Heads of Department-concerned whose comments are awaited. Based on these comments the Reports will be finalised and submitted for competent authority's orders.

(b) Results of the surveys show that the proposed rail link is technically feasible but it is not financially viable.

چودھری محمد نواز ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے ہیڈز آف ڈیپارٹمنٹس کی جو آراء پوچھی ہیں وہ کب تک ان کے پاس آ جانے کا امکان ہے ۔ کیا انہوں نے اس کے لئے کوئی آخری تاریخ مقرر کی ہے ؟

Parliamentary Secretary : Sir, I have already stated that these reports are being scrutinised by the Heads of the Departments and these are expected to be coming up shortly. This is a technical work.

چودھری محمد نواز ۔ 'shortly' سے آپ کی کیا مراد ہے ۔ دو ماہ تین ماہ یا چار ماہ ۔ آپ وقت مقرر کر دیں ۔

Parliamentary Secretary : I have already stated that this is a technical work, and I assure the Member that efforts will be made to cut short the time as far as possible.

چودھری محمد نواز کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے انہوں نے حصہ (ب) میں یہ فرمایا ہے کہ سروے کے نتائج بتاتے ہیں کہ مالی لحاظ

سے یہ سکیم قابل عمل نہیں یہ ٹیکنیکل معاملہ ہے ۔ ہیڈز آف ڈیپارٹمنٹس کی رپورٹیں آنے سے پہلے ہی انہوں نے کیسے یہ طے کر لیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ یہ جو اندازہ لگایا جاتا ہے اس کے متعلق اتنا عرض کروں گا کہ جو minimum return ہے منافع کی وہ چھ فی صد ہے ۔

Minimum return is 6 per cent while on this link the expected return is 5.37 per cent.

Mr. Speaker : Any supplementary please.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ یہ آخری سوال ہے ۔ ریلوے کے محکمہ کو یہ شرف ہے کہ انہوں نے تمام سوالوں کے جوابات دے دلیے ہیں ۔ اس کے لئے سردار محمد اشرف صاحب کو مبارکباد دینی چاہئیے ۔

Mr. Speaker : Actually I am very happy that the Question List is over and the Question Hour is over. And I must appreciate the work done by the Parliamentary Secretary as well as the Railway Department in answering all the questions today.

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ ملک اختر کو بھی کچھ مبارکباد پیش کر دی جائے ان کو سوالوں کے صحیح جوابات مل گئے ہیں ۔

Malik Muhammad Akhtar : I don't commit that. I have got to go through the record. (*laughter*)

(*At this stage, Mr. Deputy Speaker, Mr. Amedmian Soomro, took the Chair.*)

QUESTION OF PRIVILEGE

RE: INCORRECT ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 8962 CONCERNING COMMISSIONER'S SANCTION FOR A FIXED DEPOSIT WITH THE UNITED BANK LTD., BY THE LAHORE MUNICIPAL CORPORATION

Mr. Deputy Speaker : We will now take up the privilege motion by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Is it the one which was deferred or may I move the other one.

Mr. Deputy Speaker : The one which was deferred - regarding fixed deposits. It has already been moved. The Minister for Basic Democracies.

Minister of Basic Democracies & Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : I oppose this privilege motion on technical grounds first. Sir, this is for the third time that this privilege motion has been submitted by the Member before the House. First it came as privilege motion No: 8. Then it came as privilege motion No. 11 and then as privilege motion No. 12.

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order. I am sorry I have to rise. But it does not behove the Minister to make that statement. A similar statement was ruled out by the Speaker and I was allowed to move a similar motion which had been moved earlier and consent of which was not given for being moved in the House under 174 (1). And this is not proper for him to raise this question now when the Speaker has already decided and given a ruling on that question.

Minister of B. D. & Local Government : In that ruling, I am sure the Member remembers, the Speaker has not touched this point and the ruling has not been given on that point. That is why I am going to take up the technical side of the matter and argue on this point.

Malik Muhammad Akhtar : Mr. Speaker Sir .. ..

Mr. Deputy Speaker : The Member will be given a chance to speak.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, the statement which has been made by the Minister is not correct.

Mr. Deputy Speaker : Was this motion not at Nos: 8, 11, and 12 ?

Malik Muhammad Akhtar : It was. What actually happened was that I moved four motions and the Speaker said that you will have the right of moving one motion at a time. One motion was disposed of. Then I moved the second one. The second one had been over-ruled and disallowed. I was allowed to move that yesterday. Now this is the third motion.

Mr. Deputy Speaker : Let him raise his objections.

Minister of B.D. & Local Government : I think the Member is misled and I think he had misunderstood the ruling of the Chair because his privilege motion in any case was ruled out of order yesterday also.

Mr. Deputy Speaker : On what ground ?

Minister of B.D. & L.G. : On factual grounds. This particular aspect of the question which I am going to raise now, was not discussed by the Speaker. That is why I am going to raise it and argue on it, not for

this privilege motion alone but for further guidance of the House.

The position is that the Speaker has held that so far as the privilege motions are concerned only one question, according to rules, can be allowed to be raised at a time. What happened was that a few days back the Member submitted four privilege motions - one of which was taken up and the rest (3) were ruled out of order by the Speaker. On the next day he came forward with one of the privilege motions which were already ruled out of order. The Speaker had ruled that motion out of order on factual grounds. My submission is that that question was never allowed to be put to the House as a privilege motion - not that it was dropped because leave was not granted but because it was ruled out of order.

Mr. Deputy Speaker : Is it the same as this ?

Minister of B.D. & L. G. : That is a separate one. My submission is that once a motion is ruled out of order that cannot be discussed on the floor of the House My submission is that if, according to law, a motion cannot be discussed today and is ruled out of order then to the extent of that privilege motion, as it stands, it cannot be brought on the next day.

Mr. Deputy Speaker : Under what rule ? Please quote the rule.

Minister of B.D. & L G. : My submission is that under Rule 174- this is a very well known thing - a question shall be raised at the earliest possible opportunity. My submission is that at the earliest possible opportunity a question is raised but according to law it cannot be raised and it is ruled out of order. Now, once it is ruled out of order then it cannot be raised at the next sitting. My submission is that then we will be taking it as if the question, of the Speaker ruling it out of order, never existed. We will be taking it that way that on one day if a question is not brought up before the House it is brought on the second day. In other words the question which should have been raised today is not raised today but it is brought before the House tomorrow. There are rulings of the Speaker to that effect. This is an admitted fact and there can be no two opinions about it that if a question that should have been raised today is not raised today but is raised on the next day then it means that that question has not been raised at the earliest possible opportunity.

Mr. Deputy Speaker : If he has not given notice of it.

Minister of B. D. & L.G. : My submission is that in case the question of "earliest possible opportunity" is extended this way it would mean that a person gives notice of a particular item on a particular date. It cannot be discussed under the rules and then he can extend the time of the earliest opportunity to any limit. For example if a Member gives twenty motions today and then except one the rest of the nineteen are ruled of order it means that on every successive day he can bring a similar motion and the earliest possible opportunity will be allowed, for him to continue. This cannot be the spirit of the rules. The expression and words "earliest possible opportunity" do mean that the question should be raised, according to law, and of course at the earliest possible opportunity, because, Sir, the things to be discussed here are to be discussed according to the given rules. If on a given date a matter cannot be discussed because it is out of order, I would submit that, that would deprive

the Member to move the motion at the next sitting because it will be hit by another provision of Rule 174 because that would not be the earliest possible opportunity.

Mr. Deputy Speaker : Supposing four breaches of privilege are committed does it mean that the remaining three cannot be taken notice of because he cannot move one.

Minister for B. D. & L. G. : These adjournment motions and privilege motions are things which are exceptions to the general procedure. Because of their urgency and importance they are given precedence over the ordinary business of the Assembly. Though basically the Assembly meets to conduct its general business of legislation but because of the nature, importance and urgency of a particular matter the same question is taken up. Whether it is an adjournment motion or a privilege motion, if it is not raised at the earliest possible opportunity, simply this fact debars the matter to be moved again. My submission is that the earliest opportunity is very important because of the importance of the matter.

Mr. Deputy Speaker : When was this ruled out of order ?

Malik Muhammad Akhtar : I moved it on the 30th September. Probably it would have been ruled out of order on the 2nd October.

Mr. Deputy Speaker : When did the Member again give this notice ?

Malik Muhammad Akhtar : After the Speaker announced his ruling-in any case an hour before the next working day.

(At this stage Mr. Speaker sent for the ruling)

Minister of B. D. & L. G. : Firstly on the second and then on the 4th.

Mr. Deputy Speaker : The Minister may go ahead with further arguments.

Minister of B. D. & L. G. : I was saying, Sir, that since this question has not been raised at the earliest possible opportunity it should be ruled out of order.

Now Sir speaking of the factual position, according to the privilege motion . . . .

Mr. Deputy Speaker : This motion was ruled out of order by the Speaker on the 4th of October ?

Minister for B. D. & L. G. : Firstly on the 2nd, and secondly on the 4th.

Mr. Deputy Speaker : And he had given notice again on the 5th.

Minister for B. D. & L. G. : Sir it was ruled out of order twice.

Khawaja Muhammad Safdar : It was not ruled out of order but it was not allowed to be moved ; there is a difference.

Minister for B D. & L. G. : The wording of the Speaker is there and that is what he announced.

Sir, you had raised the question that if four breaches of privilege took place and all the four questions are raised on that day, what would be the position about the rest ? My submission is for example, a breach of privilege takes place and no Member of the House brings it before the House at the earliest possible opportunity, what will be the position Sir. The position will be that that will lapse on that day. So my submission is that the wording of rule 174 is very important. It says—

"Not more than one question shall be raised by the same Member at the same sitting."

Khawaja Muhammad Safdar : The word is 'raised'.

Minister for B. D. & L. G. : About this, the Speaker has already given a ruling that once a privilege motion is brought before the House, then it will be considered as raised. It has already been decided by the Speaker and on that very ground Sir, he ruled out of order the remaining motions. Here the important thing is not only the moving of the motion but the spirit behind it is that the proceedings should not be allowed to monopolised by one Member. That is why Sir in general discussion of resolutions and debates, one Member is given one opportunity of speaking.

Now, Sir, the question raised by any other Member of the House would have been in order and could be discussed, but it is not only that the matter should be brought before the House at the earliest possible opportunity but the Member himself can raise only one question. If all the remaining questions are raised by the remaining Members or by any other Member, that will be in order. I will submit that if one Member raised one question, the remaining should be considered as not having been raised at all.

Khawaja Muhammad Safdar : Quite right.

Minister for B. D. & L. G. : I am very happy Sir and I am thankful to the Leader of the Opposition that he has agreed with it, but I am afraid he is going to disagree with my next sentence and, there, he will contradict himself. Having considered that these matters are not raised at all, the question would be that those questions would be raised on the next day. When these questions are raised on the next day, then the position will be that those questions will not be considered as having been raised in the proper and regular way at the first possible opportunity, I mean on the first day, and those should be ruled out of order as having been raised with the delay, which is not only injurious but which is fatal to the motion. So, Sir, my submission is that on this ground, this privilege motion should be ruled out of order.

Now, Sir, speaking of the other side, the Member has alleged that in answer to part (b) of the question it has been answered "Sanction for the fixed deposit of Rs. 30,96,100 made with the United Bank Ltd. on 23rd May 1967, was under correspondence with the Controlling Authority, i.e. the Commissioner" I would submit that factually speaking, on 23rd May 1967, no investment was made as a matter of fact. The answer is incorrect as far as fixed deposit of Rs. 30,96,100 with the United Bank Ltd. is concerned, as the Commissioner has finally refused to accord the sanction, vide Memo. No (so and so), dated 2nd November, 1966, addressed to the Chairman, Lahore Municipal Corporation, with the remarks that the requested sanction cannot be granted as in utter disregard and repeated directions you deposited the amount without prior approval. The aforesaid letter is on record of the Municipal Corporation, and the Chairman, Lahore Municipal Corporation has made an incorrect statement.

Now, Sir, the position is that the Chairman, Lahore Municipal Corporation, has not stated in the answer that this particular position was not there. That could be argued by implication that it should be taken.

Mr. Deputy Speaker : What is his answer ?

Minister for B. D. & L. G. : Sir the question asked is "if answer to (a) above be in the affirmative, the name of the bank, and the amount deposited with each bank ; secondly whether the said amount was deposited with the sanction of the Controlling Authority or the Government ; if so, a copy thereof may be placed on the Table of the Assembly."

Sir, the material part of the question is whether the said amount was deposited with the sanction of the Controlling Authority or the Government. The answer to this reads as follows :

> "(b) firstly, a statement furnishing the requisite information is enclosed ; secondly, the investment was made in anticipation of the sanction of the Controlling Authority, i.e. Commissioner, Lahore Division, in order to minimise loss of interest on such large sums of money. The requisite sanction of the Controlling Authority was, however, subsequently obtained in all cases except in respect of the following ;"

Which includes the one bank mentioned in the privilege motion ; this is out of the three mentioned there. Now, Sir, the question being whether the said amount was deposited with the sanction of the controlling authority or the Government ? The answer is "no, it was done in anticipation of the approval of the Commissioner which came forward in the case of review cases but not in the case of three cases". Now, the answer is correct and that is the position even according to the wording of the privilege motion.

Mr. Deputy Speaker : The Minister says it was not made on 23rd May, 1967.

Minister for B. D. & L. G. : It was made on 23rd May, 1966.

Mr. Deputy Speaker : A year earlier ?

Minister for B. D. & L. G. : Yes, Sir.

The material aspect is whether the Chairman or I have denied this fact that this investment was made without the prior approval of the Commissioner. We have stated the factual position. The learned Member even now states that it was not given by the Commissioner and that is exactly what has been stated by us in the answer also.

Mr. Deputy Speaker : After this refusal has there been any correspondence ?

Minister for B. D. & L. G. : About this refusal the position is that in many cases matters have been taken up with the Commissioner .....

Mr. Deputy Speaker : I want to know whether after this refusal has there been any further correspondence ?

Minister for B. D. & L. G. : I may be allowed to explain . . . . .

Malik Muhammad Akhtar : No further correspondence has taken place.

Mr. Deputy Speaker : I did not ask the Member to reply.

Minister for B. D. & L. G. : I have a list before me in which the Commissioner once refused to give approval and then it was again taken up and the approval was given.

Mr. Deputy Speaker : Please reply my question.

Minister for B. D. & L. G. : About this question also the matter is being taken up with the Commissioner and I would submit for the word used "under correspondence", the most appropriate words would have been "the matter is being taken up with the Commissioner" because in many cases it is not exactly that letters are written to the controlling authority. Sometimes the controlling authority, being their immediate boss, discusses that.

Mr. Deputy Speaker : Has he, after this refusal, whether in writing or verbally, said that this matter is still under consideration ?

Minister for B.D. & L. G. : This matter is still under consideration. Verbally it has been discussed and the Chairman, at that time, wanted to take it up with the Commissioner and the present Chairman also wants to take it up with the Commissioner. That is the position.

Mr. Deputy Speaker : This was in the days of the previous Chairman ?

Minister for B. D. & L. G. : Yes, Sir. It was in the days of the previous Chairman.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, the actual . . . .

Mr. Deputy Speaker : Malik Sahib you had already your say when you moved this privilege motion.

Malik Muhammad Akhtar : I have got a right . . . .

Minister for B. D. & L. G. : He has got no right to say anything now.

Malik Muhammad Akhtar : Yes, I have got every right to have my say.

Mr. Deputy Speaker : It is for the Chair to decide and it is not for the Member to arrive at a decision in this regard.

Yes, Khawaja Sahib.

Khawaja Muhammad Safdar : I cannot be as long-winded as the learned Minister but, to my mind, the question is very clear. Rule 173 refers to the notice which a Member should give to the Secretary of the Assembly when he wants to raise a question of privilege. Now, in this case, Malik Muhammad Akhtar Sahib gave four or five notices of five different questions of privilege. As far as I remember, on the first day, Mr. Speaker ordered that only one privilege motion could be raised in the House.

Mr. Deputy Speaker : That is clear under rule 174.

Khawaja Muhammad Safdar : Yes, the Speaker gave this ruling under rule 174 (1). Naturally, the other notices three or four, or whatever the number was, were deferred. The notices were given on the earliest possible opportunity and that was the only obligation for Malik Akhtar to give notice at the earliest possible opportunity. He had given those notices and it is another matter that Mr. Speaker decided that under rule 174 (1) only one question of privilege shall be raised in the House. The words were 'in the House' because any Member can give 20, 30 or 50 notices of privilege motions. Now, under the ruling, as far as I remember, the question was whether a Member can raise more than one motion in the House. Of course, the Speaker decided that the Member could raise only one question and others were deferred but he had given the notices of other motions at the earliest possible opportunity. There is no delay involved and the arguments of the Minister do not hold ground.

Minister for B. D. & L. G. : I may kindly be allowed just for a minute because this question was not discussed earlier. About notice, rule 173 says 'notice when the question is required to be raised'. Now, one notice, given on one day, was ruled out of order. Then the second

notice on the second day was ruled out of order and then another. So, three notices about the same matter would not mean one notice. Once a notice is ruled out of order then that is no notice.

Malik Muhammad Akhtar : May I have my say on the factual side because that involves a breach of privilege. Before you give a decision I want to say something on the factual side.

In the question, printed at page 57, para 2, he has stated . . . .

Mr. Deputy Speaker : When did I give the Member permission to speak ?

Malik Muhammad Akhtar : Well, you did not.stop me.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, in this particular case as I understand, with regard to the notice the Member on the first day moved 4 notices with regard to four different matters. One was held to be in order and allowed because of Rule 174. With regard to the remaining 3, Mr. Speaker held that the Member could not raise all three but could raise only one issue. Then a duty devolves upon the Member himself if he wanted to move the remaining motions, to give three more notices on the next day and to see which one is to be taken up which has been done, but I understand he has not given all the three notices. I do not know whether with regard to this particular . . . .

Mr. Deputy Speaker : He has given notice of this particular motion.

Minister for Law : On the 2nd day, i.e. he has to give it again on the 4th. And Sir, as far as I understand and I have ascertained he has not given notice on the 2nd day.

Mr. Deputy Speaker : It is pointed out to me that a notice given on the 4th was ruled out of order and then the Member gave notice on the 5th.

Minister for Law : First, the Member moved notice on the 2nd, then on the 3rd he has not moved this particular question. Again he has moved on the 4th ; so there is a gap of one day.

Minister for B. D. & L. G. : This is Sir, in addition to what I have stated.

Mr. Deputy Speaker : It is not a contraction. (*laughter.*)

Minister for Law : Sir, I am not trying to say anything against what he has said. So, I was submitting that the Member did not give notice of this on the 3rd.

Mr. Deputy Speaker : It came automatically on the 4th.

Minister for Law : Sir, there is a time-lag. The member became

the judge of his own affairs. He thought that the earliest opportunity would arise on the 4th. This is not his job. He has to repeat the notice on the 3rd if the Speaker did not take it up.

Mr. Deputy Speaker : On the 2nd, it was not allowed because the Member had moved one. Then on the 4th, it was taken up because he had given motion on the 4th and it was not allowed because he had another privilege motion also. Then again he gave notice on the 5th.

Minister for Law : But he has failed to give notice on the 3rd with regard to this particular issue and therefore he has not complied with the requirements of Rules 173 and 174 where it is laid down that the right to raise a question of privilege shall be governed by the following conditions.

> "(3) The question shall be raised at the earliest opportunity.

So after the 2nd, the earliest opportunity was the 3rd and the Member has failed to do so ; he has not raised it on the 3rd and he could not move it on the 4th or 5th and on that ground, I request that this may be held out of order because he could not say that he was not moving on the 3rd because it was not the earliest opportunity or he was moving other two matters. If he has moved 4 on the first day and one has been taken and the other 3 disallowed then he has to repeat those 3 again on the 2nd day and one will be taken up in the discretion of the Speaker. Then he has to repeat the other two again and he has to see which one succeeds and then he has to repeat the last one. But in this particular case since he failed to move this particular motion on the 3rd it will be ruled to be out of order because he has not complied with the rule. He cannot determine which is the earliest opportunity.

Mr. Deputy Speaker : Malik Muhammad Akhtar, please let me know one thing ; on the 4th it was ruled of order and you gave notice on the 5th

Malik Muhammad Akhtar : Sir, as the record says ; I cannot say anything. I raised it yesterday.

Mr. Deputy Speaker : Because it was ruled out of order on the 4th.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I have reason to say . . .

Mr. Deputy Speaker : When it was ruled out of order on the 2nd, did the Member also for the same reason give notice on the 3rd ?

Malik Muhammad Akhtar : Sir, after Mr. Speaker was pleased to rule out of order 4 of my privilege motions, they were not allowed to be raised in the House. As a matter of fact, they have not been raised as under Rule 174 (i) there can be raised one question of privilege which I raised. Subsequently, it was probably holiday on the 3rd and I made the next motion . . . .

Mr. Deputy Speaker : 3rd was not a holiday.

Malik Muhammad Akhtar : I moved the motion with the object of raising another question. The second question was raised and disposed of.

Mr. Deputy Speaker : The Member may please only reply to this question that on the 5th he raised the question again because it was ruled out of order on the 4th. Why did he not raise the question on the 3rd when it was ruled out of order on the 2nd ?

Malik Muhammad Akhtar : Then Sir, I have to quote a ruling. It concerns the interpretation of "recent occurrence" in connection with the adjournment motions when they are to be moved. Of course, the earliest opportunity as defined in rules pertaining to privilege motions as well as adjournment motions are the same. The ruling is No. 16-Adjournment Motions, matter of recent occurrence. This is, Sir, National Assembly Decisions of the Chair, 1921 to 1940, L A. Debates 14th September, 1922, page 501-03. It reads :

> "While admitting adjournment motions sought to be moved by a Member on 14th September, 1922, he defined the scope of the word "recent" in Rule 12 (2) of the Indian Legislative Rules, as follows :—
>
> I do not wish to give a hard and fast interpretation of the word 'recent' in the rule but the intention of the rules is that as soon as a matter of this kind is brought to the notice of the Honourable Member and he wishes discussion thereon, he should at the first available opportunity bring it before the Assembly."

Now Sir, the first opportunity in this case has been as under Rule 174 (i) and it was held by the Speaker that one question could be raised and not more than that.

Mr. Deputy Speaker : That is known to me ; don't repeat it.

Malik Muhammad Akhtar : Then I refer to another ruling. It relates to the disposal of questions dealing with identical matter. It is No. 143 regarding repetition of motions. It reads :

> "The matter requiring decision of the Assembly shall be brought forward by means of a question put by the Speaker and a motion proposed by a Member except otherwise as provided for by the rules, a Member shall not raise a question sub-

stantially identical with one on which the Assembly has to give a decision."

But Sir, no decision of the Assembly is given. Then, it is a question of availing the first available opportunity for me and I still insist, unless you rule it otherwise, that the first available opportunity for me, when four of my motions are ruled out of order, for the third motion was on the 4th working day of the Assembly. As in the light of the observations of the Speaker I could have raised only one question of privilege at a time. So it would not have been wise, it would have been foolish on my part to raise the same question on the subsequent days.

Mr. Deputy Speaker : The Member is not replying to my question. I asked him that on the 5th he gave notice of this motion because it was ruled out of order on the ground of Rule 174. Similarly why did he not give notice of this motion on the third when it was ruled out of order on the second.

Malik Muhammad Akhtar : The answer is simple-because on the day when I am supposed by my friend, the Minister, to have moved this motion I had moved a similar question and two questions could not be raised on that day. That is why I decided to move it on the subsequent working day.

Mr. Deputy Speaker : Which was the third.

Malik Muhammad Akhtar : On the third there was a similar question which I actually raised in the House.

Mr. Deputy Speaker : The Member could have given notice on the third.

Malik Muhammad Akhtar : There was no sense in repeating notices. Suppose I make twenty privilege motions . . . .

Mr. Deputy Speaker : The Member may please resume his seat.

Objection has been taken by the Minister for Basic Democracies that a Member who has raised more than one question on a particular day, whereas more than one question could not have been put up under Rule 174. He is debarred from raising the same question on the subsequent day. I don't agree with the contention of the Minister for Basic Democracies. If a Member has at the earliest opportunity given the required notice that is merely debarred by Rule 174 but he avails of the earliest opportunity again to move that motion he is well within his rights. But the question in the present case is, firstly, that the Member whose motion was not allowed on the second October on account of the provisions of Rule 174 did not raise the question thereafter i.e. on the morning of the third though in a subsequent case it having been ruled out on the 4th on the same ground, he did raise it at the earliest opportunity. As the matter is the same on which on the very same day on which he raised this question i.e. the 5th he should have raised it also on the 3rd. Moreover as the facts of the case have been denied by the Minister and the answer as given does not prima facie show any breach of privilege I rule it out of order.

Khawaja Muhammad Safdar : I would suggest that we should now take up legislative business. It is already 10.25.

Mr. Deputy Speaker : The remaining two motions are postponed. I don't rule them out of order, because under Rule 174 he is entitled to move only one privilege motion at the same sitting. The other two privilege motions are, therefore, postponed.

Khawaja Muhammad Safdar : I would request you, Sir, to take up legislative business. (*interruptions*)

Minister for B. D. & L. G. : On a point of order. Sir, my submission is that the privilege motions cannot be postponed. The Speaker has laid down that whenever there were more notices from one Member about Privilege Motions what he did was that after one question having been discussed he ruled the remaining out of order because the privilege motions cannot be postponed the way the adjournment motions can be. (*interruptions*) because it will be the first question, it will take precedence over everything else.

Mr. Deputy Speaker : Under what rule ? (*interruptions*) Because under Rule 174 not more than one question will be raised by the same sitting. (*interruptions*)

Khawaja Muhammad Safdar : The Speaker has given the ruling. It need not be discussed.

Minister for B. D. & L. G. : It is against the ruling of the Speaker. That question will have to be raised that vis-a vis the ruling of the Speaker what is the position of the ruling of the Deputy Speaker.

Khawaja Muhammad Safdar : Casting aspersions.

Mr. Deputy Speaker : Whoever is in the Chair, the ruling has the same effect.

Minister for B. D. & L. G. : He had ruled it out of order.

Mr. Deputy Speaker : I have postponed both these motions and this is my ruling.

ADJOURNMENT MOTIONS

FAILURE OF GOVERNMENT TO PROSCRIBE THE BOOK ENTITLED "ALLAMA IQBAL AND HIS FIRST WIFE"

Mr. Deputy Speaker : Now for fifteen minutes we will taken up adjournment motions. Motion No : 56-Malik Muhammad Akhtar. It has to be answered by the Home Minister.

Minister for Home (Qazi Fazlullah Obaidullah) : I oppose the motion on the ground that it is not a matter of public importance and not of

any urgency to suspend the business of the House. I have gone very closely through the Book. I really do not find anything objectionable or actionable and, therefore, the Government do not propose to forfeit this Book. I have actually a suspicion that this book has been inspired by the son of Allama Iqbal, Mr. Aftab because it contains so much material, letters and photographs which only somebody close to the Allama could supply. I feel that this book is really intended to vindicate the position of the first wife of the Allama Iqbal and also to rehabilitate the position of Aftab Iqbal, the son from that wife. I don't think Allama Iqbal ever claimed to be sinless and I don't think any one of my friends will claim that on his behalf. He has on the contrary admitted at several stages his youthful indiscretion and some of them have been referred to in the letters which have also been produced in the Book. I personally think that it is fair criticism, it is not beyond the limits of fairness. It should on the contrary provoke other people and scholars who have been doing research on Allama Iqbal to write in repudiation. I personally think that this book and the material contained therein does not warrant the suspension of the business of the House and it should be ruled out of order.

Malik Muhammad Akhtar : I regret that my friend the Minister says that he has thoroughly gone through the Book and he has found nothing which goes against the reputation of the late Allama Iqbal, and that it is not a matter of public interest. I am, however, glad that he has not taken any technical objection as far as the proscription of this book is concerned and, therefore I will not touch the legal aspect.

Mr. Deputy Speaker : When was this Book published.

Malik Muhammad Akhtar : It was circulated to the MPAs.

Minister for Home : It was published in June, 1967.

Malik Muhammad Akhtar : It may have been published at any time. It was circulated among the Members after the last session. I will refer to page 31. Only one para :-

تو خود علامہ کی عمر جب کہ یہ خط لکھا گیا
ہے کیا چالیس سال سے زیادہ نہ تھی اگر ڈھلی
ہوئی عمر کا آدمی اپنی بیوی بچوں سے غافل ہو
کر بیویاں ڈھونڈتا پھرتا ہے تو اس کا یہ فعل
کسی تعریف کا مستحق نہیں اور نہ یہ فعل کسی
عظیم شخصیت کا ہو سکتا ہے ۔

Minister for Food (Malik Khuda Bakhsh) : I would request the Leader of the Opposition and Malik Akhtar that we should not . . . . (*interruptions*)

خواجہ محمد صفدر ۔ میں اپنی جانب سے پہلے ہی اس سلسلہ میں درخواست کر چکا ہوں ۔

but he was not kind enough to accept my request.

Minister of Food : Then I would beg of him. (*interruptions*) He is held in high esteem.

Mr. Deputy Speaker : As the matter does not fall within the purview of an adjournment motion ; I rule it out of order. (*interruptions*)

I have already ruled it out of order. Malik Muhammad Akhtar, are you moving the next motion ?

Malik Muhammad Akhtar : Yes Sir I am moving. ((*interruptions*)

If they want the circulation of this book to continue it is upto them.

FAILURE OF WAPDA TO SUPPLY ELECTRICITY CONNECTIONS TO TUBEWELLS IN SAHIWAL.

Mr. Deputy Speaker : Next motion is No. 108, which has already been moved.

Minister of Law : I oppose this motion.

Mr. Deputy Speaker : Isn't it for the Minister of Irrigation ?

Minister of Law : He is not present. I may be permitted to reply to this on his behalf. It is not a definite matter of recent occurrence.

Mr. Deputy Speaker : This is a matter of continuing process ; I rule it out of order.

FAILURE OF GOVERNMENT TO EXTEND ACCOMMODATION FOR MORE CANDIDATES IN THE MEDICAL COLLEGES AT LAHORE

Mr. Deputy Speaker : Next is No. 109. This is also a continuing process. I rule it out of order.

FAILURE OF POLICE TO RECOVER IRON RODS STOLEN FROM THE BOARD OF INTER. AND SECONDARY EDUCATION LAHORE.

Mr. Deputy Speaker : Next motion is No. 110. The matter is sub-judice ; I rule it out of order.

INORDINATE INCREASE IN THE COST OF CONSTRUCTION OF WAPDA HOUSE.

Mr. Deputy Speaker : Next is 112 by Mr. Hamza ; This is not a matter of recent occurrence ; I rule it out of order.

REFUSAL OF THE K. E. MEDICAL COLLEGE TO ADMIT A CANDIDATE DESERVING ADMISSION ON MERIT.

Mr. Deputy Speaker : Next is No. 113.

Malik Muhammad Akhtar : That was moved yesterday and it was to be answered today.

Minister of Law : I oppose this motion.

Mr. Deputy Speaker : This is a matter relating to an individual and it is not of public importance. I, therefore, rule it out of order.

DECISION TO HOLD A VARIETY SHOW AT MULTAN TO COLLECT FUNDS FOR THE ARABS

Mr. Deputy Speaker : Next is 114 by Mr. Hamza.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : Sir I have received notice of this motion only this morning.

Mr. Deputy Speaker : Let him move first and then you can ask for time.

Mr. Hamza : Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the decision to hold a Variety Show at Multan to collect funds for Arabs, which is nothing but use of most objectionable means for a sacred cause ; has caused great resentment among the public of Multan as disclosed by a telegram from the various office holders of political and non-political organisations.

Mr. Deputy Speaker : Whose decision is it ; is it that of the Provincial Government ?

Khawaja Muhammad Safdar : It is a decision by the local authorities.

Mr. Deputy Speaker : Which authority ?

Khawaja Muhammad Safdar : Most probably the Deputy Commissioner.

Mr. Deputy Speaker : The Member has to be definite about it.

Khawaja Muhammad Safdar : The Deputy Commissioner.

مسٹر حمزہ ۔ پچھلے اجلاس میں اس قسم کی ایک تحریک التوا پیش ہوئی تھی ۔ حقیقتاً اس قسم کے ورائیٹی شو منعقد کرنے کی ذمہ داری ڈپٹی کمشنر پر ہی ہوتی ہے جن کی زیر نگرانی یہ کام ہوتے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ فیصلہ کس نے کیا تھا ؟

مسٹر حمزہ ۔ ڈسٹرکٹ حکام نے ۔

Mr. Deputy Speaker : Is the Member definite that the Deputy Commissioner has made this decision ?

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر۔ عرض یہ ہے جو ٹیلیگرام تھی اس میں یہ بات نہیں لکھی تھی . . .

Mr. Deputy Speaker : The motion is not definite and it is ruled out of order.

SUPPLY OF UNHYGIENIC WATER TO THE INHABITANTS OF LYARI AREA IN KARACHI.

Mr. Deputy Speaker : Next motion is No. 115.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely the water supplied to the inhabitants of Lyari Area in Karachi is unhygienic. The failure of the Karachi Municipal Corporation to supply water fit for human consumption in the said area has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

Mr. Deputy Speaker : When was it unhygienic ; is it a continuing process ?

Malik Muhammad Akhtar : Sir, it has been decided in the meeting of the high officials of the Health Directorate that the water is going to cause infectious diseases.

Mr. Deputy Speaker : Since when is it unhygienic ?

Malik Mahammad Akhtar : I have read the news Sir ; it is unhygienic even now.

Mr. Deputy Speaker : As the matter is not specific and it is a continuing process, the motion is ruled out of order.

Next motion is No. 116, by Malik Muhammad Akhtar. On the same ground, this is also ruled out of order.

Malik Muhammad Akhtar : Point of order Sir, you can withhold your consent, but you cannot rule it out of order.

Mr. Deputy Speaker : I withhold my consent.

WRONGFUL CONFINEMENT OF TWO LADIES AND THREE CHILDREN BY THE POLICE STAFF OF THANA KHUDDA, KARACHI.

Mr. Deputy Speaker : Now, Malik Akhtar to move his next motion No. 117.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely the police staff of Thana Khuddah, Karachi kept in wrongful confinement two ladies and three children for the whole night. The Basic Democrats of the area have passed a resolution demanding enquiry in the case. The news has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

Minister of Home (Qazi Fazlullah Obaidullah) : I oppose it Sir. I will ask for time as I have received the notice only this morning. The consideration of this adjournment motion may be put off till Monday.

Malik Muhammad Akhtar : No objection Sir.

Mr. Deputy Speaker : This adjournment motion is postponed till Monday, the 9th October, 1967.

BILLS

THE WEST PAKISTAN LAND REVENUE BILL, 1965

(resumption of consideration clause by clause)

CLAUSE 58

Mr. Deputy Speaker : The House will now resume consideration clause by clause of the West Pakistan Land Revenue Bill, 1965.

Now we will take up clause 58 and under the rules of procedure we have to take up the substitution first and in this respect we have got three amendments by Malik Akhtar.

Khawaja Muhammad Safdar : The first one is given notice of by me, the next is by Malik Akhtar and the next is by Haji Ata Muhammad. There is also another one by Sardar Muhammad Ashraf Khan.

Mr. Deputy Speaker : Should we take up the amendment of Sardar Ashraf Khan first ?

Khawaja Muhammad Safdar : No, Sir.

Minister for Food & Agriculture : I agree that Khawaja Muhammad Safdar's amendment should be taken up first.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move—

> That for clause 58 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—
>
> "58 (1) The assessment of land-revenue shall be based on an estimate of average money-value of the gross produce of an estate or a group of estates, in which the land concerned is situated.
>
> (2) Such estimate shall be made in the prescribed manner."

Minister of Revenue (Khan Ghulam Sarwar Khan) : Not opposed.

Mr. Deputy Speaker : Motion moved, the question is—

> That for clause 58 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—
>
> "58. (1) The assessment of land-revenue shall be based on an estimate of average money-value of the gross produce of an estate or a group of estates, in which the land concerned is situated.
>
> (1) Such estimate shall be made in the prescribed manner."

The motion was carried.

Mr. Deputy Speaker : I will now put the clause to the vote of the House.

The question is—

> That clause 58, as amended, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 59

Mr. Deputy Speaker : Yes, Khawaja Sahib.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move—

> That for clause 59 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—
>
> "59. The amount of land-revenue leviable annually shall not, in the case of any assessment circle, exceed one-sixth of the estimated money-value of the net assets of such assessment circle, except in an area in which canal irrigation exists, the land-revenue assessed as aforesaid but inclusive of any water-rate, shall not exceed one-fourth of the said net assets."

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

> That for clause 59 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—
>
> "59. The amount of land-revenue leviable annually shall not, in the case of any assessment circle, exceed one-sixth of the estimated money-value of the net assets of such assessment circle, except in an area in which canal irrigation exists, the land-revenue assessed as aforesaid but inclusive of any water-rate, shall not exceed one-fourth of the said net assets."

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Opposed.

Mr. Deputy Speaker : We had deleted clause 56 and I think after that all the clauses should be re-numbered.

Khawaja Muhammad Safdar : Of course.

Mr. Deputy Speaker : What is your view about this Khan Sahib ?

Minister for Law : I am not very much sure about this but I think we should re-number rest of the clauses otherwise we will have to do all the job before the third reading commences.

Minister for Revenue : I think this point was discussed with Mr. Speaker and he was of the view that this could be done afterwards.

Minister for Food & Agriculture : Sir, at that time the Leader of Opposition was also there.

Minister for Law : It is very specific ; it would be better if while passing the new clauses we go on re-numbering them as well. That will tend to make the record correct otherwise it is likely that there may be confusion in the office at the time of printing.

Mr. Deputy Speaker : What about clauses 57 & 58 ?

Minister for Law : You may formally declare that they deem to have been re-numbered.

Mr. Deputy Speaker : Under what authority ?

Minister for Law : The House has deleted clause 56 and we may re-number the clauses and so on and so forth.

Mr. Deputy Speaker : I do not think I have the powers to change this.

Minister for Food : Sir, the matter was discussed with the Speaker at great length and it was thought that it would be possible under the rules and conventions to re-number the clauses at a later stage without impairing the right of the House. We wanted to re-number the clauses but there were consequential difficulties, and perhaps Mr. Speaker was hoping to utilise the intervening period for that.

Mr. Deputy Speaker : Yes Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - بل کی کلاز ۵۹ میں دراصل ابتداً تین چیزیں تھیں - ایک تو یہ کہ اگر کیش کی صورت میں مال گذاری وصول کی جاتی ہے تو زمیندار کے خالص منافع کا - - - -

Minister for Food & Agriculture : Sir, I wanted to suggest one thing for your consideration as well as for the consideration of my friend the Leader of the Opposition. There are, you must have noticed Sir, several clauses substituted. I would recommend this course to my friend that all the clauses may be moved together and a clause may be put to the House because the very attack is the same : the principal support is the same. Moreover, this will save the time of my friends. So if my friend can agree to it, we may adopt this course otherwise the same arguments will be repeated time and again.

خواجہ محمد صفدر ۔ مجھے ذاتی طور پر اس تجویز سے اختلاف نہیں ہے ۔ لیکن جناب والا ۔ میرا خیال ہے ہم اس طرح پروسیجرل غلطی کے مرتکب ہو جائیں گے ۔ ایک ترمیم ایوان کے سامنے ہے ۔ جب تک اس پر ایوان اپنی رائے کا اظہار نہ کر لے یہ خلاف ضابطہ ہوگا کہ ایک دوسری ترمیم ایوان کے سامنے پیش کر دی جاوے ۔ جہاں تک اس اعتراض کا تعلق ہے کہ بار بار وہی دلائل پیش ہوں گے ۔ تو جب ہم اپنے دلائل کو دہرانا چاہیں تو آپ ہمیں روک دیں ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ میں نے قواعد پر نہیں convenience پر عرض کیا تھا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ہمیں قواعد پر بھی نگاہ رکھنی چاہیئے کہ قواعد کی خلاف ورزی نہ ہو ۔ جناب اس کلاز کے تین حصے ہیں ۔ پہلا حصہ یہ ہے کہ اگر نقدی کی صورت میں لگان کی وصولی ہوتی ہے تو اس صورت میں حکومت زمیندار سے اس کے خالص منافع کا ایک چوتھائی حصہ سے زیادہ وصول کر سکتی ہے ۔ ایک تو یہ امر ہے جو اصل مسودہ زیر بحث میں موجود ہے ۔ دوسری بات اس میں یہ درج تھی کہ اگر مالیہ جنس کی صورت میں وصول ہو تو کس قدر ہو ۔ مگر وہ تو اب زیر بحث کلاز میں موجود نہیں ہے ۔ تیسری بات یہ ہے کہ اگر کسی علاقہ میں نہری پانی سے آبپاشی ہوتی ہے تو پھر مالگزاری اور آبیانہ کو ملا کر زمیندار کو اس کے خالص منافع کے ایک تہائی سے زیادہ مالیہ ادا نہیں کرنا پڑے گا ۔ گورنمنٹ اس سے ایک تہائی سے زیادہ کا مطالبہ نہیں کر سکتی ۔

نمبر ۲ تو اس لحاظ سے یہ زیر بحث نہیں آسکتا کہ ہم نے پچھلے دنوں فیصلہ کیا ہے کہ مالگزاری نقدی کی صورت میں ہو گی ۔ اس لئے اسے تو از خود حذف سمجھنا چاہئیے ۔ باقی رہ گئے دو مسئلے ۔ آیا زمیندار سے زیادہ سے زیادہ اس کے خالص منافع کا ایک چوتھائی وصول کرنا چاہیئے یا اس سے کم یا زیادہ ہونا چاہئیے ۔ میری رائے یہ ہے کہ زمیندار سے زیادہ سے زیادہ اس کے

خالص منافع کا چھٹا حصہ وصول ہونا چاہیئے - میری ترمیم یہ ہے - گورنمنٹ کی یہ تجویز ہے کہ ایک چوتھائی تک وصول کیا جا سکتا ہے - میں کہتا ہوں یہ زیادہ ہے - چھٹے حصے تک زیادہ سے زیادہ وصول کیا جائے - اس سے زیادہ نہ کیا جائے - میں نے یہ تجویز یونہی اٹکل سے پیش نہیں کی مجھے یہ brain wave نہیں آئی -

وزیر زراعت - وہ ۱/۱۰ والی brain wave ہے ؟

خواجہ محمد صفدر - میں جناب قائد ایوان کی توجہ اس موٹی کتاب Comparative Table کے صفحہ ۸۹ کی طرف دلانا چاہتا ہوں - اس کے کالم ۶ میں یہ تحریر ہے :-

> "Under the Sind Code the limit of assessment of land revenue has been fixed at 16-2/3 per cent of the net assets of the Zamindar after bifurcation of the land revenue and water rate in the southern zone with effect from the Kharif 1959."

میں نے یہ شرح دراصل سندھ کے نظام مال گذاری سے لی ہے جہاں یہ شرح ۱۹۵۹ء سے یعنی گزشتہ ۸ سال سے رائج ہے - گورنمنٹ کو اس سے کوئی دقت محسوس نہیں ہو رہی ہے - کم از کم میرے علم میں تو کوئی ایسی بات نہیں آئی کہ وہاں کسی زمیندار کو شکایت پیدا ہوئی ہو کہ مالیہ کم وصول کیا جا رہا ہے - بلکہ یہ شکایت ضرور ہے کہ زیادہ وصول کیا جا رہا ہے لیکن محترم وزرا صاحبان نے آج تک نہیں بتایا ہے کہ جو ۳/۴ حصہ ہے اس کو بڑھایا جائے - مجھے امید ہے کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے وہ میری ترمیم کو قبول فرمائیں گے -

جناب والا - اس کے تیسرے حصے کے متعلق دو تین منٹ میں اپنی گزارشات پیش کروں گا - اگرچہ یہ امر ایوان کے سامنے نہیں ہے لیکن میں اپنی بحث کی غرض سے اس کا حوالہ دینا چاہتا ہوں - سردار محمد اشرف صاحب پارلیمنٹری سیکرٹری کی جانب سے ایک ترمیم اس ایوان میں ابھی

میرے بعد آئے گی ۔ میں تصور کرتا ہوں کہ وہ ترمیم حکومت کی منشا کے مطابق اور حکومت کے ایما پر دی گئی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کا ذہن اس ترمیم میں واضح ہوا ہے ۔ اور ہماری حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس کلاز کا دوسرا حصہ جس کا بار بار ذکر کیا گیا ہے کہ جنس کی صورت میں مال گزاری وصول کی جائے کو حذف کر دیں گے لیکن مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے تیسرے حصے کو بھی حذف کر دیا ہے ۔ اصل مسودہ قانون کے تیسرے حصہ میں یہ درج ہے کہ مال گذاری اور آبیانہ ملا کر کسی صورت میں زمیندار کی خالص آمدنی سے ۳/۱ سے زیادہ نہیں مقرر کیا جا سکتا اس کا بھی اضافہ کر دیا ہے ۔ آپ زمیندار ہیں اگرچہ میں زمیندار نہیں ہوں قانون کی رو سے حکومت آبیانہ کی شرح کو بذریعہ نوٹیفیکیشن مقرر کر دیتی ہے اور اس شرح سے آبیانہ دینا پڑتا ہے ۔ خیال یہ کیا جاتا ہے کہ آبیانہ سروس چارجز یعنی پانی کی قیمت ہے یعنی جو گورنمنٹ پانی مہیا کرتی ہے یہ اس کی قیمت ہے ۔ آبیانہ یا پانی کی قیمت یا محصول زمیندار سے پانی مہیا کرنے کے عوض وصول کیا جاتا ہے میں اس بحث میں قطعاً نہیں پڑنا چاہتا ۔ لیکن اس آبیانہ کی شرح کو کم کرنے یا بڑھانے کے لئے اگر یہ پابندی نہ رکھی جائے اور یہ پابندی جو کہ اس وقت بلوچستان میں ترمیم شدہ پنجاب ریونیو ایکٹ کے ذریعہ موجود ہے اس قانون سے مسودہ زیر بحث میں اس پابندی کو شامل کیا گیا تھا اس کو بھی حذف کر دیا گیا ہے اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اگر بالفرض محال یہ اسمبلی میری بات نہیں مانتی اور اس اسمبلی کے زمیندار رکن آبیانہ کی شرح کو غیر مشروط رکھنا چاہتے ہیں تو "چشم ما روشن دلے ما شاد" ۴/۱ اگر وہ اصل آمدنی میں سے دینا چاہتے ہیں تو بڑے شوق سے دیں لیکن میں یہ تجویز کرنی چاہتا ہوں کہ نہیں ۔ آبیانہ یا مالیہ ۳/۱ سے زیادہ گورنمنٹ مقرر نہیں کر سکتی جیسا کہ بلوچستان میں تھا ۔ اگر تناسب ۳/۲ ہو یا ۴/۳ کرنا چاہتے ہیں تو یہ گورنمنٹ کی صواب دید پر ہے یا اس ایوان کے زمیندار ارکان کی مرضی ہے اگر وہ زیادہ رقم ادا کرنے کو تیار ہیں تو مجھے کیا اعتراض ہے۔

جناب والا ۔ میں اپنی گزارشات جو اپنی ترمیم کے متعلق پیش کرنا چاہتا تھا ان کو تین حصوں میں تقسیم کرکے عرض کر دیا ہے۔ پہلی یہ کہ سابقہ صوبہ سندھ میں جو شرح تھی اس کو کلاز کے دوسرے حصہ میں اڑا دیا جاوے بلکہ اس وقت محترم قائد ایوان بھی متفق ہیں دوسری شق اس کلاز میں قانوناً موجود نہیں رہ سکتی ۔ تیسری یہ کہ زمینداروں کی گردن کو پورے طور پر میرے خیال میں گورنمنٹ دبوچنا چاہتی ہے ۔ اس کے لئے تیسری شق میں یہ آبیانہ اور مالیہ کو ملا کر زیادہ سے زیادہ حد ۱/۳ کرنا چاہتے ہیں اگرچہ میری تجویز یہ ہے کہ یہ حد خالص منافع کی ۱/۴ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے ۔ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

ملک محمد اختر (لاہور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ یہ تمام تگ و دو ہم اس بل کو پاس کرلے کے لئے کر رہے ہیں۔ مالیہ کے بل کو extend کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مالیہ کی limit ایک حد تک رکھی جائے ۔ اگر محترم خواجہ صاحب کی ترمیم کو قبول نہ کیا جائے تو زمیندار کی جو موجودہ پوزیشن ہے وہ کیا ہے ؟ سابقہ صوبہ پنجاب میں یہ ریٹ تھا کہ وہ ۱/۴ سے زائد نہیں دے سکتے تھے ۔ سابقہ صوبہ سندھ میں آبیانہ اور مالیہ کو اکٹھا کیا گیا تھا ۔ آپ کے مالیہ کے اہل کار جو حصہ وصول کرتے ہیں اس میں مالیہ کا ۱/۱۰ حصہ ہے چارج کا حصہ ۹/۱۰ بن جاتا ہے ۔ سندھ کے زمینداروں ہاریوں اور چھوٹے کاشتکاروں نے مسلسل احتجاج کیا جیسا کہ ہماری حکومت تسلیم کرتی ہے کہ یہ شرح سندھ میں زائد ہے ۔ اس لئے ۱۹۵۹ میں ان کو ۲۵ فی صد مالیہ میں رعایت دی ۔ جو ایک کروڑ روپیہ بنتی ہے یہ اسی خرچ کو زائد سمجھتے ہیں ۔ ڈویلپمنٹ سیس میں انہوں نے ۲۵ لاکھ روپیہ کی ریلیف دی ہے ۔ ملک امیر محمد خان سابقہ گورنر مغربی پاکستان نے اسی دقت اور دشواری کو سمجھا اور جسٹس کے اصول پر جو آئین میں بھی درج ہے کہ سب لوگوں کو مساوی سمجھا جائے گا ۔ بعد میں یہ قانون بنا دیا کہ ۱ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ کی ہم ریلیف دیتے ہیں ۔ اور یہ کہ آبیانہ اور مالیہ کو یکجا کرکے یا اکٹھا کرنے

سے سابقہ صوبہ سندھ میں یہ زائد ہو جائے گا لیکن اس کے باوجود انہوں نے ایگر کلچرل انکم ٹیکس میں ریلیف دی ۔ جو اوسط پانچ روپیہ فی ایکڑ ہے جب کہ سابقہ صوبہ پنجاب میں تمام ریلیف ساڑھے تین روپیہ فی ایکڑ تھی ۔ انہوں نے مالکانہ کو چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور حالات جوں کے توں رہے اور سندھ کے غریب زمینداروں کو اس سے زیادہ مالیہ ادا کرنا پڑا اس وقت سارے مغربی پاکستان میں اسے رائج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس کے متعلق قائد حزب اختلاف خواجہ محمد صفدر صاحب نے ترمیم پیش کی ہے کہ جو کچھ سابقہ صوبہ سندھ میں تھا اس کو ہمارے گلے میں ڈالنا چاہتے ہیں ۔ یہ درست ہے کہ پنجاب میں ۵۰ فیصد تھا اور سابقہ صوبہ سندھ میں ۳۳ فیصد تھا اس کے باوجود یہ دھندا کر دیا گیا ہے ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد مجھے دو ایک گزارشات اور کرنی ہیں جو کہ اس ناانصافی کے بارے میں ہیں جو کہ سابق صوبہ سندھ کے ساتھ کی جا رہی ہے اور وہ یہ کہ وہاں پر انہوں نے گندم پر دس روپے ۔ دھان پر ساڑھے چھ روپے اور کپاس پر ستائیس روپے فی من کے حساب سے ایک حد مقرر کر دی ہے ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ اب تو فیصلہ ہو چکا ہے اور سلائیڈنگ سکیل ہو ہی نہیں سکتا ۔

ملک محمد اختر ۔ لیکن آپ جس دن اسے نافذ کریں گے ۔ ۔ ۔

وزیر زراعت ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا

ملک محمد اختر ۔ میں اس نا انصافی کے متعلق عرض کر رہا ہوں جو کہ آپ کرتے رہے ہیں بلکہ جو ہو رہی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : Since the sliding scale has not been accepted, what the Member is saying, is not relevant.

Malik Muhammad Akhtar : I leave it Sir.

اور میں بلاک سسٹم آف اسیسمنٹ کو بھی چھوڑتا ہوں ۔

جناب والا۔ آپ یہ دیکھیں کہ انہوں نے سابق صوبہ سندھ کو اپنا نشانہ ضرور بنا رکھا ہے کیا ہمیں اتنا حق بھی نہیں پہنچتا کہ جو غلطی ہو رہی ہو اس کے متعلق کچھ عرض کر سکیں جب کہ ہم اس کو rectify بھی کر سکتے ہوں ۔ بہر حال میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سندھ میں جو طریقہ رائج ہے اس کے مطابق واٹر ریٹ اور مالیہ کو اکٹھا وصول کیا جاتا ہے اور اگر آپ نے اسی طریقے کو اپنانا ہے اور سیلنگ سسٹم ہی رائج کرنا ہے ، تو یہ ٹھیک نہیں ہو گا ۔

Mr. Deputy Speaker : Malik Akhtar, have you any new arguments ?

ملک محمد اختر ۔ مجھے بس ذرا سی بات کہنی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تو ہمیشہ ذرا ذرا سی بات کہتے کہتے بہت کچھ کہہ جاتے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ آپ نے بھی آج ذرا ذرا سا کرکے بہت کام نکال لیا ہے You have achieved your goal ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ سندھ والوں کے ساتھ بے انصافی ہے کہ ان پر ۱۹۶۳ء میں آپ بارہ فیصد واٹر ریٹ عائد کرتے ہیں اور ۱۹۶۴ء میں پھر گیارہ فیصد عائد کرکے اسے تیئیس فیصد تک بڑھا دیتے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : Please resume your seat.

Minister of Food & Agriculture : Sir he is trying to mislead the House. It is throughout the province and not only in Sind. You should be fair. Don't try to discriminate and say things which might create tension.

Malik Muhammad Akhtar : May I read his own statement on this very subject.

Mr. Deputy Speaker : I will now put the amendment to the House. The question is -

> That for clause 50 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—
>
> "59. The amount of land-revenue leviable annu-

ally shall not, in the case of any assessment circle, exceed one-sixth of the estimated money-value of the net assets of such assessment circle except in an area in which canal irrigation exists, the land-revenue assessed as aforesaid but inclusive of water-rate, shall not exceed one-fourth of the said net assets."

The motion was lost.

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ خواجہ صاحب کی ترمیم کے خلاف ہمارے حزب اقتدار کی طرف سے 'No' کی محض ایک آواز اٹھی تھی اور وہ بھی جناب میاں معراج دین صاحب کی آواز تھی جو کہ اتفاق سے اپنی نشست پر تشریف فرما بھی نہیں تھے ۔ تو کیا آپ ان کی 'No' کو 'No' ہی سمجھیں گے ۔

وزیر زراعت ۔ آپ کی طرف سے بھی ایک ہی آواز بلند ہوئی تھی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ لیکن وہ زیادہ بھاری بھرکم تھی ۔

Mr. Deputy Speaker : Khawaja Sahib, you are not moving your next amendment,

Khawaja Muhammad Safdar : No Sir; I am not moving ; it is the same.

Mr. Deputy Speaker : Haji Atta Muhammad is also not moving. Next is from Malik Akhtar ; he may move it.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I move—

That for clause 59 of the Bill, as reported by the Select Committee the following be substituted, namely :—

"59. The amount of land-revenue leviable annually shall not in case of any assessment circle, exceed one tenth of the estimated money value of the net assests of such assessment circle ;

Provided that a graduated surcharge upon the amount of the land-revenue shall be payable in the following manner :—

(a) Rs. 250, but not more than Rs. 500 ...	6-1/4
(b) Rs. 500, but not more than Rs. 1,000	12-1/2
(c) Rs. 1,000, but not more than Rs. 5,000 ...	18-3/4
(d) Rs. 5,000 ...	25

Provided further that if any improvement has been effected in any land during the currency of any previous settlement made under this Act, or any other law for the time being in force by or at the cost of the holder thereof, the increase in the value of such land or in the profit of cultivating the same due to the said improvement, shall not be taken into account in fixing the revised assessment thereof."

Mr. Deputy Speaker : In view of the decision of the Assembly on Khawaja Safdar's resolution, where he has said not more than one-sixth, I rule this one out of order. Next is an amendment from Sardar Mohd. Ashraf.

Sardar Muhammad Ashraf Khan (Parliamentary Secretary) : Sir I beg to move—

That for clause 59 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"59. If the land-revenue is assessed as a fixed annual charge, the amount thereof, and if it is assessed in the form of prescribed rate, the average amount which, according to an estimate in writing approved by Government or the Board of Revenue, as the case may be, will be leviable annually, shall not, in the case of an assessment circle, exceed one-fourth of the estimated money-value of the net assets of such assessment circle."

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration amendment moved is—

That for clause 59 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"59. If the land-revenue is assessed as a fixed annual charge, the amount thereof, and if it is assessed in the form of prescribed rate, the average amount which, according to an estimate in writing approved by Government or the Board of Revenue, as the case may be, will be leviable annually, shall not, in the case of an assessment circle, exceed one-fourth of the estimated money-value of the net assets of such assessment circle."

Mr. Deputy Speaker : Now I first take up the amendment to this proposed amendment of Sardar Muhammad Ashraf Khan.

Khawaja Muhammad Safdar : It is my amendment Sir.

Mr. Deputy Speaker : Before you, there is an amendment by Malik Muhammad Akhtar to the amendment of Sardar Muhammad Ashraf Khan.

Khawaja Muhammad Safdar : Malik Akhtar's amendment is to the original clause, not to Sardar Ashraf Khan's amendment.

Mr. Deputy Speaker : This was circulated last night. Yes Malik Sahib.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move—

That in the amendment given notice of by Sardar Muhammad Ashraf Khan, appearing at serial No. 22, in the Revised List No. I, in the proposed clause 59, for the words and commas "If the land-revenue is assessed as a fixed annual charge, the amount thereof, and if it is assessed in the form of prescribed rate, the average amount which, according to an estimate in writing approved by Government or the Board of Revenue, as the case may be, will be leviable annually," occurring in lines 1-5, the words "The land-revenue" be substituted.

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Opposed.

Mr. Deputy Speaker : You mean to say that for all these words occurring in lines 1—5, the words "The land-revenue" be substituted ?

Malik Muhammad Akhtar : Yes, Sir.

Mr. Deputy Speaker : What is the objection Khan Sahib ?

Minister for Revenue : The amendment proposed by Sardar Mohd. Ashraf Khan is in great detail and it explains everything.

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved, the question is—

> That in the amendment given notice of by Sardar Muhammad Ashraf Khan, appearing at serial No. 22, in the Revised List No. I, in the proposed clause 59, for the words and commas "If the land-revenue is assessed as a fixed annual charge, the amout thereof, and if it is assessed in the form of prescribed rate, the average amount which, according to an estimate in writing approved by Government or the Board of Revenue, as the case may be, will be leviable annually,", occurring in lines 1-5, the words "The land-revenue" be substituted.

The motion was lost.

Khawaja Muhammad Safdar : It is a very simple proposition which I am going to lay before the House.

I beg to move—

> That in the amendment given notice of by Sardar Muhammad Ashraf Khan, appearing at serial No. 22, in the Revised List No. I, in the proposed clause 59, the words and comma "or the Board of Revenue, as the case may be", occurring in line 4, be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Amendment to the amendment moved is :

> That in the amendment given notice of by Sardar Muhammad Ashraf Khan, appearing at serial No. 22, in the Revised List No. I, in the proposed clause 59, the words and comma "or the Board of Revenue, as the case may be", occurring in line 4, be deleted.

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Opposed.

Mr. Deputy Speaker : Khan Sahib, when the powers are with the Government then why should Board of Revenue be also there ?

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں مختصر گزارش کروں گا کہ میرے نزدیک دونوں ایک طرح کی ہیں ان میں سے کوئی پسند کر لیں ۔

Minister for Revenue : We have discussed this point thoroughly and we think that the Board of Revenue must be there.

خواجہ محمد صفدر ۔ جب سوال اختیارات تفویض کرنے کا ہے تو Board of Revenue کو ہی کیوں نہ یہ اختیارات دیئے جاویں ۔

وزیر مال ۔ میرا خیال ہے کہ دونوں کو ہونی چاہئیں ۔ بورڈ آف ریونیو Senior Officers پر مشتمل ہوتا ہے اور گورنمنٹ کے پاس اس کی سفارش جانی چاہئے ۔

After all, Government should be a party to it because it will be a very important decision. So, both the Government and the Board of Revenue should be there.

Mr. Deputy Speaker : In the case of Board of Revenue, they can do it without the Government because if you allow it to remain as it is that means even without the Provincial Government, the Board of Revenue can do it.

Minister for Revenue : No, Sir, both of them.

Minister for Food & Agriculture : It is not possible. Under the Board of Revenue Act they are subject to the directions and instructions of the Provincial Government. So, the case can go even if it is here because the Board of Revenue has got a restrictive clause under which, although, they have the general superintendence and control over the matter but they work subject to the directions and instructions of Government.

Mr. Deputy Speaker : That is what Khawaja Muhammad Safdar wants to say.

Minister for Food & Agriculture : This question, as my friend has said, has been considered a great length. There is a long history about it and its occurrence here will not affect materially anything except that both the agencies will be there to determine. Sir, Government is responsive to public opinion and has to project that public opinion on the Board

of Revenue. The Board of Revenue has to give expert opinion and reflect it on the mind of the Government. So, we thought that this was fundemental provision where both the agencies should continue.

Mr. Deputy Speaker : By including the alternative you are giving statutory powers to the Board of Revenue and they can decide without Government.

Minister for Food & Agriculture : They have no statutory powers to exercise individually.

Mr. Deputy Speaker : After this, they will have.

Minister for Food & Agriculture : No, because under the Board of Revenue Act, as I said earlier, they are subject to the directions of Government. They may exercise their judgement but those will have to be subject to the judgement of the Government.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ مجھے اس فلسفہ کی کوئی سمجھ نہیں آئی جس کا اظہار قائد ایوان اور وزیر مال نے کیا ہے۔ جناب وزیر مال نے ارشاد فرمایا تھا کہ بورڈ آف ریوینیو سفارش کرے گا اور حکومت اس کو decide کرے گی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بورڈ آف ریوینیو از خود فیصلہ کر سکتا ہے ۔ یہاں بورڈ آف ریوینیو یا گورنمنٹ درج ہے اسے اسی طرح رہنے دیں ۔ تاکہ بورڈ آف ریوینیو از خود حکم دے سکے اور حکومت بھی از خود فیصلہ کر سکے ۔ دونوں کو متوازی اختیارات اور ایک جیسے اختیارات حاصل ہیں ۔ میری عرض یہ ہے کہ خواہ آپ گورنمنٹ کے پاس اختیارات رہنے دیں خواہ بورڈ آف ریوینیو کے پاس اختیارات رہنے دیں اس میں کوئی فرق نہیں ہے جیسا کہ محترم قائد ایوان نے فرمایا ہے کہ یہ پرانے زمانے سے چلا آتا ہے اس کو رہنے دیا جائے ۔ میری عرض یہ ہے کہ دراصل قانون کے الفاظ صاف اور واضح ہونے ضروری ہیں اور اس میں غیر ضروری الفاظ نہ ہوں ۔ مجھے محترم قائد ایوان کی دوسری بات سے اتفاق ہے کہ بورڈ آف ریوینیو ہر صورت میں گورنمنٹ کی ہدایات کا پابند ہے اگر یہ طاقت یہ قوت یہ اختیارات جو اس کلاز کے ذریعہ صرف بورڈ آف ریوینیو کے پاس رہنے دیئے جائیں تو پھر بھی گورنمنٹ جب چاہے اس کو ہدایت کر سکتی ہے اگر وہ ٹیڑھے راستے پر جا رہے ہیں تو ان کو سیدھے راستے پر لگایا جا سکتا ہے اور اگر وہ بائیں طرف

جا رہے ہیں تو ان سے کہا جا سکتا ہے کہ داھنی طرف چلیں ۔ گورنمنٹ کے پاس یہ اختیارات بورڈ آف ریوینیو ایکٹ میں موجود ہیں اس لئے ان کو اختیارات دینے ضروری ہیں ۔ بلکہ میں دیتا ہوں وزیر مال کو عرض کروں گا کہ میری ترمیم قبول نہ کی جائے بلکہ قانون کو صحیح بنانے کے لئے صرف بورڈ آف ریوینیو کے الفاظ اس کلاز میں درج کئے جاویں ۔ اور اسی سے ان کا مقصد حل ہو سکتا ہے ۔ محکمہ مال کی حد تک بورڈ آف ریوینیو سب سے بڑا ادارہ ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ بورڈ آف ریوینیو کے اراکین گورنمنٹ کے سیکریٹریز ہیں

afterall what is the Board of Revenue.

It is a part of the Government. And Secretary Plus the Governor means the Government and the Secretary is there to help the Governor.

تو اس لئے وہ خود ہی گورنمنٹ بھی ہیں اور بورڈ آف ریوینیو کے ممبر بھی ہیں لہذا اس کلاز کو precise کرنے کے لئے اور درست طور پر ڈرافٹ کرنے کے لئے غیر ضروری الفاظ حذف کر دینے بہتر ہیں اور اگر وزیر مال پسند کریں تو بورڈ آف ریوینیو کے الفاظ رہنے دیں ۔ اور گورنمنٹ کے لفظ کو اس میں سے اڑا دیں ۔

ملک محمد اختر (لاہور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر۔ میں خواجہ صاحب کی ترمیم کی تائید کرتا ہوں اور میرا بھی زاویہ نگاہ یہی ہے جو خواجہ صاحب نے پیش کیا ہے ۔ میں اصولی طور پر اتنے وسیع اختیارات دینا نہیں چاہتا ۔ جناب والا ۔ آپ اندازہ فرمائیے کہ اس کلاز کے تحت طریقہ کار یہ ہے کہ لینڈ ریوینیو کی جو تشخیص کی جائے تو اس کو prescribed rates سے بھی کیا جا سکتا ہے یعنی rates کو مقرر کرنے کے لئے رولز یا اس کی specifica-tions مقرر کی جا سکتی ہیں ۔ اور prescription یا rules بنانے کے جو اختیارات ہوں گے وہ حکومت کو یا بورڈ آف ریوینیو کو حاصل ہوں گے جناب والا ۔ آپ نے بجا طور پر یہ observation فرمایا کہ بورڈ آف ریوینیو کو اس قدر وسیع اختیارات دینا کیوں مقصود ہے جناب والا ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ ہم تو حکومت کو ٹیکسز لگانے کے اختیارات نہیں دینا چاہتے ہم

کہتے ہیں کہ ٹیکسز کے جو اختیارات ہیں وہ بھی براہ راست ہاؤس کو ہونے چاہئیں ۔

Mr. Deputy Speaker : That is not taxation.

Malik Muhammad Akhtar : It is something like that.

Mr. Deputy Speaker : That is not.

Malik Muhammad Akhtar : Alright Sir ; then I give up this point.

تو ہم اس قدر وسیع اختیارات جیسا کہ ہم ہر سال کرتے ہیں اگر variation آف رولز بھی کرنا چاہتے ہیں تو فائننس بل میں اس کو include کر سکتے ہیں اور حکومت خود ان اختیارات کو استعمال کر سکتی ہے آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے میں زیادہ لمبی بات اس موضوع پر نہیں کرنا چاہتا ہوں بورڈ آف ریوینیو کو ایسے اختیارات دے کر حکومت کے متوازی اور مساوی بنا دینا سراسر غلط ہے اور یہ ناجائز ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : I will now put the amendment to vote. The question is :

> That in the amendment given notice of by Sardar Muhammad Ashraf Khan, appearing at serial No. 22, in the Revised List No. I, in the proposed clause 59, the words and comma "or the Board of Revenue, as the case may be" occurring in line 4 be deleted.

The motion was lost.

Malik Muhammad Akhtar : Point of order. Sir, I may draw your attention to Rule 143.

Mr. Deputy Speaker : I know that.

Malik Muhammad Akhtar : I am saying this for the convenience of the Press as will as the House.

Mr. Deputy Speaker : Is the Member here for the Press or the House ?

Malik Muhammad Akhtar : As you know Sir, I will put in my interpretation. The rule says that the question which has been.....

Mr. Deputy Speaker : It is the decision of the Assembly.

Malik Muhammad Akhtar : The decision has been taken.

Mr. Deputy Speaker : But what decision ?

Malik Muhammad Akhtar : The decision of accepting it.

Mr. Deputy Speaker : The decision is taken when the Chair announces it. Please resume your seat.

I will now put the amendment of Sardar Muhammad Ashraf Khan to the vote of the House. The question is :

Mr. Hamza : We want to oppose it.

Mr. Deputy Speaker : Yes, Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) - جناب سپیکر - اس دفعہ کے ذریعہ ہماری حکومت مالیہ کی تشخیص کے حدود کو متعین کرنا چاہتی ہے لیکن وہ حکومت نے جب کبھی ہماری جانب سے چھوٹے مالکان کے لئے کسی رعایت کا مطالبہ کیا گیا یہ اعتراض پیش کرتی رہی ہے کہ ملک کے وسائل بہت محدود ہیں اور یہ رعایتیں دینے سے میزانیہ پر بہت برا اثر پڑے گا - اس دفعہ کے منظور کرواتے وقت انہوں نے تمام مالکان کو وہ چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے ایک ہی رسی سے باندھنے کی کوشش کی ہے انہوں نے بڑے مالکان کو وہ لوگ جو کہ ٥ - سو ایکڑ کے مالک ہیں اور وہ جو ایک یا آدھے ایکڑ کے مالک ہیں ان کے لئے مالیہ کی ایک ہی شرح تجویز کی ہے - میرے نزدیک یہ انصاف کے اصولوں کے منافی ہے بلکہ ٹیکس عاید کرنے کا جو بنیادی اصول جو آج تک ہم پڑھتے اور سنتے آئے ہیں صریح خلاف ورزی ہے - جناب سپیکر - میں ان تفاصیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں اس صوبہ میں یعنی مغربی پاکستان میں بیشتر زمیندار ایسے ہیں - ان میں سے بہت سے اچھے لوگ بھی ہوں گے - آپ کو یہ علم ہوگا کہ ان میں بہت سے افراد ایسے بھی ہیں جن کو پہلے مسلمانوں کے دور حکومت میں اور پھر سکھوں کے دور حکومت میں مالیہ یا مالگزاری کی وصولی کا کام سونپا گیا تھا - تو ان میں سے بعض ایسے افراد بھی ہوں گے جو اپنے قبیلے کے سردار تھے - ان میں بہت سے ایسے افراد

بھی ہوں گے جنہوں نے غیر ملکی حکمرانوں سے ملکر اپنے بھائیوں کے پاؤں میں زنجیریں باندھیں - یا زنجیروں سے پاؤں باندھنے کی کوشش کی - اور جب جناب قائد ایوان یہ فرماتے ہیں کہ تمام مغربی پاکستان کی اراضی کی ملکیت - صرف ریاست ہی کی ہے - میں یہ سمجھتا تھا کہ ایسے وہ افراد جنہوں نے قوم سے غداری کرکے بڑی بڑی اراضیات حاصل کی تھیں وہ اراضیات ان سے چھین لینی چاہئے تھیں - لیکن حکومت نے ایسا نہیں کیا - یہ ان کی اپنی مرضی تھی - میرے اس اعتراض کا یہ جواب دیا جا سکتا ہے کہ ہماری حکومت نے زرعی اصلاحات کر دی ہیں اور اس کے بعد اس قسم کی محاصلات کی پالیسی یا تشخیص کی حدود جو کہ ہم نے تجویز کی ہیں اس میں کسی خاص تبدیلی کی ضرورت نہ تھی - لیکن میرے نزدیک یہ زرعی اصلاحات محض برائے نام اصلاحات ہیں - میں حکومت کی شائع کردہ 2nd Five Year Plan کے صفحے ۱۸۵ سے پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں - جس میں حکومت نے خود اعتراف کیا ہے -

> "The report of the Land Reforms Commission showed the culturable area in West Pakistan to be sixty-two million acres, of which forty million acres were sown and current fallow, the remaining twenty-two million acres being culturable waste. Under the land reforms, 23 million acres were resumed by the Government from the land lords . . . . .

Mr. Deputy Speaker: The Member is not relevant. This clause relates to "limits of assessment."

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ زرعی اصلاحات سے ملکیت کی حدود پر کوئی خوش گوار اثر نہیں پڑا - بلکہ مغربی پاکستان کے مجموعی رقبہ میں محض ۱ ۷ فیصد زمین متاثر ہوئی ہے - اور بڑی زمینداریاں بدستور موجود ہیں میری معروضات کے پیش کرنے کا مقصد یہ تھا - - - -

مسٹر سپیکر - حمزہ صاحب - Be relevant

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے درمیان میں مجھے ٹوک دیا یہ میری اپنی اختراع نہیں ہے بلکہ گورنمنٹ کے دوسرے پنجسالہ منصوبہ کی بابت گورنمنٹ کی رپورٹ کے حوالے سے یہ میں نے عرض کیا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس کلاز کے متعلق کہئیے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کلاز کی مخالفت میں اس لئے کر رہا ہوں ۔ کہ آپ چھوٹے کاشتکاروں کے اوپر مالیہ کی جو شرح تجویز کر رہے ہیں وہ وہی ہے جو کہ بڑے زمینداروں کے لئے ہے اور جناب سپیکر ۔ یہ ایک بنیادی مسئلہ ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے ۔ بلکہ ایسی زرعی اصلاحات بیکار ہیں ۔ کیونکہ میرے نزدیک گورنمنٹ کو چاہئیے تھا کہ وہ بڑے زمینداروں کے لئے مالیہ کی تشخیص کا نیا اصول ہمارے سامنے پیش کرتی ۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر ۔ آپ کو یہ بھی علم ہوگا کہ پچھلے آٹھ دس سال سے خصوصاً بڑے بڑے کارخانہ دار ٹیکس بچانے کے لئے زمینیں خرید رہے ہیں اور اب یہ رجحان بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے ۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ کارخانہ داروں کو اپنی آمدنی پر شرح انکم ٹیکس ۔ یا سپر ٹیکس یا دیگر ٹیکسوں کی صورت میں ادا کرنا پڑتا ہے اس کے مقابلے میں جو مالیہ ایک بڑے زمیندار کو ادا کرنا پڑتا ہے مالیہ یا مالگزاری جو بڑے زمیندار کو دینا پڑتی ہے وہ بہت کم ہے ۔ اس لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ آج جب کہ جناب قائد ایوان یہ فرمایا کرتے ہیں کہ ہم کو زمینداری کو اس طرح فروغ دینا چاہئیے جیسے ہم صنعت کو دے رہے ہیں تاکہ زراعت سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جا سکے ۔ تو جناب سپیکر ۔ میں قائد ایوان کے اس خیال کے حق میں ہوں ۔ لیکن جب ایک بڑا زمیندار اس سے استفادہ کرتا ہے تو قوم کو ۔ ملک کو ۔ اور اس ریاست کو بھی یہ حق پہنچتا ہے کہ اس بڑے زمیندار کی آمدنی کا ایک معقول حصہ بطور ٹیکس وصول کرے ۔ جو اس خوف کے مطابق ہو ۔ جناب قائد ایوان نے یہ اعتراض کیا ہے ۔ وہ اس وقت یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ مجھے ان سے ایسی ہی توقع تھی زرعی انکم ٹیکس کے بارے میں میری عرض یہ ہے کہ میں نے یہ

اعداد و شمار حکومت کی جاری کردہ کمیٹی کی رپورٹ سے حاصل کئے ہیں - لائل پور کے ضلع میں میرے اندازے کے مطابق ایک زمین کی اوسط آمدنی - یا زمین جو ایک ایک سال کے لئے ٹھیکے پر دی جائے تو اس زمین سے سال بھر میں دو سو روپیہ حاصل ہوتا ہے اور اس زمین پر مالیہ ۹ء۷ روپیہ فی ایکڑ ادا کرنا پڑتا ہے - اگر ایک کاشتکار ۴۹۶ روپیہ ۲۰ پیسے بطور مالیہ ادا کرے تو اس کو کل ٹیکس جو کہ گورنمنٹ کو ادا کرنا پڑتا ہے اور جس میں کہ local rates بھی شامل ہیں - سرچارجز بھی شامل ہیں - وہ ۳۵۲۹ روپے ہیں - تو جناب سپیکر - میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ وہ بڑا زمیندار جس کی زمین ضلع لائل پور میں واقع ہو اگر وہ ۴۹۶ روپے ۲۰ پیسے مالیہ ادا کرے یا تقریباً ۵۰۰ روپیہ ادا کرے اس پر زرعی انکم ٹیکس لاگو ہونا شروع ہوتا ہے - - -

وزیر مال - اب اڑھائی سو پر ہے -

Chaudhri Anwar Aziz: On a point of order. Sir, it is somewhat confusing. Can he explain whether it is one acre or one square ? Which is the unit against which he is calculating all these sums ?

مسٹر حمزہ - اب اڑھائی سو پر ہے ؟ I stand corrected, thank you یہ اعداد و شمار میں نے ۱۹۶۴ء سے لئے تھے اس لئے یہ غلطی ہوئی جناب والا - مگر شرح تقریباً وہی ہے - تو ایک زمیندار جو تقریباً ۵۰۰ روپیہ مالیہ ادا کرتا ہے تو کل ٹیکس جو کہ وہ گورنمنٹ کو ادا کرتا ہے اس کا اگر حساب لگایا جائے تو ۳۵۲۹ روپے بنتے ہیں - اس میں سے ہم نے ۱۴۸۰ جو آبیانہ کی رقم ہے اور جو کہ ٹیکس نہیں ہے اسے منہا کر دیا ہے - اور وہ خالص ٹیکس جو کہ وہ بڑا زمیندار ادا کرتا ہے وہ ۳۵۲۹ روپیہ ہے - لیکن اسکی تقریباً آمدنی چالیس ہزار روپیہ سالانہ بنتی ہے - اسی طرح وہ زمیندار جس کی سالانہ آمدنی ۵۰ ہزار روپیہ ہے اس سے حکومت ۴۵۶۰ روپیہ بطور ٹیکس لیتی ہے اور ۶۲۰ روپیہ ۵۰ پیسے بطور مالیہ اسے دینا ہوتا ہے - اس طرح سے وہ زمیندار جسے ایک لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی ہوتی ہے اس سے محض

۳۵۴۵ روپیہ مالیہ لیا جاتا ہے۔ اور اس سے کل ٹیکس ۱۰۸۷۶ روپیہ وصول کیا جاتا ہے ۔ لیکن اسی طرح وہ زمیندار جن کی سالانہ آمدنی چار لاکھ روپیہ ہے وہ صرف ۸۸۱۰ روپیہ بطور مالیہ ادا کرتے ہیں ۔ اور کل ٹیکس جو وہ حکومت کو ادا کرتے ہیں وہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار ایک سو ستاون روپیہ بنتا ہے ۔ اس لئے جناب سپیکر ۔ یہ شرح ٹیکس یا مالیہ جو زمیندار ادا کرتا ہے اگر اس میں تمام دوسرے ٹیکس بھی شامل کر لئے جائیں لیکن اس کے برعکس گورنمنٹ انکم ٹیکس یا سپر ٹیکس کی شکل میں جو روپیہ کارخانہ داروں سے وصول کرتی ہے اس کی شرح بہت زیادہ ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بیشتر صنعت کار اور بڑے بڑے سرمایہ دار ۔ کارخانہ دار زرعی زمینیں تیزی سے خرید رہے ہیں اور اس وجہ سے مرکزی حکومت کا بڑا نقصان ہو رہا ہے بلکہ ہماری معیشت میں آج اس قسم کی تبدیلی آ رہی ہے جو کسی لحاظ سے بھی قوم و ملک کے لئے مفید نہیں ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میرے نزدیک گورنمنٹ کی اس پالیسی سے لوگوں میں ٹیکس چوری کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے اور وہ بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے اور میرے خیال میں اگر ہماری حکومت بڑے بڑے زمینداروں پر مزید ٹیکس لگائے گی تو اس سے بڑے زمینداروں کی حوصلہ شکنی نہیں ہوگی اور حکومت جو بھی اعلانات کرتی رہتی ہے اور اگر ان اعلانات سے عمل کا کوئی تعلق ہے یا ان پر صحیح معنوں میں عمل کرنا ہو تو حکومت پر لازم ہے کہ بڑے بڑے زمینداروں پر مزید ٹیکس لگائے اور یہ قوم و ملک کے مفاد میں ہے ۔ ان کے اوپر ٹیکس لگایا جائے اور ان سے وصول بھی کیا جائے ۔ اس سے محض بڑے زمینداروں کی حوصلہ شکنی ہی نہیں ہوگی بلکہ ملک میں دولت کا چند ہاتھوں میں ارتکاز ہے اس پر بھی خوشگوار اثر پڑے گا ۔ اور دولت کا ارتکاز کم ہوگا ۔ جناب سپیکر ۔ جناب قائد ایوان کو یہ علم ہوگا کہ ہمارے بڑے بڑے زمینداروں کو بہت آسانی سے کافی دولت مل جاتی ہے اور نہ صرف یہ دولت کی فراہمی ان کی اپنی ذات کے لئے ہی مفید نہیں ہوتی بلکہ معاشرہ کے لئے بھی مفید ثابت نہیں ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے آپ نے اکثر اوقات یہ دیکھا ہوگا کہ جو بڑے زمیندار ہیں وہ محنت اور مشقت

کرنے کے عادی نہیں ہوتے ۔ اور وہ اپنی زندگی کا زیادہ سے زیادہ وقت یا تو مقدمہ بازی میں صرف کرتے ہیں یا علاقوں کے کچھ ایسے کاموں میں گزارتے ہیں جن کا اگر میں اس ایوان کے اندر ذکر کروں تو شائد بعض لوگوں کو وہ ذکر ناگوار گزرے ۔ حالانکہ میرے نقطہ نظر سے وہ ایسے کام ہیں جن سے علاقے کا امن و امان عام طور سے درہم و برہم ہوتا رہتا ہے ۔ لیکن میرے نقطہ نظر سے وہ ایسی کارروائیاں ہیں جن سے علاقے کے نظام اور اس کے امن و امان میں خلل پیدا ہوتا رہتا ہے ۔ میرے خیال میں اگر ان پر ٹیکس لگا دیا جائے اور ان کی آمدنی محدود ہو تو وہ مجبور ہوں گے کہ وہ زیادہ محنت کریں اور فالتو وقت جو وہ بہت ضائع کرتے ہیں اور اس سے انہیں ایسی عادات پڑ جاتی ہیں جو ان کی ذات کے لئے بھی نقصان دہ ہوتی ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : The Member is not relevant to the clause.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ ویسے آپ کا حکم ہے اور میرا بھی فرض ہے کہ میں اس پر عمل کروں اور اس کو درست تسلیم کروں ۔ لیکن میری تمام کلاز کی مخالفت کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حکومت چھوٹے سے چھوٹے کاشتکار پر اور بڑے سے بڑے کاشتکار یا زمیندار پر ایک ہی شرح سے ٹیکس لگا رہی ہے میں اس کی وضاحت کر رہا ہوں ۔ اگر آپ مجھ سے توقع کرتے ہیں کہ میں اٹھ کر بیان کروں کہ جو بڑے بڑے زمیندار ہیں ان پر زیادہ اور چھوٹے کاشتکاروں پر کم ٹیکس لگائیں تو میرا جو نقطہ نظر ہے یا جس کے لئے میرے پاس معقول وجوہات ہیں وہ میں ایوان کے سامنے پیش نہیں کر سکوں گا ۔ جناب سپیکر ۔ میرا ذاتی نقطہ نظر یہ ہے کہ حکومت نے جو پہلے زرعی انکم ٹیکس لگایا ہوا ہے اس میں خاطر خواہ اضافہ کرے ۔ حکومت پر یہ لازم تھا کہ جب یہ دفعہ یا تجویز اس ایوان میں پیش کی گئی تو یہ ایک سکیل یا ایک خاص معیار مقرر کرتی جس کے تحت آئندہ بڑے زمینداروں کو ان کی آمدنی کے مطابق ٹیکس لگاتی ۔ اور وہ ٹیکس کی شرح آمدنی کے ساتھ بڑھتی جاتی ۔ یہ progressive taxation کا

بنیادی اصول ہے جس کے تحت ٹیکس لگایا جانا چاہئے تھا لیکن ایسا نہیں کیا گیا ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ آج نہیں بلکہ اس سے سالہا سال پہلے بلکہ تقسیم ملک سے پہلے بھی اس قسم کے ٹیکس لگائے جانے کی تجاویز پیش ہوتی رہی ہیں اور معاشیات کے ماہرین آزادی سے قبل اور بعد بھی چلاتے رہے ہیں کہ ملک و قوم کے مفاد کا تقاضا ہے کہ اس قسم کا ٹیکس لگایا جائے ۔ میں آپ کے سامنے ایک ماہر معاشیات کی رائے پیش کرتا ہوں ۔ انہوں نے بتایا ہے جو کچھ ہندوستان میں ہوتا رہا ہے ۔ ان کو پتہ ہے ۔

Mr. B.R. Misra, Professor of Economics and Head of the Department of Economics, Banares University :

وہ فرماتے ہیں ۔

> "In India agricultural incomes instead of being taxed at a higher rate are entirely exempt. This is due to political considerations. The land-lords wield immense influence in the body-politic of the country."

میں یہ کہتا ہوں کہ پاکستان بننے کے بعد بھی ان کا اثر و رسوخ مزید بڑھ گیا ہے ۔ وہ پھر فرماتے ہیں ۔

> "Whenever an attempt is made to tax agricultural incomes, the hostile opposition comes from vested interests. An excellent illustration of this is found in the Indian Income Tax Bill, 1918."

آگے وہ چل کر فرماتے ہیں ۔

> "The advantages of taxing such incomes are obvious. It would result in a better distribution of tax burdens between different clauses - agricultural and non-agricultural. I would minimise the inequality of tax burdens between the cultivating class and land-lords, apart from correcting the present mal-adjusted tax burdens. It would strengthen the finances of the Government."

اور جناب قائد ایوان یہی فرمایا کرتے ہیں کہ جب ہماری طرف سے کسی کمزور انسان کو چھوٹی آمدنی والے کاشتکار کو رعایت دینے کا مطالبہ کیا جائے کہ اس سے خزانہ آمدہ کو نقصان ہوگا جس کی تلافی کرنا نا ممکن ہوگا ۔ آج یہ تجویز جو میں اس ایوان میں پیش کر رہا ہوں چاہئے تو یہ تھا کہ وہ حکومت کی طرف سے پیش کی جاتی لیکن افسوس کہ بجائے اس کے کہ وہ اس قسم کی تجویز پیش کرتے جس کی انقلابی حکومت سے توقع کی جانی چاہئے تھی وہ نہیں کی گئی ۔ میں جب یہ معروضات اس ایوان میں پیش کر رہا ہوں تو اس کا تاثر مجھے یہ معلوم دیتا ہے کہ اس کو سخت نا پسند کیا گیا اس پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ وہ تجویز جو حمزہ نے پیش کی ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو خزانہ آمدہ کو اتنا بڑا فائدہ نہیں پہنچے گا ۔ میرے خیال میں ان کے نزدیک سب سے بڑی وجہ یہ ہونی چاہئے کہ ملک کے جو بڑے بڑے زمیندار ہیں حکومت ان کے تعاون سے ہاتھ دھو بیٹھے گی ۔ دراصل ان کی سب سے بڑی دقت تو یہی ہے اور وہ اس چیز کو اپنی زبان سے نہیں کہیں گے وہ اس کو ذاتی طور پر اچھی طرح جانتے ہیں لیکن ایک شکایت یا اعتراض یہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے کہ اس سے اتنی بڑی آمدنی حاصل نہیں ہوگی بلکہ اس کو اکٹھا کرنے کے لئے مزید رقومات خرچ ہوں گی ۔ میرے نقطہ نظر سے اگر اس کلاز میں اس کی گنجائش رکھ دی جاتی کہ تشخیص محکمہ مال کا عملہ ہی کرے گا تو اس کام کے لئے آپ کو مزید عملہ بھرتی کرنے کی ضرورت نہ پڑے گی اور میرے نزدیک اگر آپ کو اتنی بڑی رقم حاصل نہ بھی ہو تاہم وہ اصل جنکا قائد حزب اختلاف نے جناب صدر مملکت کا حوالہ دے کر ذکر کیا تھا کہ وہ ٹیکس کے نظام کو معقولیت کی بنیادوں پر قائم کرنا چاہتے ہیں اور اس سے ہو سکتا ہے کہ خزانہ آمدہ کو بہت بڑا فائدہ نہ پہنچتا ۔ لیکن قائد ایوان آپ یاد رکھئے کہ بڑے بڑے کارخانہ داروں نے یہ جان لیا ہے کہ حکومت کے لگائے ہوئے ٹیکسوں سے بھی وہ آسانی سے بچ سکتے ہیں اگر وہ بڑی بڑی زمینیں خرید لیں اور آپ کو یہ علم ہوگا کہ سابقہ سندھ میں بڑے بڑے کارخانہ داروں نے کافی اراضیات خریدی ہیں اور خرید رہے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : Khawaja Sahib, should we finish discussion on this clause by extending the time ?

Khawaja Muhammad Safdar : You can extend the time Sir.

Mr. Hamza : Sir I will take only five minutes.

Mr. Deputy Speaker : The time of the House is extended by fifteen minutes.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر۔ میرے نقطہ نظر سے اگر حکومت اس قسم کے ٹیکس تجویز کرتی جس کو پروگریسیو ٹیکس کہتے ایسی پراگریسو حکومت سے اس قسم کے ٹیکس کی توقع کی جا سکتی تھی تو اس سے بچنے کا بڑے بڑے کارخانہ داروں نے جنہوں نے ٹیکس سے بچنے کے لئے نئے نئے حربے اختیار کئے ہیں وہ ہمیشہ کے لئے روک دیئے جاتے ۔ میرے خیال میں اگر آپ اس قسم کی پالیسی اختیار نہیں کریں گے تو آئندہ حکومت کا اس سے زیادہ نقصان ہوگا ۔ جناب والا ۔ چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں اور چھوٹے مالکان اراضی کے پاس تو اپنے کھانے کے لئے بھی غلہ اور اناج نہیں بچتا وہ بیچارے دوسروں سے اجناس خرید کر کھاتے ہیں ۔ البتہ بڑے بڑے زمینداروں کے پاس اجناس ان کی اپنی گھریلو ضروریات سے فالتو بچ جاتی ہیں جن کو وہ ذخیرہ کر لیتے ہیں باقی رہے درمیانے طبقے کے زمیندار تو وہ گویا "بارڈر" پر یعنی کنارے پر ہوتے ہیں یعنی نہ ذخیرہ باز اور نہ ہی زیادہ بھوکے ننگے ۔ لیکن بڑے زمیندار کے پاس قابل فروخت فالتو غلہ کافی مقدار میں ہوتا ہے ۔ ذخیرہ اندوزی سے زیادہ قیمتوں کا فائدہ انہیں پہنچتا ہے ۔ مگر دو دو ، تین تین ایکڑ اراضی کے مالکوں کے پاس تو زرعی اجناس ان کی اپنی ضروریات کے لئے بھی کافی نہیں ہوتیں ۔ ساری خرابی بڑے زمینداروں اور مالکان کارخانہ جات اور مل مالکان سے پیدا ہوتی ہے باقی تمام چھوٹے مالکان اراضی تو مجبوری بے بسی غریبی اور بد حالی ذبوں حالی میں گزارہ کرتے ہیں اگر حکومت ان غریبوں سے مالیہ لینے کی بجائے بڑے زمینداروں سے زیادہ وصول کر لیا کرے تو وہ رقم جو یہ بڑے زمیندار عیش و عشرت میں ضائع کر دیتے ہیں گورنمنٹ کو دے دیا کریں جس سے عوام کی بھلائی کا کام کیا جا سکتا ہے اور لوگ

خوش حال زندگی بسر کرنے لگ جائیں گے کیونکہ قوم کی فلاح و بہبود کے لئے وافر رقم بڑے بڑے زمینداروں اور کارخانہ داروں سے مل سکے گی اور غریبوں کو لوٹ کھسوٹ سے بچایا جائے گا اور کچھ رقم ان کی بہتری کے انتظامات پر صرف ہونے لگے گی ۔

جناب والا ۔ لوگ اب صنعت و حرفت کی طرف زیادہ توجہ دینے لگے ہیں پہلے تو بڑے زمیندار تجارت اور صنعت و حرفت کو اپنی توہین خیال کرتے تھے وہ تجارتی اور صنعتی کاموں سے نفرت کرتے تھے اور صنعت و تجارت کو باعزت یا باوقار کام خیال نہیں کرتے تھے لیکن اب وہ پارچہ باقی جیسے کاموں کی طرف راغب ہو گئے ہیں ۔ اس مملکت خداداد پاکستان میں اب new vested interest پیدا ہو گئے ہیں بلکہ افسران سرکار بھی بڑی بڑی زمینداریاں حاصل کر رہے ہیں اور کارخانے چلا رہے ہیں بڑی بڑی کوٹھیاں بنوا رہے ہیں جہاں بڑے سرکاری ملازمین بھی گویا اپنے vested interest پر سرکاری کام کو قربان کرنے لگے ہیں اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر زمینوں کی تقسیم میں اپنا حصہ لے رہے ہیں ۳۸ ٹیکسٹائل ملز یا بیس بیس ٹیکسٹائل ملز ایک ایک علاقے میں کھل رہی ہیں اور لوگ mill-owner اور millionaries بن رہے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : The Member is not relevant.

مسٹر حمزہ ، جناب والا ۔ میں مالیے اور ٹیکس کے سلسلے میں ہی بڑے بڑے زمینداروں اور کارخانہ داروں کا ذکر کر رہا ہوں کہ ان پر مالیہ اور ٹیکس بڑھا کر چھوٹے مالکان کو رعایت اور معافی دی جائے ورنہ بڑے بڑے جاگیرداروں کا ایک تیسرا طبقہ پیدا ہو رہا ہے اور وہ سرکاری افسروں کا طبقہ ہوگا گورنمنٹ بھی ان افسروں کو تحفہ کے طور پر لائل پور زمینیں دے دے کر چھوٹے مالکان کو سختی اور افلاس کا تختۂ مشق بنا رہی ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لائل پور جیسے ضلعوں میں تو اب صرف سرکاری افسر ہی آباد ہو جائیں گے اور چھوٹے مالکان اراضی کو وہاں سے نکل جانا

پڑے گا اس سلسلے میں بڑی تباہی یہ ہے کہ X X X X *

Mr. Deputy Speaker : These remarks are uncalled for and are expunged from the proceedings of the Assembly.

مسٹر حمزہ ۔ بنئے کی عادات اور قرض خواہوں کے رسم و رواج اب مالدار مسلمانوں نے اختیار کر لئے ہیں اور نئے ترقی یافتہ بنئے میدان میں آ گئے ہیں ۔ جناب Agricultural Reforms کا نام لے کر تو محض عوام کو الو بنایا گیا ہے ورنہ بڑی بڑی زمینداریاں اور جاگیریں اصل میں ختم نہیں ہوئیں مشکل سے ۱۰۷۰ فی صد اراضی بڑے زمینداروں کے ہاتھوں سے نکل کر غریب کاشتکاروں کو ملی ہوگی باقی بڑی بڑی زمینداریاں اب بھی جوں کی توں قائم ہیں زرعی ریفارم کے ذریعے تو عوام سے ایک مذاق کیا گیا ہے ۔ یہ محض ایک دکھاوا ثابت ہوئی ہیں چونکہ یہ بڑی زمینداریاں بڑھ رہی ہیں اس لئے میں گزارش کروں گا کہ ان پر ٹیکس مالیہ بڑھا کر چھوٹے کاشتکاروں کا مالیہ معاف کیا جائے ۔ مالیہ کی رعایت و معافی سے کاشتکاروں کو بڑا فائدہ ہوگا اس رقم کا خسارہ بڑے زمینداروں سے پورا کیا جائے اور چھوٹے چھوٹے مالکان اراضی کے بوجھ کو ہلکا کیا جائے جس کے نیچے وہ کراہ رہے ہیں اور خستہ حالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ حکومت فیلڈ مارشل ایوب خان کے اعلان کردہ زریں اصولوں پر عمل نہیں کرتی اگر یہ سچ مچ ایک انقلابی حکومت ہے تو اس کو یہ انقلابی اقدامات ضرور کرنے چاہئیں جن سے غریبوں کا بوجھ ہلکا ہو ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کلاز ۵۷ میں یہ لکھا ہے کہ مالیہ زمین میں بعض صورتوں میں معافی دی جا سکتی ہے ۔ ہم نے ترامیم کے ذریعے صرف یہی التجا کی ہے کہ چھوٹے چھوٹے مالکان اراضی کو سارا مالیہ معاف کر دیا جائے مثلاً اگر تھوڑی اراضی جو ۵ ایکڑ سے کم ہو یا تھوڑی آمدنی والے کو جس کی آمدنی پچاس یا پچیس روپے سے کم ہو آپ مالیہ معاف کر دیں تو غریب لوگ سب کے

Expunged as ordered by the Deputy Speaker.

سب دعاؤں اور شکریہ سے آپ کو یاد کریں گے ۔ جناب والا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ ملک کی معاشی حالت کیا ہے ۔ ہر چیز کی قیمت انتہائی طور پر چڑھ گئی ہے ۔ کیا وجہ ہے کہ ہم چھوٹے زمینداروں کو ریلیف نہ دیں ۔ جب ہم صنعت کاروں کو ریلیف دے رہے ہیں ۔ جو لوگ نئے مکانات بناتے ہیں اور کروڑ پتی ہیں انہیں ہم ریلیف دے رہے ہیں انکم ٹیکس میں ریلیف دیتے ہیں ۔ تو کیا وجہ ہے لیکن ہم نے یہ منظور نہیں کیا کہ ایک زمیندار جس پر پچاس روپیہ مالیہ لگتا ہے اسے ریلیف دی جائے آپ کم از کم instead of one کو ایک چوتھائی یا دسواں حصہ تک کر دیں ۔ تاکہ کم سے کم مالیہ لگایا جائے ۔ میں یہ نہیں مانتا کہ زمین حکومت کی ملکیت ہے ۔ جیسا کہ میں نے کل قانونی دلائل اور لیگل ڈکشنری سے یہاں ثابت کر دیا تھا کہ ریوینیو لگان نہیں ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : No repetition please ; the Member has already given this argument.

میجر محمد اسلم جان ۔ میں یہ التجا کروں گا کہ کم از کم چھوٹے زمینداروں کو جن کی ملکیت subsistence holding سے کم ہے جو hand to mouth زندگی گزارتے ہیں ۔ جو خدا جانے کیسے گزارہ کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : This is a repetition of arguments already advanced.

میجر محمد اسلم جان ۔ میں جناب والا ۔ یہ عرض کرتا ہوں کہ جتنا ہم سے ہو سکتا ہے ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ چھوٹے سے چھوٹے زمینداروں کو زیادہ سے زیادہ ریلیف دیں ۔ یہ جو ایک چوتھائی ہے ان کے net profit کا ۔ اس کے متعلق میرا یہ خیال ہے کہ خاص طور پر بارانی علاقوں میں اگر آپ یہ relief دیں گے تو ان کی زندگی یا گزر اوقات بہت بہتر ہوگی ۔ آگے آپ مالک ہیں ۔ آپ کے پاس میجارٹی ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : Please take your seat. I will now put the amendment to vote.

The question is :

> That for clause 59 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted namely :—
>
> "59. If the land-revenue is assessed as a fixed annual charge, the amount thereof, and if it is assessed in the form of prescribed rate, the average amount which, according to an estimate in writing approved by Government or the Board of Revenue, as the case may be, will be liable annually, shall not, in the case of an assessment-circle, exceed one-fourth of the estimated money-value of the net assets of such assessment circle."

The motion was carried.

Mr. Deputy Speaker : I will now put clause 59 to vote. The question is :

> That clause 59 as substituted do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Deputy Speaker : The House is adjourned to meet again on Monday the 9th October, 1967, at 8.30 a.m.

The Assembly then adjourned (at 12.15 p.m.) till 8.30 a.m. on Monday, the 9th October, 1967.

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 8492)

APPENDIX 'A'

BOOKED SPEEDS OF TRAINS BETWEEN SHORKOT AND SARGODHA
(MILES PER HOUR)

Section	Train No.			15th April 1954	15th April 1955	15th April 1960	15th April 1965	15th April 1967
Shorkot Road—Jhang Sadar	78 down	...	—	21	..	...	..	...
	95 up	...	...	25	...	...	...	...
	90 down	...	...	21	...	...	...	...
	89 up	..	—	25	...	...	...	...
	49 up	..	...	...	29	29	30	30
	50 down	...	...	...	29	29	30	30
	57 up	..	...	...	29	33	30	30
	58 down	...	...	...	29	33	30	30
	RC-35 up	...	..	...	.	...	...	32
	RC-36 down	...	...	..	—	...	...	32

Jhang Sadar—Sargodha ...	78 down	—	...	29	...	...	...	—
	95 up	...	—	29	...	...	...	...
	90 down	...	...	29	...	...	...	...
	89 up	...	...	29	...	...	—	...
	49 up	...	...	...	29	29	30	30
	50 down	...	...	...	29	29	30	30
	7 up	...	...	...	29	29	30	30
	58 down	...	...	..	29	29	30	30
	RC-35 up	...	—	...	..	...	...	32
	RC-36 down	...	...	...	...	...	...	32

APPENDIX B

RUNNING TIMES OF PASSENGER TRAINS BETWEEN SHORKOT ROAD AND SARGODHA

Trains			15th April 1954	15th April 1955	15th April 1960	15th April 1965	30th June 1967
78 down	..	...	5'—33"				
95 up	...	...	4'—54"				
90 down	...	...	5'—50"				
89 up	...	...	5'—23"				
49 up	...	...		5'—18"	5'—40"	5'—35"	5'—30"
50 down	...	...		5'—9"	6'—3"	5'—23"	5'—48"
57 up	...	...		4'—45"	4'—49"	4'—40"	4'—55"
58 down	...	...		5'—9"	4'—40"	5'—18"	4'—58"
RC-35 up	...	...				5'—0"	4'—29"
RC-36 down	...	...				4'—25"	4'—25"

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 8494)

APPENDIX 'A'

(i)			(ii)	(iii)	(iv)
Title	Nature	Name of the court	Date on which the judgment was announced	Whether any appeal was filed by the Railway Department against such judgment: if so, decision taken by the appellate authority	The amount paid to the Pleader as fee by the Railway Department
1. Pakistan Wool Securing Co., Karachi.	Claim for compenstation for short delivery.	Judge Small Causes, Karachi.	26th January 1967	No	Rs. 101.60
2. Fateh Muhammad Qureshi.	Payment of Wages Act. Recovery of	Commissioner Workmen Compensation Act and authority under Payment of	17th April 1967	No	Case conducted by Railway's own Litigation Inspector.

(i)			(ii)	(iii)	(iv)
		Wages Act, Hyderabad.			
3. Ehsan-ul-Haque, Clerk Grade II.	Travelling Allowances, etc.	Senior Civil Judge, Bahawalpur.	10th April 1967	No	Ditto.
4. Maqbool Ahmad and others	Writ Petition	High Court of West Pakistan Lahore.	17th April 1967	No	Case conducted by Advocate-General

END